

مولانا وحید الدین خان • قاضی فراز احمد • عتیق غازی • احمد ندیم • رؤف
حسن اسماعیل کھوت • ابراہیم بغدادی • شفیق احمد ورولوی • جمال شیوی • ا
فاروق رحلن • ساغر ملک • جبین زین ... • آزاد قیصر • مولوی نسیم اللہ •

## اس ماہ



### علاوہ ازیں

- [illegible]
- [illegible]
- عالمی کرکٹ میں بھارت کا مقام [illegible]

اور • مکتوبات [illegible]


ماہنامہ

[illegible]

جلد ۲۷ شمارہ ۱

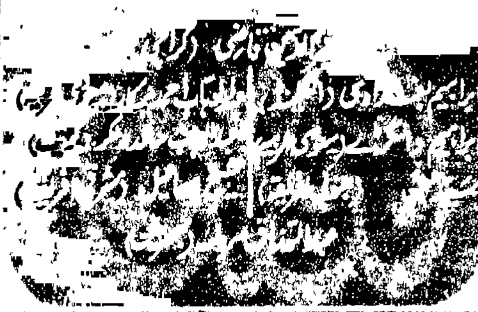
۸۸

ایڈیٹر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
سب ایڈیٹر: فقیر محمد مستری

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

۲۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری، ممبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۸۶۱۵۷۲ — ۸۶۴۹۶۸

بیرون ملک میں ہمارے
اعزازی نمائندے

## ★ لِمَنْ يَجُوْزُ اَنْ تَضَعَ الْخُمُرَ ؟

### کون سی عورتیں دوپٹہ وغیرہ اُتار کر رہ سکتی ہیں

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی امید (باقی) نہیں رہی (اگر) اپنے کپڑے (دوپٹہ) اُتار کر رکھیں تو اس میں ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ ان کو (اپنا) بناؤ دکھانا (منظور) نہ ہو۔ اور (اگر اس کی بھی) احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ اور اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (پارہ ۱۸ النور)

## ★ اَیَجِبُ اِدْنَاءُ الْجَلَابِیْبِ عَلَی النِّسَآءِ ؟

### کیا مسلمان عورتوں کو گھونگھٹ نکالنا چاہیئے ؟

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

اے پیغمبر اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ یہ غالباً یہ (لوگ) پہچان پڑے گی (کہ نیک بخت ہیں) اور کوئی چھیڑے گا نہیں، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ ۲۲ الاحزاب)



اللہ اکبر

## ★ مَنْ هُمُ الْعٰدُوْنَ

### حد فطرت سے کون لوگ بڑھ جاتے ہیں ؟

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھتے ہیں مگر اپنی بیویوں اور ہاتھ کے مال یعنی لونڈیوں سے اور ان کے ساتھ مقاربت کریں تو ان پر کچھ الزام نہیں ہاں جو لوگ ان کے علاوہ (اور کے) طلبگار ہوں تو وہ حد سے نکل جانے والے ہیں، حد (فطرت) سے بڑھ گئے ہیں۔ (پارہ ۲۹ المعارج)

ایک بندۂ خدا کی جانب سے عطیہ

# اداریہ

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ نقش کوکن کے اداریے کے اس صفحہ پر ہم قارئین سے بیتے ہوئے سال کا ذکر فرماتے، آنے والے برس کو خوش آمدید کہتے ۔۔۔ مگر قلم قاصر ہے ایسا کرنے سے! ۔۔۔ یہ اس نقش کوکن کا صفحۂ خاص ہے جس کے گذشتہ ۲۶ برسوں کے سفر میں ڈاکٹر نائیک صاحب کے ساتھ ساتھ فقیر محمد مستری صاحب کی بے لوث، انتھک اور مسلسل جدوجہد نے نقش کوکن کو ایک پرچے سے ایک تحریک بنا دیا ہے ۔ جو دلوں کو گرماتی ہے اور روح کو تڑپا دیتی ہے ۔۔۔

نقش کوکن کا ذکر آجائے تو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کا نام زبان پر آجاتا ہے، اور ڈاکٹر صاحب کی بات چلے تو پھر کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب کی مرنجان مرنج، مخلص و خلیق، اصول کی پابند، سرگرم عمل، پُرجوش، حق یقین، حق سخن، حق شناس و حق پرست شخصیت ذہن کے پردے پر ابھر آتی ہے ۔۔۔

وہی فقیر محمد مستری جن کا کھلتا ہوا چہرہ دیکھتے ہی لوگ اپنے غم بھول جاتے ہیں، آج خود غمگین ہیں، اور موقع بھی ایسا ہی کچھ ہے ۔ ان کی اہلیہ محترمہ رفیق زندگی، شریک حیات جوانی صاحبہ ۲۰ دسمبر بروز اتوار اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئیں۔

مستری صاحب نے اپنی عمر کا اچھا خاصہ حصہ اپنی قوم کے دکھ درد بانٹنے، اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے وقف کیا ہے، اور مجھے یہ لکھنے میں ذرا بھی تردد نہیں کہ ان کے غم، ان کی پریشانیوں کا بوجھ صرف اور صرف جوانی صاحبہ اکیلی ہی برداشت کر لیتی ہونگی، گھر میں بیوی علیل چل رہی ہے مگر مستری صاحب نقش کوکن کے دفتر میں داشی سے ہمیشہ برابر آتے کہ اس کام کو بھی وہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں ۔۔۔ بیوی بھی وہ کہ اگر کسی کی زبان پر جوانی صاحبہ کا ذکر آجائے تو مستری صاحب کے چہرہ پر بشاشت کی رونق آجاتی تھی، آنکھیں روشن ہو جاتی تھیں، پیشانی سے تفکرات کی لکیریں یکسر غائب ہو جاتی تھیں ۔۔۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگتی تھی ۔۔۔ انھوں نے اپنی بیوی کے علاج معالجہ اور عیادت میں کوئی کسر نہ رکھی ۔۔۔

ایسی وفا شعار بیوی کا تقریباً پانچ دہائیوں تک ساتھ رہ کر بچھڑ جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے ۔۔۔ صدمۂ عظیم ہے ۔ مستری صاحب کے دل پر جو کچھ بیت رہی ہوگی، اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔ اعزہ و اقرباء، رشتہ دار و احباب کے جم غفیر سے پتہ چلتا تھا کہ اس با اخلاق، با اخلاص خاتون نے اپنے پیچھے محبت کا ایک بڑا سرمایہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے ۔ ؎

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دُنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

اس سانحۂ عظیم پر ادارہ نقش کوکن فقیر محمد مستری صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا ہے کہ اللہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ۔ اور مستری صاحب، ڈاکٹر مستری، شاہجہاں مستری، ڈاکٹر محمود مستری، مہر النساء اور ظفر النساء نیز متعلقین کو صبر جمیل کی قوت اور توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین۔

غنی غازی

از: مولانا وحید الدین خاں

# ایک جائزہ

لارڈ بنٹنک (Lord Bentick) نے ۱۸۲۹ میں ستی (خود سوزی) کو خلاف قانون قرار دیا تھا۔ مگر ۴ ستمبر ۱۹۸۷ کو دیورالا (سیکر، راجستھان) میں ۱۸ سالہ بیوہ روپ کنور کی ستی نے بتایا کہ یہ رسم ابھی ہندستان سے ختم نہیں ہوئی۔ اس واقعہ نے ملک کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا ہے اور سنجیدہ لوگوں نے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس غیر انسانی رسم کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

تاہم ایک بات بہت عجیب ہے۔ کچھ لوگوں نے ستی کی رسم کی مذمت کرتے ہوئے غیر ضروری طور پر اس کے ساتھ اسلام کو بھی بریکٹ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر آئی کے گجرال (سابق وزیر اطلاعات ونشریات) کا ایک آرٹیکل ہمارے پیش نظر ہے۔ یہ آرٹیکل اخبار ٹیلی گراف (۲۰ اکتوبر ۱۹۸۷) میں چھپا ہے اور اس کا عنوان یہ ہے:

Widow-burning a national disgrace

مسٹر گجرال نے ستی پر اظہار خیال کرتے ہوئے بجا طور پر لکھا ہے کہ بیوہ کو جلانے کا بے ہودہ عمل جس کو پر لطف طور پر ستی کہا جاتا ہے، راجستھان کے ایک دور دراز گاؤں میں پیش آیا۔ اس واقعہ نے ظاہر کیا ہے کہ قرون وسطی کی وحشیانہ رسم ہمارے ملک میں آج بھی زندہ ہے۔ مسٹر گجرال نے ستی کے احیاء کی شدید مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کو ہمیں جرأت مندانہ طور پر ختم کر دینا چاہیے، قبل اس کے کہ فنڈ منٹلزم کوئی متشددانہ رخ اختیار کرلے۔

یہاں تک مسٹر گجرال بالکل صحیح راستہ پر نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا قلم غلط پٹری پر چلا جاتا ہے جب کہ وہ غیر ضروری طور پر "ہندو فنڈ منٹلزم" کے ساتھ "مسلم فنڈ منٹلزم" کو بریکٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذاتی طور پر مجھے فنڈ منٹلزم کی اصطلاح پسند نہیں۔ میرے نزدیک یہ ایک متعصبانہ اصطلاح ہے نہ کہ حقیقۃً علمی اصطلاح۔ تاہم اس لفظی بحث کو نظر انداز کرتے ہوئے میں اصل مسئلہ کے بارے میں کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر گجرال کے آرٹیکل کے جس پیراگراف پر اس وقت مجھے اظہار خیال کرنا ہے، اس

The Muslim fundamentalists had succeeded in browbeating the leadership to get a law enacted that gave them the traditional rights "to maltreat female divorcees of their community".

مسلم بنیاد پرست اس میں کامیاب ہوگئے کہ وہ ہمارے لیڈروں کو دھمکا کر ایک قانون بنوالیں جس کے تحت انھیں یہ روایتی حق مل جائے کہ وہ اپنے فرقہ کی مطلقہ عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کر سکیں۔

مسٹر گجرال نے یہاں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں بھی "ستی" جیسی غیر معقول تعلیمات موجود ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ خود انتہائی غیر معقول بات ہے کہ اسلام کے بارے میں اس قسم کا بے ثبوت ریمارک دیا جائے۔

مسٹر گجرال نے جس قانون کا حوالہ دیا ہے، اس سے ان کی مراد مطلقہ مسلم خواتین سے متعلق قوانین Muslim Women (Protection of Rights on Divorce) Bill 1986 ہے۔ مگر اس قانون کی کسی بھی دفعہ میں وہ بات نہیں جس کو فاضل مضمون نگار نے واوین کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یعنی مسلم مطلقہ خواتین کے ساتھ بدسلوکی۔

مذکورہ قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ایک مسلم عورت کو طلاق ہو جائے تو عدت گزارنے کے بعد سے دوسرا نکاح ہونے تک اس کے ماہانہ خرچ کی ذمہ داری، عام حالات میں اس کے سابق شوہر پر نہ ہوگی۔ بلکہ مطلقہ عورت کی وراثتی جائداد سے یا اس کے رشتہ داروں کے ذریعہ اس کے گزارہ کا انتظام کیا جائے گا۔ اور اگر بالفرض کسی واقعہ میں ایسا انتظام نہ ہو سکے تو متعلقہ ریاست کا وقف بورڈ اس کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور مجسٹریٹ بذریعہ قانون اس کا نفاذ عمل میں لائے گا۔

اس انتظام کی بدسلوکی (Maltreatment) کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ یہ تو ایک زیادہ بہتر اور زیادہ معقول بندوبست ہے، نہ کہ کسی قسم کی بدسلوکی۔ کیونکہ سابق شوہر بے روزگار یا کم آمدنی والا ہو سکتا ہے، یا وہ طلاق کے بعد وفات پا سکتا ہے۔ جب کہ دوسری صورت میں یہ ضمانت ہے کہ عورت کے اخراجات کی بقدر ضرورت فراہمی آخر مدت تک جاری رہے گی۔

روپ کنور کی ستی کے بعد اس موضوع پر مختلف لوگوں نے تحقیقات کی ہیں۔ بمبئی یونین آف جرنلسٹس (BUJ) نے اس سلسلے میں ایک اسٹڈی ٹیم مقرر کی۔ یہ ٹیم تین تعلیم یافتہ ہندو خواتین پر مشتمل تھی۔ وہ اکتوبر ۱۹۸۷ میں دیورالا گئی اور تمام حالات کی تحقیق کرکے اپنی رپورٹ مرتب کی۔ اس کے بعد یو این آئی نے اس رپورٹ کو نشر کیا۔ ہندستان ٹائمس (۲۱ اکتوبر ۱۹۸۷) نے اس رپورٹ کو اپنے صفحۂ اول پر شائع کیا ہے۔ اس کے مطابق رپورٹ کا ایک حصہ یہ ہے:

> The study team found that the root cause of the sati tradition, which had claimed 38 lives since independence lay in the status of women in the Rajput society. General secretary of Mahila Congress Sudha Raina told the team that for a Rajput widow, life is as good as over. Widows are expected to sleep on the floor, abstain from eating meat, avoid using certain colours, stay away from all functions and tolerate advances from all male members of the family. (HT, 21-10-1987)

اسٹڈی ٹیم نے پایا کہ ستی کی روایت جو آزادی کے بعد سے ۳۸ جانیں لے چکی ہے، اس کا اصل سبب راجپوت سماج میں عورتوں کی حیثیت ہے۔ مہیلا کانگریس کی جنرل سکریٹری سودھا رائنا نے ٹیم کو بتایا کہ ایک راجپوت بیوہ کے لیے زندگی گویا ختم ہو جاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ بیوہ سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ زمین پر سوئے، وہ گوشت نہ کھائے۔ کچھ رنگوں کا استعمال نہ کرے۔ ہر قسم کی تقریبات سے دور رہے۔ خاندان کے ہر مرد کے اقدامات کو برداشت کرے۔

یہ ایک ہلکا سا نقشہ اس صورت حال کا ہے جو ہندو سماج میں بیوہ عورت کے ساتھ پیش آتا ہے۔ ہندو روایات کے مطابق، بیوہ عورت کی دوسری شادی نہیں ہو سکتی۔ مزید یہ وہ شادی کے بغیر رہ کر بھی ہندو سماج میں باعزت زندگی کی امید نہیں رکھتی۔ ایسی حالت میں ہندو سماج میں بیوہ ہونے کے بعد ستی ہونے کا رواج شاید اس لیے بھی پڑا کہ عورت نے ا کو نسبتاً آسان سمجھا کہ وہ تا حیات "جلنے" کی مصیبت اٹھانے کے بجائے ایک ہی دن میں جل کر ختم ہو جائے۔ مگر اسلامی روایات کے مطابق اس قسم کا کوئی بھی مسئلہ مسلم بیوہ یا مطلقہ کے لیے نہیں۔ ایسی حالت میں مسلم مطلقہ کے معاملہ کا تقابل ہندو بیوہ کی ستی سے طرح کیا جا سکتا ہے۔

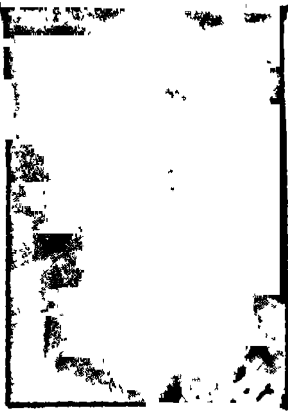
مسلمان بیوہ یا مطلقہ کے لیے دوسرے نکاح کا راستہ پوری طرح کھلا ہوا ہے۔ وہ ا

باعزت زندگی گزار سکتی ہے۔ اسلامی اصول بیوہ اور غیر بیوہ یا مطلقہ اور غیر مطلقہ کے
ن درجہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں کرتا۔

ایسی حالت میں مسلم مطلقہ کے لیے سابق شوہر سے گزارہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیوں
ارہ لینے کا جو مقصد ہے وہ سابقہ شوہر سے گزارہ لیے بغیر اسے پوری طرح حاصل ہے۔
انو بیگم کے مشہور کیس (A.I.R. 1985-S.C.945) میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اس
لیے گزارہ کا دعویٰ برائے ضرورت نہ تھا، بلکہ برائے انتقام تھا۔ ورنہ شاہ بانو کی ضرورت
کے میکہ میں اس کے بغیر ہی بخوبی طور پر پوری ہو رہی تھی۔ (مسلم عورت کے بارے میں
لام کے قانون کی تفصیل کے لیے : خاتونِ اسلام)

مسٹر گجرال نے اپنے مضمون میں نہایت نامناسب طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی
، اسلام میں بھی "ستی" جیسی ناشائستہ تعلیمات موجود ہیں۔ اس کا ثبوت ان کے
ے "مسلم فنڈ منٹلزم" کا یہ عمل ہے کہ اس نے مسلم مطلقہ عورت کو اس کے سابقہ شوہر سے
، نہ دلانے کا قانون بنوایا۔ مگر ان کا یہ حوالہ ان کی سنجیدگی کو مشتبہ کرتا ہے۔ کیونکہ انھوں
ذکورہ قانون کو اس کی اصل صورت میں بیان نہیں کیا۔ اور اس کی وجہ بظاہر یہی ہے کہ
ن کو اس کی اصل صورت میں بیان کرنا ان کے مفید مطلب نہیں تھا۔ وہ ہندو
منٹلزم اور مسلم فنڈ منٹلزم دونوں کو برابر کی چیز ثابت کرنا چاہتے تھے۔ مگر یہ واضح ہے
بیوہ کو آگ میں جلانا" اور "مطلقہ کو اس کے سابقہ شوہر سے گزارہ نہ دلانا" دونوں برابر
قعات نہیں ہیں۔ اس لیے مضمون نگار کو گزارہ (Maintenance) کی جگہ بدسلوکی
(Maltreatm) کا لفظ لکھنا پڑا۔ تاکہ ہندو فنڈ منٹلزم اور مسلم فنڈ منٹلزم دونوں برابر کی
ھائی دینے لگیں۔

اس طرح مضمون نگار نے خود ہی اسلام کی صداقت کا بالواسطہ اعتراف کر لیا۔ کسی نظریہ
اقت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کو اس وقت تک نشانۂ تنقید بنانا
ہو جب تک اس کو بگاڑ کر خود ساختہ شکل میں پیش نہ کیا جائے۔



## اس شمارے کا شاعر

**قاضی فراز احمد**

### ۱

داستانِ کشتیٔ عمرِ رواں پانی میں ہے
ضبط کی پتوار چھوٹی بادباں پانی میں ہے

مل بھی جائے ساحلِ امید تو میں کیا کروں
میری کشتی کا ابھی سود و زیاں پانی میں ہے

پی رہا ہوں آگ سی اس میکدے میں دوستو
غم کو شاید پھونک دے آتش نشاں پانی میں ہے

ضبطِ غم سے چشمِ تر میں اشک جم کر رہ گئے
اک تلاطم کو لیے دردِ نہاں پانی میں ہے

رہ نوردوں کا فسانہ پوچھتے ہو کیا فراز
آبلے پھوٹے ہیں غم کی داستاں پانی میں ہے

### ۲

قدم سے گرد زمینوں سے آسمان اڑا
ہوا چلے نہ چلے اپنا کاروان اڑا

نئی فضا ہے، نیا آسماں، نئی منزل
خیال و فکر کی کوئی نئی اڑان اڑا

ہر آئینے میں میرا سچ ٹوٹتے کیا ہو
ذرا سی گرد اڑانے سے کیا گمان اڑا

یہ سازشیں تھیں ہوا کی ہماری کیا چلتی
سفینہ ڈوب گیا اور بادبان اڑا

ترازو کر دیئے سب تیر ایک سینے میں
تو اب فضا میں یہ ترکش اڑا، کمان اڑا

فراز جیب میں کچھ خط تھے اور کچھ غزلیں
سفر میں لے کے کوئی آج قدردان اڑا

پتہ: ص۔ب: ۱۰۲۱ دوحہ، دولت قطر




گذشتہ سال حیدرآباد میں حبیب الرحمان
کی اردو زبان کی خدمات کے اعتراف کے سلسلے میں دو
ریبات کا انعقاد عمل میں آیا۔ حبیب الرحمٰن صاحب کی
ں مکان اور ایک وسیع زمین (جس کی قیمت اب لاکھوں
رگی) کئی سال پہلے انجمن ترقی اردو کو بطور تحفہ پیش کردی
، یہ علاقہ گلشن حبیب کے نام سے موسوم کردیا گیا ہے۔
ں موقع پر ہمیں یاد آیا کہ ہندوستان میں اس قسم کی سبق
رداتیں ہوتی رہی ہیں اور دین، زبان، علم، ادب اور
رویج واشاعت اور انھیں فروغ دینے کے لئے ہمارے
ں نے اپنی ساری پونجی، علمی، ادبی اور دینی اداروں کے
ف کردی ہے۔ اور فوراً شبلی نعمانی کا کام ہمارے ذہن
جنھوں نے آج سے کوئی ۳ ربع صدی پہلے اپنا اعظم گڑھ
تی مکان اور باغ دارالمصنفین کے لئے وقف کردیا تھا
انی ہی اس عظیم ادارے کے بانی مبانی ہیں۔ دارالمصنفین
ن ہند کا سب سے بڑا علمی اور تحقیقی ادارہ ہے، جو
یں قائم ہوا۔ شبلی نعمانی کی یہ بڑی آرزو تھی کہ اسلامی
نا کلام، فقہ، اصول، تفسیر وغیرہ کی تاریخ مرتب کی جائے
ازبان میں دین سے متعلق جو کتابیں موجود ہیں انکا ترجمہ
ں کیا جائے۔ اسلام کے بارے میں یورپ میں جو کچھ لکھا گیا
ائع ہوا ہے اسے تحقیق وتنقید اور سیر حاصل تبصرے
ھ اردو زبان میں منتقل کیا جائے۔ اس کے علاوہ عربی،

فارسی شاعری اور انشاء پردازی کی تاریخ لکھی جائے۔ شبلی نعمانی جن کی ہمت بلند، دل فراخ اور علمی قابلیت بے انتہا تھی یہ بھی چاہا تھا کہ مسلمانوں کی تہذیب وتمدن پر تاریخی مضامین لکھے جائیں اور ان کے عدلیہ، محصول، اقتصادیات، تعلیمات اور تجارت کے مسائل سے متعلق مستند کتابیں شائع ہوں۔ یہ کام کسی بھی تنہا شخص کے بس کا نہیں تھا اور اس کے لئے ایک ایسی جماعت کی ضرورت تھی جو ان تمام موضوعات اور مضامین پر عبور رکھتے ہوں۔ شبلی نعمانی جب علی گڈھ سے سبکدوش ہوتے تو انھوں نے مارچ ۱۹۱۰ء میں ندوۃ العلماء کے اجلاس میں ایک عظیم قومی کتب خانے کی تجویز پیش کی۔ اور اسی کے ساتھ ایک تصنیفی ادارے کا خاکہ بھی پیش کیا۔ ندوۃ العلماء سے علیحدگی کے بعد جب وہ سیرۃ النبی کی تالیف میں مصروف تھے تو دارالمصنفین کے قیام کا خیال بھی ان کے دل ودماغ میں موجود تھا۔ اسی زمانے میں انھوں نے اعظم گڈھ میں اپنا مکان اور باغ اس ادارے کیلئے وقف کیا، لیکن بدقسمتی سے وہ اپنی آرزو کو پورا ہوتے نہ دیکھ سکے۔ لیکن ان کی شخصیت اس آرزو کے پیچھے بہرحال زندہ تھی ان کے انتقال کے تین روز بعد ہی ۲۱ نومبر ۱۹۱۴ء کو ان کے احباب اور شاگردوں نے اس ادارے کے قیام کا فیصلہ کیا اس وقت سید سلیمان ندوی پونا کالج میں ملازم تھے، انھیں طلب کیا گیا اور وہ اس نیک اور بامقصد کام کی خاطر فوری طور پر اعظم گڈھ پہونچ گئے۔ مسعود علی ندوی اور عبدالسلام ندوی ان کے رفقاء ... اور اس طرح ان تین دیوانوں نے ۱۹۱۵ء میں دارالمصنفین کا کام ... ارض القرآن (جلد اول) کی اشاعت سے دارالمصنفین کے تحقیقی کام کی ابتدا ہوئی۔ سید سلیمان ندوی اس ادارے میں ۳۲ سال تک

ہے اوران کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ ڈھائی سو
ر تھی۔ عبدالسلام ندوی۔ ۴۰ سال تک خدمت انجام
اوران کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ ۱۷۰ روپئے تھی۔

المصنفین سے اب تک ایک سو سے زیادہ کتابیں
چکی ہیں۔ ۶۰ ــ ۷۰ سال کی مدت میں اتنی کتابیں تعداد
رسے شاید زیادہ نہ معلوم ہوں۔ لیکن ان کی قدروقیمت
ل کے پیمانے سے نہیں ناپی جاسکتی۔ خود سیرت النبی چھ
پر مشتمل ہے۔ گو شبلی نعمانی نے اپنی زندگی میں اسکی صرف
جلد مرتب کی تھی (جو شائع بھی نہیں ہوسکی تھی)۔ لیکن انکی
کی تکمیل میں سید سلیمان ندوی نے مزید ۵ جلدیں تالیف کیں۔
ن کی اشاعت ۱۹۱۸ء سے ۱۹۳۹ء کی درمیانی مدت میں
آئی۔

دارالمصنفین کی مطبوعات میں سیرت النبی سب سے زیادہ مقبول
ب ہے اور ہر مسلمان کے گھر میں اس کا ہونا ضروری تھا۔ سیرت النبی
جلدوں کا ترجمہ فارسی اور ترکی زبانوں میں بھی ہوچکا ہے۔

سیرت صحابہ رضؓ کے سلسلے میں ۱۲ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔
نہایت قابلِ قدر کتابیں شائع ہوچکی ہیں جن میں "الفاروق"
زالی، المامون، سیرتِ عائشہ رضؓ، سیرت عمرؓ وغیرہ بیحد مشہور ہیں۔

ادبیات میں شبلی نعمانی کی کتاب شعر العجم (پانچ حصے) ــــ
بدالسلام ندوی کی شعر الہند (دو حصے)، اردو شعرا اور اصناف
ن کا تذکرہ، بے حد مقبول کتابیں ہیں۔ اور آج بھی ہر اہلِ علم
لائبریری میں مل جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ تاریخ اسلام ــــ
۴ جلدوں میں)، تاریخ علوم وفنون، ارض القرآن (جس کا
نگریزی میں ترجمہ بھی ہوچکا ہے)، تاریخ فقہ اسلامی، رقعات
المگیر جیسی قابلِ قدر کتابوں کی اشاعت کا سہرا بھی دارالمصنفین
کے سر ہے۔ فلسفے پر بھی اعلیٰ درجے کی کتابیں اسی ادارے سے
شائع ہوچکی ہیں۔

دارالمصنفین کا مجلہ "معارف" جو آج بھی شائع ہوتا ہے ۱۹۱۶ء سے شائع ہورہا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے جس میں اعلیٰ درجے کے تحقیقی اور علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

## جنٹلمین اونلی

ایک پولیس افسر اعلیٰ درجے کے ہوٹل میں
کاؤنٹر پر گیا اور پوچھا۔
"ٹائلٹ کس طرف ہے؟"
کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے کہا:
"آپ بائیں طرف چلے جائیں سامنے
ایک دروازہ پر لکھا ہوگا، "جنٹلمین اونلی"
آپ اس کی پرواہ نہ کریں اور اندر چلے جائیں۔

اسے اردو جرائد میں ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

دارالمصنفین کا اپنا مطبع ہے، اپنا کتب خانہ ہے اور اپنا دارالاشاعت ہے۔ دارالمصنفین کی ساری عمارتیں بھی ان کی اپنی ہیں۔ یہ ایک ایسا قومی، تہذیبی اور علمی خزانہ ہے جس کا فیض ہمیشہ جاری وساری رہے گا

(اس مضمون کی تیاری میں اردو دائرۂ معارف اسلامیہ سے مدد لی گئی)

## غزل

زخمی نیکار
کمبلا، رائے گڈھ

رات بھر تیرا انتظار کیا
کیا کہیں، دل کو سوگوار کیا

کتنے گذرے ہیں ہم خزاؤں سے
جب سے آئے خواہش بہار کیا

دردِ دل بارہا چھپانے میں
بے قراری کو بھی قرار کیا

بعد لٹنے کے یہ محسوس ہوا
خواہ مخواہ دل کو بے قرار کیا

ان کی نظروں کے ہوگئے زخمی
کتنے خنجر جگر کے پار کیا

# ...کے ایس امتحان میں ہندوستان بھر میں اول آنے والے

# مسٹر عامر سبحانی سے گفتگو

غنی غازی

...ل سروسیز امتحانات برائے ۱۹۸۷-۱۹۸۶ء کے نتائج
...رجون ۱۹۸۶ء کو ہوا۔ شیڈول کاسٹ کے ۱۵۱، شیڈول
...۷۴۔ اس طرح کل ملاکر ۸۰۵ امیدوار شریک امتحان ہوئے۔
...یاب شدہ امیدواروں میں مسٹر عامر سبحانی نے سب سے زیادہ نمبر
...ے۔ خواتین میں مس روچیرا پنتھی اول درجہ پر آئیں۔ مسٹر عامر
...نے اسٹے ٹسٹکس میں پٹنہ یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویشن
...تب انھیں اسٹیٹ بینک آف بیکانیر بے پور، سینٹرل
...انڈیا، بڑودہ بینک آف انڈیا کے لئے بطور عارضی
...کرلیا گیا تھا۔ ۱۹۸۶ء میں مسٹر عامر نے انڈین اسٹے
...روس میں کامیاب امیدواروں میں اول درجہ حاصل کیا تھا۔ ڈ
...یٹ بینک آف
...بشنری آفیسر کی
...کام کررہے ہیں۔ ہم
...ے کچھ سوالات کئے تھے
...شکل میں یہاں شائع
...۔
...ل سروس امتحان میں آپ
...کا راز کیا ہے؟
...روں کی نیک خواہشات اور
...احساسِ ذمہ داری کے علاوہ تقدیر
...۔
...نے سول سروسیز کو اپنے کیریئر کیلئے
کیوں منتخب ہوا؟

ج: اس جاب کے چیلنجنگ مزاج اور سوالات کی ہمہ گیری کے پیش نظر۔

س: آپکے والدین اور اہلِ خاندان کا آپکی اس کامیابی میں کتنا حصہ ہے؟

ج: میں آج جو کچھ بھی ہوں اپنے والدین اور خاندان کی بدولت ہوں۔

س: بالفرض اگر آپ سول سروس امتحان کے لئے منتخب نہ ہوتے تو آپ کا ردِعمل کیا ہوتا؟

ج: یہ سانحہ مجھے لمحہ بھر کے لئے ضرور متاثر کرتا لیکن میں ہمت نہ ہارتا پھر جم کر کوشش کرتا کیونکہ میرے لئے مزید دو مواقع اور تھے۔

س: آپ اپنی اس کامیابی کو کس چیز سے تعبیر کرتے ہیں؟

ج: یہ کامیابی دراصل میرے خلوص، محنت اور لگن کا صلہ ہے اور اعزاز ہے۔

س: آپ نے اس امتحان کیلئے سنجیدگی کے ساتھ تیاری کب سے شروع کی؟

ج: میں نے بی اے اور ایم اے کے مضامین کا انتخاب کرتے وقت ہی اس امتحان کے لئے پاس کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ میری تیاری دراصل آٹھ برس سے آج تک کے عرصہ دراز پر پھیلی ہوئی ہے۔

س: سول سروس امتحان میں آپ کے اختیاری مضامین کونسے تھے؟

ج: (۱) اسٹے ٹسٹکس (۲) فارسی زبان و ادب۔

[illegible]

اسکول: جی ایم ایچ ہائی اسکول برہاریہ ضلع سیوان بہار۔ فزکس، کیمسٹری، ریاضی، حاصل شدہ نمبر ۸۳ فیصد۔
کالج: انٹر سائنس، سائنس کالج پٹنہ۔ حاصل شدہ نمبر ۷۲ فیصد۔
یونیورسٹی: بی اے (آنرز) پٹنہ کالج ۸۷٪ نمبرات۔ ایم اے اسٹے ٹسٹکس پٹنہ یونیورسٹی ۸۹٪
انعامات و اعزازات: بی اے اور ایم اے میں سب سے زیادہ نمبر لانے اور اول آنے پر نیشنل اسکالرشپ برائے ۸۴-۱۹۸۲ء۔ اسٹیٹ میرٹ اسکالرشپ ۸۰-۱۹۸۰ء
گولڈ میڈل: بی اے میں چار۔ ایم اے میں دو۔ ۱۹۸۲ء میں پٹنہ یونیورسٹی سے بیسٹ گریجویٹ، ۸۴ء میں پٹنہ یونیورسٹی سے بیسٹ ماسٹر۔ ۸۶ء میں انڈین اسٹے ٹسٹیکل سروسیز میں تمام امیدواروں میں اول درجہ حاصل کیا۔ وطن: بھورہ۔ سیوان (بہار)۔

دونوں مضامین کا میں نے گہرا مطالعہ کیا تھا اور اس سے
ں ان مضامین میں اطمینان بخش کامیابی حاصل کر چکا تھا ۔
پ نے لازمی مضامین کی تیاری کس طرح کی ؟
ں مضامین میں انگریزی اور اردو کی تیاری ضروری ہیں
ہ جنرل اسٹینڈرڈ کے لئے بے حد محنت کی۔ اہم ترین موضوعات
یا ہے کے مجس کے لئے اخبارات و رسائل سے بھی مدد لی۔
پ نے معلومات عامہ اور دیگر پرچوں کی تیاری کے لئے کون
رسائل سے استفادہ کیا ؟
میشن سکیس ریویو کے علاوہ میں نے انڈیا ٹوڈے، انڈین
ی ریویو اور یوجنا کا مطالعہ کیا۔
اس امتحان کی تیاری کے دوران کونسی کتابیں آپ کے
رہیں ؟
مانی اور حوالہ جاتی مختلف النوع کتب زیر مطالعہ رہیں جن
فین میں سی۔ آر۔ راؤ، مور اینڈ گربل۔ ٹی ڈبلیو اینڈ
ڈال اینڈ اسٹوریٹ۔ گپتا اور کپور قابل ذکر ہیں ۔ فارسی میں
جبلی اور براؤن وغیرہ اور دیگر اہم کتابوں سے استفادہ کیا۔
اپنے انٹرویو کے لئے اپنے آپ کو کس طرح تیار کیا ؟
ابل قیاس اہم ترین عنوانات کی فہرست مرتب کرنے کے
عنوانات پر معلومات اکٹھا کیں اور بینک میں اپنے سینئر
و دیگر متعلقہ افراد سے بحث و مباحثہ کے بعد میں نے اپنے
انٹرویو کے لئے تیار کر لیا۔
کیا آپ اس طریقۂ امتحان سے متفق ہیں ؟
طریقۂ امتحان گوارا ہے لیکن فارم بھرنے اور رزلٹ برآمد ہونے
بیان وقفہ دراز کو مختصر ہونا چاہیے ۔
آپ قارئین اور طالبانِ علم کے لئے کچھ کہیں گے ؟
اپ کی تعلیم صحیح جانب ہونی چاہیے۔ آپ کو معلومات کا خزانہ
٨٨ٔ

اکٹھا کر لینا چاہیے چاہے وہ جہاں سے اور جس قدر ملے تعلیم کی
جنگ کبھی ختم نہیں ہوتی ہے اور انسان آخری لمحے تک لڑتا ہی رہتا ہے۔

۲۳ سالہ عامر سبحانی نے ۱۹۸۶ء کے سول سروسز امتحان میں ٹاپ کیا ہے
مسٹر سبحانی کا تعلق بہار کے ایک متوسط خاندان سے ہے ۔ پچھلے سال انہیں
یو جی سی کی طرف سے فیلوشپ ملی تھی ۔ ان کے والد سیوان ڈسٹرکٹ انڈسٹریل
سنٹر کے منیجر ہیں ۔ انھوں نے معاشیات میں گریجویشن کیا تھا ۔ مسٹر سبحانی والدہ
میٹرک پاس ہیں انھوں نے اُس زمانہ میں میٹرک میں امتیازی کامیابی حاصل
کی تھی جب لڑکیوں کی تعلیم پر بہت کم توجہ دی جاتی تھی ۔ مسٹر سبحانی نے میٹرک
کے امتحان میں ۸۳ فیصد نمبر حاصل کئے تھے ۔ اس کے بعد گریجویشن اور پوسٹ
گریجویشن میں بھی ٹاپ کیا تھا ۔ گریجویشن تک انھوں نے سونے کے ۴ تمغے
حاصل کئے ۔

۱۰ جون کے اخبارات کی واحد خصوصیت یہ تھی کہ اس دن تقریباً تمام
اخبارات میں ایک ایسے نوجوان کی تصویر شائع ہوئی تھی جس نے سول
سروسز امتحانات میں کامیاب ہونے والے ۸۵۵ افراد میں پہلی پوزیشن
حاصل کی تھی ۔ ہمارے لئے یہ تصویر دلچسپی اور توجہ کا سبب اسلئے بنی کہ سول
سروسز امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والا یہ نوجوان مسلمان تھا ۔ گرچہ
لوگ ہمارے اس نظریے کو فرقہ دارانہ عصبیت سے تعبیر کریں گے لیکن یہ امر
ہمارے لئے اور ملک کے تقریباً تمام مسلمانوں کے لئے خوش کن اور ہمت
افزا تھا ۔ چونکہ مسلمان جو بعض داخلی کوتاہیوں اور خارجی زیادتیوں کی بنا پر
تعلیمی میدان میں انتہائی پسماندہ ہیں اس لئے سول سروسز جیسے اعلیٰ امتحانات
میں کسی مسلمان کے لئے اول پوزیشن حاصل کر لینا یقیناً تعجب و حیرت کی بات ہے۔

حوصلہ شکن : ۱۹۸۶ء کے سول سروسز امتحانات میں صرف ۔ ۶ فیصد
مسلمان ہندستان بھر سے کامیاب ہو سکے ۔ اس طرح ۸۵۵ کامیاب امیدواروں
میں مسلمانوں کا تناسب ۵.۰ رہا ہے یہ تناسب ان کی آبادی کے تناسب سے
انتہائی کم ہے جبکہ ملک کی دوسری قیمتوں مثلاً جین، عیسائی اور سکھ حضرات کا
تناسب سول سروسز میں ان کی آبادی کے تناسب سے دو گنا زیادہ ہے ۔
آخر ان سروسز میں مسلمانوں کا تناسب اتنا کیوں کم ہے ؟ اسا اس کے

ین لوگ ہیں؟ ۔ ہماری تطرب سے پہلے ان تربیتی اداروں
ہے جہاں سرزمین میں مسلمانوں کو تیار کرنے کے سلسلے میں حکومت کی
ے چل رہے ہیں ۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ہندوستان بھر میں
کی مدد سے چلنے والے ایسے تقریباً ۲۰ سینٹر ہیں جہاں اعلیٰ سطح
اری عہدوں تک پہنچنے کے لئے مسلم نوجوانوں کی تربیت کی
ے ۔ اس طرح کے سینٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ
یفیہ کالج بھوپال اور سری نگر میں قائم ہیں ۔ یہ تربیتی ادارے
رض کی دوا ہیں ۔ ملک بھر میں ۲۰ تربیتی اداروں نے اگر صحیح
یں ایک ایک نوجوان کی بھی تربیت کر لی ہوتی تو آج اس
میں ان کی تعداد ۲۲۵ ہوتی ۔

جو لوح مقدر پہ رقم ہوتی ہے
فطرت کی وہ تحریر بدل سکتی ہے
انسان اگر مائلِ تدبیر رہے
انسان کی تقدیر بدل سکتی ہے

# غزل
رؤف رحیم

بے آسرا ہیں کہ ہے آسرا شراب
ہم سے مریضِ غم کیلئے ہے دوا شراب

جنت میں ہے حلال تو دنیا میں حرام
آخر یہ کیسی چیز ہے میرے خدا شراب

ساقی حرام ہے جو لبِ جام سے تو پھر
مجھ سے نظر ملا کے مجھے تو پلا شراب

ہے جرم میکدے میں بجالت شراب کی
دیری نہ کر پلا دے میرے ساقیا شراب

دن میں بُرا کہے گا یہ واعظ شراب کو
راتوں میں چھپ کے پیتا ہے جو بارسا شراب

اعجاز دیکھنا ہے شرابِ طہور کا
دن رات پی رہا ہے ہر اک باخدا شراب

ساقی کی پڑ رہی ہے مرے جام پر نظر
میں پی رہا ہوں دوستو دو آتشہ شراب

ساقی اگر ہوا ہنا تو پھر اپنے ہیں رحیم
ساغر، صراحی، جام، سبو، میکدہ شراب

ماہنامہ نقشِ کوکن میں اس شمارہ کا شاعر نیا سلسلہ جاری کیا جا رہا ہے جس کے تحت ہر ماہ کوکن کے کسی شاعر کی تصویر اور تین غزلیں شائع کی جائیں گی

شعرائے کرام اپنی تازہ ترین تصاویر اور تین منتخب غزلیں ارسال فرمائیں

ادارہ

# مُعَمّہ سمجھنے اور سمجھانے کا

از
حسنوٰ اسمٰعیل کویت
(منامہ بحرین)

ہم اسلام کا درس بھول چکے ہیں اور روز
ل تعلیم سے ناآشنا ہوتے جا رہے ہیں اسی وجہ
قوم اور ہمارا معاشرہ جس تنزل کے دہانے پر روا ں
، وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ آج اس قدر گرانی
ا جب کہ روزمرہ کی انتہائی ضروری اشیا کے
ں کو چھو رہے ہیں۔ غریب غریب ترین اور امیر
، بنتا جا رہا ہے۔ ہماری قوم کا حال اس سے بھی
۔ ہندوستان ہو یا خلیجی ممالک یا افریقہ، ہمارے
ل تگ و دو اور محنت کرکے روپیہ کماتے ہیں لیکن
طریقہ استعمال پر نظر جاتے ہی ہمارے آنکھوں سے
ے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

اکثر گاؤں میں مرد حضرات ذریعۂ معاش کے
سے دور رہتے ہیں اور سارے گھر اور کنبہ کی
اری بیچاری عورتوں پر پڑتی ہے اور سارے
انھیں ہی نپٹنا پڑتے ہیں۔ سیدھی سادی عورتیں ،
۔ بلکہ اکثر غیر تعلیم یافتہ مرد بھی سکون کو تہس نہس کر دیتے
اس میں انھیں بالکل کامیابی نصیب نہیں ہوتی اور معاشر
طرح طرح کی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں جنھیں ایک عذاب
تشبیہ دی جاتی ہے کہ دن بہ دن معاشی حالت خستہ سے
ستہ تر ہوتی جاتی ہے۔ حالِ زار پر روئیں تو کس طرح
روئیں یہ معمہ ہے سمجھنے کا اور سمجھانے کا۔

اگر ہم معاشی بدحالی کا تدارک کریں تو قدرے
سکون میسر ہوگا۔ ہمارے نبیؐ نے صبر و قناعت اور خرچ میں
میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ اگر بہ نظرِ عمیق جائزہ لیا جائے
تو معلوم ہوگا کہ ان کو اپنانے سے خواتین اپنے معاشرتی مسائل
بہ آسانی حل کر سکتی ہیں۔

لیکن حالات کے پیشِ نظر اس سے بہت دور ہی دور
ہیں کیونکہ کفایت شعاری پس اندازی کی ہمیں عادت
نہیں۔ فضول خرچی میں ہمارا کوئی ثانی نہیں۔ بجٹ تشکیل دینا
ہمیں کبھی معلوم ہی نہیں۔ اس سائنسی دور
میں ہم کسی بھی لطف اندوزی کا مزہ چکھنے میں ہرگز
گریز نہیں کرتے۔ نتیجتاً آمدنی سکڑ جاتی ہے اور خرچ
وافر مقدار میں ہو جاتے ہیں۔ لہو و لعب لذت ہمیں چین سے
بیٹھنے نہیں دیتی۔ شیطان ہمیں مقروض بنانے کے چکر میں
رہتا ہے اور غیر ارادی طور پر ہمارے پاؤں سود خوروں
کی قدم بوسی کے لیے نکل پڑتے ہیں۔ یہ چکر بھی عجیب قسم کا
ہوتا ہے ان سود خوروں کا حساب کیا ہوتا ہے آج تک
بڑے بڑے ریاضی داں بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ہماری ان
پڑھ اور کم پڑھی لکھی عورتیں اور مرد بھی کیا سمجھیں گے۔
اصل سود اور سود پر سود مرکب اور کیا کیا اس کے دماغ سے
معاف ہو جاتا ہے کبھی کبھی حیلہ جائداد و زیورات اور
قیمتی چیزیں رہن رکھی جاتی ہیں۔ آخر گاران گنت پریشانیوں

نا سود ہوتا ہے کہ رہن شدہ چیزیں مٹی کے
، ہاتھوں بیچکر بھی اسے رقم دینی پڑتی ہے اس
ہر آلود حربہ استعمال کرکے مقروض کا خون چوس
ہ بنا دیتے ہیں جو مہلک کینسر سے کم نہیں ہے۔ اگر
ں سے بچ کر مقامی بینکوں سے رابطہ قائم کرکے
کریں تو راحت نصیب ہوگی اور نہ کنگال بننے

دوسری بات ہم لوگ نقد چیزیں خریدنے کے
چیزیں خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ دکاندار
ت گو کیوں نہ ہو کتنے ہی نقد کے اشتہار کیوں نہ
ادھار دیئے اس کا دھندا چوپٹ ہونے کے دن
دوسرا پہلو یہ ہے کہ ادھار لینے والا بھی خاموش
ہو جاتا ہے۔ اشیاء زیادہ مقدار میں خریدی جاتی
دیکھی نہیں جاتی۔ بھاؤ تاؤ کیا نہیں جاتا کیونکہ برائے
ھار لیتے رہے ہیں۔ اس سے ہمارے معاشرے
ور ہوگا۔ یہاں خلیج میں ہم کو کئی اَن پڑھ لوگوں کے
طوط پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ حال ہی میں
گاؤں کے دکاندار نے ارسال کیا تھا جس میں
ے سارے حالات کا ذکر تھا گویا وہ گھر ہی کا
آخر میں آپ کے گھر اتنا سامان گیا ہے کا بل
صورت میں خود کے نام بھیجنے کی تاکید تھی اس
تنی چیزیں بھی جلد بھیجیں۔ ہم اپنے آپ پر افسو
قلیں بھی ہجا سکتے رہیں۔

مرہٹی زبان میں کہاوت ہے "کھاتہ یہ کھاتا ہے"

اس سے بچنا چاہئے۔ اس مہنگائی اور پریشانی کے دور میں
ماؤں بہنوں کو سوچ سمجھکر قدم اٹھانا چاہئے۔ مرد پردیس میں
ہوں یا گھر میں کام کی تکان کی وجہ سے پریشان ہوں تو
عورتیں صحیح عقل کا مظاہرہ کرکے اپنے گھر سنسار پر معقول توجہ
دے کر انتشار سے بچا سکتی ہیں اور معاشرے کو خوبصورت
بنانے کا کردار ادا کر سکتی ہے۔

اب بہت سارے لوگ خلیج و دیگر جگہوں میں ملازمت
کی وجہ سے واپس جا چکے ہیں۔ اگر ہمارے ذی شعور حضرات
ہمدردانِ قوم اپنی اپنی جگہ بیت المال قائم کریں۔ باہمی تعاون
کی بنیاد پر انجمنیں۔ کنزیومر کو آپریٹیو سوسائٹیوں کی بنیاد ڈالیں۔ بغیر سود کا نہ نفع نہ نقصان کو لائحہ عمل بنا کر تجارت شروع
کریں۔ اشیاء گھر گھر پہنچانے کے لئے رکشہ رکھیں تو بہت سارے
لوگوں کو ملازمت ملنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اصلاحی
انقلاب پیدا ہوگا۔

اسی طرح اپنے دین پر چل کر صدقہ، فطر، زکوٰۃ کو
صحیح مصرف میں لایا جائے تو دونوں جہان کی کامیابی ہمارے
قدم چومے گی۔ معاشی بدحالی دور ہوگی۔ خواتین کو صحیح مقام
حاصل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کا لینا
دینا حرام فرمایا ہے اس سودی لعنت سے ہمیں بچنا چاہئے۔
اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو موجودہ تہذیب میں چشم بصیرت عطا فرمائے
اور ہمارے ذہنوں کو غیر اسلامی باتوں سے محفوظ رکھے۔

# ٹماٹر کی کہانی

ابراھیم بغدادی انگلینڈ

ماٹر قدرت کا عظیم تحفہ ہے جو صحتِ انسانی کے
یے حد مفید ہے جو انسان کی خوشنمائی میں نہایت
ن و مددگار ثابت ہو رہا ہے۔ اس کا شمار صرف ترکاری
سبزی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسے قدرت نے گونا
فوائد سے معمور کیا ہے جسے بیک وقت کچا اور پکا اور
لن وغیرہ میں ڈال کر استعمال کرتے ہیں اور موجودہ
ر میں اس سے بنے ہوئے "ٹماٹر سوس" "ٹماٹر سوپ"
وری اور جوس وغیرہ ہمارے دسترخوان کی زینت بنتے
یں۔

ٹماٹر کی کھوج سولہویں صدی عیسوی میں ہوئی تھی
اس کا سہرا اسپینی ملاحوں کے سر ہے جنھیں یہ پودے وسطی امریکہ
میں ملے تھے اور وہاں سے یہ یورپ پہونچے اور اس کی ترسیل
یورپ میں بھی ہونا شروع ہوگئی اور اب ہر سال اس کی یاد میں
اور "سان لوئین" (SAN LUINE) کے اعزاز میں
ایک شاندار میلہ اسپین میں منایا جاتا ہے جو ٹماٹینو TOMATOES
کے نام سے موسوم ہے اس میلے میں ٹماٹر جنگ کا سماں بڑا
ہی حیران کن ہوتا ہے لہٰذا اس سال ۲۹ راگست ۱۹۸۶ء کے
منعقدہ میلے میں پانچ ہزار شائقین نے حصہ لیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ
تک "ٹماٹر جنگ" میں ایک دوسرے پر پھینکے جانے والے
ٹماٹروں کا وزن ساٹھ ٹن سے زائد تھا۔

ابتدا میں یورپ اور امریکہ میں ٹماٹر ایک زہریلی
غذا سمجھی جاتی تھی اور اسے کھانے سے ہر کوئی اجتناب کرتا تھا
اس پھل کے متعلق عام لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ ٹماٹر کھانے سے
انسان کی موت اسی وقت یا کم از کم دوسرے دن لازمی ہے
چنانچہ ان فرسودہ خیالات سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ
کے تیسرے صدر THOMAS JEFARSON
"تھامس جیفرسن" بھی نہیں بچ سکے اور انھوں نے ٹماٹر کی جو
کاشت کی اس کا مقصد ٹماٹر کھانے کے بجائے آنگن میں سجاوٹ
کے لیے مقصود تھا جس طرح کہ فی زمانہ خوبصورت پودوں
اور درختوں سے گملوں اور باغیچوں کو سجایا جاتا ہے۔

آخر کار حالات ٹماٹر کے لیے سازگار ہوئے
اور اس بے ضرر پھل کے بھاگ جاگے۔ مورخہ ۲۶ ستمبر
۱۸۲۰ء ٹھیک دن کے بارہ بجے نیوجرسی (امریکہ) کے ایک
نوجوان ٹماٹر شائق "کرنل رابرٹ جانسن سالیم" نے لوگوں کے
خیالات کی تردید میں پبلک کورٹ کے سامنے ٹماٹر کھانے کا
مظاہرہ کیا۔ نتیجۃً گذشتہ ڈیڑھ سو سالوں سے اس مرغوب
اور مفید ترین غذا سے پوری دنیا مستفید ہو رہی ہے۔

امریکہ میں ٹماٹر کی کاشت پورے تین لاکھ ہیکٹر
اراضی میں ہوتی ہے اور اوسطاً ہر امریکی ہر سال ستر پاؤنڈ
ٹماٹر کھاتا ہے۔

| |
|---|
| تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں |
| ارسال فرمایئے ــــــــــ ادارہ |

# ضی پناہ

مترجم
شفیق احمد ورولوی

امنے ایک عظیم الشان عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔
یں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی، اپنے سروں پر
ڈھو رہے ہیں جلد ہی یہ کام ختم ہو سکتا ہے عمارت
مشہور رنگ کمپنی کا رنگ دیا جائے گا۔ اسقدر
پر ہاتھ پھیرنے پر ہمارے ہاتھوں کو احساس تک

ب بڑا ہال ہوگا۔ جس میں قابلِ دید اور آرائش کی
)۔ دو کمروں میں ایک کمرہ خواب گاہ (بیڈ روم)
جائیں گے۔ دوسرا ڈرائنگ روم ہوگا اور باقی
چی خانہ) جس میں عمدہ اور لذیذ خوشبو دار پکوان
ن کی خوشبو اشیاء کو اور بھی تیز کر دے گی۔
ر تعمیر یہ فلیٹ بہت بڑا اور بہترین ہوگا۔ لیکن
ن پسینہ ایک کر کے اس عمارت کو تعمیر کرنے والے مزدو
سنسار کو سجاتے ہیں سنوارتے ہیں وجود میں لاتے
دوران کا مسکن، رہائش کہاں ہے؟ عمارت کی
تے ہی ان کی گرہستی کو جو اسی عمارت کے کسی کونے
ٹوں کا چولہا اٹھا دیا جائے گا۔
بچے سوال کرتے ہیں ابا اب ہم کہاں جائیں گے؟
س غریب کو بھی کیا معلوم؟ سورج طلوع ہوتے
ب وہ دن لپنا اور رات ہونے پر زیر تعمیر عمارت کے
رد فرش پر بیٹھے پرانے چیتھڑوں میں سردی سے
بچاؤ کرتے ہوئے سو جاتے ہیں۔

ٹھیکیدار کے اشارے پر یہ غریب مزدور کٹھ پتلی کی طرح حرکت کرتے ہوئے اپنا کام انجام دیتے ہیں، تب کہیں ان کے پیٹ کی آگ کو چند لقمے خوراک کا ایندھن نصیب ہوتا ہے تھوڑی دیر بھی دوران کام رکنا یا سستانا ان کے مقدر میں نہیں ہے۔ مرد و زن کی تمیز بھی بوجھ لاد کرتے جاتے وقت نہیں کی جاتی۔ دونوں کے سروں پر یکساں بوجھ لاد دیا جاتا ہے۔ دونوں مساوی طور پر پسینہ بہاتے ہیں۔ اگر ٹھیکیدار کے کام لینے والے کارندے یا مقادم کی نظر ان پر پڑتی ہے تو وہ بھی محض کام کرنے کی سستی اور تیزی کا جائزہ لینے کے لئے ہوتی ہے۔

آٹھ یا دس روز کا بچہ پیٹھ پر مضبوطی سے باندھ کر ماں پھاوڑے سے سیمنٹ کا گارا بنانے لگ جاتی ہے اس کی ممتا بھری تھپکی بچے کو چلچلاتی دھوپ میں ہی نصیب ہوتی ہے اور پوری خون کو منجمد کر دینے والی سردی میں۔

یہاں بچپن کا تصور بھی منع ہے

یہ ننھی جانیں بچپن میں ہی کام پر لگ جاتی ہیں۔ شاید وقت بچپن ہی اپنے ننھے پاؤں کو بوجھ اٹھانے کی عادت ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔ انھیں بچپن کا سنہرا دور کب آکر گذر جاتا ہے اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

اچھی تعلیم رنگین کتابیں ان بچوں کے نصاب تعلیم میں نہیں وہ تو ہمارے بچوں کے لئے ہیں۔ یہاں علم کے نہیں بلکہ

لوک کے دروازے کھلے رہتے ہیں ۔صرف اناج روٹی اور چند وپیوں کے لئے بھوک کے دروازے اِن کے لئے کھلے رہتے ہیں ۔غریب عورت دِن میں پیٹ کی خاطر اور رات میں مرد کے لئے کمراہتی ہے ۔اُس کی آرزوؤں اور اُمنگوں کا خیال دن کرتا ہے ۔قوانین کا کوئی شعبہ ان کی بہتری کا کام کرنے پر آمادہ نہیں ہے شاید؟ اور اس حوا کی بیٹی کو شاید کبھی بھی یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اُس کے ساتھ کہاں ناانصافی ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ اتنا نہیں ۔ ۔ ۔رات میں دیسی شراب میں مست جھومتے چنگھاڑتے آئے ہوتے اُس کے شوہر کی مار اور لاتیں سہہ جانے کے لئے بھی اُسے ہمیشہ تیار رہنا پڑتا ہے ۔

دل بھر کر رو دھو لینے کے بعد
اگر وہ شکایت کرتی ہے تو صرف تاروں بھرے نیلگوں آسمان سے !

ان کی زندگی میں کئی بار ایسا بھی دِن آتا ہے جب اس انوکھے دن اُن سے کوئی آکر کہتا ہے چلو جلدی جلدی تم سب اس ٹرک میں بیٹھ جاؤ اور پھر وہ ٹرک انہیں خوب تیز رفتاری سے لے چلتا ہے ایک بڑے میدان میں یہ ٹرک رُک جاتا ہے جہاں اور کئی ٹرک بھی رُکے ہوئے انہیں نظر آتے ہیں ۔سُرخ بتی لگی ایک دو اور اسطرح کی کئی گاڑیاں آتی ہیں جن میں سے کئی سفید پوش اُتر کر جمع ہوتے ہیں ایک اونچی جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں پھر کئی تقاریر ہوتی ہیں یہ شاید انھیں اپنے لئے تھوڑی دیر کی تفریح سے زیادہ نہیں معلوم ہوتا ۔کون اپنی تقریر میں کیا بول رہا ہے یہ سب ان کی سمجھ سے بالاتر ہے ۔یہ سب بھاگ دوڑ کیوں ! شاید کوئی راجہ مہاراجہ آرہا ہے اس طرح کی سرگوشی ان بھولے بھالے لوگوں کے درمیان ہوتی ہے انھیں ایک ہی جملہ کچھ جانا پہچانا معلوم ہوتا ہے "ہمیں غریبی ہٹانی ہے" اور اس جملے کو گویا اس طرح ادا کرتے ہوئے جیسے ننھے بچے کو چمکارا جاتا ہے یہ قافلہ واپس اپنی حقیقی دُنیا میں لوٹ آتا ہے ۔لیکن واپسی کے لئے ٹرک نہیں ہوتا ٹوٹا پھوٹا نوکیلے پتھروں والا راستہ، چلچلاتی دھوپ اوپر سے ان پر آگ برساتی ہے ۔

یہاں لڑکی عنفوان شباب میں آتے ہی اُس کی شادی بازو کے کسی خاندان کے جوان سے کر دی جاتی ہے ۔ وہ کوئی رنگین خواب نہیں دیکھ سکتی ۔ جس طرح بابل کے گھر بچپن سے جوانی تک محنت و مشقت کی ہے ۔ وہ شادی کے دوسرے تیسرے دن سے حسب معمول جاری ہوجاتی ہے ۔اور بوجھ اٹھاتے اٹھاتے، بچوّں کو پالتے پوستے بال سفید ہو جاتے ہیں ۔

جب اس طرح کی عمارتیں، عظیم الشان عمارتیں بلکہ فلک بوس عمارتیں، بلڈنگیں تعمیر ہو جاتی ہیں ان کا تعمیری کام مکمل ہو جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب ہی اس مزدور کے خاندان کو اُس جنت نشاں جائے پناہ کو چھوڑ دینا پڑتا ہے جو اس کی محنت و مشقت کے بل بوتے پر کھڑی ہوتی ہے ۔

# قوالی صوفیوں کی محفل سے اسٹیج تک

خالص ہندوستانی فن ہے جو حضرت امیر خسرو کے زمانے
ہوئی۔

سے ۵۰ سال قبل قوالی درگاہوں یا صوفیوں کی محفل میں
میں۔ پیارے قوال، کلو قوال، بنے، نظام راگی ان محفلو
اتھے بعد میں صالح محمد، عبدالرحمٰن کانپور والے، شیخ
رے حسن قوال نے اس کے رنگ و روپ میں کچھ تبدیلی
نپور والا گاگا یا ہوا گراموفون ریکارڈ "ماٹی کے پتلے تجھے
بغیر میں مقبول ہوا۔ فن قوالی کو تازگی اور جلا بخشنے کا سہرا
اد کے سر ہے۔ مرحوم نے قوالی کو روایتی انداز سے نکال
ریلی اور دلچسپ بنا دیا کہ قوالی بھی منورنجن کا ایک ذریعہ

، کی دنیا پر اسمٰعیل آزاد کے زبردست احسانات
کے تھیٹر پر دگرام کی ابتدا انھوں نے ہی کی۔ اسی دور کا
چاؤس، یوسف آزاد، جانی بابو، ماسٹر حبیب نظامی
اور حبیب پینٹر، عزیز احمد وارثی نے بھی قوالی کو آگے
، اہم رول ادا کیا۔ عبدالرب چاؤس نے فی البدیہہ
ہ اپنے وقت کے تمام قوالوں سے لوہا منوا لیا۔ چاؤس
ب کے مقابلوں میں ایک لاکھ سے زائد سامعین موجود
تھے۔

شکیلہ بانو بھوپالی کے بعد خاتون قوالوں کا ایک زبردست
ہ آیا لیکن جو بین الاقوامی شہرت انھیں آج بھی حاصل
ہے وہ کسی کو میسر نہ ہو سکی۔

عرسوں میں، میلوں میں، شادی بیاہ، ختنہ، عقیقہ، جلسہ جلوس۔ الیکشن اور کامیابی کی محفل۔ درگا، شاردا، اور گنیش اتسو قوالی قومی یکجہتی کا مظہر ہے۔ ہندو، مسلمان، بودھ، سکھ، پارسی عیسائی سبھی قوالی سنتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ ہندوستان کے قوالوں کو دوسرے ممالک میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے آج بھارت کے مشہور و معروف چوٹی کے اداکاروں میں یوسف آزاد، جانی بابو، عبدالرب چاؤس، عزیز نازاں، حبیب پینٹر اور جعفر حسین بدایونی بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ ان کے علاوہ مجید شعلہ، قلندر آزاد، حنیف آگرہ والے، اسلم صابری، اسمٰعیل تاج ارشاد رحمت، امتیاز بھائی۔ راجہ رام، سلیم چشتی، تقی دلدار، شفیع نیازی، رشید حیران۔ ابراہیم اقبال اور منور معصوم قوالوں نے اپنے الگ الگ اسٹائل سے قوالی پیشے کی اور عوام میں مقبول ہیں لیکن دور درشن اور آکاش وانی سے چند ہی قوالوں کو موقع ملتا ہے۔

قوال حضرات میں اب تک صرف عزیز وارثی کو حکومتِ ہند نے پدم شری اعزاز سے نوازا ہے۔ فی الحال بھارت میں ایک بھی قوال ایسا نہیں ہے جس کے پاس مرکزی ریاستی بورڈ کی کوئی گرانٹ ہو۔ حالیہ "اپنا اتسو" میں وسط جنوبی ثقافتی سینٹر (جس میں مہاراشٹر، آندھرا، کرناٹک اور ایم۔ پی شامل ہیں) کی جانب سے عبدالرب چاؤس قوال کو اپنا اتسو میں اپنا فن پیش کرنے کا موقعہ ملا

بمبئی، ناگپور، حیدرآباد اور کلکتہ قوالی کے اہم سینٹر ہیں جہاں

# لو بلڈ پریشر سے کیسے چھٹکارا پائیں

خون کے کم دباؤ (جسے لو بلڈ پریشر کہتے ہیں) کا مطلب یہ ہے
بیماری شریانوں میں اور اس کے ساتھ دل اور دماغ میں خون کا
دباؤ کم ہونے سے اس کی سپلائی بھی کم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ
لو بلڈ پریشر میں مبتلا لوگ بہت زیادہ تھک جاتے ہیں انہیں سردی
بہت زیادہ لگتی ہے۔ پسینہ آسانی سے آجاتا ہے اکثر چکر بھی آتے
ہیں وہ دل لگا کر کوئی کام نہیں کر پاتے۔ فوری طور پر فیصلہ کرنا ان
کے لئے مشکل ہو جاتا ہے ان کی قوت برداشت کم زور ہو جاتی ہے
اور وہ ناامیدی کے شکار ہو جاتے ہیں۔

کسی بھی لمبی بیماری سے اٹھنے کے بعد دورانِ خون کا کم ہو جانا
عام سی بات ہے لیکن مسلسل خون کا دباؤ کم رہے تو اسے بیماری سمجھنا
چاہیے کیونکہ اس کا اثر دل و دماغ دونوں پر گہرا ہوتا ہے لمبی مدت
تک اس کو نظر انداز کرنے سے بیماریاں گھر کر لیتی ہیں۔

چالیس برس کی عمر کے بعد ہر شخص کو دورانِ خون کا
دھیان رکھنا چاہیئے کہ خون کا دوران زیادہ ہے یا کم۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر بلڈ پریشر کم ہو تو انسان
کی عمر لمبی ہوتی ہے۔ اس بیماری میں کھانے پینے میں کوئی پابندی
نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر یہی صلاح دیتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ
مقوی غذا کھائیں لیکن یہ ایک حد تک ہی چلتا ہے اس کے
بعد خون کا کم دباؤ بیماری کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کا علاج
ضروری ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر کے علاج کے ساتھ چند گھریلو
اصولوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

جسم میں جتنی طاقت ہے اتنا ہی اس کا استعمال ہونا
چاہیے جسم جیسے ہی تھکتا ہے دماغ کو فوراً اس کا احساس ہو جاتا
ہے اس وقت سیدھا کر کے بل لیٹ جانا چاہیئے۔ پیروں کو
اونچا اٹھانے کے لئے گھٹنوں کے نیچے تکیہ رکھنا چاہیئے۔ گہرے
سانس لینا چاہیئے کم از کم آٹھ گھنٹے کی نیند لینا ضروری ہے۔ کھانا
کھانے کے بعد دس پندرہ منٹ آرام کرنا بھی نہایت ضروری ہے
جسم اور دماغ کو تھکائے بغیر کوئی کھیل کھیلنا بھی فائدہ
مند ہے۔

جسم کا وزن معمول پر رہنا چاہیئے۔ اگر وزن کم رہتا ہے تو
کھانے میں زیادہ پروٹین کا استعمال ہونا چاہیئے۔

قبض سے بچنا چاہیئے کیونکہ قبض دورانِ خون کو کم کرتا ہے۔
جو لوگ قبض کی شکایت کرتے ہیں ان کے خون کا دباؤ بھی اکثر کم ہی
رہتا ہے یہ ضروری ہے کہ کھانے پینے میں سبز پتوں والی پتیاں
اور گیہوں اور مکا شامل ہوں۔ کھانا ایسا ہونا چاہیئے جس میں وٹامن
بی کی مقدار کافی ہو یہ سب چیزیں کھانے سے خون کی کمی بھی پوری
ہو جاتی ہے۔ کھانے میں دودھ پنیر اور شہد بھی ضروری ہے
ان چیزوں سے کافی مقدار میں کیلشیم بھی ملتا ہے جو دل کے لئے بہت
مفید ہے اور خون کا دباؤ کو ٹھیک رکھتا ہے۔

ان سب سے اہم زندگی کے لئے پُر امید نظریہ اپنانا ہے کسی
بھی قسم کے خوف اور دہشت کا ہونا خون کے دباؤ کو کم رکھتا ہے
اس کے برعکس خود اعتمادی کا جذبہ زندگی میں پُر امید نظریہ اور
ایک نیا جوش پیدا کرتا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ خوش رہتے
ہیں ان کی ہمت ان لوگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ اچھی رہتی ہے جو
لوگ اچھا کھانا بھی کھاتے ہیں اور ہر طرح کی ٹانک بھی استعمال
کرتے ہیں لیکن مزاجاً یاس پرست ہیں۔

جمال شیوی

ـتے رہے، غم اٹھاتے رہے
ہم کسی کے بڑھاتے رہے
شکوہ نہ لایا زباں پر کبھی
پیتے رہے، مسکراتے رہے
میں دیدار کر بھی چکے
ہ اپنا چہرہ چھپاتے رہے
الفت کا یہ معجزہ الاماں
جانے پہ بھی یاد آتے رہے
س کے عوض صرف نفرت ملی
ت مگر ہم نبھاتے رہے
اقی پلاتا رہا، اور ہم
رکِ محبت سناتے رہے
جمالِ حزیں یاد کر کے تجھے
چھپ چھپ کے آنسو بہاتے رہے

اقبال احمد اقبال

ہر ایک شخص یہاں بدگماں لگے ہے مجھے
بس اک وجود مرا رازداں لگے ہے مجھے!
تڑپ کر رہا ہے کوئی پھر بھی اُف نہیں کرتا
مرا ضمیر بھی اب بیگماں لگے ہے مجھے
سنائی تم نے جو رو رو کے داستاں اپنی
زمانے بھر کی یہی داستاں لگے ہے مجھے
وہی کہ جس نے کبھی کی یہاں کی سرداری
وہ قوم آج بڑی ناتواں لگے ہے مجھے
کسی سہارے کی اقبال کیا ضرورت ہے
کہ جب خدا ہی مرا پاسباں لگے ہے مجھے



از: فاروق احمد

ہنسی خود کی اڑانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے
کبھی دفتر کی الجھن ہے کبھی گھر کے تقاضے ہیں
مری غزلیں مرے جذبات کی غمازیں گویا
تری خوشبو کا اک قطرہ مری سانسوں میں رکھ دینا
بدن کی جھیل میں ناگنے لگیں کنکریاں ایسی

غزل کا غذ پہ لانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے
کلینڈر کے زمانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے
خلش دل کی چھپانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے
سمندر پار جانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے
کنول دل کے کھلانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے

کبھی فاروق تو نے دوستوں کا دل دکھایا تھا
تجھے کیوں مسکرانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے

# بڑا آدمی

ساغر ملک

کچھ لوگ بڑے ہوتے ہیں کچھ بہت بڑے اور کچھ تو ان سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ بقول شخصے کچھ لوگ پیدائشی بڑے ہوتے ہیں (یعنی بڑے ماں باپ کے بچے) کچھ لوگ اپنی جدوجہد اور کوشش سے بڑے بنتے ہیں اور کچھ لوگوں پر بڑا پن تھوپ دیا جاتا ہے بلکہ لاد دیا جاتا ہے۔

ہمارے خیال میں (شاید یہ خیال صحیح ہو) بڑا بننے کے لئے کچھ لوگ کئی قسم کی چالیں چلتے ہیں۔ شطرنج کی چالیں ہمارے تعلقات والوں میں ایک صاحب ایک دن ایک مرحوم ٹیچر کی زبردست تعریف کر رہے تھے۔ ان کا طور طریقہ نظم و ضبط کی سختی وغیرہ وغیرہ۔ اخیر میں کہنے لگے اُن کے انڈر میں (بخدا یہی لفظ کہا تھا) میں نے پانچ سال کام کیا اور کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا (یعنی میں کتنا بڑا ہوں)

ہاتھ میں ہمیشہ انگریزی اخبار رکھنا یا کوئی انگریزی ڈائجسٹ رکھنا بھی بڑے پن کی نشانی ہے کسی قد آور شخصیت کی دو ایک کتابیں پڑھنا یا اس کے چند اقوال یاد کر کے موقع بے موقع اس کے حوالے دینا بھی بڑے پن میں شمار ہوتا ہے۔

مذہبی اجتماعات سے لے کر سماجی کاموں سے ہوتے ہوئے کلچرل پروگراموں کے انعقاد میں بہ نفس نفیس ہاتھ بٹانا اور اپنے آپ کو تیس مار خاں، ثابت کرنا بھی بڑے پن کی ایک قسم ہے۔

سیٹھوں کی تعریف کرنا اور ان سے حاصل ہوئے تحفے اپنے دوستوں کو بتانا بھی ایک قسم کا بڑا پن ہے۔ ظاہر ہے بڑے بڑے لوگوں سے تعلقات رکھنے والا کوئی "بڑا" ہی ہوگا۔

چھوڑیئے ان سب باتوں کو۔ یہ تو صرف باتیں ہی ہیں کام کی بات سنیئے (یہ بھی اتفاق سے "بات" ہی ہے)

استاذی محترم کہتے ہیں بڑے آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک بڑا وہ جو اپنے بڑے پن کے خول میں سمٹا ہوتا ہے وہ اپنے کارناموں سے بڑا ہوتا ہے مگر بڑے پن کی وجہ سے معاشرے سے کٹ جاتا ہے۔

دوسرا بڑا وہ جو اپنے عمل سے بڑا ہوتا ہے اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ کر کے اپنے چھوٹوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

تیسرا بڑا وہ ہے جو اپنے اردگرد چند حواریوں کو جمع کر کے ان کی تعریف سے خوش ہوتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔

اب آپ فیصلہ کیجئے کہ آپ خود کس خانے میں فٹ ہوتے ہیں۔

جبیں زین الدین پرکار۔ تعلقہ کھیڈ رتناگیری۔

# ...گی مومن کی ضرورت ہے

...ہارت کی دو قسمیں ہیں۔ کبریٰ۔ صغریٰ۔
...سل۔ صغریٰ جیسے وضو۔ پاکی ہر حالت میں ایمان کا
...ؤ اس کی اہمیت نماز جیسی مقدس عبادت کے
...ور بڑھ جاتی ہے۔

...نماز کے لیے پاکی ایسی ضروری چیز ہے کہ بغیر
...ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بلا طہارت کے
...والے کو۔ علماء کافر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو
...ضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت
...بے ادبی کی۔

...نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت
...ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔

...ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
...روم پڑھ رہے تھے۔ متشابہ لگا۔ بعد نماز
...کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ
...ھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے
...ے امام قرأت میں شبہ پڑتا ہے۔ طہارت
...ی ہے اور ناپاکی باعثِ عذاب قبر ہے۔

...اسلام لانے کے بعد جس چیز کی اولین ضرورت
...رت ہے۔ آج کل کا ماحول تو یہ ہے کہ
...م کچھ اپنے خاص کہلانے والے بھی

طہارت کی باریکیوں سے ناواقف ہیں خاص کر یہ ہماری عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے مسئلوں سے بھی ناواقف ہوتی ہیں کاش کہ اہل اسلام اپنے بچوں کو دین کے لیے آمادہ کرتے تاکہ وہ دارین میں نفع مند ہو کر دربار الٰہی میں مقبولیت کے لائق ہوتے۔

## موت

موت کتنی بھیانک ہے ہم سب زندگی میں مست ہیں جب کوئی مر جاتا ہے تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم کو بھی ایک دن مرنا ہے کسی رات کے بھیانک سناٹے میں جب نیند پلکوں سے جدا ہو جاتی ہے تو طرح طرح کے خیالات و خدشات میں موت کا تصور بھی آجاتا ہے کہ ایک روز ہم قبر میں پڑے ہوں گے تب دہشت سے جان ہولنے لگتی ہے۔ اپنا احتساب کیا جاتا ہے ایمان پختہ ہونے لگتا ہے۔ دنیا بڑی حقیر اور کمتر معلوم ہونے لگتی ہے ہم بہت کچھ کرنے کا عہد کرتے ہیں لیکن دوسرے دن پھر اسی دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔

## بقیہ: قوالی

ہمیشہ قوال موجود رہتے ہیں۔ غزلوں کے دور نے کچھ حد تک قوالی کی مانگ کو پھیکا کر دیا ہے لیکن قوالی پھر بھی زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ قوالی دنیا کے اہم شاعروں میں انور فرخ آبادی، نازاں شولاپوری، فروغ نقاش، پیام سعیدی، عبدالرب چاؤس، حیران، قیصر رتناگیری، ضیا انصاری ناگپوری اور سرفراز سلطانی قابل ذکر ہیں۔

# اردو زبان کے حروفِ تہجی، رسمِ خط اور املا

(ابوداؤد قیس)

یہ ایک حقیقت ہے کہ اردو۔ فارسی پشتو۔ کشمیری۔ سندھی۔ اور پنجابی۔ یہ سب زبانیں حروفِ تہجی۔ رسمِ خط اور املا میں عربی زبان کی تابع ہیں۔ اگر اس میں کوئی بے قاعدگی تھی تو وہ بے قاعدگی مذکورہ بالا تمام زبانوں میں آگئی اور قریب قریب تمام سامی النسل زبانوں کا یہی حال ہے۔

**نقطے اور اعراب:** سامی النسل زبانوں میں عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں نقطوں اور اعراب کی وہی اہمیت ہے جو حساب اور ہندسے میں صفر کی۔ صفر بھی ایک نقطہ ہی ہوتا ہے مگر اس کی موہبت کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی دوسرے ہندسے کی مدد کے بغیر ایک کو ہزار لاکھ اور کروڑ۔ ارب اور کھرب تک پہنچا دیتا ہے۔ علم الحساب میں صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ کتنے صفر ہیں اگر ایک کے آگے پانچ صفر ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے ایک لاکھ۔ اسی طرح ہم کوئی ہندسہ بڑھائے بغیر صرف صفر کی مدد سے ارب اور کھرب تک پہنچ جاتے ہیں۔

**عربی زبان کے نقطے:** بالکل اسی طرح عربی میں ایک ہی حرف پر نقطے لگا کر دوسرے حرف کی آواز پیدا کر لیتے ہیں جیسے حرف ب ہے اس کو صرف نقطوں کی مدد سے پ۔ ت۔ ث کی آواز میں بدل دیتے ہیں۔ حرف کی شکل ایک ہی ہے صرف نقطوں کی مدد سے اس حرف کی آواز بدلتی جاتی ہے ورنہ دوسری آریائی زبانوں کو دیکھئے تو ہر آواز کے لئے الگ الگ حرف ہیں جیسے ب کے لئے B۔ ब، پ کے لئے P۔ प، اس طرح حروفِ تہجی کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔

**مسئلہ:** اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ اردو کے بعض حروف پر نقطوں کی بجائے ط کی علامت لگائی جاتی ہے اور اس کے تلفظ کے وقت زبان کا کنارہ تالو سے لگتا ہے جیسے ٹ۔ ڈ۔ ڑ ایسا کیوں ہے؟ ان تین حروف پر نقطے کی جگہ ط کیوں لگاتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ط کی علامت لگا کر اس بات کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ یہ سامی برادری کے حروف نہیں ہیں۔ بلکہ آرین برادری کے حروف ہیں۔ یہ حروف انگریزی اور سنسکرت میں پائے جاتے ہیں مگر آرین زبانوں کا کوئی مربوط نظام نہیں ہے اس لئے ان کے حروفِ تہجی میں کمی بیشی پائی جاتی ہے۔ انگریزی میں ڑ نہیں ہے اس لئے انگریزی زبان کے لئے ड کو مستعار لیتی ہے۔

**تاریخ نقطہ و اعراب:** عربی زبان میں نقطہ و اعراب کب لگائے گئے اور کس نے لگائے۔ کوئی حجاج بن یوسف کا نام لیتا ہے کوئی اور کا۔ یہ مسلم ہے کہ عہد نبوی میں نقطوں اور اعراب کا رواج نہ تھا مگر ایسے خط کا پڑھنا بڑا مشکل تھا اس لئے مسلمان جب قرآن لے کر عرب سے عجم کی طرف آئے تو صحتِ تلفظ کیلئے انہوں نے یہ ضرورت محسوس کی اور مسلمان حکمرانوں نے یہ خدمت علماء و ادیبوں کے سپرد کی۔ انہوں نے عربی الفاظ پر نقطے اور اعراب لگائے اور قرآن مجید کی قرات عجمیوں کے لئے بھی آسان ہو گئی۔ اس کی پیروی فارسی، اردو اور سندھی وغیرہ کے اسکالروں نے کی اور ان تمام سامی زبانوں میں نقطے اور اعراب لگانے کا رواج ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی صرفیوں اور نحویوں نے عربی زبان کو ا

...ہاں تک ہو گیا۔

...س کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں حروفِ تہجی، رسم خط اور املا میں مذہب
...، سیاست، طب، قصہ کہانی وغیرہ پر اتنی کتابیں لکھی
...ر اگر آج ان کا وزن کیا جائے تو کروڑوں ٹن سے متجاوز ہو گی
...ریسوں میں سے کسی نے یہ کہا تھا کہ اگر مسیح کے معجزات قلمبند
...جائیں تو ان کتابوں کو رکھنے کے لئے دنیا میں جگہ نہیں ہو گی
...ہے کہ یہ ترلفاظی اور مبالغہ آرائی تھی مگر عربی اور اس کے زیر اثر
...، نے مختلف علوم و فنون پر اتنی کتابیں لکھیں کہ ان کا شمار
...ل ہے۔

...پر لطف یہ کہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ ان کے حروفِ تہجی میں
...بلی۔ رسمِ خط میں بے قاعدگی اور املا میں نقص پایا جاتا ہے
...وجہ یہ تھی کہ وہ اس کے اسرار و نکات سے واقف تھے
...لوۃ، صلوٰۃ اور مشکوٰۃ کے الفاظ ہیں۔ یہ ایک خاص معنیٰ
...لت کرتے ہیں۔ ان الفاظ کے جو مصادر ہیں ان کے مشتقات
...ہیں مگر یہ مفہوم کہ وہ نماز جو مسلمانوں پر فرض ہے اور رسول اللہ
...صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے صرف لفظ صلوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اسی
...زکوٰۃ کے معنیٰ اس ٹیکس کے ہیں جو مال اور مویشی پر لئے جاتے
...ورنہ اگر اس کا مصدری معنی دیکھا جائے تو اس کے معنیٰ
...ل کرنے کے ہیں۔ اسی طرح لفظ مشکوٰۃ ہے۔ اس کے
...مطلق طاق کے ہیں۔ اس اعتبار سے مشکوٰۃ کو مشکات بھی
...لتے ہیں مگر جب ہم اس سے مراد وہ طاق لیں گے جس پر چراغ
...س چیزیں رکھی جاتی ہیں تو اس کو مشکوٰۃ لکھیں گے۔ یہی حال
...ت سے الفاظ کا ہے جن کا املا آج کے تجدد پسند شاعروں
...بیوں پر گراں گزرتا ہے۔ دراصل یہ ایک قسم کا احساسِ کمتری

**انگریزی** : ورنہ انگریزی زبان کو دیکھئے تہجی، رسم خط
اور املاء کی وجہ سے یہ دنیا کی سب سے بے ڈھنگی اور بے قاعدہ زبان
ہے۔ ہر انگریزی داں اس سے واقف ہے۔

ایک مرتبہ جارج برنارڈ شا نے اپنے ایک دوست کو ۱۹۴۸ء میں مچھلی
کی ہجے اس طرح لکھ کر بھیجی GHOTI۔ وہ بے چارہ انگریزی کی سب
ڈکشنری پڑھ گیا مگر یہ لفظ نہیں ملا تو جارج برنارڈ شا سے شکایت کی۔
انھوں نے جواب دیا کہ اگر تم STATION وغیرہ میں TIO سے ش کی
آواز نکالتے ہو تو GH TI O کو فش FIS کیوں نہیں پڑھتے۔ غرض
انگریزی حروف سے بھانت بھانت کی بولیاں نکلتی ہیں۔ اکثر الفاظ میں
زائد حروف ہوتے ہیں جس سے سخت الجھن ہوتی ہے اور ثابت ہوتا
ہے کہ یہ ایک بے قاعدہ زبان ہے مگر اسی زبان کے خاندان کے
دوسرے افراد نے اس کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کیا نہ اس کو کوئی
سنگین مسئلہ قرار دیا۔ جرمنی یوروپ کی علمی زبان ہے اور فرانسیسی
ادبی۔ مگر کسی نے انگریزی زبان کی موجودہ ہیئت کو سنگین نہیں قرار
دیا۔ سبھی اپنی اپنی زادِ راہ لے کر اپنے اپنے سفر پر رواں دواں ہیں
کسی کو نہ اتنی فرصت ہے نہ کسی نے یہ ضرورت محسوس کی کہ انگریزی
کی موجودہ ہیئت ترکیبی کے خلاف آواز بلند کرے۔

**سنسکرت** : اسی طرح سنسکرت میں ایک ایسا ن بھی
ہے جس کے ساتھ ڈ کی آواز بھی نکلتی ہے جو تلفظ کے وقت بہت
مکروہ معلوم ہوتی ہے مگر آج تک اردو والوں نے اس کے
خلاف آواز نہیں اٹھائی اس لئے کہ یہ اکثریت کی زبان ہے مگر اردو
جو ایک صاف اور شستہ اور شائستہ زبان ہے اس کا املا قابلِ
اعتراض نظر آ رہا ہے۔ ایسا کہ اگر اس کی اصلاح نہ کی گئی تو سنگین
نتائج برآمد ہوں گے۔

اب اگر ہم اس تحریک کی طرف لبیک کہتے ہوئے بڑھیں تو سب
سے پہلے اللہ اور رسول اللہ کی صورت مسخ ہو گی (نعوذ باللہ)
اللہ یوں لکھا جائے گا۔ ال لاہ، اور رسول اللہ کا املا ہو گا رسول ال لاہ۔

سی طرح رسولِ خدا یوں لکھا جائے گا " رسولے خدا " یہ اردو کی اصلاح ہوگی۔ اس کے بعد قرآنی املا کی باری آئے گی۔

**تاریخ لسانیات:** تاریخ لسانیات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج تک کوئی زبان کسی انجمن یا ادارے نے نہیں بنائی۔ زبانیں بازاروں میں مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے اختلاط سے پیدا ہوتی ہیں اور وہیں پلتی اور بڑھتی ہیں۔ آج بھی اگر گیسوئے اردو منت پذیر شانہ ہے تو زمانہ خود اپنی طبعی رفتار سے اس کی مشاطگی کردے گی۔ قدیم شعراء جیسے میر تقی میر وغیرہ کے کلام میں جو سول اور نوں پایا جاتا ہے اس کی جگہ تے اور تے نے کیسے لی؟ کیا اس کے لئے تحریک چلائی گئی تھی؟ یا زبان خود بخود منجھتی چلی گئی؟

**عربی اُم الالسنہ:** یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اردو اور فارسی کی ماں عربی زبان ہے۔ ان زبانوں کو ماں کے سائے سے محروم کر دینا رحم نہیں۔

میں نے ایک مرتبہ جامعہ دہلی میں "عربی اُم الالسنۃ" پر ایک مضمون بھیجا تھا جو تین قسطوں میں شائع ہوا۔ اسی طرح زبان کی تشکیل پر بھی ایک مضمون شائع ہوا۔ اڈیٹر نے ان مضامین کو نہایت پسندیدہ نظروں سے دیکھا تھا مگر افسوس کہ ہم آج اپنی اصلیت سے بیگانہ ہونے کے لئے بیتاب ہیں صلوٰۃ کو صلات زکوٰۃ کو زکات اور بالکل کو بلکل بنانے کے لئے بے چین ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اس قسم کے الفاظ فارسی میں بھی ہیں جیسے خواہر یعنی بہن۔ اس میں واؤ زائد ہے۔ حالانکہ مادر۔ پدر۔ دختر میں کوئی حرف زائد نہیں۔

اور انگریزی کا تو یہ حال ہے کہ صوتی اعتبار سے زبان حشو وزوائد سے بھری ہوئی ہے۔ ایک لفظ دو حرفی ہوتا ہے مگر اس کے لئے پانچ حرف استعمال کرتے ہیں جیسے مثلاً ایک دو حرفی لفظ ہے مگر اس کا ہجے اس طرح کرتے ہیں [illegible] اس میں تین حروف زائد ہیں یعنی ے ر ر ہ مگر کوئی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ اس طرح یہ زبان بے شمار زائد حروف کو کندھوں اٹھائے ساری دنیا کی سیر کرتی پھرتی ہے مگر کوئی اس کی طرف انگلی اٹھانے والا نہیں ایک بے چاری اردو ہے کہ اس کے ایک لفظ بالکل میں ایک حرف الف زائد ہے تو کسی کو رب اور سماء کے درمیان یہ الف دیوارِ چین معلوم ہوتی ہے تو کسی کو سدِ سکندری۔ کوئی اس کو قطب مینار کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے تو کسی کو ابوالہول کے اہرام کی طرح اس سے گھبراتا ہے۔ حالانکہ کلّ اور بالکل کے مفہوم میں جو فرق ہے وہ واضح ہے۔ جیسے ہم کہتے ہیں کہ: کیا آپ کا کُل سرمایہ اتنا ہی ہے؟ جی ہاں اتنا ہی ہے۔ کیا آپ صحیح بول رہے ہیں؟ جی ہاں بالکل صحیح۔

اب دیکھئے کہ ان تین جملوں میں کلّ اور بالکل کا کیا گورکھ دھندا ہے بات یہ ہے کہ عربی زبان میں الفاظ اور کلمات کی طرح حروف بھی معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ الفاظ میں جتنے زیادہ حروف زائد ہونگے معنی میں اتنی ہی شدت اور وسعت پیدا ہوتی چلی جائے گی جس طرح آپ یہاں کلُ اور بالکل میں دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح اگر آپ دیکھیں تو عربی زبان کا ایک حرف بھی زائد نہیں ہے۔ عربی صرف و نحو۔ معانی و بلاغت کا ایک مربوط نظام ہے۔ الفاظ و حروف کے درمیان ایسا ربط و نظم اور کسی زبان میں نہیں پایا جاتا۔ اب اگر ہم اردو زبان کے املا کی اصلاح کریں تو زبان کی بہت سی خوبیوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا اور اس وقت کہ اردو زبان کو کالجوں اور یونیورسٹیوں سے نکالا جا رہا ہے۔ اردو کے خدمت گزاروں کو اصلاحِ املا جیسی فروعی اور غیر ضروری باتوں میں نہ الجھنا چاہئے اور نہ اسے سنگین مسئلہ قرار دینا چاہئے۔ کسی کالج یا یونیورسٹی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ اردو کی املا صحیح نہیں ہے

# قسمت کی خوبی دیکھئے ۔۔۔!!

جہاں بینؔ کے قلم سے

جس تیز رفتاری سے سائنسی ایجادات کا سلسلہ جاری ہے
رفتاری سے یوم قیامت نزدیک آتا جارہا ہے۔ ایک ایٹم بم
در تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے، ہیروشیما اور ناگاساکی اس کی
ہیں۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کی بمباری کبھی ہوتی تو اسکی ذمہ داری
، دو بڑے طاقتور ترین ممالک امریکہ اور روس پر ہوگی ایٹمی توانائی
لک ترین ہتھیار بنانے میں ان دونوں ممالک میں بازی لگی ہوئی
طاقت کے مظاہرے کے طور پر یہ ممالک ایٹم بائیڈروجن،
س اور نہ جانے کون کون سے بم بنا چکے ہیں۔ ایٹمی طاقت سے
الے جہاز، آبدوزیں، میزائل، اینٹی بلاسٹک میزائل اور.....
فہرست طویل ہے۔ اس دیوانگی کا اختتام کہاں ہوگا یہ سوچ کر
پسند انسان لرزاں ہوجاتا ہے۔

ان حالات میں آئس لینڈ میں امریکی اور روسی سربراہان ممالک
، کانفرنس کے اعلان سے دنیا والوں نے اطمینان کی سانس
۔ کہا جاتا ہے روس نے اپنے گرد ایک آہنی حصار بنا رکھا ہے،
کے اندرونی حالات کا علم دنیا کے دیگر ممالک کو صرف سرکاری
ل ایجنسی "تاس" کے ذریعے ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ صرف وہی خبریں
ہوتی ہیں جو حکومت چاہتی ہے۔ حد یہ کہ سربراہ مملکت کے انتقال
ی بھی بعض اوقات دو چار دن بعد دی گئیں۔ روس میں اندر ہی
کھچڑی پکتی رہتی ہے اس کا حال دنیا والوں کو کم ہی معلوم ہوتا
ان اگر اس شک کا اظہار کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اگر روس
ب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے تو اس آہنی حصار کا کیا مطلب ہے؟
نومبر ۱۹۸۶ء

بہرحال، پچھلے دو غیر متوقع حادثوں کے بعد روسی حکومت نے اپنے روایتی طریقے کو خیرباد کہتے ہوئے ذرا کھل کر خبریں دی ہیں پہلا حادثہ چرنوبل کے ایٹمی پلانٹ کا تھا جہاں اچانک دھماکے ہوئے تھے۔ ان دھماکوں سے ہونے والے جانی ومالی نقصان سے بحث نہیں۔ اس کا تذکرہ ہم پھر کبھی کریں گے۔ دوسرا حادثہ ایک روسی ایٹمی آبدوز میں آگ لگنے کا ہے۔ ان دو حادثات نے غالباً روس کو حقیقت کے اعتراف پر مجبور کردیا! ایٹمی توانائی کس قدر تباہ کن ہوسکتی ہے غالباً اس کا ہلکا سا اندازہ انھیں ہوا۔ چنانچہ بین الاقوامی ایٹمی کمیشن کے روبرو روسی وفد نے کھل کر اعداد و شمار پیش کئے۔ دوسری طرف ایٹمی آبدوز میں آگ لگنے پر روسی صدر گرباچوف نے بذاتِ خود صدر ریگن سے رابطہ قائم کیا۔ اور حالات کی نوعیت سے آگاہ کرنا ضروری تصور کیا۔

ان واقعات کے پس منظر میں آئس لینڈ میں منعقدہ دو بڑی عالمی طاقتوں کے سربراہوں سے یہ امید کی جارہی ہے کہ تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ ضرور ہوگا۔

تاہم آئس لینڈ سے دونوں سربراہ ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کرتے خالی ہاتھ لوٹے اور دنیا میں حقیقی امن کا خواب دیکھنے والے کروڑہا انسانوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اس چوٹی کانفرنس کی ناکامی کا ذمہ دار کون ہے؟ کس بنا پر گرباچوف اور رونالڈ ریگن کسی سمجھوتے پر نہ پہنچ سکے۔ اس کا تجزیہ ہورہا ہے اور آئندہ کئی ہفتوں تک ہوتا رہے گا۔

ہم صرف ایک بات سمجھ سکے ہیں اور وہ یہ کہ اس قسم کی چوٹی کانفرنس،

صرف اس وقت منعقد ہوتی ہے جب فریقین میں سے کوئی ایک کسی مخصوص میدان میں اپنے حریف سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ اسے یوں سمجھئے کہ امریکی صدر رونالڈ ریگن کا "اسٹار وارز" منصوبہ اس قدر خطرناک ہے کہ اگر مکمل ہو گیا تو امریکہ کو روس پر فوقیت حاصل ہو جائیگی گوربچوف اس منصوبے سے خائف ہیں، چنانچہ اس پر روک لگانے کے لئے اور ایک بڑی کامیابی حاصل کرنے کے لئے وہ بعض چھوٹی ناکامیاں قبول کرنے پر رضامند تھے۔ چنانچہ بات اسی "اسٹار وارز" کے مسئلہ پر آکر ٹھپ ہو گئی۔

"اسٹار وارز" صدر ریگن کے ہاتھ میں ترپ کا پتہ ہے ۔ اور گوربچوف کے پاس فی الوقت اس کا توڑ نہیں، چنانچہ وہی ہونا تھا جو ہوا۔

اب آئندہ کیا ہوگا؟ اس سلسلے میں ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا، ضرور ہے کہ روس اب اپنے طور پر "اسٹار وارز" کا توڑ دریافت کرنے کے لئے مزید تحقیقات میں مصروف ہو جائے گا، اور دنیا پر تباہی کے بادل مزید گھنے ہوتے جائیں گے۔ قیامت بہر حال ناگزیر ہے اسے ایک دن آنا ہی ہے۔ اس سلسلے میں پیش رفت چاہے روس کی جانب سے ہو، چاہے امریکہ کی جانب سے۔ اربوں کھربوں روپئے ان اسلحوں کی ایجادات پر خرچ ہوتے رہیں گے، اور تیسری دنیا کے ممالک کے لوگ دانے دانے کو ترستے رہیں گے، انسانیت کی معراج غالباً یہی ہے۔

## مری قسمت میں یارب ....!!

پولس کمشنر صاحب کا کہنا ہے کہ بنکوں کی حفاظت ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ ہم بمبئی عظمیٰ میں پھیلی ہوئی ہزاروں بنکوں پر مسلح پہرہ نہیں بٹھا سکتے۔ ہمارے پاس جو عملہ ہے وہ یوں بھی روزمرہ کی ذمہ داریوں کیلئے ناکافی ہے، بنکوں کو اپنا محافظ دستہ رکھنا چاہئیے۔

جمہوریت ۸۸ء

دوسری طرف بنک اگر اپنی شاخ پر محافظ دستوں کا انتظام کریں تو ایک خاصا بڑا خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ اگر کسی شاخ سے دس بیس لاکھ لوٹے بھی گئے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جہاں اربوں کا لین دین ہو وہاں دس بیس لاکھ معمولی رقم ہے۔ دوسرے یہ کہ بنک انشورڈ ہوتے ہیں۔ اپنے نقصان کی تلافی وہ انشورنس کمپنیوں سے کر لیتے ہیں۔ پولس کمشنر صاحب بھی بجا کہتے ہیں، اور بنک کے اعلیٰ عہدیدار اپنی جگہ مطمئن ہیں۔

ہم صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں، اس قسم کی ڈکیتیوں کے وقت ایک عام شہری کی جان و مال کو جو خطرہ پیش آتا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کی جواب دہی کون کریگا؟ کیا شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری پولس پر نہیں ہے؟

باندرہ کی ایک بنک پر ڈاکے کے دوران ایک بے گناہ شہری مارا گیا۔ اس کے خون کی ذمہ داری کس پر ہے؟ گرانٹ روڈ پر ایک بنک میں ڈاکے کے دوران سیکوریٹی گارڈ مارا گیا۔ اسکی موت کا ذمہ دار کون ہے؟ پولیس؟ جو بنک کے تحفظ کو اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتی، یا بنک کے اعلیٰ عہدیدار؟ جو محافظ دستہ رکھ کر اپنا خرچ بڑھانا نہیں چاہتے۔

اس بے گناہ شہری کے اہل و عیال کس سے انصاف مانگنے جائیں؟ سیکوریٹی گارڈ کی بیوہ اپنے سہاگ کی دہائی کسے دے؟ کیا لاکھ ڈیڑھ لاکھ معاوضہ دے کر اس شہری یا سیکوریٹی گارڈ کے گھروں میں غمی کے چراغ جلوا دینے سے ان کے دکھ کا مداوا ہو جائیگا۔

### دُعا:

ایک صاحب خدا سے دعا کر رہے تھے "اے خدا میں اپنی بیوی سے تنگ آگیا ہوں، میں اب بالکل زندہ رہنا نہیں چاہتا، مجھے موت دیدے،"
اس پر بیوی نے کہا:
"اے خدا ان سے پہلے تو مجھے اٹھا لے میں زندہ رہنا نہیں چاہتی"
یہ سن کر شوہر نے جلدی سے کہا،
"پروردگار یہ نیک ہے تو اس کی دعا سن لے میں اپنی عرضی واپس لیتا ہوں"

آخر یہ کون سا قانون ہے؟ ہمیں تو بمبئی کے قانون اور جنگل کے
میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بمبئی پولیس بنک لوٹنے والوں پر
نہیں چلاتی، البتہ "ہاکرس" اگر اپنے اجاڑے جانے پر احتجاج
یں تو گولی چلائی جاسکتی ہے اور یہ گولی چند ماہ کے بچے کے
کے پار ہوتی ہے اور کبھی ایک غیر متعلق نوجوان کے جس نے ابھی
سے دنیا کو دیکھا بھی نہ تھا۔ اگر اسے جنگل کا قانون نہ کہیں
اور کیا کہیں ـــ؟

بمبئی پولس (جسے اب ممبئی پولس کہنا زیادہ بہتر ہوگا) کا ریکارڈ
مدا رہے۔ چار چھ ماہ قبل بمبئی پولیس کو ایک اور تمغۂ امتیاز
ہوا جب انسپکٹر زینڈے نے گوا میں چارلس شوبھراج کو
کیا، یہ ایسا کارنامہ تھا جو کئی روز تک اخبار کی زینت بنا رہا
ناپر انسپکٹر زینڈے کا مختصر انٹرویو پیش کیا گیا وغیرہ وغیرہ۔
لیکن جہاں تک روزمرہ کی کارکردگی کا سوال ہے ہمیں
پولس کی کارکردگی سے بیحد مایوسی ہے۔ غنڈہ گردی، راہزنی
موٹی ڈکیتیاں تو اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بھی ہوئی ہیں چنانچہ
بنا پر ہم بمبئی پولس کو نام نہیں رکھ سکتے، لیکن پچھلے چند
بمبئی کی بنکوں کو جس منظم طریقے سے لوٹا جا رہا ہے اس
یں کچھ کہے بغیر نہیں رہا جاتا۔

ڈکیتیاں دن دہاڑے ہوتی ہیں، طرز کچھ امریکن فلموں کے
HOL جیسا ہوتا ہے۔ دو چار نوجوان اچانک کسی بنک
مل ہوتے ہیں۔ ان کے پاس آتشیں اسلحہ ہوتا ہے، بنک
اور اس وقت موجود اکاؤنٹ ہولڈرس کو سوائے چپ
تماشا دیکھنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، جان بہرحال
سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

# ہڈیاں جوڑنے کا مرکب

جسم کا گوشت اگر کمزور ہو تو ہڈیاں بھی کمزور ہوتی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کے جڑنے یا صحتیاب ہونے میں زیادہ دن لگ جاتے ہیں اس میں تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے پھر عمر کے ساتھ ساتھ ہڈیوں میں انحطاط یا کنگی وقوع پذیر ہوتی ہے چنانچہ ڈاکٹر اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر ہڈی ٹوٹ جائے اور صورتِ حال سنگین ہو تو اس کا علاج کرنے یا اسے جوڑنے کے لئے مریض ہی کی ہڈی استعمال کریں۔ اس مقصد کیلئے کولھے کی ہڈی استعمال کی جاتی ہے یا پھر اس میں کوئی مصنوعی مادہ مثلاً کیلشیم ٹرائی فوسفیٹ لگایا جاتا ہے۔ اب محققین نے ایک نیا حیاتی کیمیائی مادہ دریافت کیا ہے۔ اس مادے سے ہڈیوں کے جڑنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اس سے پرانی ہڈیاں دوبارہ مضبوط بھی ہو سکتی ہیں۔

پالو، آلٹو، کیلی فورنیاں کی ایک کمپنی نے ہارمون جیسا ایک ایسا پروٹین حاصل کیا ہے جو ہڈی کے چاروں طرف عضاریف بنانے یا کرّی بنانے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ یہی نرم کرّی سخت ہو کر اس سفید کرّی میں تبدیل ہوتی ہے جس سے ہڈیاں بنتی ہیں۔ کرّی پیدا کرنے والے پروٹین انسان اور جانوروں کی ہڈیوں میں پائے جاتے ہیں لیکن ان کی مقدار اتنی کم ہوتی ہے کہ اگر ہڈی ٹوٹ جائے اور فریکچر زیادہ بڑا ہو تو یہ مادے اس کے علاج کیلئے کافی نہیں ہوتے۔ کولاگن کارپوریشن نے اب جانوروں کی منوف شدہ ہڈیوں سے یہ پروٹین حاصل کیا ہے اس کو کرّی پیدا کرنے والا عامل کہا جاتا ہے اس کا انگریزی مخفف سی آئی ایف ہے۔

سائنسدانوں کو امید ہے کہ سی آئی ایف کو دوسرے پروٹینوں میں شامل کر کے اگر یہ مرکب ٹوٹی ہوئی ہڈی پر لگایا جائے تو یہ کرّی پیدا کرنے اور ہڈی کو بڑھانے میں مدد دیگا۔

ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے کے لئے محققین نے ٹوٹی ہڈی کے خلاء میں سی آئی ایف اور پروٹین کا مخفف بھر دیا۔ اس سے واصل نسیجوں میں پائے جانے والے چپٹے بیضوی خلئے ٹوٹے ہوئے حصے میں منتقل ہو گئے۔ تقریباً دو ہفتوں بعد ان خلیوں سے کرّی کے واصلی خلیوں کے غلاف کی شکل اختیار کرتے ہوئے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے سروں کو گھیر لیا۔ مزید دو ہفتوں کے بعد یہ کرّی سخت ہڈی بن گئی۔ کمپنی کے محققین نے ابھی تک یہ طریقہ صرف جانوروں پر آزمایا ہے۔ انھوں نے اس مقصد کے لئے گائے کی ہڈیوں سے حاصل کیا ہوا سی آئی ایف استعمال کیا ہے۔ انسانوں پر اس طریقے کا تجربہ کچھ دنوں بعد کیا جائیگا۔



[illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] ناسی [illegible]

[illegible] ناسی [illegible]

[illegible] ناسی [illegible]

[illegible] ناسی [illegible]

[illegible]

[illegible] ناسی [illegible]

[illegible]

[illegible] میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

**وٹامن ڈی** اس وٹامن کے نہ ہونے سے ہڈیاں تیار [illegible] والے نمکوں کا استعمال نہیں ہو سکتا جس سے ہڈیاں ٹیڑھی [illegible] ہو جاتی ہیں خاص کر عورتوں میں ہڈیوں کی بیماری پیدا ہو [illegible] ہیں اور بچوں کی نشو و نما رک جاتی ہے ان کو سوکھے کا روگ [illegible] ہے ایسے کمزور بچوں کو صبح کی ہلکی دھوپ میں ننگا بٹھا کر [illegible] جسم پر تیل مالش کرنے سے ان کا سوکھا روگ آہستہ آہستہ [illegible] جاتا ہے اور ان کو مرض کساح جیسی مہلک بیماری [illegible] کیا جا سکتا ہے۔

یہ وٹامن دودھ، مکھن، انڈے، خمیر، کلیجی، [illegible] کا تیل، کڈ وا تیل، اور مچھلی کے تیل وغیرہ میں پائے [illegible] ہے۔

**وٹامن ای** اس کی سے عورتوں میں بانجھ پن اور مردوں [illegible] نامردی پیدا ہو جاتی ہے اور حاملہ عورتوں کے پیٹ کے [illegible] کی صحیح طور سے پرورش نہیں ہوتی۔ مختصر یہ کہ جن لوگوں کو یہ [illegible] میسر نہیں ہوتی وہ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم [illegible] رہتے ہیں۔

یہ وٹامن سبز ترکاریوں، گیہوں کا ایسا آٹا جو ہن چکی [illegible] کی چکی سے پیسا گیا ہو۔ انڈے کی زردی، مکھن، دودھ [illegible]، گوبھی، جگر، لال گوشت، مکا کا تیل اور مچھلی کے [illegible] تیل میں کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

# عالمی کرکٹ میں بھارت کا شاندار مقام

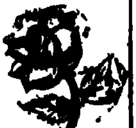
**تیسرا عالمی کپ:** کرکٹ کے وطن انگلستان میں ہمیشہ کی طرح تیسرا
عالمی کرکٹ جون ۱۹۸۳ کو منعقد ہوا۔ اس میں ٹسٹ کھیلنے والی سات
ملکوں کے علاوہ پہلی بار بین الاقوامی کرکٹ میں افریقہ اور کینیڈا
کے بدلے زمبابوے کو موقع دیا گیا۔ جو انھوں نے بخوبی نبھایا کیوں کہ
آسٹریلیا جیسی حریف ٹیم کو ہرا دیا۔ اس مقابلہ میں بھی ہمیشہ کی طرح سب
کی نظریں ویسٹ انڈیز پر تھیں اور ایسا لگ رہا تھا کہ ویسٹ انڈیز
ہیٹ ٹرک لگا کر رہے گی لیکن ان مقابلوں میں بھارت کی ٹیم شروع
ہی سے اچھا کھیل رہی تھی۔ ایک بار سیمی فائنل میں انگلستان کو ہرا کر
فائنل میں داخلہ لیا اور فائنل میں بھی ویسٹ انڈیز جیسی حریف ٹیم کو
ہرا کر عالمی چیمپئن شپ کا اعزاز (ٹائٹل) حاصل کیا۔

**پہلا ایشیائی کپ:** پہلا ایشیائی کپ متحدہ عرب امارات (شارجہ) میں مارچ ۱۹۸۴ء میں منعقد ہوا۔ اس
ٹورنامنٹ میں بھارت پاکستان اور سری لنکا کی ٹیموں نے شرکت
کی۔ اس وقت بھارت کی ٹیم کچھ کمزور نظر آ رہی تھی کیونکہ حال ہی میں
ختم ہونے والی ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز میں بھارت کی ٹیم مات
کھا گئی تھی لیکن کرکٹ میں کب کیا ہو جائے کسی کو پتہ نہیں۔ ادھر بھارت
نے سری لنکا کو ہرا کر فائنل میں پاکستان کے خلاف مقابلہ جیت کر
ثابت کر دیا کہ بھارت اب ایشیا چیمپئن شپ کا اعزاز بھی حاصل کر چکا ہے
شارجہ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ کسی ملک نے ٹورنامنٹ منعقد کیا ہو اور
وہ اس میں حصہ نہ لیا ہو۔

**عالمی کرکٹ چیمپئن شپ:** آسٹریلیا کے وکٹوریہ کو ۱۵۰ سال
ہونے کے موقع پر اس نے فروری ۱۹۸۵ء کو ایک ٹورنامنٹ منعقد
کیا اس میں ٹیسٹ کھیلنے والی سات ملک کی ٹیموں نے شرکت کی
ٹورنامنٹ میں سری لنکا پاکستان کی طرح بھارت کی ٹیم بھی
آ رہی تھی کیونکہ اس سے پہلے بھارت اپنی ہی سرزمین پر انگلستان
شکست کھا چکا تھا لیکن اس ٹورنامنٹ میں انڈیا کی ٹیم کی بہتر
ہی کارکردگی ہی رہی۔ شروع ہی سے بھارت نے ہر ٹیم کا ڈٹ
مقابلہ کیا اور نیوزی لینڈ کو ہرا کر فائنل میں پہنچ گیا۔ ادھر پاک
ویسٹ انڈیز جیسی حریف ٹیم کو شکست سے دوچار کر دیا اور وہ
میں بھارت کے ساتھ پہنچ گیا لیکن فائنل آخر کار بھارت کے ہاتھ
اس طرح بھارت نے عالمی کرکٹ چیمپئن کپ بھی جیت لیا۔

**روتھمین ٹرافی:** کرکٹ بینفٹ فنڈ سیریز کے ذریعہ شارجہ میں ایک ٹورنامنٹ اپریل ۱۹۸۵ء میں
ہوا۔ اس میں انگلستان، بھارت اور پاکستان نے شرکت کی
اور پاکستان کے پہلے مقابلہ میں جس میں ایسا لگ رہا تھا کہ جیت
پاکستان کی ہو گی لیکن بھارت نے جیت کر فائنل میں اس کا مقابلہ
کے ساتھ ہوا جو اس نے جیت کر روتھمین ٹرافی جیت لی۔

## غزل



قاضی فراز احمد
دوحہ قطر

اتنے لہو نشان رہے آبلے ضرور
گذریں گے میری راہ سے اب قافلے ضرور
کیوں حشر تک بھی سر در ہے خواب آرزو
مرنے کے بعد قبر پہ لالہ کھلے ضرور
چھپ کر سے ماہ و سال نے کچھ زخم دھو دیئے
آنکھوں نے رت جگوں کے رکھے سلسلے ضرور
کچھ دور تک تھی روشنی کچھ دیر تک تھی
لیکن چراغ دل بھی ہمارے جلے ضرور

## شبنم کے موتی مصنف : غنی غازی

صفحات : ۴۷ ● قیمت : چھ روپے

ملنے کا پتہ : غنی غازی ۔ انجمن خیر الاسلام اُردو ہائی اسکول، گھیلا بھائی اسٹریٹ مدن پورہ، بمبئی ۴۰۰۰۰۸

اس کتاب میں دس چھوٹے چھوٹے مفید اور نصیحت آموز قصوں کے علاوہ پیش لفظ جناب خواجہ عبد الغفور صاحب کا ہے۔ اور تعارف بعنوان "شبنم سے موتی ہونے تک" پرنسپل محمد شریف صاحب کا ہے۔ ان کے مضمون اور کہانیوں کے نام یہ ہیں :۔

۱۔ حُسنِ سلوک ایک مولوی صاحب کے اعلیٰ سلوک پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۲۔ شبنم کے موتی اس کہانی میں شبنم، سورج اور موتی کا کہانی کے رنگ میں بہت اچھی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ ماں کی نصیحت ایک بچہ ماں کی نصیحت سے کس طرح راہ راست پر آیا۔

۴۔ کالا شیر ریچھ کے مقابلہ میں ایک لڑکی کی بہادری کی بہادر

۵۔ ذہین بڑھیا : ایک بڑھیا کا راجہ سے دوسری بڑھیوں کے روٹی، کپڑے اور گھر کا انتظام کرانا۔

۶۔ گینڈا اور چڑیا : گینڈا اپنی سینگ پر چڑیوں کو کیوں لئے پھرتا ہے

۷۔ زہریلا ناگ : سانپ، کوّے اور بندر کی کہانی

۸۔ وہ کون ہے؟ : وہ کون ہے جو زندگی کے ہر مرحلے میں ساتھ دیتی ہے۔ یعنی کتاب ۔ باپ کی بیٹوں کو نصیحت

۹۔ عقلمند وزیر : سادھو اور راجہ کی کہانی

۱۰۔ صبر کا پھل : ایک شہزادی کا ایک فقیر کی بد دعا سے ناگن بن جانا۔ پھر شہزادی بن جانا۔

یہ ساری کہانیاں کارآمد اور نصیحت آموز ہیں۔ جناب غنی غازی صاحب نوجوان ہیں اور ادیبانہ طرز پر قصے کہانی کے رنگ میں نصیحت آموز باتیں کہنے کی خوب صلاحیت رکھتے ہیں۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ (مولوی سمیع اللہ)

## لہو کے چراغ : مجموعۂ کلام

شاعر : انجم عباسی

ناشر : کوکن اُردو رائٹرز گلڈ۔ شاخ نیشر (بی رکیفیا)

تقسیم کار : موڈرن پبلشنگ ہاؤس ۔ گولا مارکیٹ، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

"لہو کے چراغ" انجم عباسی کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ ہے، جس کے ۱۱۲ صفحات پر تقریباً ۴ نظمیں، اٹھائیس ۲۸ غزلیں اور سات متفرق اشعار بکھرے ہوئے ہیں۔

"لہو کے چراغ" کے آئینہ میں شاعر کے عکس ابھرتے ہیں، اور دونوں واضح ہیں۔ اوّل تو یہ کہ شاعر کلاسیکی رنگِ تغزّل ا روایاتِ شعری کے خول میں مقید ہے، اور دوسرا شاعر کے اس چہرہ کا عکس جو جدّت طرازی کا شکار ہوا ہے۔ قدیم جدید کا حسین سنگم "لہو کے چراغ" کی معنوی خوبیوں میں اضا کرنے کے لئے کافی ہے۔ شاعر نے جب قدیم رنگ کو اپنایا تو اس پر بس میں بھی اپنا رنگ قائم کیا اور صالح شعری روایات ... بھی کیا۔ فیض کی مشہور غزل کی زمین میں انجم کا ش ملاحظہ فرمائیے ؎

اپنی ذات کی خاطر جینا یہ بھی کوئی جینا ہے
بر گر بنو تو آئیں گے سستانے لوگ

اس کے بعد شاعر نے خراماں خراماں اپنی شاعری کو عصری تق سے ہم آہنگ کیا اور جدّت پرستوں کی محفل میں روایتِ تغزل قائم رکھا۔

ہم نے پتھر جو برستے ہوئے دیکھے انجم
اپنے احساس کو چنوا دیا دیواروں میں

اور زندگی کی بھرپور عکاسی کرنے والا یہ شعر ہر کسی کے د دھڑکن بن سکتا ہے ؎

ہم اگر ڈوب بھی جائیں تو ابھر سکتے ہیں
ہم کو معلوم ہے جینے کا سلیقہ کیا ہے

# اصلاحِ سخن

واحد محسن

غزل۔ ایس ایس رحمان وفا گیاوی
پتہ:۔ محلہ نوروان، بلاس پور۔ ایم۔ پی
۴۹۵۰۰۴

اصلاح کار:۔ شارق جمال ناگپوری
پتہ:۔ ادارۂ غالب، تکیہ معصوم شاہ
مومن پورہ، ناگپور ۴۴۰۰۱۸

ایک لمحے کی خوشی اک شخص کا ملنا رہا
اور پھر تا زندگی اس بات کا رونا رہا
صدمہ

رونا ملنا کے قوافی میں
کا عیب تھا

یہ نہ آیا سارے موسم آتے جاتے ہی رہے
~~ہر شگوفہ کھل رہا ہے جیسے وہ آنے کو ہے~~
میں صبا کی آہٹوں پر عمر بھر بہلا رہا

پہلے مصرعے میں حال کی کیفیت تھی دوسرے میں
ماضی کی۔ یہ تضاد حال تھا۔

بجھا
لَو چراغوں کی کتر کر اٹھ گیا محفل سے کون؟
ہر پتنگے کے بکھیے سے دھواں اٹھتا رہا

چراغوں کو کترنے میں کچھ تکلف تھا

~~تلیاں دونوں کے رس کو چوس کر اڑتی رہیں~~
تلیوں میں منعکس تھی اس کی طاقت کی بہار
ہر شگوفہ ~~آرزو میں پھول کی~~ کھلتا رہا
گلستاں کے حق میں

پہلا مصرعہ مفہوم کے اعتبار سے الجھا ہوا تھا
دوسرا مصرعہ بھی مفہوماً تشنہ تھا

گرد نظروں میں بلا کی سرد مہری تھی وفا
~~جلنے والا آتشِ گل کی طرح~~ جلتا رہا
آتشِ گل سے طلب گارِ وفا

"جلنے والا جلتا رہا" کڑا شعریت سے خالی
اس لئے تبدیلی کی گئی۔

(ش۔ج)

# مکتوبات

**بہت خوب:** نقشِ کوکن کا جولائی ۸۰ء کا شمارہ ملا۔ شکریہ۔ دونوں شمارے بہت خوب ہیں۔ جولائی ۸۰ء کے شمارے میں بیاہ آموں کا۔ دھواں دھواں۔ دینِ الٰہی اور اکیسویں صدی میں درسی کتب، اچھے مضامین ہیں۔ غزلوں میں سعید کنول کی غزل بہت پسند آئی۔ اگست ۸۰ء کے شمارے میں تقریباً تمام مضامین اچھے ہیں۔ محترم شرف کمالی صاحب واقعی سچ کہتے ہیں (کاش وہ بالگی صاحب والی بات بھی سنا دیتے)۔

جناب حسن نعیم اور ڈاکٹر ایم آئی ساجد کی غزلیں اور محترم خیال انصاری کی نظم (آج میں کیسے عید مناؤں) تینوں بہت پسند آئیں۔

دونوں شماروں میں پہلا اور آخری صفحہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ کمی کا احساس ہوا۔ ساغر ملک ۔ تلولی

**چھپائی ناقص:** آپ کی برسوں کی محنت رنگ لائی اور پرچہ کافی ترقی پذیر نظر آیا۔ ستمبر کا شمارہ دلکش سرورق کے ساتھ نظر نواز ہوا۔ البتہ اندرونی صفحات میں کہیں کہیں چھپائی بہت ہی ناقص ہے۔ اس طرف ضرور دھیان دیں۔

شرف کمالی کا مضمون "توحید و تضحیک" بہت ہی پسند آیا اسی طرح خبروں میں نرگس کرولیکر کی کامیابی قابلِ مبارکباد ہے۔

مظہر آدم لوگڑے

(مسقط سلطنت عمان)

**تعریف** | ماہِ اگست ۱۹۸۰ء کا نقشِ کوکن موصول ہوا۔ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اس رسالہ میں دینی معلومات کا وافر خزانہ ہے۔ انجم آرا مومن

**ٹکنالوجی** | دورِ حاضر سائنسی دور ہے اور کمپیوٹر نے تو اسے تیز تر کر دیا ہے۔ اسی تیز رفتار دور میں زندہ رہنے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بھی اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو تیز کر دیں۔ اعلیٰ کر دیں۔

وہ دن ہوا ہوئے جب غیر تعلیم یافتہ لوگ بھی جینے کا سامان ڈھونڈھ لیتے تھے آج تو تعلیم یافتہ لوگ بھی پریشانی میں مبتلا ہیں اگر ان کے پاس کوئی ہنر نہیں ہے۔ آج نہ صرف تعلیم ضروری ہے بلکہ اس کے ساتھ ہنرمندی بھی ضروری ہے۔

اسی صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بچوں پر اس وقت سے دھیان دینا چاہیے جب وہ ثانوی مدارج میں داخل ہوتے ہیں ان میں سائنس اور حساب جیسے مضامین کے لیے دلچسپی پیدا کرانی چاہیے اس لیے موجودہ دور کی ٹکنالوجی کے لیے یہ مضامین بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

میں اسی مضمون کو معمارانِ قوم کے نام بحیثیت اپیل پیش کر رہا ہوں تاکہ ایسے نظام کے لیے بھرپور جد و جہد کریں جو ہنستے ہوئے سماج کو جنم دے۔ اپیل کو ایک شعر پر ختم کر رہا ہوں

ہنر والوں کا اِس دنیا میں گھر ہے   یہاں جو بے ہنر ہے در بدر ہے

فقیہ محمد حسن عبدا...

**خوبصورتی میں موتی** | اس ماہ کا "نقشِ کوکن" نظر نواز ہوا۔ شرف صاحب کا کالم "کہتا ہوں سچ" دوبارہ شروع کر کے آپ نے نقشِ کوکن کی خوبصورتی میں ایک اور موتی جڑ دیا۔ باقی مضامین اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔ ایک مضمون "مغل فنِ مصوری" کے عنوان سے لکھا ہوں جلد ہی روانہ کر دوں گا۔ امید کہ آپ "نقشِ کوکن" کی خدمت کا موقعہ بار بار عطا کریں گے

محمد اقبال ...

## والت گرامی

آپ کا ارسال کردہ عنایت نامہ بمدست

۔ میری مزاج پرسی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے
الفاظ نہیں ایک نذرانہ عقیدت پیش خدمت ہے
دل افتدر نے ہے عز و شرف ۔ ہماری قوم میں آپ جیسی
ان بہت کم ہیں جو دوسروں کے دکھ درد میں شریک
اس کا بار اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہوں۔ آپ کی
یت جو میری نظر میں ہے میں اپنے ان اشعار میں مکمل
اظہار نہیں کر سکا مجھ جیسی ناچیز ہستی کے پاس ایسے الفاظ
یرہ نہیں ہے جن سے آپ کا حق ادا کر سکوں اس کے لئے
رت خواہ ہوں۔ اگر نذرانہ عقیدت پسند آ جائے تو
ے کرم نقشِ کوکن میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں۔

اور مستری صاحب سے میری جانب سے یہ گذارش
کہ اسے اچھی جگہ شائع کی جائے۔ اور پورے اشعار شائع
بعض اچھی نظمیں طوالت کی وجہ سے پوری شائع نہیں کرتے
اس نظم کا مقصد ہی فنا ہو جاتا ہے۔ میری ایک نظم "گردش
م" کے چند اشعار شائع کئے اور جس پر عنوان غزل کا دے
۔ دوسری نظم "مشرقی افریقہ میں اہل کوکن کے نوجوانوں
خطاب" کا بھی وہی حشر کر دیا۔ یہ نظم ایک ایسی نظم تھی
رف مشرقی افریقہ کے نوجوانوں کے لئے پیغام ہی نہیں تھا
مام اہل کوکن کے نام پیغام تھا۔ اگر تمام اشعار شائع ہوتے
ن کے نوجوانوں کے لئے اچھا سبق مل جاتا۔ ایک گذارش
سے یہ بھی ہے کہ اس نظم کو کسی کاتب سے لکھوا کر آپ
کر کے اپنے پاس رکھ لیں۔ یہ میری آپ کے پاس ایک
یادگار رہے گی۔ مزید کچھ نہیں اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ
آپ کو قوم کی خدمت کرنے کے لئے تندرستی عطا فرمائے آمین

(ساحر شیوی)

## سرورق کی خوشگوار تبدیلی

نقشِ کوکن کا ستمبر کا شمارہ

نظر نواز ہوا۔ سرورق کی خوشگوار تبدیلی، شمارہ کا شاعر اور
کوکن ہال کے متعلق اعلانات و جوابات پڑھ کر ادارے
اور ادارہ کے عملی طور پر فعال ہونے کی تصدیق سی ہو گئی۔
خدا کرے زندہ قوموں کی طرح ہمارا زندہ شعور کم از کم آنے
والی نسلوں کے لئے ہی سہی ایک سود مند راستہ منصوبہ بنالے
انشاء اللہ ہماری اقتصادی، فکری اور عملی مدد بھی آپ کے
ساتھ دعاؤں کی طرح شامل رہے گی۔

شرف کمالی صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے
اس پر بہت پہلے لکھا جانا چاہئے تھا۔ ضلع رتناگیری کے اس
مخصوص گاؤں کو اس ضلع میں کئی طرح کی نمائندگی حاصل ہے
بلکہ اس گاؤں نے ہمارے ملک و قوم کو اچھے کھلاڑی کے
علاوہ علمائے کرام اور اچھے شاعروں سے بھی نوازا ہے۔ اس
گاؤں سے میرے روحانی تعلقات رہے ہیں اس لئے میرے
دل میں بھی ایک کڑھن سی رہی ہے کہ ایک مسجد میں دو جماعتیں
کرنا، دو اذانیں دینا سخت عذاب و قہر کو دعوت دیتا ہے
اس گاؤں کے ارباب حل و عقد اگر وقار کا سوال نہ بنائیں اور
اس مسئلے کو صلح و آشتی کے ساتھ طے کر لیں تو کئی اور بھی مسائل
ابھی تشنہ تکمیل ہیں اس طرف توجہ دی جا سکتی تھی۔

محترم ساحر شیوی صاحب کے خانوادہ کے ناگہانی

سے ناگہانی حادثے کا تعلق ہوا۔ خدا انہیں محفوظ و مامون رکھے یقیناً انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک سخت امتحان سے نکالا ہے واقعۂ کربلا کے مراسلہ نگار کا نام لکھا جاتا تو یہ انصاف بھی ہوتا اور تعارف بھی۔

قاضی فراز احمد روہہ (قطر)

## توحید و تضحیک کے بارے میں

جناب شرف نے

کمال صاحب کا مضمون "توحید و تضحیک" شمارہ ستمبر ۱۹۹۰ء پڑھنے کے بعد کچھ گذارشات ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) مذکورہ آیت کا نمبر سورۃ الانعام رقم ۱۶۰ لکھا گیا ہے اسے ۱۶۹ ہونا چاہیے تھا۔

(۲) مولانا علما کا اعزازی خطاب ہے۔ عالم پڑھا لکھا اور سمجھدار ہوتا ہے یا بہ الفاظ دیگر اس کا عمل وہ ہونا چاہیے جس کا اسے علم ہو۔ اس لحاظ سے مہاراشٹر کے ان دیہاتوں میں ایسے بے علم نہ والے مولانا جو عورتوں کے غسل حیض کے لیے لوٹا بھر پانی دم کر دیتے ہوں یا بکرے ذبح کرنے کے لیے چھری پر آیت دم کر دیتے ہوں وہ مولانا نہیں کہلاتے۔ ان کو تو جاہل کے خطاب سے نوازا جانا چاہیے۔ البتہ آج جس مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ خالص دم پھونکنے سے مولانا جو پیسے وصول کرتے ہوں اس سے ان کی روزی روٹی کا مسئلہ حل ہوتا ہو۔

(۳) جہاں تک بابری مسجد کی شہادت کا امام بخاری صاحب نے مسجد چند دنوں کے لیے احتجاجاً میرٹھ کے فسادات کے سلسلے میں ضرور بند کر رکھی تھی اس کا سوال ہے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ حرکت خلاف توحید تھی یا اس قارئین کو حرکت سے بد ظنی میں شمار ہوتا ہو البتہ اس بے ڈول کارروائی کی بدولت مسلمانان ہند کے مسئلے کو جو شہرت اور اسے جو ہمدردی ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں ملی ہے وہ قابل دید اور قدر دانی ہے۔

(۴) ایک ہی مسجد کی چھت کے نیچے دو جماعتیں کر کے دو مختلف امام صاحبان کے تحت نماز پڑھنا یہ واقعی محض حماقت ہے اور کمال صاحب سے متفق ہوں کہ اس نازیبا حرکت کی وجہ سے اصل اسلامی روح مجروح ہو رہی ہے۔ شرف صاحب ایک باخبر اور باکمال بزرگ ہیں اور چونکہ یہ معاملہ ان کے اپنے برادران وطن سے در پیش ہے۔ ہم کمال صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ مذکورہ بستی کے لوگوں کو متحد کریں اور ایک امام کے پیچھے ایک مسجد میں نماز ادا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں۔ مذکورہ بستی کے بزرگ اور خوش رو یہ حضرات سے بھی یہ درخواست ہے کہ وہ دین کو سیاست اور اختلاف سے پاک رکھ کر اسلامی تعلیمات کی صحیح پیروی کریں۔ خدا حافظ

(ابراہیم وانکر۔ ظہران، سعودی عرب)

## کوکنی برادری کا واحد پرچہ

میں دو ماہ سے سیر روزگار

کوکنی الشرکمپنی کے کام کے سلسلے میں بحرین آنا ہوا۔ یہاں عبدالستار صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پہلی ہی ملاقات میں موصوف نے کوکنی برادری کا رسالہ "نقش کوکن" کا تذکرہ کیا۔ میں نے پڑھا۔ پڑھنے کے بعد مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے دو عدد قطر کے لیے پرچہ جاری بھی کروا لیا ہے۔ درحقیقت کوکنی برادری کا یہ واحد پرچہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی ترقی کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔

(عبدالرشید داؤد یا ... بحرین)

ار و
کار



فے بن
صاد

## شن عید میلاد النبی

ہر سال کی طرح امسال بھی مجگاؤں ڈاک مسلم ویلفیئر
ایشن کی جانب سے جشن عید میلاد النبیؐ منایا گیا جلسہ کی
ت ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا (صدر انجمن اسلام ٹرسٹ) نے کی۔
ایشن کے صدر سلیمان علی صاحب نے مہمانوں کا استقبال
امت کے فرائض جناب قادری صاحب نے انجام دیئے۔ مہمانانِ
میں ڈاکٹر رتناس منت (ایم پی)، علی ایم شمسی (ڈائریکٹر
لک) جناب سعید واحدی (ڈپٹی کمشنر آف لیبر)، کموڈور
تینجا صاحب (ڈائریکٹر مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ)، جناب
اؤد صاحب مقدم (خطیب مسجد مجگاؤں) وغیرہ نے شرکت
ریہ کی رسم ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جناب عبدالحمید شیخ
ی۔

(نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی)

**ول کو پہلا انعام** :۔ امسال ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ نومبر ۸۷ء
سطح پر "تانہ گھیا" میں منعقدہ سائنسی نمائش میں
بن الاسلام اردو ہائی اسکول کے سائنسی ٹیچر جناب اسرار احمد
کی نگرانی میں طالب علم معظم بلدر اور مبین منیار (زیر تعلیم
ت ہفتم) کے تیار کردہ ہائیڈرو وینگ مشین کو پرائمری گروپ
پہلے نمبر پر چنا گیا ہے اور اسے ریاستی سطح پر ہونے والی
ی نمائش کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

**ہلیں کی فتح** :۔ قصبہ دیگھی (ضلع شریوردھن) میں حسب ایڈر
وردھن کی مشہور کرکٹ ٹیموں کے درمیان ورلڈ کپ سسٹم
مقابلے کا انعقاد ہوا جس میں شاہین کلب گوند گھر نے

ح پائی۔ اور نازلیپ اور ۲۰۱ روپیوں کا انعام ممبر یوردھن پچاپت سمیتی
کے سبھاپتی عبدالستار انتولے صاحب کے ہاتھوں حاصل کیا۔ مردِ
ٹورنامنٹ اعجاز ساٹو ملکر رہے۔ ارشد جابدار، مقدق بندر کر اور
سلیم گزگے، انیس گزگے اور حنیف بغدادی نے اچھے کھیل کا
مظاہرہ کیا۔

(مرسلہ: خلیل احمد)



۱۳ جولائی ۸۷ء کو آکسفورڈ یونیورسٹی میں عزت مآب ڈوگلاس ہرڈ محکمۂ داخلہ کے ریاستی سیکریٹری (مرکزی وزیر داخلہ) سے ڈاکٹر محمد نائیک مصروف گفتگو ہیں۔

## پروفیسر یونس اگاسکر کو صدمہ

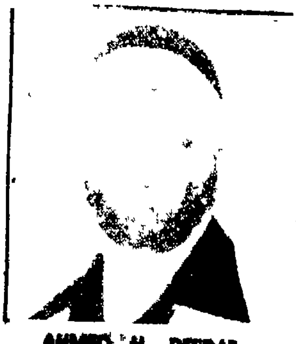
بمبئی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو سے وابستہ پروفیسر یونس اگاسکر صاحب
کی پھوپھی عائشہ کا طویل علالت کے بعد ۱۲ دسمبر ۸۷ء
بروز پیر بھیونڈی میں انتقال ہو گیا۔

**جَزَاکَ اللّٰہُ**
**فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا**

اہلیہ حوا بی کی وفات حسرت آیات پر جن دوستوں، رشتے داروں
اور چاہنے والوں نے بہ نفس نفیس حاضر ہو کر، دیس بدیس سے فون کر کے یا بذریعہ تار
اور خطوط کے مجھے پرسہ دیا، مرحومہ کیلئے دعا فرمائی اور میرے بچوں و اہل خاندان
کی ڈھارس بندھائی ان تمام کرم فرماؤں کا میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**سوگوار :۔ فقیر محمد مستری**

# بمبئی میں مشہور عالم احمد دیدات کی تقاریر



AHMED H. DEEDAT

بین الاقوامی شہرت یافتہ عالم جناب احمد دیدات نے ۱۵ دسمبر ۸۷ء کو شام ۴ بجے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے مکان پر عمائدین شہر کے اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔ ان کے اعزاز میں ڈاکٹر نائیک صاحب نے اس تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ بعد ازاں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور صابو صدیق ٹیکنیکل نے مشترکہ طور پر الطیفی ہال میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا جس میں جناب احمد دیدات نے ہزاروں کے مجمع سے جس میں خواتین نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی، خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کی نظامت ڈاکٹر محمد نائیک صاحب نے بحسن و خوبی انجام دی۔ اسٹیج پر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، پرنسپل کے حسین موجود تھے۔ موضوعِ تقریر اسلام اور دیگر مذاہب تھا۔

دیدات صاحب نے فرمایا: ساری دنیا میں قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں اس کے نزول سے لے کر آج تک رتی بھر تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے اور اللہ نے اس صحیفے کو تحریف سے قطعی محفوظ کر دیا ہے۔ اب نہ اس میں کچھ حذف کرنے کی گنجائش ہے نہ ہی کسی قسم کے اضافے کی جگہ ہے، جیسا کہ دیگر آسمانی کتب توریت، انجیل (بائبل) اور زبور وغیرہ میں اس قدر تحریف کر دی گئی ہے کہ اصل سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں رہ گیا ہے۔

احمد دیدات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی دولت سے سرفراز کیا۔ یہ اور بات ہے کہ مسلمان حکمت سے معمور اس کتاب سے بہرہ ور ہونے میں تساہلی برت رہے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عالم انسانیت کی فلاح کے لئے منتخب کیا... مسلمانوں نے ہندوستان پر ایک ہ برس تک حکومت کی... اسپین پر ۸۰۰ برس تک حکمرانی کر موقع ملا۔ مگر صد حیف کہ نوبت بہ این جا رسید کہ وہاں ا دینے تک کے لئے مسلمان نہیں رہ گیا تھا۔ جب ہم نے اللہ رسی کو چھوڑ دیا تو انتشار میں مبتلا ہو گئے۔ جب کوئی قوم ا خداوندی سے منہ موڑتی ہے تو اللہ دوسری قوموں کو ان پر بنا کر مسلط کر دیتا ہے۔

ہندوازم، بدھ مت، عیسائیت اور یہودیت کے تعلق انھوں نے تقابلی موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ آج ان مذاہب تعلیمات پر غور کیا جائے تو ان میں تصادم و تضاد کی وہ کیفیت طور پر نظر آتی ہے جو خود ان تعلیمات کی نفی کرتی نظر آتی ہے اپنی تین گھنٹے کی طویل تقریر میں انھوں نے عیسائیت ہندوازم سے اسلام کا موازنہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام ا شانتی کا مذہب ہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تحت منع اس جلسہ میں سوالات کے سیشن کی صدارت ڈاکٹر اسحاق ج نے کی ۔۔۔ مسٹر دیدات نے اس موقع پر ہندوؤں کی مقدس کتاب ا کے بعض واقعات و کرداروں نیز ہندوازم کی پیچیدگیوں پر ڈاکٹر ا کی کتاب "ڈسکس ان ہندوازم" کا بھی حوالہ دیا۔

لیکچر کے اختتام پر سوال و جواب کے سیشن میں مرد اور خواتین سوالات کئے... ایک سوال پر کہ مسلمان اپنے سبزی خور دو کو کس طرح سمجھائیں کہ وہ گوشت خور کیوں ہیں۔ انھوں نے کہا نے اللہ نے سبزی اور گوشت خور دونوں ہی اقسام کے جانور پیدا سبزی خور جانوروں مثلاً گائے بکروں کے دانت مسطح ہوتے ہ گوشت خور جانوروں مثلاً شیر چیتوں وغیرہ کے دانت تیز اور ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت انسان کے دانتوں کا مشاہدہ کی واضح ہو جائے گا کہ اللہ نے اسے جن دانتوں سے نوازا ہے وہ ا اور گوشت خوری دونوں کیلئے یکساں طور پر قابل بناتے ہیں اور

بھی اللہ نے اسی کے موافق بنایا ہے۔

انھوں نے کہا کہ اسلام ایک صاف سیدھا دینِ فطرت ں پر عمل پیرا ہو کر انسان صراطِ مستقیم پر چلنے کی سعادت ل کر سکتا ہے...... ساڑی کا بطور لباس استعمال ، مسلمان رزم ، مسلمانوں کے آپسی جھگڑے مثلاً ایران عراق جنگ، نی وہابی تنازعہ ، سود کی رقم کا استعمال ، مساجد میں جانے کی اجازت سے متعلق سوالات کے جوابات بھی نانی خوش اسلوبی سے دیئے ۔ اور غیر متعلقہ سوالات کے ینے سے احتراز کیا ۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے مشن اسلامی تعلیمات پیش کر دینے تک محدود ہے توفیق دینا نہ دینا اللہ کے اختیار میں ہے ۔

**ر احمد ڈانگے صدر منتخب** : سوپارہ کی ہر دلعزیز حمد ڈانگے کے عوامی، سماجی اور دینی خدمات کو مدِ نظر رکھتے ن اکثریت سے امن و اصلاح کمیٹی سوپارہ کا صدر منتخب ۔ ہم انھیں پر خلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ توقع ہے کہ وہ مانوں کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی پوری کوشش کرینگے ۔



کھیڈ میں تقریری مقابلوں کے رابطہ کار جناب اے آر ڈی خطیب استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے ..........

## حاجی ملنگ جامع مسجد کمیٹی کا انتخاب

حاجی ملنگ جامع مسجد کمیٹی کا جلسۂ عام ۲۰ نومبر ۸۷ء کو منعقد ہوا جس میں اتفاقِ رائے سے درجِ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا :-

صدر : ناصر خان فضل خان ۔ نائب صدر : عبد الحکیم عبد الرزاق خان ۔ خازن : قمر الدین مولا میاں ۔ جنرل سیکریٹری : شوکت علی کمال الدین انصاری ۔ جوائنٹ سیکریٹری : جمیل فرید شیخ ۔ اراکین : پیر محمد عاشق علی ۔ شوکت علی سجاد علی ۔ اسماعیل داؤد شیخ ۔ قمر الدین کریم شیخ

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭





کھیڈ بتناگری میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تحت منعقدہ تقریری مقابلوں میں مہمانِ خصوصی پروفیسر خالد آرائی تقریر کرتے ہوئے ..... دوسری تصویر میں نیشنل ہائی اسکول داپولی کی اول پوزیشن حاصل کرنے والی طالبہ اپنے استاد کے ساتھ



(دائیں سے بائیں): شوکت مقدم حمد پڑھ رہے ہیں — فیض انور بر ڈے۔ حافظ جی، صدر مشتاق پرکار اور شیخ احمد خان صاحبان تشریف فرما ہیں۔

## بحرین میں کوکن مسلم سوسائٹی کا جلسہ

۳ دسمبر ۸۷ء کو سینٹ کرسٹو فر ہال بحرین میں کوکن مسلم سوسائٹی بحرین کے زیر اہتمام جلسۂ سیرت النبیؐ اور تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت جناب مشتاق پرکار صدر کوکن مسلم سوسائٹی نے کی۔ مزمل نصر الحق پلوکر کی تلاوت کے بعد حمد و نعت بالترتیب جناب شوکت مقادم، جناب سید اسماعیل جوادی اور جناب حافظ صاحب نے پڑھیں۔ نظامت کے فرائض جناب عبد الرزاق سردار صاحب نے انجام دیئے۔ جناب نجم الدین گھارے نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اس جلسہ میں ۱۳ ننھے بچوں نے اردو اور انگریزی میں تقریریں کیں۔ ممتحن کے فرائض سامعین میں سے جناب عمر سروے، جناب یوسف فنسوپکر اور جناب حسن جولے نے انجام دیئے۔ گروپ الف میں اول دوم سوم آنیوالے بالترتیب معراج اقبال منشی، منیر مشتاق پرکار اور مظفر حسن میرکر ہیں۔ گروپ ب میں منتشر حسن میرکر، وسیم مشتاق پرکار اور ناظمہ نذیر پرکال نے نمبر حاصل کئے۔ بچوں کو ان کی ہمت افزائی کے لئے صدر کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مرکز دعوۃ و ارشاد سعودی عربیہ سے منسلک مولانا شیخ احمد خان صاحب نے پرجوش تقریر کی۔ ڈاکٹر عاطف قریشی نے بھی ایمان افروز اور جامع تقریر فرمائی۔ خطبۂ صدارت کے بعد جناب عبد الرزاق سردار صاحب نے سامعین کا شکریہ ادا کیا اور دعائیہ جملوں کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

نامہ نگار: امجد حسین کھوت — بحرین۔

# نقش نوا

ماہ دسمبر ۸۷ء کے دوران ماہ نامہ نقشِ کوکن بمبئی کی خریداری قبول فرمانیوالے حسب ذیل خیر خواہ حضرات کا ادارہ شکریہ ادا کر رہا ہے:

● **تاحیات خریدار:-**

| | |
|---|---|
| جناب حسن اے قادر بجلے | کرلا۔ بمبئی |
| 〃 اصغر حاجی محمد ذبیر | مجگاؤں، |
| 〃 ایم۔ بی راجپوتے | پچیلون۔ رتناگ |
| ڈاکٹر مرزا انور بیگ | امام باڑہ، بمبئی |
| جناب ابراہیم اے۔ جی پرکار | ملاڈ، بمبئی |

● **بیرونِ ہند سالانہ خریدار:-**

| | |
|---|---|
| جناب یوسف حسن پرکار | کویت |
| 〃 عبد الحسین داتے | شارجہ |
| 〃 سید مصطفےٰ | انگلینڈ |

● **اندرونِ ہند سالانہ خریدار:-**

| | |
|---|---|
| جناب محمد عبد الغفور ساقی | تورہ |
| 〃 عبد الصمد قمر الدین اوکئے | مہسر |
| 〃 یوسف ابوبکر مستان | پنویل |
| 〃 محمد عظیم ملا حسین شلوتری | یار |
| 〃 عتیق احمد کھوت | پونہ |
| 〃 محمد شریف غفور خان | بمبئی |
| 〃 محمد عقیل کھوت | بمبئی |
| 〃 محمد سعید عبد الحمید ملاؔ | بمبئی |
| مسز فاطمہ بیگم حدادی | نیرگ |
| جناب مقبہ محمد عصیم | ماہم۔ بمبئی |
| 〃 اقبال آئی منشی | ماہم۔ بمبئی |
| 〃 جمال الدین اے۔ برڈے | بمبئی |
| 〃 عبد القادر سی۔ گوڈل | بمبئی |
| 〃 خان محمد اسماعیل | بمبئی |
| 〃 محمد زیڈ۔ اے سعید | پچھور |
| 〃 حسین میاں عبد اللہ پانجری | رتناگر |
| 〃 عثمان آئی ملاؔ | سانگلا |

## ماہانہ طرحی نشست

بزمِ شعر و ادب کوکن (بمبئی) کی ماہانہ طرحی نشست مورخہ ۱۸ر نومبر ۸۷ء کو شب میں گوردھن اپارٹمنٹ ہال میں جناب شرف کمالی صاحب کی صدارت میں انجام پائی۔ سعید کنول صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

مصرعِ طرح:۔ ظلم ہم پر بہت ضروری ہے

انتخاب حسبِ ذیل ہے:۔

شرف کمالی : شہر سندر ہو یا مرا بھٹی ہو
شہر میں گھر بہت ضروری ہے

مہر ھسلائی : صبر آساں نہیں ہے اس کے لئے
جبر دل پر بہت ضروری ہے

محمود الحسن ماہر : راستہ دیکھ کر نہیں چلتا
اب تو ٹھوکر بہت ضروری ہے

قیصر رتناگروی : بے بسی موت سے بھی بدتر ہے
کچھ نہ کچھ کر بہت ضروری ہے

شاداب رتناگروی : ہر شرف ہر کمال کی خاطر
خم رہے سر بہت ضروری ہے

واحد محسن : شہر میں ہر مکان کی چھت پر
اک کبوتر بہت ضروری ہے

سعید کنول : کتنی خنکی ہے آج موسم میں
گرم بستر بہت ضروری ہے

جام کیفی بہوائی : ظلم ہوں گے نہ شیش محلوں سے
ایک پتھر بہت ضروری ہے

منور رتناگروی : اس حسین کی تراشنے مورت
سنگِ مرمر بہت ضروری ہے

اقبال حسّان : کشتیِ قوم پار کرنے کو
سچا رہبر بہت ضروری ہے

یعقوب ساغر : اڑنا چاہو فضائے عالم پر
عقل کا پر بہت ضروری ہے

شاکر حمید : شمع کی لو کو صبح تک یوں بھی
رکھ منور بہت ضروری ہے

محمد شفیع انیسی : خون رونا غمِ جدائی میں
قلبِ مضطر بہت ضروری ہے

نسیم کرلوی : وقت کا یہی تقاضہ نسیم
علم گھر گھر بہت ضروری ہے

(نامہ نگار سعید کنول سیکریٹری بز

**دستِ شفا کا اجراء** :۔ ۱۲ر دسمبر ۸۷ء کو نیشنل اسپورٹس کا ورلی (بمبئی) میں ڈاکٹر علی سردار جعفری صاحب کی صدارت میں ڈاک محمد اسحاق جمخانہ والا کے مضمون "دستِ شفا" کی رسم اجراء انجام پائی۔ کے فرائض فیاض احمد فیضی نے ادا کئے۔ مشہور صحافی انجم رومانی نے ایلوپ کے علاج کے متعلق اپنے تجربات اور مشاہدات بیان کیں۔ ڈاکٹر شیخ نے دستِ شفا کی اہمیت اور افادیت بیان کی اور بتلایا کہ ہومیوپیتھی قا قدرت کی پیروی کرتا ہے۔ اس میں علامتوں کے ذریعے علاج تجویز کیا جاتا۔ مشہور ماہر نفسیات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے نفسیاتی طرزِ علاج پر زور ہوئے دواؤں کے اندھا دھند استعمال پر سخت نکتہ چینی کی۔ اور دستِ شفا کو ایک اہم کتاب کہا۔ صاحب طرز مزاح نگار یوسف ناظم نے دستِ اور صاحب کتاب پر ایک نکتہ آفریں مضمون پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالستار نے دستِ شفا کو ادب میں ایک مفید اضافہ قرار دیا۔ علی ایم شمسی موصوف سے اپنے تعلقات اور دوستی کا ذکر کیا اور بتلایا کہ انھوں نے کس ایلوپیتھی سے ہومیوپیتھی کی طرف رجوع کیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر اسحاق ج نے کتاب کی رسم اجراء انجام دی۔ صدرِ جلسہ ڈاکٹر علی سردار جعفری نے اپنی تقریر طب کے فوائد اور مختلف پیتھیوں کے متعلق اپنے تجربات کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر ہیگڑے اور بمبئی میں ہومیوپیتھی کے پائنیر ڈاکٹر گل راجانی اور چندرا اویلپ کا شکریہ عمائدینِ شہر کی کافی تعداد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ خلش جعفری، محمود ایوبی

## خانہ آبادی

اعت المسلمین سارنگ تعلقہ داپولی مقیمان بمبئی کے
بدالقادر بانگی کے فرزند عبدالملک کا عقد مسعود ۱۲ر دسمبر ۸۷ء
نتِ آدم عباس مقدم کے ساتھ موضع سارنگ میں

عبدالوہاب دانش کی بہن عصمت کا عقد مسعود عبدالصمد
ت شیخ کے ساتھ ۲۴ر دسمبر ۸۷ء کو مینارہ مسجد بمبئی میں

جناب عبدالرحمٰن دائی قاضی (نونوری) کی دختر
ادی سلیم یونس شیمنا کے ساتھ ۲۷ر دسمبر ۸۷ء
دیق گراؤنڈ بائیکلہ پر انجام پائی۔

عمر یوسف قاضی (یونین بنک) کی دختر ساجدہ کی
غلام محمد میرکر کے ساتھ ۲۵ر دسمبر ۸۷ء کو باندرہ
سام پائی۔

حسین میاں قاضی کی دختر مریم بی بی کی شادی
محمد خان مجیکر کے ساتھ کھارکنڈ محلہ بھساؤ ضلع رائےگڑھ
مبر ۸۷ء کو انجام پائی۔

محمد صاحب ٹھاکور مرحوم (ٹھاکور انجینئرنگ) کی پوتی
سراج کا عقد مسعود ۱۳ر دسمبر ۸۷ء کو فیصل قطب الدین
ساتھ جامع مسجد بمبئی میں انجام پایا۔

انور علی احمد بانگی کی شادی بلقیس بنت عبدالقادر بگلا
) کے ساتھ ۲۷ر دسمبر ۸۷ء کو ان کے وطن سارنگ تعلقہ
ام پائی۔

عبداللطیف ناگلیکر کے فرزند نعیم کی شادی زینت گلنار
کے ساتھ ۲۵ر دسمبر ۸۷ء کو کارتیکا ہائی اسکول
نجام پائی۔

۸۷ء

- ادارہ نقش کوکن کے کارکن خورشید عالم جوہری کی بہن (ڈاکٹر مشتاق احمد کی صاحبزادی) کی شادی نواب گنج اورنگ آباد (بہار) کے جمیل احمد اشرف کے ساتھ ۲۴ر نومبر ۸۷ء کو انجام پذیر ہوئی۔
- محترمہ زرینہ شریف شیخ کے فرزند عابد کی شادی نورجہاں بیگم بنت داؤد بیلکری کے ساتھ ۳۰ر دسمبر ۸۷ء کو سیفی ہائی اسکول بمبئی میں انجام پائی۔
- مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر انڈرے کی بھتیجی مہ جبین بنت نذیر احمد انڈرے کی شادی اکرام الدین عبدالرحمٰن قاضی کے ساتھ ۱۳ر دسمبر ۸۷ء کو المسلطیفی ہال بمبئی میں انجام پائی۔
- حاجی محمد اسماعیل مقری کی دختر نیلوفر کی شادی کیپٹن ابراہیم موڈک کے فرزند حنیف محمد کے ساتھ ۱۲ر دسمبر ۸۷ء کو ریڈیو کلب بمبئی میں انجام پائی۔
- ڈاکٹر عبدالرزاق لاہیجی کی دختر رومانہ کی شادی حسین معین ظفر کے ساتھ ۳۱ر دسمبر ۸۷ء کو انجام پائی۔ اسلام جمخانہ میں تقریب استقبالیہ انعقاد پذیر ہوئی۔
- جناب محمد رحیم قاضی کی دختر مبین کی شادی محمد حافظ ابن عبدالقادر قاضی اور فرزند انیس کی شادی رخسانہ بنت سلیمان فقیر خان کے ساتھ ۲۸ر دسمبر ۸۷ء کو نورباغ بمبئی میں انجام پائی۔



مس ناظمین بنت عبدالرؤف خان (آبائی وطن نگر ڈی تعلقہ مہسلہ ضلع رتناگری) غالباً مشرقی افریقہ کی پہلی کوکنی مسلم خاتون ہیں جنھوں نے انٹرنیشنل ایئر ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کا ڈپلوما کورس پاس کرلیا ہے فی الحال مس ناظمین خان ایک ٹریول ایجنسی میں کام کررہی ہیں۔ مگر وہ عنقریب ہی اپنی خود کی ٹریول ایجنسی کھولنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ ہماری بہنیں روایتی کیریئر سے ہٹ کر نئے نئے میدان میں اتر رہی ہیں۔

(نامہ نگار: شیخ اسماعیل نیروبی)

## موت کا ایک دن معین ہے

**جناب حاجی محمد صاحب** : بروز دوشنبہ بتاریخ ۴ر دسمبر ۸۷ء مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ محترم المقام جناب حاجی محمد صاحب چوگلے، متوطن گووندکوٹ چپلون، رتناگری علی الصباح عین فجر کی نماز کے وقت کسی حالتِ نزع کے بغیر اس دنیائے فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالکِ حقیقی سے واصل ہوئے۔

مرحوم مغفور شریعت کی پابندی میں ایک مثالی شخصیت کے مالک تھے۔ اور پورے چپلون میں اور اپنے رشتہ داروں اور احباب میں کافی مقبول تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۱۵ صفوں پر مشتمل تھی۔ (احمد بہار الدین دادرکر)

**خدیجہ اوپالے** : مرحوم ڈاکٹر حسن میاں اپارے کی بیگم خدیجہ بی ۱۴ر دسمبر ۸۷ء کو انتقال کر گئیں۔

**الحاج ایم۔ این صدیقی** :- بمبئی کے ممتاز سوشل ورکر، فلم جرنلسٹ اور مشہور اشتہاری ادارہ اردو پبلسٹی بیورو کے مالک الحاج محمد نذیر صدیقی ۷ر دسمبر ۸۷ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔

**خواجہ غلام جیلانی** :- ممبر لیڈر، سابق میونسپل کونسلر اور بیسٹ کمیٹی کے چیئرمین جناب خواجہ غلام جیلانی صاحب طویل علالت کے بعد بمبئی میں انتقال کر گئے۔

**منصور بھائی** : داؤدی بوہرہ فرقے کے رہنما ڈاکٹر سیدنا محمد برہان الدین کے برادر نسبتی مسٹر منصور بھائی صاحب عبد الحسین سیف الدین کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔

**سید صباح الدین** : دار المصنفین اعظم گڈھ کے ناظم، مورخ و مصنف، رسالہ ماہنامہ معارف کے مدیر جناب سید صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب ۱۸ر نومبر ۸۷ء کو ایک حادثہ کا شکار ہو کر چل بسے۔

**ہارون خوشتر** :- جنگ آزادی کے مجاہد اور بزرگ صحافی الحاج ہارون خوشتر ۷ر دسمبر ۸۷ء کو اپنے مکان جھولا میدان بمبئی میں وفات پا گئے۔

**طیب انصاری** :- بالارام میونسپل اردو اسکول کے صدر مدرس جناب طیب انصاری کا حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا۔

**شریف عبد الرحمٰن گولنداز** :- بازار محلہ ہرنئی کے جناب وجیہ الدین گولنداز کے والد شریف عبد الرحمٰن گولنداز صاحب ۲۳ر نومبر ۸۷ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

**بہن جمعدار صاحبہ** :- ہرنئی کے جناب دادا میاں جمعدار کی بہن صاحبہ طویل علالت کے بعد ماہ ستمبر ۸۷ء میں انتقال کر گئیں۔

**حاجی غلام احمد مولوی** :- کلیان کی معروف شخصیت حاجی غلام احمد مولوی کا ۲۱ر نومبر ۸۷ء کو اختلاج قلب کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔



### دہلی دربار کے مالک حاجی محمد شفیع کا انتقال

بروز بدھ ۱۶ر دسمبر ۸۷ء کو دہلی دربار ریسٹورنٹ اور منصوری کیٹررس کے مالکین میں سے حاجی محمد شفیع غلام محمد منہ کا جسلوک اسپتال میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم کی تدفین میرین ڈرائیو پر چندن واڑی قبرستان میں مرحوم کے جنازہ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے سینکڑوں افراد نے شر اور بروز جمعرات اسلام اپورہ مسجد میں بعد عشاء برائے ایصال ثواب قرآن خ

---

کوکن انٹرنیشنل اور نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری، ماہنامہ نقش کوکن کے نائب م
جناب فقیر محمد مستری صاحب کی اہلیہ محترمہ حوا بی ۲۰ر دسمبر ۸۷ء بروز اتوار ا
جہانِ فانی سے کوچ کر گئیں ——— انا للہ وانا الیہ راجعون

## شادی خانہ آبادی

شمیم ؍ شہناز۔ جناب اقبال محمد سعید کھمکر کے صاحب زادے شمیم کی شادی جناب اصغر اکبر علی خاں کی صاحب زادی شہناز سے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۷ء انجمن اسلام اسکول گراؤنڈ پوری بندر) پر ہوئی۔ اس شاندار تقریب میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ڈاکٹر ضمیر خطیب، عبداللہ فقیہ (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) جیسی معزز ہستیوں نے شرکت کی۔

## کوکن بنک کی شاندار کارکردگی کا ۱۸ واں سال

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لیمیٹڈ کا ۱۸ واں سالانہ جلسۂ عام سینٹ پیٹرز ہال بھگاؤں میں منعقد ہوا جس میں چیئرمین جناب اے ڈی ساوتت نے اس سال بھی ۱۲ فیصد ڈیویڈنڈ کا اعلان کیا۔ موصوف نے بتایا کہ یہ کوکن بنک کی شاندار کارکردگی کا اٹھارہواں سال ہے اور بنک نے ۱۵/۱۲/۱ لاکھ روپے منافع کمایا۔ بنک کی مجموعی آمدنی ۸۵/۵۰ لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔ بنک کے شیئر ہولڈرز کی تعداد ۵۸۴۵ ہے۔ اس کے علاوہ بنک میں این آر ای اکاؤنٹ کی خصوصی سہولت حاصل ہے۔ چیئرمین کے علاوہ جناب قاسم ٹھاکور اور جناب علی ایم شمسی وائس چیئرمین اور دیگر ڈائریکٹرز نے شیئر ہولڈرس کا استقبال کیا۔ ایڈوکیٹ ایم آر نوا اور جناب ایس مقادم ڈائریکٹران نے تکنیکی اور قانونی وضاحت پیش کی۔ جناب علی ایم شمسی نے اپنی تقریر میں کہا کہ کوکن بنک کو شیئر ہولڈرس، کھاتے داران، بہی خواہوں اور تمام متعلقہ ایجنسیوں اور پریس کا تعاون حاصل رہا۔ آپ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ شمسی صاحب نے مزید کہا کہ الکشن کی تلخیاں دور ہو گئی ہیں۔ بنک کو پہلے بھی اور ابھی عوام کا پورا اعتماد حاصل ہے۔

## سرجن ڈاکٹر جوگلے کا انتخاب

سرجن ڈاکٹر جوگلے حال ہی میں انجمن خیر الاسلام میڈیکل سینٹر میں بطور سکریٹری چنے گئے ہیں۔

## ڈاکٹر صدیقی کی تقرری

پرنس علی خان اسپتال بمبئی کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر این اے صدیقی کا عزت مآب پرنس آغا خان کے میڈیکل ایڈوائزر کے طور پر تقرر عمل میں آیا ہے۔ ان کی جگہ ڈاکٹر ادیفا آگوسٹ ور سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئی ہیں۔

## آل کوکن تقریری مقابلہ

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام ہم نے اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کے طور پر کوکن میں واقع اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے درمیان ایک تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا اور نہ صرف یہ کہ سرکلر بھیجکر لوگوں کے جواب کے منتظر رہے بلکہ ایسے مراکز قائم کئے کہ قرب و جوار کے ہائی اسکولوں کو اپنے بچے شریک مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس طرح کے مراکز اور شرکاء مقابلہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

یہاں اس بات کا بھی ذکر ضروری ہے کہ مقابلہ کے دوران ہمیں اس بات کا پتہ چلا کہ ہماری لاعلمی کی بنا پر درج ذیل ہائی اسکولوں کو ہمارے دعوت نامے یا سرکلر موصول نہیں ہوئے۔

(۱) نیشنل ہائی اسکول ممبرا ضلع تھانہ (۲) آئیڈیل ہائی اسکول تھانہ اور اقصیٰ اردو ہائی اسکول بھیونڈی۔

ماہ جولائی ۸۷ میں ہم نے کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں کی فہرست شائع کی تھی تو اس درخواست کے ساتھ کہ جانکار علم دوست حضرات کا نام اگر فہرست میں شامل نہیں ہے تو اس سے ہمیں واقف کرائیں مگر چونکہ ایسا کوئی جواب نہیں آیا لہٰذا ہم اسی پر تکیہ کئے ہوئے تھے جو فہرست ہم نے مرتب کی تھی اور اس طرح ہم مندرجہ بالا ہائی اسکولوں کو نہ ہی تقریری مقابلہ میں بلکہ اپنی دیگر سرگرمیوں میں بھی شامل نہیں کر سکے اور اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

جن مراکز پر تقریری مقابلے ہوئے ان کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

# دہیور ضلع رائے گڈھ

ساوتری بائی دھیک ودیا مندر اسٹ سے پٹیل نیاز سرور
انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول گورےگاؤں سے عمران انجم عباسی
ایس پی ایم ہائی اسکول راجے واڑی سے ناظمہ حمید ساونت
ایجوکیشنل سوسائٹیز ہائی اسکول توڑیل سے فرحانہ عبدالحمید دیشمکھ
نجم دار ہائی اسکول دہیور سے امتیاز عبداللہ ماہجر
فرحانہ عبدالحمید دیشمکھ نے اول مقام حاصل کیا۔

# مہسلہ ضلع رائے گڈھ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گوندگھر سے زاہدہ نذیر فقی
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ سے صفورہ علی میاں رودکے
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول بوردھن سے شبینہ فخرالدین قادری
صفورہ علی میاں رودکے نے اول مقام حاصل کیا

# نیرل ضلع رائے گڈھ

اینگلو اردو ہائی اسکول بارہ پاڑہ سے شبینہ شمس الدین دلوی
سٹیزن اردو ہائی اسکول اورن سے علاءالدین ٹنگیکر
کھوپولی اردو ہائی اسکول کھوپولی سے عثمان جلگاؤنکر
یعقوب بیگ ہائی اسکول نیرل سے فرحین ماسٹر
نیشنل ہائی اسکول تلوجہ سے شیرین گھوے
فرحین ماسٹر نے اول مقام حاصل کیا

# بھیونڈی ضلع تھانہ

رئیس ہائی اسکول بھیونڈی سے جہانگیر طیب فوجدار

انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول تھانہ گرلز سے نیلا شیخ محمد
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ سے نورالنساء عبدالصمد شیخ
نیشنل ہائی اسکول کلیان سے یاسر شیخ
نورالنساء عبدالصمد شیخ نے اول مقام حاصل کیا۔

# رتناگیری

مستری ہائی اسکول رتناگیری سے اسماعیل حسن جیگڈھکر
بیگم عزیزہ داؤد نائک گرلز ہائی اسکول سے تنویرہ عبداللہ مرکر
نیو انگلش ہائی اسکول قصبہ سے سبینہ لیاقت غیبی
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڈلی سے تبسم عنایت موڈک
ماڈرن اردو ہائی اسکول کونڈیورہ سے عارث محمد شیکاسن
نوجیون ہائی اسکول راجہ پور سے سلیم ابوبکر داگھو
سبینہ لیاقت غیبی نے اول مقام حاصل کیا

# کھیڈ ضلع رتناگیری

حاجی ایس ایم مقادم ہائی اسکول کھیڈ سے مظہر عمر ناڈکر
آدرش ہائی اسکول کرجی سے سہیل اسمٰعیل مقدم
رائزنگ ہائی اسکول زانگہ سے سیدہ اسمٰعیل ناگوٹھنے
جرمن پرکار ہائی اسکول بانکوٹ سے محمد بشیر مشتاق احمد خا
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ سے یٰسین عبدالرحمٰن پرکار
واگھیورہ اردو ہائی اسکول سے جیبن علی علوی
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون سے الطاف حسین رکن الدین لمبے
نیشنل ہائی اسکول ہرنئی سے افتخار اقبال شری وردھ
نیشنل ہائی اسکول داپولی سے زہرہ عباس حجوانی
زہرہ عباس حجوانی نے اول اور الطاف حسین لمبے نے دوم مقام حاصل

## ...وکن تقریری مقابلہ

### ...ے جھلکیاں

ب سے زیادہ بچے کھیڈ سینٹر پر آئے
اگیری سینٹر پر حاضر ہونے والے بچوں کا نمبر
رفی صد رہا۔
ب سے کم بچے مہسلہ سینٹر پر حاضر ہوئے۔
بھی مراکز پر طالبات اول آئیں۔
ہور میں تلاوتِ قرآن پاک کے بعد نعت پڑھی
ئی اور جلسے کا آغاز ہوا۔
ھیڈ میں تلاوتِ قرآن پاک کے بعد بچوں نے استقبالیہ
یت گایا۔
ھیڈ کے علاوہ تمام مراکز میں حاضرین میں سے
زرگ شخص نے تلاوت فرمائی تو کھیڈ میں ایک اسکولی طالبہ
نے تلاوت کی۔
ہور اور کھیڈ میں پروگرام کے اختتام پر قومی ترانہ ہوا
رمائی اسکول سے ایک بچہ شریک مقابلہ ہونے کا مجاز تھا
گر بچوں میں تقریر کرنے کا اس قدر شوق ابھرا کہ
مہسلہ، کھیڈ اور سیول میں مقابلہ سے الگ البتہ انھیں
عنوانات کے ساتھ بچوں نے تقریریں کیں۔
یول۔ دہور، کھیڈ اور رتناگیری میں حاضرین جلسہ نے
اپنی پسند کے مقررین کو انعامات سے نوازا۔
خطہ کوکن میں اردو کی مقبولیت کا اندازہ اس طرح
کرگئی مراکز پر غیر مسلم اردو نوازوں نے نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ رتناگیری میں کلکٹر اور کھیڈ میں مقامی جونیئر کالج کے پرنسپل نے صدارت فرمائی۔ رتناگیری میں CEO مہمان خصوصی بنے اور دہور میں الکٹریکل انجینیر نے اپنی جیب خاص سے مقررین کو نقد انعام پیش کیا۔

### صفحۂ دیگر پر رتناگیری میں منعقدہ تقریری مقابلہ کی تصاویر

نمبر ۱۔ ضلع رتناگیری کے کلکٹر شری رمیش چندر کاناڈے خطبۂ صدارت پیش کر رہے ہیں۔

نمبر ۲۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر پریم سنگھ مینا (چیف ایگزیکٹو آفیسر ضلع پریشد رتناگیری) ایک مقرر طالبہ کو انعام دے رہے ہیں۔

نمبر ۳۔ پینل آف ججز کے ایک رکن جناب الناصر قاضی مدیر مراٹھی ہفت روزہ آکاش گنگا کو نقش کوکن کے سکریٹری جناب نقیر محمد رضا مستری ہدیۂ تبریک پیش کر رہے ہیں۔

نمبر ۴۔ کوکن کے جواں عمر صنعت کار جناب رفیق نائک جو نہ صرف جلسہ میں بطور مہمان خصوصی شریک تھے بلکہ پروگرام کے کفیل بھی تھے حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں۔

نمبر ۵۔ ایک طالب علم تقریر کرتے ہوئے جب کہ دائیں سے بائیں جناب عبدالوہاب سالدورکر، فیریز کالج کے پرنسپل ڈاکٹر راناڈے، رتناگیری کے CEO ڈاکٹر مینا۔ کلکٹر صاحب صدر جلسہ جناب رفیق نائک اور بھائی سیٹھ نظر آرہے ہیں۔

نمبر ۶۔ شرکائے محفل کا ایک منظر




# فائنل مقابلہ اور جلسۂ تقسیمِ انعامات

آل کوکن اردو تقریری مقابلہ کا فائنل اور کوکن میں واقع اُردو ذریعۂ تعلیم کے امسال کے مثالی مدرسین ا
طلبا کا تقسیم انعامات کا جلسہ ۲۴ جنوری ۱۹۸۸ء بروز اتوار صبح دس بجے داؤد فاضل بھائی
ممبئی میں منعقد ہوگا۔ علم دوست حضرات سے شرکت کی التماس

Initially, religion starts off as God-made religion but slowly, over the ages, it turns into man-made religion. This is true of every religion including Islam. With Islam, however, there is one differenc Other religions have been corrupted in both practice and substance: that is, people have fashioned both their actions and their scripture according to self-made precepts; religion as revealed by God has been succeeded by religion made by man. With Islam the practice has altere but the substance remains the same. Human interpolations have altered the way religion is observed; but no one has been able to tamper with Quran and Hadith: they are present now in the very form they were fou in 1400 years ago, when the Prophet of Islam first taught them to the world.

Religion in its true form is to realize that the universe has one Lord and Maker; God, before whom man will one day have to answer for his actions. Discovery of God on the one hand, and realization of one own answerability before Him on the other, are integral parts of religion. Religion, then, is a spontaneous outpouring which wells up from the depths of man's soul.

One blessed with true religious feeling of this nature becomes a completely different person from what he was before. Filled with thoughts of the Supreme Reality, he forsakes all delusions of persona grandeur. When he speaks, it is with control and self-restraint, for knows that God hears what he is saying. When he acts, it is in a principled and responsible fashion, for he knows that God sees what h does. His thoughts are always on pleasing God. His dealings with mortals are conducted as if with God Himself, so scrupulous and hones is his behaviour.

This is true religion, and it is this true religion that every prophet has brought to the world. What people did afterwards, however was change God's religion into a religion moulded by their own saints and scholars. This is as true of Muslims as it is of other denominati But with Islam, God has Himself arranged for the preservation of the Quran in its original state. Those who wish to know what their Lord requires of them should read the Quran, for there they will find the untainted word of God. There is no other way to find God, for all other scriptures have been altered by the hand of man.

---

**ACKNOWLEDGEMENT:**

*We are grateful to the Management of the English and Urdu monthly AL—RISALA, and particularly to its Editor-in-Chief, Maulana Wahiduddin Khan, for allowing us to reproduce his multifaceted and illuminating articles in Naqshe Kokan.*

---

NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT, published by Dr. A.M. Naik for Naqshe Kokan Publication Trust of 44, Jail Road (East), Dongri, Bombay 9 (India) and printed at Ajmal Press, Bombay 3.

*Licenced to post without pre-payment at Mandvi, Bombay, Licence No.8, Regd. No. MH/BYE/61.*

---

* The world renowned figure in comparitive religion, MR.AHMED HOOSEN DEEDAT, an orator of no mean stature, and author of several booklets on comparative religion said in Bombay that Quran is the only holy book of Almighty Allah which is complete and perfect.

"Nothing can be included and nothing can be deleted", he added while speaking on ISLAM AND OTHER RELIGIONS at a public meeting organised by the Naqshe Kokan Talent Forum and Parents Teachers Assn. of M.H.Saboo Siddik College of Engineering at the Alma Latifi Hall, Bombay on 15th Dec. 1987.

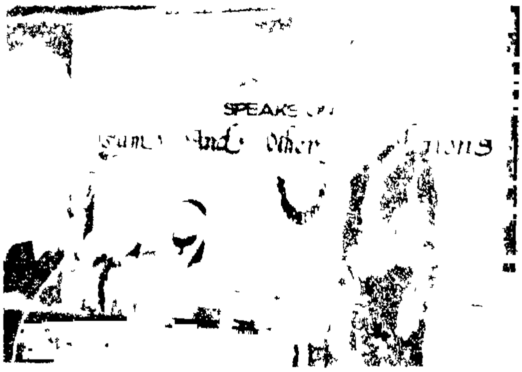
After the talk there was a lively Question Answer Session. In reply to a question Mr.Deedat said: 'Yours is to deliver the message of Islam) in the best way you know. Changing of the hearts is in the hands of God."

* MISS NAZMEEN ABDUR RAUF KHAN (hometown:Mhasla, Ratnagiri) is the first Kokni Muslim woman in East Africa to have passed the Diploma of International Air Transport Association. She plans to open her own Travel Agency soon.

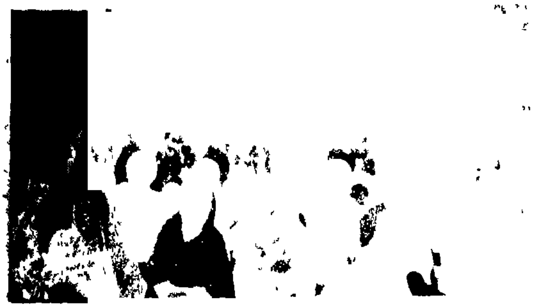
* An ALL KOKAN URDU ELOCUTION COMPETITION, the 1st one of its kind, has been organised by the NAQSHE KOKAN TALENT FORUM. 7 students coming first in the Regional Competitions already contested at Vahoor (Mahad), Mhasla, Bhiwandi, Panvel, Ratnagiri Khed and Sawantwadi will be competing for the 1st, 2nd and 3rd prizes at a grand finale to be held on 24TH JAN. 1988 at the DAWOODBHOY FAZALBHOY Auditorium, Bombay. All are cordially invited.

* An ISLAMIC CENTER granting ... has recently been opened at the British Oxford University.

## Mr.AHMED DEEDAT IN BOMBAY



Dr.Mohammed Naik welcomes and introduces Mr.Ahmed Deedat. Seated (L to R): Dr.Abdul Karim Naik, Mr.Abdullah Deedat, Mr.Ahmed Deedat and Dr.Ishaq Jamkhanawala.



In rapt attention; the audience.



At a get-together of prominent persons of Bombay at Dr.Naik's residence to meet Mr.Ahmed Deedat; (L to R) Mr.Qamar Qazi (Supdt. of Customs), Mr.Saleh Bogary (Saudia Airlines, Country Manager-India), Mr.Deedat and Dr.Abdul Karim Naik.

* Dr.VASEEM S/o Masood Peshimam to FARHEEN D/o Late Shacoor Fazal on 8th Nov. 1987 in Bombay.

* NILOFER D/o Haji Ismail Mukri to HANIF MOHD. S/o Capt.Ibrahim Modak on 12th Dec. 1987 in Bombay.

* MAHJABEEN D/o Nazir A.Undre and niece of Dr.A.R.Undre to IKRAMUDDIN S/o Abdur Rehman Kazi on 1st Nov. 1987 in Bombay.

* SAJIDA D/o Siraj Thakur and grand daughter of Haji Mohd. Saheb Thakur (of Thakur Engg.) to FAISAL S/o Qutbuddin Khatib on 13th Dec. 1987 in Banglore.

* SAJIDA D/o Umar Yusuf Kazi (Personnel Manager, Bombay Mercantile Bank) to GULAM MOHD. Merekar on 25th Dec. 1987 in Bombay.

* AZMAT the sister of Dr.A.Wahab Daanish to ABDUS SAMAD S/o Abdul Latif Shaikh on 25th Dec. 1987 in Bombay.

* AFROZ D/o Adv.Abdur Rahman Kazi (Notary) to SALEEM S/o Yunus Samnakay on 27th Dec. 1987 in Bombay.

# OBITUARIES

* HAWABI, the wife of CAPT.FAKIR MOHD.MISTRY (Associate Editor Naqshe Kokan, and Gen.Secretary of Kokan International as well as Naqshe Kokan Publication Trust) passed away on 20th Dec. 1987 in New Bombay (Vashi). The management and staff of Naqshe Kokan share their personal grief with Capt. F.M.Mistry, a dedicated stalwart of Naqshe Kokan for the last 25 years from its very inception in 1962.

* JANAB SAYED SUBAHUDDIN ABDUR-Musannif (Azamgarh), ex
18th Nov. 1987 in Luckn

* HAJI MOHD.SHAFI GUL
MANSURI, proprietor Del
Restaurant and Mansuri
passed away on 16th Dec
Bombay.

* JANAB GULAM JILANI,
councillor and acclaime
leader, expired last mo
Bombay.

* KHATIJABI W/o Late
Mian Obarey expired on
1987.

* MAULVI GULAM AHMED
Imam of Jame Masjid Bom
last month in Bombay.

[illegible] ODB (India)

**EDITOR**
Dr. Abdul-Karim Naik

**ASSOCIATE EDITOR**
Capt. F.M. Mistry

**CONSULTANT EDITOR**
A. Kaya

**REPRESENTATIVES:**

U.K.
I. Bagdadi

SAUDI ARABIA
I. Wangde, A.W. Parker

BAHRAIN
A.R. Sardar

PAKISTAN
H.Y. Bombaywala

EAST AFRICA
Sheikh Ismail

SOUTH AFRICA
Hasan Sayed, A.R. Osman.

**SUBSCRIPTION:**

| INLAND | FOREIGN |
| --- | --- |
| (Combined Eng./Urdu) | |
| Annual Rs. 50/- | Annual Rs. 175/- |
| Life Rs. 500/- | (Pak. & Mid. East) |
| | Rs. 200/- |
| | (Other Countries) |
| | Life Rs. 1500/- |
| (Eng. OR Urdu only) | |
| Annual Rs. 40/- | Annual Rs. 150/- |
| Life Rs. 500/- | (Pak. & Mid. East) |
| | Rs. 175/- |
| | (Other Countries) |
| | Life Rs. 1500/- |


*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors.*

*OUR OBSERVATION in the Editorial may not necessarily portray the psyche of the community as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or [illegible] by broader, beneficial forces. [illegible] that a people who do not [illegible] in the mirror of [illegible] about a change [illegible] their image. [illegible] journal is [illegible] to the needs [illegible] for the [illegible] or [illegible]*

[illegible] to say the least), [illegible] have brought [illegible] this Supplement. But then, even [illegible] section should not have been [illegible] 25 years ago, neither would [illegible] survived for over a quarter cent[illegible] would therefore be true to say th[illegible] magazine was virtually thrust up[illegible] readers inspite of themselves.

*Naqshe Kokan* has persisted in ren[illegible] much needed service - an awakening [illegible] was long overdue. Its continuati[illegible] so long cannot be measured in ma[illegible] terms, for the spiritual is not ma[illegible]

It is our belief that we have peo[illegible] the community who are capable [illegible] rendering selfless service. What [illegible] lack however, is the mat[illegible] resources, Money. And money makes [illegible] mare go! Not that the community [illegible] not have the resources, neither are [illegible] people tight-fisted. A sense [illegible] indifference, perhaps. Or perhaps [illegible] magazine did not lodge an appeal [illegible] financial help. Whatever the re[illegible] the fact is the magazine has been [illegible] at a loss for all these ye[illegible] maintained only by the self[illegible] dedication of its management and [illegible] single contributor, the amount run[illegible] into several lacs of Rupees. [illegible] simple economics: Production cost [illegible] each magazine today is Rs14/-, over[illegible] postage and packaging about Rs 10[illegible] thus total Rs 24/-. Selling price [illegible] 4/-, total loss per magazine Rs 18[illegible]

If only every reader could at le[illegible] enrol one subscriber and conti[illegible] renewing his or her annual subscript[illegible] or those who can afford to become L[illegible] Members or business houses c[illegible] support it with advertisements, *Na[illegible] Kokan* can prosper and serve [illegible] community for generations to c[illegible]

If not, let it not be said that [illegible] *Kokan* failed you, but that [illegible] community let us down!

قائم شدہ ۱۹۶۲ء

# ماہنامہ نقشِ کوکن بمبئے

رکن انڈین لینگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن بمبئی

جلد ۲۷ | شمارہ ۲ | فروری ۱۹۸۸ء



ایڈیٹر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

سب ایڈیٹر: فقیر محمد مستری

خط وکتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ

ہیجل روڈ (ایسٹ) ڈونگری، بمبئی ۹ ۴۰۰۰۰۹

فون: ۸۶۱۵۰ — ۱۶۴۹۶۸


بیرون ملک میں ہمارے اعزازی نمائندے

قمرالدین قاضی (کراچی)

| | |
|---|---|
| بغدادی (انگلینڈ) | عبدالوہاب احمد برکار (سعودی عربیہ) |
| وانگڑے (سعودی عربیہ) | عبدالوہاب سالد ولکر (کویت) |
| ن (جنوبی افریقہ) | شیخ اسماعیل (مشرقی افریقہ) |

عبدالرزاق سردار (بحرین)


تاریخِ اشاعت یکم فروری ۱۹۸۸ء


تمام تنازعہ امور میں حقِ سماعت عدالتِ بمبئی ہے

## اس ماہ کے



ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں


پبلشر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے دی ایم ڈرما پرنٹنگ ڈویژن بمبئی سے چھپوا کر ۴ ہیجل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۹ سے شائع کیا۔ ملکیت نقشِ کوکن ایجوکیشن ٹرسٹ۔ E3006

## مُنتخبَاتُ القرآن



اَلمُسلِمُونَ کَیفَ یُوصُونَ الوَصِیَّۃَ وَمَاحُقُوقُ وَرَثَائِہِم

مُسلمانوں کو وصیت کیسے کرنا چاہیئے، ان کے ورثار کے حقوق ہیں

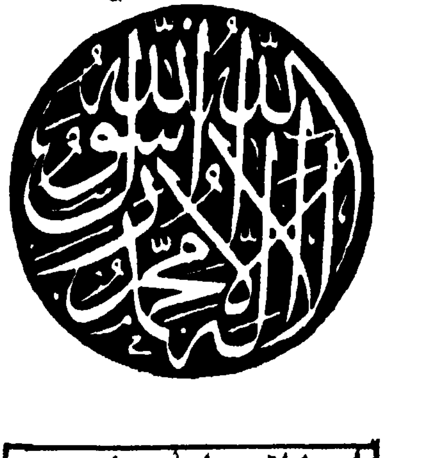


مَا لِلمُسلِمِینَ فِی الوَصِیَّۃِ وَتَکمِیلِہَا

مسلمانوں کو وصیت اور اس کی تکمیل کیسے کرنی چاہیئے۔

کُتِبَ عَلَیکُم اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ المَوتُ اِن تَرَکَ خَیرَا جۨ اِلوَصِیَّۃُ
لِلوَالِدَینِ وَالاَقرَبِینَ بِالمَعرُوفِ ج حَقًّا عَلَی المُتَّقِینَ
فَمَن بَدَّلَہٗ بَعدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَا اِثمُہٗ
عَلَی الَّذِینَ یُبَدِّلُونَہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ
فَمَن خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا اَو اِثمًا فَاَصلَحَ بَینَہُم
فَلَآ اِثمَ عَلَیہِ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ٥ (پ۲ البقرۃ)

(مسلمانو!) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو (اور) وہ کچھ مال چھوڑنے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے واجبی طور پر وصیت کر دے جو (خدا سے) ڈرتے ہیں ان پر (انہوں کا یہ ایک) حق ہے۔ پھر جو اس (یعنی وصیت) کے سنے پیچھے اس کو (کچھ) بدل دے تو اس کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اس (وصیت) کو بدلیں۔ بے شک اللہ (سب کی سنتا اور سب کچھ) جانتا ہے۔ اور جس کو وصیت کرنے کی طرف سے (کسی خاص شخص کی) طرفداری یا (کسی کی) حق تلفی کا اندیشہ ہو اور وہ (وارثوں میں) میل کرا دے تو ایسی صورت میں (وصیت بدلنے) کا کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔





ایک بندۂ خدا کی جانب سے عطیہ

# بچوں کا ادب

مقام شکر ہے کہ دیر سے ہی سہی! ہماری سمجھ میں یہ بات آگئی ہے کہ اردو کو زندہ و جاوید رکھنے کیلئے آنیوالی نسلوں کو صحت مند ادب کی فراہمی اور ان کے دلوں میں اردو ادب کا ذوق پیدا کرنا ضروری ہے۔ اردو ادب میں "بچوں کے ادب" پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ لیکن امروز و فردا اس سمت میں سوچا جا رہا ہے۔

دہلی اردو اکیڈمی لائق ستائش ہے کہ اس کے تحت بچوں کا خوب صورت اور خوب سیرت رسالہ "اُمنگ" جاری ہوا ہے۔ اس کی شدید ضرورت تھی۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی نے بھی اب کی بار ناگپور میں ایک با مقصد سیمینار کروایا ہے اس کا موضوع تھا "مہاراشٹر میں بچوں کا ادب"!

دہلی کے "بچوں کا ادبی ٹرسٹ" کی خدمات کو اس ضمن میں ضرور سراہا جائے گا کہ وہ سیمینار سمپوزیم کے ذریعہ بچوں کے لکھنے والوں کو اپنی طرف راغب کروا رہا ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آئندہ نسلوں کو کچھ ایسا صحت مند ادب فراہم کریں جو انکی تمام تر ضروریات کا حامل ہو ـــــ پرانے طرز کی پریوں کی خیالی کہانیوں میں انہیں الجھا کر رکھنے کی بجائے سائنسی و تکنکی معلومات بہم پہنچانے اور عصر حاضر کے تقاضوں سے روشناس کرانے والی کہانیوں کی ضرورت ہے۔ مگر یہ خیال بھی رہے کہ "بچوں کا ادب بہر حال "بچوں کا ادب" ہوتا ہے۔ وہ کہیں ان باتوں سے گنجلک پیچیدہ اور بھدانہ ہو جائے ـــــ گویا قلم کار کو مزید محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

مراٹھی اور انگریزی میں بچوں کا ادب کافی شاندار اور جاندار ہے کیا ہم وہاں سے کچھ مستعار نہیں لے سکتے ـــــ!

بچوں کے ادیبوں اور شاعروں کی باقاعدہ ایک ڈائری مرتب کر کے ان سے اس سلسلہ میں کام لیا جا سکتا ہے سرکاری امداد پانے والی اردو اکادمیاں اگر خلوص دل سے اس کام کا بیڑا اٹھاتی ہیں تو اردو کو اور کیا چاہیئے ـــــ اردو کے ادبا، شعراء، صحافی، دانشور تو پیدا ہوں گے مگر ان کی تخلیقات کو پڑھنے والے کہاں سے لاؤ گے ـــــ؟!

# ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

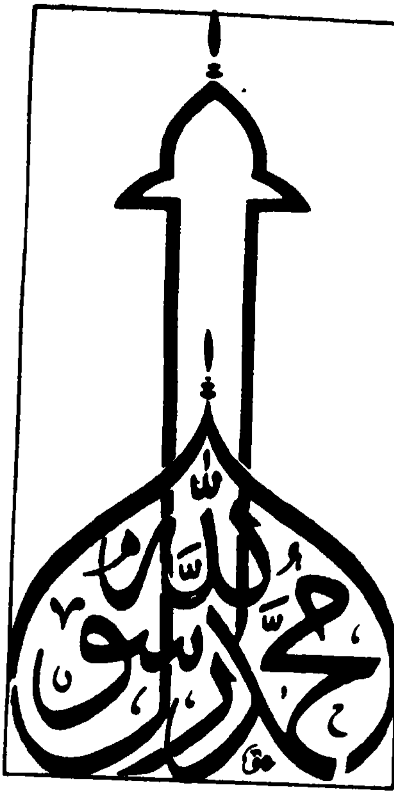
لطیفہ ہے کہ ایک غریب دیہاتی تھا۔ وہ معاشی اعتبار سے بہت پریشان رہتا تھا کسی شخص نے اس سے کہا کہ تم اکبر بادشاہ کے پاس جاؤ اس کے پاس بہت پیسہ ہے وہ ہر مانگنے والے کو دیدیتا ہے۔ وہ تم کو بھی ضرور دے گا اور تمہارا معاشی مسئلہ حل ہو جائے گا

دیہاتی آدمی نے کہا کہ اکبر بادشاہ کو کس نے دیا ہے بتانے والے نے بتایا کہ خدا نے۔ دیہاتی نے کہا پھر ہم خدا ہی سے کیوں نہ مانگیں۔

اس کے بعد دیہاتی ایک روز اپنے گھر سے نکلا اور سنسان جنگل کی طرف چلا گیا۔ وہاں جاکر اس نے اپنا میلا کپڑا زمین پر بچھایا اور اس پر بیٹھ کر خدا سے دعا کرنے لگا۔ اس نے اپنی دیہاتی زبان میں کہا۔ اے اکبر کو دینے والے مجھے بھی دیدے وہ اسی طرح دعا کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا اور اس نے اپنا کپڑا اٹھایا تو اس کے نیچے اشرفیوں کی بھری ہوئی تھیلی موجود تھی۔

آج یہ حالت ہے کہ جب بھی کوئی شخص دیکھتا ہے کہ دوسرا آدمی اس سے بڑھ گیا ہے۔ خواہ یہ بڑھنا مال کے اعتبار سے ہو یا حیثیت کے اعتبار سے تو فوراً حسد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے سینے میں بڑھنے والے آدمی کے خلاف نفرت اور جلن کی آگ بھڑک اٹھتی





ہے۔ لوگ اگر یہ سمجھیں کہ جو کچھ ملا ہے وہ خدا کے دیے سے ملا۔ ہے وہی کم بھی دیتا ہے اور وہی زیادہ بھی دیتا ہے تو وہ بھی وہی کریں جو مذکورہ دیہاتی نے کیا۔ وہ خدا کو پکارتے ہوئے کہیں کہ جس طرح تو نے میرے بھائی کو دیا ہے اسی طرح تو مجھے بھی دیدے۔ اگر لوگوں میں یہ مزاج آجائے تو سماج کی تمام برائیاں اپنے آپ ہی ختم ہو جائیں کسی بڑائی کو دیکھ کر اپنی کمی کا احساس ابھرنا بذات خود ایک فطری جذبہ ہے اور اس جذبہ کا رخ اگر خدا کی طرف ہو تو وہ صحیح ہے اور اگر اس کا رخ اگر آدمی کی طرف تو غلط۔

• •

جناب حاجی احمد فقیہ مرحوم کے
ایصال ثواب کے لئے

# حبّہ خاتون اور ان کی شاعری

میں کونے کونے میں تیرے لئے پھولوں کی سیج بچھا دوں گی
اے میرے پھولوں کے رسیا آجا۔
اے میرے محبوب آ ہم یاسمین کے پھول چُن لیں
جو مرے گا وہ دوبارہ دنیا میں کس طرح آئیگا
میں تو تیرے ہی انتظار میں جی رہی ہوں۔
آجا اے میرے دیوانے آجا۔
آ میدانوں میں پھول چُن لیں۔
میرے محبوب تو پیچھے کیوں رہتا ہے؟
تو دور دراز کے علاقوں میں کیوں رہ گیا؟
میرے پھولوں کے رسیا آجا۔
اے میرے پیارے پیلے پھول چُن لیں۔
وگ تو مجھے اب طعنے دیتے ہیں اور مذاق کرتے ہیں
سمت کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے۔!
ے میرے پھولوں کے رسیا آجا۔
یرے محبوب آ جا ہم ندی کے کنارے جائیں
س وقت ساری دنیا گہری نیند سو رہی ہے
ں تیرے جواب کا منتظر ہوں
یرے پھولوں کے رسیا آجا.... (حبہ خاتون)

کشمیر جنت شاعری کی نغمگی اور رنگ آہنگ حبہ خاتون کے ان شعروں میں اپنے حسن کی جلوہ ائی کر رہا ہے کشمیر اونچے پہاڑوں، خوبصورت وادیوں، ٹھنڈی ہواؤں، خوبصورت موسموں۔ بادلوں، جھیلوں، چشموں آبشاروں اور دریائے نیلم کی سرزمین جس کا حسن زندگی کو جلا بخشتا ہے۔ مایوسی اور نا امیدی کی کہر کو دور رکھتا ہے۔ کشمیر کی تاریخ میں قدم قدم پر حریت پسندوں کی جنگیں، رزم و بزم، نغمہ و آہنگ، حسنِ فطرت اور زندگی سے بھرپور لہریں دوڑ رہی ہیں۔

وادی کشمیر پہلے ایک بڑی سی جھیل تھی۔ پھر ایک برہمن کیشپ رشی نے اسے آباد کیا۔ یہاں مختلف قومیں آتی گئیں جن میں دردستان سے آئے ہوئے آریائی قبائل اور برہمن آباد ہوگئے۔ ابتدا میں یہاں شیو دھرم خوب پھیلا۔ پھر انگلستان کے بادشاہ ایڈورڈ سوم کے ہمعصر سلطان صدرالدین شاہ جن کا نا بق نام رینچن تھا نے جب حکومت سنبھالی تو وہ کشمیر کے مروجہ مذاہب سے اکتا چکا تھا ایک بار اس کے امرا اور وزرا نے فیصلہ کیا کہ اگلے دن بادشاہ جس شخص کو پہلے دیکھے گا اس کا مذہب اختیار کیا جائے گا۔ دوسرے دن بادشاہ کی نظر ایک درویش پر پڑی جو وضو کر رہا تھا۔۔۔ وضو کرنے کے بعد وہ درویش خالقِ دوجہاں کے آگے سربسجود ہوگیا یہ درویش سید عبدالرحمٰن ترکستانی شاہ بلال تھے جنھیں کشمیری عرف عام میں بلبل شاہ کہتے ہیں۔ ربِ دوجہاں کی عبادت کا

## قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنیوالوں کے نام

| ترجمہ | زبان |
| --- | --- |
| شاہ عبدالقادر | اردو |
| عزیز اللہ | سندھی |
| شیخ سعدی | فارسی |
| محمد یوسف | گورمکھی |
| ڈاکٹر احمد شاہ | ہندی |
| صوفی محمد یعقوب | مرہٹی |
| مسٹر ارائن | تیلگو |
| شاہ رفیع الدین | بنگالی |
| حافظ محمد | پنجابی |
| جارج سیل | انگریزی |
| نیٹا کی | یونانی |
| اکیوبکل | رومانی |
| تھویگر | ڈچ |

یقہ بادشاہ کو متاثر کرنے لگا۔ ویشٹروان کی بلندی پر رشک
ی تھی۔ للہ چاہتی تھی کہ کس طرح اس کے پُرغرور سر کو جھکا دے
۔ جب ویشٹروان نے اپنی محبت سے مجبور ہو کر گیشیراری سے
! اے حسین پہاڑی! مجھے پیار سے چوم لو ورنہ میں مر جاؤں گا
۔۔۔ تو اس نے عیاری سے جواب دیا کہ! کہ او مغرور پہاڑ میں
ہیں کیسے چوم سکتا ہوں جب کہ ہمارے درمیان میلوں کا فاصلہ
ہے میرے لب تو اس وقت بھی تمہارے لبوں تک نہ پہونچ پاتے
جب میں تمہارے برابر کھڑی ہوتی ۔۔۔۔ اس کے باوجود ویشٹروان
اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ گیشیراری نے مسکرا کر کہا۔ تم اگر بوسے لینا
چاہتے ہو تو غرور کو چھوڑ دو اور اپنی تمام تر لمبائی کے ساتھ میری
طرف جھکو تب میں بڑھ کر تمہارا بوسہ لوں گی ۔۔۔ اس پر ویشٹروان
نے اپنا بڑا حصہ کشمیر کی وادی پر پھیلا دیا اور پہاڑوں اور وادیوں
پر سے ہوتا ہوا گیشیرار تک ہی پہنچا۔
اور اس وادی میں نغمے گونج اٹھے۔ اسی وادی
میں حبہ خاتون نامی شاعرہ نے جنم لیا اور اس کی شاعری کا ایک
عکس آپ کے سامنے پیشِ خدمت۔

اس وقت پچھتائے گی
کہ پنگھٹ پر کیوں نہ گئی
اس کا سہرا کیا خوب ہے
اس نے میرے بدن کے جوڑ جوڑ کو پگھلا دیا ہے۔
میرا میلے کا رسیا دوست سیر کو چلا ہے
اس کے ہاتھ میں عشق کی تلوار ہے۔!

کشمیری شاعری میں تصوف کے تلوار کی کاٹ بھی
بہت تیز ہے اور اس معاملے میں بھی اندازِ بیان کی شگفتگی اور



اور رنگ سے خوشبو پھوٹتی محسوس ہوتی ہے ۔۔۔ مرزا اکمل الدین
بدخشی کے ایک مرید نا بائی کی بیوی جم اپنے مرشد کی وفات پر
کہتی ہے۔

ترجمہ ۔۔۔۔۔ ★

ہزاروں گوپیاں محبت کی شراب پی کر
راس منڈل کے گرد ناچنے میں مست تھیں
ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر
وہ پکار رہی تھیں
رادھا کرشن، رادھا کرشن، رادھا کرشن جی!

کشمیر کی شاعری میں حسن و عشق اور تصوف کا گیرا رنگ
اپنی جگہ پر چھایا ہوا ہے لیکن اسی رنگ میں آگے چل کر انقلاب
کا رنگ شامل ہو جاتا ہے۔
عبدالاحد آزاد اپنی ایک نظم
میں کہتے ہیں ۔۔۔۔

ترجمہ ۔۔۔۔۔ ★

ظلم روپوش ہو گیا اور
انقلاب رفتہ رفتہ نمودار ہو گیا
بلبلوں (اہل کشمیر) نے محبت کی کتاب پڑھنی شروع کی
اندھیرا پہاڑوں کے پرے بھاگ گیا اور
سورج کی روشنی کے ٹوکرے بکھیرتا چلا آیا
یہ دیکھ کر میرے دل کی کلی کھلتی جاتی ہے۔
اور جگر کی جلن باقی رہتی ہے۔



# ڈاکٹر شنکر دیال شرما

## نائب صدر جمہوریہ ہند

ڈاکٹر شنکر دیال شرما کو ۳ ستمبر ۱۹۸۷ء کے
راشٹرپتی بھون میں بھارت کے نئے نائب صدر کے
کے لئے حلف دلایا گیا

۲۱ اگست ۱۹۸۷ء کو ڈاکٹر شرما کو بلا مقابلہ
ے کے لئے چنا گیا۔ آپ بلا مقابلہ منتخب ہونیوالے
نائب صدر ہیں۔ اس سے قبل ڈاکٹر رادھا کرشنن
یم ہدایت اللہ بلا مقابلہ منتخب ہوئے تھے۔

ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے والد کا نام شری
شرنا ویدیہ شاستری اور ماں کا نام شریمتی سبھدرا شرما
کی ولادت ۱۹ اگست ۱۹۱۸ء کو بھوپال میں ہوئی
آپ کی شادی ویملا جی (شریمتی ویملا شرما) کے ساتھ
...ء کو ہوئی تھی۔ آپ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں

آپ نے سینٹ جان کالج آگرہ، الہ آباد
لکھنؤ یونیورسٹی، فیٹ ویم کالج، کیمبرج یونیورسٹی
لا اسکول، زیورچ یونیورسٹی، پیرس یونیورسٹی
ورسٹی اور لنکن ان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

آپ نے انگریزی ادب ہندی اور سنسکرت
اے اور لکھنؤ یونیورسٹی سے ایل ایل ایم کیا
شعبہ

پبلک ایڈمنسٹریشن کا ڈپلوما حاصل کیا۔ آپ نے لنکن ان سے
بار ایٹ لا کیا اور بعد ازاں ۱۹۴۹ء میں ہارورڈ لا اسکول سے
فیلوشپ حاصل کیا۔

**تعلیمی اسناد** آپ کو لکھنؤ یونیورسٹی سے سوشل
سروسز کا "چکرورتی گولڈ میڈل" دیا گیا۔ آپ نے ۹ سال تک
لکھنؤ یونیورسٹی میں بحیثیت "لا پروفیسر" کام کیا اور ۱۹۴۶-۴۸ء میں
کیمبرج یونیورسٹی میں بھی آپ کو وکرام یونیورسٹی اور بھوپال یونیورسٹی
نے ایم۔ ایل۔ ایل ڈی کی سند عطا کی۔ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۹ء
تک ساگر یونیورسٹی میں آپ پرو چانسلر مقرر ہوئے۔

**عوامی زندگی میں داخلہ** آپ نے
۱۹۴۰ء میں قانونی پیشہ میں بحیثیت ایڈوکیٹ اپنی عملی زندگی
کا آغاز کیا اور آزادی کی لڑائی میں ۸ ماہ قید و بند کی صعوبتیں
برداشت کیں۔ آپ کو ۱۹۵۲ء میں بھوپال کا وزیر اعلیٰ مقرر کیا
گیا۔

آپ کو مدھیہ پردیش سرکار میں اپریل ۱۹۵۲ء اور نومبر ۱۹۵۶ء
کے دوران کابینی درجہ کا وزیر بنایا گیا اور تعلیم قانون اور
پبلک ورکس کے قلمدان سپرد کئے گئے۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء سے
۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء تک آپ مرکزی وزیر برائے مواصلات

کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔

**عملی سیاست کے میدان میں** ۱۹۵۰ء سے بھوپال کانگریس کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۰-۶۲ء میں مدھیہ پردیش کی کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کے رکن نامزد ہوئے اور ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۲ء تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۸-۶۹ء تک آل انڈیا کانگریس کے صدر مقرر ہوئے۔ آپ نے ... آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے ... انجام دیں۔ ... ممبر اور ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے ... انجام دیں ... ۱۹۵۱ء تک ریاستی اسمبلی کے رکن کی میعاد شامل ہے۔ آپ ۱۹۶۷-۷۱ء تک پانچویں لوک سبھا کے ممبر منتخب ہوئے اور جنوری ۱۹۷۹ء سے اگست ۱۹۸۴ء تک ... راجیہ سبھا کے رکن منتخب ہوئے۔

**خصوصی دلچسپی** ... قانون، فلسفہ اور تعلیم ... دلچسپی ہے۔

قوم اور عالمی امور کے موضوعات پر پڑھنا اور لکھنا، مختلف مذاہب کی جانکاری حاصل کرنا اور مختلف ہندوستانی زبانوں کے ادب کا مطالعہ آپ کے اہم مشاغل میں شامل ہیں۔

**تصنیفات** کانگریس کی عالمی امور کی ... "انڈو سوویٹ ریلیشنز" ... "پولیس"

۱۔ "لکھنؤ لا جرنل" (۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۲ء)

۲۔ لا ... اینڈ ... (۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۲ء)

۳۔ اردو ... جیوتی ہندی اور ... انڈیا ... ۱۹۶۱ء میں ... بحیثیت ایڈیٹر انجام دئے ... فروری ۱۹۸۸ء

... یونیورسٹیوں اور ... ممالک ... پیپر ... قلم فرمانے رہے ہیں۔

**لکھنؤ یونیورسٹی** ... الہ آباد یونیورسٹی کے ... چیمپین لکھنؤ یونیورسٹی ... چیمپین اور لکھنؤ یونیورسٹی کے ... ۱۹۱۸ء ... ۱۹۲۰ء ... رہ چکے ہیں۔

## تلاشِ یگانہ

ڈھونڈنے نکلا ہوں اپنوں کو بھری دنیا میں
در بدر ٹھوکریں کھا کر ہی قرار آئے مجھے
جب کبھی بھیڑ سے گذرا ہوں تو ٹھہرا ہوں میں
شاید اس بھیڑ میں اپنا کوئی مل جائے مجھے

علامہ قمر سرسوی

## مہاراشٹر میں مسلم ممبران اسمبلی

| حلقۂ انتخاب | نام |
|---|---|
| ناگپاڑہ بمبئی | ۱۔ جناب سید احمد |
| ٹرامبے بمبئی | ۲۔ جناب جاوید خان |
| باندرہ بمبئی | ۳۔ جناب شمیم قریشی |
| سنگمیشور | ۴۔ جناب موسیٰ علی مودک |
| امرگا | ۵۔ جناب قاضی عبدالخلیل |
| ناگپور | ۶۔ جناب شوکت قریشی |
| بیڑ | ۷۔ جناب سراج علی دیشمکھ |
| اورنگ آباد | ۸۔ جناب امان اللہ موتی والا |
| شری وردھن | ۹۔ جناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے |
| مالیگاؤں | ۱۰۔ جناب نہال احمد |
| ایم ایل سی | ۱۱۔ جناب سیٹھ شبیر احمد |

(ان میں ۹ اور ۱۰ کے علاوہ تمام کانگریس آئی پارٹی کے نمائندے ہیں)



یاد نامہ نقش کوکن بمبئی

# نوادرات

## ایک نو وارد عامی کے قلم سے

انیسویں صدی کے دوسرے نصف اور بیسویں صدی
ف میں برصغیر میں (جو اب ہندوستان، پاکستان
ن میں منقسم ہو گیا ہے) بہت سی عظیم مسلم شخصیتیں ابھر
ہنے اسلامی فکر و تہذیب و ثقافت پر اپنی مستقل
ڑی ہے. بیسویں صدی کے اول نصف پر جن
نے اپنے افکار و خیالات اور ادبی تخلیقات سے
اشرہ پر نہایت گہرا اثر ڈالا. ان میں دو شخصیتیں
بلند قامت / عالی مرتبت اور اپنے انداز فکر و کار
میں اسلامی احیاء اور تاریخ پر ان کا درجہ نہایت
ممتاز ہے. ان میں ایک تو شاعر مشرق علامہ
کی شخصیت ہے اور دوسرے امام الہند مولانا
زادؒ ہیں. اقبالؒ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۸ء
ان فانی سے کوچ کر گئے. مولانا آزادؒ کا پیدائشی
ء ہے اور ۱۹۵۸ء میں اس جہانِ فانی سے چل بسے
ہے گویا دونوں معصر رہے.

لیکن یہ بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ ان دو عظیم
یتوں میں باہمی ربط و اختلاط کے خاص مواقع
ہوئے. دونوں کے مقالات / تحقیقات اور
ات میں بھی باہم اثر پذیری یا اختلاف نظر کی
مثالیں نظر نہیں آتیں. مولانا عبدالرزاق صاحب
نمؔ
ملیح آبادی کی تالیف کردہ "آزاد کی کہانی خود ان کی زبانی"
میں صرف ایک اتنا واقعہ درج ہے کہ بیسویں صدی کے
پہلے دہے میں مولانا آزاد غلام احمد قادیانی سے ملنے کے
لئے پنجاب گئے تھے اس سفر کے دوران ڈاکٹر اقبال سے
ان کی پہلی ملاقات ہوئی تھی. پھر تذکرہ میں فضل الدین
احمد نے دیباچہ میں ڈاکٹر اقبال کی ناراضگی اور اس پر مولانا
آزاد کے ردِ عمل کے بارے میں لکھا ہے جو کسی شخص کے
اس جملہ پر رونما ہوئی تھی کہ ڈاکٹر اقبال کی نظموں پر جو اسلامی
مرقع پیش کیا گیا ہے وہ "الہلال" کی صدائے بازگشت ہیں،
یہ دونوں واقعات ۱۹۲۰ء کے پہلے رونما ہوئے تھے
سوائے ان مستثنیٰ واقعات کے اور کوئی بات پائی
نہیں جاتی جس سے ان عبقری شخصیتوں کے ایک دوسرے
کے کارناموں اور موقف کے بارے میں محسوسات و خیالات
معلوم کر سکیں. کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ دونوں ایک
دوسرے کے قومی و ملی قیام سے بے خبر تھے جب کہ
اقبالؒ نے کانگرس کے بعد نیشنلسٹ مسلمانوں کے دوسرے
سربراہ جید عالم مولانا حسین احمد مدنیؒ کے کردار پر شدید
ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک رباعی بھی لکھ دی تھی
اور بعد میں ان کے نام ایک خط میں معذرت کرتے ہوئے
ان سے رجوع بھی کر لیا تھا. سمجھ میں نہیں آتا کہ دونوں

عام اور اسلامی درد رکھنے والی شخصیتوں نے ایک دوسرے
کے وجود سے تجاہل کیوں برتا۔ کیا یہ تجاہل عارفانہ تھا یا
کوئی اور بات تھی۔ اس عاصی نے چند ایک ذی علم بزرگوں
سے اس بارے میں استفسار کیا لیکن تسلی بخش جواب نہ مل
سکا۔ دل یہ چاہتا ہے شیدایانِ اقبالؒ اور اسیرانِ آزاد
اس معاملہ کی تشنگی پر روشنی ڈالیں۔

مولانا آزاد کا انتقال ۲۲ر فروری ۱۹۵۸ء کو
ہوا تھا اور ۲۲ر فروری ۱۹۹۸ء کو ان کے انتقال کی مدت
کے ۴۰ سال پورے ہو جائیں گے اسیران آزاد منتظر ہیں اور
آس لگائے بیٹھے ہیں کہ ان کی مشہور انگریزی کتاب
INDIA WINS FREEDOM جو مرحوم ہمایوں
کبیر کے زندگی کے آخری دنوں میں مرتب کی تھی اور ان کے
انتقال کے بعد چند مہینے بعد شائع ہوئی تھی اس کے کچھ صفحات
جو ان کی خواہش کے مطابق اشاعت سے روک دیئے گئے
تھے پردۂ راز سے منصۂ شہود پر آجائیں گے اور ان میں درج
کردہ واقعات منکشف ہو جائیں۔ ان صفحات میں کیا لکھا ہے
جس کو مولانائے موصوف نے چاہا اپنی موت کے ۳۰ سال تک
کے لئے آشکارا نہ ہونے دیں۔ اس کے متعلق ہر شخص قیاس
آرائی کر سکتا ہے لیکن غالب امکان یہ ہے کہ اس میں انھوں نے
مرکزی حکومتِ ہند کے کشمیر کی پالیسی سے اختلاف کو قلم بند
کیا ہوگا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو مولانا اپنے نقطۂ نظر کا قائل
نہ کر سکے ہوں گے اور ایک وفادار اور ذمہ دار حکومت کے
رکن کی حیثیت سے انھوں نے مناسب نہ سمجھا ہوگا کہ اپنے
ذاتی نقطۂ نظر کا اعلان کر کے طے شدہ حکومتِ ہند





کی پالیسی کو دھچکا لگے۔ یا اس قسم کی اور باتیں ہوں گی دیکھئے

اب بحر کی تہ سے اچھلتا ہے کیا
آسمانِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا

## قینچی اور سوئی کا فرق

خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی خدمت میں ایک مرید نے قینچی کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ہمیں تو سوئی چاہیئے۔ ہم جوڑنے کے لئے آئے ہیں کاٹنے کے لیے نہیں۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نہ برائے فصل کردن آمدی

---

## مغل اقبال اختر

حسین و شوخ و رنگیں خیالوں کے پیکر
دیئے فکر کے ہم نے دنیا کو محور
محل بنتے شیشوں کا دیکھا جہاں بھی
اٹھائے ہیں لوگوں نے ہاتھوں میں پتھر
غلط راستوں پر چلا یا جنھوں نے
زمانے نے مانا ہے ان کو ہی رہبر
زمانے کا ہر رنگ دیکھا ہے ہم نے
زمانے کی باتوں میں آئیں گے کیونکر
اٹھائے ہیں ایسے بھی دکھ اس جہاں میں
گماں موت کا ہو گیا زندگی پر

تَوَكَّلْتُ بِاللّٰهِ کا ساتھ جب سے
میں اختر کروں خوفِ طوفاں کا کیوں کر

ماشاء اللہ بعض بولن بھی

# یومِ جمہوریہ

جنوری کے ہمارا یوم جمہوریہ ہے اس دن سے ہم
ملک کے عوام کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے سینہ
ہیں ہم نے عہد کیا ہے کہ طاقت کا سرچشمہ کسی ایک کو
یں گے بلکہ ہمارے ملک کا طرزِ حکومت جمہوری ہوگا
م حقِ رائے دہی کا استعمال کرتے ہوئے اپنے پسند
ائیں گے جو ان کی حکومت ہوگی ان کے مفاد کے
ران کی مرضی کے مطابق ہی کام کرے گی۔

ایک ایسا ملک جو برسہا برس غیر ملکی اقتدار میں
ول وعرض اور حدود اربعہ غیر معمولی طور پر وسیع ہو
ی بھی بہت زیادہ ہو۔ پھر تعلیمی پسماندگی سب سے
یہاں جمہوری حکومت اختیار کرنے کا فیصلہ بڑا تاریخ
ہے

دنیا میں سب سے زیادہ یہیں جمہوریت پائدار ہو
ت ہوگی سب کو اس دن کا انتظار تھا جب یہاں
ناکامی کا اعلان ہوکر نیا طرزِ حکومت اختیار کرنے
اے گا لیکن حقائق نے ثابت کردیا کہ ہمارے رہبرانِ
دوراندیش تھے انھوں نے جو فیصلہ کیا وہ بالکل صحیح
راس سے ملک نے ایسی ترقی کی کہ اس کا شمار
رام میں ہونے لگا اور پھر دنیا نے تسلیم کرلیا کہ دنیا کی
ی جمہوری حکومت ہندوستان ہی میں ہے۔

۲۶ جنوری کی مبارک اور اہم تاریخ سے ہمیں یہ

احساس ہوتا ہے کہ یہ جمہوری نظام یوں ہی یا بڑی آسانی سے نہیں حاصل ہوگیا بلکہ اس کے لئے ہمارے بزرگوں، ہمارے رہبروں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں جن کے تصور ہی سے ہم کانپ اٹھتے ہیں اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کی عظیم قربانیوں کو یاد رکھیں انکی عظمتوں کو تسلیم کریں اور سب سے بڑھ کر یہ عہد کریں کہ ان کی قربانیوں کو ہم رائیگاں نہ ہونے دیں گے بلکہ ملک کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوششیں کریں گے ہم اپنے ملک میں جمہوری اقدار کی پائداری کے لئے ہر ممکن کوششیں کریں گے تاکہ دنیا یہ دیکھ لے کہ وہ ممالک جہاں مختلف مذاہب اور زبانیں ہوں۔ ملک کے مختلف گوشوں میں مختلف طرزِ رہائش اور رسم و رواج الگ الگ ہو وہاں جمہوری حکومت سے زیادہ کامیاب کوئی اور حکومت ہو ہی نہیں سکتی ہے۔

آج دنیا میں جتنے طرز کی حکومتیں ہیں۔ جمہوری طرزِ حکومت ان میں سب سے مہذب اور سب سے مقبول ہے اس کا کوئی حاکم اور محکوم نہیں ہوتا یا تو سب حاکم ہوتے ہیں یا محکوم ہوتے ہیں ان میں کوئی جبر نہیں ہوتا سب ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں ایک دوسرے کا بھلا چاہتے ہیں۔

ہندوستان نے ہر جہت میں پیش رفت کی ہے ہر میدان میں نمایاں اور قابلِ ذکر ترقی کی ہے یہ صرف اس لئے ممکن ہوسکا کہ یہاں جمہوری طرزِ حکومت اختیار کرکے یکجہتی اتحاد اور خلوص سے ملک کی تعمیر اور ترقی کی راہیں ہموار کی گئیں لیکن اگر یہاں جمہوری طرزِ حکومت نہ ہوتا تو پتہ نہیں یہ ملک کب کا لڑکھڑا چکا ہوتا۔ چنانچہ ہم اپنی اور اپنے ملک کی بھلائی کی خاطر ملک کی جمہوری اقدار کو استحکام بخشنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا

## ے آرام حرام

نور جہاں نور، اگری پاڑہ

ہے آرام حرام یہ چاچا نہرو نے سکھلایا ہے
جگ میں اونچا وہی بنا ہے جس نے اسے اپنایا ہے

عزت، دولت، شہرت کھو کر بھی واپس آ سکتی ہے
وقت بڑا انمول ہے بچو کھو کر کس نے پایا ہے

جھوٹ، دغا، بداخلاقی اور چوری سے تم دور رہو
اس لعنت سے دور رہا جو اس نے نام کمایا ہے

علم و ہنر سے خود کو سنوارو روشن اپنا نام کرو
بھیک بھی اب تو نہیں ملے گی ایسا زمانہ آیا ہے

فیل ہوئے تو رونے لگے کیوں یہ تو یونہی ہونا تھا
بویا تھا جیسا جس نے اب ویسا ہی پھل پایا ہے

کھیل کھیل میں وقت گنوا کے بچے بھی کچھ جاگ گئے
جیسے کوئی صبح کا بھولا شام کو گھر پر آیا ہے

بننا ہے تو ہو سکندر یا اکبر ٹیگور ہو
فلمی ہیرو کبھی نہ بننا نور نے یہ سمجھایا ہے

## مفہوم آزادی

شیخ علی جراءت دوحہ، قطر

وطن آزاد ہے یہ اہلِ دنیا کو دکھانا ہے
وطن والوں سے بھی طرزِ وفاداری نبھانا ہے
ہر اک حالت میں امن و شانتی کا گیت گانا ہے
مظالم کی فضاؤں میں بھی ہم کو مسکرانا ہے
مسائل جھیل کر بھی خلقِ انسانی بتانا ہے
محبت کو بڑھانا ہے تعصب کو مٹانا ہے
بہاروں میں ہم کو اور بھی اک گل کھلانا ہے
چمن کی سوکھی ساکھی ڈالیوں کو لہلہانا ہے
جہاں والوں کو ہم سمجھائیں گے مفہوم آزادی
کہ غیروں پہ بھی ہم کو گیت آزادی کا گانا ہے
ہمالہ کی بلندی پر ہمارا آج ہے پرچم
خدا رکھے فلک سے بھی نہیں آنکھیں ملانا ہے
وہ ہندو ہو کہ مسلم ہو مگر ہے بھارتی جراءت
یہی کہنا ہمارا ہے یہ سپنا ہمارا ہے



## غزل

محبوب عالم جو رلیتے
کا مبلہ . مہاڈ ضلع رے گڑھ

دل نہیں لگتا اب جہاں جاؤں
ہائے میں کیا کروں کہاں جاؤں
سوئے صحرا یا گلستاں جاؤں
ہر طرف بجلیاں جہاں جاؤں
لے کے غم جانِ جاناں کیا
ہمنشینوں کے درمیاں جاؤں!
وسعتِ ارض سے ہے میری دور بہت
آہ! محبوب اب کہاں جاؤں



# نیل گاوسکر سے ایک ملاقات

[illegible] غنی غازی

نل کارپوریشن نے کرکٹ کے تھرڈ ...
اؤسکر کی کرکٹ کے میدان میں سولہ سالہ نمایاں
یے شیواجی پارک میں تقریباً پچیس ہزار ... مجمع
شہری استقبال دیا۔ اس موقع پر ... سکر
یوں کی سینٹ
کے اسٹمپ والا
گیا نیز میئر نے
بھی پیش کیا
ں استقبالیہ
نبنگلہ پر گاوسکر
ایک عشائیہ کا
ں میں دلیپ
ربال ٹھاکرے
سینا اور دیگر پارٹیوں کے چند ایک کونسلرز،
سیاست اور ... ی حضرات، نیز پو۔ نے کولہاپور
یرا، سے بھی شرکت کی۔
رنبگلہ پر سب لوگ استقبال کام ... میں مصروف
سکر اپنی اہلیہ مارشیل گاوسکر اور اپنے والدین
ساتھ گپ شپ میں مصروف تھے کہ ہم نے
م



جناب غنی غازی ٹسٹ ماسٹر سنیل گاوسکر سے گپ شپ کرتے ہوئے۔

موقع کو غنیمت جانا اور
[گاو]سکر سے انٹرویو
• آپ کی پیدائش کہاں اور کب ہوئی؟
گاوسکر:۔ میری پیدائش ۱۰ جولائی
۱۹۴۹ء کو اسی بمبئی شہر میں ہوئی
• آپ نے تو پاکستانی رسالہ
"کرکٹر" کو انٹرویو دیتے ہوئے
کہا تھا کہ آپ کا جنم وینگورلا (کوکن)
میں ہوا تھا؟
گاوسکر:۔ بالکل سچ کہا آپ
نے۔ وینگورلا میرے والدین کا
گاؤں ہے اور مجھے اس گاؤں
سے دلی رغبت ہے اس لئے میں
نے جان بوجھ کر اس گاؤں کا نام عقیدت کے اظہار کے لئے
لیا تھا۔ میں اس گاؤں سے بہت پیار کرتا ہوں۔
• آپ نے کرکٹ کے میدان میں کب قدم رکھا؟
گاوسکر:۔ سینٹ زیویرس اسکول میں ہیرس شیلڈ کرکٹ
مقابلہ میں حصہ لے کر میں نے اپنی کرکٹ کی زندگی کا آغاز کیا
• اس وقت آپ کی عمر کیا رہی ہوگی؟

گاوسکر:۔ "یہی کوئی بترہ سال رہی ہوگی"

• ۱۹۷۱ء میں کیبرین دورہ پر آپ نے اپنا کیریر بنانے کے لئے کیا کیا؟

گاوسکر:۔ مجھے اپنے کیریر سے زیادہ اپنی ٹیم کا وقار اور اپنے ملک کی عظمت برقرار رکھنا عزیز تھا۔

• آپ نے کرکٹ میں کل کتنی سینچریاں بنائیں؟

گاوسکر:۔ ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۷ء تک سولہ برسوں میں کل ۳۴ سینچریاں بنائیں اور ڈان بریڈ مین پر ۵ سینچریوں سے اور گیری سوبرس پر آٹھ سینچریوں سے فوقیت حاصل کی۔

• آج یہ اعزاز ملنے پر آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟

گاوسکر:۔ خوشی بلکہ بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں اس لئے کہ یہ اعزاز مجھے ہی نہیں بلکہ یوں سمجھئے اس بمبئی شہر کے ہر شہری کو ملا ہے اس شیواجی پارک کو ملا ہے جس نے بڑے بڑے کرکٹ کھلاڑی پیدا کئے ہیں۔ شروع شروع میں جب میں دادر یونین کی طرف سے کھیلتا تھا تو شیواجی پارک کرکٹ کلب سے ہمارا کڑا مقابلہ رہتا تھا اور اس وقت شیواجی پارک میں تماشائی مجھے دیکھ کر آوازیں کستے تھے اور یونین کرکٹ کلب کے اعلیٰ عہدے کے اوپر میرے ماموں جان فائز تھے لہٰذا لوگ جا کہتے تھے کہ میں اپنے ماموں کی سفارش سے کلب کا کھلاڑی بن گیا ہوں اور اس طرح وہ مجھے "ماموں کا وسیلہ" کہہ کر چڑاتے تھے۔

آج مجھے خوشی ہے کہ جس میدان میں میری صلاحیتوں کو شبہ کی نظر سے دیکھ کر "ماموں کا وسیلہ" کہہ کر چڑایا جاتا تھا اسی میدان میں ہزاروں لوگوں نے میری صلاحیتوں اور کرکٹ کے میدان میں دیش کے لئے میری خدمات کا اعتراف کرلیا ہے۔

• آپ کی کامیابی میں آپ کی شریک حیات مارشینل کو کہاں تک دخل ہے؟

گاوسکر:۔ (مسکراتے ہوئے) دیکھئے کسی بھی کامیابی میں ایک فرد کا ہاتھ نہیں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ اوپر والے کی مہربانی ہے کہ اس نے مجھ سے کرکٹ کی دنیا میں ایک اچھا کام میرے والدین/ رشتہ داروں/ دوست/ احباب اور کرکٹ کے قدیم اور سینئر کھلاڑیوں نے میری ہمت افزائی کی۔ رہنمائی کی۔ اور رہا سوال مارشینل کا تو ان کی دیرینہ خدمات کو کس طرح فراموش کیا جا سکتا ہے۔ میں کھیل کے میدان میں گھریلو تمام فکروں سے عاری ہو کر کھیلتا تھا۔ گھر کی ساری ذمہ داریاں مارشینل بحسن وخوبی انجام دیتیں اور اب بھی دے رہی ہیں۔

• آپ کو بطور خاص چھوٹے بچے بڑے پیارے یاد کرتے ہیں آپ ان کے لئے کچھ کہیں گے؟

گاوسکر:۔ بچے ہمارے دیش کے پھول ہیں میں ہندوستانی بچوں کو اتنا پیار کرتا ہوں جتنا اپنے خود کے بچوں کو۔ میں بچوں سے کہوں گا کہ وہ تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ کھیل کود کے میدان میں آگے بڑھیں۔ چلتے رہیں کیونکہ جدوجہد کرنے ہی سے کامرانی ملا کرتی ہے۔ میری زندگی کی مثال ان کے سامنے ہے۔

• اردو زبان کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

گاوسکر:۔ اردو زبان میں لکھ پڑھ نہیں سکتا ہوں لیکن سمجھ سکتا ہوں اور ٹوٹی پھوٹی بول سکتا ہوں ویسے میری مادری زبان مراٹھی ہے مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ جب کوئی اردو بولتا ہے



[redacted]

# جو نیکی ہے وہی اپنی ہے

محمد عادل منہاج۔ کراچی

...اس وقت قبر میں لیٹا ہوا ہوں۔ میرے چاروں طرف
اندھیرا ہے۔ کہیں روشنی کی کوئی کرن نظر نہیں آ رہی
...ید گھٹن ہے۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ میں شدید تکلیف
...ہوں اور اس خوف سے کانپ رہا ہوں کہ ابھی سوال و
...نے والے فرشتے آنے والے ہوں گے۔ نہ جانے وہ
...کیا پوچھیں۔ نہ جانے مجھے کیا
...در۔ اور وہ وقت بھی اب
...۔ فرشتے آ رہے ہیں۔ دونوں
...نے ڈ(؟)کاپیاں کھول کر میرے
...دیں۔ میں نے دیکھا کہ نیکیوں
...خالی پڑی تھی اور گناہوں والی
...بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر میں
...کیا؟ یہ سب کیا ہے؟ ایک
...یہ دیکھ کر بولا۔ یہ تمہارے اعمال
...میں نے دنیا میں بہت نیک
...میں پانچوں وقت کی نماز
رمضان المبارک کے پورے
...تھا۔ میں نے توجہ بھی
...پھر نیکیوں کی کاپی بالکل خالی کیوں ہے؟ میں دہشت زدہ
...ولا۔ "اسلام صرف نماز اور روزوں کا نام نہیں ہے۔
...چھوٹی چھوٹی باتیں بھی شامل ہیں۔ صرف نماز روزوں

سے کچھ نہیں ہوتا۔ تم نے اپنے لڑکپن میں ہوش سنبھالنے کے بعد کیا کیا۔ ذرا بتاؤ؟" فرشتے نے کہا اور مجھے اپنا لڑکپن یاد آیا۔ میں نماز تو باقاعدگی کے ساتھ پڑھتا تھا۔ قرآن کی تلاوت بھی کرتا تھا مگر اس کی کسی بات پر عمل نہ کرتا تھا۔ لڑائی جھگڑا۔ بے ادبی۔ دوسروں کو ستانا میرا کام تھا۔ اسکول میں شرارتیں کرتا۔ اگر کسی لڑکے کی کتاب کاپی یا قلم گرا پڑا مل جاتا تو بجائے واپس کرنے کے میں اپنے پاس چھپا کر رکھ لیتا۔ امتحان میں نقل کر کے پاس ہو جاتا۔

میں یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ فرشتے نے کہا "کیا بداخلاقی۔ نقل کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ گناہ نہیں تم نے جوانی میں بھی یہی کچھ کیا۔" یہ بات سن کر مجھے اپنی جوانی کا زمانہ یاد آ گیا۔ جب میں طاقتور تھا تو کمزوروں پر ظلم کیا کرتا تھا۔ آوارہ اور بدمعاش لوگوں کے ساتھ مل کر ہنگامے کرکے لوگوں کو ستایا کرتا تھا۔ ناجائز طریقوں سے ڈگریاں اور پھر بڑے بڑے لوگوں کی سفارش سے نوکری حاصل کرکے حقداروں کا حق مارا کرتا تھا اور نوکری بھی ایمانداری سے نہیں کرتا تھا۔ رشوت میرا معمول تھا۔ میں لوگوں کی فائلیں دبا کر رکھ لیتا تھا اور پھر ان سے پیسے

۱: قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ کو "ام الکتاب" کہتے ہیں۔
۲: لفظ قرآن کے معنی ہیں "جو تلاوت کیا گیا"۔
۳: قرآن مجید میں کلمات کو ایک خاص حد تک مکمل کر لینے کو "سورۃ" کہتے ہیں۔
۴: مدینہ منورہ میں سب سے پہلی سورۃ سورۂ رحمٰن نازل ہوئی۔
۵: حضرت خدیجہؓ کا انتقال دسویں سالِ نبوت میں ہوا۔
۶: حضرت خدیجہؓ کے القابات: طاہرہ، مطہرہ، راضیہ، بتول، زہرہ، زاکیہ اور مرضیہ تھے۔
۷: حضورﷺ کی پیدائش ملک عرب کے ایک شہر مکہ معظمہ میں ہوئی۔
۸: آپﷺ کے والد کا نام حضرت عبداللہ، والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

...پہنچاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز بھی پڑھتا رہتا تھا
لوگ مجھے پرہیزگار سمجھیں۔ میں روزے رکھتا تھا مگر برائیوں سے
منہ موڑتا ... پھر میں نے اپنے بیٹوں کو بھی یہی سبق سکھایا۔ انہیں
نماز پڑھنے کی تلقین تو کرتا مگر جھوٹ کی ترغیب بھی دیتا۔ کوئی ملنے
آتا تو اپنے بچوں سے کہلوا دیتا کہ گھر میں کوئی نہیں۔ بڑی بڑی
...میں دیکر اپنے بچوں کو امتحان میں پاس کروا دیتا۔ کبھی ان کی غلطی
پر نہ ٹوکتا۔ بلکہ اگر میرے بچوں کی غلطی بھی ہوتی تب بھی انہیں کچھ نہ
کہتا بلکہ دوسروں کو ہی الزام دیتا اور شریف اور اچھے لوگوں کو
ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا جب کہ بُرے
لوگوں سے دوستی رکھتا تھا۔ اس طرح وہ بھی میرے ہی جیسے
بن گئے۔ ابھی میں اتنا ہی سوچ پایا تھا کہ فرشتہ بول اٹھا:
بولو! کیا رشوت، سفارش، جھوٹ، ریا، دکھاوا۔ یہ گناہ نہیں؟
کیا تم نے نہیں سنا تھا کہ رشوت لینے اور دینے والا جہنمی ہے
خواہ وہ نمازی پرہیزگار ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ نماز تو برائیوں
کے کاموں سے روکتی ہے۔ اب بتاؤ تم نے بڑھاپے میں کیا کیا کام
کیے تھے؟

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنے ماضی میں پہونچ گیا۔

بڑھاپے میں جب میرے بچے جوان ہوئے تو ان کی شادیوں کے موقع پر بیٹوں کے لیے بڑے بڑے جہیز مانگے۔ کسی کی مجبوری کا خیال نہ کیا اور ان لوگوں سے وہی کچھ جہیز پا لیا جس کی فرمائش کی۔ پھر حج کرکے آیا مگر ناجائز آمدنی سے اور حج کے بعد بھی بُرے کاموں سے توبہ نہ کی۔ البتہ نماز اور روزوں میں محتاط ہو گیا تھا۔ کبھی کبھی میرے بچے مجھ سے لڑ بھی پڑتے تھے تو میں انہیں غصہ میں نہ جانے کیا کچھ کہہ جاتا۔ جائداد سے عاق کرنے کی دھمکی دیتا اور پھر میری موت کا وقت آ پہونچا اور میں دنیا سے سفرِ آخرت کے لئے چل دیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ میرے بچے دکھاوے کے آنسو بہا رہے ہیں اور انہیں کوئی غم و فکر نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے دفنایا اور چلے گئے۔ میرے لئے مغفرت کی دعا تک نہ کی۔

مگر ..... یہ سب میری پرورش ہی کا نتیجہ تھا جو میں نے ان کے ساتھ کیا وہی انہوں نے میرے ساتھ کیا۔

اب چپ کیوں ہو؟ بولو! کیا ناجائز کمائی سے کیا گیا حج قبول ہوگا؟ کیا وہ نماز قبول ہوگی جو لوگوں کو دکھانے کے لئے پڑھی جائے؟ کیا ایسا روزہ قبول ہوگا جسے رکھنے کے بعد جھوٹ اور بدکلامی سے بچا نہ جائے؟ تم نے زندگی میں کوئی اخلاقی نیکی نہیں کی۔ تمہاری سزا قبر کے عذاب کے بعد جہنم ہے، فرشتے نے کہا اور ایک لمبا سا سانپ نما کوڑا بلند کیا میری چیخ نکل گئی اور فوراً آنکھ کھل گئی۔ ہر طرف اندھیرا ہو رہا تھا میں نے بستر سے اٹھ کر بتی روشن کی۔ روشنی ہوتے ہی میرے اوسان بحال ہو گئے۔ میرا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ اس خواب نے مجھے آئینہ دکھایا تھا۔ میں نے اسی وقت گڑگڑا کر معافی مانگی اور یہ عہد کیا کہ آئندہ کوئی برا کام نہیں کروں گا۔ نماز روزوں کے ساتھ دوسری نیکیوں پر بھی توجہ دوں گا اور ہر گناہ سے بچوں گا۔ **انشاءاللہ تعالیٰ**

---

(بقیہ گاوسکر سے انٹرویو)

تو وہ میرے کانوں میں رس گھول دیتی ہے۔ اردو اور مراٹھی بھاشاؤں اور ان کے بولنے والوں کو ایک دوسرے سے نزدیک لانے اور اس طرح قومی ایکتا بنائے رکھنے کی اشد ضرورت ہے

• آپ کرکٹ کے نئے کھلاڑیوں کے لئے کچھ کہنا پسند کریں گے؟

گاوسکر۔ یقیناً سب سے پہلے شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے ہر محاذ پر جوش و خروش کے ساتھ

# زاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم

سلیم سیوانی (الدوحہ قطر)

سان ازل سے خوشیوں کا متلاشی ہے اور ابد تک یہ
باری رہے گا خوب سے خوب تر کی جستجو انسانی فطرت
صہ ہے۔ ابھی ایک خواہش تکمیل تک پہنچنے بھی نہیں پاتی
یا خواہش جنم لیتی ہے۔

ین کا ناپختہ ذہن جب جوانی کی حدود میں داخل ہوا اور
نزلوں سے آشنا ہوا تب یہ راز آشکار ہوا کہ ہمارے
پنے گاؤں سے شہروں کی جانب کس لئے رخ کرتے ہیں؟
ی کیا بات ہے؟ وہ کون سا مقناطیس ہے جس کی قوت
د اپنی جانب کھینچنے پر مجبور کرتا ہے؟

سال کی عمر میں مجھے پردیسی بننے کا شرف حاصل ہوا۔
لیم کے لئے بمبئی جیسے عروس البلاد شہر کیلئے روانہ ہوا ہمیں
اپنوں سے دوری یوں محسوس ہوتا تھا جیسے قفس میں قید
ہے لئے جا رہا ہوں۔ نئے لوگ نیا ماحول اور بمبئی شہر
دامن میں لاکھوں پردیسی پناہ لے چکے ہیں۔

بمبئی کی چکاچوند زندگی بھی میرے دل میں پروان چڑھنے
دوں سے عقیدت رکھنے والے جذبات کا ازالہ نہ کر سکے۔
ل پر تھوڑا کرتے شب و روز گذار دینے حصول علم نے
ایک طویل دور پردیسی بن کر رہنے پر مجبور کیا۔
حصول علم کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ غم روزگار نے
زندگی میں ایک رنگ [illegible] جب اہل

خانہ کی کفالت کا بار نازک کاندھوں پر آ گیا۔ تمام خواہشیں
اور تمام امیدیں ختم ہو گئیں اور حصول زر کی کوششوں میں سورج
کی تمازت سے یہ ناتواں جسم جھلس جھلس گیا۔ کون تھا؟ جو احساس
کے آئینوں کو عقیدت کے دامن میں پناہ دیتا؟ غیروں نے یوں منہ
پھیرا جیسے کبھی دیکھا ہی نہ ہو۔ ایسے حالات میں زندگی کو صحیح موڑ پر
لانے کے لئے کوششوں نے ساتھ دیا۔

ایسے وقت میں اللہ رب العزت نے ایک ہستی کو میرے
لئے ذریعہ بنایا۔ اس مالک دو جہاں کی مہربانیوں سے اس ہستی
نے میرے لئے اپنی کوششیں شروع کر دیں کہ میں زندگی کے
اچھے دن دیکھ سکوں۔

لیکن یہاں بھی خوب سے خوب تر کی جستجو اور مجبوری حالات
نے مجھ پر "پردیسی" کا لیبل لگانے پر مجبور کر دیا۔ یہ "پردیس"
عروس البلاد بمبئی سے بھی ہزاروں میل کی دوری پر تھا۔ اور
میں سوچ رہا تھا کہ بمبئی سے بھی بڑا پردیس جانے کیسا ہو۔

خدا خدا کر کے وہ دن بھی آن پہنچا جب اپنوں سے بلکتے
ہوئے وداع ہوئے۔ ایک جذبہ دل ہی تھا جس نے اپنوں
سے دوری کو محسوس کیا۔

صبح کا سورج طلوع ہوا تھکے ہاروں نے [illegible]
سی لہر پیدا کی اور ہم اپنے آفس کیلئے روانہ ہوئے عجیب سا
لگتا تھا۔ اجنبی چہرے اجنبی زبان اور اجنبی ملک۔

[illegible]

بہرحال، دیارِ غیر میں آتے ہی ہماری قسمت بھی پھر گئی۔ تنگدستی کے زمانے ختم ہوئے اور ہم زندگی کے مقصد میں کامیاب ہو کر اپنے آپ پر رشک کرنے لگے۔ یہاں ہمارے لئے ہر چیز دستیاب ہے جس سے زندگی کا معیار اونچا ہو جاتا ہے۔ ہم خوش ہیں مگر دل میں ایک درد ہے۔ اور وہ درد ہے پردیسی بن کر رہنا۔ آج جبکہ ساری خوشیوں کا اثاثہ ہمارے پاس ہے، ہم اپنوں کی محبت سے محروم ہیں، وطن سے دور ہیں اور وطن سے قریب رہنے کی آرزو کر رہے ہیں۔ صحرا کی وسعتوں میں جب سورج کی گرمی سے بدن آگ کی طرح تپنے لگتے ہیں، گرم لُو کے تھپیڑے چہروں کو جس وقت جھلساتے ہیں تب گاؤں میں گرمی کے وقت پیپل کا وہ درخت یاد آتا ہے جو ہمیں ٹھنڈی ہواؤں اور چھاؤں سے سکون بخشتا تھا۔ آسمانوں کی وسعتوں میں جب بھی سورج ڈھلتا ہے ہمیں گاؤں کی وہ حسین پگڈنڈیاں یاد آتی ہیں جن پر کھڑے ہو کر ہم غروبِ آفتاب کے منظر سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ سمندر کی لہروں پر جب بھی نظریں پڑتی ہیں تب گاؤں کے طویل و عریض ساحل کی طرف بے اختیار ذہن پرواز کرتا ہے جہاں معصوم بچے پانی سے اٹکھیلیاں کرتے، اور ہم خود بھی اپنے بچپن کا وہ دور کیسے بھول سکتے ہیں جس کی یادیں ہمارے دل کی گہرائیوں میں پنہاں ہیں۔ ہم آج بھی اُن دنوں کی یاد میں کھوئے رہتے ہیں۔

اب ہم جبکہ ایک عرصہ دیارِ غیر میں گزار چکے ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وقت نے اپنے آپ ہمارے دلوں کو بدل دیا ہے۔ دیارِ غیر میں میرے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں بالکل تہی دامن ہوں، کیونکہ حرص و طمع ایسی ناگن ہے جو اچھے اچھوں کو ڈس لیتی ہے۔ اور پھر میں تو ایک ادنیٰ زمانے کا مارا انسان ہی ہوں۔

حرص و طمع نے زندگی کے دامن میں تنہائی کے داغ دے دیئے، دل و دماغ پر لاپرواہی کے غلاف چڑھا دیئے۔ جب کبھی آئینے پر نظر پڑتی ہے تو آئینہ ہمارے بالوں میں پھیلے چاندی کے تاروں کا ثبوت پیش کرتے ہوئے ہم پر دل کھول کر ہنستا ہے اور طنز کے تیر چلاتے ہوئے کہتا ہے کہ زندگی کے سنہرے دن خواب ہو چکے ہیں، ضعیفی کی آمد آمد ہے اور ساری تمنائیں اور ساری آرزوئیں، ساری حسرتیں اور امیدیں خاک ہوتی جا رہی ہیں۔ جو دن باقی ہیں انہیں کیوں نہ اپنی آنے والی نسلوں کے لئے وقف کردیں کہ زندگی اوروں کے لئے جینے کا نام ہے اپنے لئے تو ہر کوئی جیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری ان قربانیوں کا یہ صلہ ملے کہ ہماری آئندہ نسلیں پردیسی بن کر جینے پر مجبور نہ ہوں۔

میں نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

## غزل

**پرویز باغی**

بلندیوں کی کشش بھی عجیب ہے یارو
کوئی اترتا نہیں ہے یہاں اتارے بغیر
ہماری ضد کا نہیں ہے تمہیں پتہ شاید
گزار سکتے ہیں ہم زندگی تمہارے بغیر
دریچے کھول دو یارو کھلی رکھو آنکھیں
گزر نہ جائے کہیں وقت بھی پکارے بغیر
اسے سنایا ہے قصہ ہر ایک لمحے کا
نہ نیند آئی کبھی بارِ غم اتارے بغیر
عدو کو جنگ کے آداب بھی نہیں معلوم
شکست مان لیں کیسے یہ تیر آزمائے بغیر

# عبدالغفور ساقی تورڑیلوی

(۱)

خیالِ زندگی کچھ تو بتا کیا چاہیئے
چاہیئے یا فکرِ عقبیٰ چاہیئے

ہو میسر ہو جس جگہ پیہم سکونِ زندگی
شہر اک ایسا جہاں میں کوئی دیکھا چاہیئے

ہنے کے لئے ہم کو دیارِ غیر میں
کا نہیں بس غم تمہارا چاہیئے

آج پھر ذوقِ طلب مانگے ہے نظارہ وہی
آج پھر حسنِ بصیرت کا خزانہ چاہیئے

وچھتے ہو ہم سے ساقی کیا ہماری آرزو
ز نیازِ عشق و تسلیم و رضا کیا چاہیئے

(۲)

صبح ذور دراز ہو جیسے
شام شاعر نواز ہو جیسے

ماہ تاباں کے رخ پہ ظاہر داغ
منکشف کوئی داغ ہو جیسے

جذبۂ شوق واجب التسلیم
وہ مکمل فراز ہو جیسے

غیب و حاضر کسی سے گفت و شنید
روز حاصل نیاز ہو جیسے

دل سراپا نیاز سجدہ ریز
جذب اس میں نماز ہو جیسے

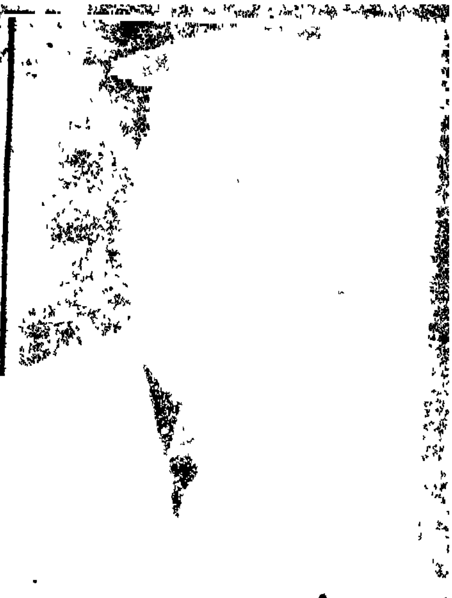
نسبت آقا سے وہ غلام کی ہو
غزنوی کا وہ ایاز ہو جیسے

اک جگہ وہ ٹھہر نہیں پاتی
چشم گیتی جہاز ہو جیسے

ہے کتابِ حیات کیا ساقی
مظہر سوز و ساز ہو جیسے

۔ اپر تورڑیل۔ تعلقہ مہاڈ۔ ضلع رائے گڑھ — ۴۰۲۱۱۵

# یاد رفتگان



# خان بہادر مُنیر خاں سرگروہ

## مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
## تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

خان بہادر مُنیر خاں سرگروہ

دنیا کی بھیڑ میں دو قسم کے انسان پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جنھیں دنیا والے بہت جلد بُھلا دیتے ہیں دوسرے زمرہ میں وہ ہستیاں ہیں جو اپنے کارناموں سے امر ہو جاتی ہیں۔ ارضِ کوکن کی ایسی ہی ایک امر شخصیت ۔ خان بہادر منیر خاں سرگروہ ، کی ہے جب کوئی اجنبی نیشنل ہائی اسکول داپولی کے احاطے میں قدم رنجہ فرماتا ہے تو کشادہ و خوبصورت عمارت پر نظر پڑتے ہی اس کی جستجو اسے مرحوم عالی جناب خان بہادر منیر خاں حاجی دوست محمد خاں سرگروہ ؒ کے اسم گرامی سے متعارف کراتی ہے یہ اسکول خان بہادر کے حوصلہ ، لگن ، ایثار و قربانی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

منیر خاں سرگروہ ۱۸۹۱ء میں رتناگیری ضلع کے گاؤں ویسا پور تعلقہ داپولی میں پیدا ہوئے۔ اصل وطن رتناگیری ضلع کا موضع پنہالجہ تھا جہاں ان کے آباء و اجداد دو سو سال قبل آباد تھے۔ پرکھے عادلشاہی دور میں بیجاپور سے وارد ہوئے تھے۔ فوج میں سردار تھے اس لئے سرگروہ کہلائے بادشاہِ وقت نے ان کے کام سے خوش ہو کر کوکن کے بارہ گاؤں بطور انعام انھیں جاگیر میں دیئے تھے جن میں ـــــــ ویسا پور ، ہرنا ، پنہالجہ اور ہوڈکھاڈ وغیرہ شامل ہیں۔

خان بہادر ۱۹۱۵ء میں تجارت کی غرض سے داپولی تشریف لائے۔ یہاں کی فضا انھیں کچھ ایسی راس آئی کہ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

منیر خاں سرگروہ نے جب آنکھیں کھولیں تو وہ انگریزوں کا زمانہ تھا اور جب آنکھیں بند کیں تو آزادی کا دور تھا۔ آج سے ۸۰ سال پہلے سوائے بھیونڈی ضلع تھانے کے کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کا کوئی ثانوی مدرسہ نہیں تھا۔ اردو پرائمری اسکول میں تعلیم پانے والے طلباء

بذریعہ تعلیم کے ثانوی مدارس میں بہت کم تھے۔ لہٰذا
ثانوی تعلیم کی تکمیل کے لئے ان طلبہ کو بمبئی کا رخ
تا تھا یا حالات سے مجبور ہو کر اپنی تعلیم کا سلسلہ
کرنا پڑتا تھا۔ اس مسئلے کو سلجھانے کی غرض سے
متعدد کانفرنسیں ہوئیں مگر کوئی خاطر خواہ حل نہ نکل
ہی ہی ایک کانفرنس ڈاکٹر بدر الرحمٰن پرنسپل اسمٰعیل
کالج جوگیشوری بمبئی کی صدارت میں چپلون میں
دی تھی۔ خان بہادر کی متجسس نگاہیں مستقبل کے
قوم کا مقام تلاش کر رہی تھیں۔

انھوں نے اردو ثانوی مدارس کی ضرورت کو
سے محسوس کیا اور اس جانب پہلا قدم بڑھایا۔ اگر
جازت دیتے تو اس قسم کا پہلا مدرسہ مرحوم جناب
رخان جہانگیر خان سرگروہ عرف شیر خان سے
پہلے چپلون میں شروع ہو جاتا لیکن مخالفین اردو نے
داشت نہیں کیا۔ بلکہ شیر خان فرقہ پرستی کو ہوا دے
اس قسم کا پروپگنڈہ شروع کیا۔ لہٰذا چپلون کا خیال
ینا پڑا اور خان بہادر کی نظر میں داپولی ہر مرکز نہ ہو میں
نے میں ہائی اسکول کا اجرا کوئی معمولی کام نہیں تھا مگر
در جیسا بہادر تھے۔

وقت کو بھی شاید خان بہادر جیسے دھن کے
ں کا انتظار تھا۔ یکم جون ۱۹۲۰ء کو خان بہادر اور
چند رفقائے کار کی کوششوں سے کرائے کے
ں اسکول کا افتتاح ہوا۔ خان بہادر کے داماد
[illegible] خان سرگروہ جو ان دنوں ہوتا [illegible]

انگلش اسکول چپلون میں فارسی کے مدرس تھے۔ انھیں اسی
ہائی اسکول کا پہلا ہیڈ ماسٹر بننے کا شرف حاصل ہوا۔

پہلے ہی سال ۷۰ طلبہ زیر تعلیم تھے۔ مورخہ ۹ اگست
۱۹۲۰ء کو منڈن گڈھ اور داپولی تعلقے کے عمائدین کے
جلسے میں "مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی" کی تشکیل عمل میں
آئی۔ اور تب سے یہ اسکول اس سوسائٹی کے زیر نگرانی اپنی منزلیں
طے کر رہا ہے۔ عالیجناب خان بہادر اس سوسائٹی کے پہلے
صدر بنے اور جب تک بقید حیات رہے اس کی صدارت
کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۲ء میں یعنی صرف دو
سال کے قلیل عرصے میں یہ مدرسہ مکمل ہائی اسکول بن گیا۔ سوسائٹی
شروع ہی سے اسکول کے لئے اپنی ملکیت کی عمارت کی ضرورت
محسوس کر رہی تھی۔ ۱۹۳۲ء میں عمارت کا چبوترہ بن کر تیار
ہوا مگر عمارت کی تکمیل میں سرمائے کی کمی حائل ہوئی۔ چند
علم دوست حضرات کی جانب سے عطیات حاصل ہوئے
تھے مگر ان عطیات کے باوجود عمارت کی تعمیر کے لئے زر
کثیر کی ضرورت تھی۔ یہ خان بہادر کی آزمائش کی گھڑی تھی
مگر خان بہادر اس کسوٹی پر بھی پورے اترے۔ اپنی جائداد
کا کچھ حصہ فروخت کر کے اور گھر کی مستورات کے گہنے بیچ کر
انھوں نے اس کمی کو پورا کیا اور پچاس ہزار کی لاگت سے
اسکول کی شاندار عمارت تعمیر ہوئی جو چھوٹے بڑے ۱۴
کمروں پر مشتمل ہے۔ جون ۱۹۳۴ء میں تمام جماعتیں اسی نئی
عمارت میں منتقل ہو گئیں۔ اسکول کے لئے جگہ کا انتخاب بعد
عمارت کا پلان جس سوجھ بوجھ سے بنایا گیا تھا وہ آج بھی
ہر فرد سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔

سوسائٹی کی مالی حالت مستحکم بنانے کی غرض سے ۱۹۴۴ء میں خان بہادر نے جنوبی افریقہ، جنوبی رہوڈیشیا اور پرتگیز ایسٹ افریقہ کا دورہ کیا۔ اس سفر میں جو چندہ جمع ہوا اس میں کا کچھ حصہ انھوں نے وہیں رکھ چھوڑا۔ بعد ازاں اس رقم سے افریقہ میں کچھ جائداد خریدی گئی تاکہ سوسائٹی کے لئے آمدنی کا مستقل ذریعہ بنا رہے۔ ۱۹۵۱ء میں اسکول کے احاطے ہی میں بورڈنگ کے لئے نئی عمارت تعمیر کی گئی۔ دوسری عمارت ۱۹۶۰ء میں بن کر تیار ہوئی اور اس طرح مرحوم خان بہادر منیر خاں سرگروہ کا منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

اینگلو اردو ہائی اسکول کے نام سے جاری کردہ یہ ادارہ ۲۶ رجنوری ۱۹۵۰ء سے نیشنل ہائی اسکول کے نام سے ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

گو آج خان بہادر نہیں رہے ان کے فرزند ڈاکٹر اکبر خاں سرگروہ، ڈاکٹر نور محمد خاں سرگروہ، اور ڈاکٹر صغیر سرگروہ کی اِس ادارے کو سرپرستی حاصل ہے۔ اس ادارے سے منسلک ایک ٹکنکل ادارہ بھی چلایا جا رہا ہے جہاں ٹیلرنگ، کٹنگ، اور الکٹرک وائرمین کی تربیت کا انتظام ہے۔

خان بہادر کی تعلیمی و سماجی خدمات سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ ۱۹۱۵ء میں "خان بہادر" اور ۱۹۲۹ء میں "خان بہادر" کے خطاب سے نواز کر انگریز حکومت نے خان بہادر کی خدمات پر اپنی مہر ثبت کر دی اور تب سے لوگ انھیں "خان بہادر" کے نام سے جاننے لگے۔

## (بقیہ یوم جمہوریہ)

چاہئے اور ہر اس آواز کو دبا دینا چاہئے جو جمہوری طر[ز] حکومت کی مخالفت میں اٹھے۔

یہ ملک ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بودھ، جین سب کا ہے۔ سب کا اس پر یکساں حق اور سب کے یکساں فرائض ہیں کسی کو کسی کی حق تلفی کی کوشش ہرگز نہ کرنا چاہئے کیونکہ ایسی ہر کوشش جمہوریت کے حق میں مضر ہوگی۔ ہندوستان کے لئے لازم ہے کہ وہ سب کو ترقی کے یکساں مواقع فراہم کریں۔

جمہوریت کے طفیل ہم کو جو حقوق حاصل ہوئے ہیں ان کا تحفظ اسی طرح ممکن ہے کہ ہمارے جو فرائض ہیں ہم انھیں بہ حسن وخوبی انجام دیں کیونکہ فرائض کی انجام دہی کے بغیر حقوق کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ویسے تو ہر ملک کے شہریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ٹیکس ایمانداری سے ادا کریں۔ اپنے ملک کے استحکام کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہیں لیکن جمہوری ملکوں میں شہریوں کے لئے یہ کہیں زیادہ ضروری ہوا کرتا ہے کہ وہ چاق و چوبند رہیں اور سرکاری واجبات کی ادائیگی ایمانداری سے کرتے رہا کریں۔

اس دن ہمیں یہ عہد بھی کرنا چاہیے کہ ہم ملک کی ترقی اور اس کے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ انتشار، افراتفری اور بدامنی پھیلانے والوں کو کامیاب نہ ہونے دیں گے۔ اور قومی یکجہتی، اخوت، امن و استحکام کی خاطر ہر قربانی اور ہر ایثار کے لئے تیار رہیں گے۔

# ...مثالی عورت

از
انجم عباسی

اپنے بھرے پُرے خاندان کو گلزار بنائے
...شاں رہنے والی وہ عورت حقیقتاً ایک مثالی...

...دمہ کا عارضہ آخری دم تک۔ دم کے ساتھ لگا
...ہرنے اور سفر کے دوران پریشانیاں اٹھائیں۔ اپنے
...رانہ زندگی میں صبر و رضا کی پیکر بنی رہی اور اسی
...میں امیری آئی تو مزاج میں وہی خاکساری ر
...ی۔ شوہر نامدار سوشل ورکر ٹھہرے۔ اور سوشل
...یسے جو دُھن کے پکے تھے۔ سر میں کوئی بات سمائی
...ن جوڑتے۔ شب و روز اسی ادھیڑ بن میں لگے
...ی کی ہر وقت کی علالت کا ہر لمحہ خیال بھی تھا
...کے ہی حسنِ انتظام اور صبر و شکر نے انہیں گھریلو
...ے بے نیاز بنا دیا تھا تاکہ وہ خدمت خلق میں
...دراصل کوکن کے سماجی افق پر فقیر محمد مستری
...قد آور شخصیت ابھری۔ ہے اور جس۔ نے
...اجی خدمات میں اپنے گہرے نقوش چھوڑے
...ہر ور وہ یہی عورت تھی ۔ وہ۔ بے تخیف و
...صابر اور مستقل مزاج۔ حرفِ شکایت کبھی
...یا نہ کبھی بے اعتنائی کا خیال ابھرا۔۔
...ہم لوگ، جب بی پی ٹی کالونی وڈالا میں رہنے
...عسرت و بے مائگی بھی ساتھ تھی۔ اللہ

دونوں مستری صاحب کے اقتصادی حالات روبہ ترقی
تھے۔ میری بیوی اور مستری صاحب کی بڑی صاحبزادی
مہر نگار میں بہناپا قائم ہوگیا۔ شادی بیاہ کے موقع پر بھابی
صاحبہ (جناب فقیر محمد مستری کی شریک حیات) اپنا قیمتی
طلائی ہار میری بیوی کے گلے میں ایسی شفقت سے پہنا
دیتیں جیسے کہ وہ بھی انھیں کی بیٹی ہو۔ ہم جتنے عرصہ تک
وڈالا میں رہے۔ بھابی صاحبہ اور گھر والوں کی محبت سے
شرابور رہے۔ ان کی محبت اور ان کے فیاض رویے
کی یاد ہماری زندگی کا ایک خوبصورت اثاثہ بن گئی۔ بچ
موت سے کچھ گھنٹے قبل ان کی عیادت کے لیے
ایک رشتہ دار آئے تو وہ اپنی دونوں بہوؤں صبیحہ اور نجمہ کی تعریف
سے کہنے لگیں "تم دونوں میری خدمت میں لگی ہو تو مہمانوں کا
کون خیال کرے گا" موت سے قبل یہ سلامتی خوش نصیبوں ہی
کو ملتی ہے۔ وہ اتنی خوش نصیب تھیں کہ اپنی دونوں بیٹیوں
کی اولادیں اور ان کی ترقیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں
اپنے تینوں بیٹوں کو زندگی کی ڈگر پر کامران اور شادماں
دیکھا۔ باوجود اپنی عسرت کے انہیں انجینئر اور ڈاکٹر جیسی
مسندوں پر بٹھایا اور ان کی اولادوں کو اپنے ارمانوں کے
جھولوں میں جھلایا۔

وہ عالمہ و فاضلہ نہیں تھیں جس ماحول میں پروان
چڑھیں اس ماحول میں کالج کی تعلیم کی بجز چند کے نہیں

گھر وہ اپنی ذات میں خود ایک مینارۂ نور تھیں۔ اپنے برادری کو کس طرح منظم رکھنا اور اپنے شوہر کے حلقۂ ارباب کے ساتھ کس خوش اخلاقی سے پیش آنا بہتر طور پر جانتی تھیں اور اسی لئے لوگ فقیر محمد مستری صاحب مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ بھابی صاحبہ کی کشادہ روئی کے قصیدے بھی پڑھتے تھے۔

بھابی صاحبہ میں ایک اور بڑی خوبی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے دوستوں سے آپسی تعلقات بھی استوار رکھنے میں درخشاں رہتیں۔ جناب علی ایم شمسی اور مستری صاحب اور میرے مابین کچھ غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ ایک عرصے تک تعلقات کشیدہ رہے۔ بھابی صاحبہ اس سے باخبر تھیں۔ میں جب کبھی ان سے ملتا اور آس پاس کوئی نہ ہوتا تو وہ شمسی صاحب کے تعلق سے کہتیں۔ "شمسی صاحب آپ کی تعریف کر رہے تھے وہ آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں" اب کسے معلوم ہو کہ یہ جملے حقیقت پر مبنی تھے بھی یا نہیں۔ مگر بھابی صاحبہ کا جو خلوص ان میں پنہاں تھا۔ اُن کی جہاں بینی اور صلح و آشتی پر دلالت کرتا ہے۔ ان کے اس طریقے نے غلط فہمیوں کو کافور بنانے میں بڑا تعاون دیا اور جب میں نے اپنی تصنیف "کوکن کے سپوت" میں شمسی صاحب کا انٹرویو شامل کرنے کی بات کی تو وہ ایسے کھل اٹھیں جیسے ان کا مشن کامیاب ہو گیا ہو۔

۲۰ دسمبر ۸۲ء کو معمولی سے رہن سہن اور خدوخال کی یہ مثالی عورت سپرد خاک ہوگئی۔ موت ہماری زندگیوں کے مابین ایک اٹل حقیقت ہے۔ اس عورت کو بھی موت سے رستگاری نہیں تھی مگر۔ اپنے کاندھوں پر اپنے دکھوں کی صلیب لادے بہت کم لوگ کامیاب زندگی گذارتے ہیں محترمہ حوا بی فقیر محمد مستری ایک ایسی ہی کامیاب زندگی کا نام ہے اور یہ نام اس وقت تک درخشاں رہے گا جب تک کہ اس مقولے پر ہمارا پختہ ایمان ہے۔

ایک کامیاب شخص کی تشکیل میں ایک باہمت عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔

●●

## ضروری معلومات

- اگر چنے کے آٹے سے منہ دھویا جائے، خاص کر سردی کے موسم میں، تو ایسا کرنے سے رنگ صاف ہوجاتا ہے۔
- اگر کوئی بچہ لنگڑا ہو تو بار بار سائیکل چلانے سے پیر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

## غزل

محمد حنیف شباب

تجھ کو پا کر بھی کھو دیا ہم نے
سانحہ یہ بھی سہہ لیا ہم نے
تو نے خود ہی ڈبو لیا خود کو
تجھ کو رسوا نہیں کیا ہم نے
جس کا ادراک ہو نہیں سکتا
اس کو تقدیر کہہ لیا ہم نے
تو کسی کا ہوا نہیں لیکن
اعتبار تجھ پہ بھی کیا ہم نے
خود ہی تریاق بن گئے ہم لوگ
اس قدر زہرِ غم پیا ہم نے
جب طبیعت سنبھل نہیں پائی
سوچ کے تجھ کو رو لیا ہم نے

**نشام:** (مراٹھی افسانوں کے تراجم)
**ترتیب:** ڈاکٹر یونس اگاسکر
**قیمت:** چالیس ۴۰ روپئے
پتہ: بی/ ۳۸ ۔ جے دیو/ ساہکار نگر/ اندھیری (ویسٹ) ممبئی ۔ ۴۰۰۰۵۸

میانی سائز کے ایک سو اٹھائیس صفحات/ بہت ہی خوبصورت قلم کار برونِ منت/ سرورق/ صاف ستھری بے نقص کتابت/ مراٹھی کے آٹھ نمائندہ افسانہ نگاروں کے ترجمے/ سارے عناصر ملکر بے چہرہ شام کو بہت چہرہ عطا کرتے ہیں۔
پروفیسر یونس اگاسکر کا نام ادبی دنیا کے لئے نیا نہیں ہے آپ اردو کے باصلاحیت پروفیسر، نقاد/ لائق مترجم/ ادیب وصحافی اور ان سب سے خاص وخلیق انسان ہیں۔ اگاسکر صاحب نے مراٹھی سے اردو کے قالب میں ڈھالتے وقت بھی اسی چہرہ کیا ہے۔
مراٹھی کے درجن بھر کہانیوں کا ترجمہ کرنا اور جانفشانی تندہی کے ساتھ کہ ترجمہ پر تخلیق کا گمان ہو آسان کام نہیں ہے۔ جو کرتے ہیں انھیں خوب اچھا بیان کرنا کیسے کہتے ہیں۔
پروفیسر اگاسکر صاحب کو اردو/ مراٹھی ہر دو زبان پر دسترس ہے اور وہ مراٹھی الفاظ اور اردو داں حضرات کے مزاج سے واقف ہیں۔ اسی لئے تو ترجمہ کی بال سے باریک راہ سے ہنستے کھیلتے نکل گئے ہیں۔ کہانیوں کا انتخاب اگاسکر صاحب کی باریک بینی اور مراٹھی ادب کے گہرے اور وسیع مطالعہ کا غماز ہے۔ ان کی پہلی کتاب "مراٹھی ادب کا مطالعہ" کو ارباب نقد ونظر نے خوب سراہا تھا۔ امید ہے کہ اب اس کتاب کی بھی خوب پذیرائی ہوگی۔ پذیرائی سے ہماری مراد خرید کر پڑھنے سے ہے۔ اردو مراٹھی کو قریب لانے کی جمع خرچ کرنے والوں کے منہ پر یہ کتاب زناٹے دار طمانچہ ہے بعض طمانچے مشعلِ راہ بھی ہوا کرتے ہیں۔ اگر آدمی حساس دل ہو۔

● **پتھروں کے گیت:** (افسانوں کا مجموعہ)
**افسانہ نگار:** محمود بابیسری
**قیمت:** پچیس ۲۵ روپئے
**پتہ:** ۲۲/۲۸ ۔ ٹانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری ممبئی ۔ ۴۰۰۰۰۹

ایک سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل جناب محمود بابیسری کے افسانوں کی کتاب "پتھروں کے گیت" ہیں۔ ۲۰ بر افسانے شامل ہیں۔ محمود بابیسری نے ۱۹۵۲ء سے اپنے تخلیقی سفر کا آغاز کیا تھا۔ ان کے افسانوں میں روایت کا بھرپور احترام پایا جاتا ہے۔ کردار/ منظر/ مکالمہ سب کچھ ہے اور اپنے پرانے رکھ رکھاؤ کے ساتھ ہے۔ کتاب کے اوراق پر بکھرے ہوئے الفاظ غمازی کرتے ہیں کہ افسانہ نگار کی آنکھوں میں پنپنے اور دگرگوں کرداروں کو دیکھ کر چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ رگوں کے ...

...کا دل دھڑکنے لگتا ہے خوش نگر ہوائیں اس کے چہرے
...تازہ کر دیتی ہیں تو غم روزگار سے اس کی پیشانی پر بل
...تے ہیں۔ بالفاظ دیگر ان افسانوں کی روایتی عمارت عصری
...ت کی جدید ترین رنگ و روغن سے آراستہ پیراستہ ہے
نفیس کاغذ، نفیس چھپائی اور کتابت۔ دیدہ زیب
...ورق اور گرد پوش والی اس کتاب کو تو اردو کے قارئین
...ر بیکر ہی پڑھنا چاہیے۔

**...دور بہمنی میں اردو شاعری۔ (تحقیقی مقالہ)**

مصنف:۔ ڈاکٹر ایم۔ آئی ساجد
قیمت:۔ پینتالیس روپے۔
پتہ:۔ نزد کھمبی مسجد۔ کھام گاؤں
ضلع بلڈانہ ۴۴۴۳۰۳

●

ڈاکٹر ایم۔ آئی ساجد دور بہمنی کی دنیا کے لئے نا پہچانا نام ہے۔ اوراقِ گل، سپنے سلونے، اور آواز کے پتھر کے مصنف ڈاکٹر ساجد شاعر بھی ہیں، ادیب بھی، اردو کے استاد بھی۔ ناگپور یونیورسٹی سے آپ کو دور بہمنی میں اردو شاعری کا آغاز و ارتقاء کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنے پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی زیر نظر کتاب اسی مقالہ کا حاصل ہے۔

چار سو دس صفحات پر پھیلے ہوئے اس مقالہ میں دور بہمنی میں دکنی شاعری، جغرافیائی حالات، اردو تہذیب ادب کا ارتقاء، ترقی پسند تحریک اور جدید شاعری کے ...رات، جیسے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

اصل مقالہ تو کافی ضخیم تھا اور اگر وہ من و عن شائع شائع ہوتا تو ہزار سے بھی زائد صفحات پر مشتمل ہوتا اور تمام تر تفصیل درج ہوتی مگر اردو کے ادباء و شعراء کے سامنے مالی دشواریاں جو ہیں۔ اس کتاب کو شائع کرنے میں فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کی مالی امداد شامل ہے۔

دور بہمنی میں اردو شاعری کے موضوع پر ڈاکٹر ساجد کے اس مقالہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا کیونکہ یہ کتاب جیسی بھی ہو جس قدر بھی ہو بہرحال ہے تو دستاویزی اور تاریخی حیثیت کی حامل!

فاضل محقق نے نہایت باریک بینی سے دور بہمنی شہر اور دیہاتوں کے شعراء کرام کے حالاتِ زندگی اور کلام کے نمونے اکٹھا کئے ہیں۔ یہ بھی کچھ کم دقت طلب کام نہیں ہے

اردو لائبریریوں اور اردو اداروں اور باذوق اردو قارئین سے اس کتاب کو خریدنے کی پرزور اپیل کی جاتی ہے۔ ••

**ڈھلتا سورج (افسانے)**

مصنف:۔ شیخ اسمٰعیل
قیمت:۔
پتہ:۔ ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، گولا مارکیٹ، نئی دہلی

●

اردو رائٹرز گلڈ شانتی نگر دلی نے "ڈھلتا سورج" شائع کرکے باذوق اردو قارئین کو ایک بار پھر نادر تحفہ پیش کیا ہے۔ مذکورہ گلڈ تسلسل اور تندہی سے صاف ستھری اردو کتابیں۔ یہ خدمت اردو نام نہاد اردو اکاڈیمیوں کی خدمات پر بھاری ہے۔

"ڈھلتا سورج" کے نفیس اور سفید کاغذ پر شیخ اسمٰعیل کی

ب درجن کہانیاں شامل ہیں۔ کہانیوں کے کردار اپنے سماج کے
لتے پھرتے کردار ہیں جن کا ہم روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتے
ہیں۔ پلاٹ نہایت جاندار اور الفاظ نہایت شاندار ہیں۔
ام کہانیاں سبق آموز اور انسانی درد سے لبریز ہیں۔ کہانیوں
ں شیخ اسمٰعیل صاحب ایک مخلص افسانہ نگار بن کر ابھرے ہیں
سی لیے کہانی کے الفاظ اثر پذیر رہیں۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

(اقبال)

شیخ اسمٰعیل صاحب نے اس سے قبل "کوکن کے
سپوت" ترتیب دے کر اپنی بہترین صلاحیتوں کا ثبوت
پیش کیا تھا۔ یہ کتاب ان کے ایک متحرک ذہن / باریک بیں
نگاہ / اور حساس دل افسانہ نگار ہونے کا بیّن ثبوت پیش
کر رہی ہے۔

صاف ستھری کتابت / بے داغ چھپائی / دبیز کاغذ
مضبوط جلد بندی / پلاسٹک کوٹیڈ گرد پوش / اور دیدہ
زیب سرورق نے کتاب کو صوری اعتبار سے بھی اہم
بنا دیا ہے۔

| | |
|---|---|
| نشیب و فراز | (شعری مجموعہ) |
| شاعر | ضیاء زخمی |
| قیمت | پندرہ روپے |

پتہ: الحاج محمد طاہر معمار تاجر کراڈ شاپ
مستان چوک کھام گاؤں [illegible]

"زخموں کے چراغ" اور "شیشہ و گل" کے بعد ضیاء زخمی کا تیسرا
مجموعہ اشعار "نشیب و فراز" کی صورت میں منظرِ عام پر آیا ہے
ضیاء زخمی برار کے ان شعراء میں گنے جاتے ہیں جنہوں نے غزل
کے گیسو سنوارنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑا۔ اسے ہر لحاظ
ہر زاویہ سے انہوں نے اپنی غزل کو خوبصورتی اور خوبصورت بانکپن
عطا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے اور جب جی جان سے
کوشش کی جاتی ہے تو کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں کامیابی نصیب
ضرور ہوتی ہے۔

نشیب و فراز کی غزلوں کو کلاسیکی، ترقی، یا جدت پسند جیسی
کسی فریم میں فٹ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ نشیب و فراز کے اشعار
کی دیواریں کلاسیکی ادب کی بنیادوں پر کھڑی ہوئی ہیں۔

قد و گیسو لب و رخسار سے باتیں کی ہیں۔
ہم نے یوں حسن کی سرکار سے باتیں کی ہیں

گل و بلبل، رخِ یار، لب و رخسار کے قصوں سے ہٹ کر شاعر
نے زندگی کے کرب و احساس کو بھی اپنی شاعری کا حصہ
بنایا ہے۔ شاعر نے واردات قلبی کے اظہار کے لئے نئی
علائم و رموز کے استعمال کی بھی کوشش کی ہے۔

ریاض احمد خان، انجم رومانی، منظور ندیم صاحبان نے
ضیاء زخمی کی شاعری اور شخصیت پر مختصراً لکھا ہے۔ اور یہ تحریرات
کتاب کی افادیت میں اضافہ کرتے ہیں۔ خوبصورت سرورق،
میں لپٹی ہوئی یہ کتاب پندرہ روپے کے عوض درج بالا پتہ سے
خریدی جاسکتی ہے۔

## سوال و جواب

چند ناگزیر وجوہات سے "سوال و جواب" کا
سلسلہ بند کر دیا گیا تھا لیکن قارئین کے بے حد اصرار پر پھر سے
ہم نے "سٹار ٹائمز" کو زحمت دی ہے اور وہ تابڑ توڑ
آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے ہیں۔

—ایڈیٹر

# نقشِ کوکن ادبی معمہ - جنوری ۱۹۸۸ء

**شرائط:-** ایک کوپن کے ساتھ ایک نام سے صرف دو حل بھیجے جاسکتے ہیں۔

**پہلا انعام صحیح حل پر:-** آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے نام ماہنامہ نقشِ کوکن سال بھر کے لئے مفت جاری کیا جائے گا۔

**دوسرا انعام ایک غلطی پر:-** آپ کے یا آپ کے دوست کے نام ماہنامہ نقشِ کوکن چھ ماہ کے لئے جاری کیا جائے گا۔

صحیح حل کے سلسلے میں ماہنامہ نقشِ کوکن کے ادارتی بورڈ کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

اس خصوص میں کوئی مراسلت نہیں کی جائے گی۔

(۱) ـــــ کی خوبی یہ ہے کہ جو کچھ کہنا ہو وہ کہہ بھی جائیں اور قانونی گرفت میں نہ آئیں۔ (تقریر) (تحریر) (تنقید) (تنقیص)

(۲) حیرت کی بات ہے کہ ـــــ میری خوشی کا اتنا کچھ خیال ہے لیکن اپنی منکوحہ بیوی کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں (اُس کو) (ان کو) (آپ کو)

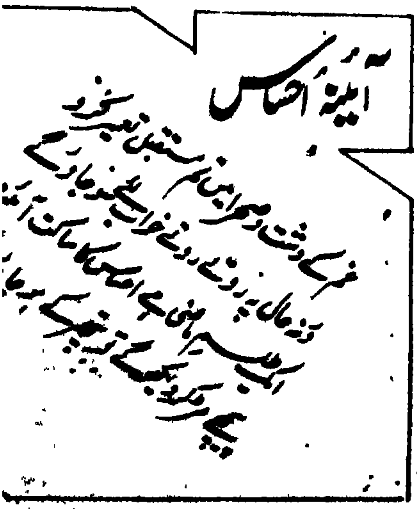
(۳) آپس دشمنی کی بنا پر دونوں نے عدالت کے

چکر میں سب کچھ ـــــ دیا اور دو
دیوالیہ ہوگئے (لٹا) (لگا) (کھپا

(۴) ایک دفعہ پوری کوشش ـــــ پھر
نہ ہوئی تو تقدیر کا لکھا سمجھیں۔ (کریں)

(۵) اگر ہم ـــــ یہ فیصلہ کرلیں کہ کسی کو
کسی صورت میں نہیں دیں گے تو رشوت
بازاری کا خاتمہ ہونے لگے گا (اب
(سب)

(۶) روپیہ کمانا تو ہر کوئی جانتا ہے لیکن
ـــــ جنون بھی بہت لوگوں کو ہے
(لٹانے) (کھپانے)



# بتاؤ تو بھلا

★ نظیر احمد غلام محی الدین قاضی — قاضی پورہ بیڑ

سوال:- وہ کون سا گر ہے جو انسان کو ہر فن مولا بنا دیتا ہے؟

ج:- بے شرمی

سوال:- شادی کی محفل میں لوگوں کی بھیڑ لگ جاتی ہے مگر جلوسِ جنازہ میں کم لوگ شریک ہوتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے؟

ج:- یہ مت سمجھئے کہ لوگ شادی میں آئس کریم کھانے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ شادی کا دعوت نامہ قبل از وقت مل جاتا ہے اس لئے لوگ شرکت کا پروگرام بنا لیتے ہیں جبکہ جنازہ کی خبر اکثر اوقات بعد از وقت مل جاتی ہے اس لئے لوگ شرکت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

★ صلاح الدین بدرالدین نیار — واکولہ بمبئی

سوال:- اگر دنیا میں عورت نہ ہوتی تو؟

ج:- دنیا میں ہر طرف صبر و سکون ہوتا۔ بالکل قبرستان جیسا۔ اسی لئے تو شاعر نے کہا ہے۔
وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

سوال:- اگر دنیا میں مرد نہ ہوتا تو؟

ج:- نہ آپ اس طرح کا سوال کرتے اور نہ جواب دینے کے لئے میں موجود ہوتا۔

★ منیر الدین یعقوب مدنی — ممبرا ضلع تھانہ

سوال:- کہتے ہیں کہ خدا نے عورت کو بے پناہ حسن مگر ناقص دماغ دیا ہے۔ ایسا کیوں؟

ج:- بے پناہ حسن اس لئے دیا ہے کہ مرد اس سے فوراً شادی کرلے اور ناقص دماغ اس لئے دیا ہے کہ وہ مرد سے شادی کرنے میں پس و پیش نہ کرے۔

سوال:- غریب تو بھوک سے مرتے ہیں امیروں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج:- امیر لوگ بدہضمی کا شکار ہو کر چل بستے ہیں۔

★ رکن الدین خطیب — چار بنگلہ / اندھیری بمبئی

سوال:- انسان کو اپنی ذات کا عرفان کب حاصل ہوتا ہے؟

ج:- صوفی منش کو مراقبہ میں یا گیان دھیان سے اور عام انسان کو اپنی بیوی کی زبان سے

سوال:- سچائی کو کاٹنے کے لئے لوگ ایڑی چوٹی کا زور کیوں لگاتے ہیں؟

ج:- اس لئے کہ سچائی ایک زندہ حقیقت ہے۔ اور خنجر اسی کے سینہ میں اتارا جاتا ہے جو زندہ ہو۔

★ امتیاز علی برہان الدین فقیہ — ناگوٹھنہ ضلع رائے گڑھ

سوال:- نقش کوکن کی مقبولیت کا راز کیا ہے؟

ج:- آپ کی دلچسپی اور نقش نوازی

سوال:- آجکل کس قسم کے دوست کو پسند کرنا چاہیئے؟

ج:- اسی قسم کے جو ماضی میں بھی پسند کئے جاتے تھے یعنی وقت پر کام آنے والے۔

## اصلاحِ سخن

زیرِ نظر غزل حضرت مولانا ناطق گلاؤٹھوی مرحوم کی یہ غزل ان کی حیات کے آخری ایام میں اصلاح کی گئی تھی۔ مولانا مرحوم اپنے شاگرد مولانا شاکر ناطقی جو کہ عمر آباد (تملناڈو) میں رہتے تھے کو غزل کی اصلاح کے بعد ایک نوٹ لکھا تھا۔ [ز۔م]

**نوٹ:۔** آپ اپنے خیال میں بہتر سے بہتر مصرعۂ اولیٰ لانے کی کوشش کریں۔ یہ ٹال چال چھوڑیئے موجودہ علالت اور نقاہت۔ سے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ شاید میں اب زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہوں۔ ناچیز [ناطق]

| غزل:۔ مولانا شاکر ناطقیؔ | اصلاح:۔ مولانا ناطق گلاؤٹھوی |
| --- | --- |
| ہے غمِ عشق بلا کیا معلوم<br>~~عشق میں اور ہم کو کیا معلوم~~<br>ابتدا ہے تو انتہا معلوم<br>ہی ہے | مصرعۂ دوم کثیر الورود ہے کئی نے بجنسہٖ لکھا ہے بدلنا پڑا۔ |
| فتنہ بردوش زیرِ قدم<br>~~ہوں فتنے~~ ہے حشر سامانی<br>حسنِ بیباک کی ادا معلوم | ہے حشر سامانی میں تنافر تھا |
| اس سے امید اور ایسی کچھ<br>~~دل اثر کے لیے تڑپتا ہے~~<br>جیسی کچھ ہے مری دعا معلوم | شعر خاصا تھا میں نے مصرعہ بدل کر ترقی د |
| دل کے چارہ ساز ہے اپنی سی<br>~~ابتدائے دردِ عشق کی دیکھی ہے~~<br>ہونے والا ہے کیا خدا معلوم | مضمون کو بلند کر دیا گیا<br>(ناطق) |

# مکتوبات

## یہ غزل تو میری ہے

"نقش کوکن" کا تازہ شمارہ موصول ہوا۔ دوچار ورق ہو صفحہ ۲۱ پر غیر ارادی طور پر نظر ٹھہر گئی۔ اپنی زمانۂ طالب علمی کی غزل جب کسی عبدالرزاق یوسف راول (ممبرا) کے نام سے چھپی ہوئی دیکھی تو میرے حیرت و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ پوری غزل، بجز مطلع و مقطع میں معمولی سی تبدیلی کے "راول" صاحب نے اپنے نام سے "نقش کوکن" میں دھڑلے کے ساتھ چھپواکر دن دہاڑے ڈاکہ مارا ہے۔ مطلع میں صرف لفظ "عشق" کو "پیار" سے بدل دیا ہے۔ یعنی مطلع جو اس طرح ہے کہ:

عشق کا حوصلہ بہت کچھ ہے
بے "بلا آشنا" بہت کچھ ہے ——— کو

"پیار کا حوصلہ بہت کچھ ہے" کر دیا گیا ہے اور بعد کے تین شعر بجنسہٖ ہیں اور البتہ مقطع کا مصرعۂ اولیٰ یوں کر دیا گیا ہے:

ہائے راول آج ان کی بزم کا ——— جو کہ

شعر شتر گربہ ہونے کی وجہ سے بحر ہی سے خارج ہو گیا ہے جو کہ ندید راول کی کور ذوقی اور مذاقِ شعری سے دوری کا بھی غماز ہے۔ میرا مقطع ہے:

آج محفل کا کیوں جمیل اصغر
رنگ بدلا ہوا بہت کچھ ہے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی نوخیز صاحبزادے ہیں جنہوں نے شاعر بننے کے خبط میں میری غزل پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی مگر پکڑے گئے۔

اب کچھ زیر بحث غزل کے بارے میں چند حقائق پیش خدمت ہیں ——— میری غزل مذکورہ جعفر سلیمان ہوسٹل بمبئی کے میگزین میں جب کہ میں وہاں دورانِ تعلیم اقامت پذیر تھا، شائع ہو چکی ہے (ملاحظہ ہو سنہ ۱۹۸۲ کا ۔ غالباً) علاوہ ازیں میں نے اسی غزل کو میں گرلا بمبئی کے ایک مشاعرہ میں پڑھی تھی جس میں مرحوم ادیب مالیگانوی بھی شریک تھے جنہوں نے میری کافی حوصلہ افزائی کی تھی۔ مزید برآں "بزم اقبال صدی" کے موقع پر جلگاؤں کے میونسپل ہال کے مشاعرے میں بھی سنا چکا ہوں جس کو ماہرِ اقبالیات جگن ناتھ آزاد کی صدارت میں والدِ محترم پروفیسر افتخار احمد نعیم صاحب نے زیرِ اہتمام بزم اسعد (ایم ۔ جے کالج جلگاؤں) ۱۹۸۲ء میں منعقد کروایا تھا اور یہی غزل آکاش وانی جلگاؤں کیندر جلگاؤں کے ریڈیائی مشاعرے سے نشر بھی ہو چکی ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر گزارش ہے کہ میرے احتجاج کو آپ آئندہ شمارہ میں شائع فرمادیں تاکہ عبدالرزاق راول صاحب کے متعلق قارئین "نقش کوکن" کوئی رائے قائم کر سکیں اور خود انہیں بھی اپنی اس نازیبا حرکت پر ندامت ہو اور اس سے دیگر حضرات کو عبرت ہو۔ قارئینِ کرام پر یہ تو آشکارا ہو چکا ہوگا کہ:

"بہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

فقط، بمنگ آمیز تشکّر
جمیل اصغر معتبر افتخار نعیم
(دھولیہ)

## آٹھواں چاند

"نقش کوکن" کو جاریے کے بجائے آٹھواں چاند لگ گئے ہیں بہت ہی خوبصورت اور حسین پرچہ ہو گیا ہے۔ کوکن کا بلکہ مہاراشٹر کا عزت مآب پرچہ ہے۔

ہمیں اس بات پر بے حد خوشی ہے کہ پرچے نے ترقی کے ساتھ ... الفاظ کا جیب ... معلوم ہوتا کے پاس نہیں ہے۔ پھر بھی عرض کرتا ہوں،

... کر بار ہے تھے آپ ایڈیٹر صاحب کی تمام ... ہے پڑھ کر خوش ہوتی ہے۔ میں خداوند کریم کا بے حد شکر گزار ہوں ... بخش آرا صاحبہ کا سفرنامہ لکھا ہوا پڑھا تو ہر جگہ پر اس مقام پر جا کر مشاہدہ کیا ہے احساس ہوا جغرافیائی معلومات ملی جو کہ بغیر خرچ کے مجھ بیٹھے ہی حاصل ہوئی ہیں اس کا میں تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔

شرف کمالی ہارسے ہنستے تصویر والے۔ گال ٹکائے ہوئے ہمیشہ ہماری نظروں کے سامنے رہتے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کوکن کے بہت پرانے زمانے کی باتیں شائع کرتے ہیں (یہ سچ بالکل صحیح ہیں) اپنے کوکن کی یہ ہستی نستیہ شوروھک ([illegible]) ہی ہیں۔ ایسا میں خود سمجھتا ہوں جو کہ ہر پرچہ میں آپکا مضمون ابتدائی سے پڑھنا شروع کرتا ہوں تو اختتام پر چھوڑنا ہی چاہتا نہیں۔ اتنا پیارا مضمون معلوم ہوتا ہے اس زمانہ میں بن چھوڑا ہی تھا اور اب بھی میں مجھ کو چھوڑنا ہی سمجھتا ہوں۔ خداوند کریم آپ کو عمر حیات کی زندگی بخشے۔

نقش کوکن میں کل آنے والے شاعروں تو نامور ہی ہیں اور ہمارے کوکن کے شاعر قہر ہسلانی اور ان کے جیسے خیالات کے شاعروں کو میں ہمیشہ دعائیں دونگا۔ دیتا رہوں گا۔

یونس ابراہیم قاضی
(دکانجروڈا - رتناگری)

## نمائندۂ اہلِ کوکن

نقشِ کوکن سے بالواسطہ کو بلاواسطہ سے گہرا رابطہ ہے۔ کوکن کا یہ واحد نمائندہ جریدہ ہے جو اس علاقے کے شاعروں، ادیبوں، قلمکاروں کا نقیب ہے اور اہلِ کوکن کی کماحقہٗ نمائندگی کر رہا ہے۔ میرا کلام گاہے گاہے اس رسالہ میں چھپتا رہا ہے۔ فی الوقت میں اپنا مجموعہ کلام "نقوشِ فردوس" کے نام سے شائع کر رہا ہوں جو عنقریب طبع ہو جائے گا انشاء اللہ

امید کہ آنجناب کا مزاج بخیریت ہوگا
[illegible]

## نکھر نکھار رہا ہے

نقشِ کوکن [illegible] نکھر نکھار رہا ہے۔ آپ کی محنت [illegible] ہے۔ سلور جوبلی نمبر کب شائع ہو رہا ہے؟ انشاء اللہ اس ایک مضمون ارسال کروں گا۔ محترم ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب میں سلام عرض کریں۔

اکبر رحمانی
مدیر آموزگار، جلگاؤں

## نکھار اور کشش

نقشِ کوکن، تبادلہ میں باقاعدہ پا... پہنچ رہا ہے۔ ہم معیار قوم بھی با... آپ کی خدمت میں برابر بھجوا دیتے ہیں۔ آپ اپنے رسالہ ... زبان و ادب اور ملک و ملت کی جو خدمات انجام دے رہے ہیں قابلِ تحسین ہیں۔ نئی نئی تبدیلیوں سے نقشِ کوکن کے نقش ... نکھار اور کشش پیدا کرنے کی سعی بھی نمایاں ہے اور اسے ... بنا دینے کی جدوجہد بھی جاری ہے۔

رسالہ اگرچہ قوم کوکن کی نمائندگی کرتا ہے تو دوسرا ... ثقافت اور ادب کی بدلتی ہوئی قدروں کی علمبرداری بھی ہے ... حصہ میں البتہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کتابت کی جانب ... کا معیار اور بلند ہو سکے۔ ہمارے ہمدم دیرینہ شرف کمالی کی ... شرکت ہر شمارہ میں ہوتی رہتی ہے۔ وہ کھری کھری سنانے ... دور کی کوڑی لاتے ہیں تو ایک گونہ لطف پیدا ہو جاتا ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

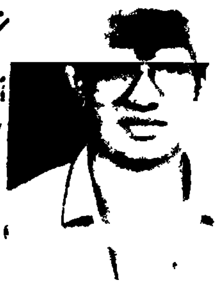
ڈاکٹر [illegible]

اخبار و افکار

نے بن صاد

# ڈاکٹر رضوان اے قاضی

نو عمر ڈاکٹر رضوان اے قاضی نے حال ہی میں ناگپور
ورسٹی سے فرسٹ کلاس میں ایم بی بی ایس کا امتحان،
کیا ہے اور فی الوقت ناسرواہسپتل بمبئی میں زیر تربیت
ہیں۔ صرف ایم بی بی ایس
کر لینا ہی آپ کی منزل
نہیں۔ ایم ڈی کرنے اور
آگے بڑھنے کا عزم صمیم
رکھتے ہیں۔ ابتدا ہی سے
ڈاکٹر رضوان کا تعلیمی ریکارڈ
نہایت شاندار رہا ہے۔



ٹ میری بائیکلہ کے ممتاز طالب علموں میں آپ کا شمار ہوتا
۔ فرسٹ ایر ایم بی بی ایس میں ناگپور یونیورسٹی نے آپ
ولڈ میڈل سے سرفراز کیا۔ آپ پروفیسر اے اے قاضی
رنسپل رشیدہ قاضی کے فرزند ارجمند ہیں۔ والدین کی
خود بھی خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے ہیں۔ آپ کی دلی
ش ہے کہ ؎
ر جس دل میں ہو اس دل کی دوا بن جاؤں

ادبین المسلمین — موضع بندیری تعلقہ منڈنگڑہ
۔ جویل محلہ ہمدد محلہ اور اوبر محلہ کے درمیان پچھلے چار
وں سے جو تنازعہ جاری تھا ۲۲ر دسمبر ۱۹۸۷ء کو جناب
ابراہیم بہ کار (صدر منڈنگڑہ تعلقہ کانگریس آئی) کی

ری ۸۸

تقریباً ۱۲ گھنٹے جاری میٹنگ جس میں قریب جوار کے بہ
مسلم برادران شریک تھے اس تنازعہ کے اختتام کا سبب بنی حالانکہ
اس سے قبل بھی بارہا کوششیں کی گئی تھیں مگر کامیاب نہ ہوئیں
اور آخر وہ وقت آیا اور اللہ نے توفیق دی تو بلا شرط بھی
مسلم بھائی آپس میں بغلگیر ہو گئے۔

اس تنازعے کو مٹانے کیلئے جو وفود شریک تھے ان میں
سبحان پرکار، رشید دابھیلکر، قادر سرابشے، رحمٰن قاسم الڈرے
عارف سیمابی، نواب پرکار، سلطان حسین، احمد مقادم، علی
پرکار برادران اور انتولے برادران کے نام قابل ذکر ہیں۔

## کوکن میں دوسرے مہر علی سینٹر کا قیام

تعلقہ راجہ پور ضلع سندھودرگ کے ایک چھوٹے سے
گاؤں میں جہاں طبی امداد یا سہولت کا فقدان تھا یوسف
مہر علی سینٹر نے طبی جانچ کا مرکز قائم کر کے عوامی خدمت کے
اپنے جذبہ کا ایک اور ثبوت دیا۔

پنویل ضلع رائے گڈھ میں تارہ باسپارہ کے مقام پر
قائم کردہ مرکز نے ادیباسیوں کا جو خدمت کیا ہے وہ ایک
روشن مثال ہے اسی سے متاثر ہو کر سینٹر نے یہ دوسرا مرکز
قائم کیا جس کا افتتاح رکن پارلیمانی اور حلقہ کے محبوب
رہنما شری مدھو دنڈوستے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔
گرام واسیوں نے خطۂ اراضی مہیا کرنے کے سلسلہ میں
اہل جن حضرات نے عطیات دیئے اور عمارت تعمیر کی
گئی اس کار خیر میں ڈاکٹر جی جی پاریکھ کا مساعی قابل قدر
ہیں

نائب صدر عیسیٰ فرنیچر مالا کے فرزند عارف کی شادی زاہدہ
بنت عبدالمجید پاریکھ کے ساتھ ۱۵ر نومبر ۱۹۸۷ء کو گرانٹ میڈیکل کالج
جمخانہ گراؤنڈ، میرین ڈرائیو میں انجام پائی ٥

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

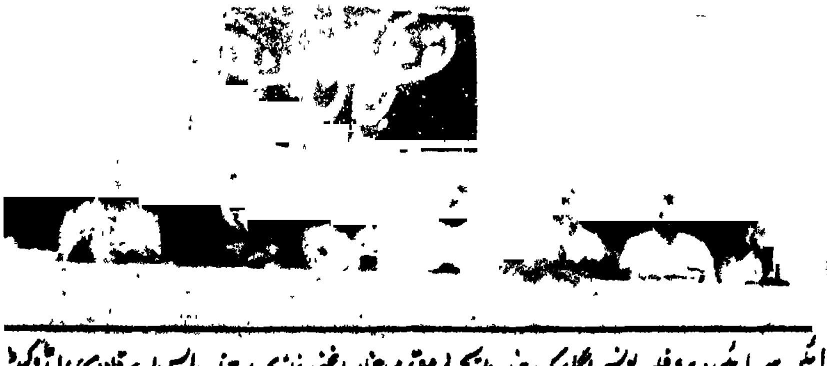


دائیں سے بائیں: ڈاکٹر عبدالوہاب دانش، پروفیسر بی چوپنے، ڈاکٹر عبدا
اور محمود مستری صاحبان نظر آرہے ہیں۔

# نقش کوکن ٹیلنٹ [illegible] بمبئی کا
# جلسۂ تقسیم انعامات و اسناد

۲۴ جنوری ۱۹۸۸ء کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی کے زیر اہتمام داؤد فاضل بھائی آڈیٹوریم بمبئی میں جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات منعقد ہوا۔ صدارت شری بی بی چوپنے (ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن حکومت مہاراشٹر) نے فرمائی۔ اس جلسہ میں کوکن میں واقع اردو اسکولوں کے ایس ایس سی کے نتائج کی بنیاد پر مثالی مدارس اور مثالی طلبہ و طالبات کو انعامات مومنٹو اور اسناد پیش کی گئیں نیز آل کوکن تقریری/تحریری مقابلوں میں اول/دوم/سوم آنے والے طلبہ و طالبات کو بھی نقد انعام اور سندیں دی گئیں علاوہ ازیں حکومت کی جانب سے ترقی اور ممتاز عہدوں پر فائز ہونے والے پانچ معززین نیز صدر مدرسین کو ان کی ۲۵ سالہ طویل خدمات کے اعتراف میں اعزازات دیئے گئے۔

مذکورہ فورم کے سیکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر نے استقبالیہ تقریر کی اور مہمانوں کا تعارف کرایا اور نقش کوکن ٹرسٹ کے سیکریٹری جناب فقیر محمد مستری نے فورم کی سرگرمیوں اور کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ اس پروگرام میں جنا اور محترمہ حمیدہ ڈار (ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر میونسپل کارپوریشن بمبئی) مہمانِ خصوصی تھے۔۔۔۔ اس موقع پر پرنسپل حمیدہ علی ایم شمسی اور ڈاکٹر یونس اگاسکر نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جلسے کی نظامت جناب غنی غازی نے فرمائی اور رسم شکریہ فوا ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے ادا کی۔ اس پروگرام کی کفالت ڈاکٹر عبدالوہاب ڈانش اور شیخ عبدالرزاق ابراہیم صاحبان نے فرمائی تھی۔ جلد نائنل تقریری مقابلے ہوئے۔ جناب غنی غازی، نورجہاں نور، اور مسز رقیہ نائیک صاحبہ نے جج کے فرائض انجام د [illegible] نیز تقریری مقابلہ کی کامیاب طالبات کو کتابیں پیش کیں



دائیں سے بائیں: پروفیسر یونس اگاسکر، جناب ایچ بی مقدم، جناب غنی غازی، جناب ایس اے قادری، ایڈوکیٹ ڈاکٹر عبدالوہاب دانش، پروفیسر چوپنے، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، جناب محمود مستری
محترمہ حمیدہ ڈار صاحبہ

# نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے جلسہ تقسیم انعامات کی جھلکیاں



صدر جلسہ شری بی. بی. چوہنے (ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن حکومتِ مہاراشٹر)، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (چیئرمین نقش کوکن ٹیلنٹ فورم)، جناب محمود مستری (مہمانِ خصوصی)، اور ڈاکٹر عبدالوہاب دانش (پروگرام کے کفیل) ........
آل کوکن فائنل تقریری مقابلوں میں حصہ لیتے اور انعام پانے والے طلبہ و طالبات فرحانہ عبدالحمید دیشمکھ (توڑیل) صفورہ علی میاں ڈودکے (مہسلہ)، فرحین ماسٹر (پنویل)، نورالنساء عبدالصمد شیخ (سوپارہ)، سبینہ لیاقت علی غیبی (قصبہ) زہرہ عباس مجوانے (داپولی) اور الطاف حسین ماپکر (چپلون)
کے ہمراہ دیکھے جاسکتے ہیں۔



دائیں سے بائیں:۔ پروفیسر (ڈاکٹر) یونس اگاسکر، جناب ایچ بی مقدم، جناب ایس اے قادری (میٹروپولیٹن مجسٹریٹ)، ایڈوکیٹ ایم ای قاضی (ناشر)، ڈاکٹر عبدالوہاب دانش لائیک پی، پروفیسر بی بی چوہنے (صدر جلسہ) غنی غازی (ناظم جلسہ)، اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نظر آرہے ہیں۔

## بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک ترقی کی شاہراہ پر

پدم شری زرینہ۔ جی۔ رنگون والا، ایگزیکیٹیو واٹس چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک لیمیٹیڈ، مسرت کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ بینک ہمہ جہت ترقی کرکے یکم جولائی ۱۹۸۷ء کو اپنے وجود کے ۵۰ ویں مالی سال میں داخل ہوا۔ اور پورے ملک کے کوآپریٹیو سیکٹر کے بینکوں میں ڈپازٹ، ورکنگ فنڈ اور خالص منافع کے لحاظ سے اپنے مثالی اور اعلیٰ مقام کو برقرار رکھ سکا۔

**خالص منافع:** ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بینک نے =/۱۲ + ۲۸۰۰۰ (ایک کروڑ ستاون لاکھ اٹھائیس ہزار روپئے) منافع کمایا۔ جب کہ گذشتہ سال منافع =/۱۱۹۹,۰۰۰ (ایک کروڑ انیس لاکھ ننانوے ہزار روپئے) تھا۔ ۱۲ فیصد ڈیویڈنڈ کی شرح کو برقرار رکھا گیا۔ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس کی سفارش کی ہے۔ ملٹی اسٹیٹ کوآپریٹیو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت اس سے زیادہ دینے کی اجازت نہیں ہے۔

**ڈپازٹس:** بینک کے کل ڈپازٹس =/۲,۱۴,۵۰,۰۰,۰۰۰ (دو ارب چودہ کروڑ پچاس لاکھ روپئے) سے بڑھ کر ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کو =/۲,۶۴,۳۷,۰۰,۰۰۰ (دو ارب چونسٹھ کروڑ سینتیس لاکھ روپئے) ہو گئے۔ ڈپازٹس میں اضافے کی یہ شرح ۲۵-۲۳ فیصد ہے جو ساری بینک انڈسٹری کی ۱۶ فیصد سے زیادہ رہی۔ اور کھاتوں کی کل تعداد ۴,۰۲,۰۰۰ (چار لاکھ دو ہزار) سے بڑھ کر ۴,۲۶,۰۰۰ (چار لاکھ چھبیس ہزار) ہو گئی۔

**پیڈ اپ شیئر کیپٹل:** کل پیڈ اپ شیئر کیپٹل ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کو ۲,۰۹,۰۰,۰۰۰ (دو کروڑ نو لاکھ) تھا، جو ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کو =/۲,۲۷,۰۰,۰۰۰ (دو کروڑ ستائیس لاکھ روپئے) ہو گیا، اور شیئر ہولڈروں کی کل تعداد ۱,۰۲,۹۱۳ (ایک لاکھ دو ہزار نو سو تیرہ) سے بڑھ کر ۱,۰۵,۸۸۴ (ایک لاکھ پانچ ہزار آٹھ سو چوراسی) فروری ۱۹۸۸ء ہو گئی۔

**ریزرو اور دوسرے فنڈز:** گذشتہ سال کے اختتام پر ریزرو اور دوسرے فنڈز کی رقم ۹,۷۸,۰۰,۰۰۰ (نو کروڑ اٹھتر لاکھ روپئے) تھی جو ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کو =/۱۱,۴۷,۰۰,۰۰۰ (گیارہ کروڑ سینتالیس لاکھ روپئے) ہو گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۸-۱۷ فیصد کا اضافہ ہوا۔ جس سے بینک کا ذاتی فنڈ جو پیڈ اپ شیئر کیپٹل اور ریزرو پر مشتمل ہے۔ =/۱۳,۷۴,۰۰,۰۰۰ (تیرہ کروڑ چوہتر لاکھ) پر پہنچ گیا۔ یہ ٹوٹل ڈپازٹ کا ۵-۲۰ فیصد ہے۔

**قرضے:** ۳۰ جون ۱۹۸۶ء تک کل قرضے =/۰۰۰... (... ستانوے کروڑ نواسی لاکھ روپئے) کے دیئے گئے تھے جو بڑھ کر ۱۹۸۷ء کو =/۱۲۸,۸۸,۰۰,۰۰۰ (ایک ارب ۲۸ کروڑ اٹھاسی لاکھ روپئے) ہو گئے۔ دوران سال اضافے کی یہ شرح ۳۶ ... رہی۔ ترجیحی سیکٹر کو مد نظر رکھتے ہوئے بینک ۲۰ نکاتی ... کے تحت کمزور طبقات کو زیادہ قرضے دینے کی ہر ممکن کوشش ... ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ۲۰ نکاتی پروگرام سمیت ترجیحی سیکٹر کا حصہ ۵۳ فیصد ... فیصد بڑھ کر ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ۶۱-۶۰ ہو گیا۔

**فارن ایکس چینج کا کاروبار:** ملک کا ایکسپورٹ ... اور فارن ایکس چینج حاصل کرنے کے لئے بینک نے اپنی ... رکھی ہے۔ اس سال کے دوران بینک کے ایکسپورٹ ... =/۹۹,۲۰,۵۹,۰۰۰ (ننانوے کروڑ بیس لاکھ انسٹھ ...) کا کاروبار کیا۔ ایمپورٹ سیکشن نے =/۹,۴۹,۰۰۰ ... کروڑ نو لاکھ انچاس ہزار روپئے) کا کاروبار کیا۔ اس طرح ... بھی مدد دی۔ غیر ملکوں میں آباد ہندوستانیوں کے ... ہندوستانی روپئے اور غیر ملکی کرنسی میں حاصل کرنے ... بینک کی کوشش بدستور جاری ہے۔ ۳۰ جون ... غیر ملکوں میں آباد ہندوستانیوں کے کھاتے کی تعداد ...

(تین ہزار چھ سو اکیس) رہی اور ایسے کھاتوں کی کل ڈپازٹس
=/۱۱٫۷۱٫۵۵٫۰۰۰ (گیارہ کروڑ اکہتر لاکھ پچپن ہزار روپئے) رہی۔

**ورکنگ کیپٹل** :- بینک کا ورکنگ کیپٹل ۲۶۳ کروڑ روپئے سے بڑھ کر ۳۲۵ کروڑ روپئے ہو گیا جس سے گذشتہ سال کے مقابلہ میں بینک کی ہمہ جہت ترقی واضح ہو گئی ہے۔

**ٹریننگ** : بینک اپنے معیار کو بڑھانے کے لئے عملے کو کام میں ٹریننگ دینے میں برابر توجہ دیتی ہے۔ دوران سال بینک کے عملے کو کاروبار میں مہارت حاصل کرنے اور گاہکوں کو بہتر خدمات انجام دینے کے لئے بینک کے قائم کردہ شیخ محمد علی اللہ بخش کو آپریٹیو بینکرس ٹریننگ کالج میں بھیجا گیا۔ اب یہ کالج اربن بینکنگ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ بیادگار شیخ محمد علی اللہ بخش صاحب بینک کے فاؤنڈر چیرمین کے نام سے جانا جائے گا۔ اور یہ انسٹی ٹیوٹ ٹریننگ کے علاوہ ریسرچ کی بھی تربیت دے گا۔

**شاخیں** :- ۳۱ مارچ ۱۹۸۷ء تک بینک کی ۳۲ شاخیں تھیں جو ریاست مہاراشٹر، گجرات، دہلی اور نگر میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ بینک کا ہیڈ آفس جو بمبئی میں واقع ہے، حال ہی میں بینک نے اندھیری (بمبئی) میں شاخ کھولی ہے۔ اور زیادہ برانچیں ریزرو بینک سے اجازت حاصل ہونے پر کھولنے کا ارادہ ہے۔

## پدم شری زین جی رنگون والا مارکٹنگ مین آف دی ایئر

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک لمیٹیڈ کے ایگزیکیٹیو وائس چیرمین اور منیجنگ ڈائرکٹر پدم شری زین جی رنگون والا کو اس سال کا مارکٹنگ مین قرار دیا گیا انہوں نے سور ٹرافی ۱۹۸۸ء آئی ایم جیت لی ہے۔

۲۰ جنوری ۱۹۸۸ء کو الیف آئی سی آئی اڈیٹوریم میں نائب صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے ۱۰ ویں انٹرنیشنل مارکٹنگ کانگریس کا افتتاح کیا تھا جہاں پدم شری کو فرما ...

رنگون والا کو ٹرافی اور سرٹیفکیٹ پیش کیا گیا۔ یہ ٹرافی انسٹی ٹیوٹ آف مارکٹنگ اینڈ مینجمنٹ اور آسٹریلیا بیلجیم فرانس، اٹلی، نیدرلینڈ، برطانیہ اور روس کی مختلف بین الاقوامی جماعتوں کی جانب سے پیش کی جاتی ہے۔

پدم شری رنگون والا کو یہ انعام ان کی انتظامی صلاحیت مخلصانہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے دیا گیا ہے انہوں نے پوری زندگی بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کی ترقی میں صرف کر دی ہے جو کہ ۱۹۳۹ء میں صرف ۱۰۶۰۰ روپے کے حقیر سرمایہ سے شروع کیا گیا تھا اب ایک لاکھ ممبران ہیں ورڈپازٹ کی رقم ۲۶۵ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ اور سرمایہ کاری ۳۲۵ کروڑ روپئے سے زیادہ ہو چکی ہے یہ بینک اب کوآپریٹیو سیکٹر میں ملک کا سب سے بڑا بینک ہے۔



جناب غلام غوث (چیرمین) اور پدم شری زین جی رنگون وا(لا) (ایگزیکیٹیو وائس چیرمین اور منیجنگ ڈائرکٹر) وزیر اعظم شری را(جیو) گاندھی کو قحط ریلیف فنڈ کے لئے دس لاکھ روپئے کا چیک (پیش) کرتے ہوئے۔

## جناب داؤد حسن شریف کو صدمہ

کوکن کی معروف شخصیت جناب داؤد شریف کی اہلیہ محترمہ رابعہ کا ۶۲ سال کی عمر میں انتقال ہو(گیا) ...

## "زمزمہ" کا استقبال



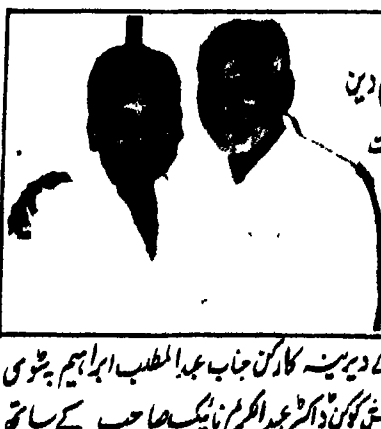
کوکن کے معروف شاعر جناب قاضی فراز احمد جو ان دنوں دوحہ قطر میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ ان کا پہلا مجموعۂ کلام "زمزمہ" شائع ہو گیا ہے۔ ۲۸ جنوری ۸۸ء کو اس کے استقبال کے لئے بمبئی میں ایک شاندار مشاعرہ منعقد ہوا۔

## سیرت لکچر

۳۰ جنوری ۸۸ء کو انجمن اسلام میں معین الدین حارث مرحوم میموریل سیرت لکچر ڈاکٹر گوپال سنگھ گورنر آف گوا نے دیا۔ بمبئی کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا (صدر انجمن اسلام) نے صدارت کی۔

## اردو یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ

ممبر پارلیمنٹ سید شہاب الدین نے وزیر اعظم راجیو گاندھی کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں انھوں نے مرکزی حکومت کی جانب سے اردو یونیورسٹی قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔



★ مشہور عالم دین جناب احمد دیدات کے اعزاز میں بمبئی میں منعقدہ ایک پروگرام میں ماہ نامہ نقش کوکن کے دیرینہ کارکن جناب عبدالمطلب ابراہیم پٹھوی، ایڈیٹر ماہ نامہ نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں۔

فروری ۸۸ء

**اردو کانفرنس** :- انجمن ترقی اردو ہند کے زیر اہتمام دہلی میں آ... کانفرنس کی تاریخیں طے ہو گئی ہیں۔ یہ کانفرنس ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ مارچ ۸... منعقد ہوگی۔

"نقش کوکن" کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ "نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ ر... نمبر ۳۰۰۶" کی ملکیت ہے۔

### نقش کوکن کی قیمت میں اضافہ

کاغذ، کتابت، طباعت، روشنائی اور دیگر ضروری اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل گرانی کے سبب ماہنامہ نقش کوکن کی قیمت میں معمولی اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین نقش کوکن حسب سابق تعاون فرماتے رہیں گے۔

فی شمارہ - پانچ روپئے۔ سالانہ (اندرون ہند) ۵۰ روپئے

(ادارہ)

پتہ :- ۴۴ جیل روڈ ایسٹ، ڈونگری، بمبئی ۹

## ڈاکٹر رخسانہ اسماعیل قاضی ۔ بجگاؤں

رتناگری کے جناب اسماعیل قاضی کی دختر رخسانہ ایم بی بی ایس کے امتحان میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ انہوں نے ثانوی تعلیم کانونیٹ میں اعلیٰ تعلیم رودہیا کالج میں اور ایم بی بی ایس کی تعلیم گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی سے حاصل کی۔ یہ رتناگری ضلع کی پہلی مسلم خاتون ہے جس نے ایم بی بی ایس پاس کیا ہے ۔

مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط

کوئی انسان نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی۔

موضع فردوس دکھیڈ۔ رتناگیری کی باشندہ محترمہ آمنہ بی بی زوجہ ملّا شرف الدین (عرف دادا میاں) معروف جوکہ معروف خاندان میں بلکہ پوری رشتہ داری میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ اور واجب الاحترام ہستی تھیں شب دوشنبہ بتاریخ ۱۸ جنوری ۸۸ء علی الصباح ۲ بجے اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ مرحومہ موصوفہ کو فوری علاج کے لئے میرج کو لے جائی گئی تھیں مگر دیگر علاج امر محال ہونے کی وجہ سے وطن کی طرف واپسی ہونے کے دوران مالک حیات و ممات کے حکم کے ماتحت کولہاپور اور کراڈ کے درمیان ملک الموت نے ان کی روح قبض کرلی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ محترمہ کی تجہیز و تکفین فردوس میں اسی شام کو واقع ۵ بجے واقع ہوئی۔ خداوند قدوس مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں لیکر جنت النعیم میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو راضی برضائے مولیٰ رہنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

## خوشتر گرامی

اردو کے مشہور ماہنامہ بیسویں صدی کے بانی ایڈیٹر جناب رام رکھا مل خوشتر گرامی کا ۱۵ ر جنوری ۸۸ء کو دوپہر یہاں کے ایک اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ آپ ۸۶ سال کے تھے ماہ نامہ [illegible]

خوشتر گرامی نے بیسویں صدی کی اشاعت ۱۹۳۴ء میں لاہور سے شروع کی۔ وہ تقسیم وطن کے موقع پر دہلی آگئے تھے اور یہ رسالہ ساتویں دہائی کے ابتدائی برسوں تک ان کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ خوشتر گرامی کے پسماندگان میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔

## ستیش بترا

اردو کے مشہور افسانہ اور ناول نگار جناب ستیش بترا کا ۸ا ر جنوری ۸۸ا کو فریدآباد میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو کینسر کا مرض تھا۔ ستیش بترا ضلع جہلم (پاکستان) میں ۱۹ مارچ ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد رگھولال ناتھ بترا سیشن جج تھے۔ ستیش بترا نے ۱۹۴۲ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور سینٹ جونس کالج آگرہ سے انگریزی میں ایم اے کیا تھا۔

تالیف

لائق عبدالکریم قاضی

# تذکرہ شعرائے کوکن

بزم فروغ ادب کوکن، مہاڈ، ضلع رائے گڈھ (مہاراشٹر) کی تالیف "تذکرہ شعرائے کوکن" کوکن کے تقریباً چونسٹھ شعراء کے مختصر تعارف، کلام اور تصویر سے مزین ہے۔ کوکن کے موجودہ ادب نواز حضرات کا یہ فرض ہے کہ اپنے گھروں میں اس کتاب کی ایک ایک جلد محفوظ کریں تو آنے والی نسلوں کو بھی اپنے بزرگوں کی شاعری و تعارف سے محظوظ و روشناس ہونے کا موقع ملیگا۔ کتاب کی چند اغلاط سے قطع نظر دیکھا جائے تو مرتبین حضرات مونس اعظمی اور رشید آثار صاحب نے نہایت ہی بلیغ، دور رس اور دیانت داری سے فرض کو نبھایا ہے۔

کوکن کے کہنہ مشق اور نو آموز شعراء کو ایک جگہ جمع کرنا منت اور خدمتِ ادب کا بیّن ثبوت اور بزم کا عظیم کارنامہ ہے۔

بزم کا پیش لفظ "منظور ہے گذارش احوال واقعی" علم دوستی، حق گوئی، تعمیری اور خدمت ادب کے واضح تحریر ہے۔ جن حضرات نے تذکرہ شعرائے کوکن کا دامے، درمے، سخنے تعاون کیا ہے۔ وہ واقعی قابلِ ستائش ہیں۔

## فاروق اسکول گرلز کی کامیابی

اے ایچ واڈیا اسکول میں سائنس کی نمائش میں صفائی بجلی تیار کرنا۔ خام مال کو منتقل کرنا۔ ان چیزوں سے منسلک ماڈل فاروق ہائی اسکول کی طالبات نے بہترین طریقے سے تیار کئے ان طالبات کی کارگذاری کو دیکھ کر جج صاحبان بہت ہی خوش ہوئے۔ اور تقریباً سبھی پراجیکٹ کو انہوں نے انعامات سے نوازا اسی اسکول کی نہم جماعت کی طالبہ حنا کوثر بنت عبدالغفار مغل کو انعام سے نوازا گیا۔ ہم پرنسپل صاحبہ اور دیگر اسٹاف کو بھی مبارکباد دیتے ہیں۔ ناہید انجم جوگیشوری (ویسٹ)

## ستاروں سے آگے شائع ہوگئی

مشاعرہ ادبیہ اور اردو کی استاد محترمہ نورجہاں نور صاحبہ کی دوسری تصنیف "ستاروں سے آگے" (تقریروں کا مجموعہ) زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آگئی ہے ایک سو بیانوے صفحات کی اس کتاب کی قیمت پچیس روپئے ہے۔ اس سے قبل محترمہ نورجہاں نور کی قطعوں کا مجموعہ "نئی روشنی" شائع ہو چکا ہے۔

## پرنسپل علی خان اسپتال میں تقرریاں۔

پرنسپل علی خان اسپتال کے چیف ایگزیکیٹو، ڈاکٹر این اے صدیقی کی اطلاع کے مطابق مذکورہ اسپتال میں مسز اوشا اگ بوٹ والا کا بحیثیت ڈائرکٹر نیز ڈاکٹر شیخ محمد عارف، ڈاکٹر عرفان خطیب اور ڈاکٹر نوبت مرچنٹ کو معاون آپتھالمولوجسٹ مقرر کیا گیا ہے۔

# انڈو عرب سوسائٹی کا مطالبہ

ہم تمام انصاف پسند عوام کے لئے یہ افسوس کا مقام ہے کہ اسرائیلی حکام نے غازہ اور مغربی پٹی پر بسنے والے اُن امن پسند فلسطینی عربوں کا عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے جو نہایت پُر امن طریقے سے اپنے سیاسی و انسانی حقوق کے حصول کے لئے تحریک چلائے ہوئے ہیں۔ اسرائیلی حکومت نے مذکورہ علاقوں میں بربریت، دہشت گردی اور قتل غارت گری عام کر رکھی ہے۔ وہ ان ناجائز طریقوں سے فلسطینی عوام کا جذبۂ آزادی سرد کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔

انتہا یہ ہے کہ اسرائیل فوجیوں کی نہتّے عوام پر بے رحمانہ فائرنگ کے نتیجے میں سینکڑوں عرب شہید و ہلاک ہو چکے ہیں۔ بے شمار افراد زخمیوں کی صورت میں اسپتالوں میں معقول علاج کو ترس رہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بے گناہ نوجوانوں کو بے دردی سے جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے ٹھونس دیا گیا ہے۔

جون ۱۹۶۷ء سے اسرائیل نے اپنی ان دہشت پسند سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے اور تب سے اب تک فلسطینی عرب تمام انسانی و سیاسی حقوق سے محروم ہیں۔ اسرائیل کا یہ منصوبہ ہے کہ وہ عرب مسلم آبادی کو ختم کر کے بیت المقدس کی عظمت کو پامال کر دے اور بیت المقدس کو شہید کر کے ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے صیہونی خواب کو پورا کرے۔ اقوام متحدہ ناوابستہ ممالک کانفرنس اور سلامتی کونسل کی تمام کوششیں اسرائیل سے مقبوضہ علاقے خالی کرانے میں ناکام ہو چکی ہیں اسرائیل کی یہ شر پسندی اور ڈھٹائی نہ صرف عربوں کے خلاف بلکہ دنیا کے تمام انصاف پسند عوام کے خلاف ہے۔

ہندوستانی عوام اور قائدین نے ہمیشہ ہی فلسطینی عوام کے کاز کی حمایت کی ہے۔ خصوصاً مہاتما گاندھی پنڈت جواہر لال نہرو، شریمتی اندرا گاندھی اور ملک کے موجودہ محبوب وزیر اعظم راجیو گاندھی نے بھی ہمیشہ فلسطینی ریاست کے قیام کے لئے فلسطینی تحریک آزادی کو ہر ممکنہ امداد دی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہزاروں شہیدوں کا یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اسرائیل کو فلسطینیوں کو آزاد کرنا ہی ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ دن جلد آئے جب فلسطینی عوام بھی آزادی کا سانس لے سکیں۔

ہم صیہونیت پسند اسرائیلی حکام سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فلسطینی مقبوضہ علاقے فوراً خالی کرے۔

**ڈاکٹر نجمہ ہپت اللہ**

ممبر پارلیمنٹ صدر انڈو عرب سوسائٹی

## محبوب ایجوکیشنل ٹرسٹ جنجیرہ (مروڈ)

مروڈ جنجیرہ میں مذکورہ اسکول کے پرائمری سکشن کا افتتاح مرحوم نواب سیدی محمد خاں آف جنجیرہ کی یاد میں قائم کیا جا رہا ہے ۱۷ ؍ دسمبر کو کمل ٹاکیز دربار روڈ جنجیرہ مروڈ میں عالیجناب بیرسٹر عبد الرحمٰن انتولے (سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر) کی صدارت میں افتتاح کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس میں پروفیسر رام میگھے صاحب (وزیر اعظم تعلیم مہاراشٹر) مہمان خصوصی ہونگے۔ سیدی صاحب محمود خاں (نواب آف جنجیرہ) انعامات تقسیم کریں گے۔ جلسے کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی انجام دیں گی۔ کوکن بینک کے وائس چیئرمین جناب علی ایم شمسی مہاراشٹر کالج کے پرنسپل اے اے منشی شری رویندر راوت (سابق وزیر مہاراشٹر) شری دبائی گوڈے ایم ایل اے اور جناب عبد الرحمٰن خطیب صدر انجمن اسلام جنجیرہ جناب مسعود بیشی امام اور کئی مقررین خصوصی طور پر شرکت کریں گے۔

جناب فیروز داماد کی اطلاع کے مطابق یہ پروگرام ۱۷ ؍ دسمبر ۱۹۸۷ء کو سہ پہر ۳ بجے کمل ٹاکیز میں ہونے والا تھا لیکن اب یہ پروگرام اسی روز صبح دس بجے منعقد ہوگا۔ یہ پروگرام کی تبدیلی نوٹ کی جائے۔ مذکورہ اسکول کے ٹرسٹیوں اور

ساف نے بڑی تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے ۔

## جامع مسجد پیوسے ٹرسٹ کا انتخاب

### اسمائے عہدیداران و اراکین

ب عبداللطیف خان محمد شریف خان سرگروہ — صدر
محمد اقبال خان حبیب اللہ خانسے سرگروہ — نائب صدر
دلاور خان علی خانسے سرگروہ — جنرل سیکریٹری
آصف خان حاجی منیر خان سرگروہ — جوائنٹ سکریٹری
روشن خان اکبر خان سرگروہ — ،،
مصطفےٰ خان محمد علی خاں سرگروہ — خازن
گلزار خان جمالے خان سرگروہ — نائب خازن

### کابینہ کے اراکین

ابراہیم خانے عمر خانے سرگروہ — ،،
عبدالرزاق خان دلاور خاں سرگروہ — ،،
عبدالرحمٰن خان خورشید خان سرگروہ — ،،
حاجی عبدالغفور خان فرید خاں سرگروہ — ،،
داؤد خان عبدالستار خاں سرگروہ — ،،
اسماعیل خان داؤد خاں سرگروہ — انٹرنل آڈیٹر

### تعمیر کمیٹی

۔ روشن خان قطب الدین خاں سرگروہ (ایڈوکیٹ ہائیکورٹ) ن ۔ جناب ابراہیم خان عمر خاں سرگروہ " سکریٹری " ب حاجی عبدالغفور خانے فرید خاں سرگروہ ۔ جناب عبداللطیف نا محمد شریف خاں سرگروہ ۔ جناب دلاور خان علی خان سرگروہ ۔

## "بمبئی میں ہنسی کا ہنگامہ"

نئے سال کے پُرمسرت موقع پر داکھول ایجوکیشن سوسائٹی نے وزیر صحت جناب بھائی ساونت کی صدارت میں برلا ماتوشری ہال میں بنام " ہنسی کا ہنگامہ " ایک ثقافتی پروگرام مرتب کیا تھا جس میں مہمان خصوصی وزیر اوقاف مکرم جناب سید احمد صاحب تھے ۔ سوسائٹی کے سوینیر کا افتتاح جناب حسین دلوائی (ایم پی) کے ہاتھوں ہوا۔

اس پروگرام میں داکھول سے بہت سارے مہمانان نے شرکت کی جن میں خاص کر انا صاحب شرگاؤنکر آفاق احمد قریشی و آدم بھائی باننے کے نام قابل ذکر ہیں پروگرام کو کامیابی تک پہنچانے کا سہرا سوسائٹی کے قائم مقام صدر جناب عثمان عبداللہ پٹنی صاحب و دلبر حسین عباس باننے اور ان کے نوجوان ساتھی لیاقت عباس باننے رفیق جمعدار، محمد فرنیس وغیرہ کے سر جاتا ہے ۔ جناب رفیق جمعدار نے مہمانوں کے مختصر تعارف کے ساتھ محمد فرنیس کے ہاتھوں ان کی گلپوشی کی صدر جلسہ بھائی ساونت نے اپنے خطبہ صدارت میں سوسائٹی کے کارناموں کو سراہتے ہوئے اس سے اپنی ہمدردی و تعاون کا اظہار کیا ۔

جناب دلبر حسین عباس باننے نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا ۔

(مرسلہ ۔ شعبان امیر باننے)

## بچوں کے ادیب، وکیل نجیب

جناب وکیل نجیب ناگپوری نے بچوں کے ادب پر کافی توجہ دی ہے ۔ ترقی اردو بیورو نے ۱۹۸۷ء میں ان کے بچوں کے لئے تحریر کردہ آپ کا ناول " بے زبان ساتھی " شائع کیا تھا ۔ اب دہلی اردو اکاڈمی ان کا دوسرا ناول " مہربان جن " شائع کر رہی ہے ۔ بچوں کے لئے دلچسپ کہانیوں کا مجموعہ " جنگل کی امانت " فخرالدین علی احمد

میموریل کمیٹی لکھنؤ کی مالی امداد سے شائع ہو کر جلد
ہی منظر عام پر آ رہا ہے۔
(نثار اختر انصاری ایڈیٹر "ہمہ گیر" ناگپور)

# بمبئی میں جشن آزاد

مولانا آزاد ہائی اسکول بمبئی میں منعقدہ جشن صد سالہ مولانا ابوالکلام آزادؒ کے موقع پر ایک کتاب کا اجرا کرتے ہوئے اپنی صدارتی تقریر میں ڈاکٹر اے یو شیخ صاحب نے فرمایا کہ مولانا ابوالکلامؒ نے پرامن متحدہ ہندوستان کے لئے جو جد وجہد کی اور مسلمانوں کو ہندوستان چھوڑنے سے روکا۔ آج دوسرے تو غیر ہیں ہم نے بھی ان کی خدمات کو یکسر بھلا دیا۔ آپ انتہائی ایماندار اور صاف ستھری وزارت کے قائل تھے۔ اسی وجہ سے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کا کل اثاثہ چالیس ہزار روپے سے زیادہ نہ تھا۔ تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہپت اللہ صاحبہ نے فرمایا کہ آج مسلمان احساس کمتری میں مبتلا ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسلم قوم مردہ ہے۔ میں نہیں مانتی، ہاں مسلمان بے حس ضرور ہے اور انہیں جگانا ضروری ہے۔ مولانا نے مسلمانوں کو خواب سے جگانے کے لئے اپنی تحریروں اور تقریروں سے کام لیا۔ ملک میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کے لئے اور متحدہ ہندوستان کا نعرہ دیا۔ جمعیۃ اہل حدیث ایجوکیشنل سوسائٹی کے سکریٹری جناب عبدالعزیز صاحب انصاری نے فرمایا کہ یہ تقریب



مولانا آزاد کی تعلیمی، سیاسی و مذہبی خدمات کو نئ
تک پہنچانے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔
ہائی اسکول کا نام مولاناؒ کے نام سے اس لئے منـ
گیا کہ مولانا مرحوم ایک صوفی خاندان میں پیدا
باوجود تقلید سے پاک ایک مومن مسلمان تھے۔
و بدعات سے پاک رکھنا ان کا مشن تھا۔ اور
سوسائٹی کا ہے اسکول کے پرنسپل الزار احمد صـ

# میڈیکل ویلفیر فاؤنڈیشن کا

حال ہی میں ساؤتھ کوکن میڈیکل
کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ادبی اور سماجی
ہستی محترمہ نور جہاں نور (شیخ) اس
مشہور فزیشین اور بمبئی اسپتال کے
ڈاکٹر وقار شیخ، میڈیکل ڈائرکٹر منتخب
بے لوث سماجی خدمت گار جناب اے
سیکریٹری اور شہناز شیخ جوائنٹ سیکریٹ
اس فاؤنڈیشن کے زیر غور کئی تعمیری
ایمبولینس سروس، فری کلینک، اور ایک
قائم کرنے کا ارادہ شامل ہے۔ یعنی
کا اہم کام ہے "ساؤتھ کوکن" کے ذریعہ
عوام کی "طبی خدمت" کرنا۔ اس علاقے میں
کروانا اور طبی طور پر وہاں کی عوام کی جو
انجام دینا۔ اس کا پہلا سرجیکل کیمپ دس
بارہ اپریل ۱۹۸۸ء کو ساونت واڑی میں ہو
جس میں بمبئی کے مشہور سرجن حصہ لیں گے

# ماہانہ طرحی نشست

بزم شعروادب کوکن (بمبئی) کی ماہانہ طرحی نشست مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۸۸ء کو جناب عزیز آذر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جلسے کے دوران سالانہ حسابات پیش کئے گئے جس پر حاضرین نے منظوری ظاہر کی۔ اس کے بعد سال رواں کیلئے صدر اور سکریٹری کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب مہر مہسلائی صاحب اور جناب سعید کنول صاحب کو بالترتیب صدر اور سکریٹری کی حیثیت سے اتفاق رائے سے چناگیا۔ اس نشست میں جناب قاضی فراز احمد صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک تھے۔ نظامت سعید کنول صاحب نے کی انتخاب حسب ذیل ہے۔

مصرعہ طرح :- اب تشنگی کہاں ہے کہ ساغر اٹھائیں ہم

جناب عزیز آذر صاحب :

دورا ہے پر خیال کے ہم سوچتے رہے
آئینہ ہم اٹھائیں کہ خنجر اٹھائیں ہم

واحد محسن صاحب :

باہر لگی ہے آگ تو اپنے مکان پر
اب کیسے گھاس پھوس کا چھپر اٹھائیں ہم

مہر مہسلائی صاحب :

اعمال کا حساب نہ ہو سب کے سامنے
رسوائیاں نہ یوں سر محشر اٹھائیں ہم

سعید کنول صاحب :

یارب تیری نگاہ کرم کے طفیل میں
موتی بنے جو ہاتھ میں کنکر اٹھائیے ہم

قاضی فراز احمد صاحب :

یہ بھی سنگ میل تھے راہ حیات کے
کیسے کسی کی قبر کا پتھر اٹھائیں ہم

آغاز کیفی صاحب :

سیلاب آنے والا ہے آنکھوں کی جھیل میں
آؤ غموں کا سر پہ سمندر اٹھائیں ہم

عارف احمد جی صاحب :

آنکھوں سے پینے والوں کو پیمانہ چاہیئے
یہ وقت آگیا ہے کیسے منہ دکھائیں ہم

اشتیاق احمد عرشی :

ماحول گرم گرم ہے عالم دھواں دھواں
اب سوچتے ہیں برف کا اک گھر بنائیں ہم

محمود الحسن ماہر صاحب :

کیا فائدہ جو اٹھنے لگے ہر طرف سے ہاتھ
انگلی نہ بھول کر بھی کسی پر اٹھائیں ہم

جام کیفی پیوائی :

لبریز ہے گناہوں سے خود اپنی زندگی
اب کس گناہ گار پہ پتھر اٹھائیں ہم

شاداب رتناگیروی :

بربادیوں کی کھائی سے ہر فرد قوم کو
آؤ کہ مل کے اپنے برابر اٹھائیں ہم

نسیم کرلوی صاحب :

انسانیت کا ہے یہ تقاضا ہے خیال
گرنے سے قبل گروں کو بڑھ کر اٹھائیں ہم

**شاکر حمید صاحب :**

بگڑے ہوئے ہیں شہر کے حالات اسقدر
اک حشر آب زمین کے اوپر اٹھائیں ہم

**انیس لوکھنڈے :**

لے کر اٹھے ہیں عزم تو منزل بھی پائیں گے
احسان کس لئے تیرا راہبر اٹھائیں ہم

**اقبال حسّان صاحب :**

ساقی تیری نظر نے تو اتنا پلا دیا
اب تشنگی کہاں ہے جو ساغر اٹھائیں ہم

نامہ نگار سعید کنول
سیکریٹری بزم شعر و ادب کوکن (ممبئی)

## کوکن کی پہلی خاتون سی اے

ابراہیم عبدالکریم
قاضی (ستولی جیتاپور)

تعلقہ راجاپور ضلع رتناگیری) کی دختر مس شبنم نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا امتحان پاس کرکے کوکن کی پہلی خاتون سی اے ہونیکا فخر حاصل کرلیا ہے شبنم نے ایس ایس امتحان ۵۰ فیصد نمبر حاصل کرکے کامیاب کیا تھا بعدازاں ممبئی یونیورسٹی سے بی کام اول درجہ میں کامیاب ہوئیں۔ مس شبنم نے نومبر ۸۷ء میں سی اے کا امتحان اول درجہ میں پاس کیا ہے۔

## جناب نصیر پٹھان اقلیتی سیل کے نائب صدر

مائناریٹی سیل کے چیئرمین جاوید خان صاحب نے مائناریٹی سیل وائس چیئرمین کی حیثیت سے نصیر پٹھان صاحب منتخب کرلیا ہے۔ نصیر پٹھان کمہار واڑ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کے وائس چیئرمین منتخب ہونے سے امید کیجاتی ہے کہ وہ مائناریٹی سیل نئی روح پھونکنے میں کامیاب ہوں گے۔

(سکریٹری)




حیدرآباد میں جناب محمد امین کھنڈوانی (چیئرمین حج کمیٹی) کے اعزاز میں منعقد جلسہ کی دو تصاویر۔

## کھیڈ تعلقہ میں فلاحی تنظیم کا قیا

کھیڈ تعلقہ ضلع رتناگیری کے موضع نلیک، الویسے اور ان تین گاؤں کے باشندوں کا ایک میٹنگ جناب آدم کھو (نلیک) کے مکان پر زیر صدارت جناب یونس بیگ انعقا جس میں مذکورہ تین گاؤں کی ایک فلاحی تنظیم تشکیل پائی جو جناب عبدالرحمٰن عمر چوگلے صدر، شری راجہ رام سکھارام ش نائب صدر، جناب عبدالرحمٰن غلام حسین غزالی سیکریٹری جناب یعقوب پٹیل جوائنٹ سیکریٹری شری ارجن کرشنا جی کھوجہ اور جناب یونس وزیر بیگ صاحب چنے گئے۔

## گھریلو خواتین اور کاشتکاروں کیلئے منصو

کوکن ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے ضلع سندھو رتناگری کے لئے منصوبے جاری کئے ہیں۔ ان منصوبو کام کرنے پر گھریلو خواتین کو روزانہ ۲۰ تا ۲۵ روپے کی

## دیہی علاقوں کے اسکولوں میں کھیل کیلئے مرکزی حکومت کی مالی امداد ملے گی!

مرکزی حکومت نے اپنے پریس نوٹ میں دیہی اور پہاڑی علاقوں میں واقع اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اسکولوں میں کھیل کود (اسپورٹس) کے فروغ کے لئے مرکزی حکومت کی مالی امداد اسکیم کے تحت ایک لاکھ روپئے کی مدد دی جائے گی۔

اسکولوں کے قریب میدان تیار کرنے یا اسے ہموار کرنے نیز سامان خریدنے کے لئے امداد دی جائے گی میدان کا رقبہ ۵ ر۱۲ ایکڑ اور اسکول میں بچوں کی تعداد پانچ سو ہونی چاہیئے دیہی علاقوں کے اسکول کے مدرسین سے درخواست ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر بمعرفت ایجوکیشن آفیسر ضلع پریشد سے رابطہ قائم کریں۔

## کوکن یونیٹی سینٹر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۷ء کی صبح دس بجے انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا میں جناب ایچ بی مقادم کے زیر صدارت کوکن یونیٹی سینٹر بمبئی کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

ایڈوکیٹ عبدالغنی سرگروہ کی تلاوت کلام سے آغاز جلسہ ہوا۔ دوران جلسہ متفقہ آراء سے طے پایا کہ بیواؤں یتیموں اور نادار طلبا کی مالی اعانت کے لئے کوکن یونیٹی سینٹر فنڈ قائم کیا جائے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ عہدیداران صدر جناب ایچ۔ بی۔ مقادم ۔ نائب صدر جناب شرف الدین قاضی، جنرل سکریٹری ڈاکٹر علی دلوی، نائب سکریٹری ڈاکٹر عبدالوہاب دانش پروپیگنڈہ سکریٹری جناب عبدالمجید جونگلے، خازن ایڈوکیٹ عبدالغنی سرگروہ، مجلس منتظمہ - جناب ریاض آفندی - جناب ریاض حبیبی - جناب معین الدین ملا - ایڈوکیٹ رفیق سردے - جناب تنویر مرزا - جناب محمود شیخ - جناب ابراہیم خلفے - جناب عبدالحمید قاضی جناب محمد قاسم شیخ -

انٹرنل آڈیٹر جناب عبدالحمید موسیٰ، آڈیٹر چارٹر اکاونٹ جناب اے کے کیراوالا جناب ریاض آفندی کے شکریہ کے بعد دوپہر کے ٹھیک بارہ بجے یہ سالانہ جلسہ نہایت ہی حسن و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ لوگل بھارتی - وڑولی رائے گڈھ

## نیشنل اسپورٹس کلب کونڈیورہ

دی نیشنل اسپورٹس کلب کونڈیورہ کے تحت حال میں کونڈیورہ تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری میں کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کی سولہ ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۲ر دسمبر کو کیپٹن عبدالقادر ابراہیم تسیکاکر کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ آٹھ روزہ شاندار کھیل ہوا۔ بلو برڈ کرکٹ کلب چپلون اور شری رام کرکٹ کلب چپلون میں فائنل مقابلہ ہوا اور یہ مقابلہ بلو برڈ کرکٹ کلب چپلون نے جیت لیا۔ مورخہ ۲۰ ر دسمبر کو نیشنل اسپورٹس کلب کونڈیورہ کے صدر ڈاکٹر ایم ڈبلی شیکاسن کی زیر صدارت انعامی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں صدر بلدیہ شری رمیش راؤ کدم کے ہاتھوں بلو برڈ کرکٹ کلب چپلون کو پہلا انعام نقد روپئے سات سو ایک اور ایک ٹرافی دی گئی -

اس طرح شری رام کرکٹ کلب چپلون کو دوسرا انعام نقد روپے پانچ سو ایک اور ایک کپ دیا گیا۔ بلو برڈ کرکٹ کلب چپلون کو اور ایک ٹرافی دی گئی جو مرحوم عبداللطیف

...نے ...ء میں کونڈیوڑہ میں کرکٹ ٹیم قائم کی تھی۔
اس ٹورنامنٹ میں پہلا انعام کیپٹن عبدالقادر ابراہیم تیاکن
اور دوسرا انعام عبدالشکور عبدالقادر ساونت کی جانب سے

## مسابقت الاذان

بچوں میں اذان کا شوق و شعور بیدار کرنے کیلئے مدرسہ تعلیم القرآن ساگوے راجاپور (ضلع رتناگیری) کے ہال میں اذان کا مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسے کے منتخب بچوں نے خوش ادائیگی اور خوش الحانی کا اتنا اچھا مظاہرہ کیا کہ جج حضرات کو فیصلہ کرنے میں دشواری بھی ہوئی اور مشکل بھی۔

جج حضرات میں محترم حاجی محی الدین قاضی صاحب۔ الحاج حسین محمد قاضی محمد علی رحمت اللہ قاضی اور علیم الدین جلال قاضی رہے۔

انعامات قاضی فراز احمد کی جانب سے بچوں اور مولانا عبدالعزیز سلفی صاحب کو ادا کئے۔ حاجی محی الدین قاضی صاحب نے بچوں اور بچیوں کو ان کی اچھی حاضری کے سلسلے میں دائمی انعامات مقرر کئے اور مزید انعامات دیئے۔

## کیرالا ہائیکورٹ کی پہلی مسلم خاتون جج

رپورٹ قاف احمد بمبئی

کیرالا ہائیکورٹ جج کی حیثیت سے حال ہی میں محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ نے عہدہ سنبھالا ہے۔ یہ ہندوستان کی پہلی مسلم خاتون ہیں اور شاید دنیا بھر کی پہلی مسلم خاتون ہیں جنھوں نے جج کا عہدہ سنبھالا ہے۔

جج کا عہدہ سنبھالتے وقت انھوں نے جو تقریر کی تھی بڑے بڑے بزرگ ججوں کو بھی حیرت میں ڈال دیا تھا۔ اقتصادی معاشی / سیاسی / ثقافتی معاملے پر انھوں نے مدبرانہ جامع تقریر کی تھی۔

فاطمہ بی بی ۱۹۵۰ء میں وکالت شروع کی تھی اور ...
میں سشن جج مقرر ہوئیں۔ نامہ نگار، فضل الرحمٰن چپیوا...

## ضلع سندھودرگ مہاراشٹر میں اول

ریاستی حکومت ... سیونگ اسکیم کے تحت سندھودرگ کے لیے جو نشانہ دیا ... میں ۸۷ فیصد زائد کام انجام دے کر سندھودرگ کو مہاراشٹر ... تمام اضلاع میں اول مقام حاصل ہوا ہے۔ اس ضلع کو ۸۵-۸۶ء ... لیے ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ روپئے بچت اسکیم کے تحت جمع کرنے کا ... دیا گیا تھا مگر اکتوبر ۸۵ء ۶ کروڑ ۲۷ لاکھ ۵۰ ہزار روپئے ... کر کے اس نے اول مقام حاصل کیا۔
سب سے زیادہ رقم کڈال تحصیل سے حاصل ہوئی...

## پولادپور پانی اسکیم کی منظوری

ضلع را... کی تحصیل پولادپور میں دھارولی / کالونی / ہاردے سواٹ... اور ماٹون وغیرہ سات دیہاتوں کے لئے نل کے ذریعہ پانی کی اسکیم کو حکومت نے منظوری دی ہے۔ اس منصوبہ پر ۲۶ ... روپے خرچ ہوں گے۔

ان دیہات میں موسم گرما میں پینے کے پانی کی شدید ... ہو جاتی ہے لہٰذا حکومت کی منظوری کے بعد اب اس اسکیم پر ... آمد ہوگا اور عوام کی مصیبت دور ہوگی۔ اس اسکیم کی منظ... لئے رائے گڈھ ضلع کانگریس کمیٹی کے سکریٹری ارون ... سینکوشی وکاس منڈل کے صدر اسمٰعیل والیوے اور احمد ... وغیرہ ایک عرصے سے کوشش کر رہے تھے۔

تبصرے کے لئے ہر کتاب کی دو جلد...
ارسال فرمایئے ... اد...

# ماہانہ طرحی نشست

بزم شعر و ادب وتن (بمبئی) کی ماہانہ طرحی نشست مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۷ء، گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں محمود الحسن ماہر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ یعقوب ساغر صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ انتخاب حسب ذیل ہے:۔

مصرعِ طرح :۔ "تم آدمی سے ملے کیا ہو آدمی کی طرح"

محمود الحسن ماہر : اٹھو کہ شان سے تہذیب کا کریں ماتم
حیا نے چھوڑ دیا ساتھ اوڑھنی کی طرح

نہتر بھسلائی: برے کو اس کے بھلے کے لئے بھی کچھ نہ کہو
کہ اس میں دوستی لگتی ہے دشمنی کی طرح

قیصر رتناگروی: ہم اپنی اپنی الگ اک شناخت رکھتے ہیں
نہ تم کسی کی طرح ہو نہ ہم کسی کی طرح

عزیز آذر : میرے شعور تکلم کو میرے رہبر نے
لبوں کی قبر میں دفنا دیا ہنسی کی طرح

دوست محمد شاداب: ہر اک مکاں ہمیں مانوس سا دکھائی دے
گلی گلی نظر آئے تیری گلی کی طرح

واحد محسن : میں سوچتا ہوں تو مجھ کو عجیب لگتا ہے
میں گاؤں گاؤں میں پہنچوں کسی ندی کی طرح

آغاز کیفی :۔ اندھیرے زیست کے بام عروج تک پہنچے
دلوں کے آئینے روشن ہوں روشنی کی طرح

حسین میاں مقدم: گھرے ہوئے ہیں وہی آج گھپ اندھیرے میں
جو راستوں میں مجلّی تھے روشنی کی طرح

نور رتناگروی: اس آرزو میں کہ شاید کوئی کرن پھوٹے
تمام عمر گذاری ہے تیرگی کی طرح

یعقوب ساغر : اسے زمانہ گرا دیتا ہے نگاہوں سے
وہ زعم رکھتا ہے سر میں جو خود سری کی طرح

شاکر حمید : سمندروں سے میری پیاس تو بجھی نہ کبھی
لہو کا ذائقہ شامل ہے تشنگی کی طرح

نسیم کرلوی : زمانہ کیوں نہ وفاؤں پہ میری ناز کرے
میں دشمنی بھی نبھاتا ہوں دوستی کی طرح

انیس محمد شفیع لوکھنڈے: نگاہ قید نہ جذبات کے تقاضوں پر
میری نظر میں ہے یہ جرم خودکشی کی طرح

اقبال حسان :۔ جلا کے رکھ دیا دل ہم نے راہ الفت میں
یہ کام آئے گا اوروں کو روشنی کی طرح

(نامہ نگار: سعید کنول)

# سات سمندر کا شاعر



بدیع الزماں خاور

ارض کوکن کے عہد ساز اردو شاعر بدیع الزماں خاور کے فن اور شخصیت پر ایک نئی کتاب "سات سمندر کا شاعر" کے نام سے شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے۔ موڈرن پبلی کیشن نئی دہلی کی طرف سے شائع شدہ اس کتاب میں بدیع الزماں خاور کے فکر و فن پر لکھے گئے تازہ مضامین اور ان کے منتخب کلام کے علاوہ ان کی کچھ کتابوں کے تفصیلی جائزے اور نظموں کے تجزیے بھی پیش کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے قلم کاروں میں ڈاکٹر ابو محمد سحر، ڈاکٹر افضل امام، حسن نعیم، ڈاکٹر محمد انصار اللہ، عتیق حنفی، مظہر امام، ابوالفیض سحر، ڈاکٹر حامد اللہ ندوی، ڈاکٹر علیم اللہ حالی، مناظر عاشق ہرگانوی، ڈاکٹر اعجاز علی ارشد، ڈاکٹر طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر خورشید سمیع، ڈاکٹر اسلم حنیف، احتشام اختر، محمد منظور احمد، فصیح اکمل، شارق جمال، خالد آگاسکر اور انجم عباسی کے نام شامل ہیں۔ اور اسے مشرقی افریقہ میں مقیم کوکن کے معروف شاعر ساحر شیوی نے مغل اقبال اختر کے تعاون سے بدیع الزماں خاور کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر مرتب کیا ہے۔

★



جناب میر ابراہیم خان، موضع توڑیل تعلقہ مہاڑ ضلع رائے گڑھ (حال مقیم بلیک برن انگلینڈ) کی ابتدائی تعلیم تنزانیہ، مشرقی افریقہ میں ہوئی اور ثانوی تعلیم بلیک برن کے اسکول اور کالج میں مکمل ہوئی۔ نورتھ اسٹافورڈ شائیر پالی ٹیکنک سے کیمسٹری میں "ہائیر نیشنل ڈپلومہ" حاصل کیا اور یونیورسٹی آف لندن سے کیمسٹری میں بی۔ ایس سی آنرز کی امتیازی ڈگری حاصل کر کے بعد ازاں مانچسٹر یونیورسٹی سے "فارمیکلیکل انالیسیس" میں ایم ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔

اسی طرح ۱۳ فروری ۱۹۸۶ء کو "پبلیکیشن آف ریسرچ پروجیکٹ کیمسٹری اینڈ انڈسٹری انٹرنیشنل" اور ۱۹۸۷ء میں "نیو کیمسٹری سوسائٹی برکین ٹرانس الرنڈ جرنل" میں ہو کر فی الحال برنلی انگلینڈ کی مشہور فرم پر سیٹج میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ تعلیمی لیاقت کے ساتھ موصوف اسپورٹ اور دیگر سماجی کاموں میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم ان کی مزید ترقی اور کامرانی کے لئے دعا گو ہیں۔

(نامہ نگار ابراہیم بغدادی)

## بمبئی یونیورسٹی کا آفس رتناگیری میں بھی قائم ہوگا

بمبئی یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریشن کو ڈی سینٹرلائزڈ کیا جارہا ہے۔ انتظامی سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک آفس کوکن میں قائم کیا جارہا ہے۔ طلباء اساتذہ اور کوکن کے مختلف اضلاع کے لوگ یہاں آکر کام کر سکیں۔ کوکن کے طلباء کو یہ سہولت ہوگی کہ انہیں ، مک شیٹ لئے کالینہ کیمپس کا چکر نہیں لگانا ہوگا اس سے دیہی علاقہ کے طلباء بھی مستفید ہوسکیں گے۔ اس ر میں رپورٹ مرتب کرلی گئی ہے۔ حتمی فیصلہ اکیڈمک کی میٹنگ میں لیا گیا۔

## ڈاکٹر دانش



ڈاکٹر دانش

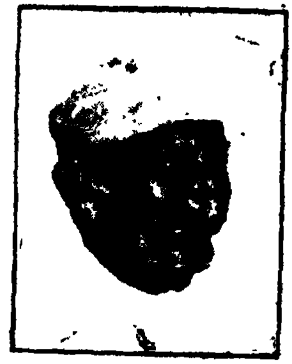
پروفیسر جاوید خان صاحب صدر مائناریٹیز سیل نے ڈاکٹر عبدالوہاب دانش کو ساؤتھ سینٹرل بمبئی ڈسٹرکٹ کی مائناریٹی سیل کا صدر مقرر کیا ہے امید ہے ڈاکٹر دانش اقلیتوں کے مسائل پر توجہ دیکر کار گرانمایہ انجام دیں گے۔

## لائن قاضی کو اعزاز — مشہور سوشل و

اور بیوٹی ہوم ک

جناب لائین عبدالکریم قاضی جو لائین کلب آ مجگاؤں کے اول نائب صدر ہیں کو لائین کلب نے ماسٹر کی (خصوصی کلید) نامی بین الاقوامی ا کیا ہے۔ اس اعزاز پر ادارہ جناب لائین قا کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

## آہ! سرحدی گاندھی



معمر پختون رہنما ،
جد وجہد آزادی
کے مجاہد خان
بد الغفار خان
۲ جنوری کو صبح
تے سات بجے
ساور کے لیڈی ریڈنگ اسپتال میں چل بسے مرحوم کو
ن کی وصیت کے مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۸۸ء کو شہر
للال آباد میں دفن کیا گیا۔ اس شہر میں انہوں نے آٹھ سال
ے جلا وطنی کی زندگی گزاری تھی۔ مرحوم کے پس ماندگان
ا تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

برصغیر کے عوام خان عبدالغفار خان کو بادشاہ
ان اور سرحدی گاندھی کے ناموں سے بھی یاد کرتے ہیں
کومت ہند نے بادشاہ خان کی جدوجہد آزادی میں
یاں خدمات کے اعتراف میں انہیں ملک کا سب سے
اعزاز "بھارت رتن" دیا تھا۔ بادشاہ خان نے اپنی
سالہ عمر کے ۳۶ سال برطانوی اور پاکستانی جیلوں میں
زارے اور آٹھ سال تک شہر جلال آباد میں جلاوطن رہے۔

مرحوم سرحدی گاندھی کو ۱۹۶۹ء میں نہرو انٹرنیشنل
وارڈ دیا گیا تھا۔ بادشاہ خان ۱۸۹۰ء میں ہشت نگر میں
ا ہوئے تھے ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر خان آزادی کے
مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔

سرحدی گاندھی نے اپنی ساری زندگی ہندو مسلم اتحاد
لئے وقف کر دی تھی۔ خدائی خدمت گار تنظیم قائم
۱۹۱۸ء

کر کے انہوں نے جنگجو پٹھانوں کو گاندھی جی کے عدم
تشدد کے نظریہ کا حامی بنا دیا تھا۔

## رئیس ہائی اسکول کا سالانہ تقریری مقابلہ

رئیس ہائی اسکول بھیونڈی کا ۱۳ واں سے آل مہاراشٹر
انٹر سیکنڈری اسکول اردو تقریری مقابلہ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۷ء
کو ڈاکٹر نظام الدین ایس گوریکر صاحب کی صدارت میں
منعقد ہوا۔ ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد صاحب
(ریڈر شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی) مہمان خصوصی کی حیثیت
سے شریک جلسہ ہوئے۔

ججوں کے فرائض ڈاکٹر یونس اگاسکر، جناب کلیم قیصر
اور جناب یعقوب ساغر نے انجام دیئے۔
اس تقریری مقابلہ میں مالیگاؤں، بمبئی، کلیان، رائے گڈھ
پڈگہ اور بھیونڈی کے اسکولوں کی ۷ ٹیموں کے ۳۴ طلباء
اور طالبات نے حصہ لیا۔

## اردو ہائی اسکول کا افتتاح

۲۹۔ نومبر ۱۹۸۷ء کو ونی پرار تعلقہ مانگاؤں ضلع
رائے گڈھ میں سابق ریاستی وزیر شری رویندر جی راؤت
کے زیر صدارت جناب مشتاق انتولے کے دست مبارک
سے اردو ہائی اسکول ونی پرار کا افتتاح عمل میں آنے کے
بعد مہمانان خصوصی شمسی صاحب و ایچ۔ جی مقادم صاحب
نے تقاریر کیں۔ بعدہ کے عبدالرشید قاضی صاحب نے
ایک کمرہ تعمیر کر کے دینے کا یقین دلایا۔ شری اور دھن کے
باوا پردیش صاحب نے ربور عطیہ پانچ ہزار روپے
عنایت کیے۔ جناب رفیق با ورا نے اناونسر کے فرائض
انجام دیئے۔ سوسائٹی ہذا کے فعال چیئرمین عبدالرشید
ادھیکاری کے شکریہ کے بعد پروگرام بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا
(مرسلہ: ترنگ بھارتی)
(ماہنامہ نقش کوکن بمبئی)

کا بھی شکریہ ادا کیا۔

## اکبر حمزہ خان جمل



اکبر حمزہ خان جمل

یکم جنوری ۱۹۸۸ء کو رائےگڑھ ضلع اسکاؤٹ گائیڈ کا بلیو اس ۱۹۸۸ء کا شاندار اجتماع نظام پورہ تعلقہ مانگاؤں میں ہوا۔ اس میں گورےگاؤں اسکول ضلع رائےگڑھ کے نشاداب کب یونٹ کے کب اکبر حمزہ خان جمل کو بیسٹ کب کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ رائےگڑھ ضلع میں یہ واحد اردو اسکول ہے جہاں اسکاؤٹ کب جاری ہے۔

میں بیسٹ کب اکبر حمزہ خان جمل، اسکول کے کب ماسٹر جناب عبدالرحمٰن داؤد کونڈدیکر اور صدر مدرس جناب عبداللہ حسین میاں کردیکر کو مبارک باد دیتا ہوں۔

انجم عباسی
(جنرل سیکریٹری بزم تعلیم گورےگاؤں، مقیم بمبئی)

## پنہالجے میں قرأت کے مقابلے

بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام منعقدہ قرأت کے مقابلے میں انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجے، تعلقہ کھیڈ، کے طلبا، قمر عالم شیخ، محمد ذوالقرنین نوراتی اور عبدالمجید عبدالرزاق خان سرگروہ نے پہلے گروپ میں بالترتیب پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر تمغے وسرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ دوسرے گروپ میں عمران فتح خان سرگروہ نے سوم انعام حاصل کیا۔

ان طلبہ کی ہمت افزائی کی غرض سے انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجے کے سائنس ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں انھیں مزید انعامات دیئے گئے۔ علاوہ ازیں پنہالجے مسجد کے امام صاحب کی کوششوں کو بھی سراہا گیا جن کی بدولت طلبہ اس مقام تک پہنچے۔ ساکنان پنہالجے نے ہائی اسکول پرنسپل

فروری ۱۹۸۸ء

## کوکن مسلم سوسائٹی بحرین کا سالانہ جلسہ

یکم جنوری ۱۹۸۸ء کی شب میں کرسٹوفر ہال میں سوسائٹی کا سالانہ جلسہ عام زیر صدارت جناب مشتاق پرکار انعقاد پذیر ہوا۔ جناب نجم الدین گھارے کی تلاوت کے بعد جناب عبدالوحید [illegible] نے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور سیکریٹری جناب سید اسماعیل حدادی نے حاضرین کا خیر مقدم کیا نیز ۱۹۸۸ء کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اسی طرح خازن جناب حسین اسماعیل کھوت نے گوشوارہ آمد و خرچ برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء پیش کیا۔ ازاں بعد چند اہم تجاویز منظور کی گئیں اور سالِ رواں کا تخمینہ بھی پاس ہوا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا جو حسب ذیل ہے:

صدر: جناب مشتاق پرکار، نائب صدر: جناب انور [illegible] سیکریٹری: جناب سید اسماعیل حدادی، نائب سیکریٹری: جناب جناب عبدالستار مالونکر، خازن جناب حسین دودوکے، نائب خازن: عبدالرؤف الوارے — اراکین مجلس مشاورت: جناب یوسف فنسوپکر، جناب زاہد یوسف کاپڑے، جناب جاوید عبدالکریم برڈے، جناب افسر اسماعیل ملا، جناب اسماعیل عمر [illegible] اور جناب عبدالشکور برڈے۔ (نامہ نگار: محمد کامل احمد بحرین)

## ناگوٹھنا میں ایشیا کا سب سے بڑا گیس کریکر پروجکٹ، کوکن کی فلاح کا ضامن

مہاراشٹر کے مغربی ساحل سمندر پر ناگوٹھنا [illegible]نی کھاڑی کے اس پار ریل ٹیشن گاؤں کے قریب تین ہزار ایکٹر زمین پر ایشیا کا سب سے بڑا پروجکٹ وجود میں آرہا ہے۔ مہاراشٹر گیس کریکر کمپلکس نامی کارخانہ۔ کیپلکس انڈین پیٹرو کیمیکلس لمیٹڈ کے زیر نگرانی تعمیر ہو رہا ہے جس پر ۱۲ سو کروڑ روپے خرچ ہونگے

مہاراشٹر اگیس کریٹر میپلکس میں پلاسٹک صنعت کی ہمہ جہتی ترقی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

ایم جی سی کے ذریعہ ایک لاکھ کے قریب افراد کو روزگار فراہم کرنے کی امید ہے۔ علاوہ ازیں خام اور پختہ مال کی سپلائی کے لیے سر دست تقریباً ایک سو ٹرک کی ضرورت ہوگی۔ ٹرک، لاری، ٹیمپو کے ذریعہ سامان کی نقل و حمل کی بنا پر ان کے کل پرزے اور درستگی کا دھندہ بھی فروغ پا سکتا ہے۔ اس کمپلکس کے متعلق تفصیلی معلومات درج ذیل پتہ پر حاصل کی جا سکتی ہے۔

پتہ:- ایم، جی، سی سی ڈویژن۔ کمرشیل کمپلکس
یونٹ نمبر ۱ بلاک بی۔ گل مہر کراس روڈ نمبر ۹
ولے پارلے (مغرب) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۴۹ سے حاصل کی جا سکتی ہے

## پندیری میں بینک آف انڈیا کی شاخ

تحصیل منڈن گڑھ کے گاؤں پندیری میں بینک آف انڈیا رتناگیری شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ۵۹ ویں شاخ ہے۔ اس موقع پر ڈویژنل منیجر کے ایس کلکرنی بلاک ڈیولپمنٹ افیسر ڈھاکنے تحصیل دار پروہت وغیرہ موجود تھے۔

## "ممبئی" کو مرکز کی مخالفت

محکمۂ اطلاعات کے ریاستی وزیر ڈاکٹر شری کانت جچکر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مرکزی حکومت نے بمبئی کو ممبئی نام سے منسوب کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ ناگپور اسمبلی اجلاس میں شری فرد رنپے اور رمانک راؤ ٹھاکرے کے سوال کے جواب میں انھوں نے معلومات دیتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت نے ممبئی کی تجویز متعدد بار پیش کی لیکن مرکز اس کی مخالفت کی گئی۔

## جشن افتتاح

مورخہ ۲۹ بروز منگل ۱۹۸۷ء کو تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ میں سابق ریاستی وزیر شری موروزرجی یشونت صاحب کے زیر صدارت جناب مشتاق انتولے کے دست مبارک سے مسلم اردو ہائی اسکول ونی پرار کا افتتاح عمل میں آنے کے بعد مہمانان خصوصی علی ایم شمسی صاحب و ایچ پی مقادم صاحب وغیرہ نے نیک خواہشات پیش کیں۔ موصلہ کے عبدالرشید قاضی صاحب نے ایک کمرہ تعمیر کر کے دینے کا یقین دلایا اور شری وردھن کے ہاوا پرویشی صاحب نے ۵ ہزار روپئے بطور عطیہ عنایت کئے۔ جناب رفیق بارو نے اناؤنسر کے فرائض انجام دیے۔ برگزیدہ فعال چیرمین عبدالرشید ادھیکاری کے شکریہ کے بعد جشن نہایت ہی حسن و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

یوگل بھارتی (ڈوڈولی، رائے گڑھ)

## محمدیہ ہائی اسکول کو سائنسی نمائش میں پہلا مقام

محکمۂ تعلیم حکومت مہاراشٹر کی جانب سے سی وارڈ میں ۲ ر ۳ ر ۵ دسمبر ۱۹۸۷ء کو ایک عظیم الشان سائنسی نمائش کا اہتمام، سینٹ ٹریسا ہائی اسکول چرنی روڈ میں کیا گیا تھا جس میں بمبئی سی وارڈ میں واقع مختلف میڈیم کے ۵۰ ر اسکولوں نے حصہ لیا۔ مجموعی طور پر نمائش بڑی کامیاب رہی۔ اس موقعہ پر جن اسکولوں کو انعام سے نوازا گیا۔ ان میں سرفہرست محمدیہ ہائی اسکول بمبئی ۳ ہے۔ بطور اعزاز مرحومہ فاں محمد ٹرسٹ ٹرافی اور بطور انعام ایک سو روپے نقد عطا کئے گئے۔ اس ماڈل میں کامیابی کا پورا پورا اعزاز بجا طور پر جماعت دہم کے طالب علم محمد شریف ابن محمد ظریف کو حاصل ہے اور ان کے ساتھ

# شادی خانہ آبادی

• **ترنم ۔ جہانگیر** ۔ جناب عبدالمجید مدعو کی صاحبزادی ترنم کا عقد محمد امین مگرو کے صاحبزادے جہانگیر سے ۳ جنوری ۱۹۸۸ء کو جامع مسجد بھیونڈی میں انجام پایا۔

• **درخشاں ۔ فیض** ۔ عبدالمجید مدعو صاحب کے فرزند فیض کی شادی مختار احمد دلال سے صاحب کی بیٹی درخشاں سے ۳ جنوری ۱۹۸۸ء کو بھیونڈی میں ہوئی۔

• **صغرہ ۔ عبدالعزیز** ۔ جناب محمود عثمان سے ینور سے کرکی بیٹی صغرہ کی شادی سلیمان بابا صاحب کونڈکری کے بیٹے عبدالعزیز کے ہمراہ ۳ جنوری ۱۹۸۸ء کو واڈی بندر مسجد مجگاؤں بمبئی میں انجام پائی۔

• **نفیس ۔ اشرف** ۔ جناب اقبال پیش امام صاحب کی دختر نفیس کی شادی جناب یوسف خطیب کے بیٹے اشرف سے ۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء کو فرام جی کاوس جی ہال بمبئی میں انجام پائی۔

• **حنیفہ ۔ سعید** ۔ جناب حسین داؤد سُروے کی صاحبزادی حنیفہ کا عقد جناب ابراہیم قاسم پرکار کے بیٹے سعید کے ہمراہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء کو انجام پایا۔

• **کلثوم ۔ رحمٰن** ۔ جناب حاجی ابراہیم دلوائی کے فرزند رحمٰن کی شادی جناب ابو دلوائی کی دختر کلثوم کے ساتھ ۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء کر چپلون میں انجام پائی۔

• **ریحانہ ۔ شکیل** ۔ جناب ابو دلوائی کے فرزند شکیل کا عقد ... ریحانہ کے ہمراہ ۱۰ جنوری کو چپلون میں انجام پایا۔

• **قرۃ العین ۔ مشتاق** ۔ جناب عبدالمجید پاٹک[ر] کی دختر قرۃ العین کی شادی حاجی عثمان صاحب کے فرز[ند] مشتاق کے ساتھ ۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء کو مینارہ مسجد بمبئی [میں] بحسن و خوبی انجام پائی۔

o جناب ابراہیم احمد خان (نابینز قیصری) کے فرزند **عبدالغفار** (جو بمبئی پورٹرسٹ میں ملازم [ہیں]) کی شادی **نورجہاں** بنت حسن میرا پٹیل متوطن [...] ضلع رتناگری کے ساتھ سی بی ڈی کالونی نئی بمبئی [میں] ۲۴ جنوری ۱۹۸۸ء اتوار شام کو انجام پایا۔

o گوریگاؤں ضلع رائے گڈھ کی معروف شخصیت جناب عبدالرزاق کردیکر کی صاحبزادی **فیروزہ** کا ع[قد] مسعود ۱۱ جنوری ۱۹۸۸ء کو دامگاؤں میں انعقاد پذیر ہ[وا]

o ادارہ نقش کوکن کے کارکن جناب عبدالم[...] پٹوی کی بھتیجی **سلمیٰ** بنت عبدالغنی پٹوی کا مسعود **خالد یوسف** دھامکر کے ساتھ ۱۷ ج[نوری] ۱۹۸۸ء کو مسجد لورڈ ونگری میں انجام پایا۔

## شعراء و ادبا کے وظائف ۔ ۸۸-۱۹۸۷ء کے [لیے]

راجستھان اردو اکیڈمی نے راجستھان کے بیس شاعر اور ادیبوں کے لئے مبلغ -/۱۲۰۰ سو روپے فی کس [و]ظ[یفہ] اور ادیبوں اور شاعروں کی دس بیوگان کیلئے مبلغ [...] -/۴۰۰ سو روپے فی کس مالی امداد منظور کی ہے۔ یہ ر[قم] ان کو ذریعہ چیک روانہ کر دی گئی ہے۔

(ڈاکٹر ابوالفیض عثمانی ۔ سکریٹری)



[redacted]

یک کار طلبہ محمد فرحان انور سے متعلم جماعت دہم اور پرویز احمد افضال
علم جماعت نہم الف بھی قابل مبارکباد ہیں۔

اسی طرح جونیر گروپ میں شامل " کوئز مقابلہ "
ں مختلف اسکولوں میں شریک طلبہ میں سے محمدیہ ہائی اسکول کی
اتویں جماعت کے طالب علم سید مشرف قادری کو اول نمبر کا
نعام سرٹیفکٹ اور نقد ۵۰ روپیوں سے نوازا گیا۔

اسی طرح جونیر گروپ میں پیش کردہ ۲۷ پروجکٹوں
ں سے محمدیہ ہائی اسکول کے طلبہ مبشر ندیم / شیخ عرفان احمد /
سید فرمان علی اور انصاری محمد اسمٰعیل جماعت ہشتم د ب کے
یار کردہ پروجکٹ کو
انعام سے نوازا گیا اور سرٹیفکٹ دیئے گئے۔ نمائش میں شریک
لبہ کی سرپرستی اور رہنمائی اسکول کے اساتذہ جناب شمیم احمد
احب عثمانی اور جناب محمود پرویز انصاری نے کی۔

# نقش نواز

ماہ جنوری کے دوران ماہنامہ نقش کوکن کی
ریداری قبول کرنے والے درج ذیل خیرخواہ حضرات کا
دارہ شکرگزار ہے۔

**احیات خریدار:۔**

جناب عبداللہ الیس۔ معروف۔ فروس (رتناگری)
محترمہ بانابی۔ کیو۔ پرکار۔ بمبئی ۲۴
جناب اسحاق۔ کے۔ قاضی۔ پونڈا (گوا)
ڈاکٹر اے۔ ایم۔ ملا۔ بمبئی ۹

**یرون ہند سالانہ خریدار:۔**

جناب عبدالغنی علی عمر — کویت
" حمید دلوی — دوبئی
" اے۔ ایس۔ آئی۔ پرکار — دوبئی
" عبداللہ کھوت — دوبئی
" اے۔ ڈی۔ ایم۔ پرکار — کویت
" اے۔ ایم۔ ایچ۔ پرکار — کویت
" رئیس یوسف — الخبر۔
" عبداللہ ابادھیائے
" عثمان خان عبدالحنیف خان۔ منامہ بحرین
" احمد محمد شیخ — بحرین
" جے عمر — کیپٹان
" عبدالصمد عبداللہ پرکار — بحرین
" عبدالقادر پرکار — لندن

**اندرون ہند سالانہ خریدار:۔**

جناب مرزا علی بیگ — گول کوٹ
جناب سید عمر — مجگاؤں بمبئی
محترمہ رقیہ لیاقت مقدم — بے گڈھ
جناب عبدالرحمٰن عبداللہ گرکر — مجگاؤں بمبئی
" مرزا منصور بیگ — گول کوٹ
" ابراہیم عبداللہ پرکار — ساکھرولی
" ماسٹر شبیر زاہد برڈے — فروس
" صدر مدرس ای۔ ایس۔ انگلش اسکول گوہ تو ڈیل

**مضمون نگار حضرات سے....**

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمایئے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمایئے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے

# عمران انجم عباسی کی کامیابی


عمران

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں کے طالب علم عمران انجم عباسی نے ۷ر دسمبر ۱۹۸۷ء کو ورہور میں منعقدہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تقریری مقابلے میں دوم نمبر کا انعام حاصل کیا۔ مروڈ میں منعقدہ نعت گوئی اور تقریری مقابلے میں انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں نے چار انعامات حاصل کیے۔ متعلم عمران انجم عباسی سینئر گروپ میں اول انعام کا مستحق ٹھہرا۔ اسے کپ ٹرافی اور کتابیں سے نوازا گیا۔ ۱۲ر دسمبر ۸۷ء کو پنویل میں آل کوکن طنز و مزاح تقریری مقابلہ۔ تقریری مقابلے میں بھی عمران انجم عباسی نے سینئر گروپ میں اول انعام، ٹرافی اور بک حاصل کیا۔ بھیونڈی کے آل مہاراشٹر تقریری مقابلے میں عمران نے اپنی ٹیم کے ساتھ سوم نمبر کی ٹرافی حاصل کی ہے۔ میں، طالب علم عمران انجم عباسی اور گورے گاؤں اردو ہائی اسکول کے پرنسپل اور اسٹاف کو مبارک باد دیتا ہوں۔

اسماعیل حسین میاں داورے
صدر اردو ایجوکیشن سوسائٹی گورے گاؤں ضلع رائے گڈھ

**شعری نشست** : ۲ر جنوری ۸۸ء کو جناب اسماعیل کوبچالی کے دولت کدہ پر بمقام پانگ لوہی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں بزم فروغ ادب کوکن ضلع رائے گڈھ کے زیر اہتمام شعری نشست منعقد ہوئی۔ بزم ہٰذا کے ناظم و نگراں جناب توکل بھارتی نے شعرائے کرام کا تعارف پیش کرنے کے بعد عبدالمجید شاغل، ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، توکل بھارتی، تبسم انصاری، نظام الدین سعد، لطیف مانیگانوی،

کامل وہوروی، فیض تورڈیلوی، مونس اعظمی اور محمد مولوی نے مرصع کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ جناب شکیل مانیگانوی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

# اقبال بامنے


اقبال بامنے

صابو صدیق پالی ٹیکنک سے امسال مئی ۸۷ء میں مہاراشٹر بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کا الیکٹریکل انجینیرنگ کا ڈپلوما جناب اقبال بامنے متوطن دابھول ضلع رتناگری نے اول درجہ میں کامیاب کیا۔ ۱۹۸۳ء میں اقبال جب بیگ محمد ہائی اسکول ممبئی سے ایس۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا تب بھی درجہ اول میں اسے امتیازی نمبر ملے تھے۔ اقبال نے سروس کا بھی امتحان پاس کر لیا ہے۔ اور صابو صدیق پالی ٹک میں حصول تعلیم کے دوران آپ ڈرامیٹک سوسائٹی کے سیکر رہے اور کئی ڈراموں میں اداکاری کے جوہر دکھائے۔ کامیابی فوراً بعد آپ کو BEST کے الیکٹریکل انجینیرنگ ڈپارٹمنٹ سروس حاصل ہوئی ہے۔

# راجہ پور میں سالانہ جلسۂ عام

جماعت المسلین حجرہ مسجد راجہ پور کا چوبیسواں سالا ۸ر جنوری ۸۸ء کو راجہ پور میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح جـ عبدالرحمٰن عمر کالسیکر صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ کی صدارت جناب سلیمان محمد صاحب ماپاری نے انجام دی۔ نـ کے فرائض خازن مسجد جناب قطب الدین حاجی عبدالعزیز ماپا انجام دیئے۔ اسکے بعد سال گذشتہ کا حساب کتاب پیش کیا گیا۔ جـ اہلیان محلہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شکریہ کی رسم جناب کـ ماپاری نے ادا کی۔ (نامہ نگار: علی میاں عباس کرنیـ

## وفیات

ں الدین ڈ ٹے | آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی رابوڑی تھانہ
نی اور سورت انکیٹری سٹی بورڈ کے عہدیدار جناب شمس الدین حاجی
ڈے کا ۸۸ء جنوری کو سورت میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم
ال کے تھے ۔ آپ کوکن انٹرنیشنل کے بانی جوائنٹ سیکریٹری
۔ اپنے اہل و عیال کے ساتھ گذشتہ دس سالوں سے
ت میں مقیم تھے ۔

بب مقدم :۔ مجگاؤں ڈاک بمبئی کے ملازم شعیب محمد مقدم
ن مجگاؤں رتناگری) ۱۲ر جنوری ۸۸ء کو گھاٹ کوپر ریلوے
ن پہ ریلوے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔

یم کالسیکر : حاجی ابراہیم عبدالرحمٰن کالسیکر (متوطن
، سا ٹولی، ضلع رتناگری) جو شہر یار باغ نزد جے جے
ل قیام پذیر تھے ۱۲ر جنوری ۸۸ء کو انتقال کر گئے۔

سنہ جنجیرکر : آمنہ یوسف جنجیرکر (متوطن د سویل،
شریوردھن ضلع رائے گڑھ) کا ۳۰ر دسمبر ۸۷ء کو کیپ ٹاؤن
ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوا۔

یر یورد ھنکر :۔ جناب احمد بہاء الدین شوردھنکر
ٹ سیکریٹری ہرنئی ایجوکیشن سوسائٹی، ہرنئی کا طویل
کے بعد مورخہ ۱۸ر جنوری ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔ جناب
شوردھنکر صاحب ایک اچھے سماجی اور سیاسی ورکر تھے،
دست تھے، نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کی عمارت کو
رصہ میں مکمل کرنے میں آپ نے رات دن کام کیا تھا، بندر گاہ
ہاربر سٹ بنوانے میں لگے رہے۔

لدین خطیب :۔ ہرنئی بازار محلہ کے جناب زین العابدین خطیب
ب کا حرکت قلب بند ہونے کے باعث ۱۵ر جنوری ۸۸ء کو انتقال
ی ۸۸ء

طالب صاحب کو صدمہ :۔ جناب ابراہیم خان طالب (پرنسپل فاروقی
ہائی اسکول جوگیشوری) کی پھوپھی زاد بہن جمیلہ محمود خان سرنائیک
(متوطن پاڈس) کا ۵ر دسمبر ۸۷ء کو سڑک کے حادثہ میں انتقال ہوگیا۔

خوشتر گرامی مرحوم :۔ اردو کے نامور صحافی اور ادیب خوشتر گرامی
۱۵ر جنوری ۸۸ء کی رات کو انتقال کر گئے۔ جناب خوشتر گرامی مرحوم
ماہ نامہ بیسویں صدی دہلی کے بانی مدیر تھے۔ چند سال قبل انھوں نے
یہ پرچہ فروخت کر دیا تھا اور اس کے بعد گوشہ نشینی کی
زندگی گذار رہے تھے۔

جمیلہ ہاشمی :۔ اردو کی ممتاز ادیبہ جمیلہ ہاشمی ۱۰ر جنوری ۸۸ء
کو لاہور میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئیں۔ بروز پیر ۱۱ر جنوری ۸۸ء
کو ان کی میت لاہور سے بہاولپور لائی گئی جہاں ان کے آبائی قبرستان
خانقاہ شریف میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ کو مختصر افسانہ نویسی اور
ناول نگاری کے سلسلے میں آدم جی ایوارڈ بھی ملا تھا۔

ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت کو صدمہ :۔ کنسلٹنگ ہومیوپیتھ ڈاکٹر
ابراہیم سرکھوت کے چچا حسین میاں عبدالرحمٰن سرکھوت متوطن وفی
ضلع رائے گڑھ کا ۲۴ر دسمبر ۸۷ء کو مختصر سی علالت کے بعد
ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوگیا۔ اس حادثہ سے دو روز قبل ۲۱ر دسمبر ۸۷ء
کو ڈاکٹر سرکھوت کے دادا حسن میاں محمد امین سرکھوت ان کے
وطن وفی بیلار میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے۔

سرحدی گاندھی بادشاہ خان :۔ ۲۰ر جنوری ۸۸ء کی صبح
پشاور (پاکستان) میں خان عبدالغفار خان (بادشاہ خان) کا
انتقال ہوگیا۔ آپ گذشتہ چھ ماہ سے کشمکش موت و حیات میں
مبتلا تھے ۔ ۹۸ سالہ سرحدی گاندھی جد و جہد آزادی ہند کے
ایک بہادر سورما تھے جنھوں نے گاندھیائی نظریات اور خیالات کو اپنایا تھا۔
بادشاہ خان کے سوگ میں ہندوستان بھر میں پانچ دن کا سوگ کا اعلان کیا گیا۔
حکومت مہاراشٹر نے جمعہ ۲۲ر جنوری ۸۸ء کو چھٹی کا اعلان کیا اس لئے کہ اسی
روز مرحوم کو ان کے آبائی وطن جلال آباد میں دفن کیا گیا۔

ماہ نامہ نقش کوکن بمبئی

**محمد علی سرکھوت** :- ونی پرار ضلع رائے گڑھ کی معمر شخصیت جناب محمد علی عبدالغفور سرکھوت کا طویل علالت کے بعد ۱۸ر دسمبر ۸۷ء کو انتقال ہوا۔

**الحاج عبداللہ ابراہیم قاضی کو صدمہ** :- الحاج عبداللہ ابراہیم قاضی متوطن نیورا ضلع رتناگیری (ریٹائرڈ فینس سنے لیبارٹری تاردیو) کے فرزند عبدالعزیز (عمر ۳۸ سال) مورخہ ۳۱ر دسمبر ۸۷ء کو طویل علالت کے بعد کرشنا کنج امبولی اندھیری ویسٹ میں انتقال کر گئے۔ اور دوسرے فرزند قمرالدین (عمر ۳۶ سال) یکم جنوری ۸۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد بھگوتی اسپتال بوریولی میں انتقال کر گئے۔ اس طرح ۲۴ گھنٹے کے اندر ایک ہی گھر میں دو اموات ہوگئیں

**جناب امین کھنڈواتی کو صدمہ** :- حج کمیٹی کے چیئرمین جناب محمد امین کھنڈواتی صاحب کی والدہ محترمہ طویل علالت کے بعد بروز منگل ۱۹ر جنوری ۸۸ء کو رحلت فرماگئیں۔ مرحومہ ایک خداترس اور دیندار خاتون تھیں۔

**مریم بی مرو ڈکر** :- ۱۹ر دسمبر ۸۷ء کو بزم فروغ علم وادب تارنہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کے نائب صدر جناب محمد صاحب محمد اسحٰق سنگے کی ہمشیرہ محترمہ مریم بی ابراہیم مروڈکر، ساکن ٹیم پالا، تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

**پروفیسر نارنگ کی والدہ** :- پروفیسر گوپی چند نارنگ کی والدہ کا ۱۹ر دسمبر ۸۷ء کو انتقال ہوگیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ مرحومہ ایک رحم دل، انسان دوست اور سیکولر مزاج کی حامل تھیں۔

**شمس الدین چھاپڑیکر** : رتناگیری میں مسلم سماجی ورکر جناب شمس الدین چھاپڑیکر ۲۶ر دسمبر ۸۷ء کی صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ ۶۵ سال کے تھے۔ ضلع پریشد رتناگیری میں آپ نے بطور ایجوکیشن انسپکٹر کام کیا۔ ریٹائر ہونے کے بعد آپ شیو کھولی جماعت المسلمین کے نائب صدر رہے۔ اس کے علاوہ کوکن ایجوکیشن سوسائٹی کے ٹرسٹی، مسلم کلچرل سرکل کے نائب صدر کے طور پر بھی آپ نے اپنی خدمات انجام دیں۔

**پروفیسر نورالحسن انصاری** :- دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ فارسی کے صدر اور فارسی ادبیات کے محقق پروفیسر نورالحسن انصاری کا ۵ر دسمبر کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔ دو سال قبل آپ کو صدر جمہوریہ ہند کی طرف سے فارسی زبان و ادب کی نمایاں خدمات انجام دینے کے صلے میں اعزازی سند دی گئی تھی۔

**مجنوں گورکھپوری** :- ممتاز اردو ادیب و ناقد اور افسانہ نگار مجنوں گورکھپوری کا کراچی میں انتقال ہوگیا۔ آپ کی عمر ۸۳ برس تھی

**غلام علی رندیرے کو صدمہ** :- اردو اسکول گوٹھنہ ضلع رائے گڑھ کے مدرس جناب غلام علی رندیرے کے عم محترم جناب عبدالغفور حسن میاں رندیرے کا ۲۲ر دسمبر ۸۷ء کو مانگاؤں میں انتقال ہوگیا۔

**زینب اوکیے** : ناگوٹھنہ ضلع رائے گڑھ کے جناب محمد یوسف اوکیے کی اہلیہ زینب بی کا ۲۸ر دسمبر ۸۷ء کو بمبئی کے ہسپتال میں انتقال ہوا۔ میت ان کے وطن لے جاکر تدفین عمل میں آئی

**جناب ابراہیم شہباز کر مرحوم** : سابق رکن اسمبلی جناب عمر قاضی کے خسر اور نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب ابراہیم احمد شہباز کر جو کہ بمبئی میونسپل کارپوریشن میں ہائیڈرولک انجینیر اور جامع مسجد بمبئی کے سابق چیئرمین تھے ۴ر جنوری ۸۸ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہئ عدم ہوگئے۔

**ممتاز جوگلے** : مہسلہ ضلع رائے گڑھ کی محترمہ ممتاز جوگلے ۱۸ر دسمبر ۸۷ء کو لندن میں انتقال کر گئیں۔

**محمد شریف قریشی کو صدمہ** :- انجمن خیرالاسلام بوائز ہائی اسکول کے پرنسپل جناب محمد شریف قریشی کی اہلیہ سکینہ بی (صدر معلمہ چیمبور ناکہ اردو اسکول) ۱۳ر جنوری ۸۸ء کو بروز اتوار انتقال کر گئیں۔

رمرحوم ۔ ۳ر جنوری ۸۸ء کو جناب
عبدالحمید حلوان کے ماموں
کا ٹیم بالا ضلع رائے گڈھ میں ضعیف العمری
سے ہوگیا ۔

حمد ہرزک مرحوم ۔ ۷ر جنوری ۸۸ء کو
جماعت المسلمین ہرکول
ری جناب شبیر احمد ہرزک کے والد جناب
کا ہرکول ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوگیا ۔

مروڈکر ۔ ۲۱ر دسمبر ۸۷ء کو اردو اسکول
تارنہ تعلقہ مانگاؤں ، ضلع
کے چیرمین جناب محمد صاحب محمد اسحٰق سنگے کی
بی ابراہیم مروڈکر ٹیم بالا میں انتقال ہوگیا ۔

ن الوارے مرحوم مگاؤں سے
ے سبکدوش ورکر جناب حسن محمد حسین الوارے
وری پنجتن تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا
ری ۸۸ء کو اسماعیل اسپتال بمبئی میں انتقال ہوگیا ۔

ب فقیہ صاحب کو صدمہ ۔ باندرہ علاقہ
ث اور سرگرم سیاسی اور سماجی ورکر بیرسٹر عبدالرحمٰن
صاحب کی بھارتیہ کانگریس سے باندرہ اسمبلی حلقہ
بردار جناب حبیب فقیہ صاحب کی اہلیہ بذھ کے
رسی علالت کے بعد اچانک انتقال کر گئیں ۔

میاں پنگارکر ۔ موضع ویہور تعلقہ مروڈ ضلع
ھ کی معزز ہستی جناب یوسف میاں پنگارکر کا
۸۷ء کو قلب کا دورہ پڑنے سے ناگہانی طور پر
، ہوگیا ۔
۸۸ء

رابعہ بی چوگلے ۔ اکبر بلڈنگ نورباغ میں ۱۲ر جنوری
۱۹۸۸ء کو رابعہ بی احمد چوگلے متوطن راجہ پور ضلع رتناگری
میں انتقال ہوگیا ۔

عبدالغفار مرجکر ۔ ۸ر جنوری ۱۹۸۸ء کو راجہ پور ضلع
رتناگری میں جناب عبدالغفار مرجکر انتقال کر گئے ۔

Knowledge is of two distinct kinds: that which we have been blessed with in the Quran and the Hadith and that which we acquire as a result of our own research and endeavour. The first kind acquaints us with our Lord, and makes plain the issues to be faced in the everlasting world which awaits us after death. More important, it shows us how, in the course of our present life, we may prepare ourselves to meet those issues. The second kind of knowledge provides solution to the social and economic problems which we encounter in everyday life.

It is imperative that Muslims should seek both forms of knowledge, but they should never lose sight of the fact that they vary considerably in importance. Their primary aim in life should be acquiring knowledge of the Quran and Hadith, while the acquisition of knowledge of the other sciences should come about as a matter of worldly necessity. Without knowledge of religion, what must be done in this world to earn an everlasting reward, will constantly elude one's understanding and it goes without saying that one can never consider oneself a Muslim in the true sense of the word.

The secular sciences guide us only in worldly matters, giving us instruction in the agricultural, industrial and civic practicalities of life. But it is the Quran and Hadith which set our feet on the path to eternal development. Clearly, it is just as important for Muslims as it is for anyone else to study various branches of knowledge, but they must distinguish between ultimate objectives and adventitious necessity. Muslims must not only study Quran and the Hadith, but must be keenly aware that the real reasons for studying them are very different from those which prompt them to seek worldly knowledge: they must constantly bear in mind also that they take moral priority over all other forms of knowledge.

## HOW TO PUT ONE'S MESSAGE ACROSS

"GO BOTH OF YOU TO PHARAOH, FOR HE HAS TRANSGRESSED ALL BOUNDS. SPEAK TO HIM WITH GENTLE WORDS; HE MAY YET HEED AND FEAR (GOD)".(QURAN 20:44)

God's injunction to Moses and his brother Aaron to go and preach to Egypt's reigning monarch is aptly commented upon by Ibn Kathir: "There is a great lesson to be learnt from this verse. Though Pharaoh's pride and contumacy had reached the ultimate level, Moses, although chosen by God from all His creation, was still commanded to speak to Pharaoh gently and with restraint."

From this one can judge how the message of Islam should be put across: no matter what the circumstances, it should be delivered with politeness, restraint and tact. Even if the people addressed are far gone in the denial of truth, and have reached the ultimate extremes of contumacy; even if it is clear that they will never mend their ways: still one is not allowed to be severe to them in one's speech. Irrespective of the treatment meted out to him by the other party, the preacher of Islam should always adhere to a civil and polite mode of expression. No harsh words should ever pass his lips. One must command great reserves of patience if one is to go out and preach the message of Islam. One who does not have such resources should not even attempt to travel along this long and testing path. (by MAULANA WAHIDUDDIN KHAN)

# NEWS/HAPPENINGS

*The Annual Function of the Naqshe Kokan Talent Forum was held on Sunday, 24th Jan. 1988 at Dawoodbhoy Fazalbhoy auditorium, Bombay to honour the best teachers and students from Urdu medium schools of Kokan and some distinguished personalities of Kokan. Prof.B.B.Chopne, Director of Technical Education,Maharashtra, presided over the function. Mr. Mehmood D.Mistry and Miss Hamida Dar were the Guests of Honour.The sponsors Dr.A.Wahab Danish and Mr.A.Razzak I.Shaikh of Guardian International gave away the awards. This programme was preceded by the keenly contested grand Finale of the All Kokan Urdu Elucution Competition in which Miss Farhana A.Hamid Deshmukh secured the first prize, Miss Zohra Hazwane the Second and Miss Farheen Master the Third. Prizes for the All Kokan Urdu Essay Competition were also awarded at this function.

*A grand Musical Nite of ghazals songs and mimicry to raise funds for the English medium school project of the Royal Educational Society at Borli Panchatan, Shriwardhan, Dist. Raigad under the presidentship and dedicated efforts of Dr.A.R.Undre was held on 23rd Jan. 1988 at Birla Matushri Hall,Bombay.The renown film and public figure Dilip Kumar (Mr.Yousuf Khan) presided over this entertainment function. Amjad Khan was the Chief Guest.

*A primary section of an English School, instituted in memory of the Late Nawab Siddi Mohd.Khan of Janjira by the Mehboob Educational Trust was inaugurated at Murud, Janjira (Dist.Raigad) on 12th Dec. 1987 by Barrister A.R.Antulay (Ex-Chief Minister of Maharashtra). Prof.Ram Meghe (Education Minister,Maharashtra) was the Chief Guest. Many prominent persons attended the function.

*A charity programme "Hansi Ka Hangama" was held on 1st Jan.1988 at Birla Matushri Hall,Bombay, by the Dabhol Educational Society.Mr. Usman A.Panchi presided.

*Padmashree Zain Rangoonwala, Executive Vice Chairman and Managing Director of Bombay Mercantile Co-op.Bank (the largest Co-op. bank in India), was presented the Institute of Marketing and Management's "Marketing Man of the Year 1988" silver trophy and citation by Dr.Shankar Dayal Sharma, Vice President of India, at the 15th International Marketing Conference, held at the F.I.C.C.I. auditorium, Bombay on 25th January 1988.

*The Annual Function of the Kokan Unity Centre was held on 20th Dec. 1987 at the Anjuman Islam High School,Kurla,Bombay. Mr.H.B.Mukadam presided.

*Under the presidentship of Noor Jahan Shaikh, the South Medical Welfare Foundation has recently been set up. Dr.Wiqar Shaikh, an Hon.Allergist Physician at Bombay Hospital, has been appointed its Medical Director.Its proposed activities include an Ambulance Service, a Free Clinic and building a Hospital.

*Miss Shabnam Ibrahim Kazi of Jaitapur (Ratnagiri) is the first muslim lady from Kokan to have become a Chartered Accountant, passing her C.A. (Nov.1987) Exams, in first class with 85% marks.

*Ruksana Ismail Kazi of Mazagaon (Ratnagiri) is the first muslim lady from Ratnagiri district to have graduated with an M.B.B.S. degree (from Grant Medical College, Bombay University).

(Contd.on Pg.21)

# MARRIAGE

*QURAT-ul-AIN D/o Abdul Majid Patka (Gen.Sec.Anjuman-i-Islam) to MUSHTAQUE S/o Haji Usman on 10th Jan. 1988 in Bombay.

*KULSUM D/o Abu Dalwai to RAHMAN S/o Haji Ibrahim Dalwai on 10th Jan. 1988 in Chiplun, Dist. Ratnagiri.

*NAFEES D/o Iqbal Peshimam to ASHRAF S/o Yusuf Khatib on 8th Jan. 1988 in Bombay.

*FAUZ S/o A.Majid Madu to DURAKSHAN D/o Mukhtar Ahmad Dulare, and TARANNUM D/o A.Majid Madu to JAHANGIR S/o Mohd.Amin Jigru on 3rd Jan. 1988 in Bhiwandi.

*ZAFAR S/o Late Ruknuddin D. Parkar (of Bankot) to TABASSUM D/o Noor Khatib on 24th Jan.1988 at Khed, Dist. Ratnagiri.

# OBITUARIES

*KHAN ABDUL GHAFFAR KHAN, the 98 year old Pushtoon leader known popularly as the Frontier Gandhi, died in Peshawar on 20th Jan.1988 after a prolonged illness.

*RABIA DAWOOD SHARIF expired on 28th Jan. 1988 in Bombay.

*Mr.BASHIR AHMED,father of SHABBIR AHMED HURZOOK (Secretary, Jamaat-ul-Muslimeen Harkol) passed away on 8th Jan. 1988 in Harkol, Dist. Raigad.

THE MOST IMPORTANT WORDS

in human relationship in order of their importance and quantity:

SIX : "I admit I made a mistake".
FIVE : "You did a good job".
FOUR : "What is your opinion?"
THREE: "Would you mind?"
TWO : "Thank you".
ONE : "We".

THE LEAST IMPORTANT however is a single word: "I".

(Contd. from Pg.3)

*Dr.Shabbir Choonia, Orthopaedic surgeon (atta to Habib, Saifee and Prir Aly Khan Hospitals in Bon attended an advanced cour in Fractures Treatment hel at Daros, Switzerland in Dec. 1987, for 3 weeks.

*Under decentralisatio plan of the Bombay Unive the Academic Council has decided to start an admi trative office of the Bon University in Ratnagiri, catering for the Kokan region. Most of the unive sity work and higher stu for which students and teachers from various districts of Kokan had t come to Bombay, will be handled by this office.

*H.E.Dr.Gopal Singh,Govern Goa, spoke profoundly on "Pro Muhammad and His Mission"pres the 7th Moinuddin Haris Seera Memorial Lecture at the Anjum Islam,V.T.,Bombay on 30th Jan.

N…
English Supplement
FEBRUARY 1988
44, Jail Road (East), Dongri, Bombay-400 009 (India)

EDITOR
Dr. Abdul-Karim Naik
ASSOCIATE EDITOR
Capt. F.M. Mistry
CONSULTANT EDITOR
A. Kays

REPRESENTATIVES:
U.K.
I. Bagdadi
SAUDI ARABIA
I. Wangde, A.W. Parker
BAHRAIN
A.R. Sardar
PAKISTAN
H.Y. Bombaywala
EAST AFRICA
Sheikh Ismail
SOUTH AFRICA
Hasan Sayed, A.R. Osman.

SUBSCRIPTION:

| INLAND | FOREIGN |
| --- | --- |
| (Combined Eng./Urdu) | |
| Annual Rs. 50/- | Annual Rs. 175/- |
| Life Rs. 500/- | (Pak. & Mid. East) |
| | Rs. 200/- |
| | (Other Countries) |
| | Life Rs. 1500/- |
| (Eng. OR Urdu only) | |
| Annual Rs. 40/- | Annual Rs. 150/- |
| Life Rs. 500/- | (Pak. & Mid. East) |
| | Rs. 175/- |
| | (Other Countries) |
| | Life Rs. 1500/- |


*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors*

*OUR OBSERVATION in the Editorial may not necessarily portray the psyche of the community as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or influenced by broader, beneficial forces. But we believe that a people who do not face their true reflection in the mirror of reality, can never bring about a change for the better or embellish their image. Our duty as a community journal is primarily to draw attention to the needs of the community, and it would be the responsibility of the community's leadership and relevant service units or organisations to fulfil the requirements.*

## WHAT WE CAN LEAVE BEHIND

Response to the English Supplement appears to be encouraging, but we can't take another risk without tangible backing from readers.

NAQSHE KOKAN is not meant to exist for today only, not only for the now generation. As Allamah Iqbal has pointed out:

*Sitaro (n) se aage jehaa (n) aur bhi hai (n). (There are worlds beyond the stars.)*

Our ideal is to service the Community's younger and future generation as well, who, it is evident from facts staring in our face, are more inclined towards English as days go by. It therefore becomes the serious responsibility of parents to start planting the seed now of a journal that will infuse and retain a spiritual and cultural base: of their moral and religious ethos.

Material possessions on which we may hinge so-called security for them are not necessarily an anchor for their life nor salvation for either worlds. Those endowed with wealth should be able to tell us whether or how much it has helped them to foster sound character and good morals in their children or how much peace of mind it has given them. One cannot buy or barter these treasures only with wealth.

Life is all about what we'll leave behind for our offspring: sound character and good morals. This is the prescription by Hadees of our Holy Prophet (S.A.W.)

If the support is tangible from a significant number of parents, we'll go out of our way to develop the English Supplement, Insha-Allah. The ball is now in your court!

# نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیاں

## ایک رپورٹ

**جلسہ تقسیم انعامات واسناد ۲۴ جنوری ۱۹۸۸ء**

بمقام داؤد فاضل بھائی ہائی اسکول ڈونگری، بمبئی

---

تلاوت قرآن پاک ......... جناب عبدالغنی خاں سرگروہ

فائنل تقریری مقابلہ ...... جج حضرات
- نورجہاں نور صاحبہ
- مسز رقیہ نایک صاحبہ
- غنی غازی صاحب

تعارف واستقبالیہ ......... جناب ابراہیم سندھکر (سکریٹری نقش کوکن ٹیلنٹ فورم)

ٹیلنٹ فورم کی رپورٹ ......... فقیر محمد مستری (سکریٹری نقش کوکن پبلیکیشنز ٹرسٹ)

تقسیم انعامات ... بدست ..... معزز مہمانان

تقاریر ............
- محمود ڈی مستری صاحب
- محترمہ حمیدہ ڈار
- ڈاکٹر عبدالوہاب دانش صاحب
- عبدالرزاق ابراہیم شیخ صاحب

خطبۂ صدارت ............ پروفیسر بی بی چوسپنے صاحب (ڈائرکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن مہاراشٹر)

اظہار تشکر ............ ڈاکٹر عبدالکریم نایک چیرمین نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

نظامت ............ جناب غنی غازی صاحب

پتہ - ۴۴ - جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری - بمبئی - ۴۰۰۰۰۹

# نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم

۱۹۶۱ء میں کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن نے ایک بلیٹن جاری کیا تھا۔ ۱۹۶۲ء میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے اس قوم کے چند ہمدردوں کو ساتھ لے کر "نقشِ کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ" قائم کیا۔ اس ٹرسٹ "نقشِ کوکن" کی صورت میں ایک ماہنامہ کی باقاعدہ اشاعت کی ذمہ داری سنبھالتے رہے۔ "تاریخ کوکن" مخدوم علی مہائمی جیسی مستند کتابیں منظرِ عام پر آئیں۔ اس ٹرسٹ نے گاہے بگاہے مستحق طلبہ کی وظائف دئے یا مالی امداد فرمائی۔

۱۹۳۸ء میں جناب عبدالشکور بہرزک (المعروف بے قیس) افریقہ سے بمبئی تشریف لائے تو آپ کی ایما پر نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم قائم ہوا۔ اس فورم کے زیرِ اہتمام ہر سال کوکن کی اردو ہائی اسکولوں کے ایس۔ ایس۔ سی کے امتحان کے نتائج کو اساس مان کر ہر مضمون میں مثالی مدرس / اور بہترین طالب علم کو انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔ نیز اپنی تدریسی خدمات کے ۲۵ ؍برس مکمل کر لینے والے صدر مدرسین کی بھی عزت افزائی کی جاتی ہے گذشتہ ۴ سالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ امسال آل کوکن تقریری اور تحریری مقابلوں کی ایک نئی سرگرمی کا اضافہ ہوگیا ہے۔

عوام الناس نے بالعموم اور علم دوست حضرات نے بالخصوص نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیوں کو خوب سراہا ہے۔ ہر سال صاحب حیثیت / مخیر اور علم دوست حضرات آگے بڑھے اور جلسۂ تقسیم انعامات کی ذمہ داری سنبھالی۔ آپ کے اس پروگرام کی کفالت

محمد مہدی شہزہ

ڈاکٹر عبدالوہاب دانش صاحب اور ان کے رفیق کار عبدالرزاق شیخ صاحب فرما رہے ہیں۔

آل کوکن تقریری مقابلوں کے سلسلے میں مختلف اضلاع میں قائم تقریری مقابلوں کے سنٹرس پر جناب عبدالغنی مجمندار (روہا) عہدیداران تعلیمی کمیٹی (مہسلہ) جناب فیضان اعظمی (بھیونڈی)، جناب اسحٰق خان (پنویل) جناب رفیق نائیک (رتناگیری) ڈاکٹر پالیکر زرین (کھیڈ) اور جناب محمود مستری (ممبئی) نے کفالت فرمائی۔

علم دوست حضرات کی خواہش ہے کہ مذکورہ فارم خوشخطی، کوئز کانٹسٹ / اور مثالی ادارہ کا بھی انتخاب ہو۔ دعا کیجیے کہ یہ فورم سب کی آرزؤں کو پورا کر سکے۔

## ایک تلخ حقیقت

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیرِ اہتمام مثالی مدرس اور طلبہ وطالبات کو دیئے جانے والے انعامات اسکولوں کے صدر مدرسین کی جانب سے پیش کردہ معلومات پر منحصر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہم کو صحیح معلومات نہ پہنچنے کی صورت میں انعامات کی تقسیم کے بعد تنازعۂ حق تلفی سر اٹھانے لگتا ہے۔ لہٰذا خیال رہے کہ فورم کی جانب سے ارسال کردہ سرکیولر اگر پُر کر کے نہ بھیجا گیا ہو تو فورم کسی بھی طرح ذمہ دار نہیں ہے۔

ادارہ

## نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے معززین



* محترمہ ایم ابراہیم قاضی

کوکن کی پہلی خاتون جس نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی ڈگری حاصل کی



* جناب اے۔ ولی قادری

حکومت مہاراشٹر نے آپ کو ناظر ی مقرر کیا ہے۔

## سنہ ۱۹۸۶ء کے مثالی اساتذہ

اردو:۔ ای۔ ایس۔ انگلش اسکول اور جونیئر کالج ضلع رتناگیری کے ٹیچر جناب ایم۔ اے۔ اختر۔ ایم اے۔ بی۔ ایڈ

مراٹھی:۔ سینٹرل اردو ہائی اسکول ساونت واڑی ضلع سندھودرگ کے ٹیچر جناب شریف رمضان ملا

ہندی مراٹھی:۔ کیمونٹی انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ کے ٹیچر افضل حسین ملانی۔

انگریزی:۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڑوئی ضلع رتناگیری کے استاد اے۔ ڈی۔ بجاکنے

سوشل سائنس:۔ مستری ہائی اسکول رتناگیری کے استاد اے۔ ایل۔ ایچ۔ مقدم

ریاضی:۔ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول مہاڈ کے ٹیچر محمد نثار شیخ

سائنس:۔ مستری ہائی اسکول رتناگیری کے ٹیچر ایم۔ بی۔

عربی:۔ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول ... کے استاد عبدالمجید ندوی



* پروفیسر ڈاکٹر یونس اگاسکر

بمبئی یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کے امیدواروں کے ریسرچ گائڈ مقرر ہوئے ہیں۔ آپ "نقشِ کوکن" کے سابق مدیر بھی ہیں۔



* جناب ایس۔ ایم قادری

آپ کو بمبئی میں میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

### جناب شیخ احمد جعفر پلدرے

بمبئی میں پرنسپل اردو اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ آپ کو ... مدرس کے طور پر ایوارڈ ... دیا گیا ہے۔

...

جلسہ تقسیم انعامات کی

# جھلکیاں

★ امسال انعام یافتگان اور صاحبانِ اعزاز میں ضلع سندھودرگ کا نام پہلی بار آیا ہے۔ ان میں ایک طالبہ، ایک استاد اور ایک صدر مدرس شامل ہیں۔

★ ہندی مراٹھی کمپوزٹ مضمون میں انعام کے حقدار دو طلبا رہیں جن میں ایک کا نام فقیر ہے تو دوسرے کا نام نواب۔ دونوں ضلع رائے گڈھ کے باشندہ ہیں۔ یہ دونوں بورڈ کی جانب سے بھی اس مضمون پر انعام پا چکے ہیں۔

★ انگلش کے انعام کے بھی دو طلبہ حقدار ہوئے ہیں ان میں ایک طالب علم ہے تو دوسری طالبہ۔ انھیں ۹۹/۱۰۰ نمبر ملے ہیں۔

★ مجموعی نمبرات کے اعتبار سے کوکن بھر میں اول آنے والا طالب علم اور اول آنے والی طالبہ کا اعزاز امسال ضلع تھانہ کے حق میں ہے۔

★ مضمون نویسی کے تینوں انعامات (اول، دوم سوم) پر ضلع رائے گڈھ نے قبضہ کر لیا ہے۔

★ پچھلے سال ایک طالبہ نے تین انعامات حاصل کئے تھے (انگلش، سائنس اور مجموعی نمبر) اور امسال ایک طالب علم نے تین انعامات حاصل کئے ہیں (اردو، عربی اور مجموعی)۔ یہ دونوں ضلع تھانہ کے ہائی اسکولوں میں زیر تعلیم تھے۔ ایک ہی مجلس میں تین انعامات حاصل کرنا قابلِ قدر اور لائق ستائش ہے مگر آٹھ مضامین سے تین مضامین پر قبضہ کر کے ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز ابھی تک کسے بھی حاصل نہیں ہوا ہے۔

سائنس جیسے سخت مضمون میں طالبات نے لگاتار قبضہ جمائے رکھا ہے۔ ۱۹۸۵ء کے امتحان میں مہاراشٹر ہائی اسکول کرڈوی کی طالبہ انیسہ بوبل تو ۱۹۸۶ء میں نیشنل ہائی اسکول کلیان کی طالبہ نوازندہ فنکاری اور ۱۹۸۷ء میں حاجی عبدالصمد مومن گرلز ہائی اسکول کی طالبہ انیلہ ابراہیم فقیہ نے یہ انعام حاصل کیا ہے۔

## صاحبانِ اعزاز صدر مدرسین

حمیدہ اُوٹے صاحبہ :- پرنسپل بیگم عزیزہ داؤد نائک گرلز ہائی اسکول رتناگیری

مشتاق احمد صاحب :- پرنسپل ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول ترلوٹ ضلع سندھودرگ۔

انصار احمد اقبال احمد :- پرنسپل رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ۔

## آل کوکن تقریری مقابلہ

## پینل آف ججیز

۱:- محترمہ نورجہاں نوید

۲:- 〃 رقیہ نائیک

۳:- جناب شبیر احمد قرار

## ل سنہ ۱۹۸۷ء کے بہترین طلبہ

ی:۔ ابوسفیان حوالدار کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز
ہائی اسکول، پڑگھا بوریولی ضلع تھانہ
حاصل کردہ نمبر ۸۵/۱۰۰

ی:۔ ریشماں قاسم بیگ۔ سینٹرل اردو ہائی اسکول
ساونت واڑی ضلع سندھو درگ
حاصل کردہ نمبر ۷۶/۱۰۰

ہمراٹھی:۔ کمپوزٹ (۱) غریب شاہ فرید شاہ
فقیر۔ انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گورگاؤں
ضلع رائے گڈھ
(۲) نواب علی ساٹھے انجمن اسلام مروڈ ضلع رائے گڈھ
حاصل کردہ ۹۷/۱۰۰

ی:۔(۱) لئیق احمد حوالدار انجمن خیرالاسلام اردو
ہائی اسکول داپھول ضلع رتناگیری
(۲) شمیم بانو شیخ نیشنل ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ
حاصل کردہ نمبر ۸۹/۱۰۰

سائنس:۔ احمد علی شیخ نیشنل ہائی اسکول کلیان
ضلع تھانہ حاصل کردہ نمبر ۹۳/۱۰۰

ی:۔ عبدالعزیز امان اللہ چوگلے انجمن اسلام جنجیرہ
ہائی اسکول مہسلہ ضلع رائے گڈھ
حاصل کردہ نمبر ۱۴۷/۱۵۰

ں: سائلہ ابراہیم فقیہ۔ حاجی عبدالصمد نومسلم
گرلز ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ۔
حاصل کردہ نمبر ۱۴۱/۱۵۰

عربی:۔ ابوسفیان حوالدار کوکن مسلم ایجوکیشنل سوسائٹیز
ہائی اسکول پڑگھا بوریولی ضلع تھانہ
حاصل کردہ نمبر ۹۶/۱۰۰

## تقریری مقابلوں میں شریک اسکولس

### روہا ضلع رائے گڈھ

ساوتری ادھیک ودیالند رئیت سے — پٹیل نیاز سرور
انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول گورگاؤں سے — عمران انجم عباسی
ایس۔ پی۔ ایم ہائی اسکول بابے واڑی سے — ناظمہ حمید ساونت
ایجوکیشنل سوسائٹیز ہائی اسکول توڑیل سے — فرحانہ عبدالحمید دیشمکھ
مخدار ہائی اسکول روہا سے — امتیاز عبداللہ ماکر

فرحانہ عبدالحمید دیشمکھ نے اول مقام حاصل کیا

### مہسلہ ضلع رائے گڈھ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر سے — زاہد زبیر فقیہ
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ سے — صغورہ علی میاں دروڈکے
انجمن اسلام ہائی اسکول بوردھن سے — شبینہ فخرالدین قادری

صغورہ علی میاں دروڈکے نے اول مقام حاصل کیا

### پنویل ضلع رائے گڈھ

انگلو اردو ہائی اسکول بارہ پاڑہ سے — ثمینہ شمس الدین دلوی
سینٹرل اردو ہائی اسکول اورن سے — علاءالدین ٹنگیکر
کھوپولی اردو ہائی اسکول کھوپولی سے — عثمان ملگاؤنکر
یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل سے — نرمین ماسٹر
نیشنل ہائی اسکول تلوجہ سے — شیرین گھوگلے

نرمین ماسٹر نے اول مقام حاصل کیا

انجمن ہائی اسکول بھیونڈی سے — ماہ جبیں طیب فوجدار
انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول تھانہ گرلز سے — نیلا شیخ محمد
انجمن خیر الاسلام احمد ہائی اسکول نارپولی سے — نور النساء عبد الصمد شیخ
مفلس ہائی اسکول کلیان سے — یاسر شیخ

نور النساء عبد الصمد شیخ نے اول مقام حاصل کیا۔

## رتناگیری

مستری ہائی اسکول رتناگیری سے — اسمعیل حسن جیگڈھکر
بیگم عزیزہ داؤد نائک گرلز ہائی اسکول سے — تزیرہ عبد اللہ مرکر
نیو انگلش ہائی اسکول نصبہ سے — سبینہ لیاقت قاضی
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کدئی سے — تبسم عنایت مرڈک
ماڈرن ہائی اسکول کونڈیورہ سے — عارف محمد شیکاسن
نوجیون ہائی اسکول راجہ پور سے — سلیم ابوبکر واگھو

سبینہ لیاقت قاضی نے اول مقام حاصل کیا۔

## کھیڈ ضلع رتناگیری

حاجی ایس ایم مقادم ہائی اسکول کھیڈ سے — مظہر عمر ناڈکر
آدرش ہائی اسکول کرجی سے — سہیل اسمعیل مقدم
رائزنگ ہائی اسکول زانگہ سے — سعیدہ اسمعیل ناگوسکر
جزمن پرکار ہائی اسکول بانکوٹ سے — محمد بشیر مشتاق احمد خان
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسے سے — یٰسین عبد اللہ پرکار
واگھیورہ اردو ہائی اسکول سے — جبین علی علوی
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون سے — الطاف حسین رکن الدین باکھر
نیشنل ہائی اسکول ہونئی سے — انتخاب اقبال شرکاور دھنکر
نیشنل ہائی اسکول داپولی سے — زہرہ عباس حجوانی

زہرہ عباس حجوانی نے اول اور الطاف حسین باکھر نے دوم مقام حاصل کیا

# آل کوکن تقریری مقابلہ

## کی جھلکیاں

* سب سے زیادہ بچے کھیڈ سینٹر پر آئے۔
* رتناگیری سینٹر پر حاضر ہونے والے بچوں کا تناسب صد فیصد رہا
* سب سے کم بچے مہسلہ سینٹر پر حاضر ہوئے۔
* سبھی مراکز پر طالبات اول آئیں۔
* دہیور میں تلاوت قرآن پاک کے بعد نعت پڑھی گئی اور جلسے کا آغاز ہوا۔
* کھیڈ میں تلاوت قرآن پاک کے بعد بچوں نے استقبالیہ گیت گایا۔
* کھیڈ کے علاوہ تمام مراکز میں حاضرین میں سے بزرگ شخص نے تلاوت فرمائی تو کھیڈ میں ایک اسکولی طالبعلم نے تلاوت کی۔
* دہیور اور کھیڈ میں پروگرام کے اختتام پر قومی ترانہ ہوا۔
* ہر ہائی اسکول سے ایک بچہ شریک مقابلہ ہونے کا مجاز تھا مگر بچوں میں تقریر کرنے کا اس قدر شوق ابھر آیا کہ مہسلہ، کھیڈ اور پنویل میں مقابلہ سے الگ البتہ انہیں عنوانات کے ساتھ بچوں نے تقریریں کیں۔
* پنویل، دہیور، کھیڈ اور رتناگیری میں حاضرین جلسہ نے اپنی پسند کے مقررین کو انعامات سے نوازا۔
* خطۂ کوکن میں اردو کی مقبولیت کا اندازہ اس طرح کہ کئی مراکز پر غیر مسلم اردو نوازوں نے نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ رتناگیری میں کلکٹر اور کھیڈ میں مقامی جونیر کالج کے پرنسپل نے صدارت فرمائی۔ رتناگیری میں C E O مہمان خصوصی تھے اور دہیور میں الکٹریکل انجینیر نے اپنی جیب خاص سے مقررین کو نقد انعام پیش کیا۔

# آل کوکن تقریری مقابلہ ۱۹۸۷ء
## پینل آف ججیز

• ضلع تھانہ بمقام بھیونڈی (۸۷-۱۱-۲۲ء)

۱۔ پروفیسر یونس اگاسکر
۲۔ جناب مومن جان عالم رہبر
۳۔ " غنی غازی

• ضلع رتناگیری بمقام رتناگیری (۸۷-۱۲-۵)

۱۔ جناب الناصر قاضی (مدیر آکاش گنگا)
۲۔ جناب شمس الدین جھاپڑیکر (ریٹائرڈ اے۔ ڈی۔ آئی)
۳۔ جناب غنی غازی

• ضلع رائے گڈھ بمقام پنویل (۸۷-۱۱-۲۸)

۱۔ جناب سلطان ماہی (مدیر "فرزان" تھانہ)
۲۔ " ابراہیم سندیکر
۳۔ " غنی غازی

• ضلع رائے گڈھ بمقام مہسلہ (۸۷-۱۱-۱۵)

۱۔ جناب پروفیسر حفیظ اللہ
۲۔ " عبدالغنی خان سرگروہ
۳۔ " مولوی عبدالقیوم

• ضلع رتناگیری بمقام کھیڈ (۸۷-۱۲-۶)

۱۔ جناب ایچ ڈی مبارک
۲۔ " جمال کھوت
۳۔ " غنی غازی



## تلاوت قرآن پاک

۱۔ دھوڑ — جناب مولانا جاوید کوکنی
۲۔ مہسلہ — " مولانا عبدالخالق ریاضی
۳۔ پنویل — " مولانا عبدالحمید
۴۔ رتناگیری — " مولانا حافظ محمد اقبال ندوی
۵۔ کھیڈ — " طالب علم الیاس خطیب

## آل کوکن تقریری مقابلہ ۸۷ء کے
## رابطہ کار حضرات

• ضلع تھانہ

۱۔ جناب قاسم صمرو
۲۔ جناب شبیر احمد راہی

• ضلع رتناگیری

۱۔ محترمہ سعیدہ نائک
۲۔ جناب آئی وائی سولکر (رتناگیری)
۔ اے۔ آر۔ ڈی خطیب کھیڈ
۳۔ عبداللہ علی صاحب گھنسار (کھیڈ)

• ضلع رائے گڈھ

۱۔ جناب ایچ۔ بی۔ مقدم
۲۔ " غلام محمد جبیل (دھوڑ)
۳۔ " اے جی مقدم ( " )
۴۔ " عثمان خان پٹھان (مہسلہ)
۵۔ " جعفر ننگرے
۶۔ " خالد چوگلے پنویل
۷۔ " شفیق کھوت

# آل کوکن تحریری مقابلہ کے
# انعام یافتگان

**اول:۔ نثار احمد محی الدین مصطفیٰ**
انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول مہسلہ ضلع رائے گڈھ

**دوم:۔ ناظمہ امیر**
ساوتری بائی دھیک ودیا مندر امیت
ضلع رائے گڈھ

**سوم:۔ عبداللہ عثمان قاضی**
ای ایس، انگلش ہائی اسکول تڑدیل ضلع رائے گڈھ

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ آج مسلمانانِ کوکن زندگی کے ہر شعبہ میں عروج و ترقی اور شان و شوکت کے حامل ہیں یہ ترقی ان کے بزرگوں کے جذبۂ قومی و ملی، اجتہاد و ایثار، دوراندیشی و باریک بینی کی رہینِ منت ہے۔



اس سے پہلے کہ … وقت کی گردا ان بزرگوں کی یادوں … کو دھندلا دے نئی نسل کو ان کے … کارہائے نمایاں اور بے لوث خدمات سے واقف کرانے کی غرض سے ہم نے "یادِ رفتگاں" کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے، قومی سطح پر اُبھر کر سامنے آنے والے اپنے بزرگوں کی تفصیلی معلومات اور ایک تصویر کے ساتھ دفتر سے رابطہ قائم کیجئے۔ ادارہ آپ کا شکر گذار رہے گا

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں ارسال فرمایئے ——— ادارہ



## ماہنامہ نقشِ کوکن کی شرحِ خریدا[ری]

| | | | |
|---|---|---|---|
| اندرونِ ہند:۔ | فی شمارہ | – | پانچ… |
| | سالانہ | – | پچاس… |
| | تاحیات | – | پانچ… |
| سعودی عرب، پاکستان | سالانہ | – | ایک سو… |
| | تاحیات | – | پندرہ… |
| جنوبی افریقہ اور یوروپ | سالانہ | – | دو سو… |
| | تاحیات | – | پندرہ… |

"نقشِ کوکن" کسی کی ذاتی [ملکیت] نہیں ہے بلکہ "نقشِ کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ نمبر ۳۱۰۶" کی ملکیت ہے۔

**पंचायती राज व्यवस्था**

**पच्चीस वर्षों का गौरवशाली इतिहास**

**महाराष्ट्र में जनतंत्र विकेन्द्रीकरण का आदर्श प्रयोग :**

विकास कार्यक्रम में ग्रामीण जनताव्दारा पहल तथा सहभाग हो, इस दृष्टी से पं. जवाहरलाल नेहरु ने पंचायत राज की संकल्पना प्रस्तुत की, विकास कार्यक्रम को ग्रामीण जनता तक पहुंचाने का उद्देश्य इस संकल्पना के पीछे था .

इस क्षेत्र मे महाराष्ट्र ने पहल कर के वसंतराव नाईक समिति की रिपोर्ट के अनुसार १ मई १९६२ को त्रिस्तरीय पंचायती राज व्यवस्था की कानून स्थापना की.

गत २५ वर्षों में पंचायत राज व्यवस्था ने, जिसमें जिला परिषदें पंचायत समितियां व ग्रामपंचायतो का समावेश है, महाराष्ट्र के ग्रामीण क्षेत्र में विकास की गंगा पहुंचाने का कार्य प्रभावी रुप से किया है.

जिला परिषदों के मार्फत गत २५ वर्षों में ग्रामीण क्षेत्र में बारह हजार करोड रुपयों से अधिक रकम खर्च हुई है और उसका लाभ राज्य की जनसंख्या का ६५ प्रतिशत से अधिकयानी लगभग साढे चार करोड ग्रामीण जनता को मिला है.

पंचायती राज व्यवस्था की निर्मिती से राज्य के ग्रामीण क्षेत्र में नेतृत्व की दूसरी राह निकल आने में मूल्यवान सहयोग मिला है. इस प्रकारी की अनेक महत्वपूर्ण उपलब्धियों के कारण महाराष्ट्र में जनतंत्र विकेन्द्रीकरण का यह जनहितकारी प्रयोग देश में आदर्श माना गया है और इसके के अध्ययन के लिए अनेक राज्यों से अधिकारी एवंम पदाधिकारी यहाँ आते रहते है .

लोकाभिमुख शासन : महाराष्ट्र शासन

डी जी आय पी आर.



# حج وزیارت ٹورز ۱۹۸۸ء

۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۷ء تک مسلسل آٹھ سال تک حج وزیارت ٹورز کی شاندار اور کامیاب واپسی کے بعد مسلم ٹورز کارپوریشن بمبئی ۱۹۸۸ء کے حج وزیارت ٹورز کے پروگراموں کا اعلان کرتی ہے۔ یہ ٹورز انٹرنیشنل پاسپورٹ پر فارن ٹریول اسکیم کے تحت ہوں گے۔

## ٹور نمبر ۳۴ حج وزیارت ٹور ۱۹۸۸ء

۴۱ دن کا عظیم الشان سفر جس کی انمول اور حسین یادیں آپ زندگی کے آخری لمحہ تک نہ بھول سکیں گے۔ بغداد شریف / کربلا معلےٰ / نجف اشرف / کوفہ / مسیدب / کاظمین / سامرہ / بلد / الرفاعی / بنی ایوب / سلمان پاک / جدہ / مکہ معظمہ / مدینہ منورہ کے تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارتیں مع فریضہ حج بیت اللہ ۱۹۸۸ء ایک ہی سفر میں مکمل کریں۔ آرام دہ روحانی سفر بذریعہ ہوائی جہاز۔ روانگی بمبئی سے ۱۹-۲۱-۲۴-۲۶-۲۸-۳۰ جون ۱۹۸۸ء۔ روانگی دہلی سے ۱۹ اور ۲۶ جون ۱۹۸۸ء۔ شرح ٹکٹ۔ 245,00/- روپئے فی کس مع قیام وطعام وجملہ مصارف۔

## ٹور نمبر ۳۵ حج ٹور ۱۹۸۸ء

۳۰ دن کا عظیم الشان روحانی سفر ان حضرات کے لئے جو کم وقت اور کم اخراجات میں فریضہ حج بیت اللہ آرام دہ طریقہ پر ادا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ شرح ٹکٹ 21500/- روپئے فی کس۔ بمبئی سے روانگی ۲ اور ۶ جولائی ۱۹۸۸ء۔ دہلی سے روانگی ۴ جولائی ۱۹۸۸ء۔

## خصوصی رعایت

جو حضرات ۲۱ دسمبر ۱۹۸۷ء تک اپنی سیٹ ریزرو کرالیں گے ان کو شرح ٹکٹ میں ۵۰۰ روپئے کی خصوصی رعایت دی جائے گی۔ تفصیلی پروگرام کی کتاب ۰ روپئے کا کراس پوسٹل آرڈر محصول ڈاک کیلئے بھیج کر طلب کریں یا ہمارے بمبئی آفس یا خصوصی نمائندوں سے مل کر یہ کتاب مفت حاصل کریں۔ بیٹ ریزرویشن اور دیگر تفصیلات کیلئے رجوع کریں۔

| ٹیلکس | مسلم ٹورز کارپوریشن | ٹیلیفون |
|---|---|---|
| 011-71076<br>MTC IN | پوسٹ بکس 7357 متصل اندھیری پوسٹ آفس۔ بمبئی 58 | ۶۲۳۵۷۱<br>۶۲۱۰۱۱<br>۶۲۵۰۰۶ |

یوم جمہوریہ نمبر
کے لئے نیک خواہشات

ملازمت دلانے والے اداروں میں عدل واعتماد کا حامل نام

# عادل

## انٹرپرائزیز

حکومت ہند کی جانب سے منظور شدہ — رجسٹرڈ نمبر ۳/[illegible]۵۰۳/۳/۳۲۱/۸۴



**ڈائمنڈ ٹریڈ ورکس ۔۔ ۸۰ لیڈی جمشید جی روڈ۔ بمقابل پیراڈائز سینما**

**ماہم۔ بمبئی ۴۰۰۰۱۶۔ فون ۴۵۲۱۸۵/۴۵۲۱۸۸**



[redacted]


ایک نئے مکان میں
آپ کے آشیاں میں
آپ کا خیر مقدم ہے
بالمشافہ / فون پر ملاقات کیجئے
رفیق اتولے
زرین ڈویلپرس
۲۴ زرینہ کوآپریٹیو سروس سوسائٹی لمیٹیڈ
مقابل انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول
نزد باندرہ جامع مسجد متصل وویکانند روڈ
باندرہ، بمبئی ۴۰۰۰۵۰
آرکیٹکٹ
کاسوا اینڈ اسوسی ایٹس
آر سی سی کنسلٹنٹ
دارالمعمور

*WITH BEST COMPLIMENTS FROM*

# A1-Jadid Enterprises

**31 Mital Chambers**
**3rd Floor, Nariman Point**
**Bombay 400021.**

PHONE

2024660 , 2026370 , 208407

[redacted]

# AEMPHICO
# ENGINEERING WORKS

SWADESHI MILLS ESTATE, OPERA HOUSE,
BOMBAY - 400 004.

Phone : 35 70 88 Gram : MOTOR POWER

یومِ جمہوریہ پر نیک خواہشات

منجانب :-

فون ۸۷۲۶۸۰۳

# رومانی ٹراویلس

RUMANI TRAVELS

بحری یا ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کا معقول انتظام
نیز پاسپورٹ بنوانے کا قابلِ اعتماد مرکز

۱۵/۲ عمر کھاڑی کراس لین، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹

ماہنامہ

# نقشِ کوکن بمبئی

رکن انڈین لینگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن بمبئی

۲۷ | شمارہ | مارچ ۱۹۸۸ء



ایڈیٹر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
سب ایڈیٹر: فقیر محمد مستری

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

...جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون :- ...۸۶۱۵ ۸۶۴۹۶۸





تاریخِ اشاعت یکم مارچ ۱۹۸۸ء


## اس ماہ کے نقوش

| صفحہ نمبر | مضمون نگار | مضامین |
|---|---|---|
| ۴ | مولانا وحید الدین خان | ذکر و فکر |
| ۵ | بشر مسلائی | صبح معراج |
| ۷ | رشیدہ قاضی | ڈھلتا سورج کا اجمالی جائزہ |
| ۹ | شمیم کرہانی | ہولی |
| ۱۰ | (جناب محمد عباس فجندار مرحوم) | یادِ رفتگاں |
| ۱۱ | ساغر ملک | اس شمارہ کا شاعر |
| ۱۲ | یوسف ساونت معصوم | ممتا خدیجہ |
| ۱۴ | ساحر شیوی | گردشِ ایام |
| ۲۰ | ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا | دشتِ شفا پر ایک نظر |
| ۲۵ | مسٹر تابڑ توڑ | بتاؤ تو بھلا |
| ۲۷ | فی بن صاد | اخبار و اذکار |

## اس کے علاوہ

★ منتخبات القرآن ★ اداریہ صہ ۲
★ تبصرہ صہ ۱۹
★ معمہ صہ ۲۲

### مضمون نگار حضرات سے ....

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمائیے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے۔




پرنٹر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ۔ افضل پریس بمبئی سے چھپوا کر ... جیل روڈ ویسٹ ڈونگری بمبئی ۹ سے شائع کیا ملکیت نقش کوکن ... ٹرسٹ

# اداریہ

# ہاتھ اٹھائیے

اُردو زبان کی ترویج و اشاعت، اس کی بقا و سلامتی کے لئے تقریریں کافی نہیں ہیں، چند عملی اقدامات اور "عمل سے زندگی بنتی ہے" پر یقین رکھنے والے راسخ العقیدہ، جواں ہمت ہمدردانِ اردو کی ضرورت ہے۔ سیمی نار، سمپوزیم، یا مشاعروں میں اردو کی بقا کو ڈھونڈھنے والے خود بھی دھوکہ کھا رہے ہیں اور اردو والوں کو بھی سراب کا شکار بنا رہے ہیں۔ اگر اردو کو زندہ و جاوید رکھنا ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ آنے والی نسلوں میں اردو پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا کیا جائے اور اس کے لئے بے حد ضروری ہے کہ اردو اسکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ بھی مطالعہ کے عادی ہوں۔ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ مہاراشٹر میں اردو ذریعۂ تعلیم کے تین سو سے زائد ہائی اسکول اور اس سے بھی زائد پرائمری اور مڈل اسکول بحسن و خوبی اردو کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں کتب خانوں، مطالعہ گاہوں، اخبار و رسائل کی ترسیل کی سہولیات کہاں میسر ہیں؟! ایسے مقامات پر اساتذہ اور بچے صرف اور صرف نصابی کتابوں ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اُن اسکولوں تک اخبارات و رسائل پہونچانے کا مفید کام انجام دیا جائے۔ یہ کام اگر مہاراشٹر اردو اکادمی اپنے ذمہ لیتی ہے تو کیا کہنے۔ اور اگر نہ بھی لے تو اردو کے ہمدرد اداروں، تنظیموں اور ہستیوں کی کیا کمی ہے۔؟

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر صرف ایک فرد اٹھے تو ان ساڑھے تین سو ہائی اسکولوں کے لیے ایک رسالہ جاری کر سکتا ہے اور اس طرح دس بارہ افراد اور دس بارہ ادارے تیار ہو جائیں تو ہر اسکول کو کئی ایک اخبارات و رسائل پہنچنے لگیں گے۔ اردو دنیا سے ان کا ربط ضبط ہو جائے گا اور ظاہر بات ہے کہ اس کا براہ راست یا بالواسطہ فائدہ ہماری آنے والی نسلوں ہی کو پہنچے گا۔

دوسرا فائدہ یہ کہ کسی اخبار یا رسالے کی ساڑھے تین سو کاپیاں۔ اگر مہاراشٹر کے کونے کونے میں پہنچنے لگیں گی تو اس کی رگوں میں تازہ خون دوڑے گا۔

کیا ہمدردانِ اردو اپنے ان بھائیوں کو جو دیہاتوں اور چھوٹے موٹے شہروں کی اردو اسکولوں میں پڑھا پڑھا کر اردو کی خدمت انجام دے رہے ہیں فراموش کریں گے؟ نہیں۔! بالکل نہیں۔

تو پھر کون ہے۔!؟ جو ماہنامہ نقش کوکن کی ساڑھے تین سو کاپیاں ہر ماہ خرید کر مہاراشٹر بھر کی اردو اسکولوں تک پہنچا کر اردو کی صحیح خدمت کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔

**ہاتھ اٹھائیے**

# مَنْ يَرِثُ مَالَ الْمَوْتٰى

## میّت کے مال میں کن کن لوگوں کو حق پہنچتا ہے؟

• وَ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَ الْأَقْرَبُونَ
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَ الْأَقْرَبُونَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ
نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝
(النساء: ۷)

ماں باپ یا رشتہ داروں کے ترکے میں تھوڑا ہو یا بہت مردوں کا حصّہ ہے اور (ایسا ہی) ماں باپ یا رشتہ داروں کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے (اور یہ) حصہ ہمارا ٹھہرایا ہوا ہے۔

**ایک بندۂ خدا کی جانب سے عطیہ**

---

## کتابت کی غلطی :

جنوری کے شمارہ میں سورۃ المعارج کی مندرجہ آیت میں ضمیر ھم کی بجائے ھن لکھا گیا ہے، جو سہو کتابت ہے۔ صحیح آیت یوں ہے : وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ (قارئین درست کرلیں) (ادارہ)

## سب جان لیجئے

راجہ مہندر پرتاپ
(۱۸۸۶ء - ۱۹۷۹ء)

نے ۱۹۰۷ء میں دنیا کا سفر کیا تھا۔ اس سفر میں انھوں نے چار مہینے گزارے اور یورپ امریکہ، کناڈا، جاپان وغیرہ جاکر نئی دنیا کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور محسوس کیا کہ یورپ اور امریکہ کی ترقی کی وجہ جدید مشینوں اور صنعتوں کے سبب سے ہے۔ چنانچہ سفر سے واپسی کے بعد راجہ مہندر پرتاپ نے ٹکنکل اسکول اور ٹکنکل کالج قائم کیا۔ انھوں نے اپنی ریاست کے پانچ گاؤں اور ورندابن میں ایک اپنا بہت بڑا مکان اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ ان پانچ گاؤں کی آمدنی تقریباً ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ تھی۔ موجودہ صدی کے آغاز میں یہ آمدنی بہت بڑی رقم کے برابر تھی۔ ۱۹۱۱ء میں راجہ مہندر پرتاپ نے دوبارہ مغربی دنیا کا سفر کیا اور انگلینڈ جرمنی، سوئزرلینڈ اور پیرس کے ٹکنکل کالجوں کو دیکھا تاکہ اس کے مطابق اپنے یہاں کی ٹکنکل تعلیم کے اداروں کو مزید ترقی دے سکیں۔

اکثریتی فرقہ میں راجہ مہندر پرتاپ جیسے بہت سے لوگ ہیں جنھوں نے انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی

## بزمِ علما



اس قسم کا تعمیری کام کیا جس کی ایک مثال اوپر کے واقعہ میں نظر آتی ہے۔ جب مسلمانوں میں ایسی کوئی بھی مثال موجود نہیں۔

ماضی کا یہی فرق ہے جو دونوں فرقوں کے حال کے فرق کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ پچھڑے پن کا کیس ہے نہ کہ تعصب کا کیس۔

حاجی نقیہ احمد مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے

## غزل

محمد جابر منصو

میری وفاؤں کا صلہ او بے وفا یہ کیا دیا
آنکھیں ملا کے پھیریں دل کا سکون مٹا دیا
میں نے نقشِ پا پہ سر بے ساختہ جھکا دیا
اُف تو نے میری یاد کو دل سے مگر بھلا
تیری جفا کا تذکرہ اوروں سے کیا کروں بھلا
یہ بھی تھا میرا حوصلہ غم سہہ کے مسکرا
ذوق طلب کی حد یہ ہے سر کو جھکایا بار بار
نقشِ قدم کو بھی تیرے حاجت روا بنا
یہ بھی کرم اے ساقیا تیری عطا کا غم نہیں
تشنہ لب ہیں رکھا ساغر انھیں پلا دیا
دل تم پہ کر چکے فدا کر دینگے جان بھی نثار
یہ تو بتاؤ آپ نے ہم کو دیا تو کیا
جابر ضرورتاً کبھی دستِ دعا کیا دراز؟
تبلاؤ بے سبب کبھی دستِ طلب بڑھا دیا

# صبحِ معراج

**مہر سنبلانی**

یوں تو ہیں رات سے معراج کی واقف دو جہاں
صبحِ معراج کا اک واقعہ کرتا ہوں بیاں
ابھی شاہد نے شہادت کا کیا تھا اعلان
اور موضوعِ سخن تھا یہ مقدس عنوان
نفس کہنے لگا نفسانی اُپج کا ہے فسوں
عقل کہنے لگی " این امر محال ست و جنوں "
تجربہ کہنے لگا سیرِ فلک ، نا ممکن
آدمی اور ہم آہنگ ملک ؟ ناممکن
جاننے والے تو پہچان گئے ، مان گئے
جو نہیں جانتے تھے ان کی ادا مان گئے
جہل نے پایا تھا بوجہل نے وافر حصہ
وہ سمجھنے لگا معراج کو فرضی قصہ
خود تو بہکا ہی تھا اوروں کو بھی بہکانے لگا
اور معراج کی تضحیک پہ اُکسانے لگا
اس کو معلوم تھی صدیقؓ کی عالی نسبی
تھے دل و جاں سے جو شیدائے رسولِ عربیؐ
وہی صدیقؓ جو اول تھے مسلمانوں میں
اتنے اپنے تھے کہ بیگانے تھے بیگانوں میں
نہم کا ان کے ابوجہل تھا دل سے قائل
کیوں نہ ہو بارِ محبت کے ہوئے تھے حامل
اس کی کوشش تھی کہ صدیقؓ صداقت چھوڑے
ثانی اثنینؓ محمدؐ کی رفاقت چھوڑے

ابھی صدیقؓ تک آئی نہ تھی معراج کی بات
جا کے بوجہل نے پوچھا کہ سُنی آج کی بات!
کہتے ہو غیب پہ ایمان ہے تمہارا ایماں
کیا ہو گر غیب ہی کی سیر کر آئے انسان
عرش و کرسی و خدا ، دوزخ و جنت دیکھے
انبیا اور فرشتوں کی جماعت دیکھے
ایسا دعویٰ کرے کوئی تو کہو گے کیا تم ؟
سن کے بوبکرؓ نے فرمایا کہ ہوش اس کے ہیں گم
بولا وہ ، کرتے ہیں دعویٰ یہ تیرے پیغمبرؐ
رات بھر تول کے آئے ہیں وہ جبریلؑ کے پَر
سوچے صدیقؓ کہ چپ کیجئے دیوانے کو
اور مفسد سے کہا صرف قسم کھانے کو
میں قسم کھا کے ہی کہتا ہوں ، کہا مفسد نے
بولے صدیقؓ کہ حق ہے جو کہا مرشدؐ نے
وہ خدا کا ہے رسولؐ اور رسولوں کا امام
اس کے حق ہونے پہ قائم ہے حقیقت کا نظام
تجربہ ، نفس و خرد رہ گئے سب منہ تکتے
سن کے ایمان کی ایمان سے یہ کیا بکتے
صبحِ معراج کا یہ واقعہ ہے مشعلِ راہ
ذہن گر صاف ہو ، دل پاک ہو ، روشن ہو نگاہ
تجربہ ، نفس و خرد راہ جو ہموار کریں
رہنمائی میں ہم ایماں کی اسے پار کریں
صبحِ معراج ہوئی تھی شبِ معراج کے بعد
مہرؔ آمادہ رہو آئے گا کل آج کے بعد

# نوادرات

## ایک نو وارد عامی کے قلم سے

(۱) دلت اور پسماندہ طبقے کے لیڈر آنجہانی ڈاکٹر امبیدکر کے مقالات اور تحریرات کو کتابی صورت پر شائع کرنے کا مہاراشٹر حکومت نے فیصلہ کیا اور کتاب چھپ کر تیار بھی ہوگئی۔ اخبارات پر شائع شدہ رپورٹوں کے مطابق اس کتاب پر دو فصلیں، ہندو مت کے معمے، کے عنوان سے شامل ہیں۔ کتاب کا اجرا اور باقاعدہ شائع ہونے سے قبل مذکورہ عنوان کے تحت جو کچھ ڈاکٹر موصوف نے لکھا ہے وہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اور ہندو مذہب کے حامیوں نے آواز اٹھائی کہ اس کتاب کی اشاعت کو روک دیا جائے۔ اور اس کے لئے احتجاجی جلوس اور مظاہرے کئے گئے اور اس کے ردِ عمل کے طور پر دلت لوگوں نے بھی جلسے جلوس اور مظاہرے کئے کہ ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو مت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کو متنازعہ فیہ کتاب سے حذف نہ کرتے ہوئے اس کتاب کو من و عن شائع کیا جائے۔ حکومت مہاراشٹر نے بعد از خرابیٔ بسیار اس تنازعہ کا یہ حل نکالا کہ کتاب جیسی بھی چھپی ہے اسے ہندو مت کے معمے کے نیچے بطور نوٹ یہ لکھا جائے کہ ان مضامین میں ڈاکٹر امبیدکر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے حکومت مہاراشٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ سگریٹ کی کمپنیاں اخباروں میں پورے صفحے یا نصف کے اشتہارات دیتے رہتے ہیں جن کے پڑھنے والوں کے لئے جلی حروف میں سگریٹ کے استعمال کے لئے نہایت موثر انداز میں رغبت دلائی جاتی ہے اور اشتہار کے کہیں ایک کونے میں باریک اور خفی حروف میں لکھا جاتا ہے کہ "تمباکو صحت کے لئے مضر ہے"۔ دراصل یہ چیزیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ ہمارے معاشرے اور تہذیب میں صدق اور راست بازی پر کس طرح بس پردہ ڈال کر سازی، جھوٹ اور ناروا باتوں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ سچائی اور راستی کے لئے جو درس اور ترغیب چاہیئے وہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کم ہوتی جا رہی ہیں۔ نتیجتاً کار پرداران حکومت تمام پیش آنے والے امور کا فیصلہ دوٹ کی سیاست کے دباؤ، گروہی تصادم پر برتری کا مظاہرہ کرنے والوں سے مرعوب ہو کر کرتے ہیں اور ہندوستان کی چالیس سالہ جمہوریت اس کے شکنجے میں کچھ اس طرح سے کسی جا رہی ہے کہ برائے نام ہو کر رہ گئی ہے۔ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال تو مشرق کی جمہوریت کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ البتہ یورپ کی جمہوریت کو دیکھ کر وہ چیخ اٹھے۔

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک کی موجودہ جمہوریت کے عملی نمونے ڈاکٹر اقبال کے سامنے ہوتے تو معلوم نہیں کہ کن الفاظ میں وہ ان کی مذمت کرتے۔

ماہنامہ نقش کوکن نمبر

# ڈھلتا سورج کا اجمالی جائزہ

رشیدہ قاضی

اردو کی کتابیں چاہے جس حال میں چھپیں اصطلاحاً
ہیں کہ فلاں بن فلاں کی کتاب زیورِ طباعت سے
ہو کر منظرِ عام پر آئی۔ طباعت سے انکار نہیں کہ اس
تخلیق منصۂ شہود پہ نہیں آسکتی۔ زیور البتہ آنکھ بچا
دیکھنے میں نہیں آتا۔ زیور کو ہم لغوی معنی میں نہیں
ہیں اب اتنے کم فہم بھی نہیں کہ کتاب کے اندر جھکا
و بند ڈھونڈھنے لگیں۔ کہنے کا مطلب یہی کہ حسن
زہی دیکھنے میں آتا ہے۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ
یا) کی تعریف میں قصیدہ تصنیف کرنے کو جی چاہتا
ارے کے زیر اہتمام چھپنے والی کتابوں کی آب و
جیرہ کرتی ہے۔ گلڈ کی اشاعتی کارکردگی کو جتنا
ے کم ہے۔ حتی المقدور مدح سرائی کے بعد بھی وہی
ہ سے

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

شیخ اسمٰعیل کی "ڈھلتا سورج" گلڈ کے اشاعتی
بارہویں کڑی ہے۔ کتاب ہاتھ میں لیتے ہی انگلیاں
پھسلنے لگتی ہیں اور نگاہیں ڈوبتے سورج کی مصوری کا
جاتی ہیں۔ ورق گردانی پر کتاب کے صوری حسن
گہرا ہو جاتا ہے۔ سفید، دودھیا اور دبیز ڈھیلا کاغذ
خوبصورت کتابت، جناب کاتب جمال گیاوی
نکلے۔ ان کی تحریر کا حسن مسحور کن ہے۔ بقول شخصے

~ کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

بہت کم لوگ اسم بامسمیٰ ہوتے ہیں۔ زیادہ تر تو یہ دیکھنے میں آیا ہے "برعکس نام نہند زنگی کافور" گلڈ کے کرتا دھرتا ساحر شیوی صدفی صد اسم بامسمیٰ ہیں۔ ادارہ کا قیام ان کے ساحر ہونے کی دلیل ہے اور کارکردگی سحر کاری کا کرشمہ ساحر شیوی اور ان کے رفقائے کار صحیح معنوں میں اردو کے محسن ہیں کہ ان کی مساعیٔ جمیلہ کی بدولت ہمارے وہ ادیب و شاعر بھی اپنی تخلیقات کو کتابی صورت دے پاتے ہیں جن کی مالی حالت کتاب چھپوانے کا خواب دیکھنے کی بھی سکت نہیں رکھتی۔

اقبال نے اپنی شاعری کے تعلق سے کہا تھا

نغمہ کجا و من کجا سازِ سخن بہانہ ایست
~ سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

دراصل اقبال کو اپنی شاعرانہ صلاحیت سے زیادہ مصلح کا لبادہ عزیز تھا۔ اصلاحِ معاشرہ سے کچھ ایسا ہی انس شیخ اسمٰعیل کے افسانوں سے جھلکتا ہے۔ وہ ادب برائے زندگی کے قائل ہیں۔ انگشت خامہ سے سماج کے زخموں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ مسیحائی ان کا پیشہ نہیں مگر زبانِ قلم سے درد کا درماں تجویز کر جاتے ہیں۔ ان کے افسانے پڑھنے تو یہ ادراک ہوتے دیر نہ لگے گی کہ فاضل مصنف اپنے سینے میں دلِ دردمند رکھتے ہیں یوں کہنے کو ہر ذی حیات

ں رکھتا ہے لیکن اللہ میاں ہر ایک کو دلِ دردمند سے نہیں
ازتے ۔ یہ متاعِ بے بہا نیک بختوں ہی کو نصیب ہوتی ہے

"ڈھلتا سورج" بارہ افسانوں پر مشتمل ہے ان افسانوں کا پس منظر افریقی ہے ۔ کینیا میں مقیم ایشیائی باشندوں کے طرزِ فکر کی شیخ اسمٰعیل نمائندگی کرتے ہیں اور انھیں درپیش مسائل کی ترجمانی کا فریضہ انجام دیتے ہیں ۔ وہ حقیقت پسند ہیں جو محسوس کرتے ہیں برملا کہہ جاتے ہیں ۔ ہزار مصلحت مانع ہو وہ کبھی زہرِ ہلاہل کو قند نہیں کہیں گے ۔ سیدھے سادھے لفظوں میں بڑی بات کہہ جاتے ہیں ۔ اتنی بڑی بات کہ قاری یکلخت چونک اٹھتا ہے ۔ اپنی بات کو کارگر بنانے کے لئے وہ طنز کا حربہ بھی استعمال کرتے ہیں جس مقام پر پہونچ کے درد دل میں سوا ہوتا ہے وہاں غالب کی طرح تلخ نوائی پر بھی اتر آتے ہیں ۔ قوم کے سود وزیاں کا کرب دیکھنا ہے تو "افسانہ ارمان جو رسومات کی نذر ہوگئے" پڑھ لیجئے ۔ مسلم معاشرے کی ذہنی مفلوک الحالی اور مُردہ پرستی کی وہ موثر غمازی کی ہے کہ سوزِ دروں سے دل رو اٹھتا ہے "ڈھلتا سورج" کا مرکزی کردار لالہ جی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ابن الوقت کی بھولی بسری یاد ذہن میں تازہ کر دیتا ہے لالہ جی پکے گھاگ دنیا دار قسم کے آدمی ہیں ۔ جب تک مسٹر رابرٹسن ان کے باس بنے رہے وہ کتے کی طرح دُم ہلاتے آگے پیچھے پھرتے رہے ۔ ان کی سبکدوشی کا وقت آیا تو حضرت نئے مالک کے سواگت میں جُٹ گئے ۔ جانے والے کو رسمِ دنیا کے مطابق رخصت کرنے کی مروت تک نہ برتی ۔ جو سورج غروب ہونے کو ہے وہ بھلا اندھیروں کے سوا اور کیا دیگا ؟ تاریکی میں تو سایہ بھی جدا انساں سے رہتا ہے ایسے میں لالہ جی کیوں مسٹر رابرٹسن کا ساتھ دیں ؟ دنیا چڑھتے سورج کی پوجا کرتی ہے سو انھوں نے بھی یہی کر دکھایا۔

شیخ اسمٰعیل کوکن کے سپوت ہیں اور سرزمین کوکن سے اس درجہ شیفتگی رکھتے ہیں کہ اپنے افسانے سوائے "نقش کوکن" بمبئی کے اور کہیں نہیں چھپواتے ۔ اس طرح اپنی مٹی سے والہانہ محبت تو خیر انھوں نے منوالی لیکن مقبولیت کے دائرے کو انھوں نے خود ہی تنگ کر لیا ۔ بحیثیت افسانہ نگار وہ شدت نہیں پا سکے جو درحقیقت ان کا حق ہے ۔ بہر حال "ڈھلتا سورج" اردو کے افسانوی ادب کے ذخیرے میں ایک گرانقدر اضافہ ہے امید ہے کہ اربابِ ادب اس کی پذیرائی میں پس و پیش نہیں کریں گے ۔

شمیم کرہانی

# ہولی

اری چلی ‏ بھیگی ساڑی چلی
ی چلی ‏ گل کی سواری چلی
رنگ بھری دلہنیں رنگ بھری ڈولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

چل میں رنگ ‏ مانگ میں صندل میں رنگ
اجل میں رنگ ‏ پاؤں میں پائل میں رنگ
روپ نے اک رنگ کی آج دکاں کھولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

یکل کوئی ‏ رنگ سے جل تھل کوئی
پل کوئی ‏ چھینٹی چھا گل کوئی
آرزو ہر رنگ ہے زندگی ہمجولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

و مسل کوئی ‏ پھوٹتی کونپل کوئی
بادل کوئی ‏ رنگ سے بوجھل کوئی
اسکی ادا شوخ ہے اسکی ادا بھولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

صحرا میں رنگ ‏ جمنا میں گنگا میں رنگ
یں رادھا میں رنگ ‏ ہیر میں رانجھا میں رنگ
عاشق و معشوق کی رنگ بھری ٹولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

رنگ بھری ڈالیاں ‏ رنگ بھری بالیاں
رنگ بھری تالیاں ‏ رنگ بھری گالیاں
رنگ بھری گالی بھی رس میں بھری گولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

رنگ محل میں امیر ‏ رنگ ڈگر میں فقیر
رنگ جوان رنگ پیر ‏ رنگ کماں رنگ تیر
رنگ کے ارجن نے آج رنگ کماں تولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

جتنا بھی شرماؤ گے ‏ جتنا بھی کتراؤ گے
رنگ رواں پاؤ گے ‏ بچ کے کہاں جاؤ گے
رنگ بھری مٹھیاں رنگ بھری جھولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

رنگ جوانی سے چلے ‏ جام شہابی سے چلے
دور گلابی سے چلے ‏ کہتے شرابی چلے
ہائے وہ انگور کی بیٹی جو منہ بولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

رنگ مسلسل چلا ‏ رکنے لگا ولولہ
تھک گیا ہر منچلا ‏ شام ہوئی دن ڈھلا
تاروں بھری رات نے زلف سیہ کھولی ہے

ہولی ہے جی ہولی ہے ہولی ہے جی ہولی ہے

# جناب محمد عباس فجندار

خوابوں کی سیرگاہوں میں چہل قدمی کرنے والے تعداد میں زیادہ ہوتے ہیں مگر خوابوں کو حقیقت کا روپ عطا کرنے والے خال ہی خال نظر آتے ہیں۔ ایسے ہی بلند عزم اور راسخ حوصلہ شخصیت کے مالک تھے محترم جناب محمد عباس فجندار صاحب

سماجی اور تعلیمی خدمات کے اس عظیم پیکر کی ولادت باسعادت دہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں ہوئی ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ اس پیکرِ خاکی نے اپنی حیاتِ مستعار میں قومی و ملی جذبوں کی سرشاری سے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ فقید المثال کارنامے انجام دیئے ہیں۔ موصوف ۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۵ء قلابہ ضلع اسکول بورڈ کے ممبر رہے۔ نیز ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۹ء اسی بورڈ کے چیئرمین رہے۔ آپ نے اپنے دور میں قلابہ ضلع کے ہر دیہات میں اردو پرائمری اسکول کا قیام و انتظام مسلسل جدوجہد اور جانفشاں کوششوں سے کیا۔ یہ ایک بنیادی اہمیت کا کام تھا جو ہر کس و ناکس انجام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح آپ نے یہ انتظام بھی فرمایا کہ اساتذہ کو ماہ بہ ماہ پہلی تاریخ کو تنخواہ دی جانے لگی۔ آپ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع قلابہ کے بھی ۵ سال تک نائب صدر اور ۷ برس تک جنرل سکریٹری کے عہدوں پر فائز رہے۔



آپ نے یکسوئی کے ساتھ جو توجہ فجندار ایجوکیشنل ٹرسٹ پر بحیثیت منیجنگ ٹرسٹی دی اور جس سے بہتر نتائج سامنے آئے وہ آپ کا روشن ترین کارنامہ فجندار ہائی اسکول دہور کی ہمہ جہت ترقی آپ کی ور... اور دلچسپ کارکردگی کی مرہونِ منت ہے۔ فجندار ہا... اسکول ایک سنہرا خواب تھا جس کی روشن تعبیر آپ ہی کے ذریعے ملی۔ اس تعلیمی مرکز سے ملحق طلبہ کے ہوسٹل کو برسہا برس تک آپ نے اپنی نگرانی اور توجہ میں ر...

دہور جیسے چھوٹے دیہات میں آپ کا مستقل... آپ کی دلچسپی، بلند حوصلگی اور متحمل مزاجی پر دلالت کرتا ہے گو کہ آپ خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے مگر... اور جفاکشی سے آپ کو عملاً محبت رہی۔ آپ ہندو مسلم... کے علمبردار تھے۔ ہمیشہ آپ نے بین الفرقہ محبتوں کو فروغ... غریب اور نادار طلبہ کی اعانت، اور اساتذہ کے مسائل... و خوبی حل کرنا آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ آپ کی آرزو تھی... پرائمری اساتذہ کے لئے ایک ٹریننگ کالج ہو۔

خدا آپ کی روح کو سکون عطا فرمائے اور فردوس میں اعلیٰ مقام...

# اس شمارے کا شاعر

## ساغر ملک

(بی۔اے۔آنرز۔بی۔ایڈ)

### (۱)

...یا نہ زمانے کی ہواؤں کا چلن
...اگ میں جلتا رہا جذبوں کا بدن
تیری آہٹ بھی نہیں اب تری خوشبو بھی نہیں
سُونا سُونا سا لگے ہے مجھے خوابوں کا چمن
...ح تو زخموں سے اجالا ہوگا
...کے لئے کافی ہے امیدوں کی کرن
تیشۂ زرد کا شعلہ کبھی کام آئے گا
...اک اک روز تو پگھلے گا چٹانوں کا بدن
...ے میں جلتا ہے لہو شاعر کا۔
...ن نہیں مشغلۂ شعر و سخن
...رات کچھ اپنے نشاں چھوڑ کے گذری ہوگی
آئینہ لاؤ کہ دیکھوں ذرا چہرے کی تھکن
...کھ گردش میں رہا لب سے تبسم نہ گیا
...م نے دیکھی نہیں پیشانیٔ ساغر پہ شکن

### (۲)

ذہن کے پردے پہ اک انمٹ سوال
زندگی! ہوگا ترا اب کیا مآل؟
خواب کے پنچھی ہوئے جنگل میں گم
ان کو پانا کس قدر ہے اب محال
سب ہی خوش ہیں دیکھ کر چمکیلی ریت
خشک دریا کا نہیں ہے کچھ ملال
ہوگئی ہے فصل رشتوں کی تباہ
ہیں بھیانک کس قدر یہ ماہ و سال
ہو کے ماضی اور مستقبل سے دُور
بیچ میں لٹکا ہوا ہے اپنا حال
یہ بلندی تجھ کو راس آئے گی کیا
گر نہ جائے تو کہیں خود کو سنبھال
دُور ہے منزل ابھی ساغر ملک
اتنی جلدی ہوگئے ہو تم نڈھال

### (۳)

زندگی آخر ہم کو جرمِ ناکردہ کی بھی سزا دے گی
راہ میں آ گیا جو غبار دے گئی
دھوپ بھی چاندنی کا مزہ دے گئی
عمر بھر تیری طوفانوں سے یاری رہی
اک بھکارن مجھے یہ دعا دے گئی

آج دیکھی تھی احساس کی دلدل دوستو!
اُف یہ قسمت کی نیرنگی ساغر ملک
ان کی چشمِ کرم پھر ہوا دے گئی
ہاتھ پھیلایا تھا دریا دے گئی

...-پدگھا ۴۲۱۱۰۱ (ضلع تھانہ) مہاراشٹر

خدیجہ یوسف سائنٹ
معصوم ۔ وابھٹی ۔ دابھٹ

اِس مضمون میں ممتا کے بارے میں نہیں لکھ رہی ہوں بلکہ اُن ماؤں کے بارے میں لکھ رہی ہوں جن کی ممتا ضرورت سے زیادہ ہی ہوتی ہے۔ یہ اچھی خاصی پڑھی لکھی مائیں ہیں جو بچوں کی محبت میں ایسی حرکتیں کرتی ہیں کہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ یہ اُن ماؤں کی بات ہے جنہیں خودنمائی کی رغبت ہوتی ہے اور وہ اِس سے محبت کرتی ہے جب یہ عورتیں کسی کے ساتھ بیٹھیں گی یا فرض کیجئے ان کی سہیلی ان سے ملنے گئی ہے۔ سہیلی کا وہاں جانا ضرور بات چیت کرنا یا کوئی خاص موضوع پر وقت نکال کر گفتگو کرنا ہے مگر یہ صاحبہ اپنے بچے میں مگن ہے اس کو پکڑ کر بار بار گود میں بٹھا رہی ہیں۔ اسے پاؤڈر لگا رہی ہے یا کپڑے پہنا رہی ہے۔ اب بتائیے یہ کونسی شائستہ حرکت ہے کوئی ان سے ملنے گیا ہے اور وہ ہیں کہ بچے کے بناؤ سنگار ہی ختم ہی نہیں کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ ان کی سہیلی بیٹھ کر بیزار ہوجائے گی اور وہ بچے کا سارا کام اطمینان سے ختم کرکے پھر چین سے سانس لے گی۔ یہ تو ہوئی ایک حرکت۔ اب اُن کی دوسری ادا بھی دیکھئے۔

کوئی ان سے ملنے گیا ہے یا ان کے گھر دعوت میں گیا ہے۔ سب مہمان جمع ہیں اور یہ محترمہ مہمانوں کو دیکھنے کے بجائے وہ بچے کو پکڑ کر لائے گی۔ اگر بچہ دوسرے بچوں میں کھیل رہا ہو یا بچہ نہیں آنا چاہتا ہو تب بھی اسے زبردستی پکڑ کر لائے گی اور کہے گی راجہ بیٹا اِدھر آؤ۔ اِدھر دیکھو انکل آئے ہیں اِن سے ہاتھ ملاؤ۔ بچہ یہ حرکت نہیں کرتا ہوگا تب بھی اس کا ہاتھ زبردستی مہمانوں کے ہاتھ میں دے کر وہ داد طلب نظروں سے وہ مہمانوں کی طرف دیکھیں گی۔ اب میزبان بے چارے نہ چاہتے ہوئے بھی چھٹکارا پانے کے لئے ان کے بچے کو گود میں لے لیں گی۔ یا ایک دو بول بچے کی تعریف میں کہدیں گی کہ پیارا بچہ ہے آپ کا۔ بس ات[illegible] سننا کہ محترمہ کی باچھیں کھل گئیں۔ وہ بچے کی عادتیں ا[illegible] کی پسند ناپسند کا تذکرہ لئے بیٹھ جائیں گی اور مہمانوں ک[illegible] ناک میں دم کر دیںگی ۔ ایسی عورتوں کو سمجھنا چاہئے کہ د[illegible] کو ان کے بچے سے اتنی دلچسپی کیوں کر ہونے لگی۔ کوئی ا[illegible] کے گھر گیا ہے بظاہر ملنے گیا ہے وہ خود تو یہ باتیں کہہ کر خوش ہولیتی ہیں مگر یہ اندازہ نہیں لگاتیں کہ پیچھے کون کیا محسوس کرتا ہے۔ ان سے ملنے والے اکتا جاتے ہوں گے۔ اگر مہذ[illegible] ہے تو ہنس ہنس کر باتیں سنتے ہوں گے مگر وہ لوگ جو کہ [illegible] ہیں وہ یہی کہہ لیتے ہیں کہ کیا بور کر رہی ہے یا یوں کہئے [illegible] بجائے مذاق اڑاتے ہیں اُن کا۔ لوگ پیٹھ پیچھے یہ تمام با[illegible] کرتے ہیں مگر ان محترمہ کو ہوش کہاں رہتا ہے۔

اگر آپ کو سچ مچ آپ کا لاڈلا بہت پیارا [illegible] تو اسے اچھا انسان بنانے کے لئے بھی محنت کیجئے کچھ فر[illegible] دیجئے اس کی صحیح اور مکمل تعلیم و تربیت کیجئے تاکہ کل وہ بڑا [illegible]

خوابوں کی تعبیر کے مطابق ہی بنے گا۔ بچے کو سب
دوسروں کے بچوں میں گھل مل کر رہنے کو سکھایئے
ب کی گود میں گھستا ہے تو اسے دور ہٹایئے۔ اسے
ے ساتھ کھیلنے پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ کو بچہ کسی سے
، باتیں نہیں کرنے دے رہا ہے تو اسے سمجھایئے۔
نے تمہارے کتنے پیارے دوست آئے ہیں۔ ؤ کھلونے
ں کے ساتھ کھیلو۔ اس طرح سے دوستوں میں دلچسپی
ہے تاکہ وہ اوروں کے ساتھ لگا لپٹا رہے۔ سب کے
ا جلنا سیکھیں۔ اگر آپ کا بچہ ضدی ہے وہ کسی کا
یچھ کر مانگ رہا ہے اور نہ ملنے پر مچل رہا ہے۔ تو
قع پر تھوڑا سا ضبط سے کام لیں۔ اسے رونے دیجئے
ں کر بھی دوسرے کا کھلونا اسے نہ دیجئے یا فوراً وہی
کا کر اسے نہ دیجئے۔ اس سے یہ ہوگا کہ بچے میں ضد کا
ل نہ رہے گا۔ آج تو چھوٹی سی فرمائشیں آپ نے
ردیں لیکن بہت بڑا ہوگا اس کی خواہشات بڑھ جاویں
"نا" سننے کا عادی نہ رہے گا۔ اس وقت آپ نے
رمائشیں پوری نہ کیں تو وہ چوری کرے گا۔ یا غلط رویہ
ی خواہش پوری کرے گا۔ بچپن کی غلطیوں کو نظر انداز
یجئے۔ سختی کے ساتھ ان کے غلط اقدام کو روکے ورنہ
ہو کہ بعد میں آپ کو پچھتانا پڑے۔ آپ اس کی خراب
ں کا دکش اس کو دو گے مگر حقیقت میں ایسا بنانے
پ مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

لاڈ پیار میں پلے ہوئے اوروں کی نظر میں
گتے ہیں۔ سب کے لئے ان کے دل میں نفرت
پیدا ہوتی ہے۔ بچپن میں بچوں کی موجودگی میں آپ اپنے
تنہا کھانے یا کھیلنے کی چیزیں دیتی ہیں۔ تمام بچے بیٹھے ہیں۔ مگر
آپ سب کا خیال کئے بغیر اپنے بچے کو کچھ کھلا رہی ہے۔ یا
اسے کوئی کھلونا دے کر بہلا رہی ہے۔ بچوں کا ذہن چونکہ بہت
چھوٹا سا رہتا ہے لہٰذا جب وہ ایک بچے کا زیادہ لاڈ پیار دیکھتے
ہیں تو اپنی تسکین کے لئے موقع پاتے ہیں اسے مارتے ہیں
ستاتے ہیں۔ بچے یہ سب کر کے تسکین حاصل کرتے ہیں مگر بڑے
آپ کے پڑوسی کو ہی لیجئے۔ وہ آپ کے بچے کو آپ کے پیٹھ پیچھے
ہرگز گھر میں آنے نہیں دیتے۔ یا انتقام کے طور پر اس کے
سامنے اپنے بچے کو لاڈ کرتے ہیں۔ بتلایئے کیا یہ اچھی بات ہے
کہ لوگ آپ کے بچے سے نفرت کرنے لگے۔ نہیں تو پھر سب
کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے اچھی تربیت دیجئے۔ اگر آپ
اپنے بچوں کو سب کی دلجوئی کرنا بتاؤ گی تو وہ کل سب کا ہمدرد
اور سخاوت پرست بنے گا۔ یا خود غرض اور لالچی انسان۔
کسی کو کسی سے نفرت نہیں ہوتی اور کوئی کسی سے بلاوجہ
پیار بھی نہیں کرتا ہے جو جیسا ہوتا ہے جتنی صلاحیتوں کا مالک
ہوتا ہے اس کی اتنی قدر ہوتی ہے۔ بس تو پھر آپ اپنی اولاد
کو سیدھی راہ دکھایئے اور ایک اچھا انسان بننے میں مدد کیجئے
اپنے بچے کو شروع ہی سے اچھی عادتوں کا عادی بنانے کی کوشش
کیجئے اور تعلیم و تربیت کا خاص دھیان رکھئے۔ اسے نیک اور
اچھا اور بڑا بننے میں مدد کیجئے پھر آپ کا لاڈلہ سب کا لاڈلہ فرد
بنے گا۔ اب سب لوگ اس کی تعریف کریں گے اور آپ سنتی ہوئی
رہو گی۔ سب لوگ اُسے اس طرح چاہیں گے جیسے آپ اپنے بچے کو
چاہتے ہیں ــــ اولاد ماں باپ کے لئے دولت ہے

# گردشِ ایام

تماحر شیوی

برقِ انگیز ہے ہوائے چمن — آگ سی لگ گئی بہاروں میں
ہو گئیں خاک حسرتیں دل کی — کیا رہی دلکشی نظاروں میں
کیا ہوا زندگی کو کیا جانیں — تر بتر ہے لہو کے دھاروں میں
چرخ پر ظلم کے سیہ بادل — روشنی بھی نہیں ستاروں میں
نغمۂ حسن زندگی نہ رہا — سازِ دل کے شکستہ تاروں میں
ہو گئیں گم مسرتیں سب کی — غم و آلام کے شراروں میں
اپنے بھی ہو گئے ہیں بیگانے — اب مروت نہیں ہے یاروں میں
فرق معلوم ہو گیا آخر — آج پھولوں میں اور خاروں میں
کوئی ہندو ہے کوئی مسلم ہے — اک بھی انساں نہیں ہزاروں میں
دین کے نام پر یہ ظلم و فساد — کتنے رہزن ہیں رہگذاروں میں

وار کرتی ہے گردشِ ایام

زندگی پی رہی ہے موت کا جام

اپنے گذرے ہوئے زمانے میں — چاندنی بھی تھی روشنی بھی تھی
حسرتوں اور آرزوؤں میں — ولولے بھی تھے بیخودی بھی تھی
مسکراہٹ لبوں پہ تھی رقصاں — اور سپنوں میں دلکشی بھی تھی
سازِ الفت کے تار بجتے تھے — نغمہ زن اپنی زندگی بھی تھی
تھی موافق فضا محبت کی — دل میں ارماں بھی تھے خوشی بھی تھی
پھول گلشن میں سب کے کھلتے رہے — دل بھی تھا ساتھ دل لگی بھی تھی
کتنے دشمن بنا دیا انسان کو — ہندو و مسلم میں دوستی بھی تھی
سب سے ربط و خلوص کے ناتے — زندگی اپنی کام کی بھی تھی
کاش پھر وہ زمانہ آ جاتا — جب خوشی بھی تھی بہتری بھی تھی

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

خواب تھا ایک بیک جو ٹوٹ گیا

ہاتھ سے جام عشق چھوٹ گیا

آج سر پر کڑی تمازت ہے — لائقِ عشق زندگی نہ رہا
رخ ہواؤں نے دفعتہً بدلا — رہ گئی شمع روشنی نہ رہا
ڈس رہی ہے شبِ سیاہ اب تو — چاند کے پاس چاندنی نہ رہا
سیج کے پھول بھی ہوئے باسی — قلب میں وہ امنگ بھی نہ رہا
ہجر میں اب ہے کیا مزہ باقی — درد میں کوئی دلکشی نہ رہا
آ گیا دور پھر غلامی کا — آج پھر قدر آدمی نہ رہا
ہر گھڑی دل میں جا گزیں ہے ڈر — اپنے جینے کی بھی خوشی نہ رہا

اب کسی حال میں نہیں آرام

زندگی آج ہو گئی ہے حرام

# مکتوبات

## نعتی رسالہ

نقشِ کوکن رسالہ ہم بیرونی ممالک میں بسنے والوں کے لئے نعمتی رسالہ ہے اور ہمارے مادرِ وطن کی تمام جانکاری ہمیں مہیا کرتا ہے۔ یہ تمام تر آپ کی قربانیوں کا پھل ہے۔ رب العالمین کے دربار میں دست بدعا ہوں کہ رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے اور ہم تمام کی روح کو وطن کے حالات سے خوش کرتے رہے۔

حسن محمد پرکار — برمنگھم

## مژدۂ جانفزا

مشرقی افریقہ میں کوکنی مسلم جماعتوں کا ایک فیڈریشن قائم کرنے کیلئے، ایک اڈہاک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر مسٹر لیاقت پرکار اور سکریٹری میں خود ہوں۔ مسٹر داؤد خان کو کمیٹی کا رکن بنایا گیا اور فیڈریشن کا ایک دستور تیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ مجوزہ دستور کی نقول مشرقی افریقہ کی تمام کوکنی مسلم جماعتوں کو ارسال کی گئیں۔ ابھی ان پر رائے اور تبصروں کا انتظار ہے۔ اس سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ اس تعلق سے میں آپ کو بھی آگاہ کرتا رہوں گا۔

آپ کو یہ جان کر بڑی مسرت اور خوشی ہوگی کہ میری وہ مختصر کہانیاں جو کہ ماہنامہ نقشِ کوکن میں گذشتہ برسوں میں شائع ہوتی رہی ہیں انھیں کوکن اردو اسٹڈی سرکل نیروبی کی جانب سے ایک کتاب کی شکل میں ماڈرن پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی، شائع کرنے کو ہے اس کی طباعت کے بعد میں آپ کو اس کا ایک نسخہ انشاء اللہ ضرور ارسال کروں گا۔

حاتم کشمیری کی کوششوں اور لگن کی بدولت کوکن اردو رائٹرز گلڈ، مستحکم اور ترقی پذیر ہو رہا ہے اور ۸۸-۱۹۸۹ء سال مختلف کوکنی مصنفوں کی کوئی چار کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔ ہم آپ کی مخلصانہ دعاؤں اور نیک خواہشات کے متمنی ہیں۔

میرے لئے یہ اطلاع بڑی خوشی کا موجب ہے کہ برطانیہ میں ابراہیم بغدادی "نقشِ کوکن" کے لئے مستقل خریدار بنانے کے لئے بہت سرگرم اور سب سے آگے ہیں۔ ۔ رشید اسمٰعیل (نیروبی)

## چند مشورے

رسالہ نقشِ کوکن پہلے سے کئی گنا بہتر ہوتا جارہا ہے۔ ہاں ایک بات ہے کہ کئی شماروں سے جناب مبارک کاپڑی صاحب کا کوئی کالم نظر نہیں آتا اور نا ہی جناب بشرف کالی صاحب کا پہلے کی طرح مضمون رسالہ میں شامل ہے۔ ان دونوں حضرات سے گزارش کریں کہ نقشِ کوکن کے لئے اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ لکھا کریں۔ سوال و جواب کا کالم بھی آپ لوگوں نے کیوں بند کر دیا۔ ہو سکے تو اس سلسلے کو پھر سے جاری کر دیں۔

## خواتین کا صفحہ

آپ کی متواتر کوششوں کے باوجود خواتین کا صفحہ "خاطر خواہ" ابھر نہ سکا۔ حالانکہ ہمارے معاشرہ میں پڑھی لکھی خواتین کی کمی نہیں۔ وہ اگر دلچسپی لیتیں تو اسے کارآمد اور معلوماتی بنا سکتی تھیں۔ پھر یہ "بیزاری" کیا معنی؟ کم از اس صفحہ کے لئے خواتین قلم کار پکوان کے طریقہ ہی پیش کریں تو قارئین لذیذ اور صحتمند کھانوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

ابراہیم بغدادی

**[اخ]لاص** | نقش کوکن کے جنوری ۱۹۸۰ء کے ایڈیشن میں
ر کا شاعر قاضی فراز احمد کی اشاعت میرے لئے
شروعات کے ساتھ ایک نیک فال ثابت ہوئی
کے اخلاص، اعتماد اور محبت کا شکریہ کس طرح
ں گا کہہ نہیں سکتا۔ شائع کردہ غزل کے شعر

یہ سازشیں تھیں ہوا کی، ہماری کیا چلتی
سفینہ ڈوب گیا اور بادبان اڑا

ان سبحانی صاحب نے بھی پسند فرمایا، اور اس فقیر کی
(غزلوں کا مجموعہ "زخم" کے لئے ٹائٹیل کے
کے لئے لیا ہے۔

میں اپنے شہر سے بیس سالہ بن باس کے کرب کو
رتا رہا ہوں۔ مگر میرے اشعار کی پذیرائی کے بعد آپ جیسے
ند دوستوں کا شکر گذار بھی ہوں اور شرمندہ احسان
الب بھی۔ "زخم" ملک کے سب سے معتبر اردو رسالے "شاعر"
قصرالادب سے شائع ہونے کا اہتمام ہوا ہے۔ اجراء
ری ۱۹۸۰ء کو ہوگا۔ دوسرے مرحلہ میں نظموں کا مجموعہ
زاد" بھی شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

جنوری کے شمارے کے نقش و نگار پر نقش کوکن کے لئے
نے والوں کی خدمت میں سلام۔ قیصر تمنا گروی صاحب
ں بہت پسند کیا گیا تھا۔ اردو دوستوں تک
اخلاص پہنچا دیں۔ قاضی فراز احمد

**ب نظر و پُر کشش** | سراپا سپاس ہوں کہ آپ نے
ملتے ہی نقش کوکن کا تازہ شمارہ ارسال فرما دیا۔
لوص بیکراں کا تاثر تا ہوش رہے گا۔ رسالہ سچ مچ ہی
جاذب النظر، نیز پُر کشش اور معیاری ہے۔ میرا خیال ہے
بمبئی سے ماہ نامہ "شاعر" کے بعد شاید یہ کوئی دوسرا رسالہ
ہو جو نقش کوکن کا ہم پلہ نکلتا ہو۔ اور معیاری ہو۔ اس
علاقے میں یہ اجنبی اور نیا ہے، اس لئے تعارف کیلئے
ایک اسٹال کے حوالے کر دیا ہے۔ میری کوشش ہے کہ میرے
ساتھ کچھ اور حضرات سالانہ خریدار بننے کو تیار ہو جائیں۔
ورنہ میں نے منگایا ہے تو میری امکانی خدمات بھی آپ کے لئے
حاضر رہیں گی۔ چند مشورے ذہن میں ہیں۔ آپ اجازت دینگے
تو اگلے خط میں تحریر کروں گا۔

سید عارف لکھنوی (علی گڑھ)

**چشم بد دور** | جنوری کا نقش کوکن نئے سال کی خوشیوں
کے ساتھ ملا۔ پرچے کی خوب صورتی کو دیکھ کر جتنی بھی تعریف
کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے۔
جناب حسن اسماعیل صاحب کا مضمون بہت ہی پسند آیا۔
(معمہ سمجھنے کا اور سمجھانے کا) ۔۔ کاش لوگ اسے سمجھنے کی
کوشش کرتے۔ اور اس پر عمل کرتے اللہ تعالیٰ عقل سلیم
عطا کرے۔ آمین۔

رمضان علی ابراہیم صالح
(دوحہ قطر)

**ثابت قدمی**

★ نقش کوکن کا شمارہ ۱۲ نظر نواز ہوا۔ یہ جان کر مسرت
ہوئی کہ آپ ۱۹۶۲ء سے نقش کوکن پابندی کے ساتھ
شائع کر رہے ہیں۔ اردو مخالف ماحول میں
آپ کی ثابت قدمی لائق ستائش ہے۔

خلیل تنویر (جے پور)

**نقوش دھندلے** | آفسیٹ کی طباعت کے باوجود نقش کوکن کے نقوش
دھندلے ہیں۔ یہاں تک کہ کئی مقامات پر پڑھنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ اور یہ
محض کتابت کی روشنائی پھیکی ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آپ اس
امر کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ (انجم عباسی بمبئی)



تاب :۔ انوکھے جاسوس

و تصاویر۔ شہاب ایس شیخ

شر:۔ مشعل اردو کامکس

ٹرانزٹ کیمپ، بلاک ۱۹

روم ۶، بائیکلہ اسٹیشن روڈ، بمبئی ۱۱

فون نمبر:۔ ۳۷۴۲۰۹

قیمت :۔ ۲ روپیے

---

آج کا دور ٹی۔وی کا دور ہے۔ اور ٹی وی
لاوہ کوئی بات کہنے کا ایک موثر طریقہ تصویر ہے۔
یری کہانی یا کامکس کا سلسلہ یوں تو ملک کی سبھی زبانوں
رصۂ دراز سے رائج ہے لیکن اردو کا دامن اب تک اس
لی سا تھا۔

اب بمبئی سے "مشعل اردو کامکس" کا اجرا ایک
ی امید جگا تا ہے کہ تصویری کہانیوں کا سلسلہ اپنی زبان
بھی شروع ہو سکتا ہے اور اگر اچھے ڈھنگ سے پیش
ئے تو مقبول بھی ہو سکتا ہے۔

اردو کے لئے ملک کی فضا کچھ ہموار سی نہیں ہے
اور ان علاقوں میں جہاں یہ زبان کبھی خوب پنپی تھی آج تقریباً
ختم سی ہو گئی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نئی نسل کو خاص
طور سے اس زبان کی طرف مائل کیا جائے۔ خاص طور سے
کہانیاں بلاشبہ اس کام کو موثر طور پر انجام دے سکتی ہیں۔

زیر نظر کامکس جو پہلے صرف اردو کامکس کے نام سے
شائع ہوئی تھی اب تک ۵ شمارے پیش کر چکی ہے۔

(۱) سندباد جہازی
(۲) روح کا انتقام
(۳) چمن چارلی
(۴) بغداد کا چور

اور اب یہ "انوکھے جاسوس" ہمارے سامنے ہے اس
میں پہلی بار چھوٹو لمبو نامی وہ کردار پیش کیے گئے ہیں جو
عرصے سے ٹائمز آف انڈیا کے "پراگ" اور دہلی کے ڈائمنڈ
کامکس میں دھوم مچائے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ ٹی وی کے
مشہور کردار کرم چند جاسوس اور کٹی بھی اسمیں نظر آتے ہیں جو سب
ملکر قہقہوں سے بھرپور ایک اچھی کہانی پیش کرتے ہیں اور تصویریں
بھی عمدہ ہیں۔

مگر افسوس کہ یہ کامکس ذرا مختصر سی ہے اور کلر بھی
کچھ زیادہ ہوتے تو بہتر تھا لیکن اس میں ایک اعلان سے یہ
پتہ چلتا ہے کہ آنیوالے عید نمبر سے اس کے صفحات دوگنے
کر دیئے جائیں گے اور کلر میں بھی شاید اضافہ کیا جائے۔

ہماری دعا ہے کہ اپنی زبان میں یہ سلسلہ اچھی طرح ہر دن چڑھے
اچھی کہانیاں پیش کر کے نئی نسل کی اردو بیزاری دور کرنے میں معاون ثابت

# دستِ شفا پر ایک نظر

## ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا

ڈاکٹر مرزا انور بیگ ہندی اور اردو کے روزناموں، ہفتہ وار اخباروں اور رسالوں میں طب اور صحت و تندرستی کے متعلق دلچسپ اور معلومات افزا مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ مریضوں اور دوسرے ضرورت مندوں کی بیماری اور صحت کے بارے میں غور و فکر کے بعد تسلی بخش جواب دیتے رہتے ہیں۔ صحت و تندرستی کے مسائل پر ان کا مطالعہ عمیق اور تجربہ وسیع ہے۔ وہ بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے مریضوں کا علاج کرتے ہیں اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ اس خدمت کا خاص تقاضا یہ ہے کہ معالج کو ہمدرد ہونا چاہئے۔

دستِ شفا میں چند مضامین ہیں۔ تقریباً ۶۰ بیماریوں کا ذکر ہے ان کی علامات اور علاج کا بیان ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں ڈاکٹر موصوف کا بیس صفحات پر مشتمل دیباچہ ہومیوپیتھی طریقِ علاج پر عالمانہ سیر حاصل بحث ہے۔ "ہومیوپیتھی کیا ہے؟" ایک مفید اور معلومات افزا مضمون ہے۔ "تیمارداری" پر ان کا فکر انگیز سبق آموز مضمون ہے۔ ہر شخص کے لئے اس کی مبادیات کا جاننا ضروری ہے اس لئے اس کا مطالعہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ "دواؤں کا بیجا استعمال" غور طلب مضمون ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اسے بھی ایک بیماری قرار دیا ہے مگر ہومیوپیتھی کم سے کم اور اکثر ایک دوا پر انحصار کرتی ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے بتلایا ہے کہ ہومیوپیتھی میں پہلے علامتوں کو سمجھا جاتا ہے پھر دوا تجویز کی جاتی ہے اس طریقہ میں کسی مرض کی کوئی خاص دوا نہیں ہے علامتوں کی شناخت کے بعد قانون بالمثل کے مطابق دوا دی جاتی ہے۔ اگر علامت کی صحیح شناخت ہو گئی تو علاج تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس ذیل میں علاج بالمثل کی کئی مثالیں دی ہیں۔ عام بیماریوں کا تذکرہ کیا ہے۔

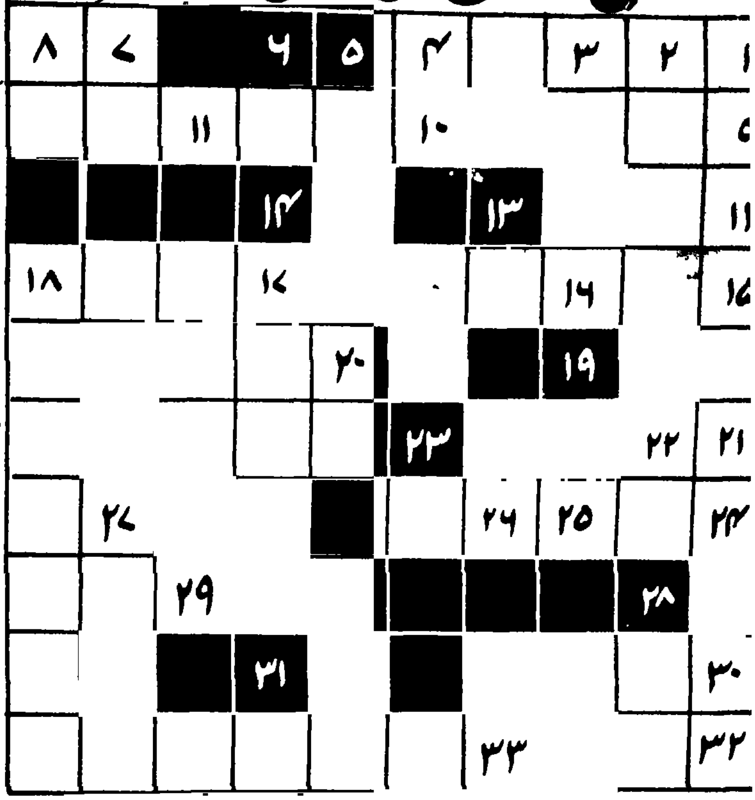
دستِ شفا کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ویدک، یونانی، یوگا اور نفسیاتی طریقِ علاج پر بھی ان کی گہری نظر ہے بعض مایوس مریضوں کا انھوں نے فکر و احتیاط کے ساتھ علاج کیا اللہ نے شفا دی۔ ذاتِ باری شافی و کافی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں طبی سائنس پر جو کام ہو رہا ہے اس سے بھی وہ واقف ہیں۔ کتاب کی زبان سادہ اور آسان ہے۔ اندازِ بیان دلکش ہے اردو ادب کے ذخیرہ میں دستِ شفا ایک گراں قدر اضافہ ہے ہر شخص کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس میں صحت و تندرستی کو برقرار رکھنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ زندگی نعمت ہے اسے صحت اور تندرستی کے ساتھ خوش حالی سے بسر کرنا نعمت شناسی ہے۔"

حکومت کی سرپرستی سے محروم ۔ ہومیوپیتھی ۔ آسان اور "غریب نواز" علاج ہے۔ ڈاکٹر انور جیسے "جیالے" لوگوں کی مساعی اور تحریریں اسے بے حد مقبول اور عام بنا دیں گی۔ مریض اور معالج دونوں کے لئے "دستِ شفا" کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

ماھنامہ نقشِ کوکن بمبئی



# نقش کوکن علمی ادبی معمہ نمبر ۲



## اشارے اوپر سے نیچے

(۱) اہل کوکن کا ترجمان (۲) پُرانا (۳) خیر کی ضد (۴) دائم - لازم (۵) ہوجا (۶) آپ کا علمی ادبی پرچہ (۷) چھاوہ سایہ (۸) ہونٹ (۱۱) مشہور حکیم (۱۳) کام (۱۶) ہاتھ (۱۷) جس کا ہر ماہ آپ کو انتظار رہتا ہے (۲۰) کسی کی آخری کسی کی زندگی ہوگی (۲۲) بدبختی (۲۳) ورق کی جمع (۲۵) سرخی جو صبح اور شام آسمان کے کنارے دکھائی دیتی ہے (۲۶) بل (۲۷) شاہ (۲۸) وہ درخت جس سے قد محبوب کو تشبیہ دی جاتی ہے (۳۰) چچا - (۳۱) تا

## اشارے دائیں سے بائیں

(۱) اہل کوکن کا محبوب رسالہ (۷) قریب (۹) عزت، بندگی (۱۰) الٹ پلٹ (۱۲) چیز (۱۳) ٹیڑھا (۱۴) ظالم بدبخت (۱۵) جو کم ملے (۱۷) تیز پھینکنے کا ہتھیار (۱۹) دروازہ (۲۰) یاد (۲۱) کھینچنا - (۲۲) لکھنوی نوابوں کا لباس - (۲۴) کوکن کا ادبی ماہنامہ (۲۷) شبہ (۲۸) حاکمی (۲۹) غلطی، چوک - (۳۰) باز رکھنا (۳۱) بھیگا ہوا (۳۲) عقل (۳۳) آپکا اپنا ماہوار جریدہ -

**معمہ نمبر ۱ کا صحیح حل** (۱) تنقیص - (۲) ان کو (۳) کھپا (۴) کریں (۵) اب (۶) اڑالے -

### شرائط

**پہلا انعام صحیح حل پر**

آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے نام ماہنامہ نقش کوکن سال بھر کے لئے مفت جاری کیا جائے گا.

**دوسرا انعام ایک غلطی پر**

آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے نام ماہنامہ نقش کوکن چھ ماہ کے لئے جاری کیا جائیگا. صحیح حل کے سلسلے میں ماہنامہ نقش کوکن کے ادارتی بورڈ کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا.

پتہ:- ایڈیٹر نقش کوکن

۲۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں ارسال فرمایئے ——— ادارہ

## تو بھلا

مسٹر تابڑ توڑ

پتنگ اور طلاق شدہ
یں کیا فرق ہے؟
، پتنگ جب زمین پر آپہونچتی ہے تو اس کے پیچھے
دوڑتے ہیں ۔ مگر بیچاری مطلقہ ـــ
یں کہ ایمانداری سے کام نا پڑتا ہے ۔ ذرا سی
ن وارے نیارے کر دیتی ہے ۔ کیا کہتے ہیں آپ
مسئلہ کے ۔
نی کی کمائی کسب حرام ہے ۔ اور حرام خوری سے
ر بھی گیا تو کیا ، پیٹھ بگڑ جاتی ہے ۔
شان کام کون سا ؟
وں کو نصیحت کرنا یا نکتہ چینی کرنا ۔
ی چیز ہے جو کبھی کڑوی لگتی ہے تو کبھی میٹھی ؟
سان کی زبان ۔
ور دروغ میں کیا فرق ہے ؟
ا فرق ہے ۔ اول الذکر ہندی کا لفظ ہے
سرا فارسی کا ۔
دریا میں ڈال " اس کا کیا مطلب ہوا ؟
یجئے کہ احسان کر کے جتانا نہیں چاہئے
شا اور راشٹرپتی یہ اصطلاحات کیوں مستعمل
ملک میں عورتوں کی کوئی عزت نہیں ہے ؟
ملک کو ایک گھر سمجھ لیجئے ۔ گھر میں ماں جس طرح
کو محبت سے آغوش میں سمیٹ لیتی ہے اسی طرح
ہے جو مادر وطن کہلاتا ہے اور گھر میں جو زبان
تے ہیں وہ مادری زبان کہلاتی ہے ۔ البتہ گھر سے
سا پتی یا پتا (شوہر یا والد) کے نام سے پہچانے

جاتے ہیں ۔ لہٰذا شہر یا ملک سربراہ کو نگرپتا یا راشٹرپتی
کہنے کا رواج ہے ۔

سوال :- کیا سوجھ بوجھ سے طلاق کی شرح میں کمی آسکتی ہے ؟
ج :- جی ہاں ! مگر نئی تہذیب کی سوجھ بوجھ بڑھ جائے تو
شادی کی شرح میں کمی آنے کا بھی امکان ہے ۔

سوال :- لوگ محبت میں پھونک پھونک کر چلنے کا مشورہ کیوں دیتے ہیں ؟
ج :- تاکہ اسپتال جانے کی نوبت نہ آئے ۔

سوال :- نقش کوکن کا خریدار بننے کے لئے کیا کرنا چاہئے ؟
ج :- اک ذرا ٥٠ روپئے بذریعہ منی آرڈر
بھیج دیجئے ۔ پرچہ سال بھر آپ کی خدمت
میں پہنچتا رہے گا ۔

* نیاز احمد نور محمد چوگلے     وکھرولی بمبئی

سوال :- ہندوستان میں سب سے پرانی مسجد کہاں
ہے ؟
ج :- کیرالا میں ۔

سوال :- کانگریس کا سب سے پہلا صدر کون بنا ؟
ج :- ڈبلیو سی بنرجی

سوال :- مسلمان کسے اپنا رہبر مانیں ؟
ج :- قرآن پاک کو

---

ناظم عبدالمجید گھنسارے ۔ جی اے سی بی ڈی کالونی کوکن بھون

سوال :- آپ کو پوچھے گئے سوالوں کے جس خوب صورتی سے اور
معلومات آفریں جواب دیتے ہیں اس سے متاثر ہو کر
میں کچھ معلومات آپ سے حاصل کرنا چاہتا ہوں
کہ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کے آداب کیا ہیں ؟

---

ہوں نے ایسا ہی کہا فسر کے آگے اور گھوڑے کے
یہ نہیں چلنا چاہئے۔ اسی طرح سینے والے کے
پنے ہاتھ کے پاس اور رونے والے کے بائیں طرف
منا ہی سب ہے۔

**بالتدزین الدین انعامدار** کھیڈ ضلع رتناگری

سوال:۔ کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کا پہلا ہائی اسکول کون سا ؟
ج:۔ نیشنل ہائی اسکول داپولی ضلع رتناگری، جو ان دنوں
اینگلو اردو ہائی اسکول کے نام سے موسوم تھا۔

سوال:۔ کیا نقش کوکن سے قبل بھی اردو کا کوئی ماہ نامہ
سرزمین کوکن سے یا کوکن واسیوں کیلئے شائع ہوا ہے۔
ج:۔ آج سے پچاس سال قبل ماہ نامہ تعلیم مہسلہ سے
شائع ہوا کرتا تھا۔ پھر صبح امید ہے جس نے ماہ نامہ سے
ہفت روزہ کی شکل اختیار کی ہے۔

**ریشمہ عبدالغنی کھوت** شیواجی نگر گونڈی بمبئی

سوال:۔ وفاداری میں کسے زیادہ نمبر دیئے جائیں گے، عورت
کو یا مرد کو ؟
ج:۔ کتے کو

سوال:۔ اس دنیا میں محبت کرنے والوں کو دیوانوں میں
شامل کیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ؟
ج:۔ کچھ تو ہوتے ہیں محبت میں جنوں کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

سوال:۔ عورت کے معنی کیا ہیں ؟
ج:۔ معنی اور مفہوم کے اعتبار سے عورت چھپانے کی چیز
ہے۔ مگر دور حاضرہ میں عورت ہر شعبۂ زندگی میں نمائش
کی چیز بن گئی ہے۔

**سلام تنہا** پاگلولی ضلع رائے گڑھ

س:۔ مرد مٹی سے بنا ہے، اور عورت

ج:۔ مرد سے۔

سوال:۔ کوہ نور ہندوستان کا مشہور ہیرا جو آج کل حکومت
برطانیہ کے پاس ہے۔ آج اس کی قیمت کیا ہوگی ؟
ج:۔ جان کر کیا کیجئے گا؟ خریدنے کا ارادہ ہو تو باز آجائیے
وہ ہندوستان کو راس نہیں ہے۔

سوال:۔ انسان فانی ہے تو پھر وہ مغرور کیوں ہے ؟
ج:۔ یہی تو اس کے فانی ہونے کا راز ہے۔ اگر وہ مغرور نہ
ہو تو وہ لافانی بن جائے (اس فانی دنیا سے گزرنے کے
بعد بھی۔

**مبارک مسعود خان سرگروہ** بحرین خلیج العرب

سوال:۔ عشق کی قید میں اب تک تو امیدوں پہ جئے
مٹ گئی آس تو انتقام بھی لینا ہوگا
مگر کیسے ؟
ج:۔ عشق و محبت میں انتقام کا کیا کام۔ یہ تو وہ دنیا ہے کہ
تباہی کو یہاں کہتے ہیں بیڑا پار ہو جانا

**شکیل عبداللطیف چوگلے**
**سمیر اسماعیل چوگلے** مدرسۂ حسینیہ شریوردھن ضلع رائے گڑھ

سوال:۔ (فی کس تین عدد سوالات درج ہیں)
ج:۔ آپ ایک دینی درس گاہ میں زیر تعلیم ہیں اور سوالات جو
آپ نے پوچھے، بہتر ہے کہ ان کے جوابات اپنے
اساتذۂ کرام سے طلب فرمائیں۔ نقش کوکن مذہبی پرچہ
نہیں ہے اور نہ ہی مدیر تابڑ توڑ عالم دین ہے۔

**عبدالوہاب رکن الدین ڈستے** کلیان ضلع تھانہ

سوال:۔ شیر اور شکاری میں قدر مشترک کیا ہے ؟
ج:۔ طبع آزمائی۔ مگر شیر جب شکاری کو ختم کرتا ہے تو وہ درندگی ہوتی
ہے اور شکاری جب شیر کو ہلاک کرتا ہے تو وہ بہادری ہے

سوال:۔ خیر اور شر میں کیا فرق ہے۔
ج:۔ خیر سکون پہنچاتا ہے جبکہ شر دکھ دیتا ہے۔

## ...اذکار — ...فی بن صاد...

### تقریب...

بزمِ ادبیات اردو،
فارسی اور عربی انسٹیٹوٹ
...سوشل سائنسز ناگ پور کی تقریبِ افتتاح
...۱۹۸ء بروز سہ شنبہ انجام پائی اور جس کے
...آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز کے ڈائرکٹر
...ن آر ادجوکر صاحب تھے اور بحیثیت مہمانِ
...سید شہزاد حسین صاحب (آئی اے ایس)
...یلس ٹیکس اور مشہور ماہرِ قلب جناب ڈاکٹر
...حب نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض
...نے انجام دیا۔ صدرِ جلسہ اور مہمانِ خصوصی کا
...احمد نے پیش کیا۔ صدرِ جلسہ جناب ایس
...نے ادبیات کی تعریف کرتے ہوئے اردو
...اور اردو کی ہمہ گیری اور اس کے افادی پہلو
...کا اظہار کیا۔ جناب سید شہزاد حسین صاحب
...ت پیاری زبان ہے اس زبان کا جاننے
... جیسے جرمنی، روسی، اور جاپانی زبانوں کو
...لتا ہے۔ اور صحیح تلفظ ادا کرسکتا ہے اردو
...ہیئے کہ زبان اردو میں مہارت حاصل کریں
...ایس کے امتحانات بھی اردو زبان میں
...ں۔ اور اگر اردو والے خلوص، محبت اور
...سروسز کے امتحانات دیں تو اوّل بھی آسکتے
...عزیز صاحب نے اردو کی شیرینی اور لطافت

کا ذکر کیا۔ آخر میں قطب ظفر نے اظہارِ تشکر کیا ممتاز ریڈیو آرٹسٹ حفیظ خاں نے غزل کا پروگرام پیش کیا۔ یہ تمام تقریبات پروفیسر محمد لطیف احمد صاحب لکچرار شعبہ اردو کی رہبری میں اور رہنمائی میں انجام پذیر ہوئی۔

### "یوم محمد حاجی صابو صدیق" کا شاندار جشن!

۲۵؍ جنوری ۱۹۸ء کی رات کو انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر الما لطیفی ہال میں پچھلے سال کی طرح اس سال بھی مرحوم محمد حاجی صابو صدیق کی تاریخ پیدائش پر ایک جشن او ایس اے کی جانب سے منعقد کیا گیا۔ پہلا سیشن صرف ڈپلوما کورسیز کے آخری سال کے طلباء کے لئے اور دوسرا عوام کے لئے۔

او ایس اے کے نائب صدر صابر خان نے استقبال کرتے ہوئے کمپیرنگ کے فرائض محمد علیم شیخ کے سپرد کئے پروگرام کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے ہوئی پیام سعیدی نے مرحوم کے متعلق بڑے پراثر انداز میں اپنی نظم سناکر خراج عقیدت پیش کیا اس کے بعد مرحوم کے نواسے ڈاکٹر عزیز مدنی نے محمد حاجی صابو صدیق کی مختصر سوانح حیات پیش کی اور ساتھ ہی او ایس اے کے اس مستحسن اقدام کو سراہا اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

خواجہ محمد عارف اور کامریڈ عبدالجبار نے اس محترم قوم اور محسن ملت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا حامد الانصاری غازی نے بھی پر از معلومات تقریر کی۔ بابائے قوم یوسف پٹیل نے بھی شرکت کی۔ صدر انجمن اسلام ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے خطبہ صدارت دیا اور خصوصاً او ایس اے کو مبارک بادی اور انتہائی اظہار مسرت کرتے ہوئے او ایس

اسے کو اپنے دورِ صدارت میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں او ایس اے کے جنرل سکریٹری محمد ہارون نے مہمانانِ خصوصی اور حاضرینِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

## محمد اظہر الدین کیلئے ۱۹۸۶ء کا ارجن ایوارڈ

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ سمن راؤ (ایتھلیٹکس)، محمد اظہر الدین اور سندھیا اگروال (کرکٹ) اسپورٹس کی اُن ۱۳ ممتاز ہستیوں میں شامل ہیں جنہیں ۱۹۸۶ء کے ارجن ایوارڈ کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔

اسپورٹس کی بے مثال شخصیتوں کو اعزاز دینے کیلئے حکومت نے یہ ایوارڈ ۱۹۶۱ء میں شروع کیا جو ۵ ہزار روپے نقد اور ایک سند کی شکل میں دیا جاتا ہے۔

ایوارڈ کے لئے دس دیگر منتخب کئے گئے کھلاڑی یہ ہیں
جے پال سنگھ (باکسنگ)، جوکم مارٹن کاروالو (ہاکی)، مس رما سرکار (کبڈی)، سامر لی سی دلور (والی بال)، بھوپیندر سنگھ سائی (شوٹنگ)، لفٹننٹ دھرو بھنڈاری (یاچنگ)، پریم چند (باڈی بلڈنگ)، لفٹننٹ کرنل کے ایس راؤ ترشنا کے کپتان (ایڈونیچر اسپورٹس)، جوگ موہن پرا (ویٹ لفٹنگ) اور مس مرتی پردھان (ایڈونیچر اسپورٹس)

مذکورہ ایوارڈ اس صدر آر وینکٹ رمن اس سال کے آخر میں ایک خصوصی تقریب کے درمیان دیں گے۔

## ایس ایس سی بورڈ میں چوتھا نمبر

بمبئی۔ S.S.C بورڈ کے اکتوبر ۸۶ء میں ہوئے امتحان میں سات نمایاں ناموں کی لسٹ میں نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کے خان شاہین متین نے چوتھا نمبر حاصل کیا۔ انہیں تقریباً اکیاسی ۸۱ فی صد نمبرات ملے ہیں۔ شاہین اردو کے عظیم شاعر متین بدایونی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی اس شاندار اور قابلِ ستائش کامیابی پر ہم پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

## کوکن یونیٹی سینٹر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء کو انجمنِ اسلام اردو ہائی اسکول کرلا بمبئی میں جناب ایچ۔ بی۔ مقدم کے زیرِ صدارت ادارہ ہذا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

ایڈوکیٹ عبدالغنی سرگرو کی تلاوتِ کلامِ پاک سے آغازِ جلسہ ہوا دورانِ جلسہ متفقہ آرار سے طے پایا کہ یتیموں، بیواؤں اور نادار طلباء کی اعانت کے لئے کوکن یونیٹی سینٹر فنڈ قائم کیا جائے بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر ایچ۔ جی مقادم نائب صدر شرف الدین قاضی جنرل سکریٹری ڈاکٹر علی دلوی نائب سکریٹری ڈاکٹر عبدالوہاب دانش، پروپیگنڈہ سکریٹری عبدالمجید چوگلے خازن ایڈوکیٹ عبدالغنی سرگرو مجلس منتظمہ (۱) جناب ریاض آفندی (۲) جناب ریاض حبیبی (۳) جناب معین الدین (۴) ایڈوکیٹ رفیق سروے (۵) جناب تنویر مرزا (۶) جناب محمود شیخ (۷) جناب ابراہیم خلفے (۸) جناب عبدالحمید قاضی (۹) جناب محمد قاسم شیخ

انٹرنل آڈیٹر۔ جناب عبدالحمید موسیٰ
آڈیٹر چارٹرڈ اکاؤنٹ جناب اے کے کیرا والا

آفندی کے شکریہ کے بعد ٹھیک دوپہر
انہ جلسہ نہایت ہی حسن وخوبی کے ساتھ

رسلہ ۔ نوگل بھارتی ، وڈولی ۔ رائے گڈھ

## ف کمپنیز کے آفس کا افتتاح

ینڈ ڈیولپرس حاجی صغیر احمد ڈانگے ڈائریکٹر
کمپنیز سونی اپارٹمنٹ نزد پانچال نگر نالاسوپا
کا افتتاح قرآن خوانی کے بعد عمل میں آیا۔
کے کثیر تعداد حضرات نے شرکت فرمائی
یٹھ پٹیل ۔ حاجی انور کراری ۔ حاجی خالد

م پنچایت سوپارہ ۔ جناب عارف ملا ،
پاکموڈے ، جناب سعید قاضی ، جناب
الیس ای ایم ) جناب سہیل ڈانگے
ب انور احمد منشی ثوبی کنسٹرکشن جناب سہیل
ے بلڈرس اور دیگر حضرات نے شرکت

اکہات اور مشروبات سے تواضع
بغیر احمد ڈانگے نے سبھی حضرات
کیا۔
ے کہا کہ انشاء اللہ اتوار ۲۴ جنوری
دن صبح ۱۰ بجے ڈانگے شاپنگ سنٹر
لا جائے گا۔
مرسلہ :- زین العابدین پردیسی )

## زخمہ کی رسم اجرا

۲۸ جنوری کی شب میں ۹ بجے بمبئی کے ہوٹل ڈپلومیٹ میں سنے لب ولہجہ کے شاعر قاضی فراز احمد کے اولین شعری مجموعے "زخمہ" کی رسم اجرا اور ایک معیاری ادبی نشست میں ڈاکٹر ظ انصاری حسن نعیم ندا فاضلی ، بشر نواز ، قیصر الجعفری جاوید ناصر افتخار امام صدیقی ۔ یعقوب راہی ، عبدالاحد ساز ، حامد اقبال صدیقی شاہد لطیف ، قاسم امام ، یوسف بیگ جمال ، پروفیسر فقیر محمد کلے اور کے کے سنگھ مینک کے علاوہ صاحب ذوق سامعین اور عمائدین شہر نے شرکت کی ۔ کتاب کا اجرا بیگم اعجاز صدیقی کے ہاتھوں انجام پذیر ہوا ۔ اس کامیاب ادبی تقریب کا اہتمام علی ایم شمسی اور ڈاکٹر وہاب دانش نے کیا۔

## شمیم نعیم بانکوٹ میں

راجستھان کے مشہور ومعروف گلوکار اور قوال شمیم نعیم اجمیری کی قوالی کا ایک نہایت ہی شاندار پروگرام سنیچر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۸ء کی شب میں بانکوٹ ضلع رتناگری میں منعقد ہوا جسے سامعین کی ایک کثیر تعداد نے بڑے انہماک اور ذوق وشوق کے ساتھ سماعت فرمایا۔

بانکوٹ میں ایک یادگار پروگرام تھا جس کا اہتمام عادل انٹر پرائزز ( ماہم ) بمبئی کے پارٹنر جناب عادل پرکار نے اپنے بھائی ظفر پرکار کی شادی کے سلسلے میں منعقد کیا تھا ۔ ارض کوکن کے معروف اردو شاعر جناب شرف کمالی نے اس پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

مرکز ادب ، رتناگری

## جناب محمود قاضی سبکدوش ہوگئے

داپولی تعلقہ کے سونڈے گھر اُردو اسکول کے ایک ہردلعزیز مُدرّس جناب محمود محمد قاضی کو ان کی مسلسل ۲۹ سالہ طویل تعلیمی خدمات اور سونڈے گھر اردو اسکول میں پچھلے دس سالہ بہترین تعلیمی خدمات کے سلسلے میں یہاں کے باشندوں نے اعلیٰ افسر تعلیم شری موہیتے صاحب کے زیرِ صدارت الوداعی جلسہ دیا۔

اس تقریب میں سابق ایم ایل اے ایڈوکیٹ شری سکپال سبھاپتی شری دیشپانڈے، مہاراشٹر راجیہ شکشک سنگھ کے سابق سکریٹری ونت راؤ بٹے گروجی، شعبۂ اردو کے تعلیمی افسر جناب ڈی۔ بی دلوی صاحب، داپولی حلقہ کے مُدرّسین اور ریٹائرڈ صدر مدرسین جوشی گروجی جیسے حضرات نے شرکت کی۔

ابتداء میں اسکول کے صدر مدرس جناب پیرزادے نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ہرنئی اردو اسکول کے ریٹائرڈ صدر مدرس جناب غیاث الدین سنگے نے قاضی جناب کی ۲۹ سالہ تعلیمی سرگرمیوں کی تفصیلی روداد سنائی۔

باشندگان سونڈے گھر اور طلباء وطالبات اور مدرسین کی جانب سے قاضی جناب کو ایک سونے کی انگوٹھی اور دیگر گراں قدر تحائف پیش کئے گئے۔ نیز پال گڑھ کے باشندوں کی جانب سے ایک پانی کی ٹاکی بھی پیش کی گئی۔

آخر میں نظیر چانیکر جناب نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

## النکار کلب کو عطیہ

جناب ظفر رکن الدین پرکار (مسقط) نے گزشتہ جنوری ۸۸ء میں اپنی شادی خانہ آبادی کے پُرمسرت موقع پر النکار کلب بانکوٹ ضلع رتناگیری کو مبلغ ایک ہزار روپے کے گراں قدر عطیہ کر مذکورہ کلب سے اپنی وابستگی اور محبت کا جو اظہا اس کے لئے کلب کے تمام اراکین موصوف تہہ دل ادا کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ خداوند کریم انہیں از زندگی کی بہترین نعمتوں اور خوشیوں سے سرفراز فرما کے کاروبار میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے

سکریٹری النکار کلب بانکوٹ ضلع رتناگیری ۲۰۱

## "رائزنگ ہائی اسکول زانگمہ" نئی عمارت کا اف

اتفاقیہ ایجوکیشن سوسائٹی زانگمہ کی نئی عمارت کا افتتا ۱۹۸۶ء کو جناب حسین خان دلوائی کے ہاتھوں عمل میں آیا رام مہاڈک تقریب کے صدر تھے۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ اسکول نے استقبالیہ گیت پیش کیا۔ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر داؤد حسین عینی نے ہائی اسکول اور سوسائٹی کا احوا کیا۔ بہت سے مقررین نے اسکول کے قلیل عرصے میں ترقی کی بے حد تعریف کی۔

اس عمارت کے بنانے میں مقامی سوسائٹی۔ لنڈن برمنگھم سوسائٹی۔ کیپ ٹاون۔ جاھانسبرگ، بلوایو۔ قطر۔ سعودی عرب کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ا کو گرانقدر عطیات سے نوازا۔

نئی عمارت کے تکمیل میں جناب احمد بالو حوا نے خا ادا کیا ہے۔ لوگوں سے عطیات وصول کرنا۔ اور بہتر پر توجہ دینا یہ ان کے کام کرنے کا ڈھنگ تھا۔ صر سال کے قلیل عرصے میں یہ عمارت بن کر تیار ہوئی

## م آگہی کی نشست

م آگہی کی ساتویں سہ ماہی نشست مورخہ ۳۱ جنوری
ائی جناب قہر مہسلائی صاحب کی صدارت
یک حنیف فنا کے دولت کدے پر منعقد ہوئی۔ نظامت
صاحب نے فرمائی۔ منور عبدالقیوم نے شکریہ ادا کیا

(شاکر حمید)

ئی:۔ جہاں جفا ہے وہاں وفا تھی جہاں ستم ہے وہاں کرم تھا
تمہاری محفل کا تذکرہ ہے مگر تمہاری گذر سے پہلے
۔ تپتا صحرا ہے تو جلتا ہوا سورج سر پر
راہِ منزل میں ہیں دشواریاں جاؤں کیسے
اک نگاہِ کرم کے صدقے میں
:۔ آرزوؤں نے زندگی پائی
آشیانے میں سدا رہتا تھا یاروں کا ہجوم
پوچھنے حال نہیں آتا قفس تک کوئی
جذبۂ ضبط کا کرشمہ ہے
:۔ ہم کو خاروں پہ نیند آئی ہے
:۔ میں اپنے دل کو روؤں کہ اپنے نگاہ کو
میری تباہیوں کے یہ ہیں ذمہ دار دو
ایسا لگتا ہے یہ بات کل ہی کی ہے ط
:۔ تم کو بھولے ہوئے اک زمانہ ہوا
دل کے دل میں دفن ہو جائیں گے ارمان دیکھنا
ٹوٹ کر رہ جائے گا جس دن حصارِ زندگی

ج ۱۸۸

واحد۔ میری تباہی کا جو کچھ بھی ہے سبب یہ ہے
محسن:۔ میں اپنے خول میں رہتا ہوں جانور بن کر
شاکر:۔ گرمیاں بڑھنے لگی ہیں شہر میں
حمید:۔ اب پہاڑوں پہ تو جا کر گھر بنا

## پرکار صاحب کی ترقی پر دلی مبارکباد

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب ایم۔ایچ پرکار جو بمبئی مرکنٹائل بینک کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ میں ایک ممتاز عہدہ پر فائز ہیں۔ مزید ترقی پاکر مذکورہ بینک کے ڈپٹی جنرل مینیجر بن گئے ہیں۔ اس شاندار ترقی پر ادارہ پرکار صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

## فاروق ہائی اسکول کو انعام

فاروق ستار عربعلی ہائی اسکول برائے طلبا کے ہونہار آرٹسٹ ساجد علی (ہشتم جماعت) کو آل انڈیا کیمل کلر مقابلے (ہشتم تا دہم) میں دوسرے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اردو مدارس بمبئی عظمیٰ کے اس مقابلے میں شریک ہونے والے طلبا میں صرف اسی طالب علم کو دوسرے انعام سے نوازا گیا۔ ہم پرنسپل ابراہیم خان طالب، اساتذہ کرام اور تمام طلبہ کی جانب سے ساجد علی۔ اور ڈرائنگ ٹیچر انصاری ناصر حسین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

## دلی مبارکباد

(رفیق احمد وزیر نشر و اشاعت)

پچھلے مہینہ حکومت مہاراشٹر کے انڈر سیکریٹری جناب اے آئی پٹھان صاحب کا بحیثیت ایڈیشنل کمشنر آف لیبر تقرر کیا گیا۔ پٹھان صاحب اپنی تنظیمی صلاحیتوں، نظم و نسق اور ڈسپلن کے لئے اپنے رفقا میں بے حد مقبول ہیں۔ ہم انھیں پُرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں مزید ترقی دے۔

نامہ نگار: نورالامین بایزید
ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

# گلینڈ میں سرگرمیاں

مرتب: ابراہیم بغدادی

گذشتہ دنوں یہاں کوکن کی ایک مشہور شخصیت جناب
ب بانکوٹی سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ موصوف "جماعت
امی ہند" برائے حلقہ کوکن کے ناظم اور "ادارہ دعوت
ن" کے جنرل سکریٹری ہیں اور گذشتہ سال پہلے بھیونڈی
ہ وارانہ فسادات میں جن لوگوں کو مالی نقصان سے دوچار
ہوا تھا ان کی امداد باہمی میں جمع کئے گئے چندہ کی تقسیم پر
ناظم اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ علاوہ مہاراشٹر کی علاقائی زبان
ہونے کے ناطے مذکورہ تنظیم لہٰذا نے جو قرآن پاک کا مراٹھی
۔ دعوت القرآن" کے نام سے شائع کیا ہے وہ کسی تعریف
ج نہیں۔ اس کے پہلے پارہ میں موصوف کی لکھی ہوئی پبلش
فصر مگر قابل تعریف ہے۔ پارہ اول سے بارہ تک بالترتیب
ہو کر آخری پارہ تیس سورہ عم کا ترجمہ بھی منظر عام پر آچکا
ہنوز ستر سپاروں کے ترجمے ہونا باقی ہیں۔ ترجموں کے
ن کی مفصل تفاسیر اور پس منظر میں تاریخی اور جغرافیائی حوالات
، موثر طریقے سے قلم بند کئے گئے ہیں۔ ان کی بالکل صاف
ان زبان کی بدولت معمولی مراٹھی پڑھنے والے حضرات
، شمع ہدایت سے بآسانی فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ بقول موصوف
ہوں کی بدولت ہمارے کئی غیر مسلم بھائی "اسلام" کے متعلق
ط فہمیوں کا شکار تھے وہ آج اس پیام خداوندی کو پڑھ
ے کے گرویدہ بن چکے ہیں۔

" دعوت القرآن" کے ساتھ اسی ادارے کی ایک
ت ترجمہ حدیث "جواہر الحدیث" نامی کتاب سنت سحر
" نقش کوکن" بمبئی سے

جس میں تمام چنیدہ احادیثوں کا مراٹھی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔
خوش قسمتی سے راقم الحروف کو ان سبھی تراجم کو پڑھنے کا موقع ملا۔
اور آئندہ بھی ہمیشہ ملتا رہے گا کیونکہ موصوف نے یہ عظیم سرمایہ
یہاں میرے واقف کار کی شادی میں بطور تحفہ دیا ہوا ہے لہٰذا
ماضی میں اس کمی کے سبب خصوصًا کوکن کے مسلمانوں نے مقامی زبان
کو نظر انداز کرکے اردو کو ذریعۂ تعلیم اپنایا تھا جس کے سبب انھیں
معاشی اور سماجی برابری میں جو نقصان ہوا ہے وہ کسی سے پوشیدہ
نہیں مگر آج وقت کے ساتھ یکی دور ہو کر ہمارے بچے اس اثاثہ سے
اپنے مذہب اور تہذیب و تمدن سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے
جس کی پیشین گوئی اس راقم الحروف نے اسی موقر جریدہ ماہ مارچ
۱۹۶۷ء میں کی تھی وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔

(نامہ نگار۔ ابراہیم بغدادی)

(۲) مہاراشٹر ایسوسیشن بلیک برن کے تحت گذشتہ اکتوبر ۸۷ء
میں والی بال کا ٹورنامنٹ بلیک برن انگلینڈ میں منعقد ہوا تھا
جس میں لسٹر کی کوکنی ٹیم نے فتح حاصل کی۔ دراصل یہ ٹورنامنٹ
(SCANNER APPEAL) چیریٹی منعقد ہوا تھا جس کا مقصد
رائل انفارمری ہاسپٹل ROYAL INFIRMARY HOSPITAL
(BLACKBURN) میں یہ مشین لانے میں مدد کرنا تھا۔ اس ٹورنامنٹ
کے ذریعہ مبلغ ۵۰۳ وصول ہوئے جس کے لئے مذکورہ ایسوسیشن، تمام
کھلاڑی اور اہل خیر حضرات قابل مبارکباد ہیں اس امدادی فنڈ
میں تمام اسٹیشن اور کمیونٹی نے حصہ لیا یہاں تک کہ مذہبی ادارے
"مسجد" وغیرہ کے طرف سے دل کھول کر چندہ دیا گیا اس میں۔
قابل ذکر ہردوستانہ "میوزک پروگرام" ہے جس میں ہمارے
کوکنی برادری نے گانے اور میوزک وغیرہ دینے میں اہم رول ادا کیا۔
مارچ ۱۹۸۸ء

(۳) نومبر ۸۷ء میں جناب مشتاق گیرے کی قیادت میں "والی بال" ٹورنامنٹ کا انعقاد بلیک برن انگلینڈ میں عمل میں آیا جس میں تقریباً ڈیڑھ سو کھلاڑی نے شرکت کی۔ برمنگھم کی "طوفان" کوکنی ٹیم نے فتح پائی۔ یہ ٹورنامنٹ ۴ سالہ عمر خاں کے علاج کے سلسلے میں منعقد ہوا تھا جو معذوری کی حالت میں مبتلا ہیں اور ان کے دماغ کا علاج کرنے کے لئے امریکہ لے جایا جائے گا جس پر اندازاً جملہ بیس ہزار پاؤنڈ کی خطیر رقم درکار ہے اس سلسلے میں بچے کے والدین نے لندن نیشنل ٹیلی ویژن پر بھی عوام نے امداد کی اپیل کی تھی لہٰذا اس کار خیر میں مقامی اور مہمان ٹیموں اور دیگر اہل خیر حضرات نے حصہ لے کر تین ہزار پاؤنڈ ۳۰۰۰/- کی رقم جمع کی۔ اس تعمیری سرگرمی کے لئے ہمارے تمام کوکنی نوجوان تعریف کے مستحق ہیں۔

(۴) گذشتہ دنوں مشہور فلم اسٹار رینا رائے کے بھائی رائے راج کی یہاں ملاقات ہوئی۔ ان کی نسبت ہمارے کوکنی برادری کے جناب اسمٰعیل موڈک ساکن کرڈی رتنا گیری کی دختر سے ہو چکی ہے اور موصوف یہاں اپنے سسرال میں چھٹیاں گذارنے آئے تھے۔ انھوں نے "کوکن ایمبولنس بمبئی" کے لئے فلم "مقابلہ" کا چیریٹی شو منعقد کرانے میں پیش پیش تھے۔ اور آئندہ کرڈی گاؤں کے لئے فلم "ٹکراؤ" کا شو ملا کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

## سڈکو کے نئے چیئرمین

شری رام مہاڈک کے مستعفی ہو جانے کے بعد بمبئی سے قریب نئی بمبئی بنانے والے سڈکو میں صدارت کا عہدہ پچھلے ڈیڑھ سال سے خالی تھا۔ اب رائے گڑھ ضلع کے سابق رکن پارلیمان جناب بیرسٹر اے. ٹی. پاٹل کی اس عہدۂ جلیلہ پر تقرری عمل میں آئی ہے
مارچ ۸۸ء

## آشتی اردو اسکول کی کامیابی

۳۰/۳۱ جنوری ۸۸ء کو کھیڈ تعلقہ کے حلقہ کرجی مراٹھی اسکول میں تعلیمی سیمینار منعقد ہوا جس میں ثقافتی پروگرام اور ہر ایک اسکول سے تیار کردہ ماڈل اور رنگولی نمائش رکھی گئی تھی۔ اس میں آشتی اردو... کا مندرجہ ذیل مقام رہا۔
(۱) نظام شمسی کے گردش کرتے ہوئے ماڈل... کا انعام حاصل کیا۔ (۲) ثقافتی پروگرام میں اول درجہ حاصل کیا۔ (۳) دستی چارٹ میں دوسرے درجہ کا... حاصل کیا۔ (۴) رنگولی نمائش میں جناب علاؤالدین... (ہمنڈا ابلی) جہیز کی آگ میں جلتی ہوئی عورت کی تصویر... درجہ کا انعام حاصل کیا... کولی گیت کی ننھی اداکارہ اور اداکار سمیر مقادم کی اداکاری پر سامعین نے... بارش برسائی اور داد تحسین سے نوازا۔ (نامہ نگار: ...)

## دفتر دعوت القرآن میں نشست

امام محمد بن سعود ریاض کے استاد عبدالعزیز بن عمار کی تشریف آوری کے موقع پر ان کے اعزاز میں ایک... جمعرات ۲۱ جنوری ۸۸ء کو بعد نماز مغرب منعقد...

## سلمان ماهمی کو صحافتی ایوارڈ

تھانے میونسپل کارپوریشن کے میئر شری ڈاؤکھرے نے پترکار دن کے موقع پر تھانہ کے ... کو میئر ایوارڈ سے نوازا جو ایک عرصہ سے صحافت میں کام کر رہے ہیں۔ ان صحافیوں میں سلمان ماہمی ... اردو کے واحد صحافی ہیں۔ آپ ہفت روزہ ... کے مدیر اعلیٰ اور تھانے ضلع پترکار سنگھ کے ... بھی ہیں۔
(نامہ نگار...) ۱۵ ...

## ن انٹرنیشنل کے تحت سائنس شو
## ت المسلمین مروڈ کی افتتاحیہ واستقبالیہ تقریب

نہرو پلینی ٹوریم کی پیشکش پر کوکن انٹرنیشنل نے کوکن
اضلاع کے مختلف مقامات پر طلبہ کے لیے سائنس شو منعقد
کا پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام کے سلسلے کا آغاز کرتے
ے کوکن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام اور بزم ملت مروڈ جنجیرہ
شتراک عمل اور انتظام کے تحت سب سے پہلے دو روزہ
ئنس شو ۱۶ اور ۱۷ جنوری ۱۹۸۸ء کو انجمن اسلام جنجیرہ انگریزی
اسکول کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

۱۶ جنوری کو جماعت المسلمین محلہ بازار کے صدر جناب
اللہ شیخانی نے سائنس شو کا افتتاح کیا۔

نہرو پلینی ٹوریم کے ڈپوٹی ڈائرکٹر جناب لطافت
نے اس تقریب کی صدارت کی اور جناب سہاس ساٹھم
ن خصوصی تھے۔ مروڈ اور اطراف کے طلبا اور طالبات کی
بڑی تعداد نے اس سائنس شو سے فائدہ اٹھایا۔ کوکن
نیشنل کے جوائنٹ سکریٹری جناب مجید حسن چوگلے اس پروگرام
انچارج ہیں۔

۱۷ جنوری کو جماعت المسلمین محلہ بازار مروڈ کی
ب سے جماعت کے اراکین کے لیے بمبئی میں ایک جگہ
جگہ کی تحصیل کے دیرینہ منصوبہ کی تکمیل پر ایک
تقریب اور کوکن انٹرنیشنل کے عہدیداروں اور اراکین
از میں ایک استقبالیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ
ن انٹرنیشنل کے نائب صدر جناب علی ایم شمسی۔ جوائنٹ
ی جناب مجید حسن چوگلے اور خازن جناب ابراہیم احمد
لر کے علاوہ مہاراشٹر کالج کے پرنسپل جناب اے۔ آر
النقش کوکنی

شی اور پروفیسر ڈاکٹر فقیر محمد گلے۔ جناب سید عبدالغفور
صاحب۔ جناب لطافت قاضی اور جناب سہاس ساٹھم بطور
معزز مہمان شریک رہے۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب
عبدالرزاق خطیب نے جلسہ کی صدارت کی۔ صدر جماعت
سیدی عبداللہ شیخانی کی استقبالیہ تقریر کے بعد جناب
ابراہیم سندیلکر نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے اس
بات کی بھی وضاحت کی کہ کوکن انٹرنیشنل کے صدر جناب
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اپنی دیگر مصروفیات کے پیش نظر
اور جنرل سکریٹری جناب فقیر محمد مستری اپنی اہلیہ محترمہ کی وفات
کی وجہ سے شریک جلسہ نہیں ہو سکے۔

جناب نذیر احمد فہیم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان
کی اور کوکن انٹرنیشنل کی خدمات کو سراہا۔ جماعت کے سکریٹری
جناب راشد عمر فہیم نے بمبئی میں جگہ حاصل کرنے کے دیرینہ
منصوبے کے سلسلے میں جماعت کے اراکین کی کوششوں کی
تفصیلی رپورٹ پیش کی۔

ڈاکٹر عبدالقدوس نشی نے اپنی تقریر میں سماجی کارکنوں
کو یہ مشورہ دیا کہ وہ تنقید اور مخالفت سے نہ گھبراتے ہوئے
قوم کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے خلوص سے کام کرتے
رہیں۔ جناب شمسی نے اپنے مخصوص اور دل نشین انداز میں خطاب
کرتے ہوئے قومی زندگی کی مختلف ضرورتوں کی طرف حاضرین کو
متوجہ کیا۔ آپ کی ایک گھنٹہ تقریر حاضرین نے ہمہ تن گوش
ہو کر سنی۔ پروفیسر گلے نے "اسلام اور سائنس" کے موضوع پر اپنا
مختصر مگر عالمانہ مقالہ پڑھا جس کو حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا
جلسہ میں کوکن مرکنٹائل کو آپریٹیو بنک کے وائس چیرمین
کی حیثیت سے جناب شمسی صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ

کوکن بنک کی ایک شاخ [illegible]ڈ میں بھی قائم کرنے کی کوشش کریں۔

صدر جلسہ نے بازار جماعت کے اراکین کی کوششوں کو سراہا اور افتتاحیہ تقریب کی اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے کوکن انٹرنیشنل کی قابل قدر کارکردگیوں کی تعریف کی۔ جلسہ میں انجمن اسلام جنجیرہ۔ جماعت المسلمین محلہ بازار اور جماعت المسلمین محلہ پیٹھ ان تینوں اداروں کے سربراہوں نے کوکن انٹرنیشنل کی رکنیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ گلپوشی کے بعد جماعت کے نائب صدر جناب عبدالرحمٰن الاڈے نے شکریہ ادا کیا۔



## واشی میں ڈاکٹر عذرا عبداللہ کے کلینک کا افتتاح

(واشی) ۳۱ر جنوری کو نیو بمبئی میں نور مسجد کے سامنے ڈاکٹر عذرا عبداللہ (سابق آر۔ ایم۔ او نوراسپتال بمبئی) کے کلینک کا افتتاح بمبئی کے مشہور فزیشن اور بمبئی اسپتال کے الرجی اسپیشلسٹ ڈاکٹر قادر شیخ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ شہر کے مشہور ڈاکٹروں کے علاوہ محترمہ نور جہاں نور اور جناب احمد بھٹی نے اس تقریب میں شرکت کی اور ڈاکٹر عذرا کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

## روپ قادر کی ہمشکل

مراٹھی فلموں کے کامیاب پروڈیوسر جناب روپ قادر جو "چندر ہوتا ساکشی لا" "آپلے وانٹ آپلے اونتھ" اور دیگر کامیاب مراٹھی فلم فلما کر عوام سے داد تحسین حاصل کرچکے ہیں۔ اب ہندی ف[illegible] میں داخل ہوگئے ہیں۔

۴ر فروری ۱۹۸۶ء کو آپ کی اولین ہندی ف[illegible] "ہمشکل" کا مہورت عمل میں آیا۔ اس فلم میں ششی کپو[illegible] میناکشی شیشادری، نیروپا رائے، رشفیع انعامدار[illegible] صراف اور قادر خاں اپنے کمال فن کے ساتھ جلوہ گ[illegible] ہیں۔ گیت آنند بخشی نے لکھے ہیں جنھیں لکشمی کانت پیا[illegible] لال مسحور کن دھنوں سے سجا اور سنوار کر پیش کریں گ[illegible]

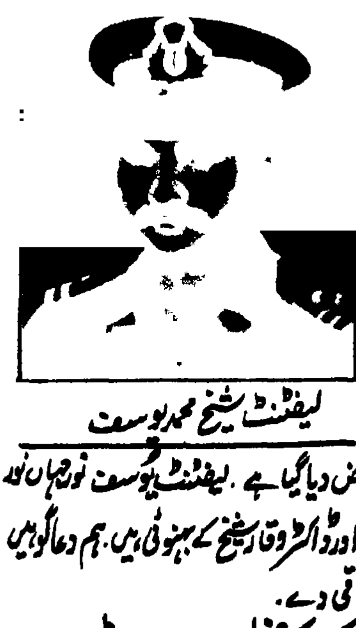
جناب اقبال مقدم ایسوسی ایٹ پروڈیوسر طور پر آپ کے ساتھ ہیں۔



...ے صدر ھنــــد
...ـردیال شرمـا
...شری
...ن جی رنگون والاکــو
...ـہ ۱۹۸۸ء کا مارکٹنگ مین
...ـلو رالیـــوارڈ
...ـتے ہوــئے ←

## ...محمد یوسف کو نوسینا میڈل

...یفٹنٹ شیخ محمد یوسف نیوی میں لیفٹننٹ کے عہدے



لیفٹنٹ شیخ محمد یوسف

...ں، ۲۶ر جنوری
...کو صدر جمہوریہ
...نعامات یا نیولوں
...ں میں نوسینا
...ے حقدار قرار
...میڈل انھیں
...ادری، جرأت
...ن منصبی کو
...نجام دینے کے عوض دیا گیا ہے۔ لیفٹنٹ یوسف نورجہاں نور
...براہیم کے داماد اور ڈاکٹر وقار شیخ کے بہنوئی ہیں۔ ہم دعاگو ہیں
...را انھیں اور ترقی دے۔

## ...سعیدہ نائیک کو ضلع پریشد ایوارڈ

...۲۰ر جنوری ۸۸ء کو یوم جمہوریہ کے موقع پر محترمہ سعیدہ محمد صدیق
...و ضلع پریشد رتناگری نے سماجی بہبود میں بے بہا خدمات
...ے کے صلہ میں رتناگری ضلع کلکٹر شری کناڈے کے ہاتھوں ایوارڈ
...یا۔ شریمتی سعیدہ نائیک ضلع میں خواتین اور بچوں کی

سماجی اور فلاحی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں۔ موصوفہ رتناگری میں ایک انگلش میڈیم پرائمری اسکول کی منیجنگ ٹرسٹی ہیں۔ آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے ایم اے اور ایس ایم ڈبلیو کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔

## بمبئی مرکنٹائل بنک کا عطیہ

مسٹر غلام غوث چیئرمین اور پدم شری زین جی رنگون والا ایگزیکیٹو وائس چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹڈ بمبئی نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ شنکر راؤ چوہان کو خشک سالی امدادی فنڈ میں ۵ لاکھ روپیے کا عطیہ بصورت چیک پیش کیا۔

## ایک لاکھ روپئے کا عطیہ

رائل ایجوکیشن سوسائٹی پورلی پنچتن ضلع رائے گڑھ کے زیر اہتمام قائم کردہ انگلش اسکول کی گیدرنگ میں ممتاز تاجر جناب مصطفےٰ جعفر کی اہلیہ محترمہ نرگس جعفر نے اس تعلیمی ادارہ کو ایک لاکھ روپیے کے عطیہ کا اعلان کیا۔ محترمہ موصوفہ کے ہاتھوں مقابلہ میں کامیاب طلبہ کو انعامات پیش کئے گئے۔

تقریب میں مشہور سرجن ڈاکٹر اننت دیسائی اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ اور ڈاکٹر راؤت اور جناب نور پٹنگارکر بھی شریک تھے۔

## گوریکر صاحب کی اعزازی پروفیسرشپ کی مدت میں توسیع

اردو، فارسی واسلامیات کے پروفیسر استاد جناب نظام الدین ایس گوریکر ممبئی کے سوا سو سالہ قدیم سینٹ زیویرس کالج کے منتظمین نے اپریل ۱۹۹۱ء تک اعزازی پروفیسر کی حیثیت سے برقرار رکھا ہے تاکہ کالج کے طلبہ، اردو کے ساتھ فارسی اور اسلامیات کے مضامین میں گوریکر صاحب کی تدریسی اور تحقیقی کاموں سے مستفید ہو سکیں۔

بمبئی یونیورسٹی سے ملحقہ سینٹ زیویرس کالج سے اب تک کوئی بیس ــــــ طلبہ ڈاکٹر گوریکر کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ اور آج بھی سات طلبہ آپ کی رہنمائی میں تحقیقی کام کر رہے ہیں۔

## صنم میڈیکل اور جنرل اسٹور کا اجراء

ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جناب عبداللہ عبدالقادر پرکار متوطن فروس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے فرزند ارجمند جناب بشیر پرکار کے صنم میڈیکل اینڈ جنرل اسٹور کا رسم اجراء ۳ر جنوری ۸۸ کو چپلون میں آنریبل نانا صاحب جوشی کے ہاتھوں انجام پایا۔ جلسہ کی صدارت چپلون کے نگر ادھیکش ڈاکٹر پرکاش راؤ پانکر نے کی۔ اور کوکن مرکنٹائل بنک کے ڈائریکٹر جناب ابو سیٹھ دلوائی بطور مہمانِ خصوصی شریک تھے۔

بشیر پرکار نے دو سال قبل ڈپلوما ان فارمیسی کا کورس مکمل کیا ہے۔ اور اب چپلون کے مشہور نو تعمیر شدہ پرکار کامپلکس میں جگہ لے کر انھوں نے اپنا یہ میڈیکل اسٹور شروع کیا ہے۔

افتتاحی تقریب میں فروس، چپلون اور مضافات کے باشندوں نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

★

## مہاراشٹر کالج شعبۂ اردو کی سرگرمیاں

بمبئی میں اردو کے سب سے بڑے تعلیمی مرکز مہاراشٹر کالج کے شعبۂ اردو نے امسال بھی اپنی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ طلبہ کو بہتر تربیت دے کر کیا ہے۔ مہاراشٹر کالج کی طالبہ انصاری کنیز فاطمہ نے بھیونڈی میں منعقدہ تقریری مقابلہ میں اول انعام حاصل کیا۔ جب کہ امسال شہر کے چند تقریری مقابلوں میں سے ایک اسماعیل یوسف کالج کے تابانی ٹرافی کو بھی مہاراشٹر کالج کے دو طالب علموں شاہین (اول انعام) اور نایاب انصاری نے اپنی عمدہ تقاریر کی بنیاد پر جیت لیا۔ گورنمنٹ لا کالج کے بیت بازی مقابلہ کو بھی محسن (اول انعام) اور نسرین نے جیت کر ٹرافی حاصل کی۔ اکبر پیر بھائی کالج بیت بازی مقابلہ میں بھی اول انعام کالج کو ملا۔ جب کہ برہانی کالج کے تقریری مقابلہ میں اول انعام شاہین شیخ نے حاصل کیا۔ یہ سب شعبۂ اردو کی سینئر پروفیسر ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کے علاوہ پروفیسر انور ظہیر اور پروفیسر جمیل کامل کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے لئے شعبۂ اردو مہاراشٹر کالج کے علاوہ پرنسپل ڈاکٹر اے اے منشی قابلِ مبارکباد ہیں، جن کی عمدہ تربیت سے طلبہ کو بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔

## ماہنامہ نقشِ کوکن کی شرحِ خریداری

اندرونِ ہند:- فی شمارہ - پانچ روپئے
سالانہ — پچاس روپئے
تاحیات - پانچسو روپئے

سعودی عرب } سالانہ - ایک سو پچہتر روپئے
پاکستان } تاحیات - پندرہ سو روپئے

جنوبی افریقہ } سالانہ - دو سو روپئے
اور یوروپ } تاحیات - پندرہ سو روپئے

## ...ہائی اسکول نیرل کا جلسہ

...وری ۱۹۸۸ء کو انجمن اردو ہائی اسکول نیرل (ضلع ...پہلا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت ...و ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی کے ڈائرکٹر عالی جناب ...ور بکرا انعقاد پذیر ہوا۔ جناب سلیم نجے کی تلاوت ...سلیم بوبیرے صاحب نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ ...اسٹر غلام نبی مومن صاحب نے مہمانوں کا تعارف ...کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انجمن توسیع تعلیم ...مت بوبیرے صاحب اور سیکریٹری زید مصطفےٰ نجے ...کے آئندہ پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔ بعد ازاں مہمانانِ ...ں جن طلبہ وطالبات نے مختلف کھیل کود، تقریر اور ...ل خوانی کے مقابلوں میں حصہ لیا تھا انھیں انعامات ...کا بہترین طالبہ کا ایوارڈ زبیدہ قاسم سہد کو دیا گیا۔ ...ن عمیرا صاحب، خلیل پٹیل صاحب، مولانا ابوظفر حسان ندوی ...ن صاحب اور مسز رضیہ قاضی صاحبہ ہیڈ مسٹریس اردو ہائی ...ں نے بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت کی۔ اناؤنسر کے ...دا احمد نے انجام دیئے۔

## ...ں ڈے

۱۷ رفروری ۱۹۸۸ء کو ...گرلز ہائی اسکول و جونیر کالج آف سائنس و ...کا اسپورٹس ڈے" سینٹ زیویرس گراؤنڈ ...ہوا۔ اسکول ہٰذا کی طالبات نے ایک رنگا ...ش پروگرام منعقد کیا۔ ...نانِ خصوصی جناب اسحٰق مجگانہ والا اور بیگم ...انہ والا کی آمد پر گارڈ آف آنر پیش کیا گیا ...ہائی ورزش کے مختلف آئٹم پیش کئے ...سز رشیدہ قاضی صاحبہ نے حاضرین کو خطاب کیا اور مہمانان خصوصی جناب اسحٰق مجگانہ والا۔ بیگم لطیفہ مجگانہ والا۔ مسز زلیخا مرچنٹ چیئرمین انجمن اسلام ایجوکیشنل کمیٹی مس مانک پتکے اور شمیم قریشی کو متعارف کراتے ہوئے اسکول کی نصابی اور زائد از نصابی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اس کے بعد جناب اسحٰق مجگانہ والا نے کہا کہ "انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس ادارے کو ایسی لائق و فائق پرنسپل ملیں۔ آخر الذکر بیگم لطیفہ مجگانہ والا کے ہاتھوں مختلف آئٹم میں حصہ لینے والی طالبات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ والدین نے اس موقع پر کافی تعداد میں شرکت کی۔

شعبہ نشر و اشاعت

## جعفر شریف ۴ برس کے بعد پھر وزیر

مسٹر سی کے جعفر شریف کو ۴ برسوں کے بعد وزیروں کی مرکزی کونسل میں دوبارہ شامل کیا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں وہ بنگلور نارتھ حلقہ انتخاب سے منتخب کئے گئے تھے۔ دسمبر ۱۹۸۴ء تک انھوں نے آبپاشی اور بجلی کی وزارت سنبھالی تھی۔ ۵۵ سالہ جعفر شریف جنوری ۱۹۸۰ء سے اکتوبر ۱۹۸۴ء تک وزیر مملکت برائے ریلوے تھے۔ اس کے بعد انھیں زراعت اور بجلی کے شعبہ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

## بھیونڈی میں مذہبی گیتوں کا مقابلہ

بھیونڈی دیورس ہائی اسکول کے طلبہ کی ٹیم نے مذہبی گیتوں کے مقابلے میں دو انعام جیت لیا۔ ٹیم رفیق شیخ، اسلم داؤد، عقیل شفیع ایاس اور ضیاء الحق پر مشتمل تھی۔ ایس ایس سی انگلش

### یاد دہانی

آپ کی ارسال کی ہوئی کوئی خبر اگر اشاعت سے محروم ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ ادارہ تک نہیں پہنچی ہے۔ فوراً یاد دہانی کر دیجئے۔

## کھیل کود کی تعلیم لازمی ہوگی

مہاراشٹر کے دیگر علاقوں کی طرح ضلع رتناگری میں بھی اسپورٹس کی تعلیم میٹرک تک لازمی قرار دینے کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق تمام ہائی اسکولوں کو اسپورٹس کی جانب توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں میں واقع وہ ہائی اسکول جنھیں سرکاری گرانٹ نہیں ملتی انھیں بھی اسپورٹس کی تعلیم دینی لازمی ہوگی۔

## عائشہ بی شیخ حسین قاضی اسکول

روہا دہاڈ میں واقع نویگ ودیا پیٹھ ٹرسٹ کے زیر اہتمام جاری نویگ انگریزی اسکول کا نام عائشہ بی شیخ حسینا قاضی پرائمری اسکول رکھنا طے ہوا ہے۔ عائشہ بی قاضی کے نام سے، ایک لاکھ روپئے عطیہ دینے پر یہ نام رکھا گیا۔ اس جلسہ میں شریمتی عائشہ بی قاضی کے عطیہ پر ان کی گل پوشی کی گئی۔

## مہمان پیغمبر کا جشنِ افتتاح

مورخہ ۱۲ر فروری ۸۸ء کی شب میں بمقام نا ندوی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائےگڑھ میں۔ بزم فروغ ادب کوکن اور ساہتیہ سیوا منڈل مہاراشٹر کے زیر اہتمام مراٹھی ادب کے ابھرتے ہوئے قلم کار جناب محمد سعید ٹوکرکی اولین مراٹھی تصنیف "مہمان پیغمبر" کا دلت مسٹر ایڈوکیٹ چندر کانت ادھیکاری کے زیر صدارت ایڈوکیٹ اودے تلک کے ہاتھوں اجراء عمل میں آیا۔ بزم امید نا ندوی نے مصنف اور بزم فروغ ادب کوکن نے جلسہ میں موجود تھانہ کے میئر کے ہاتھوں صحافتی ایوارڈ یافتہ ہفت روزہ فوزان کے مدیر جناب سلمان ماہمی کو بطور نذرانۂ عقیدت شالیں پیش کیں۔ بعد ازاں مہمان خصوصی سابق ایم ایل اے داداصاحب ساونت، شودھن کے مدیر ڈاکٹر شیخ محمود انجم، ڈاکٹر اے اے دیشمکھ مترجم پرکاشی ادھیکاری، ایڈوکیٹ شری کانت آڈیورکر وغیرہ نے تصنیف اور صاحب تصنیف سے متعلق اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں حضرت ساقی توڑیلوی کے زیر صدارت اردو مراٹھی مشاعرہ منعقد ہوا جس میں حضرت ساقی توڑیلوی، وسنت پالکر، ڈاکٹر محمود انجم، عبدالمجید شاغل، نوگل بھارتی، یونس اعظمی، سدھیر ناگلے، ایڈوکیٹ اودے تلک، ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، ایڈوکیٹ ششی کانت اڈیورکر۔ نظام الدین سعد، رام تورسے، لطیف مالیگانوی، کشور کلاکیہ، پروفیسر پرکاشی ادھیکاری اور نیفن پرپاری وغیرہ نے قومی یک جہتی سے متعلق شعری تخلیقات پیش کیں۔ جماعت المسلمین نا ندوی کے صدر جناب محمد شریف بوبیرے بزم امید کے صدر و اراکین وغیرہ کی مساعی جمیلہ نے رسم افتتاح اور قومی یک جہتی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سر ینیو بوبیرے نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ (مرسلہ: نوگل بھارتی)

## شوکت قاضی کو متعدد انعامات

طبیہ کالج بمبئی کے ہونہار طالب علم قاضی شوکت علی حسین میاں کو امسال کالج کے ثقافتی پروگراموں کے موقع پر نغمہ سرائی، معلومات عامہ تقریر، قرأت اور میڈی کوئز میں نیز انجمن اسلام صوبانی ہاسٹل کے کلچرل پروگرام میں شوکت قاضی کو اردو۔ انگریزی اور فی البدیہہ تقاریر اور مضمون نویسی کے انعامات ملے ہیں۔

## برنی اقلیتی کمیشن کے نئے چیرمین

باخبر ذرائع کے مطابق ہریانہ کے سابق گورنر ایس ایم ایچ برنی ہندوستان کا اقلیتی کمیشن کے نئے چیرمین ہوں گے۔ برنی جسٹس ایم آئچ بیگ کے جانشین ہیں جنھوں نے سال تک چیرمین کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

## ...دی میں آب رسانی کا افتتاح

داپولی تعلقہ میں واقع کوتھرا کے قریب پنجندی
...پنچائت نے مدنظر رکھتے ہوئے آب رسانی کا مسئلہ بذریعہ
...کر دیا جس کا افتتاح داپولی تعلقہ کے ایم۔ایل۔اے
...جناب چندر کانت موکل نے کیا۔ پانی کے اس منصوبے
...فتاح کے ساتھ ساتھ تعلیم بالغاں کی ایک جماعت کا
...ناح بھی پنجندی کے محلے ہنومان واڑی میں عمل میں آیا
افتتاحی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے نویل کے
...رگنجانن راؤ راجے گھانگھے صاحب نے شرکت کی۔

اس منصوبے کی تکمیل کے لئے مقامی حضرات
...تین سال سے کوشاں تھے جن میں جناب حسام الدین
...ری۔ شری پی ایم شرساگر، نور احمد ناخواہ، زین الدین
...ری، مرحوم صیف الدین ناخواہ، شری شیورام موڈک
...رہ نے کافی محنت سے کام لیا۔ ڈاکٹر راجے گھانگے اور جناب
...رحیم واریکر نے اعلیٰ سطح پر اس کے لئے کوششیں کیں
افتتاح کے موقعہ پر گوباگر کے ایم۔ایل۔اے
...ناتو رتناگیری ضلع چیف اکزیکیٹو ڈاکٹر پریم سنگھ مینا
...حضرات میں شری شیورام موڈک صاحب نے پانی کے
...فراہمی کے لئے اپنی جانب سے ایک کنواں وقف کیا
...انھیں پنجندی مسلم ویلفیر سوسائٹی کی جانب سے بطور تحفہ
...اسٹیل کی ٹنکی پیش کی گئی۔

## ...نے مجگاؤں ضلع رائے گڈھ اردو اسکول میں استقبالیہ جلسہ

۲۵ رجنوری ۱۹۸۸ء کو جناب داؤد عبداللہ حمارے
...جناب اکبر خان مہسکر کے اعزاز میں جناب عمر حسن حمارے
کے زیر صدارت ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز
مولانا نیاز احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جناب
عبدالستار علی کردیکر معاون مدرس مدرسہ ہٰذا نے مہانوں
کا خیر مقدم کیا اور ان کی گلپوشی کی۔ اس کے بعد جناب اکبر
خان مہسکر کے ذاتی خرچ سے تعمیر ہوئے آفس روم کا افتتاح
کیا گیا۔

اسکول کی تعلیمی کارگذاریوں سے متاثر ہوکر جناب عبداللہ
حمارے نے الماری کے لئے دو ہزار روپیوں کا عطیہ دیا۔
جب کہ اسکول لائبریری کے لئے جناب اکبر خان۔ ایوب
خان مہسکر، جناب داؤد حمارے اور جناب عمر ہارون
کردیکر نے اپنے گرانقدر عطیات پیش کئے۔ جناب عبدالستار
کردیکر نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

نامہ نگار:۔ تنویر حسن خان

## واگھیورہ میں تحریری، تقریری، اور غزل خوانی کا مقابلہ

### تقریری مقابلہ

(۱) محمد سلیم ایوب انوارے (پہلا انعام)
(۲) آسمہ محمد طاہر رومانی (دوسرا انعام)
(۳) رخسانہ ابراہیم کھیڈیکر
(۴) فہمیدہ اسحٰق شیونکر

### تحریری مقابلہ

(۱) کلیم احمد صاحب انوارے (پہلا انعام)
(۲) افروزہ علی صابرے (دوسرا انعام)
(۳) فیاض محمد طاہر پیوبکر
(۴) ممتاز یعقوب کھیڈیکر

## غزل خوانی مقابلہ

(۱) زرینہ حمزہ میاں سابلے (پہلا انعام)

(۲) آمنہ ابراہیم مجوبرکر (دوسرا انعام)

(۳) سلمہ احمد شیونکر (خصوصی نقد انعام)

(۴) سلیم عمر شیونکر (خصوصی نقد انعام)

ہائی اسکول کے طلباء وطالبات جو شریک مقابلہ ہوئے

تحریری مقابلہ (پہلا انعام)

(۱) مقبول یعقوب کھنڈیکر (۲) ممتاز یونس انوارے

تقریری مقابلہ (۳) محمد عثمان بغدادی

## غزل خوانی مقابلہ

(۱) نسرین اسمٰعیل روبانے (خصوصی انعام چوتھا)

(۲) حسنہ اسمٰعیل بہویکر } مشترکہ نقد انعام

## اظہار تشکر

جنوری ۱۹۸۸ء میں ہمارے برادر عزیز ... پرکار کی شادی کے پرمسرت موقع پر ہمارے خاندان ... گاؤں کے بزرگوں نے قدم قدم پر ہمارا حوصلہ بڑھایا ... میں اپنا پرخلوص تعاون پیش کیا۔ ہمارے اعزہ، اقربا، دوستوں ... مہمانوں نے ہماری دعوت کو لبیک کہا اور پاکستان نیز خلیجی ... ملک کے علاوہ بمبئی اور کوکن کے دور دراز مقامات سے بہ ... نفس نفیس تشریف لاکر ہماری خوشیوں کو دوبالا کیا۔ اپنے ... بہت سے خطوط، ٹیلی گرام اور اپنے تہنیتی پیغامات کے ... ذریعے ہماری مسرتوں میں شریک ہوئے۔

ہم نقش کوکن کے ذریعے ان سب کا اپنی اور اپنی والدہ محترمہ زیب النساء پرکار کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

شکر گذار

اسلم رکن الدین پرکار

عادل رکن الدین پرکار

## بیان بابت ملکیت و دیگر تفصیلات

### فارم نمبر ۴ رول نمبر ۸

(۱) مقامِ اشاعت:- ۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۹

(۲) وقفۂ اشاعت:- ماہانہ

(۳) طابع کا نام:- ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک

قومیت:- ہندوستانی

پتہ:- ۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) بمبئی ۹

(۴) ناشر کا نام:- ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک

قومیت:- ہندوستانی

پتہ:- ۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) بمبئی ۹

(۵) ایڈیٹر کا نام:- ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک

پتہ:- ۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) بمبئی ۹

(۶) نقشِ کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ

(رجسٹرڈ نمبر E 3006 بمبئی)

میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہیں۔

دستخط

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر

مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۸ء

راجستھان اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام اکیڈمی کے دفتر میں اردو ٹائپ ٹریننگ سینٹر قائم کیا گیا ہے۔ ٹریننگ کا چھ ماہی کورس ہوگا۔ اور یہ ٹریننگ بلا معاوضہ دی جائے گی۔

## ن کوکن کا اجتماع

رھوڈرگ ضلع وکاسں پریشد کے زیر اہتمام
ۂ کو شام ۴ بجے ڈاکٹر شرد ڈکر سمارک مندر
ں باشندگانِ کوکن کا ایک عام اجتماع زیرِ صدارت
ہو تے منعقد ہونے والا ہے جس کا افتتاح جناب
تب دلوائی فرمائیں گے. مہمانانِ خصوصی کے طور پر
راشٹر کے کوکنی وزرا ارشری بھائی ساونت،
ر بھوگاؤنکر کے علاوہ رکن پارلیمان ڈاکٹر دتا سامنت،
لیڈر ایڈوکیٹ دتا پاٹل اور سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر
ن انتولے صاحبان سے شرکت کی گذارش کی گئی ہے.

## حید کو ڈی لٹ کی ڈگری

نٹر کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس
اب ڈاکٹر نور السعید اختر صاحب کو ان کے تحقیقی
ڈیزان کلاسیکل اردو لٹریچر کو ناگپور یونیورسٹی
ے لئے تسلیم کیا ہے.

## جلسہ تقسیم انعامات

اردو ہائی اسکول امبرناتھ کا سالانہ جلسۂ تقسیم
فروری ۸۸ کو جناب حنیف احمد تانکی صاحب
منعقد ہوا. جلسہ کا آغاز سید شاہد کی تلاوت
حاجی شفیق احمد تانکی صاحب مہمانِ خصوصی
وشی کے بعد پرنسپل عالی جناب اے آر مرزا صاحب
سالانہ رپورٹ پیش کی.
شفیق احمد تانکی صاحب کے ہاتھوں طلبہ اور طالبات
نوازا گیا. دیگر مہمانوں میں جناب عارف انصاری
محمد سعید انصاری شامل ہیں. جناب شیخ
ب نے شکریہ ادا کیا.
۸ / ۸

## کیپ ٹاؤن میں نقشِ کوکن سلور جوبلی کمیٹی کی تشکیل

گذشتہ ماہ کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں جناب حسن سید صاحب کے دولت کدہ پر نقش نوازوں، بہی خواہوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں سلور جوبلی تقریبات کے انعقاد میں دامے درمے، قدمے سخنے معاونت کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ارکان حسب ذیل ہیں :- جناب سید حسن، جناب عبد الرزاق عثمان، جناب جمال مقدم، جناب حسن خلفے، جناب علی میاں فرفرے، جناب محمد علی دھنشے، جناب محمود سروے، جناب گلزار خان، جناب عبد المطلب پرکار اور جناب عبد الستار پرکار.

اس اجلاس میں طے پایا کہ نسلِ نو کو اپنے وطنِ عزیز سے وابستہ رکھنے کے لئے نقشِ کوکن کا اردو کے ساتھ انگریزی ضمیمہ بھی ضروری ہے.

## ڈاکٹر خطیب کی کامیابی

موضع گوونکوٹ، تعلقہ چپلون کے نوجوان طالب علم ڈاکٹر اسحاق محمد خطیب نے حال ہی میں ایم بی بی ایس میں کامیابی حاصل کی ہے. اس گاؤں سے میڈیکل میں ڈگری حاصل کرنے والے ڈاکٹر خطیب اولین طالب علم ہیں ـــ آپ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے ایم ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں. ہماری دعا ہے کہ اللہ انھیں اپنے ارادوں میں کامیاب فرمائے (آمین)

## کھیل کے میدان میں مہاراشٹر کالج کی کامیابی

سنہ ۸۸/۱۹۸۷ء کے دوران مہاراشٹر کالج کے طلبہ نے ملکی و صوبائی سطح پر باسکٹ بال (ڈگری کالج اور جونیئر کالج)، فٹ بال، والی بال، کرکٹ اور باکسنگ میں حصہ لیا. متعدد شیلڈس، ٹرافیاں اور نقد انعامات حاصل کر کے کالج کی عظمت میں چار چاند لگائے.

# اُردو کارنر

**یادِ صوفی** :۔ سرزمین بھیونڈی کے واحد نعت گو شاعر الحاج محمد ابراہیم صوفی مرحوم نے اپنی زندگی میں نعت کے علاوہ کسی دوسری صنفِ سخن میں طبع آزمائی نہیں کی. گلشنِ ادب کی جانب سے "یادِ صوفی" کے بطور ایک نعتیہ مشاعرہ بھیونڈی میں ۲۶ فروری ۸۸ء کو بروز جمعہ ہوا. مشاعرہ کی صدارت مولانا محمد ایولوی نے کی، اور نظامت کے فرائض جناب رفیع انصاری نے انجام دی.

نیر اعظمی سکریٹری گلشنِ ادب

## بھیونڈی میں آل انڈیا مشاعرہ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی مستحق طلبہ کی امداد کیلئے ایک کل ہند مشاعرہ ۱۸ ؍مارچ بروز جمعہ ۹ بجے شب بمقام رئیس ہائی اسکول گراؤنڈ منعقد ہورہا ہے. ملک کے مشہور شعرائے کرام سے خط وکتابت ہورہی ہے تفصیل آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں. زیرِ اہتمام : پوسٹ آفس رائٹرز جبری ٹیبل ایسوسی ایشن، بھیونڈی. سرپرست : فیضان احمد اعظمی اور سیکریٹری : آر. جی. شرما.

## اُردو ڈراموں کا ریاستی مقابلہ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے اردو ڈراموں کا ریاستی مقابلہ تیج پال ہال گوالیا ٹینک پر منعقد کیا گیا. ڈراموں کے اختتام پر تقریب تقسیم انعامات میں خصوصی مہمان ڈاکٹر ڈی این شرما (صدر شعبۂ ہندی بمبئی یونیورسٹی) کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے. ڈاکٹر ظ. انصاری نائب صدر اردو اکیڈمی نے صدارت فرمائی. ڈاکٹر شرما نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اردو ڈراموں کے فروغ کیلئے اردو اکیڈمی نے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں. اور ان کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے. جناب یوسف پنجابی (رکن جج پینل) نے حسب ذیل انعامات کا اعلان فرمایا : پہلا انعام : میّت : ایکٹ گروپ تھیٹر بمبئی، دوسرا انعام : راحت نشاط اکیڈمی شولاپور، تیسرا انعام : نجات : آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر پونہ ـــ ترغیبی انعام : جھوٹے : مولانا آزاد کلب شولاپور، بہترین ہدایت کار : مجیب خان (میت کے لئے)، بہترین اسکرپٹ : (نجات کے لئے)، بہترین اداکار : فرحان خطیب، بہترین اداکارہ سوتیا ودیا ساگر ـــ جناب مصطفےٰ پنجابی نے اپنی جانب سے اداکاری کے لئے محمد صادق کو خصوصی انعام سے نوازا. جناب وقار حسن قادری ایگزیکٹیو آفیسر (سپرنٹنڈنٹ) کے شکریہ کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی.

(جی ایم خان انڈر سیکریٹری)

## اجیت میں فری کوچنگ کلاس

۱۱ ؍فروری ۸۸ء کو ساوتری ودیا مندر ضلع رائے گڑھ میں غیر اردو دانوں کو اردو سکھانے کی غرض سے فری اردو کوچنگ کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر نے کہا کہ مراٹھی کے بعد اردو ہی مہاراشٹر کی دوسری بڑی زبان ہے. اسی لئے حکومت مہاراشٹر چاہتی ہے کہ دونوں زبانیں اور دونوں عوام ایک دوسرے کے قریب آئیں تاکہ ہندوستانی تہذیب جو کثرت میں وحدت کا منظر پیش کرتی ہے اور زیادہ واضح و نمایاں ہوسکے. چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر اپریل ۷۵ء میں مہاراشٹر اردو اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا اور اکیڈمی روزِ اول سے ہی مراٹھی اور اردو زبانوں کو ہم آہنگ کرنے کا فریضہ انجام دے رہی ہے. چنانچہ اکیڈمی کے مالی تعاون سے بیشتر مقامات پر فری کوچنگ کلاسیز جاری ہیں. بلکہ ساوتری ودیا مندر میں یہ کلاس اکیڈمی کی مدد سے نہیں بلکہ ۵۰ طلبہ کے ذوق وشوق کی وجہ سے شروع کیا جارہا ہے. اردو سیکھنے کے خواہشمندوں میں صدر مدرس شری لکشمن یادو، سیوا آنند شری سدھاکر جوشی، مراٹھی ٹیچنگ اسٹاف اور مراٹھی میڈیم کے طلبہ اور طالبات شامل ہیں. اس تعمیری کام کیلئے ڈاکٹر نشتر کو دلی مبارکباد.

(بشیر احمد مقدم ـــ اجیت)

# دی خانہ آبادی

ناب بی ڈی پرکار (کوکن کے نامور پرنسپل) متوطن
ھ کھیڈ کی دختر فرزانہ کی شادی توفیق احمد شہاب الدین
ن فلونڈا کے ساتھ ۳۱ جنوری ۸۸ء کو فردوس
پائی۔

ب عبدالستار محمد قاضی کی دختر سائرہ بانو کی شادی
نفار روڑے کے ساتھ ۱۰ جنوری ۸۸ء کو نورباغ
ام پائی۔

عبدالستار اسمٰعیل خلفے کی دختر نازنین کی شادی
پاگرکر کے ساتھ ۱۶ جنوری ۸۸ء کو ڈاکٹر الماطیفی
انجام پائی۔

ب آدم حسام الدین ایٹے کے فرزند کلام کی شادی
بنت علی حسن حقہ بردار کے ساتھ ۶ فروری ۸۸ء
اندھیری بمبئی میں انجام پائی۔

ب عباس قاسم کے فرزندان عبدالرب کی
بیگم بنت داؤد دھوا کے ساتھ اور آصف حسین کی
خاتون بنت طاہر کے ساتھ ۱۰ فروری ۸۸ء
رتناگیری میں انجام پائی۔

ب اسمٰعیل قریشی کی دختر آسیہ کی شادی خلیق حسن
گھے کے ساتھ ۲۴ جنوری ۸۸ء کو بجن و خربل

•

ب عبداللہ عزیز قاضی کی دختر شمیم بانو کی شادی
کریم پرکار کے ساتھ ۲۱ جنوری ۸۸ء کو ڈاکیا
ی میں انجام پائی۔

(باقی صفحہ ۴۴ پر)

## ظفر اور تبسم



محفلِ کوکن کے دیرینہ کرم فرما جناب عادل پرکار (ممبئی) اور جناب سلیم پرکار (کویت) کے بھائی نیز بانکوٹ ضلع رتناگیری کے رئیس مرحوم جناب رکن الدین پرکار کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ظفر پرکار (مسقط) کی شادی گذشتہ جنوری ۸۸ء میں کھیڈ ضلع رتناگیری کے جناب نور خطیب کی بڑی صاحبزادی تبسم کے ساتھ نہایت ہی تزک و احتشام اور اہتمام و انصرام کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

عابد امام، بدیع الزماں خاور، عادل پرکار، اسلم پرکار، اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب جناب ظفر پرکار کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ خدا انہیں خوشگوار ازدواجی زندگی سے سرفراز کرے۔ آمین

• جناب فقیہ عبدالرزاق آرائی کے فرزند اصغر کی شادی نیلوفر بنت عبدالمجید قاضی کے ساتھ ۲۵ فروری ۸۸ء کو باغبان محلہ شرپوردھن میں انجام پائی۔

★ جناب عبدالمجید تنگیکر (متوطن) اونن ضلع رائے گڈھ) کی پوتی/نواسی صفیہ شیریں بنت محمد اعظم تنگیکر کی شادی محمد محسن عبداللطیف نائیکر کے ساتھ ۳۰ جنوری ۸۸ء کو بیگ محمد باغ بمبئی میں انجام پائی۔

★ جناب اے ایچ منشی (مقیم ماہم بمبئی) کے فرزند جاوید کی شادی نیلوفر بنت تاج الدین شیخ کے ساتھ ۱ جنوری ۸۸ء کو بمبئی

ماہ فروری ۸۸ء کے دوران ماہ نامہ کی خریداری قبول کرنے والے درج ذیل کرم فرما حضرات کا ادارہ شکریہ ادا کرتا ہے:۔

**تاحیات ممبر:۔**

جناب اشرف حوائی وسئی۔ تھانے
〃 ڈاکٹر ایم۔ آئی۔ بسرکھوت کرلا۔ بمبئی

**بیرون ہند سالانہ خریدار:۔**

جناب ظفر قاضی لیسٹر
〃 اقبال محمد دروے لیسٹر
〃 عبدالمجید اور سازنکر رگبی
〃 محمد علی گیتے لندن
〃 حسین اے۔ کرجی کر لندن
〃 احمد بابو حوّا لندن
〃 این۔ اے۔ مرزا سعودی عربیہ
〃 عبداللہ ساجد کویت
〃 حشمت خان جنوبی افریقہ
〃 عثمان حسین میاں مجوانے لندن
〃 عبدالرزاق داؤد منامہ۔ بحرین
〃 مولانا شیخ احمد خان بحرین

**اندرون ہند سالانہ خریدار**

جناب سرگروہ افتخار شرف الدین خان ساکی ناکہ، بمبئی
〃 بیپاری محمد حسن بمبئی ۱۳
〃 عباس یوسف بٹے بمبئی ۹

• کوکنی مسلم جماعت جمرونا (رائےگڑھ)

جناب کمال جی پنسیوارے مہسلہ

• توکل گرام واچنالیہ ولیسوی رتناگری
• فروغ تعلیم تامانے مجگاؤں

جناب ہیڈ ماسٹر اے۔ آئی۔ بی ہائی اسکول گونڈگھر
〃 نصر الدین خان حسینی نون کھر، ضلع بستی
• رائزنگ ہائی اسکول جاگمہ ضلع رتناگری

محترمہ مس حبیبہ عبدالغفور وانگڑے بمبئی ۹

جناب کے۔ ایف۔ مولانا بنگالی پورہ، بمبئی ۳
〃 ہیڈ ماسٹر چھوردصن ہائی اسکول رتناگری
〃 مجاہد اے۔ حمید سند یلکر ممبرا۔ تھانہ
〃 مشتاق خان سرگروہ ڈونگری، بمبئی ۹

## بقیہ شادی

★ جناب کریم شمس الدین قاضی کی دختر رخسانہ بی کی شادی غلام محمد بن عبدالقادر عبداللہ قاضی کے ساتھ ۷ فروری ۸۸ء کو نور باغ بمبئی میں انجام پائی۔

★ جناب عبدالغنی کرنیکر کی دختر انور جہاں کی شادی جاوید مُبڈے کے ساتھ ۳۱ جنوری ۸۸ء کو روزری ہائی اسکول ہال بمبئی ۱۰ میں انجام پائی۔

★ مولانا مختار احمد ندوی کی دختران صادقہ مختار کا عقد مسعود خالق احمد محمد حسین آف آگرہ کے ساتھ اور صدیقہ مختار کا عقد مسعود عبدالرقیب عبدالجلیل آف منگلور کے ساتھ ۷ فروری ۸۸ء کو سینٹ تھریسا ہائی اسکول کے ہال باندرہ بمبئی میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

# موت کا ایک دن معین ہے

**یوسف فقیہ مرحوم** :- ڈانگے گروپ آف کمپنیز نالاسوپارہ کے روح رواں حاجی صغیر احمد ڈانگے کے برادرِ نسبتی یوسف علی نواب فقیہ کا بعمر ۴۲ سال انتقال ہوگیا۔ مرحوم ابوبکر فقیہ صاحب میونسپل کونسلر بھیونڈی کے بھائی تھے۔

**عبدالحق مومن کو صدمہ** :- قیصر باغ بھیونڈی کی نامور شخصیت اور مشہور سوشل ورکر عبدالحق مومن کی والدہ محترمہ رابعہ بی کا ۲۶ر جنوری ۸۸ء کو بروز منگل مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

**فاروق پٹیل کو صدمہ** :- جناب فاروق پٹیل (اکاؤنٹنٹ آفس بمبئی میونسپل کارپوریشن) اور جناب ناصر و مصدق کے بہنوئی الحاج شیخ عثمان گردجی ناسک کے معروف ٹیچر اور سوشل ورکر کا ۲۲ر جنوری ۸۸ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

**جناب اے آر داؤد** :- مشہور و معروف ماہر تعلیم سابق رکن اور سیکریٹری سیکنڈری ایجوکیشن کمیٹی (کوٹھاری کمیشن) جناب اے آر داؤد بی اے، بی ٹی، ایل ایل بی بتاریخ یکم فروری ۸۸ء بروز پیر انتقال فرماگئے۔ آپ نے سنہ ۱۹۵۵ء سے سنہ ۱۹۵۸ء تک اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول کے پرنسپل رہے۔ سنہ ۱۹۵۲/۵۳ء میں انھیں برٹش کونسل اسکالرشپ عطا کی گئی تاکہ انگریزی بطور غیر ملکی زبان کی تدریس و تعلیم کا مطالعہ کرسکیں۔ سنہ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۹ء آپ نئی دہلی میں وزارت تعلیم کی آل انڈیا کونسل آف سیکنڈری ایجوکیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور قائم مقام ڈائریکٹر رہے۔ سنہ ۱۹۵۹ء سے سنہ ۱۹۶۴ء تک آپ ادارہ انجمن اسلام کے جنرل سیکریٹری کے معزز عہدے پر فائز رہے۔ سنہ ۱۹۶۴ء سے سنہ ۱۹۶۶ء تک آپ نے کوٹھاری کمیشن کے سیکریٹری کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ آپ نے فورڈ فاؤنڈیشن کی طرف سے زنجبار میں ٹیچر ایجوکیشن پروجیکٹ میں بطور تعلیمی مشیر کے بھی اپنی گراں قدر خدمات پیش کیں۔ تعلیمی مقاصد کے لئے آپ کی اہم خدمات کے پیش نظر سنہ ۱۹۸۶ء میں نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ نے آپ کو دہلی بلاکر نیشنل انسٹی ٹیوشن آف ایجوکیشن کی آنریری فیلوشپ کا گراں قدر اعزاز عطا کیا۔

**عبداللطیف خادم مرحوم** :- مسلمانان بمبئی میں بالخصوص دینی حلقہ میں معروف شخصیت اور مجاہد آزادی جناب عبداللطیف خادم صاحب کا مختصر سی علالت کے بعد جمعہ ۱۲ر فروری ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔ آپ وڈالا حلقہ کے میونسپل کونسلر جناب نیاز احمد ونو کے خسر تھے۔

**ترڈوی صاحب کو صدمہ** :- اسسٹنٹ سیل ٹیکس کمشنر جناب آر ایچ ترڈوی (رونق خالق ترڈوی) کی والدہ جمعہ ۱۲ر فروری ۸۸ء کی شب میں رحلت فرماگئیں۔ مرحومہ نہایت خداترس اور دردمند دل خواتین تھیں۔

**نورالدین عبداللہ واراوالا** :- علی بھائی شرف علی پرائیویٹ لمیٹڈ بمبئی اور مطبع محمدی کے منیجنگ ڈائریکٹر جناب نورالدین عبداللہ واراوالا ۲۲ فروری ۸۸ء کو انتقال کرگئے۔

**ایم اے لطیف** :- ماہم کی ہردلعزیز شخصیت و سابق ایم ایل اے جناب ایم اے لطیف صاحب کا ۷ر فروری کو بعمر ۷۰ سال انتقال ہوگیا۔

**مرحومہ حلیمہ بی صاحبہ** :- جناب یوسف عمر شیخ (متوطن شیگاؤں) کی والدہ محترمہ حلیمہ بی ۲۳ر فروری ۸۸ء کو ضعیف العمری میں انتقال کرگئیں۔

**قاسم عبدالرحمن پرکار** :- گروپ گرام پنچایت فردوس تعلقہ کھیڈ کے سرپنچ فردوس ایجوکیشن سوسائٹی کے سابق چیرمین اور فردوس ویلفیر سوسائٹی سعودی عربیہ کے سابق صدر جناب قاسم عبدالرحمن پرکار صاحب کا ۱۳ر دسمبر ۸۷ء کو بمبئی میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ آپ کا جسد خاکی فردوس لے جاکر سپرد خاک کیا گیا۔

بالگڈھی : مشہور استاد شاعر قمر پرتاپ گڈھی کا ۲ فروری ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

ن گیاوی : صوبہ بہار کے مشہور عالم دین اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے مقبول ترین خلیفہ حضرت
اری قمرالدین گیاوی کا ۱۰ فروری ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

۔ برادران کو صدمہ :۔ محمد خضر حیات اور محمد قمر حیات
رامی جناب محمد سعید حیات ایڈوکیٹ گذشتہ دنوں اپنے
یقی سے جاملے۔

لی شاعر کا انتقال  دربھنگہ میتھلی زبان کے
عر اور ساہتیہ اکادمی یافتہ ادیب کاشی کانت مشرا کا
، یہاں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔
شری کانت مشرا کو ۱۹۷۰ء میں ان کی نظم رادھا برہ
ہتیہ اکادمی ایوارڈ ملا تھا۔

شہور ترقی پسند شاعر غلام ربانی تاباں کی اہلیہ
یونین منظر خورشید عالم خاں کی بھابی حبیبہ تاباں
، رگ پھٹ جانے سے انتقال ہوگیا۔

جمیل مہدی



۱۱ فروری ۸۸ء کو اردو کے
حافی اور روزنامہ "عزائم"
ر مدیر جمیل مہدی
انی سے رحلت فرماگئے۔ مرحوم اپنی زبردست
لہار اور منفرد طرز اسلوب کیلئے مشہور تھے۔ ان کا
نا دہلی کے رام منوہر لوہیا اسپتال میں ہوا۔ مرحوم
سال تھی ـــ جمیل مہدی دیوبند میں پیدا ہوئے تھے۔
برسوں سے لکھنؤ کے روزنامہ عزائم کے ایڈیٹر تھے، وہ
ورماہ نامہ "برہان" کے بھی مدیر رہ چکے تھے۔

عبدالسمیع بوبیرے کو صدمہ :
اردو کے نامور صحافی جناب عبدالحمید بوبیرے صاحب
مرحوم کی زوجہ محترمہ محسنہ بیگم والدہ عبدالسمیع بوبیرے
(مدیر صبح امید) ۲۷ فروری ۸۸ء کو انتقال کرگئیں۔

ابراہیم موڈک کو صدمہ :۔ منڈن گڑھ حلقہ کے سماجی
وسیاسی رہنما اور بمبئی میں ہار برلائنز کے شرکت دار جناب
ابراہیم موڈک صاحب کے پدر بزرگوار کا ۲۳ فروری ۸۸ء کو انتقال ہوا۔

نجم النساء :۔ نجم النساء شوکت حدادی کا ۱۲ فروری ۱۹۸۸ء کو
انتقال ہوا۔

حجتہ الاسلام اسماعیل رجبی :۔ ۲۲ فروری ۸۸ء کو شیعہ عالم
حجتہ الاسلام آقائے اسماعیل رجبی حرکت قلب بند ہوجانے
سے رحلت فرماگئے۔

کاسکر ماسٹر مرحوم :۔ جناب حاجی محمد ابراہیم کاسکر المعروف
کاسکر ماسٹر (متوطن پاگ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری)
۲۴ جنوری ۸۸ء کو واصل حق ہوئے۔

جناب عبدالقادر شمس الدین پرکار :۔ کالسنہ چپلون کے
جناب عبدالقادر شمس الدین پرکار جو ماہم بمبئی میں سکونت پذیر
تھے ۲۱ فروری ۸۸ء کو دورہ قلب کا شکار ہوکر راہی عدم ہوگئے۔

فجندار نمیلی کو صدمہ :۔ جناب عبدالرزاق فجندار متوطن وہول
ضلع رائےگڑھ کی زوجہ محترمہ فاطمہ بی کا ۲۶ جنوری ۸۸ء کو
انتقال ہوگیا۔

قاسم کونڈکری مرحوم :۔ پچھلے مہینہ نیوبی ممبرا بائی پروجن
گاؤں کے قریب ایک حادثہ میں جناب قاسم محمد علی کونڈکری
(متوطن گھوڈیلا رتناگری) جو کوسہ ضلع تھانہ میں قیام پذیر تھے
جائے واردات پر ہی ہلاک ہوگئے۔ مرحوم اپنا پھٹپھٹی چلا رہے
جو ٹرک سے ٹکراگیا۔

**صالحہ عابد حسین** ۹ جنوری ۸۸ کو اردو کی ممتاز ادیبہ صالحہ عابد حسین کا دل کی حرکت بند ہو جانے سے نئی دہلی میں انتقال ہوگیا۔ مرحومہ ممتاز دانشور ڈاکٹر عابد حسین مرحوم کی بیوہ تھیں اور مولانا حالی ان کے پرنانا تھے۔ ان کی تصانیف میں متعدد ناول، افسانے، خودنوشت، سوانح حیات اور بچوں کی متعدد کتابیں شامل ہیں۔

**حاجی عثمان افریقہ والا**:۔ ادارہ نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست اور سینٹرل آئس اینڈ کولڈ بمبئی کے مالک جناب حاجی عثمان افریقہ والا کا حرکت قلب بند ہو جانے سے ۷ر فروری ۸۸ کو انتقال ہو گیا۔

**امتیاز گھنسار**:۔ شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا نوجوان امتیاز شمس الدین گھنسار نے ۳ر فروری ۸۸ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ فجندار ہائی اسکول سے ایس ایس سی پاس کرنے کے بعد یہ نوجوان جونیئر کالج مہسلہ میں زیر تعلیم تھا

● جناب ریاضی عباس پرکار، ۱ نومبر ۸۷ء کو کار کے ایکسیڈنٹ میں صرف ۳۱ سال کی عمر میں لندن میں انتقال فرما گئے۔ ان کے لواحقین میں ایک تین سالہ بچی اور ایک ۴ ماہ کا لڑکا اور بیوہ ہے۔

● رکن الدین ابراہیم حوا کا ۱۷ نومبر کو لندن میں قتل ہوا اور ان کی لاش کو ان کی کار میں رکھا گیا تھا۔ پولیس قاتل کی تلاش میں ہے۔ مرحوم کی عمر صرف ۲۷ سال تھی۔

(۱) جناب ابراہیم پرکار ۱۵ر نومبر ۸۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے برمنگھم انگلینڈ میں ۶۰ر سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

**موت** | ادارہ نقش کوکن کے کارکن خورشید عالم جوہر کی دادی ماں محترمہ مریم بی زوجہ حاجی محمد ایوب انصاری اورنگ آباد (بہار) کا ۳۰ر جنوری بروز سنیچر مختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا

**مرحوم بالاحسین کھاپے** | فوروا سے تعلق ... کے سوشل ورکر جناب بالاحسین کھاپے (جناب عبدالرحمٰن کھا... کے پدر بزرگوار کا ۲۴ر فروری ۸۸ء کو ان کے وطن میں ا... ہوا۔

**جناب جے بشیر کو صدمہ** | سینئر شپ سرویئر جنا... جے بشیر کے والد کا ماہ جنوری ۸۸ء میں ان کے وطن تر... پلی میں بعمر ۶۲ سال سے انتقال ہوگیا۔

**کردیکر صاحب کو صدمہ** | کوکن بینک کے جنرل ... جناب امیرالدین کردیکر کی ممانی متوطن تلہ ضلع رائے گڈھ ... ۲۱ر فروری ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔ ابھی چار روز ہی گذ... تھے کہ مرحومہ کے شوہر (کردیکر کے ماموں) بھی واصل ہو...

**مرحومہ طاہرہ بی** | کوکن مسلم سوسائٹی بحرین خلیج العر... کے سرگرم رکن جناب نجم الدین اسمٰعیل گھارے کی خالہ طاہرہ حاجی اسمٰعیل کاربارکی عمر تقریباً ۵۲ سال ۱۰ر فروری ۸۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد ان کے آبائی وطن شرنگارتلی۔ تعل... گوہاگر ضلع رتناگیری میں انتقال کر گئیں۔ ہزاروں چاہنے والو... نے جلوسِ جنازہ میں شرکت کی۔

## مضمون نگار حضرات سے ...

● گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمایئے۔
● مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیئے۔
● صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمایئے۔
● مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھیئے۔

ادارہ

**REFLECTIONS...** *Maulana Wahiduddin Khan*

# Wealth: the great deceiver

"It is not poverty that I fear for you," the Prophet Mohammad once addressed his followers. "What I fear for you is that you s have too much access to worldly wealth, as happened to communiti that passed before you; and you become emulous of it, as was the case with them." This Hadith, reported by Amr ibn Auf, has been propounded in both Bukhari and Muslim, the two main collections traditions of the Prophet.

What the Prophet warned of, we have seen happening in recent decades all over the Muslim world. The Muslim have had worldly wealth lavished upon them and with it have been put to a severe In far-off lands, they had palatial houses to live in, limousine drive, inflated bank balances to draw on, credit cards to keep t in luxury in any corner of the globe. All these things, and much besides, have come with the accumulation of worldly wealth.

The trouble with great wealth is that it is all too often bro at the price of personal integrity. All too often it proves the great deceiver, tainting one's vision and preventing one from se things as they truly are. What is before our eyes today, we come think of as permanent; but it will be gone tomorrow.

For this reason, worldly wealth has no value in itself. Let's look at the matter in everyday terms. If one has a certificate o loyalty to America, for instance, it will not be of any use to o in the Soviet Union, because loyalty to the former indicates disloyality to the latter. So it is with this world and the next Great expertise in worldly affairs will be of no avail when one before God in the next world.

Then it will only be realities which count. What a pity it is that man is lost in his own illusions, that he is allowing himse to go astray in what is, after all, only a transitory phase of h existence, quite unmindful of the fact that what awaits him is eternity.

---

WHEN PEOPLE MAKE RELIGION A MEANS OF PERSONAL ADVANCEMENT

Ubayye ibn Ka'ab once said: "Acquire knowledge, and practice what you learn. Do not make learning a means of self-adornment, there is coming a time when people will adorn themselves with knowledge as one adorns oneself with clothes."

---

ENTERING HEAVEN ... Abu Huraira asked the Prophet to tell what I could do to be sure of entering heaven. "Spread the word of peac extend hospitality, cultivate close relationship and stay up at n when others are asleep; you will enter heaven in peace," the Pr told him.

*A NAQSHE KOKAN SILVER JUBILEE COMMITTEE was formed in Cape Town to coordinate and promote the undertakings and projects of the Naqshe Kokan Silver Jubilee Celebrations in South Africa at a meeting held recently at Mr.Hasan Sayed's residence. Its present



Hasan Sayed of Cape Town

members are H.Sayed (Convenor), A.R.Osman, J.Mukadam, H.Khalfe, A.L.Firfiray, M.A.Dhansay, M.Surve, G.Khan, M.Parker and S.Parker. We request our honoured patrons and subscribers from South Africa to give them their valued support.

*The Muslim World League and the Chinese Islamic Society will jointly organise a ten day International Symposium on ISLAMIC DAWAH (Call) shortly in Peking to discuss means of boosting the propogation of Islam, enlighten the Chinese people about the activities of Islamic Organisations and consider other Islamic issues.

*Realising that education was a key factor under the prevailing conditions in South Africa the Hospital Welfare and Muslim Educational Movement of Cape Town has regularly been handing out bursaries to students and Universities in South Africa since 1972 from the funds collected from its generous donors and general body members. Mr H S.Khalfe ...

... Movement recently handed over ... cheque of Rands 11 350,00 to University of Western Cape on behalf of the H.W.M.E.M.

*The Education Society Kad (Estd.1962), with its objecti catering to the educational n of Kadwai and its surrounding villages in Ratnagiri distric already successfully running school in Kadwai, is having i Silver Jubilee Celebrations. Variety Entertainment Program being held at Birla Matushri Bombay on 19th March, 1988 to the occasion and to raise fun the society's various project including the starting of an & Commerce College and Post S job oriented courses.

*Dr.Abdul Rahim Nashtar has started Free Urdu Coaching Cla for non-Urdu medium students a Savitri Vidya Mandir in Raigad District on 11th Feb., 1988.

*A new Water Supply System the village Panchnadi in Dapol District was inaugurated recen by Dr.Chandrakant Mokil (M.L.A from Dapoli). He also inaugura a primary class of a school at Hanuman Wadi in Panchnadi.

*The inauguration of Dr.Azi Abdullah's Medical Practice Cl at Vashi, New Bombay, was done Dr.Wiqar Shaikh on 31st Jan.,1'

*"Sitaron Se Aage", an Urdu book written by Mrs.Noorjahan was released at a function org by the South Kokan Medical Wel Foundation by Mr.Sayed Ahmed, Minister for Housing, Aukaf an Rural Development (Govt. of Maharashtra). Mr.Ghulam Ghouse Chairman, Bombay Mercantile Co- Bank presided.

*Mrs.Saeeda M.Naik received "Excellence in Educational Fiel in Ratnagiri District Award fr Mr.Kanade, Collector of Bombay, 26th Jan. 1988 in Ratnagiri.

# MARRIAGE

*FARZANA D/o Prin.Parkar (of Firdos, Khed) to TAUFIQ AHMED S/o Shahbuddin Dadarkar on 31st Jan. 1988 at Firdos.

*NAFEESA BANU D/o M.S.Parkar to NOOR MOHD. S/o H.M.Parkar on 27th Feb. 1988 in Hobart, Australia.

*ZAHID HUSAIN S/o Abdulla A. Balbale to HUSNABANOO (Amina) D/o Mohd.Yusuf Vannu on 21st Feb. 1988 in Bombay.

*AZHAR S/o Mr.S.A.Khan, D.I.G., R.P.F.(Central Rly.), to YASMIN D/o Mr.J.M.Khan on 21st Feb. 1988 in Bombay.

# OBITUARIES

*MRS.ABDUL HAMID BUBERE, mother of Sami Bubere (Editor, Subbe Ummid) passed away on 26th Feb. 1988 in Bombay.

*BALA HUSAIN KHANCHE expired on 28th Feb. 1988 in Khurd Ambe.

**10 THINGS TO REMEMBER for which NO ONE HAS EVER BEEN SORRY:-**

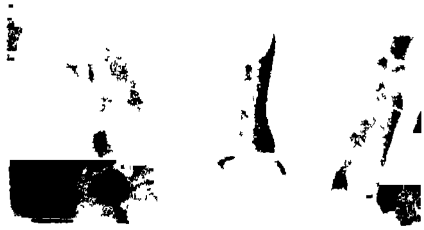
1 Doing good to all.
2 Speaking evil of none.
3 Hearing before judging.
4 Thinking before speaking.
5 Holding an angry tongue.
6 Being kind to the distressed.
7 Asking pardon for all wrongs.
8 Being patient toward everybody.
9 Stopping the ears to a talebearer.
10 Disbelieving most of the ill reports.

## HAPPINESS

The 3 grand essentials of happiness are:

Something to do,
Something to love and
Something to hope for.

GLIMPSES of the Grand Musi Nite held on 23rd Jan. 1988 Birla Matushri Hall in aid o English Medium High School o ROYAL EDUCATION SOCIETY at B Panchatan, Shriwardhan, Dist



..Dilip Kumar (L) discussin School Project with Dr.A.R.U President of Royal Education Society. In centre is Naeem



Stars on Stage(L to R): Dili Aziz Munna, Alka Yagnik, Sha Kumar & Johnny Whisky, and A Khan.

NAQSHE KOKAN
English Supplement
MARCH 1988
44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay-400 009 (India)

EDITOR
Dr. Abdul-Karim Naik
ASSOCIATE EDITOR
Capt. F.M. Mistry
CONSULTANT EDITOR
A. Kays

REPRESENTATIVES
U.K.
I Bagdadi
SAUDI ARABIA
I. Wangde, A.W. Parker
BAHRAIN
A.R. Sardar
PAKISTAN
H.Y. Bombaywala
EAST AFRICA
Sheikh Ismail
SOUTH AFRICA
Hasan Sayed, A.R Osman

SUBSCRIPTION:

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs. 50/- | Rs. 500/- |
| Pakistan & Middle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| Other Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |

*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors*

*OUR OBSERVATION in the Editorial may not necessarily portray the psyche of the community as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or influenced by broader, beneficial forces. But we believe that a people who do not face their true reflection in the mirror of reality, can never bring about a change for the better or embellish their image. Our duty as a community journal is primarily to draw attention to the needs of the community, and it would be the responsibility of the community's leadership and relevant service units or organisations to fulfil the requirements*

NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT, published by Dr. A.M. Naik for Naqshe Kokan Jail Road (East), Publication Trust of 44, Dongri, Bombay 9 (India) and printed at Ajmal Press, Bombay 3.

# Religion and Violence...

Godless people say religion is like opium. It dulls the mind, makes people insensitive to the finer feelings of man and drives them to violence in the name of religion.

In reality however, a God-conscious person's dealings with fellow-men are conducted as if with God Himself, so scrupulous and honest. For he knows God hears and sees him.

Social behavioural codes as Divine Laws have come down throughout the ages. Ideally, all religions before Islam also demanded adherence to doing good and rejecting evil. But man meddled in affairs Divine and deleted from or added his own version to the Word of God. The only exception is the Holy Qur'an, which has remained intact for the last 1400 odd years.

The code of Islam is not just a theory. It has been lived by its Messenger (on whom be God's peace) - 'an EXCELLENT EXEMPLAR' as the Holy Qur'an describes him. Not a myth, but a Historical personality who lived, toiled, married, reared children, fought against injustice ruled and died. The religion he preached thrives in every corner of the world, serving as a model for individuals and States alike. A Muslim, therefore, needs no other 'ism' to try out.

One who has unflinching faith in the Word of God will not question its truthfulness. But he may probe into its depth. In fact he should. The Holy Qur'an exhorts him to. It is that objective and challenging.

It would be an act of ingratitude to our Bounteous Lord, Nourisher and Sustainer, were we to say we have no time to understand His Book.

# نقشِ کوکن

بمبئی

جلد ۲ | شمارہ ۷ | اپریل ۱۹۸۸ء

ایڈیٹر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

سب ایڈیٹر: فقیر محمد مستری

**خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ**

۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری، بمبئی ۹ ۴۰۰۰۰۹

فون: ۸۶۱۵۷۲ — ۸۶۴۹۶۸

**بیرون ملک میں ہمارے اعزازی نمائندے**

قمرالدین قاضی (کراچی)

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) | عبدالوہاب پرکار (سعودی عربیہ)

ابراہیم وانگڑ (سعودی عربیہ)

سید حسن (جنوبی افریقہ) | شیخ اسماعیل (مشرقی افریقہ)

عبدالرزاق سولکر (امریکہ)




...کے علاوہ

خطبۂ قرآن ۔ اداریہ

مکتوبات

الله ۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم ۔ محمد

الحمد لله رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین

## سورۂ فاتحہ
(منظوم ترجمہ)

عطا عابدی

نام سے اللہ ہی کے ہے سخن کی ابتدا
جو نہایت رحم والا، مہرباں ہے جو بڑا
ساری تعریفیں ہیں بس اللہ کو زیبا (عطا)
ہے جو رب العالمیں اور مہرباں سب سے بڑا
قائم و دائم اسی سے بندگی کا سلسلہ
جو ہے بے حد رحم والا، مالکِ روزِ جزا
مرکز و محور ہے تو ہی میرے احساسات کا
تیری بخشش، تیری رحمت کا ہوں طالب اے خدا
اے مرے اللہ سیدھا راستہ مجھ کو دکھا
راستہ وہ، مستحق ہے جو ترے انعام کا
ایسی راہِ زندگی جس پر غضب نازل ہوا
اے مرے معبود! اُس سے ہو وہ میرا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوا کرتا تھا۔ گزشتہ دنوں جب وہ ملازمت سے سبکدوش ہوا تو اسکول کے طلبہ کو تقسیم انعامات کی تقریب [illegible] ہر ہیوی کے طلبہ کو [illegible] ہوا [illegible] انداز میں " الوداع " کہہ دیا گیا۔ اُف یہ بے حسی ——— یہ کیسا دور آ گیا ہے۔ ہمارے اپنے لوگوں کے ایسے رویہ کا دکھ ہے

# اُف! بے حسی

ایک وہ بھی دور تھا کہ اساتذہ کو سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا تھا۔ ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ پر عمل کرنے پر ہر کس و ناکس فخر محسوس کرتا۔ شادی بیاہ ہو کہ غم کے سانحات ہر موقع پر مدرس کو یاد کیا جاتا اور دوسری طرف مدرس بھی سماج کے لئے ہوا کرتا تھا اس کی خدمات کو سماج میں سراہا جاتا تھا۔ ٹیچر ٹیچر نہیں ہوتا بلکہ سماج کا اٹوٹ حصہ ہوتا تھا۔ سماج والوں کے غم میں ٹیچر غمگین اور ان کی خوشی میں خوش و خرم ہوتا تھا۔ اس کی ذات تہذیب و تمدن کا گہوارہ، علم و ادب کا سرچشمہ، اس کا کردار لائق تقلید اور اس کا حسن سلوک قابل ستائش ہوا کرتا تھا اسی لئے تو نہ صرف شاگردانِ رشید بلکہ پوری قوم استاد کو اس کی خدماتِ جلیلہ پر ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہتی تھی۔ ؎

کیا دن تھے کہ خدمتِ استاد کے بدلے
دل چاہتا تھا ہدیۂ دل پیش کیجئے

بلاشبہ استاد "معمارِ قوم" ہوتا تھا۔ قوم کی تربیت کی ذمہ داری اس کے کاندھوں پر ہوتی ہے لیکن زمانہ بدلتا گیا۔ اقدار بدلتی رہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں برق رفتار ترقی ہوئی روحانیت سے لوگوں کے دل و دماغ ہٹ کر مادیت پرستی کی طرف مائل ہونے لگے۔ تعلیم و تدریس کا شعبہ بھی اس کی ضرب سے کب بچ سکتا تھا۔ معاشرہ کمرشیل بنیاد پر سوچنے کا عادی ہو گیا۔ مہنگائی بڑھتی گئی اور اساتذہ کی تنخواہیں جمود کا شکار رہیں۔ نتیجتاً مالی بحران کا شکار اساتذہ نے بھی اس دلدل سے نکلنے کے لئے دوسرے راستے تلاش کئے۔ سائڈ بزنس پارٹ ٹائم سروس، ٹیوشن اور کوچنگ کلاسیز کی راہ اپنانے پر مجبور ہوئے۔ آٹھ گھنٹے کام کرکے تھک جانے والا استاد اگر بارہ بندرہ گھنٹے یا اس سے بھی دیر کام کرے گا تو ظاہر ہے کہ پڑھائی پر اس کا اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ معیار تعلیم گرنے لگا۔ استاد اور طلبہ کے درمیان ٹیوشن اور کوچنگ کا رشتہ استوار ہوا۔ بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق کہتا ہے ماسٹر سے کہ بل پیش کیجئے۔

اس میں صرف اور صرف استاد یا تنخواہ دینے والوں کا قصور نہیں ہے بلکہ کچھ معاشرہ بھی ذمہ دار ہے۔ بڑے بڑے ادارے کھولنے والوں نے کبھی کسی استاد کو عہدے سے سبکدوش ہونے پر ایسی خطیر رقم نذرانہ نہ دیا کہ آئندہ زندگی بآسانی گزار سکے ان کے لئے ہاؤسنگ اسکیم ہے نہ ویلفیئر کا کوئی راستہ۔ نہ کوآپریٹیو سوسائٹی۔ بیس پچیس برس قوم کے نونہالوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے والا مالی پریشانیوں کے سبب اپنی خاندان کا معیارِ زندگی نہیں بڑھا سکتا۔ نہ ہی اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلا سکتا ہے ٹیچر بے چارہ انتظامیہ، ہیڈ ماسٹر، والدین، طلبہ، محکمۂ تعلیمات، نصابی کتب، اور اپنی خاندان کے بیچ جھوجتا ہوا ایک ہنڈل بن کر رہ گیا ہے۔ پہلے وہ مالی طور پر پریشان تھا مگر معاشرہ میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اب وہ قدر نہیں رہا۔ گستاخی معاف۔ ٹیچر کا نام سن کر بعض بعض مفاد پرست تو منہ ٹیڑھا میڑھا کر لیتے ہیں۔

دورِ حاضر میں جب کہ سائنس آہستہ آہستہ کمپیوٹر تک پہونچ چکی ہے۔ نصابی کتابیں فلم اور کیسٹ کی صورت میں دستیاب ہونے والی ہیں۔ لگتا ہے استاد کی ضرورت یہ معاشرہ اور بھی کم محسوس کرے گا۔ اب تو حالات قدرے ٹھیک ہیں کہ استاد کو ریٹائرمنٹ کے وقت "الوداع" رسماً زبانی ہی سہی کہہ تو دیا جاتا ہے۔ برق رفتار ترقی کہیں ہماری تہذیبی و ثقافتی روایات کو چٹ نہ کر جائے۔

——— اور اگر ایسا ہوا تو بہت برا ہوگا ———

## مولانا وحید الدین خاں

**ایک مثال** ڈاکٹر ایم خلیل اللہ امراضِ قلب کے ماہر کے جاتے ہیں۔ وہ اس وقت نئی دہلی کے گوبند بلبھ اسپتال میں ڈائرکٹر ہیں۔ انھوں نے اندرون ملک ہندوستان کا پہلا پیس میکر (PEACEMAKER) تیار کیا ہے۔ یہ وہ طبی آلہ ہے جو دل کی حرکت کو مصنوعی طور پر باقاعدہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جب کہ اس کا قدرتی نظام کام نہ کر رہا ہو۔ ان کی اس قسم کی ممتاز طبی خدمات کی بنا پر ناگپور یونیورسٹی نے ان کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری عطا کی ہے۔

ڈاکٹر خلیل اللہ کو یہ اعزاز ناگپور یونیورسٹی کے ۷۵ ویں کنونشن پر وائس چانسلر ڈاکٹر مدھو سودن چن سرکار نے ۵ جنوری ۱۹۸۸ء کو پیش کیا۔ کنونشن کے مہمان خصوصی لوک سبھا کے اسپیکر مسٹر بلرام جاکھڑ تھے۔

ڈاکٹر خلیل اللہ نے ایک جدید برقی لیبارٹری قائم کر کے امراض قلب کی تشخیص میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کو ۱۹۸۴ء میں پدم شری کا خطاب دیا گیا تھا۔ اسی سال انھیں بی سی رائے قومی ایوارڈ بھی ملا۔ ڈاکٹر خلیل اللہ نے کئی نصابی کتابوں کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور قومی اور بین اقوامی طبی جرنل میں ان کے ۱۲۰ مقالے شائع ہو چکے ہیں۔

(قومی آواز ۶ جنوری ۱۹۸۸ء)

ایم خلیل اللہ اگر ڈاکٹری کی ڈگری لینے کے لئے مطالبات کی مہم چلاتے۔ وہ جلسوں اور تقریروں کے ذریعہ یہ مانگ کرتے کہ ان کو ڈاکٹری کی ڈگری دی جائے تو کوئی بھی ان کی طرف توجہ نہ کرتی۔ مگر جب انھوں نے ممتاز کام کر کے اپنے آپ کو ڈگری کا مستحق ثابت کر دیا تو مانگ کے بغیر ان کو ڈگری مل گئی۔ آدمی اگر واقعی معنوں میں کوئی قابل قدر کام کرے تو وہ قدردانی پا کر رہتا ہے خواہ وہ ایک فرقے کا آدمی ہو یا دوسرے فرقے کا۔

**اللہ اکبر** اس کائنات کی اہم ترین حقیقت یہ ہے کہ اس کا ایک خالق ہے اور یہ خالق سب سے بڑا ہے۔ اس سے بڑا کوئی نہیں۔ اذان اور نماز میں بار بار اللہ اکبر کہنا اسی سب سے بڑی سچائی کا مسلسل اعلان ہے۔ اذان اور نماز کے ذریعہ گویا ہم کائنات کی سب سے بڑی حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ سب سے بڑی حقیقت کا اعتراف کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ خود اپنے آپ کو سب سے بڑے مقام کا مستحق بنانے کے ہم معنی ہے۔ مغرب نے اس کا اعتراف کیا کہ کائنات سب سے بڑی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب کو تمام قوموں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ بڑی حیثیت حاصل ہو گئی۔ پھر جو لوگ کائنات کے خالق کی بڑائی کو پالیں ان کا حال کتنا عظیم ہونا چاہئے۔

مگر موجودہ زمانے کے مسلمان ہر جگہ کمزور اور زیر دست ہیں۔ ہمارے حق میں "اللہ اکبر" کی وہ برکتیں ظاہر نہیں ہوئیں جو مغرب کے حق میں "الکون اکبر" کہنے کے نتیجے میں ظاہر ہوئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے "اللہ اکبر" کے الفاظ کو پایا مگر ہم نے اس کی حقیقت کو نہیں پایا۔ ہم اللہ اکبر کے الفاظ فضا میں بکھیرتے ہیں مگر خود اپنے اندر اسے داخل نہیں کرتے۔

---

مرحوم حاجی فقیہ احمد کی روح کو ایصال ثواب کے لئے

---

# حمد

عاقل باقی

تجھے فرماں روائے شش جہت فرمان کا حق ہے
ترے فرمان کی تعمیل ہی انسان کا حق ہے

تو ہی مظلوم اور ظالم کو یکساں رزق دیتا ہے
تجھے رزاقِ عالم اس نرالی شان کا حق ہے

مٹائے تو، گرائے تو، سنبھالے تو، بچائے تو
تجھے قہر و غضب زیبا تجھے احسان کا حق ہے

بروزِ حشر ہم پر رحم فرما خالقِ عالم
تجھے اعمالِ نیک و بد کی بھی میزان کا حق ہے

تو صورت کو نہیں انسان کے دل کو پرکھتا ہے
خداوندا تجھے مخلوق کی عرفان کا حق ہے

ہیں دستِ دعا آگے ترے جھک کر اٹھاتا ہم
ہیں تیرے کرم کی بھیک کا فیضان کا حق ہے

نماز و حج زکوٰۃ و کلمہ و توحید اور روزہ
خدائے پاک کا بندوں پہ ان ارکان کا حق ہے

خدا کے فضل سے ہیں حق پسند و داعیٔ دیں ہم
ہجومِ کفر میں حق بات کے اعلان کا حق ہے

خدا توفیق دے حمد و ثنا کی ہم کو اے عاقل
کریں یاد اس کو صبح و شام یہ ایمان کا حق ہے

حافظ اقصیٰ تقیٰن کوکن بھوئے

# مسجد اقصیٰ

قاضی فراز احمد

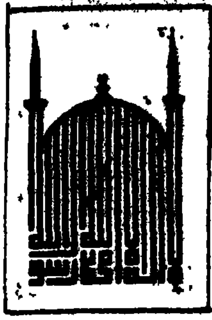
قبلۂ اول کا سنگِ آستاں خاموش ہے
ہے سکوتِ کرب گویا اور اذاں خاموش ہے
کس سے پوچھیں کیوں مکان لامکاں خاموش ہے
مسجدِ اقصیٰ تری دیوار کیوں خاموش ہے

کس طرح جھلسے تری دیوار کے نقش و نگار
جل رہے ہیں دامنِ آیاتِ یزدانی کے تار
فرش ایمانی لہو، بنیادِ قلب اضطرار
مسلکِ انسان کا غمخوار کیوں خاموش ہے

ہے صلیبِ ابنِ مریم تختۂ دار و رسن
ہے عصائے موسوی پر خون کا رنگیں کفن
نقشِ پائے بانیٔ اسلام / نبیوں کا وطن
مٹ رہا ہے جذبۂ بیدار کیوں خاموش ہے

کل تھے جو غولِ بیابانی یہاں پر بس گئے
راندۂ درگاہِ یزدانی یہاں پر بس گئے
دہر کے مردودِ لاثانی یہاں پر بس گئے
شعلگی للکار سے تلوار کیوں خاموش ہے

پاسبانِ مسجدِ اقصیٰ کا سینہ چاک ہے
چاک سینے پر کتابِ ذوالجلال پاک ہے
اور کتابِ پاک پر کس کے لہو کی خاک ہے
کیوں فرازِ دین کا جرّار کیوں خاموش ہے
مسجدِ اقصیٰ تیری دیوار کیوں خاموش ہے



# برکت اور حکمت سے معمور
# شبِ برأت

اسلامی سال کے آٹھویں مہینے شعبان المعظم
یکے بعد دیگرے دو مقدس ہمسایوں کے قرب و جوار کا
ن حاصل ہے یعنی رجب المرجب اور رمضان شریف
حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ
مہینہ ہے جب کہ شعبان المعظم میرا مہینہ ہے اس لیے اس
مہینے کو شہر حبیب الرحمٰن بھی کہا جاتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے اس فرمان عالی کا مطلب یہ ہے کہ رمضان
مبارک کی عبادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ اور
فرض ہے جب کہ شعبان المعظم کی عبادت فرائض میں
شامل نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ نفل
عبادت ہے۔

حضور اکرم رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس
مقدس مہینہ کو بڑے احترام و اہتمام سے گزارتے تھے
اور اس میں دیگر مہینوں کی بہ نسبت زیادہ روزے رکھتے
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی شعبان کا سارا مہینہ روزہ
رکھتے اور کبھی زیادہ دنوں کا روزہ رکھتے اور کچھ دنوں
چھوڑ دیتے اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ اس مہینے
میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت روزے رکھتے تھے اور
جب کثرتِ صوم کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا کہ اس مہینے
میں آئندہ شعبان تک مرنے والوں کو اجل لکھ دی جاتی ہے
اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میری اجل لکھی
جا رہی ہو تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ شعبان المعظم
کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنی شہرۂ آفاق اور لازوال
کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ لفظ شعبان کے پانچ
حروف ہیں اور ہر حرف سے ایک مخصوص معنیٰ نکلتا ہے
یعنی ماہ شعبان کا پہلا حرف شین۔ شرافت۔ لے کر، دوسرا
عین۔ علو لے کر۔ تیسرا بے یعنی نیکی سے کر چوتھا حرف
الف یعنی الفت لے کر۔ پانچواں حرف نون نور لے کر آتا ہے
گویا اس ماہ معظم میں شرافت و بلندی، نیکی و الفت اور نور
کا ایسا سماں بندھ جاتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس
مہینے کی برکتوں سے مالامال ہوتے ہیں۔

کارخانۂ قضا و قدرت میں شب برات کو جو اہمیت
حاصل ہے وہ مذکورہ بالا حقائق سے عیاں ہے اس کے
باوصف شعبان المعظم کی پندرھویں شب بہت بڑی برکتوں
اور رحمتوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے استجابت دعا
اور مغفرتِ ذنوب کے لئے یہ شب بہترین ساعت ہے

حدیث میں آیا ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ کا جلال عرش معلّیٰ سے تحت الثریٰ تک اپنے عمومِ فیض سے ہر ذرے کو نوازتا ہے اور وہ پاک و بے نیاز بے مثل کیفیت کے ساتھ غروبِ آفتاب کے وقت سے آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور ندا کرتا ہے۔

ہے کوئی طلب گار بخشش کہ میں اسے بخش دوں
ہے کوئی طلب گار رزق کہ میں اسے رزق مہیا کردوں
ہے کوئی خواستگار شفا کہ میں اسے شفا دوں۔ ہے کوئی مریض کہ میں اسے دوا دوں۔

رحمت و مغفرت اور بندہ نوازی کی یہ صدائیں طلوعِ فجر تک جاری رہتی ہیں اس دوران میں حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اس شب میں قبیلہ بنی کلاب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ افراد امت کی بخشش ہوتی ہے۔ نیز یہ شب چونکہ حکمت و برکت سے معمور ہے اس لئے آج کی شب زیادہ سے زیادہ عبادت کرنا مستحب ہے۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم، فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب نصف شعبان کی رات ہو تو پھر رات بھر قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس شب کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ خداوند کریم کا نور کرم تجلی فرماتا ہے اور خطاکاروں پر گستری فرماتا ہے مصیبت زدوں کو مصیبت سے نجات عطا کرتا ہے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کو یک صد رکعتیں اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ الحمد شریف۔ اور دس مرتبہ قل ہو اللہ تو اللہ جل شانہٗ پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری کرے گا۔ نیز نفل پڑھنے کا یہ طریقہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سو رکعتیں اس طرح ادا کی جائیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی جائے یا دس رکعت اس طرح ادا کی جائیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی جائے سلف صالحین نے یہ نماز پڑھی ہے اور اس نماز کا نام صلوٰۃ الخیر رکھا ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

مسنون طریق یہی ہے کہ اس رات کثرت سے عبادت کی جائے۔ نوافل پڑھے جائیں، گناہوں سے توبہ کی جائے اور یہ عزم بالجزم اور عہد کیا جائے کہ اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھے۔ دل کو عداوت و کینہ سے پاک کرے گا اپنے سینے کو محبتِ الٰہی و محبت انسانی سے آباد کرے گا پھر اس رات کو فوت شدہ عزیزوں کی قبر پر جاوے اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کرے۔ مساکین کی خدمت کرے حاجت مندوں کی اعانت کرے۔ قوم کی خیر خواہی۔ رشتہ داروں کی بھلائی، دوستوں سے الفت، خدمت خلق جیسے امور کو اپنی دعا کا محور بنائے۔

نیز میخواری، کینہ توزی، فحاشی اور اسراف سے توبہ کرے۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کو ہر آن ہر لحظہ پیش نظر رکھے اس لئے کہ حقوق اللہ کا تعلق رحم ربانی سے ہے اور حقوق العباد کا تعلق عدل ربانی سے ہے۔

امام بیہقی نے حضرت عائشہ کی یہ حدیث درج کی ہے جس سے قارئین کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ شب برات میں رسول اکرم کیا کرتے تھے اور اب جو مسلمانوں میں بری رسمیں پیدا ہو گئی ہیں ان کا اس روایت میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

"شعبان کی پندرہویں رات تھی اور رسول اللہ میرے حجرے میں تشریف فرما تھے جب آدھی رات گذری تو میں نے آپ کو بستر پر نہ پایا میں نے چادر اوڑھی اور دوسری ازواج مطہرات کے حجروں میں آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی مگر میں نے آپ کو کہیں نہ پایا تو ناچار اپنے حجرے میں واپس چلی آئی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ گرے ہوئے کپڑے کی طرح سجدے میں پڑے ہیں اور فرما رہے ہیں تجھے میرے ظاہر و باطن نے سجدہ کیا۔ میرا دل تجھ پر اطمینان لایا یہ میرا ہاتھ ہے اے عظمت والے۔ میں نے اس سے جو گناہ کئے ہیں اے ہر صاحب عظمت کی امیدگاہ۔ میرے سب گناہ بخش دے۔ میرا چہرہ جسے تو نے تخلیق کیا۔ بنایا۔ صورت گری کی اور آنکھ، کان بنائے تیرے آگے جھکتا ہے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور پھر سجدے میں گئے اور فرمانے لگے میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ذریعے تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے تجھ سے تو اسی تعریف کے لائق ہے جو خود تو نے اپنی کی ہے میں تو وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی داؤد نے کہا تھا۔ میں اپنا چہرہ اپنے مالک کے سامنے رگڑتا ہوں کیونکہ اس کے لئے یہی سزاوار ہے کہ وہ سجدہ کرے

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا۔

"اے اللہ مجھے پرہیزگار دل عطا فرما جو شرک سے پاک ہو اور فاجر و بدبخت نہ ہو"

پھر آپ میرے ساتھ ہو لئے۔ میرا سانس چڑھ رہا تھا دریافت فرمایا۔ اے عائشہ یہ کیا؟ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا تو فرمایا۔

"اے عائشہؓ! آج کی رات اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والوں کو نہیں بخشتا"

حضرت عائشہؓ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ جنت البقیع یعنی قبروں پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے تھے چنانچہ بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس رات اپنے عزیزوں کی قبروں پر جا کر فاتحہ خوانی کرنی چاہیئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں نیچے آسمان پر تجلی فرماتا ہے۔ عاصیوں اور مجرموں کی مغفرت کرتا ہے لیکن مشرک اور دل میں کینہ رکھنے والے کو نہیں بخشتا۔

شیخ خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی ہے کہ شعبان المعظم کے مہینے کو میں نے بہت ہی رحمت و عظمت و فضیلت کا مہینہ پایا۔ یہ مہینہ زندوں اور مردوں دونوں کے لئے رحمت و مغفرت اور اجر کا مہینہ ہے جو شخص اس ماہ کی پندرہویں شب میں اپنے دنیوی کاموں کو چھوڑ کر سچے دل سے توبہ کرے اور اپنے گناہوں کی مغفرت چاہے قبرستان جا کر اپنے مردوں کی مغفرت کی دعا کرے۔ قبرستان جانا اور مردوں کیلئے مغفرت کی دعا سنت ہے [illegible]

# زلفی کے نام میٹھی امی کا خط

رقیہ نائیک

پیارے زلفی!

تمہاری خیریت کی اطلاع ملی۔ اس شہر میں بھی بس خیریت ہی خیریت ہے۔ روزانہ دو چار انسانوں کا فساد کی نذر ہو جانا کوئی ایسا بڑا دکھ نہیں ہے بلکہ ایسی اموات سے بڑے بڑے فائدے ہیں۔ لوگوں کی ملی غیرت ابھرتی ہے۔ ہماری آنے والی نسلوں کو نعرۂ تکبیر اور اللہ اکبر کے نعروں کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ گمنام اور بے نام لوگ ایک ہی دن میں مجاہد کہلانے لگتے ہیں۔

زلفی! پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ اب کے ۱۲ ربیع الاول کو ہم نے حضرت محمدؐ کا یوم پیدائش بڑی دھوم دھام سے منایا۔ پٹاخے اور آتشبازی میں وہ ہاتھ دکھلائے کہ غیر مسلم بھی حیران رہ گئے۔ اتنی آتشبازی تو رام کے اجودھیا آنے پر بھی نہیں ہوئی تھی۔ بہرحال چودہ سو سال پہلے ہمارے ہادیؐ نے خوشی اور غم منانے کے لئے جو مہذب طریقے بتائے تھے وہ فرسودہ ہو چکے ہیں؟!

بیسویں صدی کے اواخر میں جہاں ساری دنیا ایک پُر ہنگام دور سے گذر رہی ہے اور ایک ایٹمی دھماکے کی منتظر ہے وہاں خوشی اور غمی کا لطف خاموشی یا عبادت کر کے اٹھانے کا طریقہ بھی پرانا ہے اور اس سے کسی ہنگامے کا خدشہ بھی نہیں لہٰذا اب ہم اپنی خوشیوں کے اظہار کے لئے آتشبازی کرتے ہیں اور قومی یکجہتی کا ثبوت دیتے ہیں۔

زلفی! یہ خط میں نے ذرا تفصیل سے اس لئے لکھا ہے کہ کل تمہیں بھی اسی راہ پر گامزن ہونا ہے تم خواہ مخواہ ہی اپنا وقت پڑھائی میں صرف کر رہے ہو مسلمانوں کو اس کی ضرورت نہیں۔ دوسری قوموں سے برتری کی نہیں خواہش کرنی چاہئے نہ کوشش رہیں بس نعرے لگانا چاہئے، آتشبازی کرنی چاہئے اور آوارہ گردی کرنی چاہئے۔

زلفی! مجھے خوشی ہے کہ تم اس دور میں پیدا ہوئے ہو جہاں تم پر کوئی خاص ذمہ داری نہیں۔ نہ تو تمہیں جہاد کرنا ہے نہ ہی تمہیں علم کی جستجو میں سفر کرنا ہے، نہ ہی تحقیق کرنی ہے، نہ ہی اپنے فعل و عمل سے خود کو مومن ثابت کرنا ہے۔ بس چند جوشیلے نعرے اور آتشبازی کافی ہے۔ اب اجازت دو کہ تمہاری کامیابی کے لئے مزید نسخے تلاش کر سکوں ——— تمہاری میٹھی امی

# مکافاتِ عمل

دنیا دارالعمل بھی ہے اور مزرعۃ الآخرۃ بھی یہاں جو بویئے وہی کاٹیئے۔ جَو بو کر گیہوں کاٹنے کی تمنا فضول ہے۔ طرزِ عمل درست ہے تو دین بھی روشن اور دنیا بھی منور اور اگر کہیں صورتِ حال اِس کے برعکس ہے تو دنیا کی تباہی اور عاقبت کی بربادی یقینی ہے۔ دنیا میں مختلف افراد نیز اقوام و ملل کی شناخت ان کی سعی و عمل سے ہوتی ہے۔ اِس ضمن میں قرآن کا فیصلہ ہے۔ "اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی" "درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔ قرآن نے اِس بات کو رات کی تاریکی اور دن کے اجالے پھر نر و مادہ کی پیدائش کی قسم کھا کر ہمیں متنبہ کیا ہے کہ تم جن راہوں اور مقاصد میں اپنی کوششیں صرف کر رہے ہو وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف اور نتائج کے اعتبار سے متضاد ہیں۔ غرض افراد نیز اقوام کا طرزِ زندگی ہی اس امر کا فیصلہ کرتا ہے کہ آیا وہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں۔ یا صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔

جہاں اسلام نے لا الٰہ الا اللہ کے فلک شگاف نعرے سے جھوٹی شان و شوکت کے اصنام کو مسمار کر ڈالا وہیں یہ سبق بھی بلاشبہ دیا کہ تم میں بہترین انسان وہی ہے جو بہترین اخلاق کا حامل ہو۔ محض خاندانی یا نسبی بڑائی کسی کام کی نہیں۔ الارض للہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی ہے ضروری نہیں کہ کوئی ملک بڑائی کی وجہ بڑا کہلائے۔ مکہ مکرمہ



شریف کمالی

جس طرح محسنِ انسانیت فخرِ دوعالم، سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن ہے یقیناً اسی طرح منکرِ دین، دشمنِ رسالت ابوجہل کا مولد و مسکن بھی یہی ہے لیکن فرق ظاہر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی کہنا مناسب ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور ابوجہل سعادتِ ازلی سے محروم مکہ کی پیدائش کام نہ آسکی۔ دوسری طرف حسن بصریؒ، حضرت بلال حبشیؓ اور صہیب رومی فدائیانِ نبوت اعلیٰ و ارفع مقام پاگئے۔ دونوں جگہ کوششیں مختلف ہیں۔ ایک ابوجہل ہے کہ ملعون منکرِ رسالت بنکر ہمیشہ ہمیش کے لیے معتوب! دوسری جلیل القدر شخصیات تاریخِ عالم میں ہمیشہ ہمیش کے لیے عزت یاب!

کسی نے سچ کہا ہے ؎

حسنؒ ز بصرہ، بلال از حبشؓ، صہیبؓ ز روم
زخاکِ مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

اچھے انسان نیک نام دنیا میں عزت پاتے ہیں اور آخرت کی بھلائی بھی ان کے لیے مختص ہوتی ہے۔ یہ امر ضروری ہے کہ اِس معراجِ انسانیت کو کیسے حاصل کیا جائے؟ حالی نے کیا خوب سمجھایا ہے کہ فرشتوں سے

ؤں سے بڑھ کر ہے انسان بننا
رں میں لگی ہے محنت زیادہ
نہ اچھے انسان وہ ہیں جو دوسروں کے کام
. دامے، درمے، قدمے، سخنے انسانی برادری
ی ادائیگی کرتے ہوں۔ بیٹا بن کر والدین کے
بتے ہوں۔ ان کے بڑھاپے میں ان کی روزمرہ
کا خیال رکھتے ہوں۔ ہمیشہ ان کا ادب ملحوظ رکھتے
ے مخاطب ہوتے وقت مودبانہ گفتگو نرم لہجے میں
بھائی بن کر برادرانہ شفقت سے بھائیوں کو
تے ہوں۔ بہنوں کی یاوری، رہنمائی اور دلنوازی
ہو، باپ ہوں تو اولاد کی صالح تربیت کے
یہ حیات بخش کمان کی تربیت کو مقصد زندگی
شوہر ہوں تو اپنی بیوی کو ہر ممکنہ آرام بہم
ے جو بلا لحاظ مذہب و ملت پڑوسیوں سے
ستے ہوں، سکھ دکھ میں ان کے شریک بنتے
سب العین یہ ہو کہ زندگی دوسرے سے لینے
ں سے بلکہ دینے دلانے کے واسطے ہے یعنی
جو بھی امداد کرتا ہے من اللہ کرتا ہے جس میں
شائبہ نہ ہو۔ اتنی ساری خوبیاں اسی انسان میں
ا ترس ہو اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر
یچ مانتا ہو۔ قرآن کہتا ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی
صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ جس نے راہِ خدا میں
ای نافرمانی سے پرہیز کیا اور بھلائی کو سچ مانا
ہے کہ ایسے انسان کو ہم آسان راستہ کے لئے
یں گے۔

سہولت دیں گے۔ اب ہم اپنے اطراف وجوانب کا جائزہ
لیں تو ایسے ایسے گندم نما جو فروش نظر آئیں گے جو بظاہر
نماز کے پابند ہیں لیکن دودھ میں پانی ملانا ان کا دھندہ ہے
تاجر ہیں مگر ڈنڈی مار کر مال فروخت کرتے ہیں اور ہم دیکھتے
ہیں کہ بالآخر خسارہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہ جان لینا ضروری ہے
کہ آخرت کا خسارہ بھی انہیں کا حصہ ہے۔

ہم خیر امت کہلوانے والے ٹھنڈے دل سے غور
کریں کہ ہمارے دشمن اغیار نہیں ہیں۔ آپ شراب کشید کے
ناجائز کاروبار کا جائزہ لیں تو ہمارے نام بھی فہرست میں
شامل ہیں۔ اسمگلروں کی فہرست کی جائے تو ہمارے نام
اس میں نمایاں نظر آئیں۔ منشیات کے کاروبار میں بھی ہم
کسی سے پیچھے نہیں۔ داداگیری میں ہمارے ناموں کی شہرت
اور اتنے سارے عیوب کے بعد پھر اچھا انسان بننے کا
دعویٰ کس قدر مضحکہ خیز دعویٰ ہے۔" تعجب تو اس وقت
ہوتا ہے جب ایسے گھناونے گناہوں کے مرتکب شخصیتوں کو
ہم رہنما
بن کر آگے بڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وقتی جیت، عارضی جیت
نوٹوں کے بدلے ووٹ، الگ بات ہے لیکن یہ غلط اقتدار
نہ ان کے لئے مفید ہے نہ قوم کے لئے۔ ہم تو اس کے قائل
ہیں کہ جو دلوں کو فتح کرے وہی فاتح زمانہ
اور دلوں کو فتح کرنے کے لئے جواہر لال نہرو کا راستہ اختیار
کرنا لازمی ہے۔ عیدی امین بن کر آپ برسراقتدار آ سکتے ہیں
لیکن یہ راستہ مستقل بدنامی کا ہے۔ دائمی عزت کا [illegible]
اب سوال ہے کہ جواہر لال نے یہ راستہ کہاں سے پایا تھا؟

آپ خود ہی تحقیق کر لیجئے۔ ہمیں یقین ہے کہ نتیجتاً آپ کا جواب
انشاء اللہ یہی نکلے گا کہ " پائندہ باد اسوۂ پیغمبرِ عرب"۔

اسوۂ پیغمبرِ عرب وہ شاہراہ ہے جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو، گوسٹے، ملٹن، غرض جو بھی نیکی کو اپنا چکے ہوں تو تاریخِ عالم شاہد ہے کہ نیکی کا یہ درس اسوۂ حسنہ ہی سے شروع ہوتا ہے۔ مولانا شفیق جونپوری مرحوم نے کیا موقر بات کہی ہے۔

جرمن کے اک مفکرِ اعظم سے ایک دن
پوچھا کسی نے رفعتِ اخلاق کا سبب
اس جرمنی ادیب نے بے ساختہ کہا
پائندہ باد اسوۂ پیغمبرِ عرب

دنیا کو دارالعمل کہا گیا ہے یعنی یہاں عمل کی ضرورت ہے۔ بلا وجہ باتیں بھی نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا سب اعمال ہیں لیکن آج کل ایسے اصحاب بکثرت نظر آتے ہیں جو بفضل اللہ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں لیکن ضروری نہیں کہ وہ دینی عالم بھی ہوں لیکن ہر بات پر بحث کرنا، حیل وحجت ان کی سرشت ہوا کرتی ہے دینی مسائل پر تبصرہ کے لئے یا فیصلہ کے لئے علماء کرام موجود ہیں یہ ان کا کام ہے لیکن نہیں بلا وجہ دین پر بحث جاری ہے اور ایک کہتا ہے فلاں بات بدعت ہے دوسرا کہتا ہے یہ بالکل جائز ہے اسے بدعت کہنے والا کافر ہے اب بات بڑھ کر جھگڑا بن جاتی ہے اور مسلمانوں کے مابین تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دراصل بات شروع ہوئی تھی ایک جاہل سے۔ دوسرے جاہل نے اسے رد کیا۔ پھر بڑھتے بڑھتے

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

یہی معمولی بات فتنہ کی صورت اختیار کر گئی۔ دراصل جس طرح ڈاکٹر کی ڈیوٹی ڈاکٹر انجام دے اسی میں خیریت ہے" نیم حکیم خطرۂ جان" پھر دینی مسائل کے لئے ہم موزوں ومناسب عالمِ دین سے کیوں نہ استفادہ حاصل کریں؟ اس صورت میں ہمارے مسائل الجھنے کے بجائے سلجھیں گے۔

بلا ضرورت مداخلت فی الدین بھی درحقیقت اخلاقی کمزوری ہے اور چونکہ ہماری کج بحثی کے نتیجے میں فتنہ ابھرتا ہے اس لئے پابند صوم وصلوٰۃ ہو کر بھی ہم ایک اچھے انسان بننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اچھے انسانوں کے لئے آسان راستہ کی سہولت دینے کا اللہ کا وعدہ ہے تو ضروری ہے کہ ہم اچھے انسان کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کریں۔ اسوۂ حسنہ کی پیروی اچھا انسان بنا دیتی ہے۔ ہم جو کام بھی کریں گے اس میں اللہ کی مرضی شامل ہوگی اور خیر و برکت بھی پھر یقینی ہے۔ عوام کے سامنے عالم بننے کے بجائے بہتر بات ہے کہ ہم اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھیں۔ اگر ہم میں اچھے انسان کے صفات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہماری زندگی فسق وفجور سے پاک ہے ہم اپنے معاملات میں کھرے اور راست باز ہیں۔ ہم ظالم نہیں ہیں بدعہد نہیں ہیں۔ ہم خواہ کیسے ہی بگڑے ہوئے معاشرہ میں ہوں ہماری قدر ہو کر رہے گی۔ لیکن آج شامتِ اعمال یہ ہے کہ ہم ہزاروں غلط لوگ برسرِ عام غلط دھندا کر کے دینِ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اور لوگ جب ان غلط لوگوں کو انکی غلط روی پر روکتے ہیں تو یہ چلاتے ہیں کہ اسلام خطرے میں ہے۔ اسلام اللہ کا دین ہے جس کا اللہ خود ہی محافظ ہے

گندم از گندم بروید جَو ز جَو     از مکافاتِ عمل غافل مشو

اکمل مشتاق

# کوکنی برادری کا تاریخی پس منظر

نوید شمسی (ملیگ)

## محمد بن قاسم سے بہت پہلے اس خطہ میں اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی

عام طور پر ہندوستان میں اسلامی ابتدا محمد بن قاسم فاتح سندھ کے نام سے وابستہ ہے لیکن تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالیں تو تحقیق کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ محمد بن قاسم سے بہت پہلے جنوب مغربی اور جنوبی ہندوستان کے تعلقات مسلمانوں سے استوار ہو چکے تھے اور اسلامی تعلیمات کا آغاز ہو چکا تھا۔ بزرگ بن شہریار رامہرمزی کی تصریح کے مطابق عہد رسالت ہی میں ایک وفد سراندیپ سے مدینہ منورہ روانہ ہوا جو بعض رکاوٹوں کی وجہ سے عہد فاروقی کی ابتدا میں وہاں پہنچا اور براہ راست اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ نیز ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں عرب تاجروں کے لیے بڑی کشش تھی۔ سندھ کے مقابلے میں یہاں ان کو تجارتی سامان اور قسم قسم کی چیزیں زیادہ ملتی تھیں اور سراندیپ اور چین کے تجارتی سفر میں آتے جاتے ان کو مہاراجگان ولبھی رائے کے دیس سے گذرنا پڑتا تھا۔ ان وجوہ سے ہندوستان کے ساحلی علاقوں کے شہروں اور بندرگاہوں پر قیام کرنے اور یہاں کے لوگوں سے ملنے ملانے سے مسلمانوں اور یہاں کے مقامی باشندوں میں روابط بہت اچھی طرح استوار ہو چکے تھے جس نے اسلام کی تبلیغ و تعارف میں بہت مدد کی۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں نے ان ساحلی علاقوں میں اپنی تجارتی کوٹھیاں قائم کر لیں۔ آہستہ آہستہ مقامی آبادی نے بھی اسلام کی دعوت پر لبیک کہنا شروع کیا اور یوں بتدریج اسلام پھیلتا رہا۔ مسلمانوں اور نومسلموں کے اس تال میل سے ایک نئی برادری نے جنم لیا اور یہ ساحلی مقامات جو قلابہ۔ بمبئی جگاؤں۔ پریل۔ ورلی۔ سائن۔ ماہم، تھانہ وغیرہ پر مشتمل تھے کوکن کہلائے اور یہاں کے لوگ کوکنی کہلائے جانے لگے۔

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدا میں ہندوستان میں یہ مغربی ساحلی علاقے بالکل غیر آباد تھے اور یہاں جنگل اور خودرو جھاڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا لیکن غیر ملکی تاجروں کی جن میں عرب پیش پیش تھے۔ ہندوستان کے ساحلی مقامات پر آمد اور اچھے بندرگاہوں کی تلاش سے یہ دونوں طرف اندرونی اور بیرونی لوگوں کی کوششوں سے یہ علاقے نہ صرف آباد ہوتے گئے بلکہ بارونق منڈیاں بن گئیں۔ ان میں کوکن کے علاقے کو نمایاں حیثیت حاصل تھی۔

سب سے پہلے اشوک کے زمانے میں یہ علاقہ سلطنت میں شامل کیا گیا تھا بعد کو جنوبی ہند کی ایک طاقتور سلطنت "ساتواہن" کے قبضہ میں چلا گیا۔ یہ وہ دور ہے جب یہاں کچھ کچھ آبادی ہونے لگی اور بستیاں بننے لگیں اس سلطنت کے زوال کے بعد ترکوٹیک قابض ہوئے۔ پھر یہ خطہ ایک عرصے تک راشٹر کوٹ خاندان کے اقتدار کا نشان بن گیا۔ اس کے بعد موریہ۔ چالوکیہ اور سلہار قابض ہو گئے

ان کی سلطنت میں علاقہ کوکن و ممبئی کے علاوہ تھانہ، سیمان، سوپارہ، کلیان، بسین، ماہن اور چیول شامل تھے۔

یہاں اس بات کا ذکر بہت اہم ہے کہ موریہ اور چالوکیہ خاندانوں کے اقتدار (سنہ ... سے ...) کے درمیان ایک خوشگوار دور ایسا بھی آیا کہ کوکن کی سرزمین پر ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار تقریباً ۱۵ھ میں (چھوٹی سی ہی) اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ہندو راجاؤں کے درمیان گھری ہوئی ایک ایسی اسلامی ریاست تھی جیسے دانتوں میں زبان لیکن اس حکومت کا قابل قدر کارنامہ یہ ہے کہ مقامی ہندو آبادی کو اسلام سے متعارف ہونے کا موقع ملا ان کے دور کی تبلیغ سے ہزاروں افراد مشرف بہ اسلام ہوئے

عرب مورخ یعقوب حمودی لکھتا ہے کہ ۱۵ھ (مطابق ۶۳۶ء) میں یعنی عہد حضرت عمر فاروقؓ میں ہندوستان کے اس علاقہ میں مجاہدین اسلام کی پہلی رضا کار جماعت نے قدم رکھا۔ تھانہ پر قبضہ کرکے اسے اپنا مرکز بنالیا۔ تاریخ کے مطابق علاقہ کوکن میں اسلامی سلطنت کے قیام کی دوسری کامیاب کوشش خلیفہ مامون کے عہد میں ہوئی جب بنو سامہ کے ایک آزاد غلام فضل بن ماہان نے سندھ کی الجھنوں سے ہٹ کر گجرات کے مشہور مرکزی شہر سندان پر قبضہ جمالیا جس کا پہلے سے نہ خلافت سے تعلق تھا نہ اس کو اس قسم کی ہدایت تھی۔ یہ بلہرا مہاراجگان کا علاقہ تھا بلہرا دراصل ولبھ راے کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

نواحی سندان پر قبضہ کرنے کے لیے مسلمانوں نے عہد فاروقی سے لیکر اموی اور عباسی دور تک کوشش کی اور خلیفہ عباسی مہدی نے خاص طور پر یہاں فوجی مہم روانہ کی مگر یہاں قبضہ فضل بن ماہان کا مقدر بن چکا تھا جس نے دور اندیشی اور سیاسی بصیرت سے کام لیکر براہ راست خلافت عباسیہ سے تعلق قائم کرلیا جس سے یہ چھوٹی دور افتادہ اسلامی حکومت محفوظ ہوگئی۔ گویا دولت ماہانیہ سندان کے مسلمانوں کی قدیم خواب کی تعبیر تھی اس طرح کوکن اور اس کے نواحی علاقے نے ایک مرتبہ پھر اسلامی علم لہراتے دیکھا۔

> کوکنی برادری عربی النسل رہے۔ شافعی مسلک کے یہ پیرو نہایت خاموش طبع اور اسلام کے شیدائی ہیں

اصطخری اپنی کتاب "مدن ہند" میں کوکن کے علاقہ کو چاول اور ساگوان کے دیس کے نام سے یاد کرتا ہے۔ البیرونی کے کہنے کے مطابق بلاد کوکن کا اصل مرکزی شہر "تھانہ" تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ دولت ماہانیہ اگرچہ بہت طویل عرصے تک قائم نہ رہ سکی مگر اس کی حدود سلطنت میں تھانہ، کلیان، سنجان (سندان) کے شہر اور اطراف شامل تھا۔ بہت سے عربی مورخوں نے اس علاقہ کو کبھی لنکن، کم کم اور کوکن کا دیا ہے لیکن یہ آخری نام کوکن ہی سے بعد کو شہرت پاگیا جب کہ مہابھارت اور دوسری قدیم ہندو کتب میں یہ خطہ "پرانت" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔

اس طرح سرزمین کوکن جو کہ اپنی زرخیزی، شادابی اور سمندری محل وقوع کی بنا پر سینکڑوں حکومتوں، راجاؤں اور بادشاہوں کے عروج و زوال کی داستانیں اپنے دامن میں رکھتی ہے اور بے شمار گرم و سرد جھونکوں سے آشنا ہے۔ مسلمانوں کی تہذیب و روایات اور مقامی و گجراتی و مہاراشٹری رسوم نے

...ایک نئی تہذیب
...باں زبان ... جو کوکنی بولتے ہیں
...اتی، مرہٹی کے علاوہ عربی و فارسی کی آمیزش ہے۔
...اس تال میل نے کوکن کو ایک خاص قسم کی مٹھاس بخش
...ہو بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن اس زبان کا اپنا کوئی رسم الخط
...لوم نہیں کیوں اس طرف ابھی کوئی کوشش نہیں کی گئی
...کہ اس زبان کا کوئی لٹریچر نہیں ہے۔ سمندر کی قربت
...ے رہن سہن، بود باش اور طرز فکر پر اثر ڈالا ہے
...کھڑے ناک نقشے والے چہرے پکار پکار کر اس کی
...تصدیق کرتے ہیں۔ خاموش طبع اور مذہب کی طرف
...ام شافعیؒ کے مسلک کے علمبردار ہیں۔ زیادہ تر لوگ
...منسلک ہیں اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے
...پ کو نہ مل سکے۔ پاکستان میں ان کی اکثریت کراچی
...تی ہے۔

## اس شمارہ کا شاعر

### ناچیز قیصری

نام:- ابراہیم احمد خاں
وطن:- ڈنگنی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری
عمر:- ۴۳ سال

### (۱)

حرم سے دیر سے ہر آستاں سے
میں گذرا ہوں تجسس میں کہاں سے
بہت رویا پلٹ کر آشیاں سے
قفس کو جب چلا ہوں گلستاں سے
ابھی تک دور ہیں شرحِ بیاں سے
ملے جو غم فریبِ دوستاں سے
جو دل کی بات نکلی بے زباں سے
نظر آنے لگے وہ بدگماں سے
بہت آسان کہتے ہو جیسے کہ
گذر کر دیکھو دورِ امتحاں سے
ستارو خاک ہو جاؤ گے جل کر
نہ ٹکراؤ مرے عزم جواں سے
انھیں کے سر پہ چڑھ کے بولتی ہے
ہے جن کو دشمنی اردو زباں سے

### (۲)

کر دینگے جان راہِ وفا میں نثار ہم
ہونگے وفا شعاروں میں اک دن شمار ہم
پیاسا لہو کا آدمی جب آدمی کے ہے
کس پر کریں بتاؤ بھلا اعتبار ہم
احسان کچھ ہمارا بھی ہے لالہ زار پر
تم رونقِ چمن ہو تو جانِ بہار ہم
لے لینگے بے وفائی کا الزام اپنے سر
ہونے نہ دیں گے تم کو کبھی شرمسار ہم
لوگے جب آپ اپنی جفاؤں کا جائزہ
آئیں گے یاد آپ کو بے اختیار ہم
جاں لیوا ہے جدائی کا عالم نہ پوچھئے
بے چین وہ وہاں ہیں یہاں بے قرار ہم

ناچیز خون روتے ہیں آنکھوں پھر نہ پوچھ
اُن کی نگاہِ غیض کا ہو کر شکار ہم

پتہ:- سی ۶/ ۲۴۳/ ۲ سیکٹر ۲- سی بی ڈی کوکن بھون بیلاپور تھانہ - 400614

# سواری

مترجم ابراہیم بغدادی

سائنس کی بڑھتی ہوئی ترقی میں : تیز رفتار سواریوں کا ایجاد ہونا کوئی تعجب خیز امر نہیں۔ بلکہ اس کے بغیر ترسیل عام کا منزلِ مقصود تک پہنچنا شاید دشوار تر ثابت ہوگا چنانچہ اس سلسلے میں دنیا بھر میں خصوصاً موٹر کاروں کا بڑھتا ہوا چلن کافی سرعت سے پھلتے پھولتے جارہا ہے۔ خوش قسمتی سے اس میدان میں ہمارا بھارت بھی کسی سے پیچھے نہیں جہاں "ماروتی" اور امباسڈر کاریں بڑی تعداد میں بننا شروع ہوئی ہیں۔ پھر بھی ملک کا امیر طبقہ امپورٹیڈ کاروں کا شیدائی ہے۔ یہی کچھ صورتحال دنیا کے امیر ترین طبقہ کی ہے جو اپنی امتیازی شان برقرار رکھنے کے لئے اپنی الگ تھلگ دنیا بسانے کے درپے ہے اس کا مختصر حال دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

رولس رائس ROLLS - ROYCE دنیا کی سب سے اعلیٰ اور ممتاز قسم کی کار مانی جاتی ہے جس کا خریدنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں اس کے سب سے سستے اور ہلکے قسم کے ماڈل کی قیمت ایک لاکھ دس ہزار (۱,۱۰۰۰۰) ڈالر سے کم نہیں ہوتی۔ کار کا آرڈر دینے کے بعد اس کی ڈلیوری کے لئے کم سے کم ایک سال کا انتظار کرنا معمولی بات ہے۔ اس خوبصورت اور آرام دہ کار کو خریدنا اکثر امیر طبقہ اپنی شان سمجھتا ہے اس کار کو آپ دو سو کیلو میٹر فی گھنٹہ رفتار سے چلا سکتے ہیں۔ لیکن اوسطاً اسی تا نوے کیلو میٹر فی گھنٹہ چلانا زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔

"ہیزی رائس اور چارلس رولس" نامی شخصوں نے خصوصاً اس زمانے میں برطانیہ کے کروڑ پتی اور لاکھ پتی لوگوں کی ضرورت (بلکہ امیرانہ چونچلوں) کے پیش نظر اس چلتے پھرتے محل کی بنیاد لندن میں رکھی تھی اس کا پہلا ماڈل سنہ ۱۹۰۴ء میں تیار ہوکر سڑک پر آیا تھا۔ وہاں سے آج تک اس فیکٹری میں چوراسی ہزار (۸۴۰۰۰) کاریں تیار ہوچکی ہیں اس دو ٹن وزنی کاریں کل اسی ہزار پرزے ہوتے ہیں۔ جنہیں ترتیب دینے کے لئے چار ہزار مزدوروں کی خدمات حاصل ہیں۔ جہاں یومیہ چودہ کاریں تیار ہوتی ہیں۔

آج کے جدید دور میں کاروں کی صنعت عموماً خودکار مشینوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے لیکن اس جدید طرز سے قطع نظر رولس رائس کی تخلیق خالص انسانی ہاتھوں سے انجام پاتی ہے۔ یہاں تک کہ "ریڈیٹر" RADIATOR کی اسٹیل کی جالیاں بھی ہاتھوں سے رگڑ کر چمکائی جاتی ہیں اس کی تیاری پر اوسطاً پانچ تا چھ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے مختلف رنگوں اور کیمیکل وغیرہ کی چودہ تہیں چڑھا کر آراستہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ V-8 (وی آٹھ) انجن کو ہاتھوں کی اعلیٰ کارکردگی سے اسمبل ASSEMBLE کیا جاتا ہے۔

رولس رائس کی جالی کا چوکھٹ (GRILL) ایک دوسرے سے مشابہ نہیں ہوتے بلکہ ہر ایک کا ڈیزائن جدا ہوتا ہے محکمۂ ریڈیٹری میں بارہ کاریگر کام کرتے ہیں جس کی تکمیل کے بعد ان ریڈیٹروں پر ان کاریگروں کے نام دستخط کندہ ہوتے ہیں۔ تاکہ کمپنی نے دی ہوئی گیارنٹی کے مطابق اگر اس کار کا دنیا میں کسی بھی حصہ میں حادثہ پیش

بقیہ ص ۱

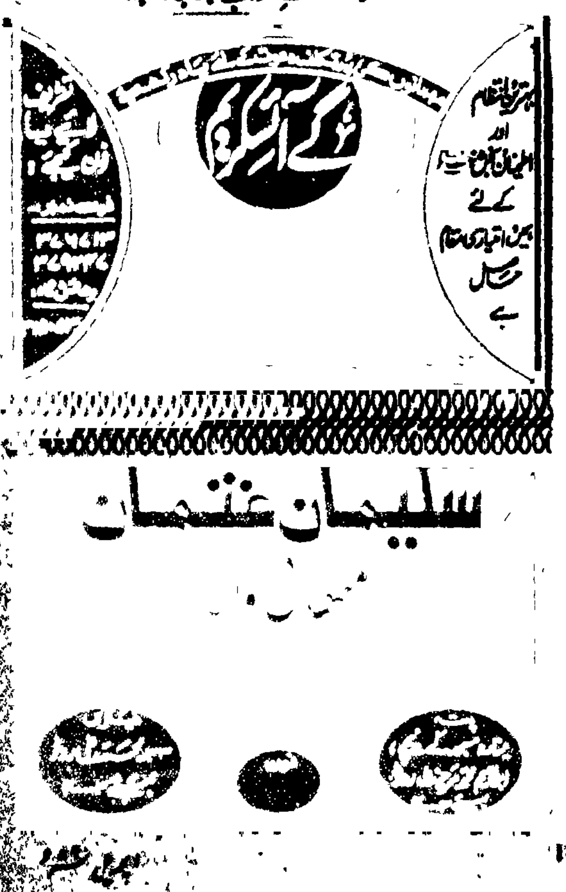
ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اس کی عمرت کی ذمہ داری انہیں کاریگروں کے
ا ہے۔ بشرطیکہ وہ بقید حیات ہوں۔
س رائس کا لیٹی کنٹرول میں چار سو پچاس مزدور
نا ہے جو باقی ماندہ ۲۳۵۰ کاریگروں کی نگرانی
۔ جائزے کے مطابق ہر فی صد کار سے ایک عدد کار
فٹ پوری رفتار سے چلنے کے بعد اس کے ہر پرزوں
ز کے کمپیوٹر سے جانچ کرائی جاتی ہے۔ تاکہ آئندہ
ں باقی نہ رہے۔

ری کاروں کی طرح رولس رائس کار کے گدے
ی) کپڑے یا پلاسٹک کے نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں
ام دہ اور ملائم بنانے کے لئے خالص گائے کا چمڑا
لیا جاتا ہے۔ اور فی کار کے لئے پورے گیارہ ۱۱
چمڑا درکار ہوتا ہے چمڑے کی اعلیٰ کوالٹی کیلئے اسکی
"اسکاڈی نیویا" سے ہوتی ہے۔ جو باڑہ اور باڑے
ہ سے آزاد ہوتی ہے ماہرین کے نزدیک آزاد
ں پلنے والی گائیوں کا چمڑا نہایت خوبصورت اور چمکیلا
۔ ایسے ہی اعلیٰ قسم کے چمڑوں کی پچاسی کاریں
کے دھرم گرو "اچاریہ رجنیش" کے پاس بھی تھیں
اصول کے مطابق رولس رائس کار کو کبھی سرِ راہ دھکے
سٹارٹ کرنا، اور بگڑ جانے پر سرِ راہ دوسری کاروں کی
یٹ کر کارخانے تک پہنچانا جتک آمیز
ا ہے چنانچہ اس تضحیک آمیز جتک سے بچنے کے لئے
لئے ہی کار کو بکس خانہ نما گن میں بڑی احتیاط سے بند
رخانے تک پہنچایا جاتا ہے۔
یونکہ پاس ڈرائنگ لائسنس ہوتے ہوئے بھی رلیس
[illegible]

رائس کار چلانے کے لئے کمپنی سے دس روزہ مخصوص ٹریننگ
لینا درکار ہوتی ہے۔ اس کی فیس دو سو سولہ ۲۱۶ ڈالر ہوتی
ہے۔ جس میں لباس اور صفائی کی پابندی آداب اور اصول
کے طریقے شامل ہیں۔ اسٹرنگ پر بیٹھنے سے پہلے ہاتھوں پر
چمڑے کے نرم دستانے پہننا، اور ٹرافیک کنٹرول کے ضابطے
کے مطابق گرین سگنل سے پہلے گاڑی اسٹارٹ کرنا سخت منع
ہے اور رولس رائس کار میں بیٹھنے والے مسافر سے پہلے گاڑی
کو گرم رکھنا ایک اور بنیادی اصول ہے۔

انگلستان کی ملکہ کی "رولس رائس" کار کا شوفر اسٹرنگ پر
بیٹھے بیٹھے ہی اپنے سر کی ٹوپی اتار کر ملکہ معظمہ کی خوش آمدید بجا لاتا
ہے کار سے باہر نکلتے وقت ملکہ کے لئے شوفر کا اسٹرنگ پر سے
اٹھ کر دروازہ کھولنا خلافِ آداب سمجھا جاتا ہے۔



# ٹیڑھی دُم

نسرین احمد قاضی

ہم نے کئی بار چاہا کہ اپنے کتے کی ٹیڑھی دم کو سیدھا کر دیں مگر ہر بار وہ بھونک بھونک کر احتجاج کرتا رہا لیکن پھر بھی ہم نے ہمت نہ ہاری اور برابر اپنی کوششوں میں مصروف بیکار رہے۔ ہمیں امید تھی کہ ایک دن ہم اپنے کتے کی ٹیڑھی دم کو ضرور سیدھی کر لیں گے اور برسوں سے چلی آ رہی ضرب المثال کو جھوٹ اور لغو ثابت کر دیں گے آخر جب ہم نے کتے کی دم کا کسی طور پر پیچھا نہ چھوڑا تو ایک دن تنگ آ کر اس نے ہماری نازک نازک ٹانگوں پر اپنے خوفناک دانتوں کے نشانات ثبت کر دیے تاکہ ہمیشہ کے لئے سند رہے اور ہم دوبارہ ایسی جرأت نہ کریں۔ ہمیں اپنے کارِ خیر کے انجام میں ڈاکٹر کے چودہ انجکشنوں سے بھی زیادہ چبھتے بل برداشت کرنے پڑے۔

آپ شاید ہماری بے وقوفی پر ہنس رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے ہماری ذہانت کا اندازہ لگایا ہوگا۔ لیکن نہیں جناب یک طرفہ فیصلہ کبھی درست نہیں ہوتا۔ اب دیکھئے کتے کی ٹیڑھی دُم بظاہر سیدھی بات نظر آتی ہے لیکن یہ بہت پیچیدہ مسئلہ ہے۔ ایک عالمی مسئلہ ہے جس نے بڑے بڑوں کو سیدھا کر دیا ہے۔ کچھ بیچارے ہماری طرح ٹیڑھی دم سیدھی کرنے کی سعی میں یا تو کاٹ لئے جاتے ہیں یا خود ہی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس پر بس نہ ہوا تو بھونکتے رہتے ہیں لیکن مسئلہ یوں ہی موجود رہتا ہے۔

ہم نے کئی بار کتوں سے بادست و پا التماس کیا کہ جناب آپ لوگ مہذب قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور ٹیڑھی دُم آپ کی شان کے خلاف ہے انھوں نے تمسخر سے ہماری طرف اپنی دُم ہلاتے ہوئے دیکھا۔ گویا کہہ رہے ہوں لداتو کی دم۔ اگر ہماری دُم ٹیڑھی نہ ہوتی تو ہماری دم دم ہی کیوں کہلاتی۔ ہم اس کے اس جواب پر چپ چاپ وہاں سے کھسک جانے میں عافیت جانی۔ دوبارہ ڈاکٹر سے سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی۔ یوں بھی ہمارے محلے کے ڈاکٹر کو ہم سے بڑی شکایتیں رہیں۔ بڑی شکایت تو یہ ہے کہ ایک ہی محلے میں رہتے ہوئے ہم سالوں سال ان کو اپنی ملاقات کا شرف نہیں بخشتے ڈاکٹر صاحب کے شکوے سے ہماری بد اخلاقی کا اندازہ مت لگائیے۔ بخدا ہم بہت با اخلاق ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کا انجام آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔

خیر! ہمیں ڈاکٹر صاحب سے کیا مطلب۔ ہم تو ٹیڑھی دُم والوں کو جانتے ہیں جن سے ہمیشہ ہماری ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ صرف ہماری ہی نہیں۔ آپ کی بھی ضرور مڈبھیڑ ہوتی ہوگی اور کتنا ہی ہم ان کو سیدھا کرنے کی کوشش کریں وہ ویسے ہی رہے گی۔ بالفرض محال اگر ہم نے اس جن کی طرح جس نے اپنے آقا کی دم نلکی میں رکھ کر پیش کی تھی۔ اگر کیا بھی تو تھوڑی دیر کے لئے ضرور اس [illegible] سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ لیکن نلکی سے نکلنے کے بعد دم وہی ٹیڑھی رہے گی۔

ـشک یہ بہت چالاک تھا ہمیں اس کی چالاکی سے کڑ گمان
را ۔ کہیں وہ جن ہماری حکومت میں تو دخل نہیں رکھتا
ہر بیٹرھی دم کو نلی میں رکھ کر پیش کرنے کی عادی ہے
ہمیں ان کی یہی عادت ناگوار گذرتی ہے کہ
ان کو نلکیوں میں ڈالنے کی زحمت کرنے کی بجائے صرف
کو سیدھا کرنے کی فکر کیوں نہیں کرتے جو نلکی سے
وہ اہمیت کی حامل ہے اور جب تک یہ سیدھی نہیں
بانی سارے مسائل جوں کے توں رہیں گے بلکہ اور بڑھتے
گے ۔ آخر اتنی ساری نلکیوں کا بندوبست کرنا ہے ۔
صاحبہ نے چند دنوں تک دموں کو سیدھا کرنے کی
ش کی ۔ وہ کہاں تک اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئیں
ف رہ جاتی ہیں لیکن ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ انہوں
م کو مزید کچھ ٹیڑھا کر دیا ہے ۔

اگر ہمیں یو۔ این۔ او (U.N.O) میں کوئی
رہ سونپا جائے تو ہم اپنا پہلا مسئلہ یہی اٹھائیں گے کہ
ب تک بیچارے یو این او کے ممبران فلسطین/ایران
کے پیچھے سر کھپاتے رہیں گے ۔ گو کہ وہ بھی ہے ٹیڑھی
رہ اپنی کوشش میں کھو چکا ہے اور سب عادی ہو چکے
ب اگر وہاں کوئی بڑا حادثہ ہو تو کوئی تعجب نہیں ہوتا
ر دونوں محاذ پر خاموشی چھا جائے تو تشویش ضرور
ہے ۔ عالمی نیوز والے یہ سوچ کر پریشان ہوتے رہیں
کے وقت کو کس طرح پورا کریں گے اس لئے ہم
ہیں کہ ہم یو۔ این۔ او میں جائیں ایک نئے جلسے کے
ایک جس میں جدت بھی ہو گی اور دلچسپی کا باعث
بعض لوگوں میں

بھی ہو گا ۔ گو کہ ہم جانتے ہیں کہ حل تو وہاں بھی نہ ہو گا بلکہ
بے حال ہو جائے گا ۔

آجکل جتنے بھی مسائل نظر آتے ہیں سب ٹیڑھا
دم نظر آتے ہیں مثلاً فلم والوں کا مسئلہ ۔ آگرہ لانے کا مسئلہ
بوڑوں مسئلہ اور ہمارے سب سے زیادہ خون کا مسئلہ
جو آجکل پانی کم اور میوزک زیادہ دیتا ہے ۔ جب اس کی مو
سوں شروع ہوتی ہے تو ہم سمجھ جاتے ہیں کہ بس پانی کی آمد
آمد ہے گویا میونسپلٹی والوں نے یہ خاص اہتمام کر رکھا ہے کہ
لوگوں کو انتظار کی لذت سے نا محروم نہ رکھا جائے ۔ آپ
شاید نہیں جانتے پانی کا انتظار محبوبہ دل نواز کے انتظار
سے کچھ زیادہ لذت آفریں ہوتا ہے ۔ کبھی آپ بھی پانی
کا انتظار کر کے اور اسے بھر کر اس لطف کو حاصل کریں ۔ ویسے
اس سلسلے میں میونسپلٹی والوں کا احسانمند ہونا چاہئے کہ جب بھی
پانی آتا ہے ہماری زبان کلمۂ شکر ادا کرنے لگتی ہے ۔
اور ہماری شکر گذاری کا یہی حال رہا تو وہ دن دور نہیں
جب ہم بھی خدا کے شکر گذار بندوں میں سے ہوں ۔
غرض یہ تو ہے چھوٹی دُم ۔ معاف کیجئے گا مسئلہ جو
صرف آپ اور ہم جانتے ہیں بلکہ صبر کر کے بیٹھ گئے ہیں اور اپنے
دل کو تسلی دے رہی ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
گو کہ یہ طفل تسلی ہے جو بس نہ چلنے پر ہم خود کو دیتے ہیں ۔ خدا
ایسے صابروں کے ساتھ کبھی نہیں ہوتا ۔
کبھی کبھی یہ دُم اتنی ٹیڑھی ہو جاتی ہے کہ نا کوں تک
پہنچ جاتی ہے اور سالکوں کے لئے خطرہ بن جاتی ہے لہٰذا
ایسے وقت سے بچا جائے ۔

## قاضی فراز احمد

خوف کا گھر بھی بنا فکر کی دیوار بھی کھینچ
سرحدِ غم سے یہ آواز کی تلوار بھی کھینچ

دلِ بیمار کو احساس کی بیساکھی دے
خارزاروں سے نکل، درد جگار، دار بھی کھینچ

آزمالینا پڑوسی کا تحمل دو دن
اس کے گھر چائے بھی پی، ہاتھ سے اخبار بھی کھینچ

تیشۂ آرزو فرہاد سے ڈھلتے ہیں تاج
آج مزدور کے ہاتھوں سے یہ اوزار بھی کھینچ

غم کے بازار میں خوشیوں کے خریدار بہت
ڈھونڈھ غمخوار کوئی، دل کا خریدار بھی کھینچ

## سعید کنول (گڑگاؤں۔ بمبئی)

چمن میں جانے یہ کیسی بہار آئی ہے
ہوا اداس، مہک سوگوار آئی ہے

اسیرِ غنچہ و گل، قیدِ سبزہ و شبنم
عجیب رنگ میں ڈوبی بہار آئی ہے

اندھیری رات، غم و اضطراب، تنہائی
یہ زندگی لئے تحفے ہزار آئی ہے

نظر لگے نہ کسی بد نظر کی محفل میں
بہارِ حسن کا صدقہ اتار آئی ہے

ہوا میں ایسی مہک کب تھی آج سے پہلے
ضرور یہ تری زلفیں سنوار آئی ہے

نتیجہ موت ہو یا فتح ہو کہ فوجِ جنوں
جلا کے کشتیاں دریا کے پار آئی ہے

کنول کو کیوں نہ کہیں لوگ وقت کا منصور
کہ حق شناسی لئے سوئے دار آئی ہے

## ظفر بزالوری

سب تھے اپنے وقت جب اچھا ہمارے ساتھ تھا
روشنی بھی ساتھ تھی سایہ ہمارے ساتھ تھا

میکدے میں ساتھ جو اوروں کے ہوتا ہی نہیں
وہ الم کا قافلہ دیکھا ہمارے ساتھ تھا

آج تک ابھرا نہ دل کے آسماں پر کوئی چاند
مثل سیاروں کے اک طبقہ ہمارے ساتھ تھا

دیکھنے والوں نے دیکھا لب پہ شبنم کے گلاب
ورنہ پوشیدہ کوئی شعلہ ہمارے ساتھ تھا

یہ تعلق کا نتیجہ ہے کہ وہ بھی بچ گیا
پتھروں کے شہر میں شیشہ ہمارے ساتھ تھا

تھا پرندوں کے سبب صحرا میں بھی عالم وہی
شہر میں بھی شور کا میلہ ہمارے ساتھ تھا

مات کھا جاتا تھا ہم سے لشکرِ اندوہ بھی
جب نشاطِ موج کا دستہ ہمارے ساتھ تھا

زندگی بھر حل کئے پھر بھی نہ حل کر پائے ہم
امتحاں کا ہر نیا پرچہ ہمارے ساتھ تھا

اب نہیں وہ ساتھ تو ہو کس لئے شکوہ ظفر
پُر خطر راہوں پہ جو سمجھا ہمارے ساتھ تھا

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ آج مسلمانان کوکن زندگی کے ہر شعبہ میں عروج و ترقی اور شان و شوکت کے حامل ہیں یہ ترقی ان کے بزرگوں کے جذبۂ قومی و ملی، اجتہاد و ایثار، دور اندیشی و باریک بینی کی رہینِ منت ہے۔

اس سے پہلے کہ وقت کی گردِش
بزرگوں کی یادوں کو دھندلا دے
نئی نسل کو ان کے کارہائے نمایاں
اور بے لوث خدمات سے واقف کرانے کی غرض سے
ہم نے "یادِ رفتگاں" کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا
قومی سطح پر ابھر کر سامنے آنے والے اپنے بزرگوں
تفصیلی معلومات اور ایک تصویر کے ساتھ دفتر سے
رابطہ قائم کیجئے۔ ادارہ آپ کا شکر گزار رہے

## کویت میں ایک غیر طرحی مشاعرہ

۲۵ فروری ۲۰۰۰ء کو اعجاز الیاس صاحب کی رہائش گاہ پر کویت کا اکتالیسواں بین الوطنی
ایک غیر طرحی مشاعرہ ہوا۔ جس کی صدارت جناب اشرف شاد نے فرمائی جب کہ مہمان خصوصی جناب ایم ڈی
. بختیار ملک صاحب نے مشاعرہ کا افتتاح فرمایا جب کہ نظامت کے فرائض جناب مصطفیٰ بیکس نے انجام دیے
ر پر کار نے مہمانانِ گرامی کا تعارف پیش کیا۔

اس تاریخی مشاعرہ میں تقریباً تین درجن شعراء اور کثیر تعداد میں ادب نواز و باذوق سامعین نے شرکت فرمائی
شعر و سخن میں محمد طاسب جنجوعہ، دین حسن بنگش، فخر الدین چکی والا، محمد اکبر تاج الدین، منعم خان، باقر صفدر علی
ین، عنایت علی ٹھاکور، اور محمد اقبال صاحبان کی شرکت نے محفل کو منور و معتبر بنا دیا تھا۔ کیمرہ کی آنکھ محفل کی
تصویر محفوظ کر رہی تھی کہ وقتِ ضرورت ویڈیو کے قرطاسِ دل پر اتاری جا سکے۔

ناظم مشاعرہ بیکس صاحب نے اللہ تعالیٰ کا نام
لے کر آغاز کیا اور پہلے اپنا کلام پیش کیا۔ بیکس کا
پہلا شعر ؎

با لگذری سے سمندر میں وہ نظارہ دیکھنا
ہو کر میری طرح تم بھی کنارا دیکھنا

واہ واہ کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا اور جب وہ
اس شعر پر پہنچے۔

نفرتوں کی آگ جب بھڑکے گی تو ہوگا بہت
ساری بستی کے لیے اک ہی شرارہ دیکھنا

میں پوری جان آ گئی تھی۔ انھوں نے اپنی غزل پوری
جناب رحمت اللہ سلیم صاحب کو دعوتِ کلام دی اِن
ردِ بساط سے چند شعر دیکھنا ؎

پینے پلانے لگتے ہیں    ہم بھی نفرتوں سے تنگ ہیں

ان کے بعد قیصر عالم صدیقی آئے اور "خون کی ایک بوند"
کے عنوان سے نظم پیش کی۔ نظم کیا تھی پیغام جہاد تھا جو انھوں
نے ارضِ فلسطین پر ڈھائے ہوئے مظالم کے خلاف دیا تھا۔

تازہ واردانِ بساط میں ایک نام منور مرزا کا بھی آیا
جن کے پاس بہرطاقات فن مصوری پہلے ہی موجود تھا بطور
شاعر مترنم آ کر اپنے ہر فن مولیٰ ہونے کا ثبوت دیا۔ ؎

گذرے ہوئے لمحوں سے مت چراؤ آنکھیں
گذرے ہوئے لمحے تو یاد آئیں گے

اب فیاض وردگ صاحب کی باری تھی انھوں نے عمدہ
ستھرے اشعار کو خوش خلقی سے پیش کیا۔ آپ بھی دیکھیے تو ؎

کیسے کھلیں گے پھول محبت کے سوچئے
نفرت سے دل کا باغ تو ویران ہوگیا

کئی سال پہلے ہندوستان کے معروف شاعر کا ایک

قطعہ پڑھا تھا جس کا یہ مصرعہ بہت مشہور ہوا کہ ہر وقت میری زبان پر رہتا ہے۔ آج بھی تکرار لفظ سے خوبصورت معنی پیدا کرنے والے کئی اشعار سننے کو ملے۔ درج ذیل اشعار آپ کی توجہ چاہتے ہیں۔

(۱) اے نازؔ محبت سے کہ ہم ناز اٹھائیں گے
ہم پہ زمانہ اب جلتا ہے تو جلنے دو

(نازؔ فتحپوری)

(۲) نہ لے مجھ سے قسم تیری قسم یوں بھی ہے اور یوں بھی
مجھے تم سے محبت اے صنم یوں بھی ہے اور یوں بھی
کرم بخشے تو ہے کرم تیرا نہ بخشے تو کرم تیرا
بہر صورت سر تسلیم خم یوں بھی ہے اور یوں بھی
رہینگے ہم تو اے طالبؔ حیات موت کے طالب
نتیجہ زندگانی کا عدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

(یونس طالبؔ)

(۳) جس دن سے قمرؔ دیکھ لیا حسنِ قمر کو
آنکھوں سے مری دور وہ منظر نہیں ہوتا (ایاس قمرؔ)

(۴) یوں تک رہا ہے آدمی ہر آدمی کو آج
جیسے کہ شکار، شکاری پہچان سے
محشرؔ کے بعد پھر کوئی محشر نہ آئے گا
مجھ پر یقیں نہیں ہے تو پوچھو قرآن سے (محشرؔ افغانی)

جناب محمد حسین صدیقی صاحب اور جناب کیدار ناتھ کیدارؔ نے پنجابی میں خوبصورت کلام پیش کیا مگر سامعین میں اکثریت اردو داں حضرات کی تھی اس کے باوجود انھوں نے کو قبول کروا کرنے کے فن نے کلام کا مرکزی خیال سمجھنے میں سامعین کی مدد کی اور سامعین داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔ خورشید مظفر صاحب کی دانشوری و علمیت کا کون منکر ہوگا وہ ایسے ایسے مضامین اپنے کلام میں باندھتے ہیں کہ خوش ہو جائیے۔ تخیل کا ساتھ انھیں الفاظ بھی عطا کریں تو سامعین پر حکمت کے خزانے کھل جائیں۔

ہو فوقیت زباں پہ مذہب کی اے خدا
بن جائے اس جہاں میں اخوت کی اک مثال

یا

وعدہ کر کے مکر جانا ادا ان کی ہے
ان کی ہر بات پہ مر جانا ہے شیوہ میرا

جناب عبداللہ ساجدؔ کے یہاں حکمت و ادب کا حسین امتزاج بدرجہ اتم موجود ہے۔ سائنس کے سند یافتہ شاعر جدید کے کلام میں نازک خیالات کی آئینہ داری انھیں کا حصہ ہے۔ آپ خود ہی فیصلہ کیجئے۔

دور جوانی کی سرحد سے گزرا ہے ابھی
تو پکارے تو پلٹ آئے گا نشہ ابھی
خواہشوں کی وحشتیں چبھتی ہیں میرے جسم میں
زندگی صحرا میں آوارہ بگولہ ہے ابھی

جناب نورؔ پرکار آزاد نظم کے شاعر ہیں۔ طرحی مشاعرہ ہو یا غیر طرحی وہ صرف نظم کہتے ہیں۔ نظم میں طرح باندھنا اساتذۂ وقت کو انگشت بدنداں ہونے پر مجبور کر دیتی ہے وہ پوری نظم پڑھیں یا کوئی بند اپنے گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔

بات تو کچھ بھی بات فقط اتنی سی تھی
کہ ہم میں تم میں کوئی ربط شناسائی نہ تھا

[illegible]

ات تو کچھ بھی نہ تھی بات فقط اتنی سی تھی !
ہم نے تمہیں دیکھا تھا کبھی تم نے ہمیں کبھی چاہا تھا کبھی

ر نور پرکار واحد نظم کے شاعر ہیں تو محترمہ مسرت جبین
بت میں پہلی صاحب کتاب شاعرہ ہیں۔ درد، اذیت،
، تنہائی اور یادیں ان کی شاعری کے موضوع ہیں۔

برسے ہے تو تو عجب کچھ سے ہے بکھا بھی اور پت جھڑ بھی
ز بسے تو یوں لگتا ہے بدلا پہلو موسم کا
ز جھم جھم مجھ سے مانگ کے آنسو سارے جہاں پہ برسے
بن نے ہاتھ میں سے کر دیکھا پہلا آنسو موسم کا

شاہد رتلامی صاحب کا شمار کویت کے استاد
ں کیا جاتا ہے۔ اکثر چھوٹی بحر میں شعر کہتے ہیں اور خو
ں۔ ان کے اشعار میں مزدور طبقے کی آواز پوشیدہ
ہے۔ ؎

جینی ایک یزیدی دونوں اپنے بازو سے نکلے
اپنی تدبیر سے تقدیر بدلنے والو
لے کے کشکول کھڑے کیوں ہو بستر اگے
شدتِ غم سے بند تھیں آنکھیں
لوگ سمجھے کہ سو رہا ہوں میں

کویت کے دوسرے استاد شعراء میں ایک نام باقی
ری کا ہے جو غزل کے شاعر ہیں اور ان کے کلام کے
رے منظر عام پر آچکے ہیں۔ بند سنج واقع ہوئے ہیں
ر بات کو خوشی میں ڈھالتے ہیں۔ ؎
لہو نہ عتاب میں رکھنا خون بہ رنگ بھی شامل ہیں رکھنا
انا نہ نشی رکھنا بھی

[illegible]
نیاز بنارسی مشاقِ عروض کے ماہر ہیں اور فنِ شعر گوئی
میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ ؎

ذروں کا درد روح میں تحلیل ہو گیا
یہ مادہ حیات کی تاویل ہو گیا

کہنہ مشق شاعروں میں جناب عبدالمجید ہوش کا نام سر
فہرست ہے۔

یارب کسی کے عشق نے کیا کیا دیا مجھے
غم کیا دیا کہ درد کا دریا دیا مجھے

جیسے اشعار سے ان کا کلام مرقع ہے وہ غزل کے شاعر
ہیں اور رومان ان کے کلام کا خاصہ ہے۔ روایت کے پاسدار
اور جدیدیت کے علمبردار شاعر اشرف شاد صاحب کے پاس
طرزِ ادا کی وہ خوبی بھی موجود ہے جو سامعین کو اپنے ساتھ لے
کر چلتی ہے۔ جدیدیت اور روایت کے الگ الگ رنگ
دیکھئے۔ ؎

میری اذیتوں کا سفر ختم ہو گیا
اب اسکے زخم دیکھنا اچھا لگا مجھے

؎ سوچوں کو خود پسندی کی دیمک لگی کبھی
جھوٹی انا کے روگ کا کیڑا لگا مجھے

یا تمہارے عارض و لب پہ شفق سلگتی ہے
تمہاری آنکھ میں خوں رنگ دیپ جلتے ہیں

ان شعراء کے علاوہ جن شعراء کے کلام کو داد ملی ان کے
اسمائے گرامی و اشعار کچھ اس طرح ہیں۔

(۱) کچھ نہ کچھ کہنے پہ کہہ گئی کیا کیا
یہ نقطہ اپنی کام کر آئی (انتخاب عظمی)

(۳) میں تیرا ذکر کروں اور تیرا نام نہ لوں
کہاں پہ چھوڑ دیا ہے کسی نے لا کے مجھے (راز مجوری)

(۲) زمانہ گزرے کہاں آگیا ہے
دروں سے گردِ دل کی حالت تو دیکھو (عمران حسامی)

(۴) ایک مدت سے مجھے اپنے ہی دل کی تلاش
ہاں یہیں میں نے کھویا تھا ترے در کے آگے (امانت علی لمان)

اِس شان سے وہ کرتا ہے انکارِ محبت
انکار بھی اس کا مجھے اقرار لگے ہے (عاقل بہادر گڑھی)

(۵) کہاں تک ہم بچائیں اپنی کشتی کو حوادث سے
وہاں طوفان ابھرتے ہیں جہاں ساحل سمجھتے ہیں (عبدالمجید نجم)

(۷) ہائے رے مفلسی ترے صدقے
خون تک میں نے بیچ ڈالا ہے (عنبر فیجوری)

(۸) اسے حق ہے کرے وہ سیکڑوں وعدے رقیبوں سے
مگر وعدہ کوئی پورا نہ ہونے دے تو اچھا ہے (رشید سواتی)

(۹) اس نے کلام جس سے کیا بات آگئی
پتھر ہو یا شجر ہو ہر اک بولنے لگا (کمال اظہر)

(۱۰) جہاں تم نے چھوڑا تھا راہِ وفا میں
وہ گمشدہ حامد ابھی تک وہیں ہے (حامد کرتار پوری)

(۱۱) حسن چھپتا نہیں پسِ پردہ
چھوٹی سے نگینے نے [ فرید قریشی
تحر اکبر آبادی ]

(۱۲) دورِ استحصال کا ہے معجزہ
محنتِ زندگی کشاکش عام ہے (وفا صابری)

شاہجہاں جیسی معروف شخصیت تاج کے خالق مگر گمنام ہیں
جناب امتیاز ضیاء اس کے اظہار تشکر ہے یادگار مشاعرہ اختتام کو پہنچا۔

اپریل ۱۹۸۳ء

## اصلاحِ سخن

واحد محسن

| اصلاح کار:- شان بھارتی<br>بلی اوسجرا - ضلع دھنباد۔ بہار ۸۲۸۱۲۱ | ...ے :- ریاض انور<br>ہیڈ ڈیہہ۔ پی او بھاگا دھنباد بہار ۸۲۸۳۰۱ |
|---|---|

...الے نظر آئے نہ کیپڑے
...ے ملنا بھی گناہ سے لگے
...ں بھی خود داری نہ رکھنا

پہلا مصرعہ وزن سے خارج تھا۔

...تم بھی ہو اندھی گلی کے
...یسا تھ عیاری نہ رکھنا
...نوسے

کسی کے ساتھ عیاری نہ رکھنے سے اندھی گلی میں کیا مدد
مل سکتی ہے لیکن ایک جگنو کی مدھم سی روشنی راستے کا
تعین کرنے میں معاون ہو سکتی ہے۔

...سر اٹھائے کب تلک تم
...دں سے کبھی یاری نہ رکھنا

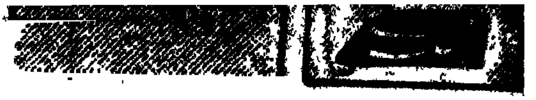
شعر عمدہ ہے مگر لفظ "تلک" ان دنوں متروک ہے۔

انور
...ن کے خواہاں تو دل میں
...ی چنگاری نہ رکھنا

غزل ہٰذا میں مقطع کی کمی تھی۔ اصلاح سے یہ کمی پوری کر دی
گئی ہے نیز "دل میں" کا ٹکڑا بھرتی کا تھا۔

[شان بھارتی]

> نوٹ:- ریاض انور کی یہ غزل ۱۰ اشعار پر مشتمل تھی جس میں سے ۵ اشعار اصلاحِ سخن کے تحت اگست ۱۹۹۲ء کے شمارے میں نذرِ قارئین ہو چکے ہیں۔



# پاکستان اور اس کا سیاسی بحران

پاکستان کے سیاسی بحران کے تعلق سے یوں تو
اب تک کئی کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ مشتاق احمد کی
تصنیف
پاکستان کی بحران زدہ سیاست کا ایک بہتر جائزہ اور تجزیہ
ہے۔ پاکستان کی تخلیق کے چند برس بعد ہی وہاں جمہوری
اداروں کو وقفے وقفے سے جس طرح تباہ برباد کیا گیا وہ
ایک المناک داستان ہے اور پاکستانی قوم کا ایک کربناک
المیہ ہے۔ جمہوری اداروں کی تخریب کاری اور تباہی میں پاکستان
کے سیاسی لیڈروں اور فوجی حکمرانوں نے گذشتہ ۴۰ برسوں
کے دوران جو خصوصی کردار ادا کیا ہے ان کا تجزیہ مشتاق احمد
نے کسی جانبداری اور تعصب سے بالاتر ہو کر کیا ہے۔

پاکستان اور پاکستانی قوم کا المیہ یہ رہا ہے کہ
وہاں کسی بھی جمہوری حکومت کو پنپنے نہیں دیا گیا۔ گذشتہ ۴۰
برسوں کے دوران پاکستان پر کوئی ۲۲ برس مارشل لا حکومت
مسلط رہی ہے۔

پاکستان میں نظامِ مصطفےٰ یا نظامِ اسلام کے نفاذ کے
بہانے جو مارشل لا حکومت گذشتہ دس برس سے قائم ہے وہ
بھی ایک بڑے سیاسی ڈھونگ سے زیادہ کچھ نہیں ہے
یہ احساس مشتاق احمد کی تصنیف کے مطالعہ کے بعد شدید
ہو جاتا ہے۔

پاکستان کی موجودہ وفاقی قومی اسمبلی (پارلیمنٹ)
سے ... میں ... ۲۴۲ ممبر رکنی ایوان
میں ۱۲۲ ارکان بڑے بڑے زمیندار اور سابقہ جاگیر
نواب ہیں۔ ۵۰ ارکان بڑے بڑے تاجر اور صنعت کار
جو کہ بڑی بڑی اراضیات و املاک کے مالک بھی ہیں
۴۰ ارکان میں وکلا، ڈاکٹرس، انجینئرس اور علماء شا
مصنف کے بموجب پاکستان کی ہر سول اور
حکومت میں زمیندار، صنعت کار، اور تاجر طبقہ حاوی
اور حکومت اور انتظامیہ میں انھیں مفادات حاصلہ کے
افراد کا غلبہ رہا ہے۔

پاکستان میں سماجی عدم مساوات، معاشی تفا
اور قومی غربت و افلاس کی صورت حال افسوسناک
آج بھی وہی کچھ ہے جو آزادی سے قبل تھی کیونکہ اب
ہوئی ترقیات کے فوائد سے استفادہ صرف انھیں د
مند طبقات نے کیا ہے جو پاکستان کے قیام کے بعد
حکومت اور انتظامیہ کو اپنے شکنجوں میں جکڑے ہو
پاکستان میں ۳ لاکھ ۳ ہزار ۸۶۷ ایسے
ہیں جو کہ ۲۵ ایکڑ سے زائد یا ہزار یا کئی ہزار ایکڑ
اراضی کے مالک ہیں۔ ان میں سے کوئی ۱۴ ہزار ایسے
ہیں جو ۱۵۰ ایکڑ سے زائد اراضی کے مالک ہیں اور جن
ترین ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور اعظم ترین آمدنی ایک کروڑ
سے بھی زائد ہے۔

پاکستان میں تقریباً ۲۶ ہزار ڈاکٹرس
سے مشورے کی فیس ۵۰ روپیہ تا ۵۰۰ روپیہ کے
ہے۔ آپریشن کے چارجس ۳ ہزار روپیہ سے دس ہز
اپ

ہوتے لیکن کسی ہسپتال میں یا نرسنگ ہوم میں ان کو کام
ماہر ڈیڑھ ہزار روپیہ یومیہ ہوتی ہے۔ پاکستان
کی سالانہ آمدنی کا زیادہ سے زیادہ اوسط دو
ڈالر ہے وہ علاج معالجے کی اس بھاری قیمت کی
ہو سکتی لیکن پاکستان میں چاہے کسی کی آمدنی چاہے
اسے بھی ڈاکٹر کی فیس کی اور علاج کی وہی فیس ادا
نی ہے جو کہ کسی دولت مند کو ادا کرنی پڑتی ہے
ں کو مریض کی ماہانہ آمدنی سے کوئی غرض نہیں ہوتی
روزانہ اپنی کلینک میں چند گھنٹے بیٹھ کر روزانہ
تا تین ہزار روپیہ گھر لے جانے کی فکر ہوتی

مسٹر مشتاق احمد جو پاکستان کے تعلق سے پہلے بھی
ار کتابیں لکھ چکے ہیں وہ ہندوستانی ریاست
میں بھیونڈی کے مقام پر پیدا ہوئے تھے اور
بنگلوا انڈین اردو ہائی اسکول میں تعلیم مکمل کرنے
بمبئی یونیورسٹی سے گریجویشن مکمل کیا تھا ۱۹۴۷ء میں
طانیہ گئے اور لندن میں اسکول آف اکنامکس سے
سائنس میں ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی ان کے
میں پولیٹیکل سائنس کے عالمی شہرت یافتہ پروفیسر
لاسکی بھی تھے۔

مسٹر مشتاق احمد برطانیہ سے ہندوستان
کے فوراً بعد پاکستان منتقل ہو گئے اور چند برس
ٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرس سے وابستہ
ہے۔

۱۹۵۱ء میں وہ امریکہ گئے اور کولمبیا یونیورسٹی
میں انٹرنیشنل ایفیئرز کے موضوع پر پروفیسر ... کے ساتھ
میں کام کیا اور ماسٹرس ڈگری حاصل کی وہ پاکستان کے
کئی انگریزی روزناموں رسالوں کی ادارت سے بھی وابستہ
رہے جن میں پاکستان کا ممتاز انگریزی روزنامہ
"ڈان" بھی شامل ہے۔

مسٹر مشتاق احمد نے پاکستان کی سیاست اور
پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بارے میں کئی اہم کتابیں اور
مضامین لکھے کیونکہ انھیں پاکستان میں حکمران شخصیتوں سے
ملاقات اور بات چیت کے مواقع حاصل رہے۔

نوٹ:۔ ادارہ جناب مرتضیٰ فقیہ کا مشکور ہے کہ انھوں نے ہمیں یہ کتاب
پڑھنے کو دی اور ہم نے اس پر تبصرہ پیش کیا ہے۔

# غزل

## نعیم پرکار

دوستی تک ہی مراسم ہوں تو بہتر ہوگا
ٹوٹ جانا ابھی میرے ضبط سے باہر ہوگا
میں نے اخلاص میں یہ سوچ کے کھایا ہے فریب
میرا محسن ہے وہ قاتل مرا کیوں کر ہوگا
میرے اشکوں پہ نہ ہنسے ذرا زمانے والو
پھیل جائے گا یہ دریا تو سمندر ہوگا
کیوں ترے شہر کا قاضی نہیں کرتا انصاف
آدمی ہو نہیں سکتا کوئی پتھر ہوگا
زندگی آ مرے خوابوں کی حقیقت بن کر
تیرے آنے سے ہر اک لمحہ معطر ہوگا

[illegible]

[illegible] جونیر کالج وہور [illegible] میں سالانہ تقسیم انعامات
[illegible] منعقد کی گئی۔ اسی پارٹی میں وہور کے
[illegible] سال سے تعلیم و تدریس میں انتھک خدمات انجام
دینے والے وہور ہائی اسکول کے پرنسپل جناب این۔ اے
[illegible] احمد صاحب کو بھی الوداع کیا گیا۔ گاؤں کے ہی ایک رئیس
[illegible] عبدالرشید ایلانے کی صدارت میں منعقدہ اس پارٹی
[illegible] مجمدار ہائی اسکول کے بانی اور کرتا دھرتا جناب عبدالغنی
مجمدار صاحب کے ہاتھوں طلبہ اور واحد صاحب کو انعامات
اور اعزازات دیے گئے اور سارا ڈرامہ ختم ہوا۔

ہم اس ڈرامے کے اول تا آخر سارے سین پڑھ ڈالے اور ہمیں اپنی قوم کی بے حسی اور طوطا چشمی پر افسوس ہوا جس شخص نے اپنے علم و عرفان کے اجالے ۲۶ سال وہور اور اس کے اطراف و اکناف میں بانٹے۔ جس شخص نے اردو ہائی اسکول کو نہ صرف باوقار بنا کر پیش کیا بلکہ اس میں سائنس، آرٹس اور کامرس تینوں فیکلٹیز قائم کرکے اسے جونیر کالج بنایا۔ وہور جیسے چھوٹے سے گاؤں کو ایس۔ ایس سی کا سینٹر بنایا اسے قوم نے کیا دیا؟ طلبہ ہی کی الوداعی پارٹی میں اس کی سبکدوشی کی تقریب ٹھونس دی۔ گاؤں کے ایک رئیس کو مسند صدارت پر بٹھایا اور قصیدے پڑھوائے کیا یہ رویہ تعلیم یافتہ طبقے کی مجرمانہ غفلت کی غمازی نہیں کرتا؟ کیا یہ قوم کی بے حسی اور ناقدری کی کھلی دلیل نہیں ہے؟

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہور اور اس سے ملحق [illegible] کو لازم
ایک الگ ہی شاندار تقریب منعقد کرنا تھا اور اس میں مختلف علاقوں کے ماہرین تعلیم کو بلا کر ان کے ذریعے ان کی خدمات کی قدر پیمائی کی جاتی۔ مگر تعلیم یافتہ طبقے کو بھی ایک فرض ادا کرنا تھا سو وہ ادا کر دیا۔ افسوس ہے

ہماری بے حسی سے آ گئی ہے کہاں ہم کو
خدا شناس تھے کل، آج خود شناس نہیں

معمارِ قوم کہلانے والے اساتذہ کی خدمات کو سراہنے کا یہ انداز بلاشبہ پڑھے لکھے طبقہ کی ایک بے حسی ہے اور کچھ نہیں۔

(اختر عباس۔ بمبئی)

# ضرورتِ اساتذہ

نیشنل اردو ہائی اسکول ہرنئی کو تعلیمی سال ۱۹۸۸-۸۹ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔

۱۔ بی۔ ایس۔ سی۔ بی ایڈ
۲۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ (انگریزی، سوشل اسٹڈیز)
۳۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ (اردو/مراٹھی/ہندی/مراٹھی یا
۴۔ چپراسی (ایس۔ ایس۔ سی اردو)

خواہشمند حضرات عریضے کے ساتھ اسناد کی زیروکس کاپی مکمل نام پتہ، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور مضامین کی تفصیل درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

تنخواہ حکومت سے منظور شدہ اسکیل کے مطابق دی جائے گی۔ انٹرو
کے لئے [illegible] اخراجات [illegible] ——— ہیڈ ماسٹر

نیشنل ہائی اسکول، مقام ہرنئی، تعلقہ داپولی، ضلع رتناگیری

## ؤ تو بھلا

### مسٹر تابڑ توڑ

ور بیگ ۔ حمری ویت، خلیج العرب

۔ مخلص دوست کی پہچان؟

بڑی مشکل ہے ۔

زندگی کا سب سے بڑا المیہ؟

مخلص دوست کا عدم وجود ۔

احساس کمتری کن لوگوں میں ہوتی ہے؟

جن میں خود اعتمادی نہ ہو۔

ن قاضی ۔ واشی / نئی بمبئی

زندگی کیا ہے؟

ندگی زندہ دلی کا نام ہے ۔

جنت کیا ہے؟

نیکیوں کا صلہ ۔

جہنم کیا ہے؟

اعمالی کی سزا ۔

حسینی میاں مجاور ۔ ڈونگری / بمبئی ۹

ن اور دنیا میں کونسی چیز افضل ہے؟

ینداروں کے لئے دین اور بے دینوں

ے لئے دنیا ۔

یسے جانا جائے گا کون اچھا ہے کون برا؟

ملاقات کیجئے خود بخود ظاہر ہو جائے گا ۔

ساعار کسے کہتے ہیں؟

[illegible]

زبان سے اردو میں آیا ہے ۔ فارسی میں یہ روسی زبان سے آیا ۔ تینوں زبانوں میں اس کے ایک ہی معنٰی ہیں ۔

★ انوار احمد عبدالرحمٰن ۔ سالگاؤں کر / چیتا کیمپ ٹرامبے

سوال :۔ کبھی تو دن بڑے، کبھی راتیں ۔ آخر وہ وقت کب آتا ہے جب دن رات برابر ہو جاتے ہیں؟

ج :۔ ۲۱ر مارچ اور ۲۳ر ستمبر

سوال :۔ ہندوستان میں ریڈیو کی شروعات کب ہوئی؟ اور ٹیلیویژن کب سے؟

ج :۔ آل انڈیا ریڈیو ۳ر جون ۱۹۳۶ء سے کام کر رہا ہے اور پہلا ٹیلیویژن اسٹیشن دہلی میں ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۹ء میں قائم ہوا ۔

★ عاشق علی ٹیلر ۔ ٹرامبے / بمبئی ۸۸

سوال :۔ ٹیلر مشین کی ایجاد کس نے اور کب کی ۔

ج :۔ سلائی مشین ایلاس ہونے ۱۸۴۶ء میں ایجاد کی ۔

سوال :۔ راہی کو اپنی منزل دور نظر آئے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج :۔ تیز رفتار سواری کا انتظام ۔

★ عارفہ شمس الدین خطیب ۔ اڈری ضلع رائے گڑھ

سوال :۔ وہ کون شاعر ہے جس کے لکھے ہوئے گیت دو مختلف ملکوں میں قومی ترانوں کے طور پر گائے جاتے ہیں؟

ج :۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ۔ آپ کا لکھا ہوا جن گن من ہندوستان کا راشٹریہ گیت ہے تو "امار سونا بنگلہ" بنگلہ دیش کا قومی ترانہ ہے ۔

ماہنامہ خوشبو کا سفر بمبئی

# اخبار و افکار کے آئینے میں

## پونہ مسلم کوکنی انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ

پونہ میں منعقدہ "پونہ کوکنی مسلم انجمن" جلسہ میں دو سو سے زائد مرد و خواتین شریک تھے۔ اس موقع پر بچوں کے مختلف النوع مقابلے منعقد ہوئے۔ جلسہ میں جناب حاجی صاحب ملکیر (انجمن کے تاحیات ممبر) کو شال اور پھول پیش کر کے استقبال کیا گیا۔ اس جلسہ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والوں میں کھوت، مفتی، جھگڑے، پرکار، بھولے، کرنالکر، لوکے براہیم دلوی صاحب کے علاوہ نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ جلسہ پیر محمد انا تھو دیارتھی سبھاگرہ میں ایڈوکیٹ حسن قاضی صاحب کے خصوصی تعاون سے منعقد ہوا تھا۔

اس اجلاس میں تھانہ، رائے گڑھ، رتناگیری اور سندھو درگ اضلاع کے کوکنی حضرات اکٹھا ہوئے تھے پتہ:۔ ۴۲/۷۸۴ - بھوانی پیٹھ پونے ۴۲ ۱۱۰۴۱ ہے۔

## جناب غنی غازی تعلقہ مائناریٹی سیل کے صدر نامزد



بمبئی پردیش کانگرس کمیٹی (آئی) مائناریٹی سیل کے چیرمین پروفیسر جاوید خان (ایم۔ ایل۔ اے) نے جناب غنی غازی کو اسپوں تعلقہ کانگرس کمیٹی (آئی) مائناریٹی سیل کا صدر نامزد کیا ہے۔

انقلاب ۱۰ مارچ

## ڈاکٹر پاؤسکر کے دواخانہ حبیب ہسپتال کا افتتاح

بی کے آر ایم او ڈاکٹر عبدالسلام پاؤسکر متوطن گھاٹیولا ضلع رتناگیری کے دواخانہ واقع پرویدن (حبیب) بلڈنگ ٹینک بندر روڈ بمبئی ۹ کا افتتاح مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۲ء کی صبح انعقاد پذیر ہوا۔ اس موقع پر پاؤسکر برادری کے تمام بزرگ اور گھاٹیولا کی ممتاز ہستیوں کے علاوہ بمبئی کے نامور ڈاکٹروں نے شرکت کر کے ڈاکٹر پاؤسکر کو مبارکباد اور دعائیں دی۔

ڈاکٹر پاؤسکر ان کے وطن گھاٹیولا میں اولین مسلم ڈاکٹر تو ان کے بھائی جناب اسمٰعیل پاؤسکر کو اولین سند یافتہ انجنیر ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا پاؤسکر کے ہاتھوں میں شفا عطا فرمائے اور مریضوں کو فیض پہنچے۔ راحت نصیب ہو۔

## مسلم ایمبولنس کا جدید مرکز تشخیص

جدید ترین طبی آلات اور کمپیوٹر سے لیس تشخیص کے ایک مرکز مسلم ایمبولنس سوسائٹی نے ۱۴۱۔ زکریا مسجد اسٹریٹ میں قائم کیا ہے۔ یہ مرکز بلا تفریق مذہب و ملت ہر طبقے لوگوں کے لئے کھلا رہے گا۔

اس مرکز تشخیص امراض کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بمبئی کے تمام ڈائگنا ئزنگ سنٹر سے بہت ہی کم چارج لیا جائے۔ پیشاب خون کی جانچ و تجزیہ کے ساتھ ساتھ جدید ترین ایکسرے مشین ہے جس کا ایکسرے بھی بہت ہی کم معاوضہ پر نکالنے کا انتظام ہے۔

**تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں ارسال فرمائیے**
**ادارہ**

ماہنامہ عرفان حق

۲۰ فروری ۸۸ء کو بزم کی ۲۳ ویں نشست گورنمنٹ پارٹمنٹ
ل، صفیہ زبیر روڈ بلبئی ۸ میں ہوئی صدارت معین الدین ملا صاحب نے فرمائی۔
نظامت کے فرائض جناب منور رتناگروی نے انجام دیئے۔

مصرعِ طرح :- "مجھے یقین دلاؤ بہار آئی ہے"

معین الدین ملا :- بہت ہے شور گلستاں میں اس کی آمد کا
مجھے یقین دلاؤ بہار آئی ہے

...ہستہ مہسلائی :- نئے زمانے کی آراستہ مجالس میں
حیا حجاب کی چادر اتار آئی ہے

...سودا انجم :- عروج پر ہے یہاں ہر کلی کا ذوقِ نمو
حیا بھی شوق میں آنچل اتار آئی ہے

...بشر رتناگروی :- پیام وصل کہاں کا، تلاش میں میری
یہ سن رہا ہوں شبِ انتظار آئی ہے

...سنر آذر :- مزاج پوچھنے ہم بے وطن اسیروں کا
قفس میں رحمتِ پروردگار آئی ہے

...دالحسن ماہر :- سوالی آیا ہے دروازہ کھول کر دیکھو
اٹھو کہ رحمتِ پروردگار آئی ہے

...حمد محسن :- کسی کے ہاتھ پہ سرخی حنا کی اتری ہے
کسی کی ذات مگر سوئے دار آئی ہے

...ناز کیفی :- نظر نظر ہے۔ نظر کی نظر نہیں ملتی
نظر نواز نظر سا شکار آئی ہے

...رتناگروی :- میری تباہی و بربادی کا پیام لئے
غموں کی ڈولی بدوش کہار آئی ہے

...کیفی :- ہوا ہے ختم کہاں پر یہ خوشبوؤں کا سفر
ارا کی خاک سر رہ گزار آئی ہے

...ہم کرلوی :- وہ مجھ سے دور نسیم اور میں یہاں تنہا
سکون لوٹنے فصلِ بہار آئی ہے

...یل ۸۸ء

...ی کی ماتھے کی اپنا حق پرستوں سے
پناہ گاہ میں عصمت اتار آئی ہے

## دوحہ (خلیج العرب) انڈو قطر مشاعرہ

۱۸ فروری ۸۸ء شب میں ۸ بجے دوحہ شیرٹن ہوٹل کے المجلس ہال میں انڈو قطر اردو مرکز کے زیر اہتمام ایک شاندار انڈو قطر مشاعرہ منعقد ہوا۔ ہندوستانی سفیر مقیم قطر عالی جناب سریندر لال ملک نے مشاعرہ کی صدارت فرمائی (آپ شاعر بھی ہیں) ان کے شعری مجموعہ "سنگم گنگا جمنا کا" کی اجرائی عمل میں آئی۔

مشاعرے میں قطر کے وزیر محنت و سماجی امور عالیجناب علی بن احمد الانصاری بطور مہمانِ خصوصی شریک تھے مشاعرہ کی نظامت ہندوستان کے معروف ترین ناظم مشاعرہ پروفیسر ملک زادہ منظور احمد صاحب تھے۔ مشاعرہ میں جن شعرائے کرام نے شرکت کی ان میں ممتاز بنگوی، بیکل اتساہی، کلیم عاجز، کنور مہندر سنگھ بیدی، ندا فاضلی، بشیر رشن فاکر، وسیم بریلوی، راحت اندوری، ہلال سیوہاروی، سعید شہیدی، ممتاز راشد، عیسیٰ نشتر ترکی، شجاع خاور، اظہر عنانی، اور کوکن کے جواں سال شاعر آتر سو پاروی بھی شامل تھے۔

اس موقع پر کوکن کے مشہور و معروف سماجی رہنما جناب علی ایم شمسی صاحب بھی دوحہ قطر میں موجود تھے شریکِ مشاعرہ ہوئے
مشاعرہ کو کامیاب کرانے میں جنہوں نے سعی فرمائی۔ ان میں انڈو قطر اردو مرکز کے اراکین میں جناب محمد سلیمان، اصغر نقوی، حسن چوگلے، باسط ہاشمی، جلیل، خلیل، شریف و سالم علی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

*

## گلستان ویلفیر سوسائٹی بازار محلہ ہرنئی

بازار محلہ ہرنئی، تعلقہ داپولی کے نوجوانوں نے محلہ میں فلاح و بہبودی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی غرض سے گلستان ویلفیر سوسائٹی تشکیل دی جس کی صدارت جناب امان اللہ غفور محلدار، سیکریٹری جناب شہاب الدین حسام الدین نوشیکر، اور خازن کے فرائض جناب یوسف محلدار کے ذمہ ہیں

## موربہ میں کے جی اسکول کو حاجی طاہر جلگاؤنکر کا ڈھائی لاکھ کا عطیہ

نیو موڈرن ایجوکیشن سوسائٹی موربہ ضلع رائے گڑھ کی نگرانی میں جاری ہونیوالے کے جی انگلش اسکول کا سنگ بنیاد بابائے نظام پور حاجی محمد طاہر عثمان جلگاؤنکر کے دستِ مبارک سے رکھا گیا۔ آپنے تعمیر عمارت کے لئے ڈھائی لاکھ روپے کا عطیہ دیا۔ سنگ بنیاد کی تقریب بروز اتوار ۲۱ فروری ۸۸ء کو منعقد ہوئی۔ موربہ کی معروف شخصیت راوت وکیل نے صدارت فرمائی اس یادگار جلسہ میں ڈاکٹر عبدالرحیم اندرے، ڈاکٹر خلیل مقدم، ڈاکٹر شہر یار، ڈاکٹر محمد صالح راوت، ڈاکٹر ایس او دھنشے اور مدیر فوزان سلمان ماہمی، ممبر اسمبلی بھائی ساونت موجود تھے۔ نظامت کے فرائض جناب ریاض آفندی نے انجام دیئے سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر محمد قاسم راوت نے مہمانوں کی گلپوشی کی۔ حاجی محمد طاہر نے کہا کہ موربہ میں مجیز ازاد کی کمی نہیں مگر یہ ثواب میرے مقدر میں تھا جس کے لئے میں ادارہ کا ممنون ہوں۔ بعد میں منشی صاحب نے رسم شکریہ ادا کیا۔

## عورتوں کی تصویر سے معاشرہ بدنام ہوتا ہے

پاکستان میں کوکن برادری کے ممتاز رکن کونسل آف نیوز پیپر ایڈیٹرز جرنلسٹس آف پاکستان کے صدر محترم عزیز مقری نے پاکستان میں پاکیزہ صحافت کے رجحان کو فروغ دینے پر زور دیا۔ آپ نے معاشرے میں عورت کا [illegible] کی تنقید کی۔ عزیز مقری نے کہا کہ یہ کونسل معاشرے میں نفوذ پانے والی اس برائی کے خلاف بھرپور جہاد کرے گی۔ انھوں نے اشتہارات یا رسالوں میں استعمال کی جانے والی عورت کی تصویر کے استعمال کو عورت کی بدنامی کا باعث قرار دیا۔ (مدیر ہفت روزہ عزم کراچی)

## ایک اور اردو ہائی اسکول

شاد آدم شیخ ٹیکنیکل ہائی اسکول جو ۷۴ء سے غیبی نگر بھیونڈی میں ایک شاخ کی حیثیت سے جاری تھا اب وہ نومبر ۸۷ء سے شاد آدم شیخ ٹیکنیکل ہائی اسکول کی شاخ نہیں بلکہ شاد آدم شیخ اردو ہائی اسکول کے نام سے خود مختار ادارہ بنا دیا گیا ہے۔۔۔ جو شاد آدم شیخ ٹرسٹ کی زیر نگرانی چلتا رہے گا۔

اس اسکول میں پانچویں سے دہم تک طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اب تک میٹرک کے ۵ بیچ تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور نتیجہ بھی خاطر خواہ رہا ہے۔ اس اسکول کے سابق انچارج جان عالم ز‌ہیر کو اب اسکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی مساعی جمیلہ سے اسکول کے تعلیمی معیار میں بلندی آگئی ہے۔ ہم انھیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

## کوکن مرکنٹائل بینک کی شاخ کلیان میں

کلیان کے شیئر ہولڈروں اور بینک کے بہی خواہوں کے تعاون سے چند ماہ بعد کلیان میں دی کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک لمیٹیڈ کی شاخ کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ اس بات کا انکشاف بینک کے وائس چیئرمین جناب علی ایم شمسی نے نمائندہ فوزان سے تھانہ میں ملاقات کے دوران کیا۔ وہ یہاں انجمن خیرالاسلام کے سالانہ جشن میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ ریزرو بینک سے ایک مدت کی جدوجہد کے بعد یہ اجازت ملی ہے۔

## ...یم اسناد

...ی ٹرنس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج ...ضلع رائے گڑھ کا سالانہ
...م انعامات مورخہ ۲۲ فروری ۸۸ کو اسکول میں منعقد ہوا۔
...صدارت کے فرائض جناب ...صاحب صدر ...پیش۔
...مہمان خصوصی جناب لائنز ...بھنڈ...تھے۔ ابتداء میں جلسہ
...موتی د... استقبال وتعارف ... نے
...اسکول کمیٹی نے کیا۔ اسکول کی رپورٹ جناب سرفراز خان صاحب
...جلسہ میں طلبہ کے والدین اور دوسرے معزز حضرات کی
...موجود تھی۔ جناب نثار صاحب سلوتری نے حاضرین کا
...اور جلسہ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

## ...اسکولوں کے بچوں کیلئے مفت نصابی کتابیں

...مہاراشٹر کے وزیر تعلیم پروفیسر رام میگھے نے اگلے
...سے ریاست بھر کے شبینہ اسکولوں کے طلبہ کو
...ن کی مفت تقسیم کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔
...بھارتی اور نائٹ اسکول ٹیچران و پرنسپلوں کی ایسوسی ایشن
...سے ملاقات کر کے اس بات پر زور دیا تھا۔ وزیر تعلیم
...یا کہ کسی بھی صورت میں یہ طریقہ بند نہیں کیا جائے گا۔
...بھی یقین دلایا کہ طلبہ کے لئے ٹرینوں اور ریاستی بسوں
...مراعات بھی جاری رکھی جائے گی۔

## ...ٹرسٹ کے سبکدوش ملازمین

...ملازمین جو سبکدوش ہو گئے ہیں یا عنقریب ہونے والے
...ں تو "بھارت درشن" اسکیم کے تحت ہندوستان
...ایک ہزار کی رقم حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات
...ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ دار افسران سے رابطہ

(نامہ نگار: ایچ۔ آر۔ بیرکار)

## مجلہ ہائی اسکول وہور میں جلسۂ تقسیم انعامات و وداعیہ جلسہ

یکم مارچ ۱۹۸۸ء کو مجلہ ہائی اسکول وہور ضلع رائے گڑھ کے وسیع گراؤنڈ پر ایک تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جو تین حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلا حصہ دسویں و بارہویں کے طلبہ و طالبات کے لئے دعائیں، دوسرا اسکول ہذا کا سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات اور تیسرا کڑی اسکول و کالج کے پرنسپل جناب واحد صاحب کو اپنی تدریسی میعاد کی تکمیل کے ضمن میں الوداع۔ دہور کی ایک معزز اور معروف ہستی جناب عبدالرشید احسان نے تقریب کی صدارت فرمائی۔ اسکول کے سینئر ٹیچر جناب مختار احمد فلاحی نے مہمانِ خصوصی و صدرِ جلسہ کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالرشید آتارے نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ صدرِ جلسہ نے اپنے ہاتھوں سے تعلیمی سرگرمیوں اور کھیل کود میں نمایاں کارکردگی کے سلسلے میں انعامات سے نوازا۔ تقسیم انعامات کے بعد دسویں و بارہویں کے طلبہ و طالبات نے بڑے ہی مؤثر انداز میں اپنی جدائی کا تذکرہ کیا۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں میں سے تو ...ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اسماعیل شیخ ناگ نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ اسکول کے ہر دلعزیز ٹیچر جناب غلام محمد پٹیل نے دعاؤں کے ساتھ سحر آفریں انداز میں طلبہ اور طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے محنت وعمل پر زور دیا۔

پروگرام کے اگلے مرحلے میں محترم پرنسپل جناب این اے واحد صاحب کو ان کی سبکدوشی کے ضمن میں منتظمین ادارہ کی جانب سے جناب عبدالغنی مجداد صاحب کے ہاتھوں تحائف سے نوازا گیا۔ اسکول و جونیئر کالج کے اسٹاف کی جانب سے موصوف کو صدر کے ہاتھوں صحیح بخاری شریف جیسا گرانقدر تحفہ دیا گیا۔ اپنی جوابی تقریر میں واحد صاحب نے اپنی ۲۶ سالہ تدریسی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے منتظمین ادارہ کا دل سے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے آخر میں کالج کے ٹیچر جناب درواں محمد یاسین صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض اسکول و جونیئر کالج کے جناب اقبال مستری صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔

## ابیت ہائی اسکول امدادی پروگرام

### ابیت ضلع رتناگری کے ہائی اسکول ساوتری

مادھیامک ودیا مندر میں گذشتہ دو برسوں سے اردو میڈیم بھی شروع ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے موجودہ اسکول کی عمارت ناکافی ہوگئی ہے۔ اسلئے ہائی اسکول بلڈنگ کمیٹی کے [illegible] اور انجم بانو کی قوالی کا ایک شاندار امدادی پروگرام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت نوجوان رہنما اور بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے صاحب کے داماد جناب مشتاق انتولے صاحب نے فرمائی۔ امدادی پروگرام میں علاقہ کوکن کی معروف اور معزز ہستیاں شامل تھیں

جناب قمرالدین شیخ صاحب بمبئی نے دس ہزار حاجی طاہر جلگاؤنکر نے ۵ ہزار اور جناب دہی گرڈے صاحب نے ۵ ہزار روپئے کے عطیات دینے کا اعلان فرمایا۔

عبدالرحیم نشتر

(ساوتری، مادھیامک ودیا مندر، ابیت)

## ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کا پہلا سالانہ جلسۂ عام

۴۔ مارچ ۸۸ء کو ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی ہرنئی، تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کا پہلا سالانہ جلسۂ عام زیر صدارت سوسائٹی کے نائب صدر جناب زین الدین اسماعیل ڈھینکر ۔۔۔ ہائی اسکول ہرنئی کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔

جلسے کا آغاز آٹھویں جماعت کے طالب علم عبدالرؤف جمعدار نے تلاوت قرآن شریف سے کیا۔ سوسائٹی کے سیکریٹری جناب عبدالغنی پاؤسکر نے حاضرین کا استقبال کیا اور کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ خازن الحاج داؤد علی میاں شیمور دھکر نے حسابات اور بجٹ کو اتفاق رائے سے منظور کئے جانے کے بعد دستور العمل میں ترمیمات منظور کی گئیں۔ اور کچھ کمیٹی ممبران کی رحلت پر ان کی جگہ جناب اسحاق سیمرٹ بانکوٹکر بی اے بی ایڈ، جناب ابراہیم داؤد سے ہٹ بعد جناب اسحاق کاؤنکر کو مجلس عاملہ میں شامل کیا گیا۔ جناب عبدالغنی پاؤسکر نے شکریہ ادا کیا۔

اپریل ۸۸ء

## انجمن ندیم ملت کراچی پاکستان
## سالانہ انتخاب عام برائے سال ۱۹۸۸ء

صدر: جناب ایم آئی اے غنی جھگڑے • نائب صدر: حسن یوسف بھئی • جوائنٹ سیکریٹری: اسمٰعیل پٹیکر • خزانچی: قمرالدین اے قا...

ممبران مجلس انتظامیہ: جناب محمد شفیع پوکلے • جناب حسین ... جناب غلام حسین شیخ • جناب ڈاکٹر عبدالحمید ... جناب کیپٹن اسماعیل ساٹھے • جناب عبدالستار مُلّا۔

اعزازی اراکین مجلس انتظامیہ: جناب حاجی محمد یوسف بھئی • جناب مجید شیخ • جناب کمانڈر ایم. ایچ. ڈی خطیب. جناب ابراہیم خلیفہ • جناب حسن مقدم • جناب اے رشید ہوتے

## لانھوں میں قوالی کا پروگرام

۷ فروری ۸۸ء کی شب لانھوں تعلقہ منڈنگڈ ضلع رتناگری میں قوالی کے مقابلہ کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کا انعقاد لانھوں کی بمبئی سوسائٹی کے زیر اہتمام بمبئی میں مقیم نوجوان اور گاؤں والوں نے مشترکہ طور پر کیا، اس قوالی کے پروگرام سے ہونے والی آمدنی امداد برائے اسکول لانھوں کی عمارت فنڈ کو دے دی گئی۔ پروگرام کا آغاز سوسائٹی کے خزانچی جناب آئی ایف دلیلے کی تقریر سے ہوا۔ اس پروگرام میں انور جانی اور آرزو بانو نے چیدہ چیدہ کلام پیش کیا قوال رفیق باورا نے ناظرین کو لوٹ پوٹ کردیا۔ اناؤنسنگ قمر بستوی نے انجام دی۔

## ...تناگیری میں پیٹرو کیمیکلس پروجیکٹ

...ضلع رائے گڈھ کے تھل وائشیت اور ناگوتھنا
...رو کیمیکلس پروجیکٹ کی تعمیر کا آغاز کیا گیا
...گیری کے جتے گڈھ مقام پر تین کروڑ روپے
...میکلس پروجیکٹ کے کام کی شروعات

...ظیم الشان پروجیکٹ کی وجہ سے ضلع رتنا
...عتی ترقی میں قابل قدر اضافہ ہوگا ۔
...بائی سے تیل کے ذخیرے برآمد ہونے پر
...یچے تھل وائشت میں کارخانہ قائم کیا گیا
...روزانہ ۲۰ لاکھ بیرل تیل برآمد ہوتا ہے
...ید تیل کے کنویں دریافت ہو رہے ہیں
...مفید اور کارآمد بنانے کے لئے ناگوتھنا
...وجیکٹ تعمیر ہو رہا ہے جو براعظم ایشیا میں
...پروجیکٹ ہے ۔
...رح اورن (رائگڈھ) میں گیس گرڈ [illegible]
...سو بھی کامیابی کے ساتھ جاری ہے ۔
...کے استعمال سے اور مصنوعی یارن (دھاگہ)
...سکی مائع پیدا کی جاسکتی ہے ۔ ناگوتھنا
...یمیائی عمل جاری ہے جس سے متعدد قسم کی
...ں ہے ۔
...رز کے پروجیکٹ اب ضلع رتناگیری میں
...ے ہیں ۔ اس پروجیکٹ کی ابتدائی [illegible]
...زی حکومت کے آئی [illegible]

سے ناحرکت دفتر ایکشن (سرٹیفکٹ ملتے ہی جتے گڈھ میں تقریباً دس ایکڑ زمین پر یہ پروجیکٹ قائم کیا جائے گا ان درمیان تکنیکی مہارت حاصل کرنے والوں کی تربیت دی جا رہی ہے ۔ یہاں بیرون ملک سے ایتھلین اور پیٹرول آمیز مائع لاکر اس پر کیمیائی عمل کیا جائے گا ۔

اس پروجیکٹ کی مدد سے ضلع رتناگیری اور سندھو درگ میں صنعتی ترقی کے دروازے کھل سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ حکومت کی رہنمائی میں جاری اس پروجیکٹ سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہاں کے کارخانہ دار اور صنعت کار اور سرمایہ دار آگے بڑھیں ۔

جتے گڈھ اور مضافات کے لوگ فضائی آلودگی سے خوف زدہ ہیں مگر یہ پروجیکٹ جے گڈھ کے ٹیکڑی پر قائم ہونے والا ہے اس لئے یہ خوف غیر ضروری ہے ۔

**SEM کی فہرست تیار** ریاستی حکومت نے اسپیشل ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی فہرست مکمل کرلی ہے جو عنقریب شائع کی جائے گی ۔ ایس ۔ ای ۔ ایم بننے کے لئے ریاست کے مختلف مقامات سے ۴۳ ہزار درخواستیں دی گئی تھیں ان میں سے ۸ ہزار درخواستوں کا جائزہ لے کر فہرست تیار کی گئی ہے ۔

### اگلا شمارہ عید نمبر

ماہنامہ نقش کوکن کا اگلا شمارہ مئی جون کا مشترکہ شمارہ ہوگا جسے ہم عید نمبر کی صورت میں حسب سابق ضخیم اور قابل مطالعہ پائیں گے ۔ یہ شمارہ عین عید کے موقع پر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا ۔ ان شاء اللہ ۔ ایڈیٹر

# ہرنئی میں کھیل کے انعامات

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں کھیلوں کے مقابلے میں اول دوم اور سوم آنے والے طلباء اور طالبات کی ہمت افزائی کیلئے ۲۵ جنوری ۱۹۸۸ء کو جناب چپلے صاحب کی زیر صدارت تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد ہوا۔ خصوصی مہمان جناب چاندابار گیر کے ہاتھوں انعامات تقسیم ہوئے۔ آپ نے بچوں کے اسپورٹس کے لئے ۲۰۰ روپے بطور عطیہ مرحمت فرمایا درجہ ہشتم کے طالب علم آصف خاں کو چمپئن آف دی ہائی اسکول کا اعزاز دیا گیا۔

# شریوردھن میں تین روزہ سوشیل گیدرنگ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کی تین روزہ سوشل گیدرنگ ۳۱ دسمبر ۸۷ء سے ۲ جنوری ۸۸ء تک اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ ۳۱ دسمبر ۸۷ء بوقت شب افتتاحیہ تقریب منعقد ہوئی۔ علی ایم شمسی صاحب اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ جبکہ محمود ابراہیم منڈے صاحب نے صدارت فرمائی پروگرام کے آغاز میں طلباء وطالبات نے قرأت، حمد، نعت پیش کی۔ شبیر خطیب صاحب نے مہمان وحاضرین کا خیر مقدم کیا۔ طالبات مہمان محترم کی خدمت میں استقبالیہ گیت بھی پیش کیا۔ لوکل اسکول کمیٹی کے چیرمین عبد الصمد کرڈے صاحب کے ہاتھوں مہمانوں کی گلپوشی کی گئی۔ اسکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر جناب معز بی پی ایس نے اسکول کی کارکردگی کا ایک جائزہ پیش کیا۔ کھیلوں اور تعلیمی میدان میں شاندار کامیابی پانے والے اسٹوڈنٹس اور ٹیچرس کو جناب علی ایم شمسی کے ہاتھوں توصیفی اسناد و انعامات سے نوازا گیا۔

اس موقع پر عبد السمیع بوبیرے صاحب (ایڈیٹر نسیم امید بمبئی)، جناب لطافت قاضی (سائنٹسٹ)، شری دیویندر راؤت اور شریوردھن میونسپلٹی کے صدر شری اننت گوگٹے صاحبان نے بھی تقریریں کیں۔ اشرف گیت کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ پروگرام کے دوسرے دن حاضرین کے لئے ڈرامے، مشاعرے اور دوسرے تفریحی پروگرام پیش

# دکنی اردو اور من آنگن کا اجراء

شعبۂ اردو کے اشاعتی پروگرام کے تحت شعبہ کی دو کتابوں دکنی اردو اور من آنگن کا اجراء بمبئی یونیورسٹی کی وائس چانسلر ڈاکٹر مہرو بنگالی نے ۱۹ دسمبر ۱۹۸۷ء کو بمبئی یونیورسٹی کے کانووکیشن ہال میں کیا۔

دکنی اردو تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل ایک حوالہ جاتی کتاب ہے جسے پروفیسر عبد الستار دلوی نے مرتب کیا ہے۔ من آنگن مرٹھی کا ایک شاہکار ناول ہے اس کے مصنف وشرام بیڈیکر ہیں۔

# سرزمین اڑن پر سنی تبلیغی جماعت کا قیام

۲ فروری ۸۸ء بروز پیر بعد نماز عشاء دیپیرو ری اڑن میں سلطان الاولیاء حضرت سرکار سیدنا مقیم شاہ قادری چشتی کے عرس کے سلسلے میں پہلی بار عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اہالیان اڑن نے کثیر تعداد میں شرکت کی جلسہ کے اختتام پر سراج ملت نے سرزمین اڑن پر مسلک اہل سنت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مقامی اہل علم حضرات سے صلاح و مشورے کے بعد سنی تبلیغی جماعت کے قیام کا اعلان فرمایا۔

# شادی خانہ آبادی

## اسلم پرکار ۔ عائشہ

نیروبی والے جناب شرف الدین پرکار کے فرزند اور نقش کوکن کے اعزازی نمائندے (سعودی عربیہ) جناب عبدالوہاب پرکار کے بھتیجے اسلم پرکار کی شادی برمنگھم (انگلینڈ والے) جناب ہشام الدین پرکار کی دختر عائشہ کے ساتھ ۲۱ رفروری کو نیروبی میں انجام پائی۔ دور دراز سے آئے ہوئے مہمانوں میں عبدالوہاب پرکار صاحب بھی شادی کی تقریب میں شامل تھے۔

## ابوبکر ۔ نفیسہ بیگم

مرحوم جناب قاسم بدرالدین پرکار کی صاحبزادی نفیسہ بیگم کا عقد لندن والے مرحوم جناب ابراہیم محی الدین حوا کے بیٹے ابوبکر کے ہمراہ ۱۳ رمارچ ۸۰ء کو نیروبی میں انجام پایا۔

(مرسلہ شیخ اسمٰعیل نیروبی)

## محمد سلیم ۔ سعیدہ

امین انجینئرنگ اور کوکن کارگو موورس کے مالک جناب امین علی حمدولے کی دختر سعیدہ کی شادی محمد سلیم حسن میاں مقدم کے ساتھ ۲ رمارچ ۸۰ء کو انجمن ہائی اسکول بھٹکل کے گراؤنڈ میں بہ تزک و احتشام انجام پائی۔

---

کسی قوم کے لئے اس سے زیادہ بے عزتی نہیں کہ وہ اپنی تاریخ کو بھول جائے اور اپنے بزرگوں کی کمائی کھو دے۔

— سرسید

---

# نقش نواز

گذشتہ دورانِ ماہنامہ نقش کوکن کی خریداری قبول فرماکر اس کی سرپرستی کرنے والے کرم فرما حضرات کا ادارہ شکرگذار ہے۔

## بیرون ہند سالانہ خریدار

- مسز اے شریف انگلینڈ

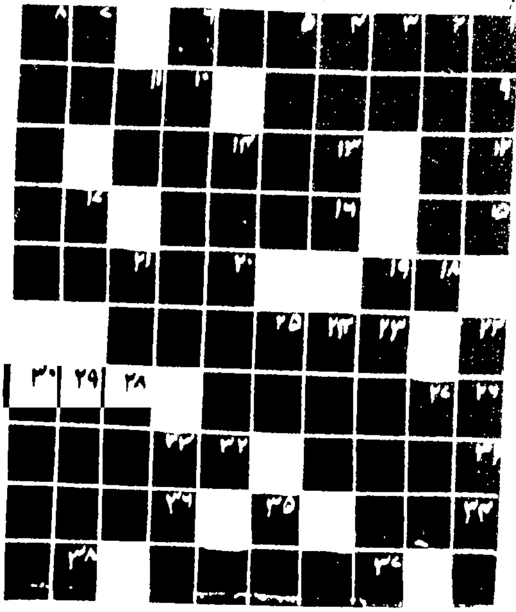
## اندرون ہند سالانہ خریدار

- جناب جیارامے ۔ ستارہ بدرسے ۔ پاوس (رتناگیری)
- الحاج شمس الدین عمر کھاڑی بمبئی ۹
- مولوی الحاج ابرار احمد بمبئی ۸
- پرنسپل انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ بمبئی
- جناب یونس یوسف قاضی بمبئی ۸
- جماعت مسلمین کاسرواڑی پونہ
- جناب تاج الدین قطب الدین وارڈیکر داپولی
- جناب ایم جی ڈلارسے ۔ کلیان
- قیصر معین الدین دابھیلکر (بانکوٹ)

## ڈاکٹر شیخ کو گولڈ میڈل

ڈاکٹر اے ۔ ایم شیخ ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر اور شیخ ہومیو پیتھک میڈیکل کالج بیلگام کے فاؤنڈر چیرمین کو ان کی طبی اور عوامی خدمات کی قدردانی کے طور پر حکومت کرناٹک نے ۲۶ رجنوری ۸۰ء کو منعقدہ جلسۂ اعزازیہ میں گولڈ میڈل سے نوازا۔ جلسہ میں عمائدین شہر کے علاوہ سماجی طبقہ کی ممتاز ہستیاں شریک تھیں۔

## نقش کوہکن علمی ادبی معمہ ۳



**اشارے دائیں سے بائیں:-**

۱۔ دھائیں (۷) کبھی مجگہ (۹) ترکی ٹی (۱۰) کوہِ طور کے قریب ایک شہر اور بحر کا نام (۱۲) حرف ندا (۱۳) ماننا منظور کرنا (۱۵) گدھا (۱۶) لیپ دوا کو پانی وغیرہ میں لگا کر بدن پر لگانا (۱۷) مارنا (۱۸) خون (۲۰) درمیانی (۲۳) شاعروں کی محفل (۲۶) ہار (۲۸) نام (۳۱) بچھڑا (۳۲) دوگنا (۳۴) آسمان (۳۶) لڑائی جنگ (۳۷) کفالت کرنا (۳۸) بُری عادت

**اشارے اوپر سے نیچے:-** ۱۔ منگل ستارہ (۲) بدھ ستارہ (۳) ایک عدد (۴) نبض دیکھنے والا (۵) جس کا باپ مر گیا ہو (۶) تقدیر کی جمع (۷) کپڑا بننے کا کپڑا نالہ ۔وار (۸) ہر دم سدا (۱۱) ہونٹ (۱۴) جامع ہونا (۱۷) ہر جا (۱۸) ممکن کی جمع (۲۱) تو ہی (۲۲) ٹوٹا ہوا شکستہ (۲۴) جوش (۲۵) مال (۲۷) اُمت کی جمع (۲۹) بہت ہوا بیتلا۔
(۳۰) دیر (۳۳) گرانی بوجھ
(۳۵) قطار

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ل | چھ | | ن | ک | و | ک | ش | ق | ن |
| ب | ا | ل | ق | ن | ا | | ر | د | ق |
| | ی | ق | ش | | ج | ک | | ی | ش |
| ن | ا | م | ک | | ب | ا | پ | م | ک |
| ق | | ا | و | ہ | | ر | د | | و |
| ش | | ن | ک | چ | ا | | | ش | ک |
| ک | ش | | ن | ک | و | ک | ش | ق | ن |
| و | ہ | س | | ی | ر | س | ف | ا | |
| ک | | ر | ت | | ا | | ق | و | ع |
| ن | ک | و | ک | ش | ق | ن | | ت | م |

# نقشِ کوہکن علمی وادبی معمہ ۲ کا صحیح حل

# موت کا ایک دن معیّن ہے

**رجس رضوی** انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ بمبئی
ی ہر دلعزیز مثالی معلمہ مسز نرجس رضوی ۲۶ر فروری ۸۸ء
بعارضۂ قلب اچانک کراچی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئیں۔

**ثمان محمد کاپڑی** فیسی سیٹی میڈیکل اسٹور واشی
ی بمبئی کے مالک جناب اشرف کاپڑی کے چاچا جناب
ان محمد کاپڑی متوطن راجے واڑی ہاڈ ضلع رائے گڈھ
روری ۸۸ء کے آخری ہفتہ میں طویل علالت کے
انتقال ہوا۔

**بشیر انصاری** چیف انجینئر اور مہاراشٹر پبلک سروس
یشن کے سابق رکن مسٹر بشیر اے انصاری کا ۵ر مارچ
۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم صابو صدیق ٹیکنیکل ایجوکیشن
یٹی کے رکن تھے۔

**براہیم پالٹے مرحوم** بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی
ے جناب ابراہیم عبداللہ پالٹے (معروف میلاد خواں) یکم مارچ
۸۸ء کو انتقال کر گئے۔

**بدالصمد بوبیرے کو صدمہ** بھیونڈی ضلع تھانہ کی
مور شخصیت جناب عبدالصمد بوبیرے کی اہلیہ کا پچھلے مہینہ
قال ہوگیا۔

**رہو تریک مرحوم** کونڈیولی تعلقہ کھیڈ کے نامور
ل ور کر بھائی سرپنچ اور دلت پنتھر کے خیر خواہ جناب
ب عمر ہو تریک کا ۵ر مارچ ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔
مرحوم فالج کا شکار ہو گئے تھے۔ (نامہ نگار غزالی ماسٹر)

**پٹیل جناب کو صدمہ** دھور ضلع رائے گڑھ کی معزز
و معروف شخصیت اور محبد ہائی اسکول کے ہر دلعزیز استاد
جناب غلام محمد پٹیل کے چچازاد بھائی اور بہنوئی جناب حسین
پٹیل (جو پاکستان میں قیام پذیر تھے) یکم مارچ ۸۸ء کو
رحلت فرما گئے۔

**ابراہیم جنجیرکر مرحوم** موضع وڈرولی تعلقہ مانگاؤں
ضلع رائے گڈھ کے جناب ابراہیم جنجیرکر مختصر سی علالت
(یک روزہ) کے بعد یکم مارچ ۸۸ء کو انتقال کر گئے۔

**ڈاکٹر محبوب کوکاٹے کو صدمہ** ڈاکٹر محبوب کوکاٹے کی نانی
مولانا مرحوم عبدالشکور کی اہلیہ محترمہ کا گذشتہ ماہ میں انتقال ہوا

**مرحوم داؤد عبدالرحمٰن سنگے** ڈاکٹر معید اللہ ہرنیکر
کے خسر داؤد عبدالرحمٰن سنگے کا ۲۹ر فروری کو جیجی بار (مشرقی
افریقہ) میں انتقال ہوا۔

**مرحوم فقیہ ابراہیم** نیروبی (کینیا) والے جناب
فقیہ غلام حسین کے والد محترم جناب فقیہ ابراہیم ۲۳ر فروری
۸۸ء کو نیروبی میں ۸۸ سال کی عمر میں راہیٔ عدم ہو گئے
شیخ اسماعیل نیروبی

**مرحوم ابوبکر غنی مجاور** مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۸۸ء
کو جناب ابوبکر غنی مجاور (متوطن شرگاؤں) کا بمبئی نور ہاسپٹل
میں حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال ہوا۔ ایمبولنس کے
ذریعہ آپ کا جسدِ خاکی شرگاؤں پہنچایا گیا اور سپردِ خاک کیا گیا
(نامہ نگار عبدالمطلب ہرنیکر)

**جناب حشمت علی کو صدمہ**
• بازار محلہ ہرنئی کی متولی جناب غلام محی الدین دالدہ
نگیشوری کے برخوردار اور جناب حشمت علی (مدینہ بیکری

چپلون) کے ۴۲ سالہ نوجوان بھائی یوکر فشنگ کا کاروبار کر رہے تھے ۵؍ فروری ۸۴ء کے دن مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

## مرحومہ فاطمہ بی عبدالرحمٰن جلگاؤنکر

ٹمیر آٹوموبائلس گورے گاؤں کے مالک جناب پرویز سیٹھ حاجی حسن گالسوکر کی نانی فاطمہ بی عبدالرحمٰن جلگاؤنکر کا طویل علالت کے بعد موضع سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ میں ۱۳؍ مارچ ۸۴ء کو انتقال ہوا۔

## رقیہ بی ناخدا

ریٹائرڈ ایجوکیشن انسپکٹر عبدالستار ناخدا کی اہلیہ رقیہ بی کا ۲۹؍ فروری ۸۴ء کو ان کے وطن شر گاؤں رتناگیری میں انتقال ہوگیا۔

## باباؔ ملا مرحوم

جناب اسمٰعیل جوے (ڈاکٹر نظیر جوے کے پدر بزرگوار) کے خالہ زاد بھائی باباؔ ملا متوطن کڈوی ضلع رتناگیری کا ۱۲؍ مارچ ۸۴ء کو جے جے اسپتال بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

## اسمٰعیل کھیرٹکر مرحوم

جناب اے۔ یو۔ کر دیکر جنرل منیجر کوکن بنک کے پھوپھی زاد بھائی اسمٰعیل حسن کھیرٹکر کا ۱۳؍ مارچ ۸۴ء کو ان کے وطن کوڈ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ میں انتقال ہوگیا۔

## حاجی محمد سلیمان گھاوٹے کا انتقال

راہوڑی تھانے کی بزرگ شخصیت حاجی محمد سلیمان گھاوٹے کا انتقال ہوگیا۔ آپ ۸۵ سال کے تھے اور ایک عرصے سے علیل تھے۔

اپریل ۸۴ء

**بیگم صالحہ عابد حسین کا انتقال** ۸؍ جنوری کی رات کو اردو کی مشہور و معروف مصنفہ بیگم صالحہ عابد حسین کا دلی کے ہولی فیملی اسپتال میں دل کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کو کچھ عرصے سے دمے اور بلڈ پریشر کی تکلیف لاحق تھی۔

وہ ۸؍ اگست ۱۹۱۳ء کو خواجہ غلام الثقلین کے گھر مولانا الطاف حسین حالیؔ کی پوتی کے بطن سے پانی پت میں پیدا ہوئیں۔ ۷؍ اپریل ۱۹۳۳ء کو وہ ڈاکٹر سید عابد حسین سے بیاہی گئیں جن کی رفاقت میں ان کا علمی، ادبی ذوق اور پروان چڑھا۔

بیگم صالحہ عابد حسین نے تقریباً ۵۰ کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جن میں ناول، افسانوں کے مجموعے، شخصی خاکوں کے مجموعے، تنقیدی مضامین کے مجموعے، سوانح عمریاں اور ادب اطفال کی کتابیں شامل ہیں۔ وہ کئی اہم کتابوں کی مرتب اور مؤلف بھی ہیں۔

بیگم صالحہ عابد حسین کے علمی ادبی کام کی اہمیت کا اعتراف بہت سے اردو اداروں نے انعام و اعزاز دے کر کیا جن میں ملکی اداروں کے علاوہ کناڈا اور شکاگو کے ادارے بھی شامل ہیں

## The Essence of Religion

A seed — a tiny grain — is put into the ground. From it a migh tree develops. A seed is just a minute particle, and a tree a massi structure. But would it be true to say that the seed is a limited manifestation, and the tree a complete one? No, that is not the nat of the relationship between a seed and a tree. Rather, the seed is essence and the tree its offshoot. And it is the same with thought action. Thought is a seed inside a human being. From it stems count forms of actions. Thought is the essence, actions are its offshoots Again, it would be wrong to think of action as the completion of thought, just as it would be wrong to think of a tree as the comple of a seed.

So it is with God's true religion. It too has an essence, just a has offshoots. The essence of true religion is the belief that God One. Then there are the multiple injunctions of religion; they constitute the offshoots of this selfsame essence. It would be wron say that belief is One God is religion in an incomplete form, and t with all its injunctions and commandments religion becomes complete Monotheism is the essence of true religion. We would underestimate importance were we to think of it as incomplete, with injunctions a edicts presenting a complete picture of religion.

There are only a couple of hundred verses in the Quran which dea with the injunctions of religion. Yet in Islamic jurisprudence we f hundreds of thousands of religious injunctions. Does this mean that Quran is incomplete, and jurisprudence is religion in complete form Not so; the relationship between the Quran and jurisprudence is the same as that between a seed and a tree; the Quran is the essence, jurisprudence its offshoot.

Indeed, Islam has been likened to a tree in the Quran. This is because true Islamic belief first takes root in the heart; from the it spreads to a person's outward actions. It is the same with the individual and society. First, Islam blossoms in the individual; on then can it spread to society. Religion on an individual level is t essence, religion on a mass, social scale the offshoot of that esse

Such is the nature of the relationship between one thing and ano in this world of God: one is the essence of a thing, the other is i offshoot. To bring a thing into existence we have to start with the essence. Only then will the offshoot appear. If we want to see a tr growing before us, we have to plant a seed into the ground, for onl then will a tree blossom and grow. And if we want to see religion flourish in society, it has to first find root in the individual, f it is there that the essence of true religion lies.

### THE BEST CHARITY IS THAT WHICH IS GIVEN TO THE WEAKEST PERSON

Suraqah ibn Malik says that the Prophet once asked him: "Shall I you what the greatest charity is?" "Please do," Suraqah replied. Th Prophet said: "It is to spend upon a daughter who — after being wid

# NEWS/HAPPENINGS

*An ENGLISH MEDIUM SCHOOL has recently been established in Morba, Dist. Raigad, by the NEW MODERN EDUCATION SOCIETY, MORBA. HAJI MOHD.TAHIR USMAN JALGAONKAR (of Nizampur) donated a handsome sum of Rs.1,50,000/- for the school building and laid the foundation stone of the K.G. Classes (to be started soon) on 12th Feb. 1988 at a grand function presided over by Adv.Rawoot Vakil. Prominent personalities like Bhai Sawant (M.L.A.), Dr.A.R.Undre, Dr.Khalil Mukadam, Dr.Shehriar, Dr.Mohd. Saleh Rawoot, Dr.S.O.Dhansay, Salam Mahi, and others graced the occasion. Haji Mohd.Tahir said, "there was no lack of socially conscious and generous people in Morba, but this particular good deed was destined for me, and I am very grateful to the society for it".

Dr.Mohd.Qasim Rawoot, president of the Society, presented bouquets to the honoured guests and Munshi Sahab proposed a vote of thanks.

*Hon'ble Mr.Sushil Kumar Shinde, Minister, Govt. of Maharashtra, inaugurated the WELL EQUIPPED AND COMPUTERISED MUSLIM AMBULANCE SOCIETY DIAGNOSTIC CENTRE (in memory of Late Fatmabai Moosa Patel) at 141, Zakaria Masjid Street, Bombay-9, on 13th Mar.1988. Mr.S.S.Tinaikar, Bombay Municipal Commissioner was the Chief Guest and Mr.Bashir Patel, Municipal Councillor, and Mr.Ajit M.Warty, Additional Municipal Commissioner were the Guestsof Honour at the inauguration ceremony.

This is one of the CHEAPEST Commercial Diagnostic Centre in Bombay, due to the patronage it enjoys of its many well to do well wishers.

*A New Branch of the Kokan Mercantile Co-op. Bank Ltd. is proposed to be opened at Kalyan in Bombay within a few months to facilitate the bank's shareholders and people of Kalyan.

*Dr.Abdus-Salam K.Pawaskar started his medical practice at Ghodapdev, Bombay, on 13th March,1988.

*Dr.Numan Jaffer Tungekar's well equipped Medical Clinic at Mora (near Uran), Dist.Raigad,was inaugurated by Dr.R.V.Gupte, a prominent physician of Mora, on 20th March 1988. Dr.Numan also proposes to set up a larger Medical Health Clinic with diagnostic facilities and arrangements for routine visits by Specialist physicians and surgeons (from Bombay) at Uran, his home-town.

*A Seminar on the life of Maulana Abul Kalam Azad, Ex-President of India, was held under the auspices of the Maharashtra Urdu Academy at the Baitul Hujjaj, Bombay, on 18th and 19th March 1988.

Mr.Brahmananda Reddy, Governor of Maharashtra, presided over the inauguration function. Dr.(Mrs.) Najma Heptullah, M.D., Dr.Rafique Zakaria, Dr.Raziuddin of Trichur University, Dr.Zoe Ansari, Editor of Inquilab daily, and other prominent scholars on Maulana's towering personality and its impact on the Pre and Post Independent India took part in the lively lectures and discussions at the seminar. Dr.(Mrs.) Heptullah stated that the yet unrevealed last 30 pages of Maulana Azad's autobiography will be released soon with due care and precautions.

*Mr.AHMED ABDULLAH MUKADAM of Cape Town recently graduated from the University of Western Cape with a degree of BACHELOR OF PHARMACY.



registered according to Government Law, then the spouse and the children will be entitled to certain shares as the Law allows but it may not be according to Sharia'h.

However, even if you do not register your marriage but have a Will according to Sharia'h this will be recognised by Law and your wishes will be carried out.

WHIMSICAL WILLS

A very important point about drawing up an Islamic Will is that it may not be made according to our whims. We are not to have favourites. In terms of the Holy Qur'an, JUSTICE should be the spirit of the Will. We may not disinherit the rightful heirs (even if they appear to be unworthy in our sight) unless they become Kaafirs-apostates- in which instance they automatically forfeit their Sharia'h rights.

Besides, we dare not question the Wisdom of Almighty Allah:

"Thus it is ordained by Allah, and Allah is All-Knowing, Most-forbearing." (Surah 4, Verse 12)

*SAEEDA D/o Amin Ali Hamdulay to MOHD.SALIM S/o Hasanmiya Mukadam in Bombay on 20th Mar.19

*SHAKEELA D/o Hussainmiya Nevrekar to SALAHUDDIN S/o Late Abdul Latif Hajju in Bombay on 20th Mar. 1988.

*SAMINA D/o Mohd.Afzal Patel MOHD.YUNUS S/o Late Mohd.Amin Mu in Bombay on 31st Mar. 1988.

*FOUZIA D/o Mohd.Ibrahim Kula to ABUBAKKAR S/o Husain Khizar in Bombay on 31st Mar. 1988.

---

A booklet "THIS IS ISLAM" by AHMED B.ZAKARIA, with its object of presenting Islam in its true perspective in brief has been published by the Islamic Cultura Centre (India), a service orient organisation in the cause of Isl It is the first in the series of Islamic publications to be publi by the Centre.

Mr.Ahmed Zakaria,Chairman of Islamic Cultural Centre (India), and a former M.L.A., is schedule to address the World Muslim Cong Karachi beginning on 30th March 1988 where he will be speaking o "Indian Muslims with regard to Mobilisation for Peace at Home a Internationally".

---

**"ANYWAY"**

People are unreasonable,illogical and self-centred.
LOVE THEM anyway.
If you do good,people will accuse you of selfish ulterior motives.
DO GOOD anyway.
If you are successful, you will win false friends and true enemies.
SUCCEED anyway.
Honesty and frankness make you vulnerable.
BE HONEST AND FRANK anyway.
The good you do today will be forgotten tomorrow.
DO GOOD anyway.
The biggest people with the bigg ideas can be shot down by the smallest people with the smalles minds.
THINK BIG anyway.
People favour underdogs but foll only topdogs.
FIGHT FOR SOME UNDERDOGS anyw
What you spend years building ma be destroyed overnight.
BUILD anyway.
Give the world the best you have you'll get kicked in the teeth.
GIVE THE WORLD THE BEST YOU'V
anyw

KOKAN, Apr. 1988

# NAQSHE KOKAN

**English Supplement**

**APRIL 1988**

**44, Jail Road (East), Dongri, Bombay-400 009 (India)**

EDITOR
Dr. Abdul-Karim Naik

ASSOCIATE EDITOR
Capt. F.M. Mistry

CONSULTANT EDITOR
A. Kays

REPRESENTATIVES:
U.K.
I. Bagdadi
SAUDI ARABIA
I. Wangde, A.W. Parker
BAHRAIN
A.R. Sardar
PAKISTAN
H.Y. Bombaywala
EAST AFRICA
Sheikh Ismail
SOUTH AFRICA
Hasan Sayed, A.R. Osman

**SUBSCRIPTION:**

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs. 50/- | Rs. 500/- |
| Pakistan & Middle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| Other Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |

*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors.*




## Have You made a Sharia'h Will?

A Muslim who does not make a Sharia'h Will (Al-Wasiyat) defies the Order of Almighty Allah and invites His wrath. The Holy Qur'an has declared the specified apportioning of shares. Surah Nisah Verse 7:

"There is a portion for men out of what parents and near relatives leave behind, and there is a portion for women out of what parents and near relatives leave behind, whether the amount is small or large, it is a specified portion."

Whoever denies this Law is a Kaafir and whoever does not share his/her inheritance according to Qur'anic injunctions is a Fasiq. If one should ignore this command knowingly, one is destined to the Fire of Hell (vide Surah 4, verse 14).

TOO YOUNG?

Some of us may think that we are too young to make a Will or do not possess anything to make a Will. One does not make a Will everyday. Besides one does not know what he may own tomorrow. He may suddenly inherit millions or may make millions. The Holy Prophet of Islam (s.a.w.) has instructed us to leave a Will under our pillow before we sleep. In other words we should not wait for tomorrow as we do not know whether we will be alive the next morning. Young or old, no one's life can be guaranteed.

Some people think that they can make a temporary Will. There is no such thing. One does not die "temporarily". One can, however, change one's Will as often as one thinks necessary.

LEGALLY 'ILLEGITIMATE'

Islam has its own format of distributing inheritance, known as the Islamic Law of Succession. Even if you do not make a Will, your Inheritance will be automatically distributed according to Qur'anic Law but this will only apply in an Islamic State. In almost all non-Muslim countries this will not be the position. If one does not make a

چیف ایڈیٹر ۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

جوائنٹ ایڈیٹر ۔ نفیسہ محمد مستری

۴۴ ۔ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری
بمبئی ۴۰۰۰۰۹

فون: ۸۶۴۹۶۸ - ۸۶۲۵۷۲

# ماہنامہ نقشِ کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجز۔ نیوز پیپرس ایسوسی ایشن ۔ بمبئی

مئی ۱۹۸۸ء

مامئی جون ۱۹۸۸ء

جلد ۲۷

شمارہ ۵/۶




نقشِ کوکن ایک رسالہ ہی نہیں ایک تحریک ہے۔ یہ صرف ایک جلد نہیں ایک حقیقت ہے کیونکہ ...

• ہم نے کوکن ہال سے متعلق اداریہ کے کالم میں لکھا: کوکن کے چاہنے والوں کے دلوں میں حرکت و عمل کی شمع روشن ہوئی اور نہ صرف حرکت ہوئی بلکہ اس حرکت کی برکت سے ایک خطیر رقم بھی اکٹھا ہو گئی۔ ایک دردمند انسان نے تو مبلغ چار ہزار روپے کوکن ہال کی تعمیر کے لئے عطا کئے۔

• "ہاتھ اٹھائیے" کے عنوان سے اداریہ میں ہم نے اشارہ دیا تھا کہ کوکن میں موجود اردو ہائی اسکولوں / اداروں، انجمنوں اور تنظیموں کو بچے اور رسالے عطیہ کے طور پر ارسال کرنے کی تحریک چلائی جائے جس سے اداروں اور بچوں کو فائدہ ہوگا۔ ہماری آواز پر نہ صرف اندرون ہند بلکہ بیرون ہند سے بھی لبیک کے نعرے بلند ہوئے اور ہمیں خوشی ہے کہ اب کوکن کے متعدد ادارے اس اسکیم سے استفادہ حاصل کر سکیں گے۔

• اساتذہ کی معاشرہ میں قدر و منزلت پر ہم نے گزشتہ شمارہ میں قلم اٹھایا تھا کہ پچیس تیس برس تک درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد جب اساتذہ ریٹائر ہوتے ہیں تو جاتے وقت وہی "تہی دامنی" ہوتی ہے۔ نہ کوئی الوداع کہنے والا نہ کوئی ان کی خدمات کو سراہنے والا۔ اس اداریہ کا ایک خوشگوار اثر ہوا کہ انجمن اسلام گرلس ہائی اسکول بلاسس روڈ بمبئی کی پرنسپل مس رشیدہ ... جب ریٹائر ہوئیں تو ان کے اعزاز میں ایک شاندار الوداعی جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقع پر قدر دانوں نے ان کے نام پر اسکالرشپ فنڈ اکٹھا کیا جو آن کی آن میں ایک لاکھ تک پہونچ گیا۔

نقشِ کوکن کا "عید نمبر" آپ کے ہاتھوں میں ہے اس سے متعلق آپ کی زریں آراء کا انتظار رہے گا۔ مگر ہم ان اصحاب کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں جو نہ صرف نقشِ کوکن بلکہ قوم کی اصلاح کی خاطر تنقید کرتے ہیں اور خلوص دل سے تنقید کرتے ہیں۔ —

کہ ایسی تنقید مستقبل کے لئے مدد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

## اس ماہ کے نقوش



علاوہ ازیں

# مُنتخباتُ القرآن

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ ق

(مسلمانو!) تمہاری اولاد کے (حصوں کے) بارے میں اللہ تم سے کہے رکھتا ہے کہ

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج فَاِنْ

لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ (دیا کرو) پھر اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے بڑھ کر ہوں تو ترکہ میں

كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

ان کا (حصہ) دو تہائی اور اگر

مَا تَرَكَ ج وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً

اکیلی ہو تو اس کو

فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

آدھا۔ اور میت کے ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں سے ہر ایک کو ترکے کا

مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ

چھٹا حصہ اس صورت میں کہ میت کے اولاد ہو۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے وارث

اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

(صرف) ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (باقی باپ کا) لیکن اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے ایک سے زیادہ

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ

بھائی یا بہنیں ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ (مگر یہ حصے) میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائیں۔ تم اپنے

لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط

باپ (دادوں یعنی اصول) اور بیٹوں (پوتوں یعنی فروع) کو نہیں جان سکتے کہ نفع رسانی کے اعتبار سے کون تم سے زیادہ قریب ہے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

(پس اپنی رائے کو دخل نہ دو اور یوں سمجھو کہ حصوں کا قرار) اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے۔ اللہ بے شبہ (سب کچھ) جانتا ہے اور سب

مصلحتوں سے) واقف ہے۔

(پ ۴ النساء)

# لوگ چندہ نہیں دیں گے

چند نوجوان جلسۂ سیرت کا پروگرام بنا رہے تھے ان کا جذبہ یہ تھا کہ جلسہ تاریخی نوعیت کا ہونا چاہیے۔ ایک اخبار کے ایڈیٹر لکھتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کتنا روپیہ خرچ کروگے۔ جواب ملا کہ تقریباً ۵ ہزار روپیہ۔ میں نے کہا اتنی رقم سے ایک اچھی لائبریری کی بنیاد ڈالی جا سکتی ہے جس میں سیرت پر اعلیٰ درجہ کا لٹریچر ہو اور اسی لائبریری میں تعلیم بالغاں کا ایک مرکز بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ جلسہ کی تقریر ہوا میں تحلیل ہو جائے گی۔ لائبریری کا فیض پورے سال بھر لوگوں کو پہنچتا رہے گا۔ نوجوان میری بات کے قائل ہوگئے، تاہم وہ اپنے پروگرام کو بدلنے پر راضی نہیں ہوئے انھوں نے کہا "لیکن لائبریری کے لئے لوگ چندہ نہیں دیں گے جب کہ میلاد النبیؐ کے جلسہ کے لئے آسانی سے رقم فراہم ہو جائے گی۔"

یہ چھوٹا سا واقعہ علامتی طور پر بتاتا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے اٹھتے ہیں وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر انھیں کاموں کی طرف چلے جاتے ہیں جن میں چندہ زیادہ ملتا ہو جن میں شہرت زیادہ ملتی ہو۔ جن میں عوام کی بھیڑ زیادہ اکٹھی ہوتی ہو جن میں فوراً کے فوراً لیڈری حاصل ہو جائے۔ عوام کے اس مزاج کو بدلنے کی واحد صورت یہ ہے کہ ان کے رہنما اپنا مزاج بدلیں۔ وہ ایسے کاموں میں طاقت لگائیں جن میں چندہ نہیں ملتا۔ ایک نسل جب اس طرح قربانی دے گی اس کے بعد ہی وہ وقت آئے گا جب کہ اگلی نسل اس کا پھل پا سکے۔

**زندہ یا مردہ** ایک باہوش ڈرائیور جب گاڑی کو چلاتا ہے تو وہ راستہ کو دیکھتا ہوا گاڑی چلاتا ہے۔ ضرورت کے مطابق وہ کبھی چلتا ہے اور کبھی رک جاتا ہے کبھی آگے بڑھتا ہے اور کبھی پیچھے ہٹ جاتا ہے کبھی سیدھے چلتا ہے اور کبھی دائیں یا بائیں کی طرف مڑ جاتا ہے یہی وہ گاڑی ہے جو کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف پہنچتی ہے اس کے برعکس جو گاڑی ڈرائیور کے بغیر ہی دوڑ رہی ہو وہ بس یک طرفہ طور پر دوڑتی رہے گی۔ اس گاڑی کے ساتھ عقل و شعور شامل نہیں وہ نہ رکے گی اور نہ پیچھے ہٹے گی۔ وہ نہ کہیں مڑے گی اور نہ کبھی سست ہوگی۔ وہ اندھا دھند بس آگے کی طرف دوڑتی رہے گی ایسی گاڑی کا واحد انجام یہ ہے کہ وہ تھوڑی دور چلے اور اس کے بعد ٹکرا کر اپنا خاتمہ کر لے۔

اس مثال سے زندہ اور مردہ انسان کا فرق معلوم ہوتا ہے زندہ انسان باہوش انسان ہے اور مردہ انسان بے ہوش اور بے عقل انسان۔ زندہ اگر کسی وقت بولے گا تو حسب موقع چپ بھی ہو جائے گا۔ وہ اگر چلے گا تو کبھی رک بھی جائے گا۔ وہ اگر آگے بڑھے گا تو حالات کو دیکھ کر پیچھے ہٹ جائے گا۔ وہ اگر تیز دوڑے گا تو اپنی رفتار کبھی سست کرے گا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنی کامیابی تک پہونچ جائے گا۔

اس کے برعکس مردہ انسان وہ ہے جو اس قسم کی سمجھ سے خالی ہو جو بولنے کے بعد چپ نہ ہو سکے جو چلنے کے بعد رکنا نہ جانے ایسا انسان مردہ انسان ہے خدا کی دنیا میں اس کے لئے صرف یہ مقدر ہے کہ وہ تباہی اور بربادی کا ایک نشان بن کر رہ جائے۔

---

**مسز حاجی احمد فقیہ کی جانب سے عطیہ**

---

# تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید

اسلام ہمارا ایک ایسا دین ہے جو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور جس کی ابتدا انفرادی اصلاح اور مقصد اجتماعی فلاح ہے۔ ہمارا یہ لازوال دین فرد کے اخلاق و عادات نظریات و خیالات اور فکر و عمل کی تطہیر و تعمیر کا سامان بہم پہنچا کر ملی مفادات، بین الاقوامی تعلقات، باہمی ربط و ضبط کے زریں اصول پیش کرتا ہے۔ اسلام نے فرد کی اعتقادی اصلاح اور روحانی جِلا کی خاطر تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر، نماز و روزہ کا ایک مربوط سلسلہ قائم کیا اور معاشرے کو معاشی ناہمواریوں اور معاشرتی ناانصافیوں سے پاک کر کے ایک صحت مند اور ترقی پسند سوسائٹی کی داغ بیل ڈالنے کے لیے واضح خطوط متعین کیے۔ اس ضمن میں بیت المال، زکوٰۃ عشر کا نظام قائم کیا اس کے ساتھ ہی عام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب رکھنے اور پاکیزہ بنیادوں پر میل جول بڑھانے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے اسلامی تقاریب، عیدین، حج، محرم، شعبان اور رمضان کے لیے چاند کی رویت کا اصول قائم کیا۔ قرآن حکیم نے چاند کو اوقات کے تعین کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

احادیث کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رویت ہلال معلوم کرنے کے لئے اہتمام فرمایا کرتے تھے اور ماہ رمضان المبارک کے چاند کے لئے یہ اہتمام خصوصی ہوتا تھا۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ

مئی جون ۱۹۸۸ء

حضور نبی کریمؐ رمضان کا چاند دیکھنے کے لئے اس قدر احتیاط فرماتے تھے کہ ماہ شعبان کے دنوں کا شمار کرنے لگتے تھے۔

کتب احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالتؐ میں لوگ عید کا چاند دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے تھے پھر جس شخص کو چاند نظر آجاتا وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی گواہی دیتا اور آپؐ رویت ہلال کا باقاعدہ اعلان فرماتے یا پھر حضرت بلالؓ کو حکم دیتے کہ وہ اعلان کریں کہ چاند ہو گیا ہے۔

حضور اکرمؐ عید کا دن جس اہتمام سے فرماتے تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتا ہے کہ ہجرت کے دوسرے سال بدر کی شاندار فتح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے تو اس سے قریباً آٹھ دن بعد عید الفطر کا دن آیا۔ مسلمانوں پر رمضان کے روزے اسی سال شعبان میں فرض ہوئے تھے۔ یہ مسلمانوں کے لئے اس لحاظ سے بے پناہ مسرت کا موقع تھا کہ کئی واقعات کی خوشیاں جمع ہو گئیں تھیں اور پھر یہ مسلمانوں کی پہلی عید تھی اس سے پہلے مسلمانوں کے پاس اجتماعیت کے ساتھ خوشی منانے کا کوئی ایسا اجتماعی نصب العین موجود نہ تھا۔ رسول اکرمؐ نے عید کا اہتمام خصوصی دلچسپی سے کیا اور اپنا بہترین لباس پہنتے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ کھجور سے افطار فرماتے۔ عید گاہ تشریف لے جاتے۔ عید گاہ سے لوٹ کر بھی کچھ تناول فرماتے۔

ترمذی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک بیان نقل ہوا ہے کہ عید کی نماز کے لئے حضور اکرمؐ پیدل تشریف لے جاتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

# "مردِ مومن" — اقبالؒ کی نظر میں

ایم۔ ایم۔ بیگ

اردو شاعری کا سرسبز و شاداب گلشن گلہائے رنگا رنگ سے مرصع و منقش ہے ہر پھول اپنی جگہ بہت کشش و دلکشی رکھتا ہے۔ مگر کچھ گلہائے نمایاں ایسے بھی ہیں جن میں قوسِ قزح کے رنگ جھلکتے ہیں اور جن کی خوشبو سے فضا معطر و معتبر ہے۔ جن کی بدولت اردو شاعری دیگر زبانوں کی شاعری سے آنکھیں ملا سکتی ہے۔ حکیم الامت علامہ اقبالؒ بھی چمنستان اردو کی انہیں پھولوں میں سے ایک ہیں۔

علامہ اقبالؒ کی شاعری نہ صرف ہماری شعری روایات کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام داخلی و خارجی پہلوؤں کا نفسیاتی تجزیہ بھی کرتی ہے۔ مگر شاعرِ مشرق کی عظمت اور قدر و منزلت کا راز ان کی اسلامی شاعری میں پنہاں ہے۔ ایسی شاعری جسے بعض ادیبوں اور نقادوں نے قرآن و حدیث کی منظوم تشریح سے تعبیر کیا ہے۔ فی الحقیقت اقبالؒ کی شاعری میں قوم کی اصلاح و بیداری کا پیغام ہے۔ ان کا کلام بانگِ درا ہے جو سوئے ہوؤں کو بیدار کرتا ہے۔ انھوں نے اپنی اثر انگیز شاعری سے قوم کی وہ خدمات انجام دی ہیں جو





ایک شعلہ بیان خطیب و آتش نوا واعظ بھی انجام دینے سے قاصر ہے۔ انھوں نے ہماری زبوں حالی کا نہ صرف بنظرِ عمیق جائزہ لیا بلکہ اسباب بتا کر اس کا تریاق بھی سمجھایا۔

اقبال مرحوم کے نزدیک ہمارے درد کا سب سے بڑا درماں یہ ہے کہ ہم سب "مردِ مومن" بن جائیں۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم ان تمام اوصاف سے خود کو آراستہ کریں جو ایک مومن کے شایانِ شان ہے۔ آیئے دیکھیں کہ اقبال مرحوم کا نظریۂ "مردِ مومن" کیا ہے؟

علامہ اقبالؒ کا مردِ مومن قرآنی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ ایک چلتا پھرتا پیکر ہے۔ اس کے شب و روز احکامِ خداوندی کے تابع ہیں۔ وہ اسلام کو نہ صرف ایک مکمل دین مانتا ہے بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات تصور کرتا ہے ؎

"ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت —

ہی وصف کا نام ہے جو انسان کو اپنی ذات کا عرفان
عطا کرتا ہے۔ خودی ہی کائنات میں ہماری برتری و بلندی
کا احساس دلاتی ہے۔ اور ان تمام صفات و اوصاف
سے ہمیں مزین کرنے کی تلقین بھی کرتی ہے جو ہمارے
اشرف المخلوقات ہونے کی ضامن ہیں۔ علامہ اقبالؒ کے
ہی لفظوں میں ؎

خودی کیا ہے؟ رازِ درونِ حیات
خودی کیا ہے؟ بیداریٔ کائنات
ازل سے ہے یہ کشمکش میں اسیر
ہوئی خاکِ آدم میں صورت پذیر

اور

زندگانی ہے صدف قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے

چنانچہ اقبال کا مردِ مومن خودی کے گوہروں سے معمور ہے۔ خودی میں ہی انسان کی عظمت کا راز مضمر ہے ؎

ہے ذوقِ نمود زندگی موت
تعمیرِ خودی میں ہے خدائی
رائی زورِ خودی سے پربت
پربت ضعفِ خودی سے رائی

خودی انسان کو وہ مقام و مرتبہ عطا کرتی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر بھی انسان کی عظمت کے قائل ہو جاتے ہیں ؎

"خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟"

اقبال کا مردِ مومن مثلِ شاہین بلند پرواز۔ اعلیٰ ظرف، سخت کوشش دقت طلب و متحرک رہے۔ وہ مشکلات سے شکست نہیں کھاتا ؎

"شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُردم ہے اگر تو تو نہیں خطرۂ افتاد"

مردِ مومن، مثلِ شاہین عیش و عشرت کی زندگی سے قطعی متنفر ہے۔ اس کا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر نہیں ہے بلکہ پہاڑوں کی چٹانوں پر ہے کیونکہ عیش و عشرت کا راستہ بے عملی۔ آرام طلبی۔ تن آسانی و ذلت و رسوائی کی طرف لے چلتا ہے۔ جو ایک مومن کی شان کے عین منافی ہے۔ دنیاوی جاہ و حشمت کی اسے قطعی پرواہ نہیں ہے وہ بزمِ محفل کے مقابلے میں میدانِ کارزار کو ترجیح دیتا ہے ؎

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق
آ تجھ کو بتادوں میں تقدیرِ امم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

مگر اس کا یہ قطعی مطلب نہیں ہے کہ اقبال کا مردِ مومن جنگجو و فتنہ پرداز ہے۔ وہ تو سراپا اخلاص اور مجسم شرافت ہے ؎

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اقبال کے مردِ مومن کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ وہ مصلحت پسندی کے عیب سے پاک ہے۔ دورِ حاضر کا انسان مصلحت پسندی کا شکار ہے۔

...دگی میں رباکاری، منزنجیری، مکاری اور
...دگی ہے۔ حق پرستی عنقا ہے۔ انسان کا
...ہے اور باطن کچھ ہے۔ مگر

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اور

"ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندری کا طریق

یہی سبب ہے کہ "مرد مومن" عقل پر عشق کو ترجیح
...ہے۔ کیونکہ عقل و ادراک مصلحت پسندی کے
...ہے جو عیاری و ریاکاری کو فروغ دیتی ہے

وہ عقل معیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ ملا ہے نہ زاہد نہ حکیم"

"عقلیت کی پرستش کا ہی نتیجہ ہے کہ انسان نے
...سر زمین پر تو سیر کر رہا ہے مگر محبت۔ اخلاص۔
...ت اخوت جیسے اوصاف سے معری ہے۔

"ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا"

فخر ایشیا کا مرد مومن گفتار کا نہیں کردار کا
...ہے۔ اسے اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ
...ی کی ساخت و پرداخت نیک و صالح اعمال کی
...رہین منت ہے۔ اس کی نگہ بلند۔ سخن دلنواز اور جاں پر
...ہے۔ وہ یقین محکم۔ عمل پیہم۔ محبت فاتح عالم کے
...ل پر عمل پیرا ہے۔ وہ فرسودہ دقیانوسی رسومات
...ہ کنی کرنا چاہتا ہے۔ اس کا نعرہ ہے۔ "جو نقش کہن

تم کو نظر آئے مٹا دو۔ وہ تنگ نظر کا دو اعلان
مشغر ہے

"قوم کیا چیز ہے؟ قوموں کی امامت کیا ہے؟
اس کو کیا جانیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

اقبالؒ کا مرد مومن زمان و مکاں کی قید و بند سے آزاد ہے۔ ذات پات۔ اور علاقائیت کا نظریہ تنگ نظری۔ اور تعصب کا باعث ہوتا ہے۔ پھر بھلا "مرد مومن" ان عیبوں سے اپنا دامن کیونکر داغدار کر سکتا ہے؟ وہ تو اقبالؒ کی ان ہدایات پر۔ کہتا ہے

تو ابھی رہ گزر حیات میں ہے چند مقام سے گزر
مصر و حجاز سے گزر فارس و شام سے گزر

یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانی وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا

ان اوصاف کا مرقع ہے اقبالؒ کا "مرد مومن" کاش ہم ان اوصاف کے عشر عشیر سے بھی اپنی شخصیت کے نگار خانے سجا لیتے۔ ہماری عظمت کا کچھ اور ہی عالم ہوتا۔ تقدیر ہماری مطیع ہوتی کیونکہ

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

## مضمون نگار حضرات سے ....

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمائیے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے۔

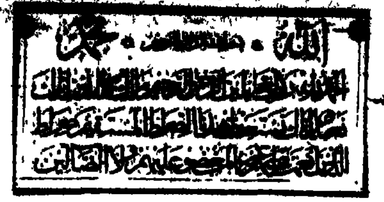
ادارہ

# نوادرات

ایف نو وارد عامی کے قلم سے

(۱) ایک امریکی مصنف مائیکل ایچ ہارٹ نے "THE - 100 AYENKIN OF THE MOSP INPLUENCIA PERSONS·PN MISTORY." ۱۰۰ ر تاریخ کے سب سے زیادہ موثر انسانوں کی درجہ بندی کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے۔ نیویارک کے ناشر اے۔ اینڈ ڈبلیو وییزو بل لائبریری نے مذکورہ کتاب ۱۹۷۸ء میں شائع کی۔ کتاب انگریزی زبان میں لکھی گئی ہے جیسا کہ مولف نے کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ انھوں نے ایسے سو عظیم انسانوں کو منتخب کیا ہے جنھوں نے وسیع اور عریض خطہ کے انسانوں پر اپنا گہرا اثر اور نقوش چھوڑے ہیں اور ان کے اثرات کی وسعت اور عالم پذیری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی درجہ بندی کی ہے اور ان کو ترتیب وار نمبر دیئے ہیں۔ دیباچہ میں انھوں نے اس نکتہ کو واضح کیا ہے کہ ترتیب متعلقہ شخصیت کی عظمت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس شخصیت کے اثر پذیری کی وسعت اور گہرائی کی وجہ سے ہے۔

(۲) کتاب کے سرسری جائزے سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف نے کس قدر محنت، عرق ریزی، اور جانفشانی سے کام لیتے ہوئے منضبط تاریخ کی پوری چھان بین کی ہے اور اپنے نتائج اخذ کئے ہیں۔ اس کتاب کے ساڑھے پانچسو سے کچھ زائد صفحات میں مولف نے اپنے منتخب سو عظیم انسانوں کے حالات نہایت اختصار کے ساتھ اس انداز سے درج کر دیئے ہیں کہ متعلقہ شخصیت کے عظیم کارنامے اور انسانیت اور تاریخ پر ان کی گہری چھاپ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔



(۳) مؤلف نے اپنے اس سو عظیم انسانوں کی فہرست میں اول درجہ رسول کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ دوسرے درجہ پر سر آئزک نیوٹن اور تیسرے درجہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھا ہے۔ ایک امریکی مصنف نے اپنے وسیع مطالعہ اور مشاہدات کے پیش نظر غیر متعصبانہ اور جانب داری سے مبرا رویہ اختیار کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس امتیازی رتبہ کے قابل سمجھا اور اپنے اس فیصلہ کو دنیا کے سامنے کتابی صورت میں مرتب کر کے پیش کیا۔ یہ نہایت ہی قابل قدر بات ہے۔

(۴) انیسویں صدی عیسوی میں بھی برطانیہ کے مشہور مصنف ٹامس کارلائل THOMS CORLYL نے اپنی مشہور کتاب ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ HERO AND HERO WORSHIP میں نہایت تحسین آمیز انداز میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصلی مرتبہ اور عظمت سے مغربی ممالک کے لوگوں کو آشنا کر دیا تھا۔ مرحوم مولانا مہر خاں شہاب کے زبانی روایت کے مطابق سر سید احمد نے اپنے انگلستان کے قیام کے دوران مسٹر کارلائل سے خاص ملاقات کی تھی اور ان کے زوردار قلم سے جو تعریفی کلمات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھے گئے تھے اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہا۔ مسٹر

کارلائل نے صاف طور پر سر سید کو جواب دیا کہ میں نے جو کچھ وہ لکھا۔ آپ کے (یعنی سر سید کے) شکریہ کے لئے نہیں لکھا۔

(۵) مسٹر ہارٹ کی مذکورہ بالا کتاب میں شامل شخصیتوں میں ۱۱ پیشوایان مذہب ہیں جن میں تین ایسے پیغمبر ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیسرے نمبر پر رکھا گیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سولہواں نمبر ہے۔ ماسوا گوتم بدھ، کنفوشیس سینٹ پال اور زرتشت کو بتدریج چوتھے، پانچویں چھٹے اور ۹۴ ویں نمبر پر رکھا گیا ہے سیدنا عمر رضی اللہ کو ۵۱ واں نمبر دیا گیا ہے اس کے برخلاف چنگیز خاں کو ۲۱ ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔

(۶) مؤلف نے خود تیار کردہ خاکے کے مطابق مذکورہ کتاب میں

۳۱ :۔ سائنسداں اور موجدین
۳۰ :۔ سیاسی اور فوجی لیڈران
۱۴ :۔ غیر مذہبی فلسفی
۱۱ :۔ مذہبی پیشوا
۶ :۔ فنی اور ادبی شخصیات
۸ :۔ غیر معروف علاقہ کے کھوج لگانے والے
۱۰۰

کی درجہ بندی کی گئی ہے۔

(نیز قبل از مسیح دور کے شخصیات میں ارسطو اور افلاطون کو بتدریج ۱۰ ویں اور ۴۰ ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ بیسویں صدی کی پندرہ شخصیتوں کو چنا گیا ہے جن میں البرٹ، آئنسٹین، لینن، چین کے ماؤ، الگزینڈر فلیمنگ، ہٹلر، اسٹالن، جے ایف کینیڈی بھی شامل ہیں۔

برصغیر ہند میں سے گوتم بدھ (جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) کے علاوہ اشوکا اور مہاویر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

جیسا کہ مؤلف نے خود لکھ دیا ہے ان عظیم شخصیتوں میں صرف دو عورتیں ہیں۔ یورپ کی ۷۱ شخصیتیں ہیں اور ان میں بھی ۱۸ برطانیہ کی ہیں۔

مؤلف نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ کتاب کی تیاری کے دوران میں کئی حضرات نے دیگر عظیم شخصیات کو ان کے منتخب پہلے سو کے فہرست میں شامل کرنے کی سفارش کی ان میں سے ۱۰ اشخاص کو شامل نہ کرنے کی مؤلف نے اپنی وجوہات کتاب کے اخیر میں درج کی ہیں۔ ان میں ہمارے ملک کے مہاتما گاندھی کا بھی ذکر ہے۔

مؤلف نے سو مزید تاریخی اور عظیم شخصیتوں کی نہ صرف فہرست بنا کر ان کو ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک نمبر دئے ہیں ان میں مہاتما گاندھی کو ۱۳۵ ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں سے سلطان محمد ثانی اور حضرت معاویہؓ کو چن کر علی الترتیب ۱۶۶ واں اور ۱۷۱ واں نمبر دیا گیا ہے۔

(۷) مسٹر ہارٹ کی یہ کتاب نہایت قابل دید ہے اور انگریزی تعلیم یافتہ اور نوجوان طلبہ کے لئے اس کا مطالعہ خاص طور سے مفید ثابت ہوگا۔

# بابا مدرس حضرت سید کمال الدین سید علی قادری مرحوم

از: ابراہیم احمد سند یلکر

قومی سطح پر بعض ایسی شخصیتیں ابھرتی ہیں جو اپنے علم، اپنی دولت، اور خدمتِ خلق سے قومی دھارے کو ایک نئی سمت عطا کرتی ہیں اور کسی نام و نمود کے بغیر اس دنیا سے رخصت ہو جاتی ہیں۔ پھر امتدادِ زمانہ کے ساتھ ان کے کارہائے فیض رساں بھی نظروں سے اوجھل ہونے لگتے ہیں۔ ایسی ہی شخصیتوں میں ایک جید عالم اور خادمِ قوم بابا مدرس حضرت سید کمال الدین سید علی قادری کا شمار ہوتا ہے جو کوکن کی واحد مسلم ریاست "جنجیرہ" کے خطہ میں (جو رائے گڈھ ضلع کے مروڈ شری وردھن اور مہسلہ کے تعلقوں پر مشتمل ہے) انیسویں صدی کے آخری چوتھائی اور بیسویں صدی کے تقریباً نصف حصہ تک اپنی علمی کاوشوں، اور تعلیمی تحریکوں اور اصلاحی کاموں سے اس خطہ کی قومی اور تہذیبی زندگی پر اپنا انمٹ نقش چھوڑ گئے ہیں۔

بابا مدرس کی شخصیت اور آپ کے ناقابلِ فراموش کارنامے آپ کی وفات کے پینتالیس[۴۵] سال بعد بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ ذہن سے مٹتے جا رہے ہیں۔ ایسے لوگ جنھوں نے آپ کو اور آپ کی خدمات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اب گنے چنے ہی رہ گئے ہیں۔ میں نے آپ کو کام کرتے ہوئے دیکھا تھا اور آپ کے کارناموں سے واقف تھا۔ دل میں بارہا یہ خیال آیا کہ اس محسنِ قوم کے کارناموں اور حالات کا جو خاکہ ذہن میں ہے اس کو ضبطِ تحریر میں لا کر نئی نسل کے لئے پیش کروں۔

خوش قسمتی سے حال ہی میں بابا مدرس کے خانوادہ کی ایک علمی شخصیت محبی سید محمد صدیق قادری (ماہر مہسلائی)[ا] کی تحویل میں بابا مدرس کی خود نوشتہ بیاض پڑھنے کا موقعہ ملا۔ بابا مدرس نے آخری عمر میں اپنی قومی زندگی کے واقعات، تعلیمی تحریکات، حکمرانوں کو اور مختلف تقریبات میں پیش کئے ہوئے تہنیت نامے، سپاسنامے، اپنے خاندان کے حالات وغیرہ جو اوراقِ پریشاں کی صورت میں پڑے تھے انھیں اپنے ہاتھوں سے ایک بیاض میں نقل کر دیا تھا۔ اور اس بیاض کو جو فل اسکیپ کے نوّے صفحات پر مشتمل ہے "کتاب المکتوبات" کا نام دیا۔ یہ بیاض درحقیقت اس خطے کی اس وقت کی تعلیمی تحریکات، سیاسی اور سماجی حالات کا ایک مستند دستاویز ہے۔ ماہر مہسلائی صاحب کی کرم فرمائی سے میں نے اس بیاض سے استفادہ حاصل کیا اور یہ مضمون زیبِ قرطاس ہے۔

بابا مدرس کی ولادت سابق ریاست جنجیرہ کے قصبہ مہسلہ کے ایک علمی خاندان میں ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں

---

ا آپ سید محمد صدیق قادری (ماہر مہسلائی) کے دادا کے حقیقی بھائی اور عبداللہ مظفر الدین فقیہ چار ٹرڈ اکاؤنٹنٹ (فقیہ اینڈ کمپنی) کے حقیقی نانا تھے۔

ہوئی۔ اس وقت میں مہسلہ میں تعلیم کا خصوصاً دینی تعلیم کا
ر دور دورہ تھا۔ آپ کے والد ماجد سید علی سید حسین قادری
عالم دین تھے۔ جنہوں نے قرآن مجید، اردو اور فارسی کی
تعلیم بمبئی میں حاصل کی تھی۔ عربی اور فارسی میں خوشنویس
تھے۔ مہسلہ میں آپ نے اپنے مکان میں ایک مکتب جاری
کیا جس میں قرآن مجید، اردو اور فارسی، خوشنویسی کی تعلیم
دی جاتی تھی۔ آپ جامع مسجد کے خطیب تھے اور نائب
قاضی کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔ اس وقت جنجیرہ میں نواب
سیدی ابراہیم خان (۱۸۴۸ء تا ۱۸۶۸ء) حکمراں تھے
تعلیم کا انتظام خانگی مکتبوں کے ذریعہ تھا۔ آپ کا مکتب سرکاری
مدرسہ کے جاری ہونے تک قائم رہا۔ آخر عمر میں آپ
بمبئی گئے تھے اور وہیں ۱۲۹۲ھ میں انتقال کر گئے

آپ نے عمر کے ساتویں سال میں قرآن مجید
ختم کیا۔ اردو فارسی کی تعلیم اپنے پدر بزرگوار سے حاصل
کی۔ ۱۸۶۷ء میں مہسلہ میں سرکاری مدرسہ جاری ہوا تو اس
میں داخلہ لیا اور اپنے استاد محترم مولوی شیخ داؤد محمد
ابراہیم بینکر جو دکن حیدرآباد سے
فارسی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم میں فارغ التحصیل ہو کر آئے تھے
اور صدر مدرس کے عہدہ پر تھے ان سے مصدر فیوض کے
علاوہ فارسی میں گلستان، بوستان، انشاء خلیفہ، معلم الاسلام
یوسف زلیخا، بہار دانش، اور انوار سہیلی وغیرہ کتابیں
پڑھیں، عربی صرف و نحو میں میزان منشعب، صرف میر، کافیہ،
ہدایت النحو وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے ساتھ ہی مہسلہ
کے ایک اور عالم مولانا حکیم محمد امین الدین، قمر الدین روگے
متوفی جون ۱۹۰۸ء

سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ مراٹھی کی تعلیم کے ساتھ بقدر
ضرورت انگریزی بھی سیکھی۔

بابا مدرس نے جب ہوش سنبھالا تو گرد و پیش تعلیمی
ماحول تھا۔ علم کا چرچا عام تھا۔ اس ماحول کا آپ پر گہرا اثر ہوتا
رہا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان کے مسلم رہنما سر سید احمد
خاں کی تعلیمی تحریک کا آغاز ہو چکا تھا اور سر سید کی تحریک کا اثر
بمبئی اور کوکن کے دور افتادہ مقامات پر ہو رہا تھا۔ ایسے
حالات میں بابا مدرس نے درس و تدریس کے ساتھ قوم کی اصلاح
کے عظیم کام کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ تعلیم سے فارغ ہونے
کے بعد آپ نے ۱۸۷۸ء میں بعمر تیرہ (۱۳) سال مہسلہ میں مدرس کی
حیثیت سے کام کرنا شروع کیا اور یہیں سے آپ کی قومی خدمات
کا بھی سلسلہ شروع ہوا اور ریاست جنجیرہ کے مختلف
مقامات، مہسلہ، دیگھی، قلعہ جنجیرہ، اور شریوردھن میں
صدر مدرس کے عہدوں پر کام کیا۔ تدریس کے ساتھ ساتھ
آپ کی صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کی طرف
سے آپ کو مختلف کام اور عہدے تفویض ہوتے رہے۔
شروع میں آپ نے مہسلہ میں "بزم احباب مہسلہ"
اور "مجلس اصلاح و ترقی مسلمانان مہسلہ" کی بنیاد ڈالی۔ ۱۸۸۴ء
میں جب قلعہ جنجیرہ میں صدر مدرس کے عہدے پر آپ کا
تقرر ہوا تو وہاں اپنے ہم خیال افراد کو ساتھ لے کر ۱۸۸۹ء
میں "انجمن تہذیب" کی بنیاد ڈالی۔ ۱۸۸۲ء میں نواب سر سیدی
احمد خاں کا دور شروع ہوا تو ہر گاؤں میں سرکاری مدارس
کا اجراء ہونے لگا۔ مرد ڈیں ایک ہائی اسکول قائم ہوا۔
نواب سر سیدی احمد خاں علم دوستی اور رعایا پروری کے

لے مشہور مدرسے بھیجا۔ ان کی کوشش تھی کہ اور روں
کے ساتھ مسلمان بھی جدید تعلیم سے آراستہ ہوں اور اس
کے لیے وہ مسلمانوں کو ترغیب و تحریص دیتے رہے
لیکن تا دیر مسلمان جدید تعلیم کی طرف راغب نہیں ہوسکے۔
بابا مدرس نواب صاحب کی ترغیب اور سر سید احمد خاں
کی تعلیمی تحریک دونوں سے متاثر تھے۔ ۱۹۰۳ء میں سرسید
کی قائم کردہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا انیسواں
سالانہ جلسہ بمبئی میں منعقد ہوا تو بابا مدرس کی قیادت میں
جنجیرہ سے ایک وفد جس میں ان کے علاوہ مہسلہ سے مولوی
امیر الدین چوگلے اور محمد شریف محمد ابراہیم اسکٹے اور قلعہ جنجیرہ
سے سیدی عبد الصمد، سیدی عبد الرحیم قطب اللہ شامل
تھے اس کانفرنس میں شریک ہوا۔ اس کانفرنس کی کارروائی
اور پروگرام کے زیر اثر جب وہ واپس لوٹے تو انھوں نے
مسلمانوں کی تعلیم کے لیے ۱۹۰۴ء میں مہسلہ میں ایک
انجمن بنام "انجمن ناصر الاسلام" قائم کی اور اپنے دوسرے
ساتھیوں کو آمادہ کر کے ۱۹۰۵ء میں شریوردھن اور ۱۹۰۶ء
میں قلعہ جنجیرہ میں الگ الگ انجمنیں قائم کیں۔ اگرچہ ان انجمنوں
کی تاسیس اور کام کرنے والوں میں کئی علم دوست اور ایثار
پرست حضرات کا ساتھ رہا لیکن اس تحریک کے پیچھے جو
ذہن کام کرتا تھا وہ بابا مدرس کا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں انجمن
ناصر الاسلام کی جانب سے ایک وفد نواب صاحب کی
خدمت میں سپاسنامہ پیش کرنے کی غرض سے گیا تھا
اس وقت نواب سیدی احمد خاں بابا مدرس اور وفد کے
دوسرے رکن مولوی امیر الدین چوگلے کو اپنے پرائیوٹ

روم میں لے گئے اور آدھے گھنٹے تک مسلمانوں کی تعلیمی
پستی کا احساس دلاتے ہوئے یہ خواہش کی کہ مسلمانوں میں تعلیم
تعلیم کی اشاعت کے لئے پوری ریاست کیلئے ایک متحدہ انجمن
قائم کیا جائے۔ اس گفتگو کا نتیجہ تھا کہ تینوں انجمنیں متحد ہو کر
مرکز میں ایک مرکزی انجمن "انجمن اسلام ریاست جنجیرہ"
کے نام سے ۱۹۱۰ء میں وجود میں آئی جس کے تاسیسی جلسہ
نواب سیدی احمد خاں نے خود صدارت کی۔ اس کی سرپرستی
قبول کی اور اس کیلئے بنگلہ اور جائداد وقف کئے۔ بابا مدرس
نے ۸۵ سال پہلے جو تعلیمی تحریک شروع کی تھی وہ آج
انجمن اسلام جنجیرہ کی صورت میں جاری ہے اور اس کے ماتحت
اس خطہ کے مختلف مقامات پر ہائی اسکول، جونیر کالج
الاقامجات اور ٹکنکل انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔

بابا مدرس تدریسی خدمات کے علاوہ مختلف
پر فائز رہے ۱۹۱۷ء سے ۱۹۱۲ء تک انجمن اسلام
کے دار الاقامہ کے مہتمم رہے اور طلبہ کی تعلیم و تربیت
نگرانی کرتے رہے۔ انھیں ایام میں بورڈروں
ایک بزم "بزم اتفاق بورڈراں" قائم کی۔ ۱۹۰۶ء
آپ کو شاہی کتب خانہ کی ترتیب و تزئین کا کام
کیا گیا۔ جس کو آپ نے بحسن و خوبی انجام دیا۔

۱۹۲۳ء میں آپ شہزادہ نواب سیدی
کے اتالیق مقرر ہوئے اور جب ۱۹۲۴ء میں شہزادہ
تعلیم کے لئے راجکمار کالج راجکوٹ میں گئے تو ان
ساتھ آپ بھی گئے اور کئی مہینوں تک وہاں رہے
سے ۱۹۲۹ء تک ریاست کے ایجوکیشنل

عہدہ پر بدستور آپ کا تقرر ہوا۔

دیانت داری، حق گوئی اور اصول پرستی ہمیشہ
آپ کا شعار رہا۔ سنہ ۱۸۹۳ء میں جب آپ قلعہ جنجیرہ میں صدر مدرس تھے اس وقت اردو، مراٹھی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے ماتحت کام کرنے کا حکم ہوا تو آپ نے اس کو منظور نہیں کیا اور احتجاجاً مستعفی ہو گئے اور سنہ ۱۸۹۴ء میں ساؤتھ افریقہ چلے گئے۔ ۵ سال بعد جب سنہ ۱۸۹۹ء میں وطن واپس آئے تو ان کی طرف سے کوئی درخواست نہ ہوتے ہوئے بھی ایجوکیشنل انسپکٹر محمد سعید قاضی محمود مہسلائی نے نواب صاحب سے حکم حاصل کر کے انھیں شریوردھن میں سنہ ۱۹۰۰ء میں صدر مدرس کے عہدہ پر بحال کر دیا۔ اسی قسم کا واقعہ سنہ ۱۹۱۲ء میں پیش آیا جب بابا مدرس انجمن کے دارالاقامہ کے مہتمم تھے۔ آپ نے محسوس کیا کہ انجمن کے ایک اعلیٰ عہدیدار کو آپ کا اس عہدہ پر رہنا پسند نہیں اور آپ کی موجودگی کو اپنی من مانی کرنے میں رکاوٹ سمجھتے ہیں تو وہ مستعفی ہو کر صدر مدرس کے عہدہ پر چلے گئے۔

آپ کی خدمات جنجیرہ تک محدود نہیں تھیں عالم اسلام کی تکلیفوں کو دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا تھا سنہ ۱۹۰۲ء میں حجاز ریلوے کا منصوبہ بنا تو آپ نے اس کے لئے فنڈ جمع کیا اور قسطنطنیہ بھیجنے کے لئے مولوی محمد انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار وطن لاہور کے نام ارسال کیا اس خدمت کے اعتراف میں بابا مدرس کو سنہ ۱۹۰۵ء میں خلیفۃ المسلمین سے تمغہ اور فرمان سلطانی (سند) سے نوازا گیا۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں جب ترکی اور بلقان کی جنگ چھڑ گئی تو مجروحین و پسماندگان شہدائے عساکر عثمانیہ کی امداد کے لئے آپ نے چندہ جمع کیا اور بوساطت مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار لاہور قسطنطنیہ ارسال کیا۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں مظلومین بہار کی امداد کے لئے فنڈ جمع کیا۔

بابا مدرس کو شعر و ادب سے خاص لگاؤ تھا مختلف مواقع پر اپنی طبعزاد نظمیں کہی ہیں۔ آپ نے اپنی عمر کے سترہویں سال میں اپنے خاندانی حالات فارسی زبان میں قلم بند کئے تھے۔ سنہ ۱۸۸۳ء (مطابق سنہ ۱۳۰۰ھ) میں نواب سر سیدی احمد خاں کے تفویض اختیارات حکمرانی کے عالیشان دربار میں جو قلعہ جنجیرہ میں منعقد ہوا تھا۔ بابا مدرس نے انیس سال کی عمر میں ایک سپاسنامہ پیش کیا تھا اور مندرجہ ذیل تاریخی اشعار پیش کئے تھے۔

صد شکر کہ در عید ضحیٰ فخر سلاطین
بر تخت نشست و سبب دفع فتن شد
بین خوبی بخشش کہ چساں از سر حکمت
زینت دہِ اورنگ سلاطین کہن شد

۱۳۰۰ھ

اسی تقریب پر ایک اور تاریخ کہی
یک شمع روشن شد

۱۳۰۰ھ

آپ کے افریقہ کے قیام کے دوران بھی علمی مشاغل جاری رہے جوہانسبرگ میں اپنے کرم فرما عبدالغنی شیخ اسمٰعیل جیٹھام متوطن و ہوز مہتمم ایم سی اینڈ قمر الدین اینڈ کمپنی کی خدمت میں بطور تشکر ایک طویل منظوم سپاسنامہ

پیش کیا تھا۔ ۱۹۳۴ء میں جب مہسلہ سے بزم تعلیم نے اہتمام رسالہ "تعلیم" جاری کیا تو آپ نوجوانوں کی ہمت افزائی اور رہنمائی کرتے تھے۔

بابا مدرس نے اپنی بیاسی سالہ زندگی میں ریاست جنجیرہ کے چار حکمرانوں کا دور دیکھا ہے۔ نواب سیدی ابراہیم خاں کے عہد میں ۱۸۷۶ء میں آپ نے مدرس کی حیثیت سے ملازمت شروع کی۔ ہر دور میں آپ کی قدر و منزلت ہوتی رہی۔ نواب سیدی احمد خاں آپ کے بے حد قدر شناس تھے۔ نواب صاحب کی ہی ترغیب پر آپ نے مدرسہ انجمن اسلام جنجیرہ کی تحریک شروع کی اور جب وہ ۱۹۱۲ء میں انجمن کے دارالاقامہ کے مہتمم کے عہدہ سے مستعفی ہو کر مروڈ سے مہسلہ چلے گئے، تو پہلی ملاقات میں بے ساختہ نواب صاحب کی زبان پر یہ جملہ تھا "بابا تم ہم کو چھوڑ کر گئے"۔ بابا مدرس نے وہ حالات بیان کئے جن کی وجہ سے انھیں یہ عہدہ چھوڑنا پڑا۔ کلثوم بیگم کے زمانے میں وہی توقیر و عزت تھی۔ ۱۹۲۷ء میں مہسلہ میں ایک ناخوشگوار تنازعہ رونما ہوا۔ جب بیگم صاحبہ کو خبر پہونچی تو تعجب سے کہا "مہسلہ میں بابا مدرس کے ہوتے ہوئے قانون کے خلاف اس قومی کاروائی کا ظہور میں آنا سخت تعجب کی بات ہے۔" نواب سیدی محمد خاں کے تو وہ اتالیق تھے۔ بڑی عزت و احترام کرتے تھے۔ بابا مدرس آخری عمر تک ملازمت میں رہے۔ نواب صاحب ان کو سبکدوش کرنے پر تیار نہیں تھے۔ بابا مدرس نے خود معذرت کے ساتھ درخواست پیش کی تو ۱۹۳۶ء میں بہتر سال کی عمر میں آپ کو پنشن دی گئی۔

مئی جون ۱۹۸۰ء

بابا مدرس نے ہزاروں کو اپنے علم سے فیض پہن اور سیکڑوں کی تربیت کی۔ آپ کی اعلیٰ و ارفع تدریسی خد اس قدر مقبول ہوئیں کہ عوام میں آپ "بابا مدرس" کے نام سے مش ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں انجمن اسلام جنجیرہ کے سالانہ اجلاس میں جو آپ نے پُرمغز اور بصیرت افروز دیا اس میں ترقی و فلاح کے صحیح وسائل کی نشاندہی کرتے ہو فرمایا تھا "اسلاف کے زریں کارنامے بآواز بلند کہہ رہے کہ دنیا بھر کی عزتیں، دنیا جہاں کی عظمتیں اور ساری دنیا کی شوکتیں ایک مذہب اسلام کی پیروی میں پوشیدہ ہیں۔ قرآن مجید و فرقان حمید اس کی شہادت دے رہا ہے۔ "الاعلون ان کنتم مؤمنین" اس کی دائمی بشارت ہے۔ دنیا تم ہی سب سے اعلیٰ رہوگے اگر تم مومن ہو۔ یورپین اقوام کی انتہائی ترقی تمھاری آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ اس کی بجلی کی چ تمھاری بینائیوں کو چندھیا رہی ہے اور تم سمجھ رہے ہو کہ یور کی کورانہ تقلید تمھیں معراج ترقی پر پہونچا دیگی لیکن یہ سب سی جلوے ہیں۔ دقیقہ رس اور دوربین نگاہوں پر یہ امر پوشید ہے کہ یورپین ترقی کا سارا راز اسلام ہی کے اصول کی پابند مضمر ہے۔" یہ تھا مسلمانوں کی حالت پر ایک حاکمانہ تبصرہ جو آ ہماری حالت پر صادق آتا ہے۔

بابا مدرس ایک خلیق انسان، شفیق استاد، خادم معمار قوم، نام و نمود سے دور ایک سادہ زندگی بسر کرنے وا بابا مدرس تا دم حیات ایک ہر دلعزیز شخصیت بنے رہے۔ علم و عمل ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو بابا مدرس اللہ کو پیارے ہو گئے۔

مراٹھی تخلیق: نرنجن اُزگرے

# دینار

اردو ترجمہ: بدیع الزماں خاور

خلیجی ممالک میں ہزاروں ہندوستانی باشندے نوکری کے سلسلے میں قیام پذیر ہیں۔ شری نرنجن ازگرے نے ان کی زندگی کا کافی قریب سے مطالعہ کیا اور اسے مراٹھی نظموں کی شکل دیدی۔ ان نظموں کو مترجم جناب بدیع الزماں خاور نے اردو قالب میں ڈھالا۔ ان کے مجموعۂ کلام "دینار" سے یہ چار نظمیں ہدیۂ قارئین ہیں۔ (ادارہ)

## دھکا

صبح سویرے میں اترتا ہوں
شور و غل سے گونجتے ہوئے ایئرپورٹ پر
کسٹم کے شیشوں کے پیچھے دکھائی دیتے ہیں
رشتہ داروں کے بے چین چہرے
تم بھی کھڑی ہوتی ہو
جی بھر کر مجھے دیکھتی ہوئی
اپنے ڈیڑھ سال کے بچے کو
گود میں اٹھائے
جو میرے لئے اَن دیکھا ہوتا ہے
•
باہر نکلنے کے بعد
گھبرائی ہوئی تم مجھ سے کہتی ہو
"دیکھو تمہارے پاپا آگئے"
•
میرا ہی چہرہ مگر
پرائی نظر
لینڈنگ کے بعد لگتا ہے پہلا دھکا...

## ویزا

کام پر حاضر ہونے کا ویزا
ختم ہونے کو آیا
تمہاری ڈبڈبائی آنکھوں
اور بہت ہی بیمار بچہ کو
نگاہوں میں سمیٹ کر میں چلا آیا۔
•
دو ہی دن بعد تمہارا ٹیلکس پہنچا
"سب کچھ ختم ہو گیا"
•
میں اور یہ بھیانک تنہائی
میرے آنسوؤں سے
ذرا بھی بھیگ نہ سکے گا۔
یہ خشک ریگستان

## غلام

انڈیا جانے سے پہلے
ہم جدید غلام
"سیل" کی تختیاں ڈھونڈھتے ہوئے
بازار کا چکر کاٹنے لگتے ہیں
•
بیس روپے کی ساڑی
انڈیا میں ناٹ لیس دین ہنڈریڈ
ڈسپوزیبل گیس لائٹر
پچیس روپے میں درجن بھر۔ راستہ پر
اور کفایتی داموں پر بکنے والی ایسی ہی کتنی چیزیں
•
تھوڑے سے پیسوں میں ہم غلام
انڈیا میں کتنے ہی غلام بنا لیتے ہیں
آسانی کے ساتھ...

## انجینیر

یہاں کے وے سائڈ گیراج میں
تیل سے بھرے ہوئے کپڑے پہن کر دن بھر پسینہ بہانے والا
موٹر کے نیچے لیٹ کر پیچ کسنے والا
میرا دوست
چھٹی میں گھر جاتا ہے تو
زرق برق کپڑوں میں پرفیوم انڈیل کر
رشتہ داروں سے ملتا ملاتا
ہر وقت ٹیکسی میں گھوما کرتا ہے
انڈیا میں وہ
آٹوموبائل انجینیر ہوتا ہے۔

# ایچ بی مقدم صاحب سے انٹرویو

از : انجم عباسی

۲

خدمتِ خلق ایک مقدس جذبہ ہے مگر آجکل

اس جذبے کی جس قدر پامالی ہو رہی ہے اس کا اصل سبب خود خدمتِ خلق کرنے والے ہی ہیں۔ وہ خدمتِ خلق کی آڑ میں اپنی زنبیلیں بھرتے رہتے ہیں۔ آج سوشل ورک کی آڑ میں اپنا مفاد اور اپنی شہرت کی دکان چمکانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر سوشل ورک کو عبادت سمجھ کر ایک طویل عرصے سے بے لوث خدمت کرنے والے خدامِ قوم سے بھی سماج خالی نہیں ہے۔ ہر چند ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے مگر ان کی خدمات کا تقدس ہر دل کو اپنی جانب موہ لیتا ہے۔ ایچ بی مقدم صاحب ایسے ہی ایک بے لوث خادمِ قوم کا نام ہے جو گذشتہ ۴۰ سال سے خدمتِ خلق انجام دے رہے ہیں۔

جناب ایچ۔ بی مقدم صاحب ٹول بزرگ تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے رہنے والے ہیں۔ گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ سنٹرل اردو اسکول سومور سے ورنیکلر فائنل کا امتحان پاس کیا۔ کوکن ایجوکیشن سوسائٹی مہاڈ ہائی اسکول سے میٹرک تک کی تعلیم حاصل کی۔ انھیں اوائلِ جوانی ہی سے سماجی کاموں کا شوق رہا۔ اپنے گاؤں میں انجمن خدامِ قوم نامی انجمن قائم کی۔ اس انجمن کے تحت ایک عربی مدرسہ جاری ہے۔ اسی انجمن کے تحت گاؤں کے درمیان سے بہنے والے نالے پر لکڑی کا پل بنوایا تاکہ بارش کے دنوں میں آنے جانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ گاؤں کے قریب کھاڑی ہے۔ کھاڑی کے ایک کنارے پر بندرگاہ کی تعمیر بھی انجمن کے پیسوں سے کی گئی۔ ٹول اور ناندوی کے درمیان تین میل کے فاصلے کا کچا روڈ بھی بنانے کی بنیاد جناب ایچ بی مقدم صاحب نے ڈالی اور ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ کو کل خرچ کی ½ رقم جمع کرکے دیدی اور راستہ تیار کروایا۔ اس ضمن میں ساؤتھ افریقہ میں مقیم گاؤں کے باشندوں نے بھی مالی مدد فرمائی۔ انجمن کے روحِ رواں اور جنرل سکریٹری جناب ایچ بی مقدم نے اس روڈ کو پختہ بنانے کے لئے مہاراشٹر کے سابق وزیرِ اعلیٰ اور کوکن کے مایۂ ناز سپوت جناب بیرسٹر انتولے صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرائی اور راستے ایس ٹی گاڑیوں کی آمد و رفت کے قابل بنادیا۔

اس وقت گاؤں میں پانی کی شدید قلت تھی جناب ایچ بی مقدم صاحب نے متعلقہ افسران سے مل کر اور کافی جد و جہد کرکے چار بورنگ کروائیں اس طرح پانی کا مسئلہ حل کرایا۔ بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ کشتی کا نظام فرسودہ ہو چکا تھا اور ٹول ویرپل کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ عزت مآب بیرسٹر انتولے صاحب نے جناب ایچ

بی مقدم صاحب کی کوششوں کی وجہ سے اس مسئلے کی جانب خصوصی توجہ دی اور تقریباً نصف کروڑ کی لاگت سے ایک پل تعمیر ہوا جس سے نہ صرف لوگوں کی آمد و رفت کے سنگین مسئلے کو حل کر دیا بلکہ بانکوٹ تک کے علاقوں کو اور قریب تر کر دیا۔

اپنے بچوں کی تعلیم کی خاطر جب ایچ بی مقدم صاحب پنویل آئے تو ان کا جذبۂ قومی خاموش نہیں بیٹھا اور یعقوب بیگ ہائی اسکول کی بنیاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جو آج جونیر کالج تک پہونچ چکا ہے۔ مقدم صاحب پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے بنیادی ممبر رہے اور اسی سوسائٹی کے نائب صدر بھی بنے۔

مختلف سوالوں کے جوابات میں ملی اس معلومات کی روشنی میں میں نے اپنی زنبیل سے اگلا سوال نکالا اور ان کے سامنے پھیلا دیا۔

" آپ فی الوقت کن کن اداروں سے وابستہ ہیں؟

میرے اس سوال کے جواب میں مقدم صاحب کا خوشگوار لہجہ ایک ترنم کے ساتھ ابھرا " داش گاؤں پنچ کروشی وکاس منڈل کا جس میں ۹۵ فیصد ہندو بھائی ہیں صدر ہوں۔ پولاڈپور تعلقہ کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ کا بنیادی ممبر، مشیر کار اور لائف ممبر ہوں اس سوسائٹی میں بھی ۹۰ فیصد ہندو ہیں۔ سنہ ۱۹۸۲ء میں مانگاؤں تعلقے کی امن کمیٹی وجود میں آئی تب سے آج تک میں اس کا سرپرست ہوں۔ [illegible] سنہ ۱۹۸۲ء [illegible] کمیٹی [illegible]

بائیوں میں سے بھی ہوں اور لائف ممبر ہوں۔ [illegible] ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کا لائف ممبر اور [illegible] سرگرم رکن ہوں"

ایک طویل فہرست رقم کرتے ہوئے ایک [illegible] ذہن میں کلبلایا " آپ بہت سارے اداروں میں [illegible] شخصیت کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے بھی کوکن کے باشندے آپ سے ناواقف ہیں ایسا کیوں؟"

مقدم صاحب نے قدرے متبسم انداز میں کہا " بغیر کسی نام و نمود کے خدمتِ خلق میں لگے رہنا میرا [illegible] ہے۔ یہی میرا اصول ہے۔ میرے سامنے ایک [illegible] رہتا ہے کہ جہاں میرے تعاون کی ضرورت ہے وہاں میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتوں اور اپنی انا اور [illegible] سے بے نیاز ہو کر کام کرتا رہوں۔"

مقدم صاحب کا جواب پورا ہوا مجھے یکلخت میرے بزرگ محترم عارف بانکوٹی صاحب کا شعر یاد آگیا

کوئی عارف تجھے مانے نہ مانے یہ خوشی اس کی
کسی کی شخصیت دنیا میں منوائی نہیں جاتی

حقیقتاً مقدم صاحب ایک خاموش خدمت گار ہیں اور [illegible] سال کی عمر میں بھی جوانوں کی سی مستعدی کے ساتھ [illegible] سے سوشل خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

اب میں نے ایک کے بعد ایک سوالات [illegible] شروع کئے۔

ایم عباسی:۔ کوکن میں کون سا ذریعۂ تعلیم مناسب ہے؟

مقدم صاحب:۔ [illegible]

[illegible] ۱۹۵۰ء میں مراٹھی ذریعۂ تعلیم اپنانے کی کوششیں بھی ہوئیں مگر اس کی ہم سب نے مخالفت کی۔ کیونکہ اردو کے علاوہ کسی ذریعۂ تعلیم کو اپنانا اپنی تہذیب کو ختم کروانا تھا ویسے بھی طلبہ کو مادری زبان میں ہی تعلیم دینا سود مند رہتا ہے۔ اردو میڈیم سے اردو اساتذہ کی ملازمتوں کا معاملہ بھی بندھا رہتا ہے۔ ہمارے مذہب اور تہذیب کا بہت سارا اثاثہ اردو ہی میں محفوظ ہے۔ اردو کی واقفیت سے ہماری نئی نسل اس سے استفادہ حاصل کرسکتی ہے البتہ علاقائی زبان سے واقفیت بھی ایک لازمی چیز ہے مراٹھی مضمون پڑھانے کے لیے برہمن ٹیچر کا تقرر کیا جائے۔

انجم عباسی:۔ کوکن میں اخلاقی انحطاط کا سبب کیا ہے؟

مقدم صاحب:۔ (مسکراتے ہوئے) کوکن ہی کا ذکر کیا ہے ہمارا پورا معاشرہ اخلاقی انحطاط کا شکار ہے اور جس کا خاص سبب مذہب سے دوری اور بزرگوں کی تعلیمات سے لاعلمی ہے۔ ہمیں اس کے لیے دینی ماحول تیار کرنا چاہیے اور طلبہ میں مادی اور روحانی مدارج کا شعور پیدا کرنا چاہیے۔

انجم عباسی:۔ کوکن میں پسماندگی کے اسباب کیا ہیں؟

مقدم صاحب:۔ سست طبیعت، کام میں غیر دلچسپی، تعلیم سے بے رغبتی، ٹیکنیکل اداروں کا فقدان اور آپسی رقابت، ان اسباب کی وجہ سے کوکن کے باشندے پسماندگی کا شکار رہیں۔

انجم عباسی:۔ کوکن کی ادبی تحریکات کے سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

مقدم صاحب:۔ کوکن میں ادبی کام بہت زیادہ ہو رہا ہے جو [illegible]

خیز بھی ہے۔ اچھے لکھنے والوں اور اچھے شاعروں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے البتہ ان کی تعداد کم ہے۔

مقدم صاحب کے اس جواب کے ساتھ ہی میں نے اپنا سوالنامہ اپنی زنبیل میں ڈال دیا کیونکہ گورے گاؤں اردو ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب اسمٰعیل ڈاورے گورے گاؤں اردو ہائی اسکول میں وزٹ کے سلسلے میں مقدم صاحب کو لے جانے کے لیے آچکے تھے۔ مقدم صاحب نے اس ہائی اسکول کے قیام میں اس وقت تعاون دیا تھا جب صرف وہی دستر اور بے مائگی ساتھ ساتھ چل رہی تھی ——

آخر میں نقش کوکن کے تعلق سے کہوں گا کہ یہ پرچہ ہماری نو[illegible] کے لیے قابل فخر ہے ہم شروع ہی سے اس کے ساتھ ہیں۔ آجکل اس کے گٹ اپ، سٹ اپ اور مضامین خوب ہو کر[illegible]

---

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ آج مسلمانان کو کن زندگی کے ہر شعبہ میں عروج و ترقی اور شان و شوکت حاصل ہیں یہ ترقی ان کے بزرگوں کے جذبۂ قومی و ملی، وایثار، دور اندیشی و باریک بینی کی رہین منت ہے اس سے پہلے کہ وقت کی گرد بزرگوں کی یادوں کو دھندلا دے نئی نسل کو ان کے کارہائے نمایاں اور بے لوث خدمات سے واقف کرانے کی غرض سے ہم نے "یاد رفتگاں" کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے قومی سطح پر ابھر کر سامنے آنے والے اپنے بزرگوں کی تفصیلی معلومات اور ایک تصویر کے ساتھ دفتر سے رابطہ قائم کیجیے۔ ادارہ آپ کا شکر گزار رہے

# عمران کی واپسی

ریلائنس ورلڈکپ کے بعد عمران نے ریٹائرمنٹ کا جو اعلان کیا تھا اس کے مطابق وہ حقیقتاً کرکٹ کو خیرآباد کہہ چکا تھا کیونکہ انگلینڈ کے خلاف حالیہ سیریز میں اس نے پاکستان کی نمائندگی نہیں کی اور اس کی غیرحاضری میں میاں داد نے پاکستانی ٹیم کی کامیاب قیادت کی لیکن انگلینڈ کے خلاف مذکورہ سیریز کو اپنے حق میں کرنے کے باوجود سیریز کے خاتمہ پر کپتان میاں داد نے یہ اعلان کر کے سب کو حیرت میں ڈال دیا کہ وہ پاکستانی ٹیم کی مزید قیادت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ قیادت کی ذمہ داری نے اس کے بلے بازی کو متاثر کیا ہے۔ چنانچہ اپنے کھیل پر باضابطہ دھیان دینے کے لئے اس نے ضروری سمجھا کہ وہ کپتانی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔

میاں داد کے اس اعلان نے پاکستان کرکٹ کے لئے ایک عجیب سا بحران پیدا کر دیا کیونکہ قیادت کی ذمہ داری کے لئے ٹیم میں بظاہر کوئی دوسرا مناسب کھلاڑی موجود نہیں تھا کسی کا خیال تھا کہ مدثر نذر کو کپتانی کا موقع ملنا چاہیئے تو کوئی عبدالقادر کو پاکستانی ٹیم کا نیا کپتان دیکھنا چاہتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ویسٹ انڈیز کے دورے پر یہ دونوں ہی کھلاڑی قیادت کے لئے ناموزوں تھے۔ بلاشبہ مدثر ایک تجربہ کار سپاہی کی حیثیت رکھتا ہے اور کرکٹ کی تمام تر باریکیوں سے وہ بخوبی واقف ہے۔ تاہم فی الحال اس کا اپنا کھیل اتنا متاثر کن نہیں رہا ہے کہ ماہنامہ ... کرکٹ



ویسٹ انڈیز کے دورے پر ہر میچ میں اس کی شمولیت پاکستانی ٹیم کے لئے ناگزیر سمجھی جاسکے۔ دوسری جانب عبدالقادر نے ورلڈکپ سے لے کر انگلینڈ کے خلاف حالیہ سیریز تک نہ صرف کہ اچھا کھیل پیش کیا بلکہ ہر نازک نیم پر اپنی ٹیم کے لئے مسیحا ہوا۔ یہ اس کی غیرمعمولی بولنگ کا نتیجہ تھا کہ انگلینڈ کے خلاف پاکستانی ٹیم سیریز جیتنے میں کامیاب ہو سکی۔ تین ٹسٹ میچوں کی اس سیریز میں عبدالقادر نے ۳۰ وکٹیں لے کر اپنی بے پناہ صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ لیکن اس بے مثال اور غیرمعمولی کارکردگی کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر وہ اتنا ہی کامیاب ہوگا کیونکہ وہاں وکٹیں فاسٹ بالنگ کے لئے موزوں ہوتی ہیں اور اسپن بالرز کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ملتی خصوصاً ایک لگ اسپنر ایسے موقعوں پر اپنی ٹیم کے لئے اثاثہ کے بجائے ایک بوجھ بن جاتا ہے چنانچہ اس روشنی میں ویسٹ انڈیز کے خلاف سارے میچوں میں عبدالقادر کی شمولیت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ مذکورہ صورت حال میں پاکستانی کرکٹ کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں رہ گیا تھا کہ ٹیم کے سابق کپتان عمران خان کو کسی طرح دوبارہ میدان میں اترنے کے لئے تیار کرتے لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں تھا ایک یا دو مرتبہ نہیں بلکہ بار بار عمران نے اس بات کی تردید



# قومی یکجہتی اور درسی کتابیں

محمد حسن فاروقی
جوائنٹ ایڈیٹر، ماہنامہ آموزگار، جلگاؤں

طویل جد و جہد اور مسلسل قربانیوں کے بعد ہندوستان آزاد ہوا تو اسے نئے نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ جن قومی رہنماؤں نے آزادی کے لئے بے لوث قربانیاں دی تھیں وہ یکے بعد دیگرے سیاسی افق سے غائب ہوتے گئے اور ابن الوقت اور اوچھے لیڈرانِ ملک اور عوام کے مسائل کی آڑ لے کر آہستہ آہستہ سامنے آنے لگے۔ چونکہ خدمات کی بنیاد پر اُن پستہ قدوں کا ملکی سطح پر ابھرنا بہت دشوار اور صبر آزما تھا اس لئے انھوں نے تعصب، تنگ نظری فرقہ پرستی اور جانب داری کو ہوا دینا شروع کیا۔ مذہب، ذات نسل اور زبان کو بطور ہتھیار استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کیا اور لوگوں کی بھیڑ جانے انجانے میں اپنے چھوٹے چھوٹے ذاتی مفادات کی خاطر ان کے گرد اکٹھا ہوتی گئی اور آج صورتِ حال یہ ہے کہ ہندوستان جارحانہ قوم پرستی، فرقہ پرستی اور تشدد کے آتش فشاں پر بیٹھا ہے۔ پنجاب، گورکھا لینڈ، اترکھنڈ، جھارکھنڈ وغیرہ علحدگی پسندی کی متعدد تحریکیں و مطالبات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سیناؤں، مہا سبھاؤں اور سنگھٹناؤں کی فہرست طویل ہوتی جا رہی ہے اور قومی یک جہتی کا تصور سکڑتا جا رہا ہے۔ قومی ایکتا کے ہم رنگ نقشے پر جا بجا علاقائی پارٹیوں کے رنگ حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ امرتسر، ترونیڈرم ہر ایک علاقائی نسلی، تہذیبی اور طبقاتی گروہ اپنی علحدہ شناخت پر

Reactionary جارحانہ انداز میں اصرار کر رہا ہے سیاست عروج پر ہے۔ غرض جو ناخوب تھا وہی خوب ہوتا جا رہا ہے تعجب تو اِس بات پر ہے کہ ناسمجھ عوام کے ساتھ ساتھ ملک کا اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذہین طبقہ بھی اس متعصبانہ ذہنیت کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ مصنفین، مورخین اور سائنسدانوں میں بھی فسطائی ذہنیت کارفرما ہے۔ یہاں صرف ایک مثال دینا ہی کافی ہوگا امریکہ یونیورسٹی سے ٹکنالوجی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے والے ڈاکٹر اردن کمار بسواس نے اپنی انگریزی تصنیف "سائنس اِن انڈیا" میں اس ملک میں سائنس کی ترقی کی تاریخ کو سیاسی اور سماجی پس منظر میں پیش کیا ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے علمی موضوع پر لکھتے ہوئے بھی موصوف نے پوری کتاب میں جا بجا یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان میں ہندو راجاؤں کا دور ہی امن و امان اور خوشحالی کا رہا ہے اور وہی مذہبی طور پر وسیع القلب تھے مسلمان بیرونی حملہ آور ہیں۔ یہ حملہ آور ظالم تھے اور ان کے دور میں ہندوستان کی سائنسی ترقی میں زبردست رکاوٹ پیدا ہوئی۔

یہ بات اب عام طور پر محسوس کی جا رہی ہے کہ درسگاہیں اور درسی کتابیں منافرت کو ہوا دینے کا سب سے بڑا

مئی جون ۸۸ء

وسیلہ ہیں۔ حکومت کی چہار دیواری میں فرقہ پرستی پرورش پا رہی ہے اور یہاں سے پورے ملک میں پھیل کر فضا کو مسموم کر رہی ہے۔

نصابی کتابوں میں پیش کی جانے والی تاریخ کٹر فرقہ پرستی اور جانب داری سے بھری پڑی ہے۔ درسی کتابوں کے ذریعے ایک مخصوص مذہب کے خلاف نفرت کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس مذہب کے ماننے والوں کو لیٹرے ملیچھ، حملہ آور، ڈاکو جیسے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔

ان کتابوں میں تہذیبی لین دین، سیکولرازم، جذبۂ حب الوطنی اور اعلیٰ انسانی اقدار کا درس تو کم ہے۔ نفرت و عداوت، کشمکش ٹکراؤ، تعصب و منافرت اور جنگ و جدل کے تذکرے بہت زیادہ ہیں۔ جارحانہ قوم پرستی کا زہر بچوں کے کچے ذہنوں میں انڈیلا جا رہا ہے۔ یہ بچے جب بڑے ہو کر عملی میدان میں قدم رکھتے ہیں تو جمہوریت، سیکولرازم اور انسانیت کا جتنا پاس رکھتے ہیں اسے آج ہم پورے ملک میں بہ سرو چشم دیکھ رہے ہیں۔ اسی لئے دانشوروں کی تمام اپیلیں، بھارت کو جوڑنے کی تمام تحریکیں، کمیٹیوں اور تعلیمی کمیشنوں کے ذریعے حکومت کی تمام کوششیں، جلسے جلوس، تقریریں، سیمینار، سب جارحیت اور نفرت و تشدد کے اس سیلاب کو روکنے میں ناکام ہیں۔ فرقہ پرستی کا مکروہ چہرہ کہیں حکومت کے "کاغذی پیرہن" سے چھپ سکتا ہے۔

سیناؤں اور شاکھاؤں کی سیاست میں یقین رکھنے والے افراد، تنگ نظر اور مفاد پرست لیڈران حکومت کی قومی یکجہتی کی تمام کوششوں کو ڈائنامیٹ کر دینے پر تلے ہیں۔ چاہے وہ سرو دھرم سمبھاؤ کمیٹی کی سفارشات ہی کیوں نہ ہو۔ حکومت کے احکامات کو پس پشت ڈالنے کی ایک مثال دیکھئے۔

کوٹھاری کمیشن گجندر اور گڈکر کمیشن کی طرح نئی تعلیمی پالیسی میں بھی سوشلزم، سیکولرازم اور جمہوریت کے فروغ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت مروجہ نصاب بعنوان "اخلاقی تعلیم" کے سلسلے میں مختلف مقامات پر تربیتی کیمپ لگائے گئے۔ ہردوار میں بھی اس مقصد کے لئے ایک کیمپ لگا۔ اس کیمپ میں سیکولرازم اور اخلاقی تعلیم پر برابر تقریریں ہوتی رہیں۔ بھجن اور وید منتر گائے جاتے رہے۔ کھانا بھی ہندو تہذیب کے مطابق کھلایا جاتا رہا۔ حکومت کے خرچ پر چلائے جانے والے اس کیمپ میں استاد جس قسم کی تربیت دیتے تھے اس کا نمونہ دیکھئے۔ استادِ محترم نے فرمایا:

"گوشت کھانے سے جسم گندہ ہوتا ہے اور اس میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو گوشت خور ہوتے ہیں وہ لڑاکو ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کبھی کسی ملک پر حملہ نہیں کیا۔ اس ملک پر دوسرے ملک والوں نے حملہ کیا کیوں کہ وہ گوشت خور تھے۔"

(بحوالہ انقلاب، نومبر ۸۶ء)

نئی تعلیمی پالیسی اور اخلاقی تعلیم کے نام پر نفرت کا ایسا پرچار ہوتا رہا تو اکیسویں صدی کا سنہرا خواب دکھانے والی اس پالیسی کا جو حشر ہوگا اس کا اندازہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ ملک کی تمام فرقہ پرست پارٹیاں گذشتہ ۴۰ برسوں میں جو

…کارنامے انجام نہیں دے سکیں وہ ملک کے مدارس اور … کتابیں صرف دس برسوں میں انجام دے دیں گی۔

پروفیسر اکبر رحمانی نے اپنے گرانقدر مقالے "بڑھتی ہوئی منافرت میں نصابی کتابوں کا رول" میں ملک کے اسی … کو نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے NCERT کے رہنما اصولوں کی روشنی میں مہاراشٹر میں رائج درسی کتابوں کا انتہائی باریک بینی اور عرق ریزی سے جائزہ لے کر منافرت پھیلانے والے مواد کو ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے۔

ان کی کوششوں کو سراہتے ہوئے صرف چند تعریفی جملے کہہ دینے سے ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی۔ اس کام کو منظم پیمانے پر تحریک کی شکل میں جاری رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ نئی تعلیمی پالیسی اور نئے نصاب کے تحت آئندہ شائع ہونے والی درسی کتابوں میں نسلی / مذہبی / لسانی اور گروہی تعصبات پھیلانے والا مواد جگہ نہ پا سکے۔ یہ کتابیں حقیقتاً ان مقاصد کو پورا کریں جن مقاصد کے تحت اس کو لکھنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور ان کتابوں سے سیکولرازم / حب الوطنی اور انسان دوستی کے جذبات طلبہ میں پیدا ہوں

مہاراشٹر کے علاوہ دیگر ریاستوں میں بھی ہمارے تعلیم یافتہ افراد اس سلسلے میں ٹھوس قدم اٹھا سکتے ہیں انھیں چاہئے کہ وہ مختلف مضامین کے ماہرین کی باقاعدہ کمیٹیاں تشکیل دیں۔ اپنی اپنی ریاستوں میں رائج درسی کتابوں کا باریک بینی سے جائزہ لیں۔ منافرت کو ہوا دینے والے اور غلط سلط تاریخی مواد کی نشاندہی کریں اور حکومت سے ایسے مواد کو خارج کرنے کا مطالبہ کریں۔ اس ضمن میں ریاستی حکومت کے ماتحت یا ان کے زیر اہتمام ٹیکسٹ بکس بیورو کے ذریعے چھپنے والی کتابوں پر خصوصی نظر رکھنا چاہیے یہ کام استقلال اور دیدہ ریزی کا طالب ہے لیکن زبردست اہمیت رکھتا ہے۔ خیر امت ہونے کے ناطے بھی ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس ملک سے نفرت کے ماحول کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور یہ ثابت کر دیں کہ اس ملک کی یکجہتی / ترقی اور خوشحالی / یہاں کا امن و امان اور سیکولر اور جمہوری قدریں ہمیں بھی کسی سے کم عزیز نہیں ہیں۔

…مشق لوکن ممبئی

## بقیہ عمران کی واپسی

کی تھی کہ وہ اپنے ریٹائرمنٹ کے فیصلے کو واپس لے رہا ہے۔ … بات بنتی نہ دیکھ کر صدر ضیاء الحق سے رجوع کیا گیا۔ اور صدر موصوف نے اپنی حکمت عملی سے عمران کو اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔

عمران کی واپسی کے بعد ویسٹ انڈیز کے دورے پر جانے والی پاکستانی ٹیم یقیناً خود کو زیادہ مستحکم اور پائدار محسوس کرے گی۔ ویسٹ انڈیز کی فاسٹ وکٹوں نہ صرف یہ کہ عمران کو ذاتی طور پر کامیابی ملے گی بلکہ اس کی موجودگی میں دوسرے فاسٹ بالرز یعنی وسیم اکرم اور سلیم جعفر وغیرہ سے بھی بہتر کارکردگی کی امید کی جا سکتی ہے اس کے ماسوا جاوید میاں داد کپتانی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر اپنے بلے بازی کی جانب یکسوئی سے دھیان دے سکے گا۔

"جب تک ہماری قوم سے کاہلی یعنی دل کو بے… پڑا رکھنا نہ چھوٹے گا اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی کچھ توقع نہیں ہے۔"

سر سید

# دینار نگری

حسین اسمٰعیل کھوت ۔ منامہ، بحرین

بحرین سعودی کا طویل ترین تقریباً ۲۵ کلو میٹر کا فہد کازوے اسلامی برادری و اخوت کا بے مثال نمونہ ہے۔ ان دینار اور ریال نگریوں کو بسانے والے حکمرانوں کا رشتہ بھی تو چودہ سو سال پرانا ہے۔ اسی ناطہ کے بدولت یہ سرزمین رحمتوں اور برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ ان نگریوں کو دنیا کا کون شخص نہیں جانتا۔ دنیا کی اچھی بُری نظریں ان پر جمی ہوئی ہیں۔ بظاہر تمام دنیا کے لئے اس سرزمین سے خلوص و محبت کی بُو پائی جاتی ہے لیکن حسد کا مادہ رکھنے والے بھی جل کر راکھ ہوتے ہیں۔ ان نگریوں میں جن خوش قسمت حضرات کے قدم مبارک پہنچے ہیں وہ ہر اعتبار سے مالا مال ہوتے ہیں دولت کی فراوانی سے معاشی خوشحالی گلے لگتی ہے۔ ساری دنیا کے لئے تجارتی مرکز اشتہار کی موزوں جگہ ان نگریوں کی تقدیریں گویا لکھا گیا ہے اس لئے یہاں کا باوا آدم ہی کچھ نرالا ہے۔

دینار نگری یہ بھی ایک چھوٹا سا جزیرہ انگریزوں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرکے امیر ترین ملکوں کی فہرست میں پہونچ گیا ہے۔ پرانا زمانہ ابھی یاد آرہا ہے کہ یہاں گدھوں کی سواری اور گاڑیوں کا رواج عام تھا لیکن آج گدھا، گھوڑا، اونٹ ڈھونڈھنے پر بھی نہیں ملتا۔ ان کی جگہ قیمتی کاروں نے سنبھالی ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی نگری میں جب پہلے کار کے آمد کی اطلاع گوش گذار ہوئی تو مقامی لوگ اس کے استقبال کے لئے گھاس چارہ، پانی لے کر بندرگاہ پر پہونچ گئے۔ حسن اتفاق سے جب محترمہ کار کی خوراک کو اپنے صحن میں پایا تو پھر اسے ذریعہ دولت، مہلک ہتھیار اور نہ جانے کیا کیا کہنے پر بضد ہو گئے۔ گل چھرے اڑانے والے آج بھی فقرے کسنے سے مانع نہیں ہیں کہ خدا انھیں بے شمار دولت دے پر عقل سلیم نہ دے لیکن فی الوقت ان میں عقل و فہم ترقی کے حصول کے لئے تیری سوچ بڑھنے لگا ہے۔ صحت، تعلیم، اقتصادی ترقی اور مختلف منصوبہ کے میدان ان کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے دفتروں بینکوں میں رونق افروز ہیں کیونکہ اعلیٰ تعلیم بھی مفت دینے کا انتظام ہے۔ جب کوئی طالب علم تلاش معاش میں کسی کمپنی میں پہنچتا ہے اور وہاں "شغل مافی" یہ لفظ سن لیتا ہے تو مارے غصہ کے وہ پردیسیوں کی ملامت شروع کر دیتا ہے۔ دراصل مقامی لوگوں کی اجرت، سہولیات اور طریقۂ کار کو پسند نہیں کیا جاتا جب کہ بیرونی ممالک سے آنے والے لوگ کم اجرت میں جانفشانی اور ایمانداری سے اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ اس سکھ، چین اور پُرسکون زندگی میں چوری، ڈاکہ لوٹ مار، قتل و غارت، بند مورچہ، اسٹرائک وغیرہ کا تصور بھی ذہن میں نہیں ابھرتا۔ تمام خوردنی چیزیں وافر مقدار میں اور سستے دام میں مہیا ہیں۔ ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، رشوت خوری کا بازار ٹھنڈا ہے چوری ہونے پر محکمہ پولیس شکایت کنندہ کو جواب دیتی ہے کہ مجرم کو حاضر کرد بعد میں ہم نمٹ لیں گے کیونکہ چور کو ڈھونڈھنے کی عادت نہیں ہے۔ دکانیں کھلی چھوڑ کر لوگ مسجد میں چلے جاتے ہیں

چونکہ کسی کی روزی کی بہت کمی نہیں ہوتی۔ خیرات کرنے صاحب موڈ ہوتا ہے تو تھوڑی دیر سوچنا پڑتا ہے کہ مستحق کون ہے اور خیرات کتنی دی جائے کیونکہ عموماً ایک دینار ۳۰، ۲۵ روپئے سے کم قیمت کا نہیں ہوتا۔ حکومت کی جانب سے خیرات عید برات کے موقع پر شاہی ٹھاٹ میں دی جاتی ہے۔ عورتوں کو چپاتیاں بنانے کی عادت نہیں کیونکہ جگہ جگہ خبز کی بھٹیاں پائی جاتی ہیں خبوس بھی خوش قسمت ہیں کہ بعض اوقات کاروں میں سوار ہوکر دولت کدہ پر پہنچتے ہیں۔ مچھلیوں، مٹن چکن سے گوشت بہت سستا مگر چربی دار ہوتا ہے۔ ہمارے ملکوں کے مٹن سبزیوں کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ اجتماعی طور پر کھانے کا رواج ہے یہ بھی طریقۂ سنت اور ذریعۂ برکت ہے لیکن اناج کی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ یہاں مسجدیں کثرت سے ہیں۔ گمان غالب ہوتا ہے کہ پردیسیوں کی عدم موجودگی میں یہ مسجدیں کس طرح آباد ہونگی۔ قدرت ہی بہتر جانتی ہے۔ چاروں مسلک کے لوگ پائے جاتے ہیں شیعہ سنی بھی ایک دوسرے کی مسجدوں میں نماز ادا کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں لیکن جھگڑا یا کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ جمعہ عیدین کے موقع پر مخصوص جگہ پر بڑے شیخوں کے مصافحہ کا شرف حاصل ہوتے وقت زبان پر یہ مصرع آتا ہے کہ ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

ملاقات میں طرفین کی طرف سے دعا و سلام کا بہت دیر تک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس خلوص و محبت سے نگری آباد ہوا کرتا ہے۔ اس نگری کے لال دینار، ایک کہاوت مشہور ہے کہ "یہ لال دینار تونے ابھی ... ہے" یا "دینار دیکھتے ہی آنکھیں پلٹ گئیں" اس دینا... کے فیض سے کوئی صحیح راستہ اختیار کرتا ہے تو کوئی اس رنگ کو دیکھ کر بری عادتوں میں پھنس کر اپنی عاقبت خر... کردیتا ہے۔ مال فتنہ ہے اور نشہ آور چیزیں یہاں با... میسر ہوتی ہیں۔ مقامی لوگ جسمانی کام کے عادی نہیں اس لئے پردیسی بھائی یہاں شدید سردی گرمی کا م... کرکے حلال روزی کماتے ہیں۔ اس نگری سے جب رخ سفر باندھنے کا ارادہ ہوتا ہے تو ہمارے وطن کا کثیر عم... قربانی کا بکرا سمجھ کر بے چینی سے انتظار کرتا ہے ا... لامحالہ بے حس و حرکت وہ اپنے آپ کو ان کے حوالے ک... ہے۔ ہائے افسوس! وطن والو غیرت و رحم کرو۔ اپنے بھ... پر جو اپنے وطن سے کوسوں دور، اپنے گھر والوں سے د... گرمی سردی کو برداشت کرتے ہوئے اپنے وطن کی ع... کرتے ہیں بغیر کچھ فروخت کئے ہوئے ہمارے ملک معنت کثیر زرِ مبادلہ ملتا ہے جس سے قرضوں کا سود ادا ہ... ہے یہ احسان ہم کرتے ہیں جس کا بدلہ اس طرح دیا جا ر...

یہاں بیماریوں کا نام و نشان نہیں۔ ہسپتا... ایکسیڈنٹ، کے مریضوں سے بھرا پڑا رہتا ہے۔ حالا... دوائیاں، مشینریاں جدید قسم کے ہیں لیکن تجربہ کار ڈا... کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات ڈاکٹر مریضوں کی... سمجھنے سے قاصر ہو کر صحیح علاج نہیں کر پاتے اس لئے ع... معالجہ کے لئے لوگ انڈیا یا لندن وغیرہ کا رخ کرتے ہیں

یہاں عورتیں مردوں کی بہ نسبت زیادہ مذہب، صوم و صلوٰۃ کی پابند، پردہ نشین اور سیاست سے بالکل دور ہیں رمضان کا اس قدر اہتمام ہوتا ہے کہ ایک غیر مسلم بھی اس مہینے کی تعظیم کرتا ہے اور گھر سے باہر سگریٹ نوشی اور کھانے پینے سے گریز کرتا ہے۔

یہاں سونے کو کسوٹی پر لگانے کی ضرورت نہیں۔ دکاندار ناپ تول میں کمی نہیں کرتے۔ مناسب نفع لیکر تجارت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ کچرا اور آؤٹ ڈیٹیڈ مال پھینک دینے سے انھیں تسلی ہوجاتی ہے لیکن ہمارے بھائیوں نے یہاں بھی اپنا وطن بنا رکھا ہے اور رفتہ رفتہ بری عادتیں ان میں اثر انداز ہوتی جا رہی ہیں۔ آجکل یہاں ساؤتھ انڈین نے ۶۰ فیصد کولڈا سٹور کپڑوں، الکٹرانک سامان کے شاپس اور ریسٹورنٹ پر قبضہ حاصل کیا ہے۔ نئے نئے آنے والوں کو یہاں پہنچنے پر کسی بھی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ ہر جگہ ہندی بولی جاتی ہے۔ ہندی گانوں کی دھن سننے میں آتی ہے اتنا ہی نہیں بلکہ یہاں کے مقامی لوگ بھی ٹوٹی پھوٹی ہندی زبان بول لیتے ہیں جس کے سننے سے ہم محظوظ ہوتے ہیں۔ مقامی لوگ پیپسی اس مشروب کو ببسی کہتے ہیں کیونکہ عربی زبان میں پ حرف نہیں ہوتا۔

آج کی تعیش پرستی، اس دولت کی ریل پیل اور فراوانی سے یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ کہیں زوال کا سبب نہ بن جائے۔ یہ انھیں تباہی کے دہانے پر نہ کھڑا کردے۔ کیونکہ آج کا یہ طرز حیات نشوونما کلچر پر مغربی اثر ڈالنے کا منصوبہ نظر آتا ہے۔ بالخصوص یہ رسم و رواج چال ڈھال دینی رجحان کو بدل سکتی ہے۔ بابرکت السلام علیکم کی جگہ آجکل کے نئے خون میں (Good morning) یعنی "صبح الخیر" کہنے کی ریت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

مغربیت نے یہاں مکمل قدم جمائے ہیں یہاں عالم قرا بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ مبلغ دین بھی ہیں۔ عقیدۂ توحید کا پنڈال اس طرح مستحکم کھڑا ہے کہ اس میں شرک کا ذرہ برابر بھی شائبہ کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ اللہ کرے یہ اسلام کے لیے باعث برکت بن جائے۔

---

## بقیہ تاجدار مدینہ

---

صلے اللہ علیہ وسلم جس راستے سے نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے اسی راستے سے واپس نہیں ہوتے تھے بلکہ دوسرے راستے سے گھر واپس تشریف لاتے اس کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ مسلمانوں کی چہل پہل کا نظارہ زیادہ سے زیادہ کافروں کی نظروں کے سامنے آئے تاکہ ان پر مسلمانوں کی اجتماعی شان و شوکت اور دبدبہ کا اثر پڑ سکے۔ دوسرا یہ کہ اس طرح راستہ بدلنے سے دونوں راستوں کے راہوں کو حضور رسالتمآب کی خدمت میں سلام عرض کرنے کا موقع نصیب ہوجاتا تھا۔ اس کے علاوہ راستہ بدلنے کی ایک تیسری وجہ یہ بھی تھی کہ گھر سے مسجد یا عیدگاہ جانے والے کو ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ عیدین کے روز آپ اس بات کا عملی مظاہرہ فرماتے تھے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورتوں کو عیدگاہ جانے کی اجازت تھی۔ ہم لوگ عیدگاہ جاتے تھے لیکن عورتیں اس موقع پر بناؤ سنگھار کرکے نہ جاتی تھیں (ماہنامہ نقش کوکن)

# اس شمارے کا شاعر

## مغل اقبال اختر

(بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ)



### ۱

تمالے سمندروں کی سزا دیجئے مجھے
لیکن نگاہ سے نہ گرا دیجئے مجھے

کیا میرا جرم ہے یہ بتا دیجئے مجھے
پھر جو بھی چاہیں آپ سزا دیجئے مجھے

یہ سوچئے کہ پھر نہ بلانا پڑے کہیں
محفل سے اس کے بعد اٹھا دیجئے مجھے

ان راستوں میں کھو کے کہیں رہ نہ جاؤں میں
منزل کا میری کچھ تو بتا دیجئے مجھے

شامل نہ ہو یہ زہر جہاں کی ہواؤں میں
ایسی جگہ کہاں ہے پتا دیجئے مجھے

ممکن ہے اس طرح مجھے مل جائے زندگی
جلتے لبوں سے آپ دعا دیجئے مجھے

میں بھی ہوں آپ کی طرح اس کی تلاش میں
اختر کہیں ملے تو بتا دیجئے مجھے

### ۲

زندگی مجھ سے خفا ہو گی تو کیا لے جائے گی
ایک میرا پیکرِ خاکی اٹھا لے جائے گی

شاخ سے ٹوٹا ہوا میں ایک برگِ زرد ہوں
کیا پتہ مجھ کو کہاں اب یہ ہوا لے جائے گی

بجھ کے رہ جائیں گے شب کے بعد سارے چراغ
صبح جب آئے گی، تاروں کی ضیا لے جائیگی

نازاں ان پر مت کرو یہ ہیں گھروندے ریت کے
وقت کی آندھی انھیں پل میں اڑا لے جائے گی

چاہے کیسے ہی مناظر ہوں ندی کی راہ میں
باڑھ آئے گی تو یہ سب کو بہا لے جائے گی

تجھ پہ کھل جائے گا اس صحرانوردی کا بھرم
دھوپ تیرا رنگ جب اختر اڑا لے جائے گی

### ۳

اب کہاں وہ محبتوں کے ثمر
سوکھ کر رہ گیا ہے دل کا شجر
کس سے پوچھیں کسے ہے اس کی خبر
کب سے جاری ہے رات دن کا سفر

رونما انقلاب ہوتا ہے
جب بدلتے ہیں وقت کے تیور
ہم کو ملتی اگر زمین کہیں
ہم بھی اس شہر میں بناتے گھر

تم کو معلوم کیا شراب ہے کیا
تم نے صحرا میں کب کیا ہے سفر
جس طرح بھی ہو گذار لو اس کو
زندگی کیا ہے؟ دو گھڑی کا سفر
کچھ نہیں ہے وہاں غموں کے سو
میں ہوں جس موڑ پہ اب ۱۴ اختر

پتہ:۔ مہاراشٹر ھائی اسکول چپلون ضلع رتناگیری ۴۱۵۶۰۵

## "آشفتہ سروں میں یہ جواں پیشہ بھی تھا"

### کوکن بنک کے سابق چیئرمین

# عبداللہ داؤد ساونت



از: علی ایم شمسی

زندگی اور موت ـــ ایسی کڑیاں ہیں جنھیں توڑنے اور جوڑنے
ے عمل میں انسانی اختیارات ہر قدم پر بے دست وپا نظر آتے ہیں
ز زندگی اور موت پر قابو پانا ... انسان کے اختیار میں ہوتا تو
سمان اور زمین کے بیچ میں کوئی رشتہ پنپ نہیں پاتا۔ زندگی
در موت کے اس عمل میں انسان ایک تماشائی کی حیثیت رکھتا
ہے۔

جو کھٹے قبر کے خال ہیں اِسے مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر سجادی جائے

ایک تصویر ۳۱ر مارچ ۱۹۸۸ء کو سجائی گئی ۔
ے۔ ڈی ساونت کی تصویر۔ اے ڈی میرا دوست میرا
۔ ایک بے ضرر انسان، ایک مخلص ومعتبر شخصیت، سنجیدہ
ی، شرافت ومتانت کی عمدہ مثال، ماتھے پر ڈگریوں کے
ف کندہ، نہ سینے پر سماجی خدمات کے تمغے، متوازن ذہن
رانہ سوچ، اعلیٰ ظرفی، وسیع النظری، تصور کی سچائیوں کے
سول کی تلاش اور زندگی کی تلخیوں سے نبرد آزما ہونے
رصلہ، اے ڈی زندگی کی تلخیوں کو بوند بوند پیتا رہا حتیٰ
وت کے فرشتے نے چپکے سے کان میں کچھ کہا اور اسے
ڈی نے ہاں کردی۔

اے۔ ڈی سے میرا یارانہ پچھلی تین دہائیوں پر محیط ۔ وہ بہت محتاط تھا۔ اپنے جذبات کو دل کی گہرائیوں میں چھپا لینے والا مرد مجاہد جس کی محبت اور انسیت صرف محسوس کی جاسکتی تھی۔ ظاہرداری اس کے مزاج میں نہ تھی۔ چند دوستوں پر مشتمل اس کا حلقۂ احباب، عام آدمی کی طرح زندگی بسر کرنے کا سلیقہ، بشر کا حصہ ہوتے ہوئے بھی اپنی جگہ اہم علم وفہم نے اُسے اس قدر سنجیدہ بنادیا تھا کہ ایسے لطیفے پر مسکراتا جس پر باقاعدہ قہقہہ لگایا جاسکتا ہو۔ اسے نہ اپنی شناخت کی پرواہ تھی نہ کسی عہدہ کی لالچ۔ اپنی شناخت کے لئے صرف انسان ہونا اس کی دانست میں اہم تھا۔

زنباگیری کے دیہات لاڈگھر میں ۵۱ برس قبل عبداللہ نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ سے اے ڈی ساونت تک کا سفر کبھی کچے مکان کی فرش پر تعلیم حاصل کرتے ہوئے کبھی مٹی کے تیل کی روشنی میں ہوم ورک کرتے ہوئے تو کبھی ایل۔ ایل ایم اور ڈپلوما ان ایس ایس اے کرتے ہوئے طے ہوا۔ علم کا میدان ہو یا ملازمت کا۔ اے ڈی نے نمایاں کامیابی

حاصل کی۔ ایرانڈیا ہو یا سندیا کمپنی وہ ہر اتار چڑھاؤ میں سرخرو رہا۔ سندیا کی ملازمت قبول کی کہ اس نے اپنی ذہانت اور قابلیت کی بدولت چیف ایڈمنسٹریٹیو آفیسر کی اعلیٰ ترین پوسٹ حاصل کی۔ سندیا کی ۳۰ سالہ ملازمت میں اس نے کبھی ملازمین اور اعلیٰ افسروں کے درمیان کسی مسئلہ کو سر اٹھانے کا موقعہ نہیں دیا۔

سندیا کی تاریخ اے۔ڈی ساونت کے بغیر اس لئے بھی ادھوری رہے گی کہ اس نے اپنی خوش اسلوبی اس وقت روا رکھی جب کمپنی اپنے بُرے وقت کاٹ رہی تھی۔

اے۔ڈی کی سب سے اہم خصوصیت اس کی منکسر المزاجی تھی۔ عام طور پر اعلیٰ تعلیم اور زندگی کی دیگر نوادرات کی تحصیل آدمی کے چہرے پر تکبر کی پرچھائیاں انڈیل دیتی ہے اور اگر یہ نہیں تو کم از کم "منکسرانہ کبر" تو شخصیت کا حصہ بن ہی جاتا ہے لیکن اے۔ڈی کی طبیعت انکسار کے صحیح معنوں میں جیتی جاگتی نظر آتی تھی۔ اس نے خاکساری کے نئے باب روشن کئے ہیں۔

دوستوں کے اصرار پر کوکن مرکنٹائل بنک کی ڈائرکٹرشپ قبول کی۔ دوستوں ہی کی خواہش پر چیرمین بنے اور آخر دم تک اس عہدہ پر اپنی خدمات انجام دیتے رہے۔ اے۔ڈی نے اپنے دوستوں سے اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا تھا۔ کوکن بنک میں شمولیت کے بعد ساری قوم معترف ہوگئی۔ کوکن بنک کو جس قسم کے چیرمین کی ضرورت تھی وہ اے ڈی ساونت کے روپ میں حاصل ہوا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ بہت اہم ہے کہ کسی بھی ادارہ کے لئے سترہ سال کی عمر کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن اے۔ڈی کی سرگرم اور فعال شخصیت نے کوکن بنک کو وہ حوصلے دیئے کہ کامیابی اور کامرانی کا حصول آسان ہوگیا۔ کوکن بینک کی شاندار ترقی اور خوش آئند مستقبل اس امر کا ضامن ہے۔

خوشی اور غم موت اور زندگی ہر چند کہ لازم و ملزوم ہیں لیکن چند موتیں ایسی ہوتی ہیں جو زیادہ افسوسناک اور غم انگیز ہوتی ہیں۔ ایسی موتوں کے پیچھے ایک عظیم زندگی اور باوقار لمحۂ حیات ہوتا ہے جو داغِ مفارقت کو ناقابلِ تلافی بنا دیتا ہے۔ اے۔ڈی ایک ایسا باوقار لمحہ جی کر جدا ہوا ہے۔ اس کی موت بھی صفِ ماتم بچھا گئی۔ صدمۂ عظیم سے دوچار کر گئی۔

زندگی کا عملی میدان دراصل ایک امتحان گاہ ہے اپنے لئے زندہ رہنے اور دوسروں کے لئے جینے کا ہنر وہ قیمتی جوہر ہے جو کسی شخصیت کو اہم، ممتاز اور معتبر بناتا ہے۔ "میں" کسی کی حقیر دنیا میں سانس لے کر بہت جلد فنا ہونے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ آدمی "ہم" کی عظیم سلطنت میں جی کر دوام حاصل کرے۔ "ہم" کی عظیم سلطنت کا باشندہ عبداللہ آج بہت سارے دلوں کی دھڑکنوں میں زندہ ہے۔ جسم کی موت یوں بھی کوئی موت نہیں ہوتی ہے۔

مرحوم ساونت صاحب نقش کوکن کے لائف ممبر تھے۔ ادارہ ان کی اس موت کو سانحۂ عظیم سمجھتا ہے۔
(ادارہ)

# آمدِ علی ایم شمسی

قاضی فراز احمد

۱۹ر فروری ۸۸ء کی شب فایو اسٹار " رمدہ ہوٹل" دوحہ/ قطر میں باشندگان کوکن مقیم دوحہ قطر نے ایک پُر وقار استقبالیہ خطیب کوکن جناب علی ایم شمسی (وائس چیرمین کوکن انٹرنیشنل و کوکن بینک) کے اعزاز میں منعقد کیا۔ اسی موقعہ پر جناب قاضی فراز احمد نے پڑھی ہوئی نظم ہدیۂ قارئین ہے

ادارہ



داقت کی بلندی پر
بت کے فرازوں پر
ل ہو ذاکرؔ و اتقی
حکیمؔ / فاکرؔ / حاذق
علی شمسی / علی شمسی
علی شمسی / علی شمسی

ندی / ظفر مندی
کی رہگزاروں پر
علی شمسی / علی شمسی
علی شمسی / علی شمسی
ہے اچھے کو کئی بھائی
دلات ہے جیا نچیا سچائی

ائش عشقِ ربّانی
مائش راہِ ایمانی
ہراک کا ماسو دا نائی
ہراک درگاہ تا اونچائی
علی شمسی / علی شمسی علی شمسی / علی شمسی

ت چہرہ ہو تانی
ا احساس وتا بانی
علی شمسی / علی شمسی
علی شمسی / علی شمسی
رقنی قول فی صادق
طبعًا خالصًا عاشق

# "زوال"

ابراہیم بغدادی

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی سے کم وبیش ہر ملک پریشان ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے کئی کارآمد طریقے آزمائے جارہے ہیں مگر ہنوز حال یوں ہے کہ

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

لیکن باعثِ حیرانی ہندوستان کی سب سے چھوٹی اقلیت "پارسی قوم" اس زمرے میں شمار نہیں ہوتی بجائے اضافے کے اس میں ہر دو چند بتدریج کمی واقع ہوتی جارہی ہے جس پر خود پارسی قوم نالاں ہے۔

گذشتہ چالیس برسوں میں ملک کی دوسری اقوام میں جس قدر تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے اس مقابلے میں "پارسی جماعت" کا تخمینۂ آبادی ہر سال ایک فی صد کے تناسب سے گھٹتا جارہا ہے۔ جو ایک بدشگون امر ہے۔ اس ضمن میں پارسی قوم کے بڑے بڑے رہنما مفکروں اور مدبروں کے علاوہ بھارت کے مشہور عالم اور دانشور" سوامی وِویکانند" نے سو۱۰۰ سال پہلے اپنی کتاب میں اس قوم کے زوال کے اسباب بتاتے ہوئے پیشن گوئی کی ہے کہ " زرتشت " یہ دنیا کا قدیم مذہب ہے اور انھوں نے اپنے دورِ اقتدار میں بڑے بڑے کارنامے بھی انجام دیئے ہیں۔ لیکن افسوس اسکی بربادی کی ذمہ داری خود اسی قوم پر عائد ہوتی ہے اور اس کی تباہ کاری خود ان کے پیروکاروں کے ہاتھوں عمل میں آئے گی۔ جس کی دو بنیادی وجوہات ہوں گی۔ اول پارسی عقیدے کے مطابق اپنے دھرم کی تبلیغ واشاعت



کی ممانعت۔ اور دوسرے لڑکے لڑکیوں کو بہت بعد بڑی عمر ہونے تک ازدواجی زندگی سے محروم رکھنا۔ چنانچہ گذشتہ ۱۹۴۱ء میں پارسی قوم کی جملہ آبادی ایک لاکھ پندرہ ہزار ۱,۱۵۰۰۰ کے قریب تھی جو بتدریج گھٹتے ۱۹۷۱ء میں یعنی ٹھیک تیس۳۰ سال کے عرصہ میں اکیانوے ۹۱ ہزار کے دائرے میں آکر محدود ہو چکی تھی۔ اور گذشتہ دس سال میں مزید کمی ہوکر ۱۹۸۲ء کے مردم شماری میں اس کا تخمینہ اسی۸۰ ہزار لوگوں پر آکر رہ چکا تھا ایسا خود پارسی جماعت کا اندازہ ہے۔ کہتے ہیں کوئی بارہ سو سال قبل آٹھ سو صدی عیسوی میں عرب قوم کے دورِ عروج میں زرتشت قوم نے آپ کو غیر محفوظ تصور کرکے PERSIA (ایران) سے ہجرت کرنا شروع کیا تھا، ان میں سے کچھ قافلے بھارت کا رُخ کرکے موجودہ گجرات ریاست میں سنجان (संजान) نامی علاقے میں آباد ہوئے تھے۔ بعد ازاں کچھ لوگ تلاش معاش کی خاطر آہستہ آہستہ قریب وجوار کے علاقے میں پھیلتے گئے۔ جن میں خاص طور سے بڑودہ سورت، نوساری، بھڑوچ، بلی مورا اور کھمبات وغیرہ مقامات قابلِ ذکر ہیں۔

سترہویں صدی عیسوی میں جب انگریزوں کے دورِ اقتدار میں بمبئی کو ملک کی سب سے بڑی تجارتی منڈی شرف ہوا تو پارسی لوگ بھی مع اپنے کاروبار بمبئی منتقل ہونا شروع ہوئے۔ آج ان کی آبادی کا پچھتر ۷۵٪ فیصد حصہ اسی بمبئی میں آباد ہے۔

۱۹۸۰ء میں بمبئی کی جملہ آبادی صرف ۴۴،۴۴،۳۴ لوگوں پر مشتمل تھی۔ ان میں پارسی آبادی کا تناسب صفر

بعد ممبئی کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوتے گیا۔ لیکن پارسی قوم میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوسکا یہ ایک حیران کن امر ہے۔

ترقی کے اعتبار سے پارسی قوم ملک بھر میں ممتاز درجہ رکھتی ہے یہ قوم تعلیم یافتہ اور خوشحال طبقے سے تعلق رکھتی ہے جس کا سبب ان کا تعلق ہمیشہ تجارتی پیشے سے وابستہ رہا ہے۔ اور ان کے تجارتی، تعلیمی، صنعتی، طبی اور سائنسی ادارے کسی تعارف کے محتاج نہیں، اس کے باوجود اس قوم کا سنِ بلوغ کو پہنچنے کے کافی عمر تک ازدواجی زندگی کا رجحان مفقود نظر آتا ہے۔ نوجوان طبقہ " فارن لائف " کا شیدائی بنتا جا رہا ہے۔ اس کے سبب امریکہ، کناڈا، جیسے دور دراز ملکوں میں جاکر ان کے کئی خاندان آباد ہو چکے ہیں، فی الوقت وہاں ان کی آبادی دس ہزار سے زائد ہوگی، کئی پارسی گھرانوں کی لڑکیاں محض اچھے رشتوں کی تلاش میں ازدواجی زندگی کو ترس رہی ہیں۔ تو کئی دوشیزائیں تمام عمر کنواری زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

گذشتہ بیس برسوں سے پارسی قوم کی لڑکیوں میں غیر قوموں ( INTER-RACIAL ) کے ساتھ رشتۂ ازدواجی میں منسلک ہونے کا رجحان تیزی سے بڑھتے جا رہا ہے۔ جو حالیہ سروے کے مطابق گزشتہ ۲۵ فیصد سے بڑھ کر فی الوقت بہ تخمینہ بڑ ۶۶ فیصد سے تجاوز ہو چکا ہے مزید شومئی قسمت پارسی جوڑوں میں بمشکل ایک یا دو سے زائد بچے پیدا نہیں ہوتے اسی لحاظ سے ہمارے ملک کی خاندانی منصوبہ بندی کے تحت " ہم دو ہمارے دو " پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔ پھر بھی لوگوں کو ڈر ہے کہ کہیں دنیا کی یہ جیتی جاگتی قوم کچھ اور صدیوں کے بعد صفحۂ کائنات سے ہمیشہ کے لئے اوجھل نہ ہوجائے۔

## عرض ناشر

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ "نقشِ کوکن" میں شائع ہونے والے متعدد مضامین ملک کے کئی اخبارات و رسائل میں نقل کئے جا رہے ہیں لیکن اسی کے ساتھ اس بات کا قلق بھی ہے کہ اتنے اہم اور مستند اخبارات و رسائل "نقش کوکن" کا حوالہ نہیں دے کر بظاہر یہ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ہماری تو خواہش ہے کہ نقش کوکن میں چھپنے والے اخبارات و خیالات زیادہ افراد تک پہونچیں۔ یہ اخبارات و رسائل ان مضامین کو نقل کرکے دراصل ہماری اس خواہش کی تکمیل کر رہے ہیں۔ البتہ ان سے گزارش ہے کہ حوالہ دیکر صحافتی دیانتداری کا ثبوت دیں۔

ناشر

# اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو

مصنف :- ڈاکٹر یونس اگاسکر

صفحات :- ۳۳۶

قیمت :- اسّی روپئے۔

ناشر :- ماڈرن پبلشنگ ہاؤس۔ ۹۔ گولا مارکیٹ نئی دہلی

---

گذشتہ چند برسوں میں تحقیق کے نام پر کچھ ایسے ویسے مقالے چھپ کر منظر عام پر آئے ہیں کہ باذوق حضرات تحقیقی مقالے کا نام سنکر ناک بھوں چڑھانے لگتے ہیں۔ قابلِ صد مبارکباد ہیں ڈاکٹر یونس اگاسکر کہ ان کے جاندار اور تحقیقی مقالے کی شاندار کتاب "اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو" نے تحقیقی مقالوں کی اُجلی پیشانی پر لگے ہوئے "تن آسانی" کے داغ کو دھو دیا ہے۔ سوا تین سو سے زیادہ صفحات پر پھیلے ہوئے اس مقالے کا لفظ لفظ ڈاکٹر اگاسکر کی محققانہ صلاحیتوں، محنت و جانفشانی، مطالعہ کی گہرائی و گیرائی کی غمازی کرتا ہے۔ اپنے مقالہ کے موضوع کے ساتھ ڈاکٹر اگاسکر صاحب نے بھرپور انصاف کیا ہے ایک ایسا محنت طلب موضوع ہے کہ اس کے بحرِ گراں سے معنویت کے موتی نکالنا اور بہ خیر و عافیت ساحل تک پہنچنا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ مگر زیر نظر کتاب کے مندرجات ڈاکٹر اگاسکر صاحب کی کامرانی و کامیابی پر دلالت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ معترف ہیں کہ۔

کے برابر ہے۔ اکثر و بیشتر کہاوتوں، محاورات اور تلمیحات کو ملا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر نے نہ صرف تمام ماخذ کو دلجمعی سے کھنگالا ہے بلکہ تمام کمالِ سعی سے کام لیا ہے اور موضوع کے تمام گوشوں پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر پہلی جامع تصنیف ہے۔"

اور جناب رشید حسن خاں فرماتے ہیں کہ۔

"میں نہایت مسرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایک اچھے موضوع پر بہت محنت اور صبر و تحمل کے ساتھ کام کیا گیا ہے۔ اردو میں اپنی نوعیت کا پہلا مفصل مقالہ ہے۔ مقالہ نگار نے مقالہ کی ضخامت کو بڑھانے کے بجائے اس میں گہرائی اور گیرائی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے"۔

کتاب کھنگالنے پر پتہ چلتا ہے کہ فاضل مقالہ نگار کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے نہ صرف اردو بلکہ انگریزی، ہندی، گجراتی، مراٹھی کی کئی ایک متعلقہ مستند کتب سے ہو کر گذرنا پڑا ہے جن کے حوالوں نے مقالہ کی معنوی خوبی پر چار چاند لگا دئے ہیں۔ کہاوت کی تعریف، اس کی اہمیت، آغاز و ارتقاء، ترویج و اشاعت، ابتدائی نقوش اور پھر اردو کہاوتوں کے سماجی و لسانی پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے جس قدر ہم آگے بڑھتے ہیں دلچسپی اور تجسس کا دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ آخر کے چوہتر صفحات پر ہزاروں کہاوتیں آراستہ ہیں جن کے حوالے مقالہ میں جا بجا بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ یہ فہرست اشتمال مقالہ نگار کی کاوش و جستجو، باریک بینی اور محنت کش ذہن کا

ہیں ثبوت ہے کہ ان اردو اخبار... شائع کیا ہے جس
قدر مبارکباد دی جا رہی ہے کہ ان کی مساعی جمیلہ نے اس کتاب
کو زیورِ طباعت سے آراستہ کیا ہے۔

## ستاروں سے آگے (تقریریں)

مصنفہ:- نورجہاں نورؔ

صفحات:- ۱۹۲ قیمت:- ۲۵ روپے

پتہ:- ۶/۱۰ - اکاؤنٹ، پارٹمنٹ اگری پاڑہ بمبئی ۴۰۰۰۱۱

مسز نورجہاں نور صاحبہ کی پہلی تصنیف "نئی روشنی" ابھی ارباب علم و ادب سے گلہائے داد و تحسین وصول کر رہی تھی کہ ان کی دوسری کتاب "ستاروں سے آگے" منصۂ شہود پر آگئی۔ نورجہاں صاحبہ بنیادی طور پر ایک معلمہ ہیں جنھوں نے محنت و مشقت کرکے اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو سنوارا ہے۔ ان کی نظموں نے یہ تاثر دیا تھا کہ وہ ایک کامیاب گھریلو خاتون ہیں جو اپنے ثقافتی ورثہ کو سنبھالتے ہوئے زمانہ سے آنکھ ملانے کا ہنر جانتی ہیں اور اب "ستاروں سے آگے" سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ایک کامیاب معلمہ بھی ہیں جو اپنی طالبات کو رسمی تعلیم کے علاوہ تقریر و تحریر کے میدانوں میں روشناس کروانا چاہتی ہیں۔ اپنی تدریسی خدمات کے دوران محترمہ نے درجنوں تقریریں قلم بند کی ہیں اور ان میں چند ایک کے علاوہ ساری تقریریں انعام و اکرام پا چکی ہیں۔

بچوں میں تحریر و تقریر کا ذوق پیدا کرنا آج کی اہم ضرورت ہے۔ یہ آج کے بچے اگر اردو ادب کے باذوق قاری نہ بنے تو اردو کا حشر کیا ہوگا؟ مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہیں۔ سرکار اردو اور اردو والوں کو مراعات تو دے سکتی ہے لیکن ... میں اردو سے رغبت پیدا کرنے کے لئے نور صاحبہ نے اس کتاب کے ذریعہ ٹھوس کام کیا ہے۔

زیر نظر کتاب کے ۱۹۲ صفحات پر مذہبی، سیاسی، سماجی، علمی، ادبی، سائنسی، تحقیقی موضوعات پر ۳۲ تقریریں آراستہ ہیں۔ ان تقاریر میں اقوال زریں، آیات قرآنی، محاورے اور اشعار نے زندگی کی روح دوڑادی ہے فاضل مصنفہ نے خیالات کی روح کو پُر شکوہ الفاظ، برمحل محاورات، برجستہ اشعار اور سادہ و سلیس اندازِ بیان کے زیور سے آراستہ کیا ہے۔ لگتا ہے جیسے مقررہ تقریر نہیں کر رہی ہیں خیالات کے دریا میں الفاظ کی کشتی کھے رہی ہیں۔

تقریر کے فن سے متعلق فاضل مصنفہ نے ایک اچھی خاصی تقریر کو اس کتاب میں بالکل اسی طرح شامل کرلیا ہے جیسے گلدستہ میں گلاب —!

اپنے تجربات کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے محترمہ فرماتی ہیں۔

"انعامی مقابلوں کے لئے طالبات کو تقریر لکھ کر دینا کوئی آسان کام نہیں ہے کیونکہ اپنے خیالات، جذبات، احساسات اور اپنی معلومات کو بچوں کی زبان سے ادا کرانا وہ بھی اس طرح کہ نہ زیادہ تفصیل نہ ہو مقرر سمجھ کر یاد نہ کر سکے، اتنی سہل نہ ہو کہ انعام نہ پا سکے ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔"

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں
ارسال فرمایئے ———— ادارہ

**طباعت ماشاءاللہ** داؤد صاحب کی وفات کی خبر مجھے "نقش کوکن" کے ذریعے ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بمبئی چھوڑنے کے بعد آپ کا رسالہ ہی وطن کی خبروں اور احباب کی حالات کا میرے لئے ذریعہ ہوتا ہے۔ اب تو ماشاءاللہ اس کی طباعت پہ بھی کافی نکھار آگیا ہے۔

میں ایک تاثراتی مضمون "نقش کوکن" کے لئے بھیج رہا ہوں۔ داؤد صاحب سے میرے جو تعلقات تھے ان کا پوری طرح احاطہ کرنا مشکل ہے لیکن اس کا کچھ تو اظہار ہو جائے۔

شہاب الدین دسنوی اعظم گڈھ

**سب کا رسالہ** ہر چند کہ میرا تعلق کوکن سے نہیں ہے بلکہ دور ہی سے ہے مجھے یہ غلط فہمی تھی کہ نقش کوکن صرف علاقہ کوکن کے فنکاروں کو شائع کرتا ہے مگر آپ کے چند شمارے دیکھ کر یہ غلط فہمی دور ہو گئی۔

شجاع الدین شاہد بمبئی ۹۲

**پابندی اور بروقت** "نقش کوکن" بڑا پابندی وقت کے ساتھ رنگ و روپ بدلتے ہوئے اور ترقیوں کی طرف سرعت رفتار اختیار کرتے ہوئے شائع ہو رہا ہے۔ ہم اپنے ادارہ میں ملک و بیرون ملک کے تمام قابل ذکر پرچے، مجلات اور رسائل منگواتے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ "نقش کوکن" کی سی پابندی اور بروقت رسید کسی اور پرچہ کی نہیں ہوتی "فللہ الحمد"

صدر معہد مفتاح العلوم
کوپرگاؤں ضلع احمد نگر

**خوب سے خوب تر** اپریل ۸۸ء کا شمارہ باصرہ نواز ہوا۔ خدا نظر بد سے بچائے۔ نہ صرف صوری اعتبار سے بلکہ معنویت میں بھی پرچہ خوب سے خوب تر ہو گیا ہے۔ شروع میں پہلے اور آخری صفحہ کی کمی محسوس ہوتی تھی مگر اب گر جاندار اداریوں نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اپریل ۸۸ء کا اداریہ "صاف یہ بے حسی" درس و تدریس کو کاروبار بنا والوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ پھر صفحہ ۳۲ پر شائع شدہ جناب انجم عباسی کا خط آپ کے ڈھکے چھپے اداریہ کو بے نقاب کر گیا ہے۔ کام تو آپ نے خوب کیا مگر نہ تو انجم صاحب کے خط کو آپ نے نمایاں جگہ دی اور نہ ہی اداریہ میں اس وا پر قلم اٹھایا۔ کیا ہم سمجھیں کہ جناب مجمدار صاحب کی مروت آپ نے ایسا کیا؟

اس بات سے انکار نہیں کہ مجمدار صاحبان نے د میں ایک ہائی اسکول قائم کر کے کوکن کے بالعموم اور ضلع گڈھ میں بالخصوص تشنگان علم کو سیراب کرنے کا قابل قدر خدمات انجام دی ہے اور انتظامیہ نے بھی (ان کے ا خاندان کے افراد ہونے کی وجہ سے) ایک رائے ہو کر کو ترقی کی معراج پر پہنچا دیا ہے۔ مگر اپنے سبکدوش والے قابل احترام پرنسپل کو جس انداز میں انھوں نے وا کر دیا وہ ان کے کاروباری ذہن اور تنگ دلی کا مظاہرہ جسے کوئی بھی علم دوست اور معلمین کا قدر شناس پسند نہیں امید ہے کہ آپ میرے اس خط کو اگلی اشاعت میں جگہ دے کر ممنون کروائینگے۔ صلاح الدین نائطی ... کھروا

## وطن کی یاد دلاتا ہے

نقشِ کوکن اپنائیت کی ایک ایسی کڑی ہے جس نے دنیا بھر رہنے والے کوکنی برادری کو ایک قبیلے کی شکل میں منظم کر دیا ہے۔ برطانیہ میں ہمارے کوکنیوں کی اچھی خاصی تعداد قیام پذیر ہے ان میں بہت سے ایسے حضرات ہیں جو برسوں ہندوستان اپنے وطن نہیں جا سکتے لیکن ماہنامہ نقش کوکن جب انھیں مل جاتا ہے تو ایسے محسوس کرتے ہیں گویا وطن ہی میں ہیں۔

"نقش کوکن" اپنے انداز کا مقبول رسالہ ہے جو نہایت سلیقہ سے زندگی کے اپنے شعبوں کو اپنے صفحات میں نمائندگی دے کر زندگی کا ثبوت دے رہا ہے۔

نقش کوکن کے پہلے صفحے پر اگر رسالہ نقش کوکن کا اپنا تعارف پیش کیا جائے تو کتنا اچھا ہوگا۔

عثمان حسین میاں حجوانے (لندن)

## قوم کی اصلاح

آپ نے میرے اصلاحی مضمون "سمجھنے اور سمجھانے" کا جنوری کے شمارہ میں شائع کرکے مجھ پر بڑا احسان کیا۔ اس کے لئے بہت بہت شکریہ۔ اس قومی رسالے کے معیاری مضمون سے قوم کی اصلاح، اردو زبان کی ترقی، قلم کاروں کی ہمت افزائی کے ساتھ رسالے کی شہرت ہوتی ہے۔ بارگاہ رب العزت میں دعاگو ہوں کہ ہمارا یہ محبوب ترین رسالہ کامیابیوں کی بلندیوں کو چھوتا رہے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا رہے۔

اس لفافے میں دوسرا اصلاحی مضمون "سائنسی دور اور ہماری خواتین" حاضر خدمت ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس مضمون کو بھی قیمتی کالموں میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں گے۔

## ترقی کے لئے دعا

نقش کوکن کا ہر مہینے باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں۔ خداوند کریم سے رسالہ کی ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں ... [illegible] ... بجرے

## لائق تحسین و آفرین

[illegible] "نقش کوکن" موصول دستیاب ہوکر سامانِ ضیافتِ ذوق و نگاہ فراہم کرتا [illegible] فروری کا شمارہ پاکر مسرت افروز ہوئے۔ بربنائے عدم فرصت مکتوب بابت شکریہ نوازش زود ترسیل نہ کر سکا جو شمارہ کا شاعر کی حیثیت سے مجھ پر فرمائی گئی۔ بدیں سبب امتنان آنجناب و ادارہ نقش کوکن سطور ہٰذا سے ادا کر رہا ہوں۔

ذمہ دار، فعال، فاضل ادارہ کی جانب سے نقش کوکن کی اخلاقی، معاشی، مذہبی، ثقافتی، لسانی، علمی ادبی ہر اعتبار سے جو تعمیری تشکیل و توسیع عمل میں آرہی ہے ما فوق الاستفسار خیال کی جائے گی اور اس کا اعتراف نہ کر لینا کفر ہوگا۔ حال ہی میں آپ نے ہر ماہ کوکن کے شعراء نوازی اور تعارف کی مہم جو جدید شاندار شمارہ کا شاعر کے نام سے جاری کر دیا ہے مستحسن و لائق تحسین و آفرین ہے جس کا خیر مقدم ہر قاری کو خود بخود کر لینا لازم آتا ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن سے یہ بات بعید نہیں کہ وہ ان تخلیقات شاعر و ادیب کو روشنی میں لائے بغیر نہیں رہ سکے گا جن سے روشناس نہ ہونا جرم ہوگا اور یہ ماہنامہ برسوں سے مسلسل یہ فعل گرانبہا کما حقہٗ انجام دے رہا ہے جو اس کا از خود اعزاز ہے۔

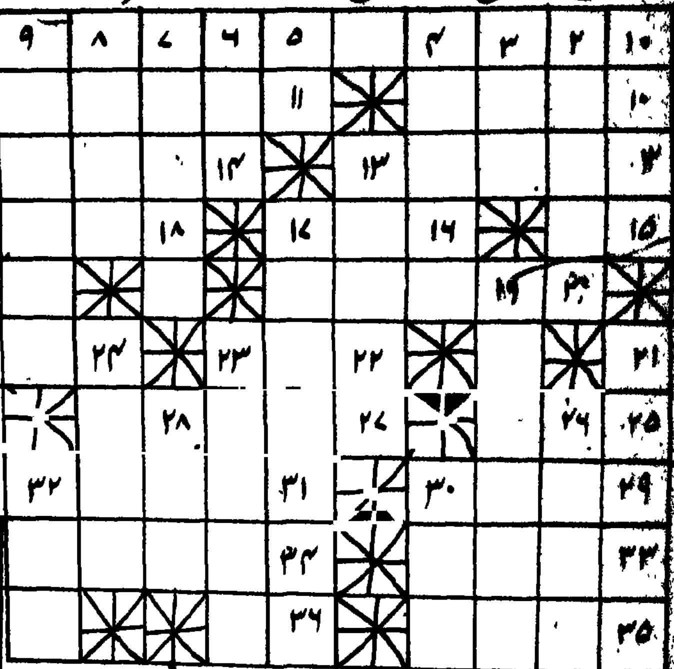
محمد عبدالغفور ساقی [illegible]

مضامین، مراسلات تحریریں مختصر ارسال فرمائیے۔ اختصار عہد حاضر کی مانگ ہے۔ فوری اشاعت میں آسانی ہوتی ہے۔ — ایڈیٹر

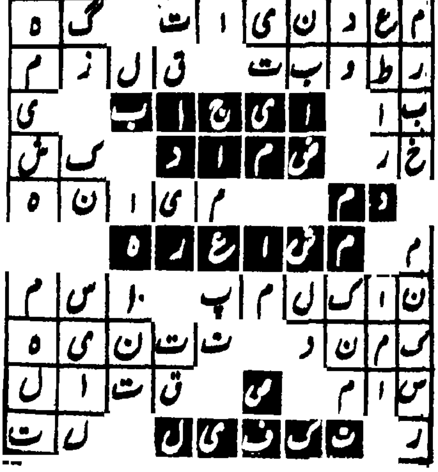
# نقش کوکن اسلامی ادبی معمہ نمبر ۴ پیام سعیدی

## اشارے اوپر سے نیچے

(۱) حضرت عمرؓ کے والد (۲) ایک پیغمبر (۳) خوش آواز (۴) فریاد سننے والا (۵) ظاہر۔ آشکارا۔ حکم قطعی (۶) ہر روز کا کام (۷) ضروری (۸) ایک پیغمبر (۹) پرانا (۱۳) رہنمائی کرنا (۱۷) سکھلانے والا (۲۰) رحمان سے منسوب (۲۱) انجام (۲۳) بات کہانی (۲۴) شہد کی جمع (۲۶) رسولؐ اللہ پر خالق اور تمام مخلوق بھیجتی ہے (۲۸) دن (۳۰) گذران (۳۲) خوشامد



### نقش کوکن علمی ادبی معمہ نمبر ۳ کا صحیح حل



## اشارے دائیں سے بائیں

(۱) سیف اللہ (۱۰) رسول اللہؐ کے خاص صحابی جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ (۱۱) شراب یا پانی رکھنے کا برتن (۱۲) آنے والا (۱۴) کاتب، منشی (۱۵) مرثیہ گو [illegible] دودھ پلانے والی (۱۹) وہ بیماری جس سے بے ہوشی [illegible] ہوتی ہے (۲۲) آفتاب (۲۴) بادشاہ (۲۵) ابوالبشر (۲۷) پاک کرنا (۲۹) مٹی (۳۱) بگل۔ نفیری (۳۳) ہمدم (۳۴) خدا پر یقین (۳۵) کبوتر اور فاختہ کی آواز (۳۶) موسم۔

۔ ماہنامہ نقش کوکن کے پانچ خریدار بنانے والے بہی خواہ کو ماہنامہ نقش کوکن سال بھر مفت ارسال کیا جائے گا۔

۔ دس خریدار مہیا کرنے والے کرم فرما کو ماہنامہ نقشِ کوکن کا نامہ نگار بنایا جائے گا۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

**یاددہانی**

آپ کی ارسال کی ہوئی کوئی خبر اگر اشاعت سے محروم ہے تو سمجھ لیجیے کہ وہ ادارہ تک نہیں پہنچی ہے۔ فوراً یاددہانی کروا لیجیے

# اخبار و اذکار

ف۔ بن صاد

## جشنِ افتتاح

۱۳ اپریل ۸۸ء کو مورہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں ایڈوکیٹ داؤد آدم راؤت کے زیرِ صدارت حاجی قاسم عبدالقادر دھنشے کے ہاتھوں "راؤت برادران جنرل میڈیکل اسٹور" کا افتتاح عمل میں آیا۔ (نامہ نگار: نوگل بھارتی)

## بیل گاڑی کی دوڑ

۱۳ اپریل ۸۸ء کو مورہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جناب عبدالرحمٰن دھنشے کی زیرِ نگرانی ۲۲ بیل گاڑیوں میں دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلے میں اول تا چہارم آنیوالی بیل گاڑیوں کے مالکوں کو جماعت المسلمین مورہ کے صدر حاجی احمد دھنشے کے ہاتھوں بالترتیب ۳۰۱ روپے/ ۲۰۱ روپے/ ۱۰۱ روپے اور ۵۱ روپے بطور انعامات عنایت کئے گئے۔ سابق ایم ایل اے شری اشوک سیٹھ صابلے نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ (نامہ نگار: نوگل بھارتی)

## "مدرسہ مفتاح العلوم" کوپرگاؤں ضلع احمد نگر

مدرسہ مفتاح العلوم کوپرگاؤں تقریباً ربع صدی سے بہترین خدمات انجام دیتا چلا آرہا ہے۔ اور آج ڈیڑھ سو سے زائد طلبہ یہاں علم دین کی تحصیل میں مصروف ہیں۔ امسال مدرسہ ہٰذا سے چھ طلبہ نے حفظ قرآن مجید پورا کرنے کی سعادت پائی۔ مدرسہ ہٰذا کے زیرِ نگرانی مسلم بچیوں کے لئے "جامعۂ عائشہ" کے نام سے ایک ادارہ چلایا جارہا ہے، جہاں مکمل عالمہ ہونے تک کی تعلیم ہوتی ہے اور اس سال دو عالمہ فارغ ہوچکی ہیں۔ اسی مناسبت سے تقسیمِ اسناد کا جلسۂ عام ۷ مارچ ۸۸ء کو صبح کامیاب طور پر ہوا۔ اسی شام حفاظ اور تجوید کے طلبہ کی دستار بندی کا عظیم الشان جلسۂ عام ہوا جس کی صدارت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری ناظم معہد ملت و قاضی شریعت و مدیر پندرہ روزہ "گلشن" مالیگاؤں نے فرمائی۔

## چپلون میں گائڈنس کیمپ کا اہتمام

اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن ممبئی ڈیویژن کے تعاون و اشتراک سے رتناگری ضلع کے اردو سیکنڈری اساتذہ اور دسویں جماعت کے طلبہ کے لئے فروری ۸۸ء میں ایک گائڈنس کیمپ منعقد کیا گیا تھا۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں منعقدہ اس کیمپ کا افتتاح مذکورہ ہائی اسکول کے صدر جناب جیلنی صاحب نے فرمایا۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کے ہیڈ ماسٹر جناب وائی اے بہ کار نے کیمپ کی غرض و غایت بیان کی۔ اردو ہیڈ ماسٹرس رتناگری ڈسٹرکٹ کونسل کے صدر جناب آفاق احمد قریشی (ہیڈ ماسٹر انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول دابھول) نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے ہیڈ ماسٹر جناب مغل اقبال اختر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ نیشنل ہائی اسکول دیپولی کے ہیڈ ماسٹر اور اردو ہیڈ ماسٹرس کی رتناگری ڈسٹرکٹ کونسل کے سیکریٹری جناب ایم اے خان نے شکریہ ادا کیا۔ اس یک روزہ کیمپ میں رتناگری ضلع کے اردو ہائی اسکولوں کے کل تینتیس ہیڈ ماسٹرس اور اساتذہ اور ۷۵ طلبہ اس کیمپ سے استفادہ کیلئے آئے تھے۔

اس موقع پر اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن ممبئی ڈیویژن کے صدر جناب عبدالرحمٰن کمال موٹلیکر اور جنرل سیکریٹری جناب یعقوب راہی کی معلومات آفریں تقریریں ہوئیں۔ اور ممبئی سے آئے ہوئے ماہر اساتذہ جناب خلیق الرحمٰن، موٹلیکر اے۔ آر، شمیم عثمانی، سید موسیٰ حکیم الدین، نجمہ موٹلیکر، وائی اے پرکار، این اے واحدی نے ریاضی، سائنس، انگریزی اور سوشل سائنس وغیرہ مضامین میں طلبہ کی مفید اور مفصل رہنمائی کی۔

## ماہانہ طرحی نشست

بزمِ شعر و ادب کوکن (بمبئی) کی ماہانہ طرحی نشست مورخہ ۱۹ر مارچ ۸۸ء کو ناگپاڑہ گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں جناب ڈاکٹر محمود انجم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سعید کنول صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ انتخاب حسبِ ذیل ہے:

مصرعِ طرح: اپنے لئے ہی صرف دعا مانگتے ہیں لوگ

ڈاکٹر محمود انجم: خالق تو سب کا ایک ہے داتا بھی ہے وہی
کس کس سے بھیک بھی حیف! دعا مانگتے ہیں لوگ

تہور بسلائی: کھیتی ہے آخرت کی یہ دنیائے آب و گل
دارِ فنا سے دارِ بقا مانگتے ہیں لوگ

ابراہیم خان طالب: کیوں آخرت کی فکر نہیں کرتے سادہ لوح؟
دنیا میں نیکیوں کا صلہ مانگتے ہیں لوگ

شاداب رتناگروی: بحرِ حوادثات میں رستہ بنائے جو
موسیٰ کی طرح کوئی عصا مانگتے ہیں لوگ

واحد محسن: فرعونیت کا راج ہے دنیا میں چار سُو
پھر اک کلیم اور عصا مانگتے ہیں لوگ

آغاز کیفی: برسوں کسی کی آنکھ میں کاجل نہیں لگا
مٹی کا گھر میں پھر سے دِیا مانگتے ہیں لوگ

جام کیفی: الفاظ اور تخیل بیچ کے زعم میں
اکثر خدا سے اِذنِ خطا مانگتے ہیں لوگ

منور رتناگروی: وحشت سی جاگتی ہے گلوں کو بھی دیکھ کر
پھولوں سے جب بھی رنگِ حنا مانگتے ہیں لوگ

سعید کنول: مضراب ہوں میں صدیوں پرانے رواج کا
افسوس مجھ سے سازِ نیا مانگتے ہیں لوگ

اس نشست میں ڈاکٹر ضمیر خطیب، اکرام نائیک صاحب اور یعقوب باغر صاحب بھی شریک تھے۔ نامہ نگار: سعید کنول — سکریٹری

## ساحر شیوی صاحب کو مبارکباد

صحرائے افریقہ میں اردو کے نقیب، کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے روحِ رواں اور کوکن کے مشہور و معروف شاعر جناب ساحر شیوی کے مجموعۂ کلام "صحرا کی دھوپ" کو مہاراشٹر اردو اکیڈمی نے دو ہزار روپے کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ ہم ساحر صاحب کی خدمت میں اس اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر — انجم عباسی

## گورے گاؤں میں قومی یکجہتی کا پروگرام

حسبِ سابق گورے گاؤں ضلع رائے گڑھ میں مرحوم دلاور داؤد صاحب ٹول کی یاد میں ۷ر مارچ ۸۸ء کو قومی یکجہتی پروگرام رائے گڑھ ضلع پریشد کے رکن جناب عبدالمجید ٹول کی صدارت میں بدھ وہار میں انجام پایا جس میں گورے گاؤں کی پرائمری اردو اور مراٹھی اسکولوں کے طلبہ نے تقریری مقابلے میں حصہ لیا۔ اول، دوم، سوم نمبر آنیوالے ہر اسکول کے طلبہ کو ڈی ائی ٹی انڈسٹریز کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔ اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ضلع پریشد رائے گڑھ کے ڈپٹی ایجوکیشن انسپکٹر شری واڑ اور مانگاؤں بلاک کے ایجوکیشن آفیسر شری کلکرنی نے شرکت فرمائی۔ ہر اسکول نے ان تمام بچوں کو انعامات سے نوازا جنھوں نے قومی یکجہتی کے پروگرام میں تقریریں اور نظمیں پیش کیں۔ گاؤں کے معزز حضرات اور ایک بڑے مجمع کے سامنے اردو اسکول گورے گاؤں کے ۱۲ طلبہ کو انعامات دیئے گئے جنھوں نے فنِ تقریر کے جوہر دکھائے تھے۔

## جوئی میں شعری نشست

۱۰ر اپریل ۸۸ء کو جوئی ضلع رائے گڑھ میں عبدالمجید شاغل کے دولتکدہ پر حضرت ساقی توڑبلوی کے زیرِ صدارت نشست منعقد ہوئی جس میں ساقی توڑبلوی، خطیب شہابی، عزیز آخر، عبدالمجید شاغل، نظام الدین، مونس اعظمی، کامل و بہاردی وغیرہ نے کلام پیش کیا۔ (نوفل ...)

# نیشنل اسکول تلوجہ میں تقسیم انعامات

حسب سابق امسال بھی نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ ضلع رائے گڈھ کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات واسناد ۱۱ر مارچ کو جناب اے آر پٹیل (SEM) کی صدارت منعقد ہوا۔ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب محمد اسحاق خان صاحب مہمان خصوصی تھے۔ جلسے کا آغاز حافظ عبدالحمید صاحب کی تلاوت قرآن پاک ہوا۔ ہیڈ ماسٹر عالی جناب ایم ایچ دیشمکھ صاحب نے مہمانوں کی گلپوشی کی۔ مہمان خصوصی اور جناب صدر کے ہاتھوں طلبہ وطالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ مندرجہ ذیل بچوں نے انعامات حاصل کئے:

۱۔ بیسٹ بوائے — پٹیل اشفاق عبداللہ
۲۔ بیسٹ گرل — گھولے شیریں۔ اے۔ سعید
۳۔ بیسٹ بوائے ان سوشل سروس — پٹیل خالد ابراہیم
۴۔ بیسٹ اسپیکر (جونیئر) — پٹیل ارشد عبدالرشید
۵۔ بیسٹ اسپیکر (سینئر) — قاضی محمد نور
۶۔ بیسٹ مونیٹر (جونیئر) — پٹیل عبدالسلام محمد یوسف
۷۔ بیسٹ مونیٹر (سینئر) — پٹیل عبدالستار عبدالرزاق
۸۔ اسپورٹس چمپئن (جونیئر) — پٹیل زبیر عبدالرزاق
۹۔ اسپورٹس چمپئن (سینئر) — پٹیل اشفاق عبداللہ
۱۰۔ اسپورٹس چمپئن (گرلس) — پٹیل زینب محمد یوسف
۱۱۔ بیسٹ کلاس (صفائی) جونیئر — جماعت پنجم
۱۲۔ بیسٹ کلاس (صفائی) سینئر — جماعت دہم

اس کے بعد اسکول کے محنتی اور ہردلعزیز ٹیچر جناب سمیع اللہ مغربی صاحب کو الوداع کہا گیا۔ سوسائٹی کے اسکولوں میں ایس ایس سی میں بہترین رزلٹ لانے پر جناب محمد اسحاق خان صاحب نے اسکول ہذا کو ۵۰۰ روپئے عطا کئے۔ مئی/جون

جناب غلام محمد دنڈو نے یادگار لمحات کی تصویرکشی کی۔ جناب ابلا صاحب نے مہمانوں اور شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض جناب خورشید احمد اعظمی نے انجام دیئے۔

نامہ نگار: اختر شاہ۔ بی اے، بی ایڈ
اسپورٹس اینڈ گیمز انچارج

# جناب سید حسن کی وزٹ

جناب سید حسن جو ساؤتھ افریقہ کے کئی اداروں کے سربراہ ہیں، کافی عرصہ کے بعد وطن آئے۔ آپ کا ہر جگہ خیر مقدم کیا گیا۔ انجمن اسلام جنجیرہ کی جانب سے ۲۹ر مارچ ۸۸ء کو مروڈ میں آپ کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سید حسن صاحب ناندگاؤں تعلقہ مروڈ ضلع رائے گڈھ کے باشندہ ہیں۔ آپ انجمن اسلام جنجیرہ اور دیگر مقامی اداروں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کو واپسی کی غرض سے جب بمبئی آئے تو وقت کی کمی کے باوجود آپ نے ۵ر اپریل ۸۸ء کو انجمن کے اسٹوڈنٹس ہاسٹل اور بمبئی حلقہ کے آفس کو وزٹ دی اور معائنہ کیا۔ انجمن کے سرپرست سید محمد صدیق صاحب قادری، حلقہ بمبئی کے نائب صدر جناب ابراہیم احمد سندیلکر اور جوائنٹ سکریٹری جناب عبدالمجید قاضی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہاسٹل اور آفس کے معائنہ کے بعد آپ نے اس بات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا کالج کے طلبہ کے لئے ہاسٹل کے قیام کا ایک دیرینہ منصوبہ تکمیل کو پہنچا۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے اداروں اور ان کے تحت جو کام ہو رہا ہے اس کو بذات خود دیکھ کر یقیناً آپ ایک اچھا اثر لے کر افریقہ کو واپس جائیں گے۔

* *

## مُرڈوئی ایجوکیشن سوسائٹی کا سلور جوبلی پروگرام

۱۹ مارچ ۸۸ء کی شب بمبئی کے برلا ماتوشری سبھاگر

میں مرڈوئی ایجوکیشن سوسائٹی اور مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کے
جشنِ سیمیں کی صدارت وزیرِ مہاراشٹر برائے ہاؤسنگ
جناب سید احمد صاحب نے فرمائی۔ پروفیسر مسز زہرہ موڈک
(برہانی کالج) نے صدرِ جلسہ عزت مآب صنعت کار، برادران
جناب الحاج زین الدین ٹھاکر اور الحاج جناب عباس ٹھاکر،
فلم کے مشہور فنکاران جناب شفیع انعامدار اور جناب مقری
صاحب و جناب وکرم صاحب، انجمن اسلام کے صدر جناب
اسحاق جمخانہ والا صاحب، پرنسپل برہانی کالج جناب قربان حسین
سوترِ والا، پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر اور
جناب علی ایم شمسی، اساتذہ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول
مرڈوئی، باذوق سامعین، علم و ادب کے شائقین خواتین و
حضرات کو خوش آمدید کہا۔ ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر
جناب داؤد قاضی صاحب نے سوسائٹی کے اغراض و مقاصد
پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی ۲۵ سالہ خدمات کا جائزہ
لیا۔ انھوں نے اسکول کے شاندار نتائج کا اعلان کرتے
ہوئے ان طلبہ اور طالبات کے نام گنوائے جو بمبئی کے سماجی،
ادبی، علمی اور کاروباری زندگی میں نمایاں عہدوں پر فائز ہیں
انھوں نے فرمایا کہ ہر سال ہمارے ہائی اسکول کے کم از کم ایک
یا دو ٹیچر نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی طرف سے جاری کردہ مقابلہ
میں بہترین ٹیچر کا اعزاز پاتے رہے ہیں۔
شہنشاہِ موسیقی نوشاد صاحب، فلم آرٹسٹ
شفیع انعامدار، مقری اور وکرم نے سوسائٹی کے اراکین اور
آرگنائزر کو کامیاب پروگرام کے لئے مبارک باد پیش کرتے ہوئے
اپنی جانب سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ گلپوشی کے بعد
ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری جناب اسماعیل موڈک
صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اسٹیج پر معزز مہمانان اور اراکین
سوسائٹی اور ہال میں بے شمار معزز ہستیاں جلوہ افروز
جشنِ سیمیں کے موقع پر ایک شاندار سوینیر شائع
گیا۔ پروگرام میں ہیمیندر کیور کے گیتوں، مدھو مگھے کے مزا
آئیٹم، اُپرناڈیرک، جونیئر کشور اور قادر کمار و نذیر مہا
کے آرکسٹرا نے سماں باندھ دیا۔

## کوکنی مسلم کلب نیروبی کا انتخابِ نو

کوکنی مسلم کلب نیروبی کا ۳۸ واں سالانہ وانتخ
جلسہ ۱۹ مارچ ۸۸ کو زیرِ صدارت جناب عبدالرؤف
منعقد ہوا۔ سالِ رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار
ممبرانِ انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔ صدر: جن
حنیف سنگرار، نائب صدر: جناب حبیب برکار، سکر
جناب بہارالدین کھرس۔ اسسٹنٹ سکریٹری: جنا
بشیر برکار۔ خازن، جناب اصغر خان، اسسٹنٹ
جناب الطاف قاضی۔ ممبران کمیٹی: جناب عبدالرؤ
جناب سید ظہور احمد۔ جناب فضل کھابیے، جناب عل
شیخ اور جناب اقبال کھابیے۔ (نامہ نگار: شیخ اسماعیل

## مخدوم علی فقیہ لنگر کمیٹی

حال ہی میں ماہم میں مخدوم علی فقیہ لنگر کمیٹی ک
عمل میں آیا ہے جس نے ۱ اپریل ۸۸ء کو علاقے کے با
غریب خاندانوں کو مفت راشن گیہوں چاول اور دال
کیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق کمیٹی نے چار ہزار کلو اناج
دن میں تقسیم کیا ہے۔ کمیٹی نے ۱۲ویں روزے کو بھی اناج کی تقسیم او
موقع پر شکر، دودھ اور سوئیاں غربا میں تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا
رشید باجابی اور یوسف لکڑ والے نے بھی کمیٹی کی اعانت ک

## رابوڑی تھانہ میں غلام سرکار کے ہاتھوں تقسیم انعامات

آزاد کرکٹ کلب رابوڑی تھانہ کی طرف سے پہلی بار مشہور رنجی کھلاڑی مرحوم غلام شیخ کے نام پر محدود اوورس ٹورنامنٹ ۴ اور ۵ مارچ ۸۸ء کو منعقد کیا گیا جس میں بمبئی، تھانہ، کلیان بھیونڈی کی ۱۶ ٹیموں نے حصہ لیا۔ ۶ مارچ ۸۸ء کو تقسیم انعامات کا شاندار جلسہ دوسری رابوڑی میں ہوا۔ اس جلسے کی صدارت جناب عبدالستار یوسف شیخ (سیکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ) نے کی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی جناب ضیاء الدین خلیفہ (صدر آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن)، جناب غلام پرکار (سابق ٹیسٹ کھلاڑی)، جناب عبدالغنی پٹیل، جناب الفانسو (مہاراشٹر ٹیم کے چیف کوچ)، مرحوم غلام شیخ کے والد عبداللہ شیخ، دوسری رابوڑی مسجد کے خطیب حافظ عبدالصمد اور بشیر باپے (کارپوریٹر) وغیرہ تھے۔ صدر اور مہمان خصوصی کا تعارف اور گل پوشی کے فرائض جناب ایڈوکیٹ عبدالرشید خان صاحب (تھانے مائناریٹی سیل کے چیرمین) نے انجام دیئے۔ اس ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم ماتوشری کرکٹ کلب تھانہ کو غلام پرکار کے ہاتھوں غلام شیخ ٹرافی اور ۱۱۱۱ روپئے کا پہلا انعام دیا گیا۔

## تاڑیل اردو سکول میں الوداعی جلسہ

تاڑیل (تعلقہ داپولی) میں امسال جماعت ہفتم کے طلبہ کے لئے الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت گاؤں کی معزز ہستی احمد صاحب آرائی نے انجام دی۔ نیز مہمان خصوصی کے طور پر اسکول کے چیرمین جناب محمود صاحب آرائی شریک تھے۔ اسکول کے صدر مدرس جناب شیخ صاحب نے تعلیم سے متعلق بچوں پر نقوش چھوڑے۔ اس کے ساتھ اسکول کے دیگر اساتذہ میں جناب اسماعیل راجپورکر، اور جناب اکبر رکھانگے نے بھی اپنے تاثرات بیان کئے۔ جماعت ہفتم کی جانب سے اسکول کے لئے ایک بڑا آئینہ نیز اسٹیل کے لوٹے اور پیالے بطور تحفہ صدر صاحب کے ذریعہ صدر مدرس کو سونپے گئے۔

## مدرسہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

کوکن میں اپنے علاقہ کے لحاظ سے زیادہ قریب، بود و باش اور رہن سہن کے اعتبار سے زیادہ سہل، آب و ہوا اور خورد و نوش کے لحاظ سے زیادہ مفید اگر کوئی مدرسہ ہے تو وہ مدرسہ عربیہ شریوردھن ہے۔ اہالیانِ کوکن سے خصوصاً اور تمام برادرانِ اسلام سے عموماً درخواست ہے کہ وہ اپنے نونہالوں کو مدرسہ میں داخل کرکے دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہونے کا موقع دیں تاکہ وہ یہاں سے فارغ ہو کر دین کی خدمت اور علم کی توسیع کر سکیں۔ مدرسہ میں داخلہ شوال کی گیارہ تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ مستحق و مستعد طلبہ کو خوراکی فیس معاف کر دی جاتی ہے۔ جو طلبہ پرائمری یا ہائی اسکول سے فارغ ہو کر آتے ہیں ان کو فارسی عربی درجات میں داخل کیا جاتا ہے۔ درجہ حفظ میں داخلہ کے لئے قرآن مجید ناظرہ صحیح پڑھنا آنا شرط ہے۔ تمام اہلِ خیر حضرات جود و سخا و جمیع برادرانِ ملت کی خدمت میں التماس و استدعا ہے کہ اس ماہ خیر و برکت میں اپنی دعا و عطا میں مدرسہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کو یاد فرمائیں۔ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ (یہ ہے)

مہتمم مدرسہ حسینیہ عربیہ مقام و پوسٹ شریوردھن ضلع قلابہ

## چندرکانت پاڈول میئر بن گئے

میونسپل کارپوریشن بمبئی کے ہنگامہ خیز چناؤ میں شیوسینا کے امیدوار چندرکانت پاڈول میئر منتخب ہو گئے۔ ان کے خلاف کانگریس، بی جے پی، جنتا وغیرہ نے اپنے امیدوار کی حیثیت سے بھگوتی شرن کو کھڑا کیا تھا۔ پاڈول کو ۸۹ اور شرن کو صرف ۷۹ ووٹ ملے۔



## ڈاکٹر یونس اگاسکر کی کتاب کی شاندار رسم اجراء

اُردو رائٹرز گلڈ بمبئی کے زیر اہتمام ڈاکٹر یونس اگاسکر کی تازہ تصنیف "اُردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو" کی تقریب رونمائی ۱۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو دیاگری ساتاکروز میں بڑے شاندار طریقے پر انجام پذیر ہوئی۔

---

خوب صورت کانفرنس ہال مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، اور کچھ سامعین کھڑے رہنے پر مجبور تھے۔ تقریب کی صدارت مہاراشٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی نے کی اور تصنیف کی رونمائی کی رسم ڈین فیکلٹی آف آرٹس ڈاکٹر ایس ڈی کرمرکر نے انجام دی۔ جناب یوسف ناظم، جناب علی ایم شمسی اور جناب انور خان نے کتاب اور صاحب کتاب سے متعلق اظہار خیال کیا۔ سامعین کی بڑی تعداد کالجوں اور یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ شہر کی معزز و معروف علمی و ادبی شخصیتوں پر مشتمل تھی جن میں ڈاکٹر راہی معصوم رضا، جناب حسن نعیم، پرنسپل قادر حسین، کیپٹن فقیر محمد مستری، جناب شرف کمالی، جناب یعقوب راہی، جناب سلام بن رزاق، جناب غنی غازی، محترمہ فریدہ شبنم عابدی، جناب انجم عباسی، محترمہ رفیعہ نایک، ڈاکٹر ایم اے شیخ اور جناب ایوب واقف شامل ہیں۔

آخر میں ڈاکٹر یونس اگاسکر نے اپنی تخلیق کی ابتدا اور موضوع و انتخاب پر روشنی ڈالی۔ اور سماجیات و لسانیات سے یکساں دلچسپی کو اس کام کا محرک بتایا۔ انھوں نے اپنی قدر افزائی و ہمت افزائی کے لئے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے کام کو انگریزی اور ممکن ہوا تو مراٹھی میں بھی کرینگے۔

کنوینر جناب الیاس شوقی نے جلسے کی نظامت کی اور ان کے شکریہ پر یہ حسین تقریب اختتام پذیر ہوئی

## الیف ایم بیگ کو استقبالیہ

کوکن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام کوکن ہال کی تعمیر منصوبہ کی نقش کوکن میں خبر پڑھ کر محسن ہمدرد قوم شخصیت جناب الیف ایم بیگ (متوطن ساونت واڑی ضلع سندھودرگ) نے پچاس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرماکر اراکین کے بلند عزائم کو تقویت بخشی اس مخیر کرم فرما کے اعزاز میں ۹ اپریل کی شام اراکین مجلس انتظامیہ کوکن انٹرنیشنل نے ایک استقبالیہ نشست منعقد کر کے صاحب موصوف کو سپاسنامہ اور اوفی شال پیش کر کے شکریہ ادا کیا۔

## ڈاکٹر سراج علی میاں حسوارے کو مبارکباد

موضع اسرولی تعلقہ مرود جنجیرہ کے جناب سراج علی میاں حسوارے نے بمبئی یونیورسٹی سے طب یونانی میں ڈاکٹری کی B.U.M.S. حاصل کی۔ موضع اسرولی کی تاریخ میں یہ اولین ڈاکٹر ہیں۔ جماعت المسلمین اسرولی جناب عثمان حسن گھٹے کی صدارت میں ڈاکٹر سراج کے اعزاز میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا تھا۔ ڈاکٹر سراج کو اس کامیابی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

• محمد شفیع عبداللطیف دلوی

• اختری محمد شفیع دلوی

• عظیم علی [illegible]

# منشیات کے مضر اثرات پر سیمینار

۲۴ مارچ ۸۸ء کو مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (آئی) کے آفس پر منشیات کے مضر اثرات کے بارے میں ایک سیمینار مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (آئی) کے اینٹی نارکوٹک سیل منعقد کیا تھا۔

اس موقع پر سیمینار کی صدارت محترمہ پربھا راؤ (صدر مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (آئی) نے سر انجام دی۔ ان کے علاوہ جناب کے۔ این سنگھ ایم پی (جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی آئی)، جناب سنیل دت ایم پی (چیئرمین اینٹی نارکوٹک سیل: آل انڈیا کانگریس کمیٹی (آئی)، جناب جے ایچ طالع یار خان (سابق گورنر سکم)، جناب وسنت صراف (پولیس کمشنر بمبئی)، جناب ایس سُرونکر (اسسٹنٹ کمشنر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈ منسٹریشن مہاراشٹر اسٹیٹ)، ڈاکٹر خلیل مقدم، جناب بل لوکاس، ڈاکٹر ڈولورس مورگن (امریکہ) اور ڈاکٹر حسین ٹھاکور (کنوینر اینٹی نارکوٹک سیل، مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (آئی) جیسی معزز ہستیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے علاوہ جناب رام راؤ آدِک (سابق ڈپٹی چیف منسٹر مہاراشٹر)، پروفیسر ایس ایم اشیر (سابق صدر مہاراشٹر پردیش کانگریس (آئی)، اور جناب بھرتا بھیراؤ مہیلے ایم پی نے اس جلسہ میں شرکت کی



انسداد منشیات کے پروگرام کے دوران تقریر کرتے وقت ڈاکٹر حسین ٹھاکور (کنوینر اینٹی نارکوٹک سیل مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (آئی)] تصویر میں (دائیں سے بائیں) بیٹھے ہوئے ڈاکٹر خلیل مقدم، جناب بل لوکاس، جناب سنیل دت ایم پی (چیئرمین اینٹی نارکوٹک سیل، آل انڈیا کانگریس کمیٹی آئی)، محترمہ پربھا راؤ (صدر مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (آئی)

اس جلسے میں منشیات کی روک تھام، علاج اور اس پر بنائے گئے قانون پر سختی سے عمل کرانا وغیرہ موضوع پر غور و فکر اور اظہار خیال کیا گیا۔ جناب کے این سنگھ اور جناب سنیل دت نے اینٹی نارکوٹک سیل کے کام کی تعریف کی۔ جلسے کے اختتام پر منشیات کے موضوع پر شائع کیے گئے کتابچے تقسیم کیے گئے۔ یہ کتابچہ اینٹی نارکوٹک سیل نے مفت تقسیم کرنے کیلئے پرنٹ کیے تاکہ منشیات کے مضرات سے لوگوں کو آگاہ کیا جا سکے۔ یہ کتابچے انگریزی اور مراٹھی میں شائع کیے گئے ہیں۔ جلسے کا اختتام شام کو ۶ بجے ہوا۔..........

مشتاق

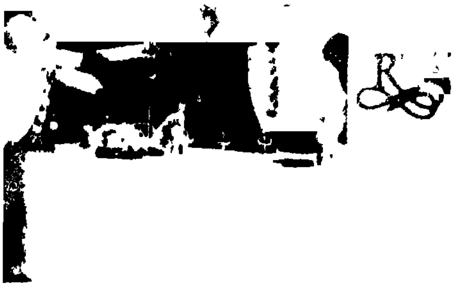
## شامِ عرشی

مجلسِ ادب رسول آباد بھیونڈی کے زیرِ اہتمام ۲۵ر مارچ ۸۸ء کو شامِ عرشی جونپوری کے سلسلے میں ایک عام مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس کا افتتاح ابوظفر حسّان ندوی صاحب نے فرمایا، اور جاوید جعفری صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ فنکار الہ آبادی، خاور الہ آبادی، شاہد لطیف، کیف کاکوروی، ناصر شکیب، جمیل گونڈوی، ہلال جونپوری، ایوب صابری، معصوم راہی، زوّار اعظمی، جمیل مرصپوری، قیصر الجعفری، سحر اعظمی، رحمت الہ آبادی، حکیم شولاپوری نے اپنے اپنے کلام سے دادِ تحسین حاصل کی (نامہ نگار: عبدالرحمٰن ضیاء بھیونڈی)

## علی ایم شمسی دوحہ قطر میں

ادارہ کوکن انٹرنیشنل اور کوکن مرکنٹائل بینک کے وائس چیئرمین جناب علی ایم شمسی دوحہ قطر خلیج العرب میں منعقد ہونے والے عظیم الشان انڈو قطر اردو مشاعرہ میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر دوحہ تشریف لے گئے تھے۔ مشاعرہ کے بعد دوحہ قطر میں مقیم باشندگانِ کوکن نے جو تقریباً دو ہزار کی تعداد میں وہاں بستے ہیں شمسی صاحب کے اعزاز میں متعدد تہنیتی جلسوں کا اہتمام کیا جن میں راماده ہوٹل میں منعقدہ جلسہ عظیم الشان تھا جہاں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ شریک تھے۔

اس جلسہ کی صدارت ڈاکٹر عبدالشکور قادری نے فرمائی۔ قاری ہاشم دادرکر نے تلاوت سے جلسہ کا آغاز کیا جناب قاضی فراز احمد نے استقبالیہ تقریر کی تو جناب انور مہاڈک اور جناب نظام بجلے نے اظہارِ خیال فرمایا۔ جناب انور حمدولے نے اظہارِ تشکر کیا۔ نظامت کے فرائض دوحہ قطر کی ہر دلعزیز اور فعال شخصیت جناب حسن چوگلے



جناب محی الدین خطیب صاحب اعزاز جناب علی ایم[illegible] کو تحفۂ اخلاص پیش کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں جناب قاضی فراز احمد اور پس منظر میں جناب حس[illegible] چوگلے نظر آرہے ہیں۔

نے انجام دیئے ۔۔ جناب شمسی صاحب نے حاضرین سے خ[illegible] کرتے ہوئے کوکن ایمبولنس سوسائٹی، کوکن انٹر[illegible] نفقش کوکن اور بطور خاص کوکن اور کڈکو (KIDCO) [illegible] متعلق تفصیلی معلومات دی۔ قوم کی ترقی میں بنک[illegible] و اہمیت آپ کی گفتگو کا موضوع تھا۔

جلسے کے انعقاد و انصرام میں جناب غلام محی الدین[illegible] شناء اللہ گھر ٹکر، بشیر پالوجی، عظمت اللہ انوارے [illegible] رفیق مقدم، عبدالصمد دلوی اور مظفر حدادی پیش[illegible] جو عموماً کوکن سے متعلق ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ ل[illegible]

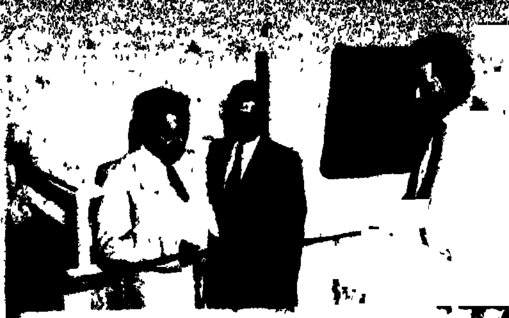
## مبارکباد

موربہ کے معاون ٹیچر ابوالکلام کا بساٹی ہائی اسکول کے ہ[illegible] کا تقرر عمل میں آیا۔ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ انہیں ہیڈ ماسٹری کی منظو[illegible]

## شیوسینا کے موتی بھاٹیہ صدر منتخب

حالیہ چناؤ کے نتیجہ میں شیوسینا کے شری موتی بھاٹی[illegible] میونسپل کونسل کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ کونسل میں پروگریسو ڈ[illegible] ۱۵، کانگریس کے ۱۲ اور شیوسینا کے ۵ ممبران ہیں۔

# نیروبی میں جماعتِ مسلمانِ کوکن کی سرگرمیاں



جناب داؤد خان پٹھان فیتہ کاٹ کر
ہال کی رسمِ افتتاح ادا کر رہے ہیں

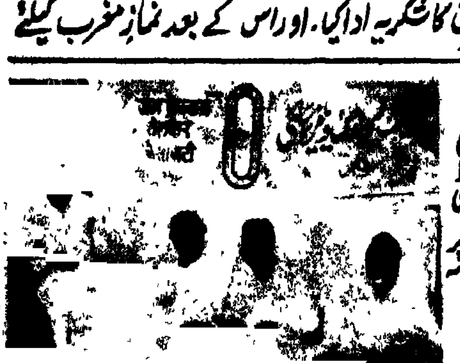


جشنِ افتتاح میں نیروبی کے علاوہ
دُور دراز سے آئے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

نیروبی (کینیا) مشرقی افریقہ کے کوکنی مسلمانوں کا از سرِ نو تعمیر کردہ اجتماعی مرکز کا جشنِ افتتاح ۲۶ مارچ ۱۹۸۸ء کو نہایت تزک واحتشام سے منایا گیا۔ اہالیانِ کوکن کی ایک بڑی تعداد حاضر تھی۔ جس میں دارالسلام، ممباسہ، کسومو، لیٹین، کجیاڈو وغیرہ سے آئے ہوئے مہمان بھی شریک تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے جناب سید عنایت اللہ قادری نے کیا۔

کوکنی مسلم ایسوسی ایشن نیروبی کے سکریٹری جناب عبدالرؤف سنگرار نے اپنی استقبالیہ تقریر میں ایسوسی ایشن کے صدر اور مہمانِ خصوصی جناب داؤد خان پٹھان کا تعارف کیا۔ بعد ازاں موصوف کے ہاتھ سے کوکنی مسلم ایسوسی ایشن ہال کا افتتاح عمل میں آیا۔ قوم کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے لگ بھگ چالیس سال پہلے فری لائبریری چلانے کے مقصد سے جس قومی عمارت کی بنیاد رکھی تھی وہ آج صرف کوکنیوں کا ایک مرکز ہے بلکہ مستقل آمدنی کا ذریعہ بھی ہے۔

چائے کے وقفہ کے بعد جناب ساحر شیوی نے ایک ترانہ پڑھ کر سنایا اور حاضرین سے خوب داد حاصل کی۔ عزت مآب جناب جسٹس عبدالرؤف سمناکے نے ایک طویل مقالہ پیش کیا۔ جس میں آپ نے ایسوسی ایشن کے آئندہ پروگراموں کے منصوبے کی نشاندہی کی۔ نائب صدر جناب محمد شفیع بغدادی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد نمازِ مغرب کیلئے نشست برخاست ہوئی۔



ینگ فرینڈس ویلفیر سوسائٹی کے سالانہ جلسہ میں
دائیں سے: سعید کنول، قاضی احمد، اے۔ واٹی قاضی (ایڈوکیٹ) اور محمد قاضی صاحبان نظر آرہے ہیں۔

نماز کے بعد منتظمین نے عشائیہ سے مہمانوں کی تواضع کی اور تفریحِ طبع کے لئے بچوں نے ایک ورائٹی پروگرام پیش کیا۔

تیسری اور آخری نشست میں ایسوسی ایشن کے ۶۲ ویں سالانہ جلسہ کی کارروائی عمل میں آئی۔

نامہ نگار: شیخ اسماعیل
نیروبی

دین کو سر بلند کرنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان میں دینیات کے امتحانات زیر اہتمام مرکز مالیگاؤں ایک کامیاب کوشش ہے۔ اردو، مراٹھی یا انگریزی اسکولوں، ہائی اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے بچوں کے لئے یہ نادر موقع ہے۔ کوکن میں پہلی بار اس مرکز کا امتحان نیگڑی تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ میں ہوا۔ جس میں ۳۰ طلبہ شریک تھے۔ ۱۷ درجہ اول میں، ۹ درجہ دوم اور ۳ درجہ سوم میں کامیاب ہوئے۔ یکم اپریل کو تقسیم انعامات کا جلسہ زیر صدارت الحاج حسین میاں آدم لوگڈے انعقاد پذیر ہوا۔ انعام میں دینی کتب اور اسناد پیش کئے گئے۔

نیگڑی تعلقہ شریوردھن دینیات کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ ماہ اپریل میں یہاں متعدد علمائے کرام اور زعمائے ملت کا ورود ہوا۔ جن میں ۱۰ اپریل کو مولانا شفیق صاحب قریشی امام جامع مسجد پاہماہ، ۱۲ اپریل کو مولانا خلیل عثمان ناظم جماعت اسلامی ہند رتناگری اور عالی جناب مولانا جمیل الرشاد حسین ہیڈ ماسٹر احمدیہ ہائی اسکول جسولی نیز انجمن اسلام جنجیرہ شریوردھن کے ہیڈ ماسٹر عالیجناب بادشاہ صاحب مغربی کے نام قابل ذکر ہیں۔

## عبداللہ ولیلے کا تقرر

اکھل مہاراشٹر پرائمری ٹیچر سنگھ، رتناگری ضلع کیلئے جناب عبداللہ عبدالقادر ولیلے معاون مدرس اردو پرائمری اسکول پندیری تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری کا تقرر گذشتہ ماہ کے ضلع اجیوشین میں اتفاق رائے سے ہوا۔

آپ تقریباً ۱۰ سالوں سے پرائمری مدرسین کی بہبودی اور بچوں کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔ حال ہی

امتحانات کے لئے بحیثیت امتحان کا مرکز منظور کرائے جو کارہائے نمایاں انجام دیا ہے اس پر ہر طرف سے اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔

## ہرنئی میں کرکٹ ٹورنامنٹ

بازار محلہ ہرنئی اسپورٹس کمیٹی کے زیر اہتمام ایک دن کے میچ میں کوکن کی ۲۶ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اور اس طرح ۱۳ دنوں تک یہ مقابلہ جاری رہا۔

افتتاح جناب قادر میاں ڈھینکر مہمان خصوصی سرپنچ ڈاکٹر مہیندلے اور ڈاکٹر ظفر دلاور کی حاضری میں ہوا۔

۱۷ اپریل ۸۸ء کو فائنل مقابلہ بروندی کی غریب نواز ٹیم اور داپولی کی جالی بوائز کرکٹ کلب کے درمیان ہوا بہترین بلے باز کا اعزاز آمبرے کو اور بہترین بولر کا اعزاز سمیع (دونوں غریب نواز کے کھلاڑی) نے حاصل کیا۔ فاتح ٹیم ایک کپ اور ۵۰۱ روپئے اور رنر ٹیم کو ایک کپ اور ۲۰۱ روپئے دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کی صدارت ہرنئی ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری جناب عبدالغنی پاؤسکر نے فرمائی۔ جناب ابراہیم سارنگ اور داؤد شیوردھنکر نے انعامات عطا کئے۔

## شادی کے موقع پر اسکالرشپ کا عطیہ

جناب شوکت شیوردھنکر متوطن ہرنئی تعلقہ داپولی نے اپنی شادی کے پر مسرت موقع پر نیشنل ہائی اسکول ہرنئی اسکالرشپ فنڈ میں اپنے والد مرحوم کے نام سے مبلغ ایک ہزار روپیہ کا عطیہ پیش کیا۔

ہر سال امتیازی پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کو اس فنڈ سے انعامات دیئے جا رہیں ......

ہرنئی تعلقہ داپولی کے روشن خیال لوگوں کی گذشتہ کئی سالوں سے یہ کوشش تھی کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور خلیج کی ملازمتوں کے بحران کو مدنظر رکھتے ہوئے شادی بیاہ جیسی تقریبات میں بے دریغ ہونے والے فضول اخراجات کو قابو میں لایا جائے۔ آٹھ محلوں کی مشترکہ جماعتوں نے اتفاق رائے سے یہ منظور کیا کہ شادیاں، عرس و دیگر تقریبات دن میں منعقد کئے جائیں اور ان میں ڈھول، نقارہ، حنا لو، اور اکھاڑے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ وقت، رات رات بھر کا جاگنا، اس کے علاوہ اخراجات قابو میں رہیں۔ اس باہمی رضامندی کے بعد کئی شادیاں اور عرس سیدھے سادے طریقہ پر انجام دیئے گئے اور لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا۔

(نامہ نگار: عبدالغنی پاؤسکر)

## مہاراشٹر یائی اسکولوں کو ۱۰ ہزار روپئے

حکومت مہاراشٹر کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے رتناگری ضلع کے شہری اسکولوں میں مہاراشٹر یائی اسکول چپلون کی بہترین خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دس ہزار روپئے کی ترغیبی گرانٹ سے نوازا گیا ہے۔ اس شاندار کامیابی پر اسکول کے صدر مدرس جناب اقبال مغل اور ان کے رفقائے کار کو چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب کے۔ایس جیبی، چیئرمین جناب شہاب الدین ڈنگرے، سکریٹری جناب عبدالغنی کھڑس نے بذات خود اسکول میں حاضر ہو کر مبارکباد پیش کی۔

## فردوس ویلفیر سوسائٹی سعودی عربیہ کی نئی مجلس منتظمہ

سعودی عرب میں ملازمت پذیر تمام باشندگانِ فردوس پر مشتمل فردوس ویلفیر سوسائٹی نامی ایک ادارہ اپنے وطن کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہے۔ ۱۱/اپریل ۸۸ کو انجمن ہذا کی قیام گاہ پر منعقد کیا گیا۔ جس میں اگلے دو سالوں کے لئے منعقد ہوئی نئی مجلس عاملہ کا انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔

صدر: جناب آئی ٹی پرکار۔ نائب صدر: جناب بی ایس پرکار۔ سکریٹری: جناب عبدالوہاب احمد پرکار۔ نائب سکریٹری: جناب نیاز نورالدین پرکار۔ خزانچی: جناب صلاح الدین قاسم پرکار۔ نائب خزانچی: جناب فریدا احمد پرکار۔ کارڈینیٹر: جناب فضل الرحمٰن عبدالرحمٰن پرکار۔ کارڈینیٹر: جناب رکن الدین عبداللہ بجاری۔ آڈیٹر: جناب داؤد تاج الدین پرکار۔ ایف ڈی سی نمائندہ: جناب اسماعیل حسین پرکار۔

## تعلقہ کھیڑ کی اولین مسلم خاتون وکیل

رتناگری ڈسٹرکٹ سینٹرل کوآپریٹیو بینک فردوس برانچ میں ایک ممتاز عہدے پر فائز خاتون محترمہ رقیہ شفیق پرکار نے حال ہی میں بمبئی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

محترمہ فردوس بلکہ کھیڈ تعلقہ میں قانون کی سند حاصل کرنے والی اولین مسلم خاتون ہیں۔ آپ مستقبل قریب میں کھیڈ میں وکالت شروع کرنے کا عزم رکھتی ہیں۔ بینک میں بھی عنقریب ہی برانچ منیجر تک ترقی کر جانے کے مواقع فراہم ہیں۔

## جناب آئی ٹی پرکار کے ہاں استقبالیہ

نقش نواز جناب آئی ٹی پرکار نے اپنی نومولود پوتی کے عقیقے کی تقریب ۱۵/مارچ ۸۸ کو دمام سعودی عرب میں بڑے شاندار طور پر منائی۔ آپ کے برخوردار کے ہاں یہ پہلی اولاد ہے۔ بعد نماز مغرب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تین سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ طعام کے بعد موسیقی بھی پروگرام تھا جس میں اقبال پرکار اینڈ پارٹی نے مسحور کن گیتوں سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

۱۵ اپریل ۸۸ء کی پُر لطف شام تا دیر یاد رہے گی

جب نقش کوکن کے ساؤتھ افریقہ کے اعزازی نمائندے اور ہمارے وطنی بھائی جناب سید حسن کے اعزاز میں نقش کوکن ڈیولپمنٹ فورم کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے دولت کدہ پر ایک عصرانہ دیا گیا۔ جناب سید حسن ساؤتھ افریقہ میں کئی ایک تعلیمی، ثقافتی اور فلاحی اداروں کے سربراہ ہیں۔ اور قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ ناندگاؤں تعلقہ مروڈ ضلع رائے گڑھ کے باشندے ہیں۔ اور برسوں سے ساؤتھ افریقہ میں مقیم ہیں۔ ایک عرصے کے بعد وطن لوٹے تو ہر جگہ آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ افریقہ کو واپس جانے کی غرض سے بمبئی آئے تو ڈاکٹر نائیک صاحب نے چند گھنٹوں کی دوڑ دھوپ میں سید حسن کے مداحوں کو جمع کر لیا۔

مہاراشٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی اس محفل کے صدر نشین تھے۔ جناب علی ایم شمسی، جناب مہر دہسلائی، جناب پروفیسر اے اے قاضی، ڈاکٹر فرید شیخ، ایڈوکیٹ ایم آر وزیر، کیپٹن معظم گھوٹے، و دیگر معززین و احباب شریک محفل تھے۔ چھوٹا مگر منتخبہ گروہ کوکن کے ضلعوں اور اداروں کی بھرپور نمائندگی کر رہا تھا۔ جناب فقیر محمد مستری نے سید حسن صاحب کی قومی و ملی خدمات کا اجمالاً ذکر کیا۔ ڈاکٹر نائیک صاحب نے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ہمارے جو بھائی بیرونی ممالک میں مقیم ہیں ان سے رابطہ قائم رکھنے کی غرض سے اس قسم کی نشستیں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اور کوکن انٹرنیشنل کے ذریعہ اس کا اہتمام ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ نقش کوکن بیرونی ممالک میں بسنے والے ہمارے بھائیوں سے ساتھ رابطہ قائم کئے ہوئے ہے۔ اور نقش کوکن ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انھیں اپنے وطن اور خطے کے حالات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ سید حسن صاحب نے افریقہ کے حالات سے متعلق کیے گئے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا۔ ڈاکٹر منشی صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں سید حسن صاحب کی خدمات کو سراہا۔ اور امید ظاہر کی کہ ہمارے درمیان رابطہ کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ڈاکٹر نائیک صاحب کی پرکشش شخصیت اور معزز مہمان سے ملاقات کے اشتیاق کی وجہ سے وقت کی قلت کے باوجود یہ چھوٹی سی نشست اپنی نوعیت اور مقصد کے اعتبار سے نہایت کامیاب رہی۔

## رتناگری اور چپلون شہری ترقی مرکز کی نگرانی میں

مہاراشٹر کے خطہ کوکن پر اتنی ہی توجہ کی جا رہی ہے جتنی کہ ملک کے کسی شہری علاقے کو دی جاتی ہے۔ وزیر مملکت دلبیر سنگھ نے شری مدھو دنڈوتے کو ایک تحریری جواب کی صورت میں بتلایا کہ مرکز نے مہاراشٹر کے ۳۲ چھوٹے اور اوسط شہروں میں کوکن کے رتناگری اور چپلون کو بھی شامل کیا ہے۔ مرکز ان شہروں کی ترقی پر زور دے رہا ہے۔ تاکہ دیہی علاقوں سے بڑے شہروں کی طرف لوگوں کو جانے کا خیال پیدا نہ ہو۔

## ستارہ میں اردو سبھا

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے ۱۶ اپریل ۸۸ء کی شب میں شہر ستارہ میں اردو سبھا کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ صدارت چیف ایگزیکیٹو آفیسر ضلع ستارہ جناب اشرف دلوائی صاحب نے فرمائی۔ افتتاح مراٹھی ادیب جناب شنکر ساوڈا صاحب کے مضمون مراٹھی پر اردو زبان و ادب کے اثرات سے ہوا۔ دوسرا مضمون انفارمیشن آفیسر جناب یونس عالم صدیقی نے اردو پر مراٹھی زبان کے اثرات پڑھا۔ واڈیا کالج پونہ کے جناب ابراہیم شیخ نے زبانوں کا میل جول کے موضوع پر تقریر کی۔ جناب صدر نے اردو اکیڈمی کے اس پروگرام کی اہمیت کو سراہا۔ وقار حسن قادری نے نظامت کی۔

## [illegible] غلام غوث ڈنگے شیلڈ کرکٹ ٹورنامنٹ

سوپارہ گاؤں ضلع تھانہ میں ینگ اسٹار کرکٹ ٹیم نے غلام غوث ڈنگے شیلڈ کے نام سے انعقاد کیا جس میں ۱۶ ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل مقابلہ ۱۶ اپریل کو پرکاش کرکٹ کلب نے شیلڈ جیت لیا۔ حیدر ڈنگے کے ہاتھوں شیلڈ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ ہیں آن دکا سیر زید محسن خان کو دیا گیا۔ ماضی کے کپتان اور کرکٹ کے شیدائی غلام احمد پولنے ٹورنامنٹ کی سرپرستی کی۔ انعامات کے موقع پر لوگوں میں کافی جوش و خروش تھا اور ایک اچھا ماحول میں تمام مذاہب کے لوگ شریک ہوئے۔



بائیں جانب: مصنف جناب وکیل نجیب ۔ درمیان میں شری پرتھت ایم پی "جنگل کی امانت" کا اجرا کرتے ہوئے ۔ دائیں جانب جناب سلام دفا۔

## "جنگل کی امانت" کی رسم اجرا و مشاعرہ

جناب وکیل نجیب کی دوسری کتاب "جنگل کی امانت" کا اجرا شری بنواری لال پروہت (ایم پی) سابق وزیر حکومت مہاراشٹر کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقع پر بہ کبیر کے ایڈیٹر نثار اختر انصاری اور ماسٹر نظیر احمد نے بچوں کا ادب پر مقالے پیش کئے۔ رسم اجرا کے بعد ڈاکٹر منشا الرحمن منشا کی صدارت میں مشاعرہ ہوا۔ جناب سلام وفا نے جلسہ رسم اجرا اور جناب انصاری حمید ناگپوری نے مشاعرہ کی نظامت کی۔



## انتولے [illegible] قانونی جنگ جیت لی



سپریم کورٹ نے ۲۹ اپریل ۱۹۸۸ء کو مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر عبدالرحمن انتولے کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کا مقدمہ ممبئی ہائی کورٹ کی جج کی عدالت میں چلائے جانے سے متعلق خود اپنا ۱۹۸۴ء کا ہدایت نامہ منسوخ کر دیا ہے۔

سپریم کورٹ کی ایک بینچ نے ۲-۵ کی اکثریت سے کہا کہ ہائی کورٹ کا مقدمہ غیر قانونی تھا، اور یہ ہدایت دی کہ یہ مقدمہ قانون کے مطابق چلایا جانا چاہیئے۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر بیرسٹر انتولے کے مداح کثیر تعداد میں ان کی رہائش گاہ پر پھول ہار لے کر پہنچ گئے اور معانقوں اور مصافحوں کا دور شروع ہوا۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بیرسٹر عبدالرحمن انتولے نے کہا کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ میں نے ہمیشہ اسی کے آگے سر جھکایا ہے۔

ریاستی لیجسلیٹو کونسل میں اپوزیشن کے لیڈر شری گوانی نے کہا کہ سپریم کورٹ نے ان تمام افراد کیلئے نجات دہندہ کا رول ادا کیا ہے، جو سیاسی سازشوں کا شکار ہو گئے ہیں۔

## شری وردھن میونسپلٹی کا چناؤ

شری وردھن۔ نواز غلام محمد گھنگر کو شری وردھن ضلع رائے گڑھ میونسپلٹی کا صدر چن لیا گیا ہے۔ مسٹر انت راؤ گو تھے کے استعفے کے بعد یہ جگہ خالی تھی۔ وہ جنتا کے آدمی تھے۔ مسٹر گھنگر ایک آزاد امیدوار ہیں۔

[illegible]

## جناب علی ایم شمسی کوکن بنک کے چیئرمین منتخب

بمبئی نمرمنئی: مقبول و معروف سماجی کارکن اور متعدد سماجی و تعلیمی اداروں کے سربراہ جناب علی ایم شمسی کو بالاتفاق رائے کوکن مرکنٹائل کو آپریٹیو بنک لمیٹیڈ جیسے نامور اور ترقی پذیر بنک کے مخلص اور فعال ڈائریکٹرس نے چیئرمین منتخب کیا ہے۔ شمسی صاحب گذشتہ ۱۵ سال سے ایس ای ایم ہیں۔ آپ مہاراشٹر کی اردو اکیڈمی اور جے جے اسپتال بورڈ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ کوکن انٹرنیشنل کے نائب صدر ہیں نیز ادبی و ثقافتی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ عوام اور خواص میں یکساں مقبول ہیں۔ شمسی صاحب انتہائی لگن اور بے لوث جذبہ خدمت سے ملک و قوم کی ترقی کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔

ہم شمسی صاحب کے انتخاب پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کے رفقاء ڈائریکٹرس کو بھی مبارکباد کہ انھوں نے اس قابل شخصیت کو ایک اہم ادارے کی سربراہی کے لئے منتخب کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان کی چیئرمین شپ میں ڈائریکٹرس کے تعاون سے کوکن بنک دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گا۔

(ادارہ)

## رتناگری میں ایک نیا انقلاب

رتناگری ڈرگس کمپنی کا افتتاح ۲۲ مئی ۸۸ء کو بنگلہ دیش کے ڈاکٹر ظفر اللہ چودھری کے مبارک ہاتھوں سے ہونے والا ہے۔ آپ اس افتتاح کے لئے بطور خاص ڈھاکہ سے رتناگری تشریف لا رہے ہیں۔

ڈاکٹر ظفر اللہ چودھری نے بنگلہ دیش میں ان نقصان دہ ایلوپیتھک دواؤں کو جو صحت کے لئے مضر ہوتی ہیں حکومت کے ذریعہ منسوخ کرواکے (Generic) جینرک ادویہ کی ایجاد و ترقی میں نمایاں رول ادا کیا ہے۔ ان کے اس کارنامے



حاصل کر رہے ہیں۔

## نقش کوکن کے تحفے

ہماری آواز پر لبیک کہتے ہوئے نثار احمد دروے (بحرین) نے پرائمری اسکول مرکروارہ ضلع رتناگری کو دو سال کے لئے نقش کوکن بطور تحفہ ارسال کرنے کی اجازت دی ہے۔ اسی طرح نورالدین محمد یانوسکر (بحرین) نے پرائمری اسکول گولپ پانوس رتناگری اور نور محمد آدم واڈکر صاحب (بحرین) نے پرائمری اردو اسکول جونا فنسوپ اور بھاٹیے دونوں اسکولوں کو ایک ایک سال کے لئے مرحوم آدم عبداللہ واڈکر کی یاد میں جاری کروایا ہے۔

## ایک اپیل

"جماعت المسلین کامن" کو چیریٹی کمشنر تھانہ سے رجسٹریشن نمبر B.-285 مل گیا ہے ... کامن تعلقہ (...) میں مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی آبادی ہے جس میں ایک مسجد ہے۔ اور ایک پرانا قبرستان ہے جس میں مولانا مسکین شاہ بابا کا مزار ہے ۱۹۷۰ء کے فساد میں مزار کی عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ جو ابتک خستہ حال ہے تمام بھائیوں سے گذارش ہے کہ قبرستان کی پکی دیوار اور درگاہ کی عمارت بنانے کے لئے ہمارا تعاون کریں۔

صدر: حاجی عبدالستار شیخ

(جماعت المسلین کامن ضلع تھانہ ۴۰۱۲۰۲)

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے
(علامہ اقبال)

# اندھیری کوکنی مسلم ویلفیئر سوسائٹی

اندھیری ایسٹ اور خصوصاً چار بنگلہ، سات بنگلہ، ورسوا، لوکھنڈوالا کمپلیکس، بلت نگر، ڈھاکے کالونی، ڈی این نگر،
[illegible]پراڈیسائی روڈ کے علاوہ اندھیری ایسٹ کے علاقوں میں کوکن کے چار اضلاع کے مسلم باشندگان کی ایک کثیر تعداد آباد ہو رہی ہے۔ ایک اندازے
کے مطابق چھ سو کے لگ بھگ مسلم خاندان جن میں تاجر، انجینئر، ڈاکٹر، وکیل، سرکاری افسران، پروفیسر اور ملازمت پیشہ لوگ شامل ہیں۔

گذشتہ ایک سال سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس نئے علاقے کے نو آباد خاندانوں کی ایک جماعت یا سوسائٹی تشکیل دی جائے تاکہ
آپسی میل جول، تعلقات، جان پہچان بڑھے اور شادی بیاہ کے علاوہ غم کے لمحات مثلاً موت وغیرہ کے موقع پر ہم ایک دوسرے کے شریک کار رہیں۔

۲۷ مارچ ۸۸ کے دن ایک ایڈہاک کمیٹی وجود میں آئی، اور اتفاق رائے سے "اندھیری کوکنی مسلم ویلفیئر سوسائٹی" کا قیام عمل میں آیا۔

مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد سوسائٹی کے اہم ستون رہیں گے :۔

[illegible] کوکنی مسلم قوم کی فلاح و بہبودی، قومی جذبہ، اتفاق اور بھائی چارہ کو فروغ دینا، مذہبی، تعلیمی، ثقافتی اور سماجی کام کرنا اور ممکنہ حالات میں ان کو قائم کرنا،
[illegible] میل کو دو منعقد کرنا اور قومی تہوار منانا، مذہبی سیمینار، لائبریری، ریڈنگ روم اور اسلامی تعلیم کیلئے مدرسہ قائم کرنا۔ ممبران کے درمیان تنازعہ کو ختم کروانا،
[illegible] لگنے، مکان گرنے یا دوسری قدرتی و غیر قدرتی مصائب و مشکلات میں ممکنہ امداد کرنا، میرج سیل قائم کرنا، ممبران نابالغ بچوں کی تفصیلات جمع رکھنا اور
[illegible] آپسی رشتے جوڑنے میں قدم اٹھانا، ایک ہی منڈپ میں ایک سے زیادہ شادیاں منعقد کروانا، فضول رسومات اور غیر ضروری اخراجات ختم کرانا، SSC/HSC
[illegible] طلبا کیلئے ووکیشنل گائیڈنس مہیا کرنا، مزید تعلیم کیلئے بہتر سے بہترین مضامین یا کورس کی سفارش کرنا۔

آپ حضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ مندرجہ بالا علاقہ میں رہنے والی خواتین و حضرات تک ہمارا یہ پیغام پہنچایئے اور سوسائٹی کی ممبرشپ قبول فرما کر سوسائٹی کو مضبوط بنایئے۔

پتہ :۔
"Crown Tailor" Janak Deep"
OPP. Bank of maharashtra, Seven Banglow,
Andheri, Bombay-400061

مندرجہ ذیل پر مزید معلومات حاصل کریں :۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جناب ریاض احمد پرکار | 579844 | جناب عبدالغنی عثمان پاؤسکر | 6200948 / 6200384 |
| جناب سعد مصطفےٰ فقیہ | 625055 | ایڈووکیٹ نورالدین داؤد بھاٹکر | 574838 |
| کپتان قمر فقیر محمد جولے | 623456 | جناب الطاف حسین چوگلے | 572440 |

## ہمارے فوری پروگرام

| ماہ جون | ماہ جون | ماہ اگست |
|---|---|---|
| خواتین کی اہم میٹنگ | ووکیشنل گائیڈنس SSC اور HSC کیلئے | شاندار عید ملن |

آپ کا تعاون ہماری کامیابی کی اہم کڑی ہے
ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے شمارہ میں مزید تفصیلات دیکھئے

صدر: جناب ریاض احمد پرکار — پبلسٹی: عبدالغنی عثمان پاؤسکر — سکریٹری: مبین عبداللطیف حاجی

# جناب این اے واحد

مجندار ہائی اسکول و جونیر کالج دھور ضلع رائے گڈھ کے پرنسپل جناب این اے واحد اس تعلیمی سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے اختتام پر اپنی خدماتِ جلیلہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

واحد صاحب کی شخصیت مہاراشٹر کے تعلیمی حلقہ میں بالعموم اور کوکن میں بالخصوص تعارف کی محتاج نہیں ہے ریاستِ آندھرا پردیش کے شہر کرنول کے ایک علمی خاندان کا یہ روشن چراغ جب بغرض ملازمت کوکن میں آیا تو کالستہ ضلع رتناگیری مرود ضلع رائے گڈھ بمبئی غلطی اور دھور ضلع رائے گڈھ میں نہ صرف درس و تدریس کے گوشوں کو منور کر گیا بلکہ یہاں کی تہذیب و تمدن اور رشتہ برادری کا حصہ بن کر رہ گیا ہے۔

موصوف ۱۹۶۲ء میں مجندار ہائی اسکول میں بحیثیت معلم شامل ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں آپ کو ہیڈ ماسٹر شپ تفویض کی گئی تب سے آج تک آپ نے جس سلیقہ مندی، وقار اور کامیابی کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھایا وہ اس ادارہ کی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ ہے۔ موصوف کی ذاتی لگن اور لائق تحسین جدوجہد نے اس دانش کدہ کو عہد زریں سے آشنا کیا۔

۱۹۷۰ء میں جونیر کالج کے سائنس شعبہ کا آغاز ایک شاندار پیش رفت تھی۔ پھر آرٹس فیکلٹی کا قیام بھی موصوف کی دور رس نگاہوں کا اثر ہے اس میں مزید ترقی ہوئی اور کامرس فیکلٹی بھی قائم کی گئی۔ بات یہیں تک ختم نہیں آپ نے اس چھوٹے سے گاؤں کو جسے اب ودیا نگری غلط نہیں ہوگا۔ ایس ایس سی کے امتحان کا مرکز بنا دیا۔

اپنے سابق اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ سے خوش اثر بنائے رکھنے میں واحد صاحب کو ملکہ حاصل ہے اور یہ سلسلہ صرف دھور بلکہ اس سے قبل جہاں بھی آپ رہے ہمیشہ د... میں آیا ہے۔ موصوف نے نہ صرف طلبہ کے تعلیمی اقدار کی طر ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی بلکہ ہر مرحلہ پر جس طرح رہنمائی فرمائی مستقبل کے لئے زریں مشورے دئیے اس نے آپ کو ا... کامیاب اور محبوب و مقبول پرنسپل بنائے رکھا۔

۱۹۸۱ء میں آپ کو حکومت مہاراشٹر کی جانب ... مثالی استاد" کا اسٹیٹ ایوارڈ دیا گیا۔ اس سے قبل ضلع (قلابہ) رائے گڈھ نے بھی آپ کی خدمات کی قدر کرتے ہو... مثالی مدرس کی سند عطا کی ہے۔ موصوف اپنی ہمہ جہت کا... گذاریوں کی وجہ سے اہم اعزازی عہدوں سے بھی سرفراز کئے... جن میں آل مہاراشٹر اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن کے ... ۱۹۸۲ء آپ صدر رہے نیز ... میں آپ کی ... کی حیثیت سے شامل کیا گیا تھا حال ہی میں آپ اسٹیٹ ایوارڈ کمیٹی ... بحیثیت ممبر شامل ہیں۔



تصویر میں بائیں سے : نصیر پٹھان ۔ ابراہیم کاندھی ، پروفیسر جاوید خان ، سید محمد ہادی . سید ظہیر . ڈاکٹر عبدالوہاب دانش اور افضل لادی والا ۔

## مائناریٹی سیل ...

مائناریٹی سیل ...

...ٹرکٹ کانگریس کمیٹی (آئی) کی ایک شاندار ...نگ ہوٹل ساحل کے خوبصورت ہال ...ل" میں منعقد ہوئی جس کا انعقاد ڈاکٹر ...الوہاب دانش (صدر مائناریٹی سیل ساؤ ...ینٹرل بمبئی ڈسٹرکٹ) نے کیا۔

صدارت پروفیسر جاوید خان ایم ایل اے ...رمین مائناریٹی سیل) نے فرمائی مہمانِ خصوصی ...ب ابراہیم گاندھی صاحب تھے۔ دیگر مہمانوں ... نصیر پٹھان ، سید محمد ہادی ، اظہار قاضی وغیرہ رونق افروز تھے۔

...ر جلسہ پروفیسر جاوید خاں نے مدعو حضرات سے اپیل کی کہ ...بجائے تقریر کرنے کے اقلیتی مسائل اور ان کے حل کے متعلق ...، خیالات کا اظہار کریں تاکہ مائناریٹی سیل کو مزید فعال ...یا جا سکے ۔ لہٰذا انوشیر ملبساریا ، ایس آئی ظہیر ، مقصود حسین ، ...ال ظہیر ، اظہار قاضی ، ناظم قاضی ، پروفیسر راجندر سنگھ راج ...دیگر کئی حضرات نے مائناریٹی اور خصوصاً مسلمانوں کے ...لق سے درپیش مسائل اور موجودہ حالات پر اپنے خیالات ...ظہار کیا اور اس کے حل کے لئے مختلف تجاویز اور پروگرام ...ئے گئے ۔ پروفیسر جاوید خان ، ابراہیم گاندھی ، نصیر پٹھان ...دیگر مہمانوں کی گلپوشی کی گئی ۔ ڈاکٹر دانش کو پروفیسر جاوید ...نے گلہائے عقیدت پیش کیا ۔ گارجین انٹرنیشنل کی طرف ...، آدم نائیک نے ڈاکٹر دانش کو پھول ہار پیش کئے ۔

میٹنگ کے دوران پرتکلف عصرانے سے تمام ...فرین کی خاطر تواضع کی گئی ۔ نظامت کے فرائض ...فضل لادی والا نے انجام دیئے ۔

## ٹول ضلع رائے گڈھ میں تصادم

مہاڈ کے قریب گاؤں میں شیوسینا اور مسلم نوجوانوں کے درمیان زوردار جھڑپ ہوئی جس میں دس شیوسینکوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ۔ پولیس نے زخمیوں کو مانگاؤں کے کاٹیج ہسپتال میں داخل کیا ۔ زخمیوں میں اس گاؤں کے شاکھا پرمکھ منوہر شندے ، دیپک ناگاؤنکر اور مہادیو گھڑیکر کے نام قابلِ ذکر ہیں ۔

اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ ٹول گاؤں میں شیوسینا کی شاکھا قائم ہوئی تو تناؤ بڑھنے لگا ۔ یہاں کے مسلمانوں نے مسلم آبادی سے دور بورڈ نصب کرنے کی درخواست کی ۔ مگر اسے نامنظور کر دیا گیا ۔ بڑھتے ہوئے تناؤ کو ختم کرنے کے لئے ایک میٹنگ رکھی گئی تھی ۔ اس میٹنگ سے واپسی پر شیوسینا والوں کے ساتھ تصادم ہوا ۔ پولیس نے گاؤں کے سرپنچ اور دیگر افراد کو حراست میں لیا گیا جن کی ضمانت پر رہائی ہوئی ۔ یہ واقعہ ۲۲ مارچ ۸۸ء کو ہوا ۔ اب حالات قابو میں ہیں ۔



# گارجین انٹرنیشنل کا فری میڈیکل کیمپ

گارجین انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ایک شاندار "فری میڈیکل آئی کیمپ" کا انعقاد ۲۷ مارچ ۱۹۸۸ء بروز اتوار بمقام سیمنٹ چال (سدھم کپاؤنڈ) جے جے اسپتال بمبئی ۳ میں صبح ۹ تا شام ۶ بجے تک کیا گیا۔

اس کیمپ میں سندھودرگ اور گوا کے باشندگان نیز شہر بمبئی کے مختلف حصوں سے بلا تفریق مذہب و ملت تقریباً ۵ سو سے زائد اشخاص نے اپنی آنکھوں کا مفت معائنہ کرایا۔ ان کو ادویات مفت دی گئیں، تین سو سے زائد افراد کو عینکیں فراہم کی گئیں۔ ان میں سے بعض حضرات کو مفت اور اکثر کو رعایتی داموں پر چشمے دئے گئے۔

اس کیمپ میں شہر بمبئی کے ماہرین امراض چشم ڈاکٹر کریت مودی، ڈاکٹر اشوک زویری، ڈاکٹر بافنا اور ڈاکٹر مس ایل۔ ایچ مرچنٹ نے، اور ڈاکٹر پردھان نے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ اور جناب ہمدانی صاحب نے اپنی گرانقدر خدمات پیش کیں ــــ بی۔ آر سی سی کے صدر جناب مرلی دیورا صاحب ایم۔ پی کیمپ میں تشریف لائے۔ آپنے بیوہ اور غریب عورتوں کو مشینیں فراہم کرنے کا وعدہ کیا، نیز آپنے جے جے اسپتال پر ایک آفس کی فراہمی کے سلسلے میں تعاون کا وعدہ فرمایا۔

گو کہ یہ گارجین انٹرنیشنل کا پہلا میڈیکل کیمپ تھا لیکن کامیاب ثابت ہوا کیمپ کے دوران جناب سید احمد صاحب (وزیر ہاؤسنگ اور ماحولیات) اور جناب پربھوگاؤنکر صاحب (وزیر انڈسٹریز و پلاننگ، جو سندھودرگ کے علاقہ کے پالک منتری ہیں تشریف لائے تھے۔ اختتام پر ایک شاندار جلسہ جناب عبدالوہاب دانش صدر گارجین انٹرنیشنل، کی زیر صدارت منعقد ہوا جس سید احمد صاحب منسٹر بحیثیت مہمان خصوصی جلوہ گر تھے۔ دیگر مہمانان میں ایڈوکیٹ ناظم ناخوا سلطان پٹیل اور عبدالحمید صاحب رونق افروز تھے۔ خیر مقدم کے بعد سیرت نبوی پر انتہائی موثر طور پر بے بی مزنہ دانش نے تقریر کی۔ گارجین کے جنرل سکریٹری عبدالرحمٰن شیخ نے ادارہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد تمام مہمانان کی گلپوشی کی گئی۔ اور ڈاکٹر حضرات کو خصوصی مومینٹو پیش کئے۔ ڈاکٹر پردھان کی خدمت میں پنکھا پیش کیا گیا۔



## ڈاکٹر طارق پٹیل کی کامیابی

بھیونڈی کے مرحوم احمد محمد صدیق پٹیل کے فرزند اور سابق چیرمین میونسپل اسکول بورڈ جناب عبدالعزیز سیا کے نواسے ڈاکٹر طارق پٹیل نے بمبئی یونیورسٹی سے امسال ایم ڈی میں شاندار کامیابی حاصل کی۔

ڈاکٹر طارق پٹیل بھیونڈی کے پہلے نوجوان مسلم ڈاکٹر ہیں جنھوں نے میڈیسن میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری حاصل کی ہے۔ فی الحال ڈاکٹر طارق پٹیل جے جے اسپتال بمبئی کے میڈیسن وارڈ میں بطور رجسٹرار خدمت انجام دے رہے ہیں۔

# مرکزی وزراء اور ان کے محکمے

مرکزی کابینہ | (۱) راجیو گاندھی ۔ وزیراعظم سائنس
ٹکنالوجی ایٹمی توانائی ۔ خلاء اور امور خارجہ
(۲) پی ۔ وی نرسمہا راؤ ۔ انسانی ذرائع کی ترقی (۳) این
ڈی تیواری (۴) ایم ۔ ایل فوتیدار ۔ اسٹیل اور کان کنی (۶)
کے ۔ سی پنت ۔ دفاع ۔ (۷) بی شیو شنکر ۔ منصوبہ بندی
اور پروگرام کا نفاذ ۔ (۸) محسنہ قدوائی شہری ترقی اور
صحت (۹) جے ونگل راؤ ۔ صنعت و حرفت (۱۰) بھجن لال
زراعت (۱۱) ایچ کے ایل بھگت پارلیمانی امور اطلاعات
و نشریات (۱۲) وسنت ساٹھے ۔ توانائی اور ترسیل ۔
(۱۳) دنیش سنگھ ۔ آبی ذرائع ۔ (۱۴) بندیشوری دوبے
قوانین اور انصاف ۔ (۱۵) رام نواس مردھا ٹیکسٹائل (۱۶)
موتی لال ووراء صحت ، خاندانی فلاح و بہبودی اور شہری
ہوا بازی ۔

وزرائے مملکت (اختیارات) | (۱) ڈاکٹر
راجندر کماری باجپئی ۔ فلاح و بہبودی (۲) مادھو راؤ
سندھیا ۔ ریلوے ۔ (۳) جگدیش ٹائٹلر لیبر (۴) راجیش
پائلٹ ۔ زمینی ٹرانسپورٹ (۵) برہم دت پٹرولیم (۶)
ز ۔ اے انصاری ۔ ماحولیات و جنگلات (۷) سکھرام
فوڈ اور سول سپلائز ۔

وزرائے مملکت | (۱) پی چدمبرم ۔ وزیر داخلہ
پرسنل عوامی شکایات اور پنشن (۲) کے آر نرائن سائنس
[illegible] (۳) کے نٹور سنگھ ۔ امور خارجہ (۴) شیو راج
پاٹل ۔ دفاعی پیداوار (۵) چنتامنی پنگراہی ۔ امور داخلہ
(۶) پی ۔ آر ۔ داس منشی ۔ کامرس ۔ (۷) آر پربھو ۔ فرٹیلائزرز
(۸) ایم ۔ ایم جیکوب ۔ پارلیمانی امور (۹) سنتوش موہن دیو ۔
دفاع ۔ (۱۰) بی کے گدھوی ۔ مصارف (۱۱) دلبیر سنگھ
شہری ترقی (۱۲) ایڈورڈ فلیرو ۔ بینک اور معاشی امور (۱۳)
آر ۔ ایچ بھردواج ۔ قوانین اور انصاف (۱۴) جناردھن پجاری
دیہی ترقی ۔ (۱۵) کرشنا ماہی ۔ آبی ذرائع ۔ (۱۶) مرگانکا
الوا ۔ یوتھ اسپورٹس اور چائلڈ (۱۷) ایم ۔ ارونا چلم صنعتی ترقی
(۱۸) رام نند یادو ۔ کان کنی (۱۹) آر کے جے چندر سنگھ کیمیکلس
اور پٹرو کیمیکلس (۲۰) مس سروج کھاپرڈے ۔ ہیلتھ (۲۱) مسز
شیلا دکشت ۔ پارلیمانی امور (۲۲) مسز سشیل روہتگی ۔ پاور
(۲۳) وگندر مکوانا ۔ اسٹیل ۔ (۲۴) بیرن سنگھ انگتی ۔ منصوبہ
بندی اور پروگرام کے نفاذ (۲۵) گریدھر گومنگو ۔ سیاحت
(۲۶) اجیت کمار پانجہ ۔ ایونیو ۔ (۲۷) ایل ۔ بی بساہی ۔ تعلیم اور
ثقافت (۲۸) ہری کرشنا شاستری ۔ زراعت ، ریسرچ اور
تعلیم ۔ (۲۹) کے جی جعفر شریف ۔ کوئلہ ۔ (۳۰) شام لال یادو ۔
زراعت ۔

نائب وزراء | (۱) ایس ۔ کرشنا کمار اطلاعات و
نشریات (۲) ڈی ایل میٹھا ۔ فوڈ اور سول سپلائز (۳) مہابیر
دیو پرساد ۔ ریلوے ۔ (۴) رفیق عالم پٹرولیم اور قدرتی گیس
(۵) پی نام گیال ۔ زمینی ٹرانسپورٹ (۶) مادھا کرشنا مالویہ
لیبر (۷) مسز سمال اللنا ڈن ۔ فلاح و بہبود ۔

# مہاراشٹر اردو اکادمی کے انعامات

## ساحر شیوی کو دو ہزار کا انعام

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل شاعروں، ادیبوں، صحافیوں، خوشنویسوں کو انعامات سے نوازا گیا جن میں اس سال کا آل انڈیا قومی اردو انعام جناب اوپندر ناتھ اشک کو گیارہ ہزار روپئے اور آل مہاراشٹر خصوصی انعام محترمہ شفیق فاطمہ شعری کو پانچ ہزار روپئے دیا گیا۔ باقی انعام اس طرح ہیں۔

اول انعام:- دشت بے تمنا۔ قیصر الجعفری (بمبئی)

دوم انعام:- تزکیہ سلیم شہزاد (مالیگاؤں) ۳۰۰۰/..

سوم انعام:- (الفجر) مطلع حیات آحسن رضوی (مرحوم) ۲۰۰۰/..

(سبو) صحرا کی دھوپ۔ ساحر شیوی (رتناگیری) ۲۰۰۰/..

اول انعام:- معتبر سلام بن رزاق (بمبئی) ۴۰۰۰/..

دوم:- میرا کھویا ہوا ہاتھ۔ سلطان سبحانی (مالیگاؤں) ۳۰۰۰/..

دوم انعام:- نقوش چین۔ مولانا محمد حنیف ملی (مالیگاؤں)

سوم انعام:- دست شفا۔ ڈاکٹر مرزا انور بیگ (بمبئی)

سوم انعام:- تاریخ ہند کا المیہ۔ محمد ضیاء الحق خاں (بلڈانہ)

اول انعام:- اردو فارسی کے لسانی اثرات۔ عصمت جاوید

دوم انعام:- ڈاکٹر مظفر حنفی۔ حیات شخصیت و کارنامے۔ محبوب راہی

سوم انعام:- دور ہو میں شاعری۔ ڈاکٹر ایم۔ آئی۔ ساجد (کھامگاؤں)

(۱) حسن کمال (بلٹز بمبئی) ۳۰۰۰/..

(۲) خلیل زاہد (اخبار عالم بمبئی) ۳۰۰۰/..

دوم انعام:- جنگل کی امانت۔ وکیل نجیب (کامٹی) ۲۰۰۰/..

(۱) شمس بلیاوی (سابق خوشنویس اردو ٹائمز) ۲۰۰۰/..

(۱) حمید انصاری [illegible] ۲۰۰۰/..

(۲) عتیق انصاری (بمبئی) ۱۰۰۰/..

(۱) احسن یوسف زئی (مرحوم) بیڑ ۲۰۰۰/..

(۲) نزاکت فیضی (ملکاپور) ۱۰۰۰/..

خ۔ شاذلی (ٹائمز پرنٹر) ۴۰۰۰/..

## شہریار کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ

سال اردو کے لئے ساہتیہ اکادمی کا ایوارڈ جو دس ہزار روپئے اور سند توصیف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر شہریار کو ان کے تازہ شعری مجموعے "خواب کا در بند ہے" پر دیا گیا۔ شہریار جدید شعری میلانات کے نمائندہ شاعروں میں ہیں۔ مذکورہ شعری مجموعے کے علاوہ ان کے کلام کے تین اور مجموعے ترتیب وار شائع ہوئے ہیں۔

(۱) اسم اعظم۔ (۲) ساتواں در (۳) ہجر کے موسم۔ انھوں نے "گمن" اور "امراؤ جان" جیسی مقبول فلموں کے گانے بھی لکھے ہیں۔ وہ حیدرآباد سے شائع ہونے والے مجلّے "شعر و حکمت" کے شریک مدیر اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے استاد ہیں۔

## ادب اطفال پر سیمنار ۱۹ اور ۲۰ دسمبر

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام ناگپور میں بچوں کے ادبیات پر دو روزہ سیمنار کا انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر ظ [illegible] نے اپنی افتتاحی تقریر میں بچوں کے لئے لکھنے کے تعلق سے اپنے تاثرات پیش کئے۔

بچوں کا ادبی ٹرسٹ (نئی دہلی) کے [illegible] جناب غلام حیدر نے بچوں کے لئے لکھنے کے تعلق سے اپنے تاثرات پیش کئے۔

[illegible]

# شادی خانہ آبادی

★ نقش کوکن کے کو سجدہ تقیم ایک دیرینہ کارکن جناب ڈی ٹی پرکار کے بھتیجے مجاہد کا عقد مسعود فردوس ایجوکیشن سوسائٹی فردوس کے وائس چیرمین جناب داؤد حسن پرکار کی صاحب زادی محسنہ کے ساتھ ۱۰ر اپریل ۸۸ء کو آپکے گاؤں میں بحسن و خوبی انجام پایا۔

★ جناب غیاث امین سنگے کی دختر فرزانہ کی شادی جناب داؤد محمد صالح پرکار کے صاحبزادے شمیم کے ساتھ ۷ر اپریل ۸۸ کو فردوس میں انجام پائی۔

★ بشیر کمال الدین پرکار کا عقد مسعود ساکھروں والے ڈاکٹر ابراہیم دلوی کی دختر کے ساتھ ۷ر اپریل ۸۸ء کو بمبئی میں انجام پایا۔

★ ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے خازن اور سوشل ورکر جناب داؤد مکھیان شیوردھنکر نے بھتیجے جناب شوکت رحیم شیوردھنکر کی شادی رزاق شیوردھنکر کی صاحبزادی زرینہ کے ساتھ اور مشتاق رزاق شیوردھنکر کی شادی المرحوم عمر راجپورکر کی دختر رخسانہ کے ساتھ ۲۶ر اپریل ۸۸ء کو ہرنئی میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

★ جناب اسحاق سلیمان بانکوٹکر (متوطن ہرنئی) کے فرزند حنیف کی شادی جناب ابراہیم بنگلونکر کی دختر شبانہ کے ساتھ ۲۴ر اپریل ۸۸ء کو کویت خلیج العرب میں انجام پائی۔

★ جناب عبدالستار عبداللطیف مغل کی بھتیجی حسینہ بنت قمرالدین مغل کی شادی فاروق یسلین پانڈے سکر کے ساتھ ۲۳ر اپریل ۸۸ء کو جامع مسجد بمبئی میں انجام پائی۔
مشار [illegible]

★ [illegible] کے فرزند [illegible] کی شادی یاسمین بنت رحمت اللہ دلوی کے ساتھ ۱۰ر اپریل ۸۸ء کو بمقام بھوستے تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری انجام پائی۔

★ حاجی محمد حسین نائیکر کے فرزند نظیر احمد کی شادی شہناز بنت ابراہیم نقیر محمد کھاپنچے کے ساتھ ۱۳ر اپریل ۸۸ء کو جیبیہ مسجد جانس روڈ ریلانس کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

## حفیظ مومن کا شعری مجموعہ



علاقہ ودربھ کے جدید لب و لہجے کے شاعر جناب حفیظ مومن (امراؤتی) کو فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی (حکومت یوپی) نے ان کے شعری مجموعۂ کلام پھول کا سایہ کی طباعت کیلئے مالی اعانت عطا کی ہے۔ جدید نظموں اور غزلوں پر مشتمل یہ مجموعہ عنقریب ہی منظرِ عام پر آرہا ہے۔

(نثار اختر انصاری ایڈیٹر ہمہ گیر ناگپور)

# ساوتری اور اردو

مہاراشٹر کے بے شمار دیہاتوں کی طرح امبیت تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے مگر اسے فخر ہے کہ اس نے بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے جیسی زبردست، باوقار اور عظیم الشان انٹرنیشنل ہستی کو جنم دیا امبیت سے ساوتری نام کی ایک سمندر ندی

بہتی ہے جس کے سینے پر لمبا سا ایک پل ایستادہ ہے۔ یہ پل رائے گڈھ اور رتناگیری ضلعوں کو جوڑتا ہے اور ساوتری ندی کے نام پر قائم ساوتری ایجوکیشن سوسائٹی امبیت نے تعلیم و تہذیب کا جو پل باندھا ہے اسے ساوتری مادھیامک ودیا مندر کہتے ہیں جو اردو اور مراٹھی زبانیں ہی نہیں بلکہ دونوں فرقوں اور تہذیبوں کے جوڑنے کا حق ادا کرتا ہے۔

۸۷-۱۹۸۶ء میں یہاں اردو میڈیم سے پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کا اجراء کیا گیا۔ سال رواں میں پنجم، ششم، ہشتم اور نہم جماعتیں جاری رہیں۔ انشاء اللہ آئندہ تعلیمی سال ۸۹-۱۹۸۸ میں پنجم تا دہم پورا اردو ہائی اسکول قائم ہو جائے گا۔

اردو جماعتوں میں امبیت کے علاوہ مہاپرل، چنبھاوسے، داسجول، سندیری، اور لینی وادے گاؤں کے بچے بچیاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مراٹھی ذریعۂ تعلیم سے ساوتری مادھیامک ودیا مندر نے ضلع رائے گڈھ میں بہت اچھی ساکھ بنائی ہے۔ ساوتری کے ہیڈ ماسٹر شری نکشن

یادو ایک بہترین [illegible] ہیں۔ آ[illegible]
حسنِ تدریس اور حسنِ انتظام کے صلہ میں ریاستی حکومت نے "مثالی مدرس" کا اعزاز عطا کیا ہے۔ شری یادو اکھرے اور اردو دوست انسان ہیں۔ دو سال کی قلیل مدت میں آپ نے اردو سیکشن کو بھی باوقار بنانے کی پوری جدوجہد کی ہے۔

چنانچہ اردو میڈیم طلبہ و اساتذہ مراٹھی طلبہ و اساتذہ سے کوئی دوری محسوس نہیں کرتے بھی اردو اور مراٹھی زبانوں اور عوام کو ایک دوسرے قریب لانا چاہتے ہیں اسی لیے انھوں نے ڈاکٹر عبداللہ جیسی مشہور و معروف علمی و ادبی شخصیت کو اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ نشتر صاحب کی آمد کے ساتھ ہی دیامن اردو اخبار و رسائل و جرائد کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ڈاکٹر نشتر نے اوائل تعلیمی سیشن کے دوران اپنے ساتھ کے ساتھ اطراف کے دیہاتوں میں تعلیمی دورے کئے اور لوگوں کو اردو ذریعۂ تعلیم سے فیضیاب ہونے کی ترغیب دی۔ طلبہ و طالبات میں علمی و ادبی ذوق جگانے کے لئے موصوف نے اردو جماعتوں میں بیت بازی، مضمون اور تقریری مشقوں کا بھی سلسلہ شروع کیا۔ ساتھ ہی میگزین کے اردو سیکشن کا آغاز بھی کیا چنانچہ امسال ا[illegible] و طالبات کی کاوشوں کا سالانہ مجلہ "چراغِ ساوتری" نام سے علٰحدہ جاری کیا گیا جس کا افتتاح جشنِ جمہوریت موقع پر منعقدہ مشاعرے میں شری نکشن جی یادو کے ہاتھوں انجام پایا۔

جس خوبصورتی کے ساتھ ساوتری کا اس
کوکن مشاعرہ دراصل امبیت کی سرزمین پر پہلا مشاعرہ تھا جو انتہائی کامیاب رہا۔ ساڑھے تین بجے تک چلنے والے اس مشاعرے کی تمام تر کامیابی کا سہرا ڈاکٹر نشتر صاحب کے سر ہے جو مشاعرہ انچارج بھی تھے اور ناظم مشاعرہ بھی۔ جن گوری کے شاگرد حضرت ساقی توڈیلوی نے مشاعرے کی صدارت کی اور "بزم فروغ کوکن" کے ممتاز شاعروں نے اپنے بھرپور تعاون سے آل کوکن مشاعرے کو زبردست کامیابی سے ہمکنار کیا۔

"بزم فروغِ ادب کوکن" ضلع رائے گڑھ کی ایک فعال ادبی انجمن ہے جو پورے رائے گڑھ میں اپنی ادبی کاوشوں اور سرگرمیوں سے اردو ماحول بنانے کی جد و جہد کر رہی ہے۔ جناب ذکی بھارتی اس کے ناظم و نگراں ہیں نیز ڈاکٹر رشید آثار، نظام الدین سعد، عبدالمجید شاغل، نوشاد مونس انصاری، تسنیم اعظمی، شیخ تاج الدین تاج صاحبان بزم فروغِ ادب کے سرگرم کارکن ہیں۔ بزم کی طرف سے بچوں کے لئے "شعاعِ نو" نکل چکی ہے بعد ازاں "تذکرہ شعرائے کوکن" بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے

ڈاکٹر نشتر صاحب اور بزم فروغِ ادب کوکن کے اشتراک اور جماعت المسلمین امبیت کی اعانت سے ساوتری کا مشاعرہ اتنا شاندار جم گیا کہ اہل امبیت مدتوں یاد رکھیں گے۔ بشری نکتہ ... دونے بھی اعلان کر دیا کہ ساوتری میں سالانہ مشاعرے کا سلسلہ آئندہ بھی برقرار رہے گا حاضرین نے زبردست تالیوں کے ساتھ بشری یادو کے اعلان کا خیر مقدم کیا۔

ساوتری امبیت کے پہلے مشاعرے میں اسکول کے پہلے اردو میگزین "چراغِ ساوتری" کا اجراء ہی نہیں بلکہ اردو ذریعہ تعلیم کی پہلی طالبہ ناظمہ امیر جتشام کا خیر مقدم بھی کیا گیا۔ ناظمہ امیر ساوتری امبیت کی پہلی اردو طالب علم ہے جس نے ملک گیر شہرت اور عز و وقار کے حامل ادارے "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی" سے مضمون نویسی مقابلے کا دوسرا انعام حاصل کیا۔

مشاعرہ کی اعزازی تقریب کے دوران جب ناظمہ امیر نے خوبصورت سند، نقد رقم از نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی موقر ٹرانی جناب عبدالحمید قاضی کے ہاتھوں وصول کی تو ساوتری کپا ونڈ استقبالیہ اور تہنیتی تالیوں کے شور سے گونج اٹھا۔

توقع ہے کہ ساوتری مادھیامک ودیامندر کا اردو اسٹاف آئندہ بھی قابلِ فخر کارنامے انجام دیتا رہے گا۔

# نقشِ نواز

ماہِ اپریل کے دوران ماہنامہ نقشِ کوکن کی خریداری
قبول فرمانے والے کرم فرما حضرات کا ادارہ شکرگزار ہے

★ بیرونِ ہند لائف ممبر

جناب شیخ اسماعیل نیروبی (کینیا)
〃 کے۔ ڈی۔ پرکار نیروبی
〃 عبدالرزاق کالسیکر دُبئی

★ اندرونِ ہند لائف ممبر

جناب ایم۔ ایچ پرکار ماہم بمبئی
〃 قاضی مرگھے بمبئی ۳

★ اندرونِ ہند سالانہ خریدار

〃 جناب عقیل حسین سروے گھاٹ کوپر بمبئی
میسرز ہوٹل مرحبا بمبئی ۳
جناب محمد حسین محمد یعقوب بمبئی ۳
〃 ضیاءالدین ایم نکھارے جنجیرہ مروڈ
ڈاکٹر عارف شیخ بمبئی ۱
جناب ایم۔ رمضان مکرانہ راجستھان
پروفیسر انور۔ ایچ بجونبل بمبئی ۹
محترمہ فاطمہ رزاق برمارے کرلا۔ بمبئی
جناب عبدالمجید پیش امام جنجیرہ مروڈ
ملت لائبریری جنجیرہ مروڈ
جماعت المسلمین آڑا داپولی
جناب اے۔ اے قاضی اندھیری بمبئی
〃 کیپٹن اے رحیم احمد بجونبل جوگیشوری بمبئی
مسز فاطمہ حسن واگلے بمبئی ۹
جناب عبدالعزیز داؤد کاپڑے تھانہ

نقارچون ۸۸ء

اردو پرائمری اسکول بیلگرمی

جناب ابراہیم اے۔ آر پرکار کھیڈ
پرائمری اسکول گولاپ پاوس
منجانب نورالدین محمد پرکار
پرائمری اسکول داپولی
منجانب مسز عزیزہ معین الدین
پرائمری اردو اسکول میرگرد اڑہ
منجانب نثار احمد دوسے
پرائمری اردو اسکول فنسوپ
منجانب نور محمد اے
پرائمری اردو اسکول بھاٹیے منجانب نور محمد اے
〃 اے۔ وائی چوگلے چمبور
مسز عذرا رشیم بمبئی ۳
〃 اسمٰعیل داؤد شیخ بمبئی ۹
〃 فاروق پٹیل بمبئی
〃 امتیاز سلیم دوے 〃

★ بیرونِ ہند سالانہ خریدار

جناب سعید قاضی جدہ
〃 سلطان محمد قاسم شروے کویت
〃 ابو ندیم شارجہ
〃 امتیاز الیاس حسین کویت
〃 نور پرکار کویت
〃 آزاد محمد سعید واماسے
〃 امان اللہ تاج الدین سرکھوت
〃 درویش محمد بہاءالدین پرکار
〃 عبداللہ آئی۔ جسرے

★ بیرون [illegible] (گروپ ... ون) — بیرون [illegible] (گروپ ...)

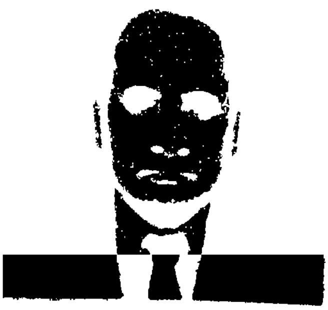
| جناب حسن اے ملے | جناب عبدالرزاق عثمان | جناب عبداللہ آدم | جناب اے کے [illegible] |
|---|---|---|---|
| ، آدم احمد کوکڈے | • حسن سید | • [illegible] ہرنیکر | • عمر [illegible] |
| ، موسیٰ کاپڑی | • ڈاکٹر اے۔ ایم کاسکر | • علی میاں فرفرے | • ایم۔ ایچ [illegible] |
| ، ایم شریف پالیکر | • ڈاکٹر اے۔ ایچ مہاتے | • ابراہیم اے۔ کے دھنشے | • اے۔ ایس محمد |
| ، ایم۔ ڈی پرکار | • ایس۔ اے پرکار | • عبدالمطلب پرکار | • عبداللہ احمد |
| ، ڈاکٹر اے حق سالدولکر | • ڈاکٹر او۔ اے بڑے | • بشیر سید | • خلیل سید |
| ، داؤد فرفرے | • اے قیس (ایشیا) | • زبیر سید | • اسماعیل عبدالرحمٰن |
| ، علی میاں ہلدے | • نظام جلگاؤنکر | • عبدروکس رو ہیکر | • احمد راؤت |
| ، ڈی۔ ایم چپلے ٹرانسوال | • اے رحمان خان سہاڈیک | • محمد احمد چوگلے | • جمال ناصر حسین |
| ، ای۔ ایم۔ دلوائی | • نظیر احمد ابراہیم | • شیخ محمد اے۔ سروے | • عبدالغنی محمد بڑے |
| ، عثمان حسین سونڈے | • نظیر احمد دھنشے | • یوسف ابراہیم | • عبدالعزیز زالڈے |
| ، ابراہیم قادر | • ایم۔ کے موٹلیکر | • محمد عثمان مرتضیٰ جناب اے۔ آر محمود۔ جناب اے ممتاز [illegible] | |
| ، کے ایس مخزنکر | | • کمال الدین بڑے | • سلیم سید [illegible] |

## اسلم چوگلے کی کامیابی



اسلم چوگلے (متوطن چوپلی تعلقہ چپلون ضلع رتناگری) نے اسلام صابو صدیق پالی ٹیکنک سے ڈپلوما ان الیکٹریکل انجینئرنگ EEE میں کامیابی حاصل کی۔ موصوف نے انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی سے ایس ایس سی کا امتحان ۱۹۸۳ میں کامیاب [illegible]

## ایڈوکیٹ کالسیکر نوٹیری پبلک منتخب



بمبئی کے مشہور اور سینئر وکیل، کوکن مرکنٹائل کو آپریٹو [illegible] کے قانونی صلاح کار اور لائنس کلب انٹرنیشنل کے چیئرمین لائن قاضی [illegible] سسٹر ایڈوکیٹ اسماعیل فقیر محمد کالسیکر صاحب کو حکومت ہند نے نوٹیری پبلک کے اعزاز سے نوازا ہے۔ کالسیکر صاحب ادارہ نقش [illegible] کے ایک سرپرست خیر خواہ اور واقف بھی ہیں۔

# موت کا ایک دن معین ہے

## صلاح الدین امین سنگے

نقش کوکن کے ایک دیرینہ کرم فرما دی کوکن ٹی ڈپو بھیونڈی کے مالک جناب بشیر صلاح الدین سنگے کے والد جناب صلاح الدین سنگے کا طویل علالت کے بعد آپکے وطن فریس میں ۲۴ اپریل ۸۸ کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم عرصۂ دراز سے فالج کا شکار تھے۔

## حسن محی الدین پرکار

جناب حسن محی الدین پرکار کا ۱۲ اپریل ۸۸ کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔ آپ اپنے گاؤں میں ہونے والے تمام سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ شائد اسی لئے آپ پورے گاؤں میں بھائی کے نام سے معروف تھے۔

## محمود عبدالغفور دلوی

جناب محمود عبدالغفور دلوی (مرحوم محی الدین دلوی کے بھائی) متوطن سابقہ دابھیل ضلع رتناگری کا ۱۱ فروری ۸۸ کو کوکن کالونی کراچی پاکستان میں انتقال ہوگیا۔

★ ڈونگری بمبئی پر مقادم ٹیلنو زکریا مسجد کے پاس مقادم ہاؤس اور اختر ہوسٹل کے مالک جناب محمد علی یوسف مقدم کے جواں سال فرزند انور (۲۲ سال) کا ۸ اپریل ۸۸ کو انتقال ہوگیا۔

★ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کی معروف شخصیت جناب سیف الدین چوگلے کے پدر بزرگوار (مہاراشٹر کالج بمبئی کی سابق لیکچرار محترمہ نفیسہ چوگلے کے پدر بزرگوار اور وہیور کے ڈاکٹر ایم اے واجد جو آنذنوں امریکہ میں سکونت پذیر ہیں کے خسر) کا ۲۴ اپریل ۸۸ کی شب میں انتقال ہوگیا۔

★ کسومو دکینیا مشرقی افریقہ میں ۲۷ مارچ ۸۸ء کو

مئی / جون ۸۸ء

[illegible] کا انتقال ہوگیا

## حمزہ پرکار مرحوم

معروف پاسپورٹ اینڈ ٹراویل ایجنٹ خالفا اینڈ سنز کے مالک جناب حمزہ پرکار متوطن کالستہ، رتناگری کا ۲۷ مارچ ۸۸ کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم نقش کے دیرینہ اور سرپرست تھے۔

## زلیخا ہارون کردیکر

محترمہ زلیخا ہارون کردیکر (جو کہ کوکن بنک کے جنرل امیرالدین کردیکر کی سگی چچازاد بہن تھیں) متوطن تامہجگاؤں ضلع رائے گڈھ کا ۲۹ مارچ ۸۸ کو ان کے وطن انتقال ہوگیا۔

## محمد عثمان بوبکے مرحوم

واجہ محلہ مسجد ٹرسٹ سوپارہ ضلع تھانہ کے ٹرسٹ جناب محمد اختر بوبکے کے بڑے بھائی کا ۵ اپریل ۸۸ کو ا

## ڈاکٹر قاضی کو صدمہ

ڈاکٹر سکندر قاضی اور ڈاکٹر عالم الدین قاضی کے بزرگوار جناب جلال الدین قاضی متوطن ساکھرے تعلقہ راجہ ضلع سندھودرگ کا ۱۱ اپریل ۸۸ کو بمبئی میں انتقال ہ

## محمود قاضی کو صدمہ

نور الاسلام ٹرسٹ واشی نئی بمبئی کے سابقہ عہدیدار جناب محمود حسن قاضی کی خالہ عائشہ بی عمر قاضی کا پچھلے مہینہ ان کے وطن ساٹولی ضلع رتناگری میں انتقال ہوا۔

## عباس پوترک مرحوم

کھیڈ کے ایک بلڈنگ کنٹریکٹر اور نوجوان مرین انجینئر جناب نور محمد بھالدے متوطن سارنگ تعلقہ داپولی کے خسر جناب عباس پوترک کا کھیڈ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

## علی خان دلوائی مرحوم

مرزولی چپلون کے بے لوث سماجی خدمت گار جناب علی خان اکبر خان دلوائی کا ۲۳ر فروری ۸۸ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر ۷۰ سال انتقال ہوگیا۔

## حبا پینٹر

داپولی حلقہ کے معروف آرٹ پینٹر حبا کا مارچ مہینہ میں ان کے وطن پاج میں انتقال ہوگیا۔

## کے ایم فرید مرحوم

کرناٹک سیٹ الحاج کے ٹرسٹی اور بنگلور وقف بورڈ کے چیئرمین جناب کے ایم فرید صاحب کا ۹ر اپریل ۱۹۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

## اکرام نائیک کو صدمہ

رتناگری کے نائیک خاندان کے چشم و چراغ جناب اکرام نائیک کی خوشدامن عائشہ بی عبدالحمید تنگیکر کا ۱۱ر اپریل ۸۸ کو حرکت قلب بند ہونے سے باندرہ بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

★ فرینڈس کوآپریٹیو بنک لمیٹیڈ ڈونگری بمبئی ۹ کے سابق ڈائریکٹر جناب ولی محمد باٹلی والا کا پچھلے مہینہ میں انتقال ہوگیا۔

## جناب آئی وائی خان کو صدمہ

کھیڈ (ضلع رتناگری) میونسپلٹی کے چیف آفیسر جناب آئی وائی خان کے پدر بزرگوار جناب یوسف خان امیر خان کا ۱۱ر مارچ ۸۸ء کو ان کے وطن سنگمیشور میں طویل علالت کے بعد بعمر ۸۰ سال انتقال ہوگیا۔

## … کا بر کار مرحوم

فوردوس (تعلقہ کھیڈ) گرام پنچایت کے سرپنچ جناب … جون ۱۹۸۸ء

جناب … عبدالرحمٰن برکار (المعروف کالا بدھا) کا ۳ر فروری کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم کچھ سال تک فردوس ایجوکیشن (تعلیمی) سنستھا کے چیئرمین نیز جماعت کے بھی عہدیدار رہ چکے تھے۔

## سیدنا برہان صاحب کے بھائی

بمبئی ۷ر اپریل ۸۸ء:۔ داؤدی بوہرہ فرقہ کے سربراہ سیدنا محمد برہان الدین صاحب کے بھائی جناب طیب بھائی صاحب ذکی الدین طویل علالت کے بعد امریکہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۰ برس تھی۔

## صابو صدیق کے پروفیسر انیس احمد کو صدمہ

بمبئی یکم اپریل ۸۸ء:۔ صابو صدیق پالی ٹیکنک کے پروفیسر جناب انیس احمد اسپارٹنگ کے جنرل منیجر جناب دبیر احمد کی والدہ محترمہ گلشن بی حاجی شمس الدین ناسک شہر میں آج انتقال کر گئیں۔

## اے ڈی ساونت کا انتقال

۳۱ر مارچ ۱۹۸۸ء کو کوکن مرکنٹائل بینک کے چیئرمین جناب اے ڈی ساونت اس دنیائے فانی سے رخصت فرما گئے۔ آپ ضلع رتناگری تعلقہ منڈن گڑھ کے گاؤں دابھٹ کے رہنے والے تھے۔ مگر ایک عرصے سے بمبئی میں رہائش پذیر تھے۔ آپ کا جنازہ بمبئی سے اسی دن رات میں دابھٹ لایا گیا۔ جنازہ میں بمبئی اور گاؤں کی معزز شخصیات نے شرکت کی۔ مرحوم اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اپنے ہم وطن بھائیوں کی ترقی اور بہتری کیلئے کوشش کرتے رہے۔ آپ بمبئی کے مختلف اداروں میں ممتاز عہدوں پر فائز رہے۔ آخر میں سندھیا شپنگ کمپنی سے سبکدوشی کے بعد چند ماہ قبل بیوٹی ہوم میں شریک کار تھے۔ آپ خیشیل ہائی اسکول لاٹون کی انتظامیہ کے رکن سرگرم رکن تھے اور تادم آخر کوکن بنک کے چیئرمین کے عہدے پر فائز رہے۔ آ… کیسے معلوم تھا کہ بنک کے حساب کتاب کے لئے مختص یوم آخر آپ کی حیات کا بھی یوم آخر ہوگا۔

ماہنامہ نقشِ کوکن بمبئی۔

فرزندانِ توحید کو
عید الفطر کی پُرخلوص مبارکباد

...شی پوشاک کے لئے
...ساری دکان پر۔
...م کی لنگیاں، چادریں
...ن اور ریشمی ساڑیاں
...لمے، شرٹنگ

...سرہ
...ب ڈیزائنوں پر
...ت کی جاتی ہے

فون: 85/23/2

...ما ابا بلڈنگ، سردار ولبھ بھائی پٹیل روڈ، بھنڈی بازار، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

---

...عید الفطر

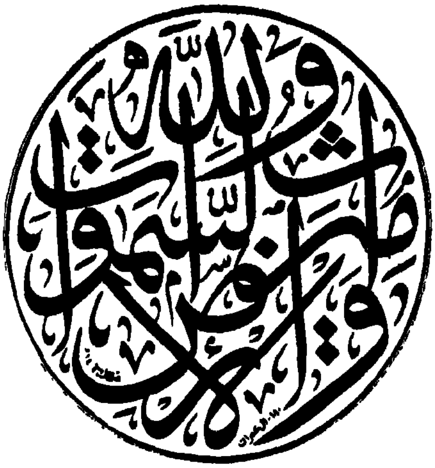
...مسرت آگیں تقریب کے موقع پر الفت کی سوغات کے ساتھ ھدیۂ تبریک پیش کرتے ھیں

# SILTEX TRADERS

...ٹائی، بلوز، بریزییر (انگیا) بنانے والے ★ یونیفارم: ریلوے، ہوٹل، اسکولز اور اسکاؤٹس کے ٹائز
بنانا ھماری پہچان اور خصوصیت ہے۔

فون ۳۴۲۶۱۰۰

۸۱، شریف دیوجی اسٹریٹ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳


ولله ميراث السموات والارض

"आम जनता का [illegible] के [illegible]

[illegible] कि के आदर्शों को [illegible] महाराष्ट्र सरकार ने

२८ वर्षों में गरीबों के कल्याण की नीति को [illegible]

और अनेक जनहित योजनाएं तैयार करके उन्हें क्रियान्वित किया.

प्रधानमंत्री के नये २० सूत्री कार्यक्रम, "गरीब व दुर्बल घटकों का जीवन-आधार" को क्रियान्वित करने में महाराष्ट्र राज्य सदैव आगे की पंक्ति में रहा है.

किसान, खेतमजदूर, श्रमिक, ग्रामीण जनता, आदिवासी, अनुसूचित जाति-जमाति व विमुक्त जाति के लोग, झोपड़पट्टीवासी और [illegible] की तमाम सामाजिक घटकों के हितों की [illegible]पूर्वक रक्षा करके महाराष्ट्र सरकार ने छत्रपति शिवाजी [illegible]राज के आज्ञापत्र में घोषित "प्रजेच्या हिताकार्यी तत्पर असावे" [illegible] को मूर्तरूप दिया है.

आज महाराष्ट्र दिवस के इस मंगल अवसर पर [illegible] प्रति अपनी प्रतिबद्धता को पुनः दोहराते हुए महाराष्ट्र [illegible] [illegible]

[illegible]


آپ کے آشیاں میں
آپ کا خیر مقدم ہے
بالمشافہ / فون پر ملاقات کیجئے
رفیق انتولے
زرین ڈیولپرس
۳۴ زرینہ کوآپریٹیو سروس سوسائٹی لمیٹیڈ
مقابل انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول
نزد باندرہ جامع مسجد متصل وویکانند روڈ
آرکیٹکٹ
کاسوا اینڈ اسوسی ایٹس
دار المعمور

ہم اپنے دوستوں سرپرستوں اور تمام مسلمانانِ عالم کو عید الفطر کے پرمسرت موقع پر

ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں

مالکان

# ویسٹرن انڈیا ویلڈنگ ورکس

## انجینئرس، ویلڈرس، کنٹراکٹرس

ڈیزل ویلڈنگ سیٹس کرایہ پر دینے کا خاص انتظام

۲۵۰۔ بے روڈ، مجگاؤں، بمبئی [illegible] فون: ۸۶۲۱۰۰/۸۶۶۰۶۶

---

WITH BEST COMPLIMENTS FROM

✻

**Discomb Gulf Travel**

Prop. : Abbas Yousuf Batey
Air Tickets, Visa & Passport
Recog. By Govt. of India
Regn. No. 000388/BOM/PER/100/3/283/84

3rd Bhusheria Bldg.
1st Floor,
Jail Road X Lane, (North)
Bombay 400 009 (India)
Tel. No. Off. : 869825
Tel. No. Res. : 865294

# فائین آرٹ ٹیلرس

**Mehboob Sk. Ahmed Yermal**

Hon Haj Officer Govt. of Karnatak
and Social Worker

OFFICE : 8728163
Fine Art Tailors
184, S. V. P. Road,
Dongri, BOMBAY-9.

RESIDENCE : 391309
Akash Appartments 30th [illegible]
Flat No 2 Agripada, Roa[illegible]
BOMBAY-400 011.

335552
335553
335561

# Bom... INDORE

DAILY & DIRECT TRANSPORT SERVICE

Bombay, Indore,

Rao, Ujjain, Bhopal, Ratlam,

Full Load Accepted all over India.

Head Office :

4, Palton Rd., Crawford Market, Opp. Mohatta Market,
BOMBAY-400 001.

Branch Office :

25, Jawahar Marg, Near Central Bank, INDORE-2.
Phone : [illegible]

Branch Office :

R. T. O. Road, UJJAIN Phone C/o. : 4748

Gram : NOORMOTORS

---

## عید مبارک

ہوسانٹری کنکری فراہم کرنیوالے

بمقام

گونڈ سنگمیشور، نائری روڈ

نائری ــــ بھائی والس

سنگمیشور ضلع رتناگیری ــــ تعلقہ

۱۴ - نائیسری ــــ فون

---

PEX

عیدالفطر کے موقع پر قارئین "نقش کوکن" کے لئے

## نیک خواہشات

منجانب :

# رتناگیری ڈرگس پرائیوٹ لمیٹڈ

**Ratnagiri Drugs Pvt. Ltd.**

ڈائرکٹرس : ڈاکٹر وی پی ولامبے، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ڈاکٹر ڈبلیو وی رانے

مسٹر پدما آر کے بے، مسٹر رویندر پاٹل، مسٹر ڈی ۔ ڈی پینڈسے

نوٹ : ڈاکٹر ظفر اللہ خاں چودھری (بنگلہ دیش) فیکٹری کا افتتاح کرنے کے لئے بطور خاص ڈھاکہ سے رتناگیری تشریف لا رہے ہیں ۔ رتناگیری کی اس فیکٹری کا افتتاح ۲۴ رمئی کو ہوگا

آفس : ۔ ۱۴۶/۱، اے کرشن گنج، شیواجی پارک روڈ نمبر ۵، ممبئی ۲۸ ۔ ۴۰۰۰۱۴

فیکٹری : ۔ ۲۸ ۔ ایم ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی ۔ رتناگیری (مرجولے)

فون
۴۵۸۰۴۶

# Worshipping Forms

The Quran defines one quality of those true servants of God whom He will be pleased with as their "faith in the unseen" (2:3). As for those who "know only the outward show of the life of this world" (30:7), they can never come close to God.

From these definitions one can gauge the difference between polytheism and monotheism. Polytheism, one might say, is to see reality on a superficial level, while monotheism is to see reality on a level of inner meanings. A polytheist, in other words, comes to know only those gods that he can see with the eyes of his body. A monotheist, on the other hand, comes to know the God that he can see with the inner eye of his soul. He believes in the unseen, while a polytheist believes only in outward forms.

It is here that the true difference between belief and disbelief lies. A disbeliever is one who lives for that which he can see, while a true believer is one who lives for what he has not seen. The former discovers physical things, while the latter makes discoveries of an intellectual nature. Disbelief is to grasp only that which can be seen; belief, on the other hand, is to be able to grasp those concepts which can only be understood by profound thought.

In every day and age people have gone astray through worshipping superficial forms. The Prophets call on people to believe in God, but since God cannot be seen, few are able to fix their minds on Him. Instead, most people have recourse to those objects which they can actually see. Throughout the ages, people have worshipped objects, from the stars in the sky to the mountains and rivers. Invariably, they have been led to do this by a desire to see something before they will believe it. People were familiar with visual, tangible gods. That was why the call of the Prophets to believe in an invisible God fell for most part on deaf ears.

People take to saint and hero-worship for the same reason. God cannot be seen, so they cannot grasp His greatness. Saints and popular heroes, on the other hand, can be seen by men, so people are quick to acknowledge their greatness, and take to worshipping them. Saint and hero-worship are just other forms of idol worship, even though their adherants call them piety, religion, and even monotheism.

---

**HADITH** Abu Huraira reported the Prophet as saying:

"There are three things that are especially pleasing to God: that you should worship Him, ascribing no partners unto Him; that you should all cling to the rope of God and not be divided among yourselves; and that you should have a benevolent attitude towards those whom God has put in charge of your affairs. And three things cause Him immense displeasure: idle talk, asking too many questions and wasting money."



**Service to Humanity**

**is a form of Ibadat**

## ERVIEW: HASSAN SAYED

ssan Sayed, 51, a Business Executive of Town,South Africa,has been an ardent and ated public figure in community and hu- arian work in South Africa,especially ape region, since many years.Presently Chairman of Bazme Adab (Cape),Hon.Gen. tary of Habibia Madrassa Society and ia Masjid Society, Vice President of tal Welfare & Muslim Educational Move- President of Orient Fun Rally,and serves Trustee or Executive Member of various societies and organisations in South a.

qshe Kokan's special correspondent rece- spoke with Sayed in Bombay during his : visit to India and his village Nand- where he did his primary schooling) in -Janjira, Dist.Raigad after many years. cerpts:

it happenings in your life prompted you get involved in Public and Humanitar- activities for so many years h such fervent yearning?

grasped the dire need to help l uplift the community on humani- ian basis,during my high school l university education days.I also alised that it could be achieved y through sound education,maintaining cultural values and promoting together- s and dynamism in our people.One has to unselfish and dedicated to get the work e.

spent your younger days here in your lage.Do you find any change now?Or just uses?

the whole,the progress in the village very very little.Maybe a bus service started.But many basic needs of the ple are not yet provided for.I think the lage people have got to wake up.Yes, ryone gives excuses.You can't get res- s like this.There has got to be positive nking and enterprise for results.

t do you feel is the present response people towards public activities and anitarian values?

the public organisation or people at helm of affairs are active and show ults first in their social or humani- ian activities as per the aims,then ple do come out with open hearts to ate for and help the cause.Until then

[illegible] teri raza kya hai'. (Raise yourself in so high an esteem;that before having writ your destiny,God Himself would ask of thee, 'Let Me know thy will.')

Q. You are the Naqshe Kokan representative as well as the convenor of the Naqshe Kokan Silver Jubilee Celebrations Committee in South Africa.What are the tasks you give priority to?

A. Our major idea in forming the committee was to consolidate our magazine by increasing its subscribers and further enhance the information and cultural links amongst our community in South Africa.Frankly speaking,its difficult in the changing times to keep up formidably with the Urdu language in South Africa and Western countries. Our older generation,educated in India,do quite well with Urdu.But as far as the youth is concerned we have to communicate with them in English,their home language,to maintain our cultural and community links and ethos.

Q. Do you foresee a bright future of our community in South Africa?

A. There is a lot more of sacrifice and unselfishness wanting from our people there on the social,educational,economic and political fronts. A chaos may reign for a couple of years,but once that is ironed out I do not foresee a real problem for us there.

Q. People many a times feel,'What is there in social or humanitarian work?People who have 'nothing else to do' go in for it. What do you get out of it?

A. There again,some people tend to be selfish, concerned only about themselves and their money.I ask,is that everything?If we want real happiness in this world we must learn to enjoy helping our fellow beings.There is a hadith I recollect which says: "Service to humanity is a form of Ibadat". Ibadat (Worship) not only means to make Salaat and keep Fasts but also to have the consciousness of the Almighty Uppermost in our minds with a sincere interest in humanity at heart.There sure is great inner satisfaction and profound happiness experienced in it for me.Mere materialistic logic may not be able to comprehend it.

A man who does things makes many mistakes, but he never makes the biggest mistake of all — DOING NOTHING.

.....Benjamin Franklin

"After three days without reading,talk becomes flavourless.

—Chinese proverb

# KOKNI BROTHERHOOD — Historical Facts

A very illuminating article on Kokni Brotherhood appeared in the Urdu section of our last issue, written by FARID SHAMSI, a graduate of the Aligarh University.

The author appears to have done extensive research on the subject, and among his substantiation is that the ancesters of the Koknis haile from Arabia, inferably dating back to the Caliphate of Hadrath Umar (R.Anh.). They were pioneers in the western region of the Indian sub-continent, which was then virgin territory of forests and jungles, eventually developing into trading posts. Specific reference is made t the shoreline of the Arabian Sea, in the close proxmity of Bombay.

Other factual observations include: mode of dress, religious norms and customs, and their Arab-like raised-noses and sharp features. (Ofcourse miscegnation over the centuries and subsequent variations were inevitable). The total predominance of the Shafa'ee school of thought (which is rarity in the sub-continent, except in the South Indian coastline) is another indicator.

(Important compilations in Arabic on Fiqh by their ancester, the great scholar-saint Hadrat Makhdoom Ali Shah Faqiah who is laid to rest at Mahim, Bombay, have found pride of place at the world's oldest university, Al-Azhar, in Cairo.)

**Distinctive Culture**

Another of the author's factual assertion is that as traders and designated missionaries, Koknis gave birth to a distinctive cultural and linguistic entity, resulting from their inter-action with communities of the region. Thus the Kokni language is an admixture of Marath: Arabic, Persian and Gujarati.

**A Question**

While the learned author's accademic standing is not questioned, n his references to authentic historical Indian and Arabic sources, including the famed globe-trotter Al-Bairuni, his question as to "Why no effort has been made to compile the script of the Kokni language" needs comment:

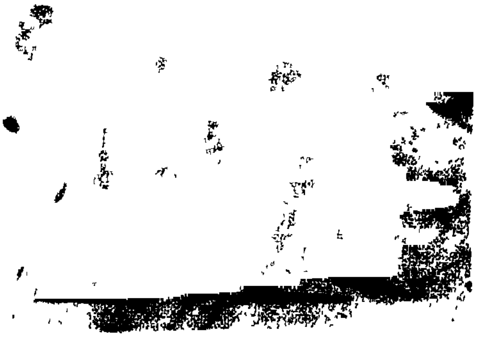
> Koknis use Urdu as their medium of written communication. It was Persian as well in former years. It is perhaps significant that for its ration of population Kokan probably has the largest spread of Urdu-medium schools in the whole Country. There does exist Literature in Kokni, but the script used is Urdu. Classical literary works, such as the 'Majaalis and Qaseedahs' of Hamida Banu testify to this.

Even Ghazals have been and still are composed in Kokni by leading poets. The late poet Zareef Nizampuri had compiled its grammar, but has regretably remained unpublished.

Although Koknis hold tenaciously to their historic past, far-sight leaders had sagaciously encouraged adoption of Urdu, the lingua franc of the Country, as a vehicle of utility.

a Questionnaire to Muslims on ISLAMIC MARRIAGES AND RELATED MATTERS which includes the Islamic Law of Succession. Muslims formed a CO-ORDINATING COMMITTEE with the object of obtaining the Community's collective advice on the issue, and submitted the answers. The Committee includes Advocates, Attorneys and persons with knowledge of Shari'ah. The Comm. believes that its submission should reflect a unified representation. If enacted, the laws will have tremendous beneficial influence in promoting the Islamic value system and in protecting Muslim social fabric. (Presently Nikah is not recognised and issues are regarded as illegitimate, and the absence of a Will does not allow distribution according to the Shari'ah).

*"I am sure having completed its golden jubilee, INQUILAAB will march forward in its centenary with the mission of serving the cause of the people and of helping to build a new society, where all people can live in amity and with dignity and honour", declared Mr K.BRAHMANANDA REDDY, Governor of Maharashtra inaugurating the GOLDEN JUBILEE CELEBRATIONS OF INQUILAAB, one of India's leading Urdu daily at a function in Bombay on 1st April 1988. The Governor observed that in a free India, we have to make our freedom more meaningful to the millions of our people by giving them economic and social freedom.



Mr K. Natwar Singh, minister of state for external affairs (extreme left), releasing the special issue of Inquilab at the inauguration of the leading Urdu daily's golden jubilee celebrations at [illegible]. Others from left are Mr K. Brahmananda Reddy, governor of Maharashtra, Mr Ghulam Nabi Azad, AICC general secretary, and Mr Khalid A. H. Ansari, chairman of Mid-Day group of publications.

The chief guest at the occasion, Mr.K. NATWAR SINGH, minister of state for external affairs, said that Urdu was the language of India and those who did not agree with this were not Indians in the real sense.

Presiding over the function, Mr.GHULAM NABI AZAD, AICC Gen.Secretary, said the government alone cannot be blamed for weakening Urdu language in the country. The blame for this also lies on the people, who do not make efforts for strengthening the language.

Others who paid tributes to INQUILAAB and Mr ABDUL HAMID ANSARI, its founder, were [illegible], Mr AYUB SAYYED, editor of Current and Mr DILIP KUMAR.

Dr RAFIQ ZAKARIA, gave the welcome address. Mr RIYAZ AHMED KHAN, editor of Inquilaab, proposed a vote of thanks.

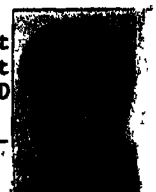
Mr KHALID ANSARI and his two sons — TARIQUE and SHARIQUE — received the guests.

The inauguration of the golden jubilee celebrations was followed by a grand INDO-PAK MUSHAIRA in which leading Urdu poets from India and Pakistan participated.

*The Maharashtra state road transport corporation (MSRTC) will operate 37 EXTRA NIGHT BUSES DAILY from Bombay for Kokan passengers for removing hardships in travelling during the day.

The extra night buses which are being operated from Bombay Central, Parel, Chembur, Borivli, Bhandup, Vikhroli, Mulund, Jogeshwari, Goregaon, Bandra, Andheri and Marol will be available till May 15, 1988.

*Consulting Surgeon and Endoscopist Dr ISTIAQ M.SHEKHANI's consulting room was inaugurated by MR SAYED AHMED, Hon.Minister of State (Govt. of Maharashtra) at Santacruz, Bombay, on 3rd April 1988.



*Dr TARIQ A.PATEL is the first Muslim from Bhiwandi to have post graduated in medicine with an M.D degree from Bombay University, recently. Presently he is a registrar in the medical ward, J.J. Hospital, Bombay.

*Mr DILIP KUMAR inaugurated HOTEL MARHABA of AZIZ ISMAIL SHEIKASON and ZAMEER KARDAME at Masjid Street, Bhendi Bazaar, Bombay, on 25th March 1988.

*COMMUNAL DISHARMONY was hardly known to Kokan region before. But in the last 2-3 years sporadic instances have been reported. On 23rd March a clash ensued between two groups, the SHIVSENA and some MUSLIM YOUTH, in the village TOL, near Mahad, district Raigad. Few persons were injured. The situation now, is reported to be normal.

*In memory of Late DILAWAR DAWOOD TOL, under the National Integration Programme an elocution competition of students from Primary Schools of Goregaon district was held in Goregaon on 17th March 1988. Mr A.HAMID TOL, member Zilla Parishad Raigad, presided.

*Dr SIRAJ ALIMIYA HASWARE was felicitated by Muslim Jamaat, Hasroli for his passing the B.U.M.S. degree from Bombay University.

*The FAROOQUI brothers Dr MOHD.AHMED and Dr SUHEL AHMED have started their new medical practice at 270, Bellasis Road, Bombay on 3rd April 1988.

"MUSLIMS AS A MINORITY (in India) SHOULD HAVE NO FEAR OF LOSING THEIR IDENTITY, PRACTISING THEIR RELIGION OR CONDUCTING THEIR OWN EDUCATIONAL INSTITUTIONS AS THE CONSTITUTION GUARANTEES THEM TOTAL FREEDOM" asserted Mr NANI A.PALKHIWALA, former U.S.envoy and constitutional expert of India, delivering the 1st Dr Yusuf Najmuddin Memorial lecture on "National Integration and Rights of Minorities under the Indian Constitution" at the Anjuman-i-Islam, V.T., in Bombay on 9th April 1988.

The well known jurist observed that though Muslims and Hindus were ethnically identical, culturally akin, linguistically knit, geographically close and historically related, three vital factors ... IGNORANCE, NARROW-MINDEDNESS and POLITICAL SELF-INTEREST had kept them apart.

Mr Palkhiwala regretted that even after 40 years of freedom the country was in the same position mainly because its leaders lacked breadth of vision and largeness of heart.

Dr M.Ishaq Jamkhanawala, President, Anjuman-i-Islam, presided.

*The KOKAN MUSLIM EDUCATION SOCIETY, RATNAGIRI, established in 1925, has started construction of its proposed HOSTEL building in



Ratnagiri for budding students of our community outside Ratnagiri who come to study there. The first floor slab of this project, estimated to cost around Rs 14,00,000/-, has already been completed. The building when complete will have eight rooms to accommodate 24 students pursuing higher education and two halls which will serve as a library and a Namaz-cum-meeting hall.

Mr Ibrahim K.Dawt, president, Dr Alimiya Parkar and Sufi M.Mhaskar, vice-presidents and the Managing Committee of the society have appealed to the well-wishers and public to donate generously to consolidate funds to further carry on this deserving endeavour. Patron donors of Rs 5,000/- (donor's acknowledgement on marble plaque outside the hostel), Rs25,000/- (one room to be named after donor), and Rs 1,00,000/- and above (one of the two halls to be named after donor) are being sought by the society. Donations can be sent to the Kokan Muslim Education Society, Ratnagiri — S.B.A/c No.1309, The Kokan Merc.Coop.Bank Ltd, Ratnagiri 415612, or C/o Ahmed Petkar, Treasurer (Hon.) of the society.

Essential Drugs Policy of Bangladesh (overcoming great resistance from multinational pharmaceutical companies), which many third world countries wish to emulate, will inaugurate the RATNAGIRI DRUGS PVT.LTD., a pharmaceutical company manufacturing generic products, based in Ratnagiri (Head Office, Bombay at a function in Ratnagiri on 24th May 1988.

Dr Abdul-karim Naik, Dr V.P.Walame, Dr V.W. Rane, Mr Prabhakar Kibe, Mr D.D.Pendse and Mr Ravindra Patil are on the board of directors.

*India's thespian DILIP KUMAR and his wife SAIRA BANU were in Pakistan from 2nd to 16th April 1988. Much affection was showered on them by the huge crowds greeting them all over Pakistan, including his hometown people of Peshawar. President Gen.ZIA-ul-HAQ hosted a dinner reception in their honour in Islamabad.

*Dr AZIZ KHATRI's new venture KHATRI DIAGNOSTIC CENTRE (X-Ray & Pathology) was started at 3rd Sankli Street, Bombay, on 3rd April 19[illegible]. Dr Khatri also runs a successful Diagnostic Centre at Dongri, Bombay.

*A farewell function was accorded to Principal Mrs RAEESA A.SYED on her retirement as principal of Anjuman-i-Islam Saif Tyabji Girls Primary & Secondary School and Junior College, Bombay, by her staff, parents, ex-students and well wishers at the school hall on 25th March 1988. Justice KAZI MUJEEBUDDIN was the Chief Guest and Mr Yousuf Khan (DILIP KUMAR) the Guest of Honour. Mrs QAMAR KHAN has been appointed the new Principal.

*THE CAREER COUNCIL OF INDIA in coordination with Anjuman-i-Islam and other minority colleges in Bombay has started COACHING CLASSES to guide and prepare candidates for the ALL INDIA/STATES CIVIL SERVICES and other competitive Examinations in Bombay. The classes were inaugurated by Dr Ishaq Jamkhanawala, president of Anjuman-i-Islam at a function in Bombay on 4th April 1988. Dr A.U.Shaikh, president of the Career Council of India presided.

*The INTERNATIONAL DAWAH CONFERENCE, attended by representatives from about 88 countries and communities, in a closing statement after its 4 day session in Cairo on 8th March 1988 called on all the Islamic Organisations of Dawah (Call) and relief to combine and coordinate their activities through setting up an INTERNATIONAL COUNCIL OF DAWAH.

*According to a recent statement of President Gen.H.M.ERSHAD, a bill would be introduced in Parliament to INCORPORATE ISLAM AS BANGLADESH's STATE RELIGION.

*A new DELHI DARBAR RESTAURANT was opened at DONGRI, Bombay on 17th April 1988. It's the third of the famous Delhi Darbar Restaurants of Bombay.

*The South African Law Commission has [illegible]

NE[illegible]

*The former Chief Minister of Maharashtra (from June 1980 to January 1982) and general secretary of the All India Congress Committee, Mr.ABDUR RAHMAN ANTULAY won a major



legal battle when the SUPREME COURT seven-judge bench in a 5-2 majority judgement on 29th April 1988 quashed its own directions issued in January 1984 (which had transferred Mr Antulay's case from a special judge to the Bombay high court) and ordered the TRIAL of corruption case against him BY A SPECIAL JUDGE to be appointed by the state government. Allowing Mr Antulay's appeal saying the legal wrong caused to him should be remedied the court held the high court trial as "illegal", nullifying all the proceedings and orders passed against him before. The charge against Mr Antulay was that he had misused his official position for raising crores of rupees for the Indira Gandhi Pratibha Pratisthan and other trusts floated by him.

Speaking to reporters at his Marine Drive residence in Bombay Mr Antulay said that the Supreme Court judgement was "more than an acquittal of the 100 odd charges" against him. "I have always submitted myself to the supreme will of God Almighty" he added.

Several supporters flocked to his residence with bouquets to congratulate him.

*Responding generously to an Editorial appeal in Naqshe Kokan for the proposed KOKAN (Community) HALL in Bombay Mr FAKIR MOHD. BAIG hailing from Sawantwadi, Dist. Sindhudurg and now a successful businessman in Al-Khobar, Saudi Arabia, has donated Rs 50,000/- to KOKAN INTERNATIONAL, Bombay.

An Appreciation Felicitation function to honour him was held by Kokan International in Bombay on 19th April 1988. Dr Abdul-Karim Naik, President, Kokan International, eulogized the admirable social and community services of Mr.Baig. Mr.Fakir Mohd. Mistry, Gen.Secretary, Kokan International, proposed a vote of thanks.

* At a warm reception accorded to Mr HASSAN SAYED of Cape Town, South Africa, in appreciation of his zealous public activities and humanitarian community works, a Special Appreciation plaque and a shawl were presented to him by Dr A.A.MUNSHI, Principal, Maharashtra College, in Bombay on 5th April 1988. Prominent personalities who attended and spoke highly of Mr Sayed at the function included Prof.A.A.Kazi, Ex-Dean Arts faculty Bombay University, Executive Council Member of Anjuman-i-Islam, Bombay, and Director, Kokan Bank, Dr Abdul-Karim Naik, psychiatrist, well known social figure and [illegible] Kokan, Mr Ali M.Shamsi, Chairman, Kokan Ba[nk], Adv.M.R.Vanu, Engineer Abbas Motlekar, Mah[illegible] Mahalshi, Capt.F.M.Mistry, Capt.[illegible] Ghole, Prin. Abdul-Rahman Motlekar, and Dr (Prof) Fareiduddin.

Earlier he was honoured at a function organised by ANJUMAN-I-ISLAM JANJIRA in Murud, his home town, on 29th March 1988.

*SOUTH AFRICA'S TRANSVAAL KOKNEY MUSLIM SOCIETY has constructed its BAITUL NOOR Centre at Lenasia, estimated to cost a Million Rand. It is 3/4th complete.

A Special General Meeting held in February paid tribute to the late Haji ISMAIL THOKAN and the Thokan family for their exemplary contribution in constructing the Centre, as well as to various members including Dr.Abdullah Nana.

Although only part of the cost has been collected substantial loans were advanced by some members, as also by the Muslim Butchers Association as a gesture of help to the Society.

The Society is planning to form women an youth groups.

The following officials were elected:

President:BABAMIA HOORZOOK; Vice-Presidents Dr A.NANA, DAWOOD KARACHI, ABDULLA HOORZOOK; Secretary: A.R.FAJANDAR; Asst.Secretary:G.H. BURUD; Treasurer: MOHAMED GIREY; Asst.Treasurer:ABDULLA KHAN; Members: M.FAJANDAR, I. FAJANDAR, A.A.GAIBEE, Y.JHAMANE, I.KARACHI, E.KARACHI, A.KALSHEKAR, A.KOOR, A.R.KOOR, M.H.MALWANKER, H.MUKADAM, M.A.SAWANT, F. SIRKHOT, B.NAGOOTNEY, M.S.FAJANDAR, Dr A. THOKAN.

The 38th ANNUAL GENERAL MEETING of KOKANI MUSLIM CLUB, NAIROBI was held on 19th March under the chairmanship of Mr ABDUR RAUF SANGRAR.The New Committee elected for 1988-89 is as follows: Mr HANIF SANGRAR-President Mr HABIB PARKAR-Vice President, Mr.BAHAUDDIN KHARAS-Secretary, Mr BASHIR PARKAR-Asst. Secretary and Mr.ASGAR KHAN-Treasurer.

*The KOKNI COMMUNITY CENTRE, Nairobi,was inaugurated by Mr DAWOOD KHAN PATHAN,at a function in Nairobi, Kenya. Guests from Daressalam, Mombasa, Kusumo, Kjado too attended. Mr ABDUR RAUF SANGRAR,Secretary, Kokni Muslim Association, presented the welcome address. Mr MOHD.SHAFI BAGDADI proposed a vote of thanks.

*Mr ALI M.SHAMSI has been elected as the chairman of Kokan Bank on 2nd May 1988.

Mr.Shamsi, also the vice-president of Kokan International and well known social worker, was recently accorded a warm welcome at a function organised by the Kokni Community of Doha Qatar.

## MARRIAGE [illegible]

*NAZEER AHMED S/o M.H.Parker to SHAINAAZ D/o E.F.Khanche in Cape Town,South Africa,on 3rd April 1988.

*Dr NUSRAT D/o Mohiuddin A.Qazi, and sister of Dr Mushtaque M.Qazi, to Dr ALIM S/o Jalaluddin H.Qazi in Bombay on 10th April 1988.

# OBITUARIES

*Mr ABDULLA DAWOOD SAWANT,noted social worker and chairman of the Kokan Bank,died of massive heart attack at his residence in Bombay on 31st March 1988.He was 52.

Mr Sawant's body was buried at his native place Latwan in Mandangad taluka of Ratnagiri district. Mr Sawant leaves behind his wife Aziza and daughter Zulekha.

*Mr HUSSAIN KHOTU,well known Johannesburg pioneer of several ventures,president of the Transvaal Muslim Kokney Society,and vice-chairman of the Central Islamic Trust,died after a long illness in Johannesburg in the last week of March 1988.

Mr Khotu,who was involved in community work most of his life,is survived by his wife Miriam(Chotee), son Dr Shaheed,and daughters Zahida and Nazira.

*Mr HAMZA PARKAR,Travel Agent and a well known social worker of Kokan died of a Cardiac Arrest following his Cataract operation in Bombay Hospital on 27th March 1988.

## Responsibility for ACTION

This is a story about four people named:EVERYBODY,SOMEBODY,ANYBODY, AND NOBODY.

There was an important job to be done,and EVERYBODY was asked to do it.

ANYBODY could have done it,but NOBODY did it.

SOMEBODY got angry about that, because it was EVERYBODY's Job.

EVERYBODY thought ANYBODY could do it,but NOBODY realised that EVERYBODY wouldn't do it.

It ended up that EVERYBODY blamed SOMEBODY when NOBODY accused ANYBODY! (Anonymous)

The URGENCY TO DEVELOP THE NEGLECTED KOKAN REGION has been the theme song of every cabinet since the formation of Samyukta Maharashtra.Regretably,despite assuranc plans and the formation of statut corporations,the lush Kokan still remains backward.

This in turn has resulted in th high mobility of people from the Kokan mostly to places like Bomba obviously in search of employment and better means of livelihood.

The migration of a large number of people either seasonally or fo longer durations has had a chain reaction on the ecological balanc of this coastal area.Taking advan tage of the situation,vested interests are engaged in the ille gal felling of trees and manufac-turning coke or such other forest based activities that are ruining the forests and disturbing the natural eco-balance of this neg-lected region.

As regards AGRICULTURAL DEVELOP MENT in the Kokan region,there is enough scope for better land use and modernisation.But according t Mr S.D.Shinde,chief of the geogra phy department of the Shivaji University at Kolhapur,who has written a reasearch thesis on Kokan,many of the young male work ing people from this region prefe to work in mills and offices in Bombay and other urban areas.Con quently,farming in this pictures land is almost entire managed by females,children and aged workers creating a distinct dearth of ma workers in agriculture.

Attempts to achieve industriali sation through government nominat bodies like the DEVELOPMENT CORPO RATION OF KOKAN LTD. (DCK) have n proved as fruitful as expected.

**The true source of cheerfulnes is benevolence.The soul that perpetually overflows with kindn and sympathy will always be Chee (E.P.Godwin)

NA

English Supplement

MAY / JUNE 1988

44, Jail Road (East), Dongri, Bombay-400 009 (India)





**SUBSCRIPTION:**

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs. 50/- | Rs. 500/- |
| Pakistan & Middle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| Other Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |




*OUR OBSERVATION in the Editorial may not necessarily portray the psyche of the community as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or influenced by broader, beneficial forces. But we believe that a people who do not face their true reflection in the mirror of reality, can never bring about a change for the better or embellish their image. Our duty as a community journal is primarily to draw attention to the needs of the community, and it would be the responsibility of the community's leadership and relevant service units or organisations to fulfil the requirements.*


NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT, published by Dr. A.M. Naik for Naqshe Kokan Publication Trust of 44 Jail Road (East), Dongri, Bombay 9 (India) and printed at Ajmal Press, Bombay 3.


The very thought of Eid evokes a spirit of joy in all of us, but whether this can be sustained is difficult to ascertain.

What additional joy can those who are not short of anything in material form, or those blessed with sound health, or those endowed with a good family, or those favoured with considerate friends, neighbours, kinsmen and kindered, ASK FOR? They can though increase their happiness BY GIVING, giving not only material things but also LOVE AND CARE. These commodities appear to be very scarce in our materially enriched world.

The Eid commemorating a month of Fasting is named Eidul-Fitr, Festival of Charity, and one of its rites happens to be FITRA, a form of token charity.

Even those who only have sufficient food for themselves for the day and night of Eid are expected to part from their excess, compulsarily. On this day should be displayed the spirit of Islamic Brotherhood, equality and charity. But disappointingly some people work out the minimum of Fitra, following, perhaps, the letter of the Law, not its spirit. Since Fitra is meant particularly for the very needy, Surah Maa'ida, Verse 92 might be an apt guideline: ' <u>On a scale of the average for the food of your families...</u>'

Should we enjoy a sumptious meal (if that is our <u>average</u> on that day) and part with a few Sa'a of the staple diet of the needy? Wouldn't this be a mockery of the spirit of Brotherhood and equality?

Modern times require other adjustments as well: give it in money; early; make certain it goes to the genuinely needy (or arrange through reputable organisations).

Eid Mubarak!

**NAQSHE KOKAN wishes its patrons and readers a HAPPY and JOYOUS EID**

ماہنامہ
# نقش کوکن
بمبئی

جوائنٹ ایڈیٹر
۴۴ - جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری
فون ۸۶۴۹۶۸ - ...
قیمت فی شمارہ ۵ روپے - زر سالانہ ...
بیرون ہند - دوسو روپے

رکن انڈین لنگویج نیوز پیپرس ایسوسی ایشن بمبئی
جولائی ۸۸ء
شمارہ ۷
۲۷



ادار یہ

## علاج اور احتیاط

**فسادات!** آزادیٔ ہند کی اجلی پیشانی پر سیاہ داغ بن گئے ہیں۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب یہ ناسور پھیلتا جا رہا ہے۔ انگریزوں نے اپنی حکومت کے استحکام کی خاطر نفرتوں کے جو بیج بھارتیوں کے ذہنوں اور دلوں میں بوئے تھے ان بیجوں نے تو آزادی کی صدا بلند ہوتے ہی سر اٹھا لیا تھا اب ان کی جڑیں گہرائی تک پہونچ چکی ہیں۔ ۴۰ سال سے باہوش اور ذی شعور طبقہ ذات پات، مذہب و فرقہ کی خلیج پاٹنے میں لگا ہوا ہے مگر ایک طبقہ ایسا بھی ابھرا ہے جس نے چند تقریروں، تحریروں، مورچوں اور جلسوں سے قومی یکجہتی کی سرگرمیوں کو زبردست ٹھیس پہنچائی ہے اور اب بھی پہنچا رہا ہے۔

مہاراشٹر میں قدرتی مناظر اور خوشگوار آب و ہوا سے مالا مال خطہ کوکن کے باشندے بھی برسہا برس سے گلدستہ کے مختلف النوع، رنگا رنگ، سدا بہار پھولوں کی طرح ہیں لیکن فرقہ پرستوں کی نظر اس خطہ کی قومی یکجہتی پر پڑی ہے اور اب اس خطہ کے پرسکون گاؤں میں بھی فسادات اور تصادم کی لہر چل پڑی ہے۔ کوکن کی خوشگوار فضا کو مسموم کرنے کا الزام کسی فرد واحد پر نہیں دھرا جا سکتا اس کے لئے وہ مشنری جو نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے ہر طرح کے اختیارات سے نوازی گئی سب سے پہلے ذمہ دار ٹھہرتی ہے کہ اس کے تغافل ہی سے فسادات کی آگ بھڑکتی ہے۔

نفرتوں کے بیج ہمارے دلوں میں بونے والے انگریزوں کو تو ہم نے دیش سے نکال باہر کیا لیکن آج مل جل کر زندگی بسر کرنے والے بھارت واسیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا —!!

اشتعال انگیز بیانات، زہر آلود تقاریر، سنسنی خیز تحریریں، ہلاکت آمیز سازشیں اور فرقہ پرست ذہنیت کے خاتمہ کے لئے سماج کے ہر فرد کو عدم تشدد پر چل کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو بھی تنظیموں، پارٹیوں اور لیڈروں کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہیے جو اب فرقہ پرستی کے زہر کو گاؤں کی صاف فضا میں گھولنے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے ہند کی صدیوں پرانی ثقافتی روایات اور اتحاد کی تہذیب پر حرف آ رہا ہے۔

حکومت مہاراشٹر قابل مبارکباد ہے کہ اس کے بروقت اقدامات و احکامات نے فسادات کی ... ہوئی لہر کو روک دیا ہے لیکن فسادات سے پہلے ہی سخت اقدامات کی ضرورت ہے کیونکہ علاج سے احتیاط بہتر ہے۔

... ماہ کے نقوش



علاوہ ازیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منتخبات القرآن

الله ربنا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا
اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا
نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پارہ ۶ المائدہ)

اور (مسلمانو!) مرد چوری کرے تو
اور عورت چوری کرے تو
ان کے کرتوتوں کے بدلے میں (بلا امتیاز) دونوں کے
ہاتھ کاٹ ڈالو (یہ) تعزیر (ان کے حق میں)
خدا کی طرف سے (قرار پائی) ہے۔
اور اللہ زبردست (اور انتظامی مصلحتوں والا ہے۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پارہ ۶ المائدہ)

اور جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کرلے
اور اپنی عادت سنوار لے تو اللہ
اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، کیونکہ اللہ
(بندوں کے گناہ) بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک بندۂ خدا کی جانب سے عطیہ

## ...کر وفکر ۔ مولانا وحیدالدین خان

## ...یابی کا راز

حضرت عبداللہ ابن جعفر
...اح کے وقت اپنی لڑکی کو نصیحت کی۔ انھوں نے کہا
...ے میری بیٹی تم غیرت اور نخوت سے بچو کیونکہ وہ طلاق
...دازہ کھولنے والی چیز ہے اور تم غصہ اور ناراضگی سے بچو
...اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے۔

یہ ایک بہترین نصیحت ہے جو ایک باپ اپنی بیٹی کو
...کے وقت کر سکتا ہے۔ شادی کے بعد لڑکی ایک غیر شخص
...جاتی ہے اس سے پہلے وہ خونی رشتہ داروں کے درمیان
...تھی۔ اب وہ ایسے لوگوں کے درمیان جاتی ہے جن سے
...ن کا کوئی رشتہ نہیں۔ خونی رشتہ دار (باپ۔ ماں۔ بھائی
...لڑکی کی ہر بات کو برداشت کرتے ہیں وہ اپنے میکے میں جو
... دکھا کر بھی بے قدر نہیں ہوتی۔ وہ غصہ دکھائے تب بھی
...ن سے بیزار نہیں ہوتے مگر سسرال کا معاملہ سراسر اس سے
...ہوتا ہے۔

...سسرال میں لڑکی ایسے دلوں میں اس کے لئے وہ پیدائشی
...ں ہوتی جو میکے کے لوگوں میں ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
...سرال میں اس کا ہر عمل ایک ردِ عمل پیدا کرتا ہے۔ میکہ میں لوگ
...ی نخوت کو نظر انداز کر دیتے تھے مگر سسرال میں اس کی
...ت کو لوگ اپنی یادوں میں لکھ لیتے ہیں۔ میکہ میں لوگ اس
...صہ کو بھلا دیتے تھے مگر سسرال میں کوئی شخص اس کے غصہ
...بھلانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

ایسی حالت میں سسرال میں نباہ کی واحد شرط یہ ہے
...ی اپنے مزاج کو نئے ماحول کے مطابق بنا کر رہے۔ وہ ایسے عمل
...ماہ نقش کرنی ہی...

سے بچو جو ناموافق ردِ عمل پیدا کرنے والا ہو۔ کوئی بات اپنی پسند کے
خلاف ہو تو اس کو گوارا کرے۔ کسی بات سے اس کے دل کو رنج پہنچے
تو اس کو دل ہی دل میں ختم کر دے کسی سے امید کے خلاف سلوک کا
تجربہ ہو تو اس کی اچھی توجیہ کر کے اس کو دماغ سے نکال دے۔ ایک
لڑکی کے لئے سسرال میں کامیاب زندگی بنانے کی یہی واحد تدبیر
ہے اس کے سوا سسرال کے مسئلے کا کوئی دوسرا حل نہیں۔

## محرومی پر راضی ہونا

ہجرت کے بعد مدینہ میں باقاعدہ طور پر باجماعت نماز کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدا میں یہ معمول تھا کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو لوگ اپنے آپ مسجد میں آجاتے۔ مگر جماعت کے باقاعدہ نظام کے لئے ضروری تھا کہ اس کے اعلان کا انتظام کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں لوگوں سے مشورہ فرمایا۔ کسی نے کہا کہ ناقوس بجایا جائے۔ اس طرح کے اور بھی بعض مشورے سامنے آئے مگر ان میں سے کسی کو آپ نے قبول نہیں فرمایا۔

اس کے بعد ایک صحابی کو اذان کے کلمات کی بشارت ہوئی۔ یہ عبداللہ بن زید بن ثعلبہ عبد ربہ تھے۔ انھیں خواب میں ایک آدمی نے اللہ اکبر سے لا الٰہ الا اللہ تک پوری اذان بتائی۔ مذکورہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور خواب بیان کیا آپ نے اس کو پسند کیا اور فرمایا کہ "بے شک یہ سچا خواب ہے"۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

قدرتی طور پر عبداللہ بن زید کی خواہش تھی کہ وہی موذن مقرر ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو موذن مقرر فرمایا اور اس کی وجہ یہ بتلائی کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔ عبداللہ بن زید نے اس محرومی کو گوارا کر لیا یہی کامیابی کا راز ہے۔ اس دنیا میں وہی گروہ کامیاب ہے جس کے افراد اہل تر کے مقابلے میں پیچھے ہٹ کر دستبردار ہو جائیں۔

# داؤد صاحب ۔ ایک تاثر

از:۔ سید شہاب الدین دسنوی

ان کا پورا نام عبدالرزاق داؤد تھا۔ لیکن اپنے احباب، تعلیمی حلقوں، اور طلبا میں صرف داؤد صاحب کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔

بلند قامت، گوری رنگت، جامہ زیب اور جاذب نظر، خوش گفتار۔ بڑی مقبول شخصیت تھی ان کی سینٹ زیویرس اسکول اور الفنسٹن کالج سے تعلیم مکمل کرکے انھوں نے ایل ایل بی کیا۔ ناگپاڑہ نیبر ہڈ ہاوس (ڈاکٹر مینارڈ (ایک امریکن پادری) کی رہبری میں نوجوانوں کی تربیت کا مرکز بنا ہوا تھا خصوصاً تقریر کرنے کے شائقین یہاں ہفتہ وار انگریزی زبان میں مباحثے میں حصہ لیتے مشاہیر کی تقریریں، سماجی اور سیاسی موضوعات پر ہوتیں داؤد صاحب بھی اس مرکز کے سرگرم رکن تھے اور ڈاکٹر مینارڈ ان کی تقریری صلاحیتوں کے معترف تھے۔ انھیں تقریر بازی سے بڑی دلچسپی رہی اور یہی دلچسپی انھیں وکالت کے دروازے تک لے گئی لیکن بہت جلد انھیں محسوس ہوا کہ وہ وکالت کے لئے ضرور بنے تھے لیکن وکالت ان کے لئے نہیں بنی تھی اپنی وکالت کا تجربہ بیان کرتے ہوئے ایک دن کہنے لگے۔ بمبئی میں فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے شہر میں کرفیو نافذ ہوگیا تھا جس کی خلاف ورزی کرنے پر لوگ پکڑے جاتے تھے۔ انھیں ضمانت پر چھڑانے کی کوشش کی جاتی۔ ایک ایسے ہی شخص کے لئے داؤد صاحب کو وکیل بنایا گیا۔ انھیں یہ بھی بتادیا گیا تھا کہ ملزم کو چھڑانے کے لئے پولیس اسٹیشن پر نذرانہ پیش کرنا ہوتا ہے چنانچہ انھیں بھی اس مد میں بیس روپئے کی رقم دے دی گئی۔ داؤد صاحب سوٹ بوٹ پہن کر وکیلوں والی پٹی گلے سے باندھے پولیس اسٹیشن پہونچے۔ متعلقہ افسر کے سامنے اپنے موکل کا کیس پیش کیا لیکن جیب سے رشوت والی رقم نکال کر پیش کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ نہ جانے انسپکٹر کا رویہ کیا ہو؟ دیر تک ملزم کی معصومیت کا یقین دلاتے رہے پولیس افسر" ماننا رہا آخر اس سے نہ رہا گیا۔ بولا! مسٹر داؤد یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ہمارے لئے کیا لائے آپ؟ داؤد صاحب کا چہرہ کھل اٹھا۔ ضرور ضرور کہتے ہوئے جیب سے دس دس کے دو نوٹ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیئے۔ ملزم رہا کردیا گیا اور داؤد صاحب اپنی کامیابی پر شاداں و نازاں چلے آئے۔ دوسرے دن بار لائبریری میں اپنے ایک رفیق کو خوشخبری سنائی اور جب اس نے پوچھا "تمھارے موکل نے تمھیں کتنے روپئے دئے تھے تو بولے ۲۰ روپئے وہی تو میں نے پولیس انسپکٹر کو دے دیا۔ رفیق قہقہہ لگا کر کہنے لگا حضرت! آپ وکالت کرچکے۔ اجی جناب بیس میں سے تو دس اپنے پاس رکھ لینا تھا بے چارے داؤد کھسیانے ہوکر رہ گئے۔

دوسرا واقعہ کسی موکل کا سنایا جسے پولیس نے افیون رکھنے کے جعلی جرم پر پکڑ لیا تھا۔ ملزم کی وکالت کے

ھلے گوا دمو صاحب نے خوب خوب تیاریاں کیں۔
، مقدمہ شروع ہوا تو انھوں نے خطابت کا پورا زور
ں کی ریشہ دوانیوں اور فریب کاریوں پر صرف
کے اپنے جانتے انصاف کی عدالت میں ان کا پول کھول
حالانکہ صرف ۵۰ روپے متعلقہ افسر کو دے کر معاملہ
یا جا سکتا تھا۔ جب فیصلہ سنایا گیا تو پولیس پر تو کوئی
خ نہ آئی البتہ ملزم بیچارے کو ایک ماہ کی قید ہو گئی۔
جب داؤد صاحب نے سمجھ لیا کہ یہ وہ پیشہ ہے
میں سچائی اور ایمانداری کے بجائے دوسرے عوامل
کرتے ہیں جو ان کے بس سے باہر تھے تو انھوں نے
ب کوٹ اور سفید پٹی تہ کر کے ہمیشہ کے لئے بند کر دیا
یوں دوسرا کام کرنے کی سوچنے لگے۔
اس زمانے میں ان کی دوستی بمبئی کے ایک
ں خاندان کے حسین بیگ محمد سے تھی۔ اسماعیل بیگ
ٹ انھیں کے ایک بزرگ کا قائم کیا ہوا تھا جس کے
،ان کے نام پر ایک ہائی اسکول کھولا گیا حسین اس کے
ٹی اور اعزازی سکریٹری تھے انھوں نے داؤد کو
نے اسکول کا وائس پرنسپل مقرر کر دیا اور اگلے سال
ینگ کورس کے لئے انھیں مسلم یونیورسٹی علی گڈھ بھیج
لیا۔ کالج کی تعلیم کے دوران داؤد صاحب انٹر کالج
بٹ کے مقابلے میں مسلم یونیورسٹی کی ٹرافی جیت کر
چکے تھے اس کے ایک جج غلام السیدین تھے وہی
یدین صاحب ٹریننگ کالج کے پرنسپل تھے۔ انھوں
نے داؤد صاحب کو ہاتھوں ہاتھ لیا جب بی۔ٹی پاس

کر کے آگئے تو حسین بیگ محمد نے داؤد صاحب کو اسکول کا
پرنسپل بنا دیا۔
میں ۱۹۴۰ء میں انجمن ہائی اسکول کا پرنسپل بنا اس وقت
اسماعیل بیگ محمد اور انجمن کے اسکولوں میں رقابت چل رہی
تھی۔ داؤد صاحب بہت اچھی انگریزی لکھتے اور بولتے
تھے وہ نہایت دلچسپی اور خلوص کے ساتھ اپنی کلاس کو پڑھاتے
تھے اس لئے وہ اپنے طلبا میں مقبول تھے۔ دوسری طرف
میں کم عمر پرنسپل کی حیثیت سے انجمن اسلام ہائی اسکول کے
طلبہ میں ان سے کافی ہم آہنگ تھا۔ سائنس جیسے مضمون کو
کافی دلچسپ بنا کر پڑھاتا اور یہ میری مقبولیت کا سبب تھا
دونوں اسکولوں کی صحت مند رقابت سے دونوں اپنی اپنی
جگہ ترقی کی راہ پر جا رہے تھے لیکن داؤد صاحب سے
میرے مراسم صاحب سلامت سے زیادہ نہ تھے۔
پھر ایک بار ایسا ہوا کہ ہم دونوں گورنمنٹ ٹکسٹ
بک کمیٹی کے ایک جلسہ میں پونا بلائے گئے۔ طے یہ پایا کہ
ہم بمبئی سے ایک ہی گاڑی سے چلیں گے۔ ۸ گھنٹے جانے
اور ۸ گھنٹے واپسی کے آٹھ گھنٹے ہم اکٹھے رہے اس سے
پہلے ہم اپنے اپنے اداروں کے صرف گن گایا کرتے تھے
لیکن اس سفر میں اپنی کمزوریاں بیان کرنے لگے۔ ان کے
علاج پر غور کرنے کے لئے۔ ہم دونوں کے مقاصد ایک
تھے اس لئے ہم دونوں ایک دوسرے سے قریب ہونے
لگے۔
داؤد صاحب اور میں نے تعلیم کا پیشہ کچھ سوچ سمجھ کر
اختیار نہیں کیا تھا لیکن ایک بار اس میں داخل ہو جانے کے بعد

سے مالی منفعت کا نہیں بلکہ آئیڈیلزم کی تسکین کا وسیلہ بنا کر زندگی گذارنا پسند کیا: بمبئی کے اسکولوں میں جو سب کے سب غیر سرکاری تھے، کئی اسکول نہایت اعلیٰ معیار کے تھے ان کے پرنسپل تعلیم کے ماہر کی حیثیت سے اپنا مقام رکھتے تھے اور سرکاری اور علمی حلقوں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہنس راج پبلک اسکول کے پرنسپل ملا نیو ایرا کے۔ ایم۔ ٹی۔ ویاس۔ فیلوشپ کے اوپادھیا سابرٹ منی کے سی۔ اے کرسٹی ماڈرن اسکول کے رامنو وکیل۔ چلڈرن اکیڈمی کے اسٹھا لیکر آر۔ ایم مجیٹ کے۔ ایم۔ وی۔ ڈھونڈھے ساوتھ انڈیا سوسائٹی کے آرسینٹ ویوکس کے فادر سوگرام اور فادر پرڈو وغیرہ وہ لوگ تھے جو ہندوستان کے کسی بڑے سے بڑے اسکول کے لیے باعث افتخار ہو سکتے تھے ان کے قد و قامت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ کوئی بمبئی میونسپل کارپوریشن کا میئر بنا کئی میونسپل کارپوریشن کے ممبر ہوئے، کئی اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔ کوئی ایجوکیشن کوٹھاری کمیشن کا ممبر مقرر ہوا کوئی اس سے پہلے مدالیر کمیشن کا ممبر۔ کئی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ممبر بنے۔ یہی وجہ تھی کہ بمبئی کا ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن نہایت باوقار ادارہ مانا جاتا تھا۔ داؤد صاحب اس ایسوسی ایشن کے صدر رہے اور ان سب ہیڈ ماسٹروں میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان میں سے بعض سے ایسے تعلقات رہے جیسے کہ وہ ان کے خاندان کے ایک فرد رہے ہوں۔ ان کی دیکھا دیکھی میں بھی اس حلقے سے اسی طرح وابستہ رہا حقیقت یہ ہے کہ ہم دونوں کی ہم خیالی اور ہمنوائی نے ان تعلیمی حلقوں میں ہماری پذیرائی کرائی غلام السیدین صاحب بمبئی میں تعلیمی مشیر بن کر آئے تو ان کے ہم دونوں نیازمند رہے۔ انھوں نے بھی ہمیں آگے بڑھایا۔

عام طور سے اسکولوں کی کارگزاری امتحانوں کے نتیجے سے جانچی جاتی ہے اس لحاظ سے داؤد صاحب کے دور میں ان کا اسکول بہت نمایاں رہا۔ ان کے کئی طالب علم آگے چل کر زندگی میں بہت کامیاب رہے اور نام پیدا کرتے رہے

سنہ ۱۹۴۴ء میں مجھے انجمن اسلام ہائی اسکول سے محمد حاجی صابو صدیق ٹکنکل انسٹی ٹیوٹ بھیج دیا گیا اور اب میرا قیام شیفرڈ روڈ پر انسٹی ٹیوٹ کے رہائشی کوارٹرس میں ہوا۔ داؤد صاحب کا فلیٹ اسی سڑک پر ایک بلڈنگ کے بعد واقع ہوا تھا وہ اپنے فلیٹ میں تنہا رہتے تھے۔ ان کی تنہائی کی زندگی ان کو کسی نظام اوقات کا پابند نہ بنا سکی اس لیے ہماری ملاقاتیں نزدیک ہونے کے باوجود کبھی کبھی ہو جایا کرتی تھیں لیکن فرقہ وارانہ فسادات کے دوران میں جب ہمارا علاقہ بھی کرفیو میں آجاتا تھا تو سرشام گھر لوٹنے پر مجبور ہوتے ہماری شیفرڈ روڈ بڑی خاموش اور محفوظ سڑک تھی اس کے ایک گھر سے دوسرے گھر تک کرفیو کے باوجود آنے جانے میں کوئی قباحت نہ تھی۔ رات کے کسی وقت داؤد صاحب میرے یہاں چلے آتے اور دیر تک طرح طرح کے موضوعات پر باتیں ہوتیں اور یہ سلسلہ کبھی کبھی کئی گھنٹے تک رہتا۔

ایک مدت تک داؤد صاحب غیر شادی شدہ رہے پھر انھوں نے ایک عیسائی نرس سے شادی کرلی

ی کی رہنے والی تھیں وہ پرائیوٹ نرس کی حیثیت سے
رتی تھیں اپنے پیشے میں بڑی کامیاب اور فرض شناس
ں کے ساتھ ان کا ہمدردانہ، مشفقانہ سلوک، مزاج کی نرمی
یریں ان کی فطرت بن چکی تھی۔ ان کا ایک کمرے کا اپنا
ٹ اور ٹیلی فون تھا۔

داؤد صاحب کی ایک بہن تھیں جن سے وہ بقرعید
ملنے ضرور جایا کرتے تھے۔ ایک بھائی ناگپاڑہ میں
تے تھے۔ ایک بار بھائی بیمار پڑے تو داؤد صاحب نے
کہ جس بوسیدہ اور تاریک کمرے میں وہ پڑے تھے
سے ان کی بیماری کا اور برا اثر پڑ رہا تھا۔ داؤد صاحب
پنا فلیٹ بھائی صاحب کو دے دیا اور خود اپنی بیوی
یٹ میں اُٹھ آئے۔ کچھ مدت بعد جب انھیں خود فلیٹ
رورت محسوس ہوئی تو بھائی نے ٹال دیا۔ داؤد خاموش
رہ گئے۔

۱۹۵۰ء کی بات ہے جب کہ داؤد صاحب ایک
ے میں پھنس گئے۔ برٹش کونسل کی طرف سے انھیں لندن
انگریزی کے طریقۂ تعلیم کے مطالعہ کے لئے ایک سال
سکالرشپ پیش کی گئی۔ اب مسئلہ یہ تھا وہ اسے قبول کرتے
ز ان کے اسکول کا پرنسپل کون ہو؟ ان کے یہاں دوسرے ٹیچر
ہوئی اس صلاحیت کا نہ تھا۔ قریب تھا کہ داؤد صاحب
الرشپ سے دست بردار ہوجاتے۔ مجھے جب ان کی
یشانی کا علم ہوا تو میں نے اس کا حل تلاش کرلیا۔ انجمن
ام سبحان محمد قاسم کمرشیل اسکول کے پرنسپل عبدالرزاق
ب کی خدمات، اسماعیل بیگ محمد اسکول کے لئے

ایک سال کے لئے حاصل کی جاسکتی تھیں۔ چنانچہ یہی ہوا اور
داؤد صاحب اپنی بیوی کے ساتھ بحری جہاز سے لندن
روانہ ہوگئے۔

اتفاق کی بات کہ مجھے بھی امریکہ جانے کی اسکالر
شپ ملی اور داؤد صاحب کے انگلستان روانہ ہونے سے
چند ماہ قبل میں امریکہ چلا گیا۔ جب میری مدت پوری ہوگئی
تو داؤد صاحب لندن میں تھے۔ واپسی پر میں ایک ہفتہ ان
کے ساتھ رہا۔ ہم دونوں نے یورپ اور امریکہ کے نظام
تعلیم اور فلسفۂ تعلیم پر خوب خوب تبادلہ خیال کئے۔
انگلستان سے واپسی پر داؤد صاحب اپنی جگہ
پر آگئے۔ حکومتِ ہند کی وزارت تعلیم میں غلام السیدین
سکریٹری بن گئے تھے۔ انھوں نے سری نگر میں ایک سیمنار
کیا جس میں داؤد صاحب کے ساتھ میں بھی مدعو تھا۔ ہم دونوں
ایک ہی ہاؤس بوٹ میں مقیم تھے۔ لیکچر اور مباحثوں
میں حصہ لیتے رہے۔ داؤد صاحب کی صلاحیتیں اس موقع
پر خوب چمکیں۔ غلام السیدین صاحب تو پہلے ہی سے
ان کے قدر دان تھے۔ اس سیمنار میں ان کی نظرِ انتخاب
وزارتِ تعلیم کے ایک نئے شعبے میں ڈپٹی ڈائرکٹر کی جگہ کے
لئے انھیں پر پڑی۔
دلی جاکر داؤد صاحب بڑی محنت اور خلوص کے
ساتھ کام کرنے لگے۔ یہ ان کی فطرت کا خاصا تھا کہ جو کام بھی
وہ لیتے اس میں غرق ہوجاتے۔ انھوں نے ملک کے مختلف
حصوں کے دورے کئے شعبے کے رسالے کو ایڈٹ کیا سیمنار
منعقد کئے۔ ہر کام سلیقے اور احتیاط کے ساتھ۔ ایک دفعہ

ہیں ان سے دلّی میں اکثر ملاقاتیں رہیں۔ جب ان کا یہ تفویضی کام ختم ہونے کو آیا تو ایک بار پھر الجھن میں گرفتار ہوئے۔ ان کے اسکول میں ایک نئے پرنسپل کا تقرر کیا جا چکا تھا وہاں واپس جانا یوں بھی مناسب نہ تھا۔ ایک روز ان کی بیوی نے ان کی اس پریشانی کا ذکر کیا۔ دلّی کے بعد کیا کام کیا جائے؟ میں نے انھیں اطمینان دلایا کہ وہ فکر نہ کریں میرے پاس اس کا حل موجود تھا وہ وضاحت پر اصرار کرنے لگیں تو میں نے کہا "میں انجمن اسلام کا اعزازی جنرل سکریٹری چلا آرہا ہوں اب چاہتا ہوں کہ اس عہدے پر کوئی معقول آدمی پورے وقت کے لئے تنخواہ پر آجائے۔ اور داؤد سے بڑھ کر معقول آدمی اور کون ہو سکتا ہے؟" یہ سن کر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ میں نے یہ بات رازدارانہ طور پر کہی تھی مگر عورتیں تو روایتی طور پر پیٹ کی ہلکی ہوتی ہیں انھوں نے اپنے میاں کو بتادی دوسرے دن داؤد صاحب نے ہنستے ہوئے پوچھا کہ میں نے یہ بات محض دلداری کی خاطر کہی تھی یا واقعی اس میں سنجیدگی کو دخل تھا۔ انھیں اس کا یقین نہیں ہو رہا تھا کہ میں اپنی اہم جگہ ان کے سپرد کردوں گا اور جب میں نے اپنی پوری سنجیدگی کا اظہار کیا تو انھوں نے اطمینان کی سانس لی۔

آگے چل کر واقعہ اسی طرح رونما ہوا جیسا کہ میں نے سوچا تھا۔ بمبئی لوٹنے پر داؤد صاحب انجمن اسلام کے جنرل سکریٹری مقرر ہوئے۔ یہاں ان کی تنخواہ اتنی تو نہ تھی جو انھیں دلّی میں ملتی رہی لیکن اس کی "تلافی" کچھ اس طرح بھی ہوگئی کہ وہ اسماعیل بیگ محمد اسکول اور ٹرسٹ کے سکریٹری ہوگئے اور اس کا الاؤنس مقرر ہوگیا۔

انجمن کے جنرل سکریٹری کا کام میں اپنے دفتر ہی سے کیا کرتا تھا۔ داؤد صاحب کے اس عہدے پر آجانے کے بعد ان کے دفتر کا سوال پیدا ہوا۔ میرے دفتر کے کمرے سے ملحق ایک کیبن بنا کر انھیں جگہ دی گئی اور اس طرح ہم ایک بار پھر پڑوسی ہوگئے۔ پہلے سے زیادہ نزدیک کے۔

ترگنا سین حکومت ہند میں وزیر تعلیمات ہوئے تو انھوں نے پورے ملک کی تعلیم کا ایک جامع نقشہ تیار کرنے کی خاطر ایک کمیشن مقرر کیا جس کے چیرمین ڈاکٹر کوٹھاری تھے داؤد صاحب اس کمیشن کے ممبر بنائے گئے چونکہ یہ پورے وقت کا کام تھا اس لئے داؤد صاحب پھر ایک بار دلّی چلے گئے اور حسب عادت پورے انہماک سے اپنے کام میں لگ گئے۔ کمیشن کے ایک "ٹاسک فورس" کا میں بھی ممبر تھا اس کی میٹنگ کے لئے جایا کرتا تھا۔ داؤد صاحب نے سیکڑوں صفحات کے نوٹ لکھے کمیشن اور اس کی کمیٹیوں کے جلسوں میں بہت اہم مشورے دیئے۔ کمیشن کی رپورٹ میں سکنڈری ایجوکیشن کا پورا حصہ انھیں کا لکھا ہوا ہے جسے بہت پسند کیا گیا۔

میرے اور داؤد صاحب کے تعلقات کی ایک عجیب نوعیت یہ رہی کہ میں اسمٰعیل بیگ محمد اسکول اور ٹرسٹ کا اس وقت ٹرسٹی رہا جب وہ اس کے پرنسپل تھے اور وہ انجمن اسلام کی جنرل کونسل، اس کے بورڈ اور کمیٹی کے ممبر تب رہے جب کہ میں اس کا جنرل سکریٹری رہا۔ اس کے معاملات میں ہمارے اختلافات بھی رہے لیکن ان میں

# غلام رسول آغا اور ان کی شاعری

از۔ شبیر احمد راہی
بھیونڈی

میرے محترم غلام رسول آغا مرحوم و مغفور سے نہایت [دوست]انہ تعلقات تھے جو ان کی زندگی کے آخری ایام تک قائم رہے۔ آج کے لوگوں میں یہ بڑی عجیب و غریب بات سمجھی جائے گی [کہ] ہم دونوں میں بعض دینی مسائل میں اختلاف رائے کے باوجود [کب]ھی کسی طرح کی شکر رنجی پیدا نہیں ہوئی۔ ہم آپس میں بڑی خوشدلی [سے] ملتے۔ سیر و تفریح کرتے۔ ادبی اور مذہبی مسائل پر بے لاگ [گفت]گو کرتے۔ طنز و مزاح سے پرہیز بھی ضروری نہ سمجھتے نہ وہ موقع [پ]ر چوٹ کرنے سے چوکتے اور نہ میں کبھی ایسا کوئی موقع ضائع کرتا [او]ر یہ سب کچھ زبان کے فصاحت و بلاغت کے مکمل اہتمام کے ساتھ [ہو]تا تھا۔ آغا صاحب کی نزاکتِ طبع زبان و بیان کی کسی غلطی کو [بر]داشت نہ کر سکتی تھی اگرچہ طبعاً وہ نہایت خوش مزاج [illegible] واقع ہوئے تھے غصہ اور نفرت کو کبھی میں ان کے قریب [پھٹک]تے نہیں دیکھا وہ مجھ سے عمر میں تقریباً ۲۴ر سال بڑے تھے [لیک]ن ان کی دوستانہ بے تکلفی نے مجھے کبھی اس غیر معمولی فرق کو [محسو]س ہونے نہیں دیا سچ پوچھئے تو یہ ان کی محبت اور عالی ظرفی [تھی کہ] ان کی وفات کے ۱۵ سال بعد بھی آج میں اپنی زندگی میں ان [کی م]حبت اور عالی ظرفی کی کمی محسوس کرتا ہوں اور اب تو مجھے ایسا [مح]سوس ہو گیا ہے کہ یہی مجھے ان کی یاد دلا رہی ہے۔

آغا صاحب نے ایک اہلِ تمول گھرانے میں آنکھیں کھول[یں۔] تاریخ پیدائش ۱۷ر اگست [illegible]ء۔ زندگی میں مالی [پریش]انیوں سے کبھی دو چار نہیں ہوئے لیکن ان کے اشعار سے [illegible]

ہی بتاتے رہے ہیں جس سے ان کی انکساری، کسر نفسی اور کبر و غرور سے دوری کا پتہ چلتا ہے۔ سرمایہ دارانہ [illegible] آج کل ایک عام مرض بن چکا ہے آغا صاحب میں بالکل نہیں پایا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے زندگی بھر شکر گزار بندے رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق و شیدائی۔ بدعات و خرافات سے دور ایک ایسے موحد کہ ان کے موحد ہونے کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔

اونچے قد اور [illegible] والے بزرگ تھے۔ شیروانی، کرتا پاجامہ، کالی مخملی یا کپڑے کی ٹوپی پہنتے تھے۔ کتابی چہرے پر لمبی ناک تھی۔ مونچھیں گھنی تھیں اور داڑھی چہرے پر سجتی تھی [illegible] کبھی کبھی ترنم سے بھی پڑھا کرتے تھے۔ [illegible] کی فارسی عربی [illegible] درسی تھی۔ اردو میں کامل دستگاہ [illegible] مطالعہ وسیع تھا انگریزی سے تھوڑی بہت واقفیت تھی جو محض ذاتی کوشش کا نتیجہ تھی۔

آغا صاحب مرحوم کی ازدواجی زندگی خوشگوار تھی اگرچہ ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر بھی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی اہلیہ ان کے انتقال سے پہلے ہی کوچ کر گئیں لیکن شاید عزیزوں نے انھیں احساس تنہائی کا شکار نہیں ہونے دیا۔ آخری ایام میں جب بیماری نے شدت اختیار کر لی تو انھیں بھی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ یوم وفات ۲۴ر نومبر [illegible]ء ہے۔ بھیونڈی کا درگاہ روڈ قبرستان ان کی آرام گاہ ہے۔

آغا ان کا [illegible]

سے طور پر اختیار کرلیا۔ انھوں نے سیکڑوں اشعار کہے ہیں سانات، نو گیارہ اشعار کی تعداد چھوڑے۔ بڑی طویل طویل غزلیں بھی کافی کہی ہیں۔ دورِ اول کی غزلوں میں اگرچہ گل و بلبل، خد و خال اور روایتی عشق کی باتیں ملتی ہیں لیکن زندگی کے دوسرے گوشے بھی نظر انداز بھی نہیں کیے گئے ہیں اور ان سے خدا فروشی کا جذبۂ گناہ کبھی سرزد نہیں ہوا اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کبھی ان کے ہاتھ سے چھوٹا خدا کی حمد میں اور رسولؐ کی نعت میں ان کے اشعار ان کے ناقابلِ انکار اور معتبر گواہ بن گئے ہیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ آغا صاحب کی شاعری میں مضامین اور مسائل کے لحاظ سے تبدیلی آتی گئی۔ اندازِ بیان روایتی اور قدیم بھی رہا لیکن اس میں بھی فکری ترجمانی کی رعایت سے تبدیلی آنی ضروری تھی چنانچہ زبان میں بے ساختگی سلاست، اور اجلاپن آگیا۔ زمانۂ حال کے جدید فکری رجحانات اور مادی میلانات پر آغا صاحب نے کھل کر اظہارِ خیال فرمایا ہے جنھیں آپ جلد ہی ملاحظہ فرمائیں گے۔

آغا صاحب زندگی کو پابندِ سلاسل تصور کرتے تھے وہ پابندی ہی میں انسان کی عافیت سمجھتے تھے۔ بے قید آزادی، بے خدا معاشرہ کا تصور ان کے لیے ناقابلِ برداشت تھا وہ شریعتِ اسلامیہ کی ایک ایک خبر پر ایمان رکھتے تھے میں نے انھیں قرآن حکیم اور مذہبی کتابوں کا اکثر مطالعہ کرتے دیکھا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے ان پر کیفیت طاری ہو جاتی تھی ان کے اشعار میں حضورؐ سے ان کی بے پناہ عقیدت و محبت کا اظہار جا بجا ملتا ہے اور حمد کے اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سچے اور پکے موحد تھے۔

آغا صاحب کے متعدد شاگرد رہے جن میں سب سے زیادہ شعری صلاحیت کے ماہر جناب محمد اسحٰق صاحب بیتاب تھے بڑے پُرگو شاعر تھے۔ مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کرتے اور حق یہ ہے کہ خوب کرتے تھے۔ طبیعت پارہ صفت پائی تھی اس لحاظ سے بیتاب تخلص زیادہ موزوں تھا۔ افسوس کہ ان کے اشعار ضائع ہو گئے جو رہ گئے ہیں وہ مداحوں کی یادداشت میں محفوظ ہیں میرے بدخواہوں نے کچھ عرصہ تک انھیں مجھ سے برگشتہ رکھا لیکن پھر ایک ایسا خوشگوار حادثہ ہوا جس نے انھیں زندگی بھر کے لیے میری طرف سے مطمئن کر دیا۔

آغا صاحب مشاعروں میں بڑے شوق سے شرکت فرماتے تھے طرحی مشاعروں کو پسند کرتے تھے شان سے پڑھتے تھے اور عام طور سے سراہے جاتے تھے۔ شیخ احمد عباس، خاک پونوی، محمد ایوب صابر، محمد بقائی بقا، عبدالرشید رشید پیر محمد عزقاب، آزاد خطیب، منشی محمد الیاس آفاق وغیرہ آغا صاحب کے ہم عصر شعراء تھے۔

آغا صاحب کی بیاضیں میری تحویل میں محفوظ ہیں ان کا خط کسی اچھے کاتب کی طرح نہایت خوبصورت تھا لیکن جب بھی میں نے ان کے خط کی تعریف کی انھیں میرا ہی خط خوبصورت نظر آیا حالانکہ فنی اعتبار سے دونوں میں کوئی میل نہیں۔ آغا صاحب بلحاظِ فن بھی بہت اچھا لکھتے تھے۔

دورِ اول کا کلام ملاحظہ فرمائیے۔ ہم نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ابتدا کریں گے۔ (باقی صفحہ ۱۹۴ پر)



# ذاکر حسین

## بچوں کے ادیب کی حیثیت سے

مقالہ نگار ——— غنی غازی ———

ڈاکٹر ذاکر حسین کی تہ دار ہمہ گیر شخصیت ایک حسین گلدستہ ہے جس میں فلسفہ، اقتصادیات، ادب، سائنس، تعلیم، سیاست اور مذہب کے سدا بہار اور خوشبودار گلہائے رنگا رنگ سجے ہوئے ہیں، ذاکر صاحب بیک وقت مفکر بھی تھے معلم بھی، مدبر بھی تھے، رہنما بھی، لیکن ان کی شخصیت کے آئینہ میں "معلم" کا عکس سب سے زیادہ تابناک اور نمایاں ہے۔

آل احمد سرور رقمطراز ہیں:۔

"ذاکر صاحب بہت کچھ ہیں مگر سب سے پہلے وہ معلم ہیں۔ انہیں نوجوانوں اور بچوں سے بڑی محبت ہے۔ بچوں سے محبت کو بڑائی کی ایک علامت سمجھتے ہیں ان کے یہاں ایک معلم کی رحمت و شفقت ہے۔ وہ انسانوں سے نہ مایوس ہوتے ہیں نہ بیزار۔"

ڈاکٹر ذاکر حسین ایک استاد سے اس ملک کے سب سے اعلیٰ و ارفع منصب جلیلہ تک پہونچے۔ لیکن ان کے حسن سلوک سادگی پسندی اور شگفتہ مزاجی سے اظہر من الشمس ہے کہ انھوں نے انسانی اقدار کی قدر کی۔ انسانیت اور انسانیت نوازی کو احترام کی نظروں سے دیکھا۔

برتر از گردوں مقام آدم است
اصل تہذیب احترام آدم است

ذاکر صاحب نے جس زمانے میں بچوں کی تنہا نیاں لکھ کر بچوں کے ادب کو قابل اعتنا سمجھا، اس زمانے میں بچوں کی نظمیں تو لکھی جا رہی تھیں لیکن نثر کا میدان بالکل خالی خالی تھا۔ نظموں کے میدان میں بھی اسماعیل میرٹھی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ڈٹے ہوئے تھے۔

نامور ادبا و شعرا بچوں کے ادب پر قلم اٹھانا کسر شان سمجھتے تھے چند ایک اس کی اہمیت کے قائل تھے مگر کترا کر گذر جاتے تھے۔

۱۹۲۶ء میں جب ذاکر صاحب شیخ الجامعہ کے عہدہ پر فائز ہوئے تو جامعہ کی رگوں میں جیسے زندگی بخش تازہ خون دوڑ گیا۔ جامعہ ہی وہ پہلی درسگاہ ہے جس نے بچوں کے ادب کی ترویج و ترقی اور فروغ و اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑا۔ بچوں کیلئے لکھنے سے جی چرانے کی روایت شکنی کا فرض بھی ذاکر صاحب کے ساتھ ساتھ جامعہ کے اساتذہ ہی نے نبھایا تھا۔ رسالہ پیام تعلیم نے بچوں کے ادب اور بچوں کی تخلیقات کو منصۂ شہود پر لانے میں ذاکر صاحب اور ان کے رفقائے کار کا مقدور بھر تعاون کیا۔ پہلے یہ رسالہ جامعہ ملیہ کے بچوں کا ترجمان بن کر نکلا تھا۔ اب ہندوستان بھر کے بچوں کے دلوں کی دھڑکن بن گیا ہے۔

ذاکر صاحب ایک باکمال مترجم بھی تھے۔ انھوں نے افلاطون کی مشہور کتاب "ریاست" کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اور خوب نام کر کے کمائی واہ — واہ — ہوئی۔ ارباب نقد و نظر نے کھلے دل سے تحسین پیش کی

اس کتاب کی قبولیت اور ترجمے کے متعلق مولانا اقبال سہیل کی رائے ہے کہ وہ:

"افلاطون کو اردو زبان آتی تو وہ بھی یہی زبان اختیار کرتا"

اس قدر پذیرائی اور قدر افزائی کے باوجود ذاکر صاحب نے بچوں کے ادب پر توجہ فرمائی۔ اس کی دو وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔ اول یہ کہ وہ بچوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور دوسرے یہ کہ وہ ایک سچے اور اچھے معلم تھے۔ اور ان دونوں حیثیتوں سے وہ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت اور صحیح خطوط پر ان کی نگہداشت کے حامی تھے۔ اور اس کے لئے وہ نہ صرف زبان بلکہ قلم سے بھی جہاد کرتے اور دوسروں کو بھی اس طرف رغبت دلاتے تھے۔ ایک مرتبہ صالحہ عابد حسین سے فرمانے لگے:

"آپ بڑوں کے لئے بیکار لکھتی ہیں، میں ان سے مایوس ہوں آپ بچوں کیلئے لکھئے"

ذاکر صاحب کی چار بیٹیاں تھیں۔ رقیہ، ریحانہ، صفیہ اور سعیدہ۔ ان میں رقیہ اور ریحانہ بچپن ہی میں خدا کو پیاری ہو گئی تھیں۔ ذاکر صاحب اپنی بیٹیوں سے بہت محبت کرتے تھے انہیں اچھی اچھی کہانیاں سناتے تھے۔ اور شروع شروع میں جب انھوں نے بچوں کے لئے کہانیاں لکھیں تو رقیہ اور ریحانہ ہی کے نام سے شائع کراتے تھے۔ بعد میں یہی کہانیاں ذاکر صاحب کے نام سے اشاعت پذیر ہوئیں۔ ذاکر صاحب صرف اپنی بچیوں ہی سے پیار کرتے تھے ایسا نہیں ہے بلکہ انھیں سارے بچے عزیز تھے۔ ان کے اندر ایک کامل معلم کی ساری خوبیاں موجود تھیں۔ اور معلم کیلئے سارے بچے یکساں ہوا کرتے ہیں۔

ذاکر صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:-

[illegible]

"استاد کی کتاب زندگی کے ہر ورق پر علم نہیں لکھا ہوتا محبت کا عنوان ہوتا ہے"

ذاکر صاحب کی زندگی اس قول کی تفسیر معلوم ہوتی ہے ان کی خلوت اور جلوت ظاہر اور باطن پر محبت کا عنوان لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جامعہ سے لیکر راشٹرپتی بھون تک ہر جگہ ان کی وضع قطع اور برتاؤ میں الفت کی فراوانی ہے۔

ذاکر صاحب نے ۱۳، ۱۴ سال کی عمر میں جب وہ اٹاوہ کے اسلامیہ ہائی اسکول میں زیر تعلیم تھے۔ "طالب علم کی زندگی" عنوان پر ایک مضمون لکھا تھا جس میں طالب علم کی زندگی کے لئے ایک کسوٹی پیش کی تھی۔ اس پر زندگی بھر خود کو پرکھتے رہے۔ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے اسی جذبہ اسی ولولے نے جامعہ ملیہ کا روپ اختیار کیا تھا ذاکر صاحب بچہ کو ملک کے مستقبل کا معمار اس کی تقدیر کا ستارہ گردانتے تھے اور اسی لئے وہ بچوں کی صحیح ماحول میں نشو و نما اور ان کے کردار کی صحیح تشکیل پر زور دیتے تھے۔ ذاکر صاحب ان والدین اور سرپرستوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے جو اپنے بچوں کی پرورش و پرداخت پر خصوصی توجہ صرف کرتے۔ بہار کے گورنر تھے کہ ایک ذاکر صاحب پہلی بار جامعہ تشریف لائے تو جامعہ کے ایک پرانے کارکن "بتو بھائی" کو تلاش کرنے لگے اور پورے مجمع کے سامنے کہا:-

"بتو نہ صرف خود صاف ستھرے رہتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی صاف ستھرا رکھتے ہیں جو کہ بڑی بات ہے"

بچوں کو صاف ستھرا رکھنا ہمارے نزدیک کوئی اہم بات نہیں ہے مگر ذاکر صاحب کے نزدیک یہ بڑی بات ہے اس کی گہرائی اور گیرائی پر نظر ڈالئے تو ذاکر صاحب کی نفاست پسندی، باریک بینی اور دور اندیشی بے ساختہ داد کھینچتی ہے۔ وہ جو بچوں کی نشاندہی کرتے ہیں اسلئے نہیں کہ صفائی کے بارے میں کہہ ... [illegible]

[illegible]

ی صحیح ڈھنگ سے پرورش کر سکتے ہیں۔

ذاکر صاحب کا یہی پیغام سارے ہندوستانیوں کے لئے تھا اس
بچپن کا دور ہی شخصیت کی تعمیر اور کردار کی نشو ونما کے لئے بہترین
ہوتا ہے اور ذاکر صاحب شخصیت کی تعمیر کو اہم ترین کام تصور
تے۔

عابد رضا بیدار رقمطراز ہیں:۔

ذاکر صاحب کوئی بہت بڑے مفکر یا فلسفی
ح کے لوگوں میں نہیں تھے۔ لیکن ان کے کچھ مرکزی
لات ضرور تھے اور ان میں سے ایک شخصیت
تعمیر کو انہوں نے غالباً اپنی طالب علمی ہی کے زمانہ
اپنا نشانہ اور نصب العین بنا لیا تھا۔

ذاکر صاحب بچوں کے باعمل ادیب تھے ان کی دور اندیش
ں ملک و قوم کے مستقبل پر تھیں، وہ بچوں کی خفیہ صلاحیتوں
لیتوں کو بیدار کر کے ملی و قومی جذبہ بیدار کرنا چاہتے تھے تاکہ
ں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو، وہ باصلاحیت شہری بنیں
ن کی سچائی اور محنت کی جفاکشی پر یقین رکھیں، حوصلوں
نے کو جگائیں، باطل کے خلاف سینہ سپر ہو کر حق شناس، حق
حق یقین اور حق سخن بن جائیں۔ ذاکر صاحب کی کہانیاں
ی نگاہوں کو بلند سخن کو دلنواز اور جان کو پرسوز بنانے کی
سی کوشش ہے تاکہ آج کے یہ ننھے منے کل کے رہبر و رہنما
ں۔ بقول اقبال:۔

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

ذاکر صاحب کی کہانیوں کے [illegible] کی [illegible] سے جو باب
[illegible] ان میں اخلاق و اقدار کے [illegible]
[illegible] میں اخلاقی [illegible] پیدا

جس کے ایک واضح نظام زندگی کی سمت میں بچوں کی نشوونما کی حمایت کرتی ہیں۔ ذاکر صاحب بچوں کے عادات و اطوار، چال چلن، طرز رہائش، وضع قطع ہی نہیں بلکہ لباس پر بھی توجہ دیتے تھے اور بعض اوقات تو یہ بھی ہوا کہ کسی طالب علم کی شیروانی کا بٹن کھلا نظر آیا تو اس کی شیروانی کا بٹن لگا جاتے اور فرماتے:

"میاں صاحب پہلے اپنے لباس کو درست رکھنا سیکھو، یعنی اس کو درست کر لو۔ پھر اپنی بات کو آگے بڑھاؤ تو سننے والے پر اس کا اثر ہوگا۔"

عدیم الفرصتی کے سبب ذاکر صاحب نے بچوں کیلئے بہت کم لکھا ہے لیکن جس قدر اور جیسا لکھا ہے وہ بچوں کے ادب جملہ تو نہیں لیکن زیادہ تر مقاصد کا احاطہ کرتا ہے اور میں یہ کہہ دوں تو بیجا نہ ہوگا کہ آخری قدم اور ابو خاں کی بکری جیسی کہانیاں بچوں کے ادب میں ذاکر صاحب کو زندہ و جاوداں رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ آیئے ہم ذاکر صاحب کی چند کہانیوں کا فرداً فرداً تجزیہ کرتے چلیں۔

جب ذاکر صاحب نے بچوں کے لئے کہانیاں لکھنا شروع کیں، اس زمانے میں آزادی ہند کی تحریک شباب پر تھی۔ ادباء و شعراء اپنی تحریروں کے ذریعہ سیاسی و قومی بیداری کی راہیں ہموار کر رہے تھے۔

ذاکر صاحب نے بھی ابو خاں کی بکری کہانی لکھ کر اپنی وطن دوستی اور حریت پسندی کا بھرپور ثبوت فراہم کر دیا۔ ابو خاں کی بکری کا مطالعہ کرنے کے بعد ڈاکٹر ذاکر حسین کے اندر پوشیدہ زبردست ادیب اور سچے اور پکے جاں نثاروں کو وطن کی آزادی کے لئے اکسانے کے اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔ نوجوانوں کے دلوں میں آزادی کی تڑپ کو تیز کرنے، آزادی کا اصل مفہوم سمجھانے اور یہی لگن پیدا کرنے میں ابو خاں کی بکری نے لاجواب کارنامہ انجام دیا ہے اور اس کا سارا کریڈٹ ذاکر صاحب کی شستہ، شگفتہ، سہل و دلچسپ زبان، اصلاحی و [illegible] انداز بیان کو جاتا ہے۔ جہاں کا اختتام [illegible] کر کے [illegible] بخشتی ہے

ملاحظہ فرمائیے:

"اونچے درخت پر چڑیاں بیٹھی دیکھ رہی تھیں

ان میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ جیت کس کی ہوئی

سب کہتی ہیں کہ بھیڑیا چیتا ایک بوڑھی سی

چڑیلے وہ مصر ہے کہ چاندنی جیتی"

کہانی "عقاب" میں آزادی کے فلسفہ کو ایک نرالے ڈھنگ سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کہانی میں مستقل مزاجی کو کامرانی کا ضامن قرار دیا گیا ہے۔ اور آزادی کے لئے نوجوان دلوں کو گرمانے اور ذہنوں کو مستعد کرنے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ راستے کی رکاوٹوں سے بچنے لالچ سے گریز کرنے اور منزل کی دھن میں آگے بڑھتے رہنے کی باتوں میں تلقین کی گئی ہے اور ذاکر صاحب کی جس منزل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ منزل کہانی کے ان جملوں سے آشکارا ہو جاتی ہے۔

"خدا کا شکر ہے کہ پھر آپہونچا اپنے وطن میں

پھر پالیا اپنا دیس"

کہانی "اندھا گھوڑا" بے زبانوں سے ہمدردی، جانوروں سے اچھا برتاؤ کا سبق سکھاتی ہے۔ قومی ایکجہتی اور مذہبی رواداری اخوت والفت کے جذبات کو بیدار کرنے اور محبت کے بیج کو آئندہ نسلوں کے دلوں میں بونے کے لئے یہ کہانی لکھی گئی ہے۔ چند جملوں سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ مصنف کا منشا کیا ہے۔

"مندر اور مسجد کے بیچ میں ایک بہت بڑا مکان تھا جس کے بیچ میں ایک بڑا سا کمرہ تھا اس کمرہ میں ایک بہت بڑا گھنٹہ لٹکا تھا جب کوئی کسی پر ظلم کرتا یا کسی کا مال دبا لیتا، یا کسی کا حق مار لیتا تو وہ اس گھر میں جاتا، رسی پکڑ کر کھینچتا تو یہ گھنٹہ اس زور سے بجتا کہ سارے شہر کو خبر ہو جاتی گھنٹہ کے بجتے ہی شہر کے پنچ اچھے اچھے مسلمان، ہندو وہ آجاتے اور فریادی کی فریاد سن کر اسکا انصاف

یہ کہانی محض ایک کہانی نہیں بلکہ ہندستانی تہذیب ا شاندار ثقافتی ورثہ کی آئینہ دار ہے۔ ماضی کے اس آئینہ جا رہی ہے ذاکر صاحب گرد کو صاف کر کے اس آئینہ میں ا کے ہندستان کا عکس جمیل دیکھنا چاہتے تھے اور اس عکس بنانے اور نکھارنے کیلئے ان کی نظر میں نسل نو پر لگی ہوئی ہو

کہانی "سیدو کے ماں" کے دلنشین پیرایہ بیان میں صحت کے اصول اور کھلی ہوا کی اہمیت کو ذہن نشین کرایا گ گھر گھر کھیلیں میں ہندو مسلم بچوں کو ایک ساتھ کھیلتے دیکھ ان کے ماحول مشترکہ تہذیب اور آپسی اشتراک و تعاون کا آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتی ہے۔ مرغی کا نرالا بچہ میں انسا آپسی میل جول اور باہمی تعلقات کی استواری پر بھر پور گئی ہے۔

"جولاہا اور بنیا" میں نیکی کے فائدے اور لالچ کے مہ تذکرہ ملتا ہے۔ کہانی کے کرداروں اور مکالموں کے ذریعہ نیت اور نیک طینت بننے کا درس دیا گیا ہے اسی طر میں بھی لالچ کو بری بلا بتا کر اس کی خرابیاں گنائی گئی ہیں ماں کی عظمت اور مرتبہ کی اہمیت جتلا کر بچوں کو ان کی کا احساس دلایا گیا ہے۔

کہانی "بیکاری" کے ذریعے غریبوں کی خستہ حال تنگدستی کی دلپذیر داستان بیان کی گئی ہے۔ اور غریب بچوں کے دلوں میں نرم گوشے پیدا کرنے کی قیمت سعی کی گ

"آخری قدم" ایک سبق آموز کہانی ہے جس میں اچھے کاموں کا صلہ نہ چاہنے، شہرت و ناموری سے گریز کرنے جاتی ہے یہی سے ٹھنڈا انگلے گرم سانسی حلوات

ایک ایسی کہانی ہے جو بچوں کے شعور کو بیدار کر کے انہیں عصر حاضر کے تقاضوں سے روشناس کراتی ہے۔ چھوٹے بچوں کے عزم و حوصلہ کو بڑھانے والی کہانی ہے۔

- کچھوا اور خرگوش: ڈاکٹر ذاکر حسین کی مقصدیت کے اعتبار سے قدرے طویل کہانی ہے۔ اس کی زبان بچوں کی عمر و لیاقت کے اعتبار سے ذرا مشکل معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے دلچسپ پلاٹ اور پرکشش کرداروں کے سبب بچے اسے ایک بار شروع کر دیں تو ختم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہانی کا موضوع بچوں کا دل پسند موضوع اور انداز بیان میں تجسس کی کارفرمائی ہے کرداروں کے مکالمے کچھ اس درجہ دلچسپ ہیں کہ پڑھنے اور لطف اٹھاتے۔ بوڑھے خرگوش کی زبانی ذاکر صاحب نے جو ہندی کے چٹخارے دار الفاظ استعمال کئے ہیں ان کا تو جواب ہی نہیں۔ محسوس نہیں ہوتا ہے۔ گویا سچ مچ کوئی ہندی کا پنڈت بول رہا ہے۔ پروفیسر کچھاق کی زبانی اور اردو کے جو مکالمے ادا ہوئے ہیں ان کو بچے تو بچے اردو کے اہل ذوق بھی پڑھ کر صدائے داد و تحسین بلند کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس کہانی میں ذاکر صاحب کے یہ فصیح و بلیغ مکالمے ذاکر صاحب کے اہل زبان اہل فن اہل ذوق اور اہل قلم ہونے کی غمازی کرتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے علم کی گہرائی پیغمبرانہ شان اور حسن بیان کی چاشنی کے حسین و لطیف امتزاج نے مکالموں کا روپ دھار لیا ہے۔ آخری پیراگراف میں تو ذاکر صاحب کے اندر کا فلسفی بولنے لگتا ہے جیسے راز ہائے سربستہ افشا کر دے گا یا فطرت کی ہر شے کی قلعی کھول دے گا کہانی کا انجام علامہ اقبال کے اس شعر کی تفسیر معلوم ہوتا ہے ؎

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں ہے قدرت کے کارخانے میں

بچوں کے لئے لکھنا بظاہر جتنا سہل معلوم ہوتا ہے عملی طور پر اسے کئی گنا زیادہ مشکل ہے۔ بچوں کے ساتھ ان کی زبان میں ان کی پسند کے موضوعات کو چھیڑنا اور کہانی کو ایک مفید اور دلکش پیرائے میں ڈھال کر پہنچانا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ یہ وہ دشت ہے جس کی سیاحی میں پیروں میں چھالے اور حلق میں کانٹے پڑ جاتے ہیں۔ آنکھوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے، پتہ پانی ہو جاتا ہے قلم سے روشنائی کے بجائے خون جگر قرطاس ابیض کی نذر کرنا پڑتا ہے تب جا کر بچوں کے لئے ایک کہانی لکھی جاتی ہے۔ اسی لئے تو اچھے اچھے دور ہی سے دیکھ کر کھسک لیتے ہیں اور جو منزل پر پہنچ گئے ہیں ان میں ڈاکٹر ذاکر حسین کا نام ادب و احترام سے لیا جاتا ہے کیونکہ ان کہانیوں میں اخلاقی قدروں کے احترام پر زور دیا گیا ہے۔ جذبہ حب الوطنی کو ابھارنے، تہذیب و ثقافت پر فخر کرنے اور صالح قدروں کو آگے بڑھانے کی تلقین کی گئی ہے لیکن کہیں بھی ناصحانہ انداز بیان اختیار نہیں کیا گیا ہے نہ ہی نصیحت کے کڑوے کسیلے گھونٹ بچوں کے حلق میں انڈیلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ذاکر صاحب بچوں کے لئے لکھتے وقت ان کی نفسیات عمر اہلیت و استعداد کو ملحوظ رکھتے تھے، وہ کرداروں کے ناموں کے انتخاب میں بھی بچوں کی دلچسپیوں کا خیال رکھتے تھے۔ وہ کسی بات کو اشاروں کنایوں میں گھما پھرا کر کہنے میں لطف محسوس کرتے ہیں بعض اوقات تو اتنی گہری بات کہہ جاتے ہیں کہ بچوں کے ساتھ ساتھ نوجوان اور بوڑھے بھی سوچنے پر مجبور نظر آتے ہیں

بچوں کے ادب کا المیہ ہے کہ اخلاقی اور اصلاحی کہانیوں کے نام پر پند و نصائح کے انبار لگا دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ذاکر صاحب کی کہانیوں سے ایک مفکر کی فہم و فراست ادیب کی جادو نگاری، معلم کا تفکر، صوفی کی درویشانہ شان اور مہاتما کی معصومیت ٹپکتی ہے۔ رشید احمد صدیقی رقمطراز ہیں:

"ذاکر صاحب تحریر و تقریر میں مروجہ

[illegible]
تک سامع یا قاری کی توجہ کو اپنے الفاظ اور خیالات کی تازگی و توانائی سے تب و تاب بخشتے اور اس کے تصورات کو نہ تھکنے دیتے ہیں نہ دم لینے دیتے ہیں۔

بچوں کے ادیب کی حیثیت سے ذاکر صاحب کی کامیابی کے اسرار ان کے بچوں کی نفسیات سے کما حقہ واقفیت ہی پوشیدہ ہے۔ وہ کہانی میں شروع سے آخر تک الفاظ کی برجستگی، زبان کی روانی، بیان کی سلاست، اسلوب کی ندرت سے ایک ایسی فضا بنائے رکھتے کہ بچہ کہانی کی دنیا میں کھو جاتا ہے اور کہانی ختم ہونے کے بعد ایک تاثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ذاکر صاحب کی کہانیوں کی یہ خوبی بہت کم بچوں، ادیبوں کے حصہ میں آئی ہے۔ قاری کی توجہ کہانی کی طرف جمائے رکھنا کہانی کار کی بہت بڑی بلکہ اولین اور اہم ترین ذمہ داری ہے بچوں کے لئے لکھنے والوں کو تو اس مقام پر پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔

ذاکر صاحب نے قلم کے ذریعہ بچوں کی کہانیاں لکھ کر تقریر کے ذریعہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت جتا کر اور عمل کے ذریعہ جامعہ ملیہ کو سنوار کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ بچوں کے صرف زبانی طور پر یا تحریر کی حد تک ہی ادیب یا خیر خواہ نہیں تھے بلکہ عملی طور پر بھی ان کی اصلاح اور صحیح خطوط پر رہنمائی، نشو و نما اور مناسب تربیت کے خواہاں تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے بچوں سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

"بچو! نیکی کرو، جاگو اور جگاؤ یہ نہ سمجھو کہ تم ننھے منے ہاتھوں سے کیا کر سکتے ہو۔ ان ننھے ہاتھوں میں بڑا زور چھپا ہوا

[illegible]
نکلے ہیں کتنے صاحب بن جاؤ کہ سب کی نظریں تم پر لگی ہوتی ہیں۔

برسوں پہلے ذاکر صاحب نے یہ پیغام جامعہ کے بچوں کو دیا تھا لیکن یہ پیغام آج کے تمام ہندوستانی بچوں کے لئے بھی ہے۔

آج کے اس دور کشاکش میں جب کہ فرقہ پرست طاقتوں نے جابجا پڑاؤ ڈال دیئے ہیں، تعصب کی آندھیوں نے قومی ہم آہنگی کے خیمے اکھاڑ دیئے ہیں، نفرتوں کا زہر ماحول میں گھلتا جا رہا ہے بھارت کی تاریخی روایات اور شاندار ثقافت کی فضا مسموم ہوتی جا رہی ہے۔ بھائی چارگی اور قومی یک جہتی قصہ پارینہ بنتی جا رہی ہے، باہمی میل جول کے قصے بھی مفقود ہونے لگے ہیں ایسی تشویشناک صورت حال اور ایسے نازک موڑ پر ڈاکٹر ذاکر حسین کی کہانیوں میں پوشیدہ اسرار و رموز کو ملک کے گوشے گوشے تک پہنچانے کی ضرورت ہے تاکہ ہند کی اس دھرتی سے جس کے ہر ذرہ کو دیوتا کہا گیا ہے ڈاکٹر ذاکر حسین جیسی بے شمار ہستیاں پیدا ہوں، جو اپنی تحریر و تقریر اور کردار کے ذریعہ بچوں کے آئینہ جیسے صاف و شفاف اذہان و قالب پر وطن پرستی، قومی یک جہتی اخلاق و اخلاص اخوت و الفت و صداقت کے اَن مٹ نقوش ثبت کر دیں۔

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

خیال مائل پرواز ہے تن تنہا [illegible]
یہ وہ سفر ہے جہاں کوئی ہم سفر بھی [illegible]
دل و دماغ کہیں ہے نظر کہیں ہے [illegible]
ہم اپنے گھر بھی ہیں لیکن ہم اپنے گھر بھی [illegible]

علامہ [illegible]

# بمبئی کی فٹ پاتھ

انجم عباسی

بمبئی ایک بہت بڑا شہر ہے اور جتنا بڑا ہے اتنا ہی خوبصورت بھی ہے۔ یہاں کی فلک بوس عمارتیں بازیں پسارتی سڑکیں، دندناتی بسیں، ہوا سے باتیں کرتی ہوئی کاریں، اور رینگتے تانگے سب کے سب اس کی رونق اور چہل پہل۔ گلی ہو یا شاہراہ، ہر طرف آدمیوں کا لہریں مارتا سمندر، جگہ جگہ دلفریبی اور دل آویزی کے مراکز۔ ایسے عالم میں اگر بمبئی کو عروس البلاد کہا جاتا ہے تو غلط نہیں مگر بمبئی جس قدر حسین ہے اتنا ہی وہ یاجوجی ہنگاموں کا مرکز ہے اور جتنے ہنگامے شب و روز اس شہر کی آغوش میں پلتے ہیں ان میں سے بیشتر بمبئی کی فٹ پاتھ پر جنم لیتے ہیں۔ یہ ہنگامے کبھی تو آندھی بن کر اٹھتے ہیں اور خس و خاشاک کو بہائے جاتے ہیں اور کبھی باد صرصر کی طرح ایک خاص حلقے ہی کو لرزہ براندام بنا دیتے ہیں۔

دراصل ہنگامے بمبئی کی فٹ پاتھ کی زینت ہیں چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے۔ غالب نے اسی قسم کی کیفیت کو ملحوظ رکھ کر یہ بے پناہ شعر کہا ہوگا۔

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

ان ہنگاموں کی فتنہ سامانیاں مسلّم مگر بمبئی کی فٹ پاتھ بھی بڑی سخت جان واقع ہوئی ہے جو بار بار ابھرتی ہے اور دھیار جستی ہے۔ یہ فٹ پاتھ کسی زمانے میں بے مزہ ہوا کرتی تھی مگر ادھر کئی سالوں سے اس میں تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ آجکل یہ فٹ پاتھ ہر وقت جاگتی رہتی [illegible] کے پچھلے پہر کو چھوڑ کر آپ کسی وقت بھی اسے دیکھئے آپ کو سوئی ہوئی دکھائی نہیں دے گی۔ دن کی چہل پہل میں بھی یہ چلتی رہتی ہے اور رات کے دھندلکوں میں [illegible] اس کی اس کیفیت پر ہمیں پروفیسر داؤد غازی مرحوم کا خوبصورت شعر یاد آتا ہے۔

قدم نہ روک مسافر کہ چار جانب لوگ
تماشا دیکھنے بیٹھے ہیں نارسائی کا

پو پھٹتے ہی سرگرم عمل ہو جاتی ہے اس کے دا[illegible] شانوں پر دکانیں سجتی ہیں اور اس کی مانگ میں [illegible] بھرتی رہتی ہیں۔ چھوٹے موٹے دکانداروں، خوانچے [illegible] اور کباڑیوں کے حق میں تو بمبئی کی فٹ پاتھ ان داتا [illegible] وہ ان سب کو نوازتی ہے اور اپنی آغوش رحمت میں [illegible] دیتی رہتی ہے۔ فٹ پاتھ پر ان سب کی ٹھیکے داری کچھ [illegible] رہتی ہے کہ بسا اوقات ہمارے ذہن میں ایک خیال کلبلا[illegible] کہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لئے بنی ہے یا [illegible] کے لئے۔ مگر پھیری والے اور دھندے والے فٹ پاتھ [illegible] حقوق کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں اس لئے ہمیں کسی سوال [illegible] کے بجائے اپنی عافیت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

بمبئی کی فٹ پاتھ کا ایک بڑا وصف یہ بھی [illegible]

مان لوگوں کے لئے مال غنیمت ہوتی ہے۔ مین روڈ سے ہٹ کر جو فٹ پاتھ ہوتی ہے اس پر بے گھر لوگوں اور بھکاریوں کے شامیانے ایسے تنے رہتے ہیں جیسے بمبئی کے پیٹ میں دوسری آبادی بسی ہو۔ ان شامیانوں کو دیکھ کر بے ساختہ غالب کا یہ مصرعہ لبوں پر رقص کرنے لگتا ہے۔

ع ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

اور اسی غریب الوطنی کے مارے افراد کو آپ فٹ پاتھ کی دونوں جانب اپنے جسم و جان چرائے ہوئے رات کو کٹی ہوئی شاخ کی طرح بے خبر پڑے سوتے ہوئے دیکھیں گے۔ درحقیقت بمبئی کی فٹ پاتھ بے یار و مددگار لوگوں کے لئے ایک سہارا ہوتی ہے جو رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے میں ایک حد تک تعاون دیتی ہے۔ لوگوں کو اس کی قدر کرنا چاہیئے مگر ناقدری کی وارداتیں بھی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں۔ ٹیلی فون کیبن بچھانے کے لئے فٹ پاتھ کو پہلے کھودا جاتا ہے پھر ٹھیک کیا جاتا ہے پھر پائپ درست کرنے کے لئے فٹ پاتھ کو اتھل پتھل کر دیا جاتا ہے اور جب فٹ پاتھ اصلی حالت میں آجاتی ہے تو سڑک درست کرنے والے اسے پھر کھود کھود کر اس کی ایک ایک چول ڈھیلی کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بمبئی کی چند ایک فٹ پاتھ گاؤں کے پتھریلے راستوں سے بھی بدتر ہوتی جا رہی ہے اور عروس البلاد کہلانے والے شہر کے جسم پر اب یہ فٹ پاتھ ایسی لگتی ہے جیسے خوبصورت پروں والے ناچتے مور کے بدنما پاؤں۔

فٹ پاتھ کی یہ بار بار کھدائی ہر چند عام لوگوں کو پریشانی کا شکار بنا دے مگر ٹیلی فون ایکسچینج ڈیپارٹمنٹ واٹر ڈیپارٹمنٹ اور محکمۂ تعمیرات کی روٹی روزی کا ایک خوبصورت ذریعہ ہے۔ راستوں پر بنے خندقوں سے بھلے آپ خوف کھائیں مذکورہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ انھیں خندقوں میں اتر اتر کر زندگی گذارنے کا فن سیکھتے ہیں اور بعض جگہ خندقوں کو شاید جان بوجھ کر لاوارث چھوڑ دیتے ہیں تاکہ کوئی ان میں گذارہ کر سکیں۔

مگر فٹ پاتھ عام طور پر لاوارث نہیں ہوتی۔ فٹ پاتھ پر دھندہ جمانے والوں اور جھونپڑا بنانے والوں کا ایک سردار ہوتا ہے جس کا اپنا حلقہ مقرر ہوتا ہے۔ وہ سردار اور اس کے اہل کار فٹ پاتھ پر اسی طرح حکومت کرتے ہیں جس طرح انگریز ہندوستان پر حکومت کرتا تھا۔ ان لوگوں کو شرفاء "دادا" نام سے پکارتے ہیں اور یہ دادا نہ صرف شرفاء کی جسمانی حیثیت بگاڑتے ہیں بلکہ ان کی زبان اور تہذیب کی بھی دھجیاں اڑاتے رہتے ہیں۔ وہ اپنی مملکت میں شریفوں کی زبان و تہذیب کو پنپتے دیکھنا پسند نہیں کرتے اور اسی لئے فٹ پاتھ ایک نئی تہذیب اور نئی زبان جنم لیتے ہیں جس کی عکاسی آج کل جدید افسانہ نگار بھی کرتے ہیں اور اس کی بو باس پیش کر کے "منٹو" بنے بیٹھے ہیں۔

جدید اور قدیم کے ذکر سے یاد آیا کہ قدیم زمانے میں فٹ پاتھ کافی اچھی حالت میں ہوا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ اندھے بھی راستہ آسانی سے طے کرتے تھے مگر آجکل آنکھ والوں کو زمین دیکھ دیکھ کر چلنا پڑتا ہے۔ ویسے یہ اچھی بات ہے ورنہ تو آجکل لوگ آسمان ہی پر نظریں جمائے رہتے ہیں۔

کوئی بھی نظروں کے چلنے کو تیار نہیں رہتا۔ غالب کے زمانے
میں بھی شاید فٹ پاتھ شکستہ رہی ہو گی اور اسی لئے غالب
نے دہلی میں اپنے محبوب کے کوچے کا گشت لگاتے وقت کہا ہو گا

اِن آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھ کر

اور جب تک بمبئی کی فٹ پاتھ قائم ہے راہ کا پُر خار ہونا بمبئی والوں کا مقدر ہے۔

## بقیہ داؤد صاحب

کبھی بھی کوئی تلخی آنے پائی اور نہ اسے ذاتیات سے کوئی تعلق رہا۔ ہم نے ایک دوسرے کی شخصیت کا ہمیشہ احترام کیا۔

داؤد صاحب صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند نہیں رہے لیکن اسلام سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ اردو انھوں نے اسکول یا کالج میں نہیں پڑھی لیکن اچھی اردو کتابیں شوق سے پڑھتے تھے اور اس زبان سے محبت رکھتے تھے۔ انھوں نے کئی مضامین انگریزی میں لکھے۔ انگریزی ریڈرس اور گرامر کی کتابیں لکھیں۔ جو اسکولوں میں بہت مقبول ہوئیں۔

داؤد صاحب صاف ستھرے دماغ کے اچھے انسان تھے۔ فتنہ و فساد سے دور بھاگتے تھے۔ طبیعت میں شرافت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ کسی کا دل دکھانا ان کے نزدیک عظیم گناہ تھا۔ ایسے انسان آج کی دنیا میں کم دکھائی دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی خطاؤں کو درگذر فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

## بقیہ ماشینی دور

...پانے کی پوری اہمیت رکھ سکے۔ یہ اہم ترین جواز جسمانی، ذہنی اور معاشی خود کفالت سے صحتِ عامہ کے حصول کے لئے۔ یہ روزمرہ کی ورزش اور اللہ کی عنایت کردہ نماز پابندی سے ادا کریں کیونکہ یہ سکون اور روح کا علاج ہے۔

ہماری خواتین کو پردہ میں رہ کر کم از کم اپنے معمولی اور غیر معمولی کام کے لئے دوسروں کا اور دوسری چیزوں کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔

## بقیہ غلام رسول آغا

زبانِ نطق سے پہلے مری حمدِ خدا نکلے
دہن سے پھر مرے نعتِ محمد مصطفیٰ نکلے
زبانِ کلک سے جو میری مدحِ مصطفیٰ نکلے
لبِ قرطاس سے کیوں کر نہ پھر صلِّ علیٰ نکلے
گلاب و مشک سے لازم ہے پہلے غسل دو منہ کو
زبانِ شوق سے پھر اپنی مدحِ مجتبیٰ نکلے
ہزاروں انبیاء عالی مراتب آئے دنیا میں
مگر رتبے میں سرکارِ مدینہ ہی سوا نکلے
یہی ہے التجا حق سے میری صبح و مسا آغا
زباں سے کلمۂ طیب مری وقتِ قضا نکلے

مطلع میں آغا صاحب نے خدا اور رسول کے درمیان وہی امتیاز قائم کیا ہے جس کا اسلام ہم سے تقاضہ کرتا ہے۔ دوسرے اشعار دلیل مہیا کرتے ہیں کہ آغا صاحب سرکارِ دو عالم سے کتنی گہری محبت و عقیدت رکھتے تھے۔

(باقی آئندہ)

# اسلام اور جہاز رانی

ابراہیم بغدادی
(انگلینڈ)

"سند باد دی سیلر" یہ کہانی آپ نے ضرور سنی ہوگی۔ سندباد یہ دنیا کا پہلا عرب سیاح گذرا ہے جس نے خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں لکڑی کے بنے جہاز سے پورے چھ ہزار میل کا بحری سفر طے کرکے ایک عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا سفر کا آغاز براہ راست ملک عمان "مسقط" کی بندرگاہ سے ہوتے ہوئے ملبار، کالی کٹ، سری لنکا، ملیشیا اور سنگاپور سے ہوتے ہوئے ملک چین پہونچ گیا تھا۔ دوران سفر دیگر کئی سفری تکلیفوں کے علاوہ بادباراں کے تیز و تند جھونکوں قیامت خیز آندھی اور طوفان کے علاوہ ملیشیا وغیرہ کے کچھ علاقوں میں متعدد بار خونخوار آدم خوروں سے بھی واسطہ پڑتا رہا لیکن یہ مرد مجاہد اپنے مصمم ارادوں اور عزم و استقلال کی بدولت ہمیشہ اپنی منزل مقصود کے پانے میں کامیاب و کامران رہا تھا۔

قرآن پاک میں کشتی کی "تاریخ" کا آغاز حضرت نوح کے طوفان کے سلسلے میں انھیں ایک کشتی بنانے کا حکم یوں ہوا تھا۔ واصنع الفلک باعیننا (سورہ ہود ۳۷) "یعنی ہماری آنکھوں کے سامنے تو ایک کشتی بنا" چونکہ اس زمانے میں یہ لکڑی خالص لکڑی سے ایجاد ہوئی تھی اس لئے ہم اصل مضمون سے پہلے کچھ ان "نباتاتی" اہمیت و افادیت کا سرسری جائزہ لیتے چلیں تاکہ یہ صحیفۂ حیات (قرآن) ہمیں دیگر تمام دنیاوی علوم

وانک لعلیٰ خلق عظیم

اور اخروی زندگی کے ساتھ "علم نباتات" کے متع... درس حیات پیش کرتا ہے۔

جس طرح قدرت نے کائنات کی ہر شئی کو پا... حیات قرار دیا ہے (سورہ انبیاء آیت ۳۰) اس م... زمین پر تخلیق پانے والے نباتات تمام ذی حیات مخلوق کا سرچشمۂ حیات بن چکے ہیں خواہ ان میں انسان ہوں یا قسم کے حیوان) ان کی زندگی کا انحصار انھیں چھوٹے... سبزہ زاروں سے وابستہ ہے اور اس کی بدولت کا... رنگ و بو آباد و محفوظ ہے۔ اس ضمن میں ہمارے وجو... لینا کافی ہوگا کہ یہ ہماری مقدور بھر حیثیت انھیں سراپا... میں جکڑی ہوئی نظر آئے گی۔ بلکہ ہمارے ساتھ یہ ہر... اٹھتے بیٹھتے، سوتے، جاگتے، سائے کی طرح پیو... ہوں گے جس میں ہماری روزمرہ کی غذا مثلاً چاول... جوار، مکئی اور مختلف قسم کی دالیں، مسالے، سبزی، چائے، شکر، تیل اور دیگر روغنیات پھل، میو... سے تیار ہونے والے بے شمار مشروبات شہد وغیرہ چونکہ ان میں گوشت، انڈے، دودھ دہی، مکھن... غذاؤں کا تعلق براہ راست نباتات سے نہ سہی لیکن... جانوروں کی خوشنمائی انھیں بنیادی سبزہ زاروں کے سبب ان اشیائے خورد و نوش کو نباتات میں شمار... ہوگا۔ لہٰذا جانوروں کے متعلق ارشاد باری ہے...

کو پیدا کیا تمھارے لیے ان کے اون میں گرمی اور دوسرے فائدے موجود ہیں" (سورۂ نحل) علاوہ بریں بیشتر ادویات حسن و زیبائش کا ساز و سامان COSMETICS ربر کی مصنوعات سر چھپانے کے لئے چھوٹے بڑے مکانات اور ان میں کئی قسم کا آسائشی ساز و سامان! اور یہ صفحۂ قرطاس پہ بکھرا ہوا دینی اور دنیاوی علوم و فنون! اور یہ زیب تن کئے ہوئے ادنیٰ و اعلیٰ ملبوسات! الغرض و مختصر انھیں نباتاتی فنی کمال کا نتیجہ ہے جو بڑے بڑے اشجار اور پودوں کی شکل میں کاغذ سازی اور کپاس کی شکل میں کپڑے کا روپ اجاگر ہے چنانچہ لباس کی تعریف میں خود اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں "ہم نے تمہیں لباس کی نعمت دی ہے جس سے تم جسم کو ڈھانپتے ہو" (سورۂ اعراف ۲۶) بلا شبہ یہ نعمتِ الٰہی انسان کو جاذب نظر اور پُر وقار شخصیت کا نمونہ بنا دیتی ہے لہٰذا اس نعمتِ اعظم کی حاصل بجا ورزی میں تگ و دو کرنا اور احکامِ الٰہی کی فرماں روائی میں زرعی پیداوار اور علم نباتات میں دسترس حاصل کرنا تمام مخلوق ارضی کے لئے نافعِ حیات ثابت ہوگا۔

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (سورہ عبس ۲۴ تا ۳۲)

"ذرا اپنی غذا پر غور کرو۔ ہم نے پہلے بارش برسائی اور پھر زمین کا پیٹ چیرا، اور اس سے غلے انگور اور ترکاری، زیتون کھجوریں۔ گھنے باغات، پھل اور چارہ پیدا کیا اور یہ سب اشیاء تمہارے لئے اور تمہارے حیوانات کے لئے متاعِ حیات ہیں"

چونکہ ہماری بحث جہاز رانی سے شروع ہوئی تھی لہٰذا جس کی ترویج اور ترقی میں قرآن پاک میں اٹھائیس آیتوں میں ذکر آیا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب "عربوں کی جہاز رانی" از سید سلیمان ندوی) جن میں جہاز رانی کے متعدد فوائد اور جہاز سازی کے علاوہ قدرت نے اس کی سمتوں کی جانچ پڑتال کی طرف پر بصیرت الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے "خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ پا لو ہم نے جاننے والوں کے لئے اپنی نشانیاں کھول کر بیان کی ہیں (سورۂ انعام ۱۲) لہٰذا جہازوں کے فوائد میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورہ جاثیہ ۲)

یعنی وہی اللہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اس کے حکم سے جہاز اس میں چلیں تاکہ اس کے فضل و کرم (تجارت) کو ڈھونڈھو اور تم اس کے شکر گزار ہو" مزید دوسری جگہ ان مال بردار جہازوں کو اللہ تعالیٰ انسانوں کے لئے نہایت قابل اعتماد مواصلاتی ذریعہ قرار دے کر اس کی تعریف و توصیف کی طرف یوں متوجہ فرماتے ہیں۔ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ (سورہ بقرہ ۲) اور جہازوں میں اللہ کی قدرت کا نشان ہے جو انسانوں کے لئے کار آمد سامان لے کر سمندر میں چلتے ہیں"۔

چنانچہ یہی وہ اللہ کا فضل و کرم (تجارت) اور علوم و فنون، صنعت و حرفت کار فرما تھا جس کی بنا پر ماضی میں مسلمانوں کو ماضی میں دنیا کی امامت، علمی، صنعتی، اور اقتصادی عظمت و رفعت سے نوازا گیا تھا جو ابھی تلاش بسیار میں ہے

بڑھتے بحر دریا پر دنیا میں عزت سے پھیل چکے تھے اور اپنے دین و ایمان کے ساتھ اس پیشہ معاشیات کو بحال کرتے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کامیاب و کامران ہوئے تھے۔ لیکن آج معاملہ اس کے برعکس ہمارے پاس بڑی بڑی اور خوبصورت بندرگاہیں ضرور موجود ہیں مگر ان میں لنگر انداز ہونے والے تمام جہاز غیر ملکی اور غیر تخلیق کاری سے مزین ہیں۔ یہی صورت حال ایرپورٹ AIR PORTS اور متعدد شعبہ نقل و حمل میں بھی اجاگر ہے علاوہ دیگر قدرتی وسائل میں بھی آشکارا ہوتی ہے جو ہماری دھرتی سے پھوٹنے کے باوجود اغیار کی ملکیت ہیں بقول اقبالؒ

اس موج کے ماتم میں روتی ہے بھنور کی آنکھ
دریا سے اٹھی لیکن ساحل سے نہ ٹکرائی

بہرحال موجودہ زمانے کا تجزیہ کریں تو ان احکام الٰہی (جہاز رانی) کی پیروی میں اہل مغرب زیادہ سرگرم عمل نظر آئیں گے جس کی واضح مثال ان کا بحری اور بری تجارتی منڈی پر چھایا ہوا اصلاتی نظام ہے جس کے سبب یہ دنیا کی بے اندازہ دولت اور شہرت کے مالک بن کر ان کے دست تعاون کے بغیر دنیا کی کوئی بھی کاروباری ترسیل زیر عمل نہیں آسکتی۔ اس ضمن میں یہاں یہ حوالہ دینا کافی ہوگا کہ گذشتہ چند سال پیشتر غالباً ۱۹۸۱ء میں بیرونی جہاز رانی کمپنیوں کے عدم تعاون کی بنا پر پاکستان کے کئی "عازمین حج" سرزمین حجاز پر پہونچنے سے قاصر رہے تھے۔ بہرکیف موجودہ دور میں یہ بڑے بڑے دیو ہیکل تیل بردار TANKERS اور CARGO جہازوں میں قدرت کے نشان پائے جاسکتے ہیں اور ان خوفناک دہشت انگیز جنگی

بیڑوں مثلاً BATTALESHIPS
AIRCRAFT مع سمندر کی اتھاہ گہرائیوں
چھپ کر دشمنوں کے گولے TARPEDO برسا
آبدوز کشتیوں SOBMARINES و
بھی قدرت کاملہ نے مسلمانوں کو خود اعتمادی او
زندگی کا درس حیات پیش کیا ہے کہ اپنی استطا
مطابق ہتھیار پیش کرو اور گھوڑے تاکہ تمہارے
دشمن خوف زدہ ہوں۔ (سورہ انفال ٦/٨) میں
سمجھ میں یہاں گھوڑوں سے مراد ان جنگی بیڑوں
ہے علاوہ دیگر نیوی NAVY اور لائف بوٹس او
بحری تفریحاتی کشتیوں میں بھی ان متذکرہ آیات
تفسیر میں عیاں ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ بدلتے زمانے
صرف ان کی تکنیکی شکلیں بدل چکی ہیں۔ المختصر ان
خداوندی کو سمجھنے اور اس کی عمل پیروی کے لئے
ہمارے دینی مدارس اور درسگاہوں (وغیرہ) میں
اور مدلل تعلیمی نظام کو تشکیل دینا ہوگا کہ جس کی رو سے
صرف "شعائر عبادات" اور درس "تبلیغی نصاب
دائرہ انسداد میں سمونے کے بجائے فطرت کی کا
اس کی حکمت عملی کو قوم کے ذہن نشین کرانا مقصود
منشا ایزدی اور فرمان نبوی کے مترادف ہوگا۔
کا ارشاد ہے۔ "تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سنۃ" (حد
کائنات میں گھڑی بھر تفکر سال بھر کی عبادت ۔
اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خدا نے پو
"اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض وما خلق اللہ

الا یسٰی ان یکون قد اقترب اجلہم ۔ (سورۂ اعراف) کیا یہ لوگ کائنات ارض وسماء اور دیگر مخلوق پر غور نہیں کرتے ؟ شاید ان کی موت قریب آگئی ہے ۔" دراصل غور وخوض کے بغیر کوئی تخلیقی کارنامہ انجام نہیں پاتا ۔ بقول اقبال ؎

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

لہٰذا ذریعہ تجارت اور معاشی نظام کے علاوہ بحری غذا اور سمندر کی اتھاہ گہرائی میں چھپے ہوئے انمول خزانے کی طرف بھی قرآن پاک نے ہماری رہنمائی ان الفاظ میں کی ہے ۔

" وہی اللہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے قبضے میں دیا تاکہ تم اس میں سے نکال کر تازہ گوشت (مچھلیاں) کھاؤ اور اس سے اپنے زیب وزینت کے سامان (موتی مونگے) نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کہ اس میں جہاز پانی کو چیرتے پھاڑتے چلتے ہیں تاکہ تم خدا کا شکر ادا کرو" (سورۂ نحل ۲) آج مسلمانوں میں موتی اور مونگے کی تلاش وجستجو کجا ماہی گیری جیسے منفعت بخش اور باعزت پیشہ کو بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا ۔ حالانکہ دوسری دنیا کی ترقی یافتہ قومیں دیگر فنی ترقیات کے ساتھ اس پیشہ میں بے شمار ترقی کر چکی ہیں جن میں بالخصوص نوروے NORWAY اور اسکاٹ لینڈ قابل ذکر ہیں جن کی مجموعی آبادی سے بالترتیب ہر چالیس اور ستر لوگوں میں ایک شخص ماہی گیری سے تعلق رکھتا ہے مگر شومیٔ قسمت ہمارے یہاں جو لوگ اس پیشے سے وابستہ ہیں ان کو ذلیل سمجھ کر سماجی اور بھی ماہی وغیرہ جیسے پُر حقارت القاب سے موسوم کیا ہے جس کی پاداش میں یہ ہمارے مذہب بھائی پچھڑے رہنے پر مجبور رہیں چنانچہ خطۂ کوکن میں جا بجا اس پیشے سے مسلمانوں کی بستیاں ساحل سے لگی نظر آئیں گی جو اس تنگ نظری کا واضح نتیجہ ہیں اور ان پیشہ وروں سے دوسرے کا کسی معاملہ میں تعلق نہیں ہوتا یہاں تک کہ رشتہ ازدواج جیسے مقدس رشتے ان لوگوں سے قائم نہیں ہوتے ۔ یہ غیر حرکتیں یقیناً قابل مذموم ہیں جن کی اصلاح از بس ضروری ہے کیونکہ " ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (سورۂ رعد

## غزل

قاضی فراز احمد

شہر دل سویا ہے قبریں جاگتی ہیں
بجھ گئے چولہے حسینائیں جاگتی ہیں

غم کے ہنگاموں کا یہ ہنگامہ ہے
وحشت ودر میں اب بلائیں جاگتی ہیں

میری دھرتی کے فرشتے سو گئے
آج شیطانی فضائیں جاگتی ہیں

پھر کسی نے چپ کیا ہے شیر خوار
کیا خدا کے ساتھ مائیں جاگتی ہیں

ذہن سب کے سو گئے دل ہیں خموش
سحر ہے یا یہ دعائیں جاگتی ہیں

زخم کے نیچے ستم کے نشہ سوار
بخت سویا ہے خطائیں جاگتی ہیں

## غزل

ساقی ٹونڈیلوی

لے لوں ادب سے نام پہلے غالبؔ و میرؔ کا
میں بعد سحر پھونک دوں شوخیٔ تحریر کا

خبر ہے کیا دور بینوں سے خلا میں دیکھنے والو
دور دور تک ہے سلسلہ کس کی تنویر کا

مزدور اگر عزم زنی میں کوئی بات ہے
شاہد ہے جبل الطارق جس نعرۂ تکبیر کا

ہم نے نوشتۂ نصیب کو بدلتے دیکھا ہے
تقدیر پہ کیا زور چلتا نہیں تدبیر کا

آستین چڑھا کر بات کرنا چھوڑ دینگے لوگ
حل نکل آئے گا کوئی شائستہ تقریر کا

اسیرو! یوں چاہیئے کچھ استقامتِ دل
ہو دھواں دھواں ثابت ہر حلقہ زنجیر کا

دیکھنا نہ دیکھنا برابر ہے مرے دوست
خواب رہا منت کش جو حسین تعبیر کا

جانے کم ذوق ہے دعا گو طالب کرم
محتاج اگر لفظ مناجات ہو تاثیر کا

گدا کو کر دے مالکِ شان و شکوہِ دارائی
کھیل ہے کرشمہ ساز کا تب تقدیر کا
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
انسان کے بس میں کہاں؟ پیمانہ توقیر کا

رہبرِ راہِ طلب ہے ہر قدم رہینِ خضرؑ
ساقی تصور کیجئے شیخ طریقِ پیر کا

## غزل

فیروز نکیمو

وہ ایک دور بھی گذرا ہے قلندری کی طرح
جب ان کے غم بھی ملتے تھے ہمیں خوشی کی طرح

فصیل کوئی مجھے قید کر نہیں سکتی
میں قید و بند سے نکلا ہوں زندگی کی طرح

نہ دیتا میں جو سہارا تو وہ کہاں جاتی
میں تیرگی کو سمجھتا ہوں روشنی کی طرح

میں منتظر ترا رہا کرتا ہوں تیرا کب سے اے
ہوئی ہے بے وفا کیا تو بھی آدمی کی طرح

سمجھ سکے گا کوئی کیسے اس کی فطرت کو
وہ دشمنی بھی نبھاتا ہے دوستی کی طرح

کبھی جو تجھ پہ پڑے گی تو جان جائے گا
گھڑی ہے ہجر کی ہر اک یہ صدی کی

ترا وجود سمویا ہے اپنی آنکھوں میں
ہر ایک راستہ ہے اب تری گلی کی طرح

مٹایا جس کے لئے اپنی ہستی اسے فیروز
وہی تو آج ملا مجھ سے اجنبی کی طرح

● کوثر انصاری

غیروں سے بھلا پھر کیا شکوہ؟
منھ پھیر لیا جب اپنوں نے
کی "اردو زباں" سے غداری
خود اس کے ہی ہم وطنوں نے

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

# سائنسی دور اور ہماری خواتین

حسن اسمٰعیل کھوت (بحرین)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے انتہا احسان وکرم ہے کہ جس نے انسانوں کو موزوں اعضاء اور جسم میں قسم قسم کے جوڑ دے رکھے ہیں اور اچھی زندگی بسر کرنے کے لئے حواسِ خمسہ ظاہرہ و باطنہ احساس عقل وشعور اس زیور سے آراستہ کرکے اشرف المخلوقات کے اس شرف سے نوازا ہے۔

عصرِ جدید اور ہماری خواتین یہ ایک ایسا مضمون ہے کہ جس کے بارے میں جتنی وضاحت کی جائے وہ بہت کم ہے لہٰذا اس مضمون کے اہم پہلو کو اجاگر کرنا بہت ضروری ہے۔ اللہ نے ہمیں عقل سلیم عطا کی ہے اس سائنسی دور میں الکٹرانک آلات کمپیوٹر یہ سب عقل ہی کا تجربہ ہے سائنس کی روشنی میں انسان اپنی آسائش کے لئے مشین ایجاد کرے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بات سے اطمینان کرے کہ وہ قانونِ الٰہی اور فطرت کی نفی نہیں کر رہا ہے۔ ہر ترقی کو عقل وشعور کی ترقی پر پرکھنا بہت ضروری ہے۔

عقل نے کارآمد مشین ایجاد کرکے طریقۂ استعمال سکھایا اور اسی عقل کے ماتحت چلنے والے اعضا و جوارح کو حرکت وجنبش نہ دی گئی تو گویا عقل کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ حرکت کے بغیر تندرست جسم میں بھی خرابی پیدا ہو سکتی ہے جس طرح کسی مشین کو استعمال میں نہ لانے سے اس کے پرزے زنگ آلود ہو کر وہ مشین چلنے کے قابل نہیں ہوتی۔ وہی حال انسانی جسم کا بھی ہو سکتا ہے۔ آج کے دور کے جدید آلات سے جس قدر فائدہ ہوتا ہے اسی طرح یہ نقصان دہ بھی ثا[بت] ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ نئے اور جدید سہولیا[ت] آلات کو بالاخانہ میں رکھیں نہیں بلکہ موقع ومحل کے مطابق ان چیزوں کا فائدہ بھی حاصل کرنا چاہیئے۔

ہماری پردہ نشین خواتین کا باریکی سے مشاہدہ کیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ پرانے وقت کی عورتیں غیر قوم کی عورتوں اور آج کی عورتوں میں زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا! اس ناتوانی، کمزوری اور ذہنی تکلیف کی ایسی کون سی ہے؟

آج بھی ہر گھر میں زمانۂ قدیم کی چکیاں، اکھلا اور پتھر کے سیل اور دوسرے کئی قسم کی چیزیں دیکھنے میں آتی ہے۔ نئے ایجادات اور الکٹرانک آلات آنے سے پہلے ہما[ری] عورتیں بھی مردوں کی شانہ بشانہ گھریلو امور میں آگے تھیں پسنا، کوٹنا، دھونا، مانجنا، جھاڑو لگانا، کپڑے دھونا ہر قسم کے کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں۔ یہ روزمرہ کی حرکتیں ورزش سے کم نہیں تھی۔ موٹر گاڑیوں کا عام رواج نہ ہونے سے عورتیں کئی میلوں تک بلا جھجک سفر کرنے میں کراہت نہیں محسوس کرتی تھیں اس لئے وہ ہمیشہ صحت مند چست و چوبند اور جسمانی صلاحیتوں کے تحت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض کو خندہ پیشانی سے بلا ماتھے پہ شکن کے انجام دیتی تھیں۔ یہ حقیقت ہے کہ انسانی معاشرے کی بقا کا

ے عقل سلیم اور گھریلو زندگی میں اس قسم کی ورزش کی شدید ضرورت ہے۔ جس سے صحت کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ماضی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ انھوں نے اس طرح زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی بھی کی ہے۔

غیر قوموں کی عورتیں اپنی صحت اس لئے بحال رکھ پاتی ہیں کہ وہ گھر کے سارے کے سارے امور خود کرتی ہیں۔ کھیتی میں کام کرنا، پانی بھرنا، جنگلوں سے لکڑی لانا، توڑنا، ہر قسم کا کام ان کا معمول ہے۔ چہل قدمی بھی ہوتی ہے اور ہماری طرح غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں۔ اور نہ فیشن بنا رکھا ہے۔

آج اس زمانہ میں گرائنڈر (GRINDAR) میکسر (MIXER) ہوور (HOOVARMACHA) واشنگ مشین (WASHING MACHINE) ایسے آلات سے کوٹنا پیسنا، جھاڑو دینا، اور کپڑے دھونا اس کا رواج عام ہوگیا ہے اس دور میں زہر اس طرح تیزی سے پھیل رہا ہے۔ چکیوں پر آٹا پیسنا تو درکنار کئی ہماری مائیں بہنیں اس قدر سست ہوگئی ہیں کہ خراس سے آٹا بھیج کر روٹیاں بنوا کر لیتی ہیں۔ اور گھر میں جھاڑو بھی نوکروں سے لگوائی جاتی ہے۔ اس معمولی کام کو بھی عیب سمجھا جاتا ہے۔

جدید آلات کا استعمال کرنے سے وقت کی بچت ہوتی ہے اور بے شمار فوائد بھی ہوتے ہیں لیکن جسم کے اعضا کی حرکت میں کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے جسم پر غلط اثرات ہو سکتے ہیں۔ چلنے پھرنے کی نوبت نہ آنے سے جسم میں مٹاپا طاری ہو جاتا ہے۔ چستی کے بجائے سستی

اور مختلف بیماریاں اثر انداز ہوتی ہیں اور اس کے تد کے لئے مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ کچھ خواتین ت بیمار ہوتی ہیں اور کچھ نفسیاتی طور پر، اس دور میں اگر ہم طور پر پرائیوٹ دواخانوں اور سرکاری اسپتالوں جائزہ لیں تو اس میں ۷۰٪ فیصد مریض ہماری گھریلو خوا دکھائی دیتی ہیں۔ بچوں مردوں کی تعداد۔ آخر کیا وجہ ہماری خواتین اکثر جسمانی، ذہنی بیماری کا شکار ہوتی ہیں ہے گویا دواخانہ آنا جانا بھی ایک فیشن ہوگیا ہے۔ ا صحت کو بحال رکھنے کے لئے اپنے ذہنوں سے اس جراثیم رفتہ رفتہ کم کر دینے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اگر ہماری عورتوں سے نہیں ہوتا تو کپڑے دھونا، جھاڑو جھنکار کر ہو سکتا ہے!

مرد محنت مشقت کرکے چلتے پھرتے اپنی صحت ب نمایاں کردار ادا کرتا ہے اور یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے مرد کے مقابلے میں کم ہمت اور کمزور واقع ہوئی ہے۔ مگ پر بھی یہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ اگر گھر میں کوئی لائے تو اس کا مصرف بھی سمجھائے۔ اور مضر اثرات ذہن نشین کرائیں۔ ہر روز کی یہ ورزش اور چہل قدمی ک کریں۔ اگر بروقت اس طرح کے اقدام نہ اٹھائے جائیں تو ہماری تندرستی کا شیرازہ بکھر جائے گا اور آمدنی کا اچھا حصہ نام نہاد ڈاکٹروں کی تجوریوں میں منتقل ہوتا رہے گا اس مہنگائی کے دور میں ایک مرد کی کمائی پر گز کرنا یہ کٹھن مرحلہ ہے بالخصوص ہماری خواتین کو اس نقطہ مطابق احتیاط کرنی چاہئے تاکہ وہ اپنی زندگی میں اعلیٰ م

# میٹرک اور بارہویں کے بعد کیا کریں

ترتیب: شکیل احمد فاروقی / عبدالباری مسعود

ایس ایس سی، کامیاب طلباء اعلیٰ تعلیم کی خاطر جونیئر کالج کی تینوں شاخوں (فیکلٹی) میں دو لازمی زبانوں کیساتھ اختیاری مضامین جیسے ماڈرن انڈین لینگویجیس، ماڈرن فارین لینگویجیس، سنسکرت، پراکرت، پالی، عربی، تاریخ جغرافیہ، علم اعداد و شمار، ارضیات، سیاسیات، ہوم مینجمنٹ، فوڈ سائنس، چائلڈ ڈیولپمنٹ، سماجیات، فلاسفہ، نفسیات، معاشیات، داخلہ حاصل کرسکتے ہیں۔

علاوہ ازیں آئی ٹی آئی سرٹیفکیٹ کورسیز، پروفیشنل کورسیز، ویکیشنل کورسیز، کانسٹیبلری، ڈی ایڈ وغیرہ جیسے کے لئے بھی وہ اہل قرار دیئے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول میں ایس۔ ایس سی۔ کامیاب اور ایچ۔ ایس۔ سی۔ کامیاب کیلئے مختلف کورسیز کی معلومات دی گئی ہیں۔ (تعلیمی معلومات کیلئے (I) ایس۔ آئی۔ او کیریئر گائیڈنس بیورو، ۱۰۸۹ اولڈ مودی خانہ پونا نمبر ۱ اور (II) گورنمنٹ ویکیشنل گائیڈنس سینٹر معرفت گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن نزد ریلوے اسٹیشن اورنگ آباد انفرادی خطوط کے ذریعے رابطہ قائم کریں۔

| ڈپلوما / سرٹیفکیٹ کورسیز | تعلیمی قابلیت | عمر | میعاد | ادارے |
|---|---|---|---|---|
| آئی ٹی آئی | ایس ایس سی۔ | ۱۵ تا ۲۵ سال | آئی آئی ٹی کے مختلف | مہاراشٹر میں سرکاری ٹیکنیکل اداروں کی |
| | ایچ ایس سی | پسماندہ: ۲۸ | ٹریڈ کے مطابق میعاد | ۲۰۱ ہے جن میں ۵ ادارے تکنیکی تعلیم نسو |
| | | سابق فوجی: ۴۵ | متعین ہے۔ | لئے مختص ہیں غیر سرکاری ادارے ۴۸ |

اہم پتے نیچے درج ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جنرل ٹیکنیکل پروگرام | این سی ٹی وی ٹی یا پانچ سالہ تجربہ۔ ناخواندہ ملازمین کے لئے | کورس کی نوعیت کے مطابق | ادھیوگک پرشکشن سنستھا اوندھ پونا ۔ ۴۱۱۰۰۷ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ایس۔سی نرسنگ | ،، | ۱۷تا۲۵ | ۲½ / ۳½ | لیلابائی ٹھاکرسی کالج آف نرسنگ آئی۔این۔ٹی روڈ۔ چرچ گیٹ بمبئی۔۴۰۰۰۲۰ (۱۱) شیواجی یونیورسٹی۔ کالج آف نرسنگ میرج (۴۱۶۴۱۰) |
| ایس۔سی نرسنگ (آرمڈ فورسیز) | ،، | ۱۷تا۲۵ | سال | کالج آف نرسنگ آرمڈ فورسیز میڈیکل کالج پونا (۴۱۱۰۰۱) |
| ایس۔سی (ایگری) | ،، | — | ۳/۴ | مراٹھواڑہ ایگریکلچر یونیورسٹی پربھنی (ii) کالج آف ایگری کلچر۔ مراٹھواڑہ۔ ایگریکلچر یونیورسٹی۔ پربھنی |
| ایس۔سی۔ (ڈیری کلچر) | ،، | — | ۴ سال | پدم شری دکھے پاٹل کالج پرورا نگر۔ احمد نگر |
| ڈیری سائنس، اینمل ہزبنڈری | ،، | — | ۴½ سال | کالج آف ڈیری اینڈ انمل سائنس مراٹھواڑہ ایگریکلچر یونیورسٹی۔ پربھنی |
| ۔ فارم | ،، | — | ۴ سال | پونا کالج آف فارمیسی اینڈ ونے۔ پونا۔ ۴۱۱۰۴۷ |
| ہومیوپیتھی | ،، | ۱۷ سال | ۴ + ۱ | ڈی۔ایس ہومیوپیتھک میڈیکل کالج۔ ایس۔ پی نمبر ۲۳ کردے روڈ پونا۔ ۴۱۱۰۰۴ |
| ایس۔سی (آکوپیشنل تھیراپی) | | ۱۷ سال | ۳½ | آکوپیشنل تھیراپی اسکول میڈیکل کالج ناگپور |
| ٹیکنیکل ۔ | ایس ایس سی/ایچ ایس سی | ۱۷ سال | ۳ سال | مہاراشٹر میں کئی سرکاری و ذاتی ادارے موجود ہیں۔ |
| ۔ ای | | — | ۴ سال | مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے تحت لاتور (۳) عثمان آباد (۲) اورنگ آباد (۲) ناندیڑ (۱) |

ب :۔ <u>لڑکیوں کیلئے گورنمنٹ آئی ٹی آئی</u> (۱) گورنمنٹ آئی ٹی آئی کرول مارگ ودھیا وہار بمبئی ۴۰۰۰۸۶ (۲) گورنمنٹ آئی ٹی آئی ناسک (۳) گورنمنٹ آئی ٹی آئی شولاپور (۴) گورنمنٹ آئی ٹی آئی ناگپور (۵) گورنمنٹ آئی ٹی آئی۔ اورنگ آباد

مہاراشٹر میں غیر سرکاری آئی ٹی آئی کی تعداد تقریباً ۳۸ ہے جن میں اقلیتی تعلیمی کردار کے چند ادارے حسب ذیل ہیں۔

(۱) ایم ایچ صابو صدیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۸ (۲) حبیب ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قیصر باغ ڈونگری (۳) شاد آدم شیخ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بھیونڈی (۴) تکیہ ایانی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بھیونڈی (۵) انجمن اسلام ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مرود (۶) جمہور ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مالیگاؤں

## سرٹیفکیٹ کورسیز

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱) ٹرانزسٹر سرویسنگ | ؍؍ | — | ۶ / ماہ | (۱) سرویسنگ جاب ... ۹۰...۴ / (ii) کے سیمے سوسائٹی اودیا ... |
| ۱) ٹی وی سرویسنگ | ؍؍ | — | ۵ / ماہ | ۷۷...۴ |
| ۱) مائکرو پروسیس / کمرٹی وی | ؍؍ | — | ۳ / ماہ | |
| ۱) کمپیوٹر پروگرامنگ | ؍؍ | — | ۱ / سال | |
| ۱) ایتھالک ٹیکنالوجی | ؍؍ | — | ۲ / سال | |
| ۱) فوڈ ٹیکنالوجی | ؍؍ | — | ۲ / سال | (iii) مراٹھواڑہ و دیگر اضلاع میں ان کورسیز |
| ۱) مائکروبیالوجی | ؍؍ | — | ۳ / سال | کے کئی ذاتی ادارے موجود ہیں۔ |
| ۱) الکٹرانکس وغیرہ | ؍؍ | — | ۴ / سال | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| پروفیشنل اینڈ ووکیشنل کورسیز | ایس.ایس.سی. | — | ۲ / سالہ | مہاراشٹر میں غیر سرکاری پروفیشنل کورسیز کی تعلیم |
| سیل اینڈ سروس | ؍؍ | — | ؍؍ | والے تقریباً ۱۹۷ ادارے ہیں جو بالترتیب |
| ۱) الکٹریکل مینٹیننس | ؍؍ | — | ؍؍ | (۲۳) تھانہ (۳) رائے گڑھ (۷) رتناگیری |
| ۱) جنرل سول انجینئرنگ | ؍؍ | — | ؍؍ | (۴) سندھو درگ (۵) ناسک (۵) جلگاؤں |
| ۵) کمپیوٹر سائنس وغیرہ | ؍؍ | — | ؍؍ | (۲) احمد نگر (۶) پونا (۱۸) ستارا (۴) سانگلی |
| | | | | (۱۱) شولاپور (۱) اورنگ آباد (۱۲) جالنہ (۱) بیڑ |
| | | | | (۲) ناندیڑ (۷) عثمان آباد (۳) وغیرہ اضلاع میں ہیں۔ |
| ڈپلوما ان جرنلزم (بزبان مراٹھی و انگریزی) | ایچ ایس سی | — | ۶ / ماہ | ڈپارٹمنٹ آف کمیونیکیشن اینڈ جرنلزم پونا یونیورسٹی رانا ڈے انسٹی ٹیوٹ فرگوسن کالج روڈ پونا ... |
| ڈگری بیچلر آف ہوم سائنس بی۔ایچ۔ایس | ایچ.ایس.سی | — | ۳ / سال | شریمتی ناتھی بائی دامودر ٹھاکرسی کالج آف ہوم سائنس مہارشی کروے روڈ۔ پونا ۴۱۱۰۳۸ |
| ایم بی بی ایس | ایچ.ایس.سی | ۱ / سال | ۴½ × ۱ | گورنمنٹ میڈیکل کالج اورنگ آباد (ناندیڑ) |
| بی ڈی ایس ڈینٹل سرجری | کیمسٹری طبیعیات حیاتیات | ؍؍ | | (ii) ایس۔آر۔ٹی آر میڈیکل کالج (iii) گورنمنٹ ڈینٹل کالج اینڈ ہاسپٹل۔ پی ڈی ... فورٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۱ |

ی منصوری ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ گھوڈنڈرانچا(۸) حضور صاحب ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بافن ناندیڑ(۹) انجمن مفید الاسلام ٹیکنیکل
سٹی ٹیوٹ کھام گاؤں ضلع بلڈانہ

ٹھوڑہ یونیورسٹی) بی۔ای کالجس :- (۱) مہاراشٹر ایجوکیشن سوسائٹی کالج آف انجینئرنگ نلنگا ضلع لاتور
ہرنا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی تیرمانگر۔ضلع عثمان آباد (iii) جواہر لال نہرو انجینئرنگ کالج سمرتھ نگر۔اورنگ آباد
راٹھوڑہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی۔اورنگ آباد (۵) مہاتما بسویشور سوسائٹی انجینئرنگ کالج لاتور (۶) تلجا بھوانی انجینئرنگ
جاپور۔عثمان آباد (۷) شام لال کالج آف انجینئرنگ ادگیر۔ضلع لاتور (۸) کالج آف انجینئرنگ اینڈ ملٹی پرپز ہائی
کول کیمپ وزیرآباد ناندیڑ

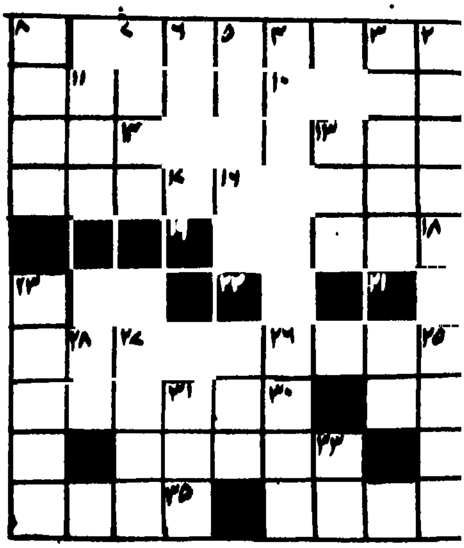
ن کوکن علمی ادبی معمہ نمبر ۵ کا صحیح حل

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ت | ا | ب | ا | ل | ا | م | ■ | ر |
| ق | ب | | ب | ا | ش | ن | د | ہ |
| و | ن | ا | ن | ی | | و | ا | ز |
| ی | ب | ت | | ق | ا | ر | و | ن |
| م | ط | ہ | ر | | ع | ہ | د | |

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ب | ■ | و | ا | | ع | م | | | د |
| ر | ب | ط | م | ل | ت | | غ | ش | ی |
| ہ | ل | ہ | | ع | ا | ر | ف | ی | ن |
| ا | ن | | ا | ن | ب | ی | ا | | ا |
| ن | د | ا | م | ت | | ش | ر | ا | ر |

# ...ش کوکن ادبی معمہ (۵)

پیام سعیدی



ں سے بائیں :۔ ۱۔ امام شافعی کی تصنیف ،
رفیت ۔ ۱۰۔ رہنے والا ۔ ۱۲۔ یونان کا ۔ ۱۴۔ کھلا ہوا ۔
ر خوف ۔ ۱۶۔ مشہور کنجوس دولتمند ۱۸۔ پاک صاف ۔
زمانہ قسم ۔ ۲۱۔ کھلا ہوا ۔ ۲۲۔ چاچا ۔ ۲۴۔ ملی تعلق ۔
بے ہوشی ۔ ۲۹۔ جملہ ۔ ۳۰۔ عارف کی جمع ۔
شان ۔ ۳۳۔ نبی کی جمع ۔ ۳۴۔ شہر مشرقی ۔
۔ چنگاری ۔

ر سے نیچے :۔ ۱۔ گروہ ۔ ایک اندرونی عضو ۔ ۲۔ جنتری ۔
مشہور عرب سیاح ۔ ۴۔ بٹیا ۔ ۵۔ قابل ۔
شور با ۔ ۷۔ جو مدینہ کے ساتھ احتراماً بولا جاتا ہے ۔
یٹرا ۔ ۱۱۔ ایک پیغمبر جن پر زبور نازل ہوئی ...
و سب جگہ ہو جس کو سب جانتے ہوں ۔ ۱۰۔ ...
یہ نقش مرتب ...

۲۲۔ خفگی، غصہ ۔ ۲۳۔ ایک عربی سکہ ۔ ۲۵۔ اونچا
۲۶۔ پھٹکار ۔ ۲۷۔ بہت بخشنے والا خدا کا صفاتی نام
۲۸۔ چیز ۔ ۳۱۔ داڑھی ۔ ۳۳۔ ماں ۔

## مضمون نگار حضرات سے ....

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے ۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیئے ۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمائیے ۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھیئے ۔

ادارہ

# تبصرے

## آنچل کے ستارے

مصنف:- عبدالعزیز عرفان

ضخامت:- ۱۲۸ صفحات

قیمت:- دس روپئے

ناشر:- عبدالمنان عبدالمجید، تالاب پورہ، جلگاؤں جامود

ضلع بلڈانہ (مہاراشٹر)

تبصرہ نگار:- ڈاکٹر محبوب راہی

"آنچل کے ستارے" ودربھ کے نوجوان ادیب و صحافت قلم کار عبدالعزیز عرفان کے خواتین کے مختلف موضوعات پر تحریر کردہ ۲۲ مضامین کا مجموعہ ہے جو ناگپور کے کثیر الاشاعت روزنامہ "اردو ٹائمز" میں خواتین کے مخصوص صفحہ "آنچل" میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ نسوانی موضوعات پر ایک تو بہت کم لکھا گیا ہے اور جو کچھ لکھا گیا ہے اسے میرے ناقص خیال میں کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعی مشکور غالباً پہلی بار عزیز عرفان صاحب کی ہے اس اعتبار سے کتاب اور صاحب کتاب دونوں ہی بجا طور پر لائق پذیرائی اور قابل مبارکباد ہیں۔ کتاب کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد طمانینت بخش مسرت کا احساس ہوا کہ عرفان صاحب نے اپنے مضامین میں کم و بیش ان تمام مسائل پر مدلل انداز میں روشنی ڈالی ہے جن سے قوم کی خواتین بالخصوص مسلم خواتین کو قدم بہ قدم سابقہ پڑتا رہتا ہے عرفان صاحب نے محض کوکن ہی نہیں

صاحب نے صرف مسائل کی نشاندہی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے قرآن، حدیث اور مفکرین عالم کی فکر انگیز تحریروں کی روشنی میں ان کے حل بھی پیش کئے ہیں۔ علاوہ ازیں صالح روایات اور تعمیری اقدار کی شکست و ریخت کے اس پُرآشوب دور میں اصلاح معاشرہ کے پاکیزہ مقصد کے پیش نظر طبقہ نسواں کو بگاڑ سے بچنے۔ اپنے اپنے خاندان کی کردار کی تشکیل و تعمیر میں مصروف کار رہنے کے لئے متاثر کن اور بصیرت انگیز انداز میں راہ عمل دکھائی ہے۔ دور حاضر کی عورت کو اپنے حقوق و فرائض سے روشناس کرا کے ماں، بیٹی، بیوی اور بہو جیسے پاکیزہ اور مقدس رشتوں سے منسلک رہ کر ان اعلیٰ و ارفع مناصب و مراتب پر قائم رہنے کے لئے انھیں مسائل سے کن کن خار گذار راہوں سے گذرنا ہے۔ صعوبتوں کی کیسی کیسی دشوار گذار گھاٹیوں کو عبور کرنا ہے۔ یہ سب دکھایا سمجھایا اور سمجھایا ہے۔ کتاب میں شامل مضامین میں سے چند ایک کے عنوانات میں اس حقیقت کا پتہ دیتے ہیں کہ مضمون نگار نے ان میں کن کن موضوعات کا احاطہ کیا ہے مثلاً "عورت مرد کی نظر میں" عورت اور اس کے فرائض، تعلیم نسواں کا سرسری جائزہ، سسرال، جہیز ایک نمائش، پردہ اسلام کی نظر میں، میاں بیوی، جبلت خود نمائی اور عورت، فرمائش عورت کا پیدائشی حق، شادی رسم و رواج کے بندھنوں میں، مہنگائی کا خطرہ، مغربی عورت، عورت سرچشمہ محبت، بچوں کی تعمیر میں ماں کا کردار وغیرہ

ان کے علاوہ عرفان صاحب نے خواتین کے چند اہم مسائل پر ملک کی معروف خواتین فنکاروں کی تحریروں اور ان کے انٹرویو کے ذریعے روشنی ڈالی ہے جن میں صالحہ عابد حسین،

بره تبسم، کوثر پروین، جیلانی بانو اور عائشہ بیگم قابل ذکر
کتاب کا معنیٰ خیز سرورق مشہور آرٹسٹ شکیل اعجاز کے
امرہونِ منت ہے۔ آغازِ سخن کے تحت صاحبِ کتاب کے
بلوں کے علاوہ دورِ حاضر کے کہنہ مشق بزرگ شاعر محمد منشاء الرحمٰن
منشا کا پیش لفظ اور محترمہ فاطمہ انیس کے تاثرات شامل کتا
حق بحقدار رسید کے مصداق عرفان صاحب نے اپنی اس کتاب
ا ب اپنی اہلیہ صابرہ صدیقی صبا کے نام کیا ہے جس کے لئے
اور بیوی دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔

— خواتین اور خواتین کے مختلف نسلوں سے چاہنے
مردوں سے اس کتاب کو خرید کر پڑھنے کی سفارش
کی ہے۔

## زلیخا بیگم زکریا کی یاد میں

ناشر: شاہین اے زکریا
پتہ: زکریا ہاؤس، ۷ ولیمڈا روڈ، باندرہ بمبئی نمبر ۵۰
فون: ۶۴۲۱۸۴۳

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے

دنیا میں آنا جانا لگا ہی ہے لیکن کچھ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں
ملت ناقابلِ تلافی نقصان ہوتا ہے۔ ایسی ہستیاں،
ہستیں نہ صرف اپنے کنبہ بلکہ اپنی قوم و ملت کے لئے
افتخار ہوا کرتی ہیں۔ فلک برسوں چکر کاٹتا رہتا ہے تب
اں خاک کے پردے اس جہانِ آب و گل پہ قدم رنجہ فرماتی ہیں۔
زلیخا بیگم بالو میاں زکریا بھی ایسی ہی قابلِ قدر ہستیوں
ہوتی تھیں۔ ان کی یاد میں زکریا فیملی کی جانب سے انگریزی
ایک کتابچہ شائع ہوا ہے مرحومہ اور ان کے خاندان
[illegible]

کے افراد کی یادگار تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ اس کتابچے میں
تقریباً ۵ سماجی، ثقافتی، علمی، ادبی، سیاسی، مذہبی
قومی و صحافتی میدانوں کی مقتدر شخصیات کے وہ تعزیتی پیغامات
بھی شامل ہیں جو انھوں نے مرحومہ کی وفات پر ان کے متعلقین
ارسال کئے تھے۔ کتابچے کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ
مرحومہ زلیخا بیگم ایک مشعلِ حیات تھیں جس کی روشنی نے ذروں
کو آفتاب ماہتاب بنا کر دوسروں کو فیض پہنچانے کا سلیقہ
سکھایا ہے۔ بقول اقبال: مکالمات فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطوں

(غنی غازی)

مضامین، مراسلات، خبریں مختصر ارسال فرمایئے۔
اختصار عہدِ حاضر کی مانگ ہے، فوری اشاعت میں
آسانی ہوتی ہے — ایڈیٹر

# مکتوبات

## انٹرویو

"نقش کوکن" اہل کوکن ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستانی مسلمانوں کی خدمت میں کئی سالوں سے مصروف ہے۔

فروری کے شمارے میں میری غزل شائع ہوئی بہت بہت شکریہ۔

میں نقش کوکن کے لئے ایک صاحب سے انٹرویو لینا چاہتا ہوں جو کہ انسٹی ٹیوٹ آف اوکیشنل گائڈنس اینڈ سلکشن مہاتما گاندھی پالیکا مارگ بمبئی میں اوکیشنل سائکلوجسٹ اینڈ گائڈینس کونسلر ہیں۔ یہ انسٹی ٹیوٹ گورنمنٹ آف مہاراشٹر چلاتی ہے یہ ایک ایسا انسٹی ٹیوٹ ہے جو ہر طرح کی کورسس کی معلومات فراہم کرتا ہے۔ ایسے کئی طلبہ ہیں جو صحیح طریقے سے گائڈنس نہ ملنے کی وجہ سے ان کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ سے مسلم طلبہ بہت کم واقف ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مسلم طلبہ اس سے فائدہ اٹھاکر اس جدید دور میں لوگوں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں۔

اگر آپ کہیں تو میں ان سے انٹرویو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ ابھی امتحانات بھی ختم ہو چکے ہیں۔ طلبہ کو اپنے روشن مستقبل کے بارے میں سوچنے کا یہی وقت ہے۔ اگر آپ جلد از جلد جواب دیں گے تو اچھا رہے گا اور اس خط کو بھی شائع کریں گے تو لوگوں کا فائدہ ہوگا۔ وہ دیگر اہم مزید معلومات کے لئے۔

محبوب عالم جوسلے (ڈگرلا)

## ضروری تصحیح

"عید نمبر" نقش کوکن میں خاکسار کا انٹرویو آپ نے شائع کر دیا ہے۔ آپ کا شکریہ کن لفظوں میں ادا کروں۔ خاکسار آپ کے خلوص اور ہمدردی کا ہمیشہ سے ہی ممنون رہا ہے۔ خدا ہمارے تعلقات اس طرح قائم و دائم رکھے۔ آپ کو عمرِ خضر نصیب ہو تاکہ ملک و قوم کی خدمت ہوتی رہے۔

انٹرویو میں شاید کتابت کی غلطی سے مہاڈ پولادپور امن کمیٹی کا میں "صدر" ہوں شائع ہو گیا ہے۔ مگر میں مذکورہ کمیٹی کا صدر نہیں بلکہ سرپرست ہوں۔ اگلے شمارے میں تصحیح کرو گے تو بہتر ہوگا۔

باقی حالات لائق شکر ہیں۔ امید کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ خاکسار کو دعاؤں میں یاد کیجئے یہی التماس

ایچ۔ بی۔ مقدم

## انوکھا پرچہ

عرصہ دراز سے نقش کوکن کا مطالعہ کر رہا ہوں یہ ایک بہترین اور معلوماتی پرچہ ہے۔ کوکن کے خطے میں اردو کا ایک انوکھا پرچہ ہے جو کئی سالوں سے اردو کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہ آپ کی کاوش قابل تحسین ہے کہ پرچہ دن بہ دن ترقی کی راہ میں گامزن ہے۔ خدا سے یہی دعا ہے کہ اردو کی دنیا میں یہ ستارہ یونہی چمکتا رہے آمین۔ وطن میں آپ کا پرچہ ہر ماہ برابر مل رہا ہے۔

مرزا منصور بیگ احمدی کویت

## آپ بے فکر رہیں

نقش کوکن مارچ ۱۹۸۹ء کے صفحہ نمبر ۳۶ پر "آشی اور دوا سکول کی کامیابی" اسی رپورٹ کے ساتھ ایک غزل بھی شائع کرنے کے لئے لکھی تھی۔ وہ شائع نہیں ہوئی۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ وہ غزل بھی کسی قریبی شمارہ میں شائع کریں گے۔

میں جناب قیصر رتناگیروی کے شاگردوں میں سے ایک ہوں۔ کوئی عبدالرزاق یوسف راول کی طرح چوری کی ہوئی غزل نہیں بھیجی ہے۔ آپ بے فکر رہیں

ویسے ۲۲/۱۲/۸۸ کو بھی ایک غزل بھیجی تھی ابھی تک اشاعت نہیں ہوئی۔ امید ہے کسی شمارے میں جگہ مل جاوے۔

مظہر قیصری آشی

## مقبول کالم

پانچ سال سے نقش کوکن کا مطالعہ مسلسل جاری ہے۔ نقش کوکن کا پہلا صفحہ اور آخری صفحہ مبارک کاپڑی کا اور کہتا ہوں سچ" شرف کمالی صاحب کا ہمیں حد سے زیادہ پسند ہے۔

ویسے بزم ادب کا مشاعرہ کا کالم بھی بہت پسند آتا ہے۔ رسالہ کی چھپائی عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ میرا یہ ذاتی مشورہ ہے کہ جناب شرف کمالی صاحب اور مبارک کاپڑی صاحب کو اپنے کالم لکھنے پر آمادہ کریں۔

مظہر قیصری آشی

## اظہار حقیقت

میں "نقش کوکن" کا پرانا خریدار ہوں۔ خوشی اس بات کی ہے کہ اس رسالے کو ترقی کے اعلیٰ معیار تک لے جانے کے لئے آپ کوشاں ہیں۔ مگر

[illegible] نقش کوکن

یہ رسالہ بہت ہی کم صفحوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تشنگی باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے اسباب آج تک آپ کے علم تک ہی محدود رہیں۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی یا مصنف کی کمی ....؟

تقریباً دو ماہ سے یہاں بحرین کے بک اسٹال سے نقش کوکن غائب ہے۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ رسالہ کوئی خریدتا نہیں۔ حالانکہ چند کاپیاں ہی صاحب دوکان منگواتے تھے۔ یہاں تقریباً چار ہزار سے زائد کوکنی برسر روزگار ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس کسی کو اللہ نے خود خرید کر پڑھنے کی توفیق ہی نہیں دی۔ ایک باذوق نے خریدا۔ بس .... کئی لوگوں کی لائن لگ گئیں۔ جبکہ فلمی اور جاسوسی رسالے جو اکثر قیمتی ہوتے ہیں ہر گھر میں پڑھے جاتے ہیں۔ کیا یہ زیادتی نہیں ہے نقش کوکن کے ساتھ؟

جو کہ یہ ہمارا اپنا پرچہ ہے۔ اور ہمارے لئے مشعل راہ بھی ... قاضی اقبال احمد بحرین

افسوس! گذشتہ ماہ بمبئی میں ایک ہفتہ تک رہا تمام لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ندا فاضلی صاحب، جاوید اختر اور دیگر حضرات سے افسوس آپ سے ملاقات نہ ہو سکی جبکہ میں پتہ لے کر گیا تھا۔ نقش کوکن میں چھپنے کی وجہ سے آپ سے رشتہ تھا۔ میں ندا فاضلی کی شاعری اور شخصیت پر پی ایچ ڈی کر رہا ہوں آئندہ آپ سے ملاقات کروں گا۔ نقش کوکن کیلئے ایک [illegible] ارسال خدمت ہے۔ سیفی سرونجی [illegible]

[illegible]

## ضرور تیں پسند آیا

ماہ اپریل کا نقش کوکن ملا ہے سرورق دیکھ کر دل باغ باغ ہوا ہے۔ ساحل سمندر کا منظر، سامنے ناریل کا درخت جیسے کوکن کا اپنے ہی گاؤں کا ساحلی منظر ہو ایسا دل کو محسوس ہوا۔ بس اس میں ایک کمی ہے سمندر کے کنارے کشتیاں۔ مضمون میں شبِ برات کی برکت و حکمت بہت پسند آیا۔ دینی معلومات میں مزید اضافہ ہوا۔ "زلیخی کے نام عیشی امی کا خط" نوجوانوں کے لئے سبق آموز ہے۔

احمد جعفر عثمان تری بندر دابول

## اللہ میرا حج قبول فرمائے

میں نے امسال عزم سفرِ حج بیت اللہ کر لیا ہے۔ میں ۱۱ر جولائی ۸۸ء کو اس سفر پر روانہ ہوں گا۔

میں اپنے تمام دوستوں، رشتہ داروں، خیر خواہوں اور جاننے والوں سے التماس کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو معاف فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ میں بخیریت تمام مناسک حج احسن طریقے پر ادا کر سکوں تاکہ آپ کی دعاؤں سے میرا حج قبول اور درست ہو جائے۔

ابراہیم اقبال دھنوار سے۔

## ترقی اور روشنی

نقش کوکن کے حالیہ تمام شمارے ترقی اور روشنی کی ایک نئی سمت دریافت کر چکے ہیں۔ جہاں یہ ماہنامہ کوکن کا اخبار نامہ سا ہے وہاں ادب، سائنس اور سیاسی مسائل پر بھی روشنی ڈال رہا ہے۔ بلکہ ڈائجسٹ کی نئی علامتیں اپنی تمام تر دلچسپیوں کے ساتھ نئے رنگ و روپ میں علاجِ قلب و نظر کے علاوہ مسیحائے خیال و فکر اور تہذیب بھی ہے۔

قاضی فرزانہ احمد - ردّہ
ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

## توسیع اشاعت

لوگ تعریف تو بہت کرتے ہیں مگر کسی بھی رسالہ کو صحیح طور پر خراجِ عقیدت پیش کرنا ہے تو اسے خرید کر پڑھا جائے۔ اس کے قارئین میں اضافہ کی کوشش کی جائے۔ نقش کوکن ہمارا محبوب رسالہ ہے اور ہم جناب عبدالرزاق سردار صاحب کے ساتھ اس کے خریدار بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اگر ہم نے بنایا ہوا خریدار اپنے طور پر مزید ایک خریدار بنانے کی کوشش کرے تو وہ مشن جس کے لئے آپ پچیس سال سے جدوجہد کر رہے ہیں اس کی توسیع اشاعت آسان ہو جائے گی۔

محمد کمال احمد منامہ البحرین خلیج العرب

## پرچہ کو جاری کیجئے

میں نقش کوکن کا پچھلے پانچ سالوں سے خریدار ہوں اور یہاں شارجہ میں پرچہ نہایت پابندی کے ساتھ موصول ہو رہا ہے۔ دستیاب ہوتے ہی میں سارا کام چھوڑ کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو جاتا ہوں ہم بیرونِ ملک رہنے والوں کے لئے پرچہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ مجھے اس پرچے سے اس قدر محبت ہو گئی ہے کہ میں اسے اپنی اہلیہ کے نام جو میرے وطن کارسے تعلقہ شریوردھن میں مقیم ہے پرچہ جاری کرنا چاہتا ہوں۔ خط ملتے ہی ترسیل شروع کر دیجئے، میں زرِ مبادلہ بھیج رہا ہوں۔

عبدالحسین دلتے۔ شارجہ متحدہ عرب امارات

## ایک ڈرامہ

کئی مہینوں سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو اپنی کوئی تخلیق ارسال کروں لیکن مصروفیات کی وجہ سے روانہ نہ کر سکا۔ آج پہلی فرصت میں ایک ڈرامہ محافظ کوکن [illegible] روانہ کیا ہوں۔

[illegible]

# اخبار و افکار — ف بن صاد

## نئی تعلیمی پالیسی

قومی نئی تعلیمی پالیسی کا پچھلے مہینہ مرد ڈضلع رائے گڈھ کو مرکز قرار دے کر دس روزہ تربیتی کورسیس کے دو بیچ منعقد کئے گئے۔ پہلے بیچ میں پونہ اور رائے گڈھ ضلع کے اردو ذریعہ تعلیم کے ۴۵ اساتذہ نے شریک ہو کر فیض اٹھایا۔ ۵ رجون ۱۹۸۸ء کو منعقد ہونے والے الوداعی تقریب میں جناب این اے واحد صاحب بطور مہمانِ خصوصی مدعو تھے۔ ۴ ریسورس پرسن کی تقرری کے باوجود صرف ایک ہی جناب عبدالمنان (جونیر کالج شولاپور) نے اساتذہ کی رہنمائی فرمائی۔

## ایمسٹرڈم کی سائنسی کانفرنس میں ڈاکٹر اندرے کی شرکت

بمبئی کے معروف سرجن ڈاکٹر عبدالرحیم اندرے سیکنڈ ورلڈ سائنس کانگریس میں جو ۲۹ رمئی تا ۳ رجون ۸۸ء کو ایمسٹرڈم (ہیدرلینڈ) میں منعقد ہوئی شریک تھے بین الاقوامی سطح پر معروف ڈاکٹروں کی اس تنظیم کے ڈاکٹر اندرے فاؤنڈر ممبر ہیں۔ آپ نے کولیکٹومی اینڈ سی بی ڈی ایکسپلوریشن (دیتہ کی تھیلی پر مخصوص طریقہ جدیدہ سے عمل جراحی) کے تحت ہاؤ آئی ڈو اٹ کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ عالمی سطح پر اس عمل جراحی کی مقبولیت میں ہندوستان کو اولیت کا اعزاز حاصل ہے۔

## جناب ابراہیم خان طالب کا بروقت اقدام

جوگیشوری اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں میں ثانوی جماعتوں میں داخلہ ایک دشوار امر تھا۔ مگر جناب ابراہیم خان طالب اور محترمہ زیب النساء بیگم کی مالا شعبہ اردو کنڈر گارٹن جاری [illegible]

جماعت کے بچوں کیلئے صبح اور دوپہر دو اوقات میں کلاسیس چلانا کا فیصلہ کیا تا کہ بچے بچیوں کی تعلیم جاری رہے اور زیادہ سے زیادہ بچے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس بروقت اقدام کو علمی حلقوں میں سراہا جارہا ہے۔

## امریکہ میں تراویح کا انتظام

نقش نواز جناب محمد جعفر سنگے نے اطلاع دی ہے کہ امسال پہلی مرتبہ امریکہ کے شہر گرین ویل ساؤتھ کیرولینا میں ماہ رمضان المبارک میں تراویح کا انتظام ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اس شہر میں بہت کم تھی۔ اب بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یہ نیک قدم اٹھایا گیا ہے۔

## سنگے خاندان کو دوہری خوشی

جناب محمد جعفر سنگے جو دراصل ضلع رائے گڈھ کے باشندے ہیں مگر نقل وطن کر کے اب پاکستان چلے گئے اور فی الوقت امریکہ میں سکونت پذیر ہیں۔ ان کی دختر مہ جبین سنگے نے اکاؤنٹنسی میں B.S. کی ڈگری حاصل کی اور ۱۳ رجون کو گرین ویل میں ان کی شادی طے پائی ہے۔ گریجویشن اور رشتۂ ازدواج کے لئے ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

## ڈاکٹر دھولاکر کو اعزاز

بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ کے معروف ڈاکٹر شہاب الدین عبدالرحمن دھولاکر متوطن کھڈسے گاؤں کو امسال حکومت مہاراشٹر نے اسپیشل ایگزیکیٹیو مجسٹریٹ کا اعزاز عطا کیا ہے۔ یہ اعزاز پانے والے واحد مسلم فرد ہیں۔

## کو کن زرعی یونیورسٹی میں کو کن طلبہ کیلئے ۔ محفوظ نشستیں

مہاراشٹر سرکار نے داپولی میں واقع کوکن زرعی یونیورسٹی کو حکم دیا ہے کہ وہ اگلے تعلیمی سال سے کوکن کے طلبہ کے لئے ۵۰ فیصد نشستیں مختص کریں۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایس بی کدریکر نے یہ انکشاف کیا [illegible]



## ابوظبی میں کوکن کرکٹ کلب کی فتح

کوکن کرکٹ کلب نے امسال ابوظبی (متحدہ عرب امارات) میں ایشین کلب کرکٹ ٹورنامنٹ کی اولین ٹرافی حیدرآباد پریس الیون پر ۱۱۰ رنوں سے فتح پاکر اپنے قبضہ میں کرلی ہے.

تیس اوورں کے محدود میچ میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے کوکن کرکٹ کلب نے ۵ وکٹیں کھوکر ۲۳۰ رن بنائے تھے. جن میں ان کے افتتاحی بلے باز سلیم ۶۳ رن بناکر غیر مفتوح رہے. دیگر بلے بازوں میں لطیف ۴۳، اقبال ۴۵، مشتاق ۲۰، ابونور ۱۸ اور روینو ۱۷ نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا.

حیدرآباد کی ٹیم ۲۲ اوورں میں صرف ۱۱۰ رنوں پر ڈھیر ہوگئی۔ اور یہ کمال ہے کوکن کرکٹ کلب کے گیند بازوں کا جن میں لطیف نے ۱۲ رن دے کر ۴ وکٹیں حاصل کیں تو سلیم نے ۲۴ رن دے کر ۲ اور روینو نے ۱۷ رن دے کر ۲ وکٹیں لیں. اس طرح سلیم کو مین آف دی فائنل کا اعزاز دیا گیا اور مین آف دی ٹورنامنٹ حیدرآباد کے وزیر قرار دیئے گئے۔ بہترین بلے بازی کا انعام ابونور کو تو بہترین گیند بازی کا انعام حیدرآباد کے جیلانی کو دیا گیا۔ بیسٹ وکٹ کیپر کوکن کے مشتاق اور بیسٹ فیلڈر کوکن کے اقبال تسلیم کیے گئے اور انھیں بھی انعامات دے کر نوازا گیا۔

جولائی ۸۸ء

## عابد علی خان کو ڈی لٹ

اوپن یونیورسٹی آندھرا پردیش حیدرآباد نے جناب
عابد علی خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست کو ان کی صحافتی
تعلیمی، ادبی، سماجی خدمات اور اردو زبان کی ترقی کے
نمایاں خدمات پر ڈی لٹ کا اعزاز دیا ہے۔ ۳۰ اپریل ۸۸
گورنر مسز کمد بین جوشی وائس چانسلر نے کانووکیشن
جناب عابد علی خان صاحب کو یہ ڈگری عطا کی۔ عابد علی خان
جامعہ عثمانیہ کے گریجویٹ اور صحافی ہیں جنہیں حسنی خدمات
روزنامہ سیاست کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر

## انجمنِ مسلمانانِ مجگاؤں کا سالانہ جلسہ

انجمنِ مسلمانانِ مجگاؤں کی مجلسِ عام کا سینتالیسواں سالانہ جلسہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوا۔ گذشتہ جلسہ کی روداد پڑھ کر سنائی گئی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ اس کے دینی مدرسہ کے طلبہ کو انعامات اور جناب الحاج عبدالحی عبدالرحمٰن نائیک میرٹ اسکالرشپ فی کس تین سو روپے مستحق طلبہ کو دیئے گئے۔ بعد ازاں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی جانب سے عطا کردہ مرحوم الحاج زین الدین عبدالرحمٰن شیخ ایس ایس سی پرائز تیر چار طلبہ کو دیئے گئے۔ سیکریٹری نے انجمن کی سالانہ رپورٹ اور محاسبہ سالانہ حسابات بابت ۱۹۸۷ء مجلسِ عام میں پیش کئے جو سب منظور کئے گئے۔ بعد ازاں مجلسِ منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا اور مندرجۂ ذیل منتخب ہوئے: جناب علی میاں عبدالغنی کاتھے صدر۔ جناب حسن عبدالکریم ٹھاکور نائب صدر۔ جناب ابوبکر عبداللطیف مُلّا اعزازی جنرل سیکریٹری، جناب علی میاں سرنگ اعزازی نائب سیکریٹری، جناب الحاج عبدالعلی نائیک اعزازی خزانچی، جناب عمر حسن سرنگ، جناب یوسف زین الدین شیخ، جناب محمد حسین عمر، جناب عبداللطیف عمر، جناب افتخار احمد مختار احمد، جناب عبدالرحیم حسین سرنگ اور جناب نصیر الدین عبدالکریم مُلّا۔ انتخاب کے بعد جناب نقیر محمد عبدالغفور سنگرار اور صدر جناب علی میاں عبدالغنی کاتھے نے تقریر کی اور سیکریٹری کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار ابوبکر عبداللطیف مُلّا سیکریٹری)

## بزمِ شعر و ادب کوکن کی ماہانہ نشست

بزمِ شعر و ادب کوکن (بمبئی) کی ماہانہ شعری نشست ۱۸ مئی ۸۸ء کو گورنمنٹ ہائی اسکول پارٹمنٹ، دفتر انجمن اسلام جنجیرہ جناب مہر جلالی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی [illegible]

مصرعِ طرح دیا گیا تھا ع "زندگی اک گیت گاکر رہ گئی"
نظامت کے فرائض واحد محسن نے انجام دیئے۔ نمونۂ کلام ملاحظہ فرمائیں:-

مہر جلالی :- گردشِ دوراں کے تیور دیکھ کر
چشمِ عبرت ڈبڈبا کر رہ گئی

قیصر رتناگروی :- تھی نہ لغزش پائے استقلال میں
ہم کو دنیا آزما کر رہ گئی

محمود الحسن ماہر :- ایک تھی نفرت کی چنگاری مگر
پیار کی کھیتی جلا کر رہ گئی

واحد محسن :- حوصلہ دیوانگی کا دیکھئے
پاؤں منزل تک بڑھا کر رہ گئی

منور رتناگروی :- چشمِ پُرنم ڈبڈبا کر رہ گئی
عرصۂ محشر اٹھا کر رہ گئی

میاں مقدم :- زرد چہرہ چاند سورج کے ہوئے
شمع وہ سکّہ جما کر رہ گئی

شاکر حمید :- اپنی حد تک ٹھیک تھی شاکر حیات
بے وجہ جو قد بڑھا کر رہ گئی

(نامہ نگار: سعید کنول)

---



جناب شوکت خان یعقوب خان سرگروہ کی بھانجی اور محبوب خان صاحب کی دختر سمیرہ خان نے امسال بارہویں آرٹس کے امتحان میں درجہ اول میں کامیابی حاصل کی۔ آپ مہاراشٹر کالج میں زیرِ تعلیم تھیں۔

## ماہانہ غیر طرحی نشست

بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی)، کی ماہانہ غیر طرحی نشست مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو گوردن ہال اپار ٹمنٹ ناگپاڑہ میں عالی جناب ابراہیم خان طالب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سعید کنول نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

انتخاب حسب ذیل ہے:۔

ابراہیم خان طالب: بہاریں آتے آتے کیا جنوں بھی ساتھ لاتی ہیں
چمن میں جو گلوں کی چاک دامانی نہیں جاتی

بیستہ بیسلائی: محشر میں مغفرت کو تلاش جواز ہے
ورنہ یہ اہتمام سوال و جواب کیوں

قیصر رتناگروی: ذرا سی چیز ہے وسعت نہ پوچھئے اُس کی
غم جہاں بھی دلِ مختصر میں رہتا ہے

معین الدین ملّا: جنوں کیا ہے خرد ہی سے پوچھئے اے شیخ
جنوں ہی سے سلامت ہیں سارے زندانے

شاداب رتناگروی: بیاضِ دل پر تمہارے حسن و جمال کا عکس جو نہیں
نغمات ہے ان حسین لفظوں میں جنوں تو غزل کہوں

واحد محسن: دیکھے ہیں امیروں کی سیاست کے کئی کھیل
مفلس کو کبھی پھولنے پھلنے نہیں دیتے

عزیز آذر: کل یہی تیری تصویریں غم خوار بنے گی
اچھا ہے کہ تنہائیوں سے پیار کئے جا

اطہر قیصری: اترانے والے جیت پہ اترا نہ اس قدر
جیتی ہے تم نے بازی مگر ہار ہار کے

سعید کنول: عیب غیروں کے گنا تے ہیں سبھی لوگ مگر
اپنے عیبوں پہ بھلا کس کی نظر جاتی ہے

حمید شاکر: اے خستہ دار دل، دوستو نہیں گرا اپنا خلوص
وہ شکایت والے بہت ہم ہو گئے بے فکر جناب

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

## کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی اپیل

جو خواب کوکنی بھائیوں نے کویت میں دیکھا تھا، اللہ فضل و کرم سے خیر خواہوں کی امداد سے تعمیری وجود پا چکا ہے جو ان شاء اللہ نونہالانِ کوکن کی ترقی و تربیت کا ضامن ہے۔ اس ضمن میں کویت سے ڈیڑھ لاکھ روپئے کی امداد ملنے کے بعد خیر خواہوں سے تعاون حاصل کر کے اس فنڈ کو ۳ لاکھ تک پہنچا دیا۔ اور اسی کے بل بوتے پر عمارت پہلی منزل تک تعمیر ہو چکی ہے۔ اب پیسوں کی کمی کی وجہ سے تعمیری کام دھیا پڑ گیا۔ لہٰذا تعمیری کمیٹی صاحبان خیر، علم دوست حضرات سے اپیل اور اعلان کرتی ہے کہ (۱) پانچ ہزار یا اس سے زائد رقم دینے والوں کے نام سنگ مرمر پر کندہ کر دیئے جائیں گے (۲) ۲۵ ہزار یا اس سے زائد رقم دینے والوں کے نام ہوسٹل کے کمروں میں سے کسی ایک کمرے کو دیا جائے گا (۳) ہوسٹل کے دو ہال جو نماز اور لائبریری کیلئے مخصوص ہیں ایک لاکھ روپئے یا زیادہ عطیہ دینے والوں کا نام کسی ایک ہال کو دیا جائے گا ــــ آرکیٹیکٹ نے عمارت کے لئے ۴ لاکھ کا تخمینہ بتایا ہے۔ جب تک کوکن کا ہر فرد دامے درمے کارِ خیر میں مدد نہ کرے اتنی بڑی رقم جمع ہونا مشکل ہے۔

ہوسٹل بلڈنگ کے لئے ڈونیشن نقد یا بذریعہ چیک سوسائٹی کے نام سیونگ اکاؤنٹ نمبر ۱۳۰۹ کوکن مرکنٹائل بنک رتناگری ارسال کیا جائے جس کی رسید خزانچی جناب اے اے پیٹیکر راجہ پورکر کالونی ادھیم نگر رتناگری فوراً بھیج دیں گے۔

( از اطلاع ابراہیم دلاورت

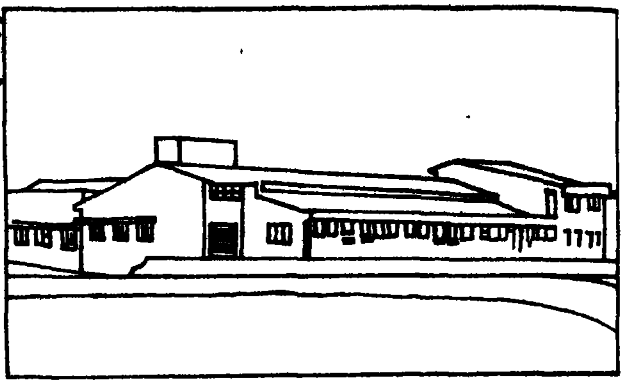
★ ــــــــــــــــــ ★

اور

ڈاکٹر علی میاں ...

★ ــــــــــــــــــ ★

# رتناگری ڈرگس پرائیویٹ لمیٹڈ



۲۴ مئی ۸۸ء کو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا اولین دواساز کارخانہ رتناگری ڈرگس پرائیویٹ لمیٹڈ کا رسم اجراء بنگلہ دیش میں ادویات کی پالیسی کے معمار ڈاکٹر ظفراللہ چودھری کے ہاتھوں کوکن میں پس ماندہ علاقہ کے صنعتی مقام مرجولے میں عمل میں آیا۔ ڈرگ انڈسٹریز میں اس انقلابی کوشش کی اہمیت اور افادیت کو محسوس کر کے ڈاکٹر چودھری نے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور ڈاکٹر رانے کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا اور رتناگری تشریف لائے۔

کمپنی کے ڈائرکٹران قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے رسم افتتاح کے لئے جاپان کی عظیم شخصیت کی برسی کا دن منتخب کیا جس نے غلط دواؤں کے استعمال سے ہونے والی اموات پر احتجاج اپنی زندگی کا مشن بنایا تھا اور تادم آخر وہ اس کی روک تھام کے لئے کوشش کرتے رہے۔

۱۹۷۵ء کے دوران ہندسرکار نے ادویات کے متعلق پالیسی تشکیل دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جو ہاتھی کمیٹی کے نام سے موسوم تھی۔ اس کمیٹی نے ملک میں صحت کی بنیادی ضرورتوں کے لئے صرف ایک سو مفرد دواؤں کو کافی گردانا تھا، اوران کی فروخت ناموں سے ہی کرنے کی سفارش کی تھی۔ بدقسمتی سے حکومت نے ملٹی نیشنل دواساز کمپنیوں اور سیاست میں آکر کمیٹی کی سفارشات کو قبول نہیں کیا۔ نتیجہ مفرد ادویات کے تقریباً ساٹھ ہزار مرکبات مارکیٹ میں چلنے لگے۔ اور اس کے مہلک اثرات بھی سامنے آئے۔ مگر دنیا میں صرف بنگلہ دیش ہی ایسا ملک ہے جس نے فضول مرکبات کو ترک کردیا، اور اس کا سہرا نوبل پرائز کے مساوی عالمی شہرت کا حامل میگ سیسے پرائز حاصل کرنے والے ڈاکٹر ظفراللہ چودھری کے سر ہے۔

رتناگری ڈرگس پرائیویٹ لمیٹڈ نے اپنے کارخانے میں مناسب قیمتوں پر ایسی ادویات ان کے اصلی ناموں سے بنانے کا تہیہ کرلیا ہے جو صحت کے بنیادی ضرورتوں کو پورا کریں۔ اس کمپنی کے ڈائریکٹران میں ڈاکٹر واللبھے مینیجنگ ڈائرکٹر اور ڈاکٹر وشواس رانے مارکٹنگ ڈائرکٹر ہیں۔ دیگر ڈائرکٹران میں شری ڈی دی بلینڈے، ڈاکٹر عبدالکریم اور شری رویندر پاٹل شامل ہیں۔

افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے خصوصی راؤ صاحب گوگٹے نے فرمایا کہ میں نے کوکن کو کیلیفورنیا بنانے کا خواب دیکھا تھا جس پر لوگوں نے میرا مذاق اڑایا تھا۔ ہیلتھ وانٹیشن پروجیکٹ، ناگوٹھنا کا کامپلیکس اور یہ رتناگری ڈرگس کمپنی میرے خواب کی تعبیریں ہیں اور اگلے چار پانچ سالہ منصوبوں کی تکمیل کے بعد (میں رہوں یا نہ رہوں) میرا خواب پورا ہوجائے گا۔

# ڈاکٹر فیصل دیشمکھ کو مبارکباد

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست اور مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے مشہور و معروف ڈاکٹر اے اے دیشمکھ کے فرزند فیصل دیشمکھ نے اس سال بنگلور یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا اور فی الحال انٹرنس شپ کر رہے ہیں۔ ادارہ ڈاکٹر فیصل دیشمکھ اور ان کے پدر بزرگوار ڈاکٹر احمد خان دیشمکھ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

(نامہ نگار: این اے واحد مہاڈ)

## رتناگری میں ایک نیا شفاخانہ

۱۲ جون ۸۸ء کو کنوینٹ ہائی اسکول رتناگری سے قریب نوجوان سرجن ڈاکٹر منیر مہسکر نے اپنے شفاخانے مہسکر اسپتال کا افتتاح کوکن کے سیاسی رہنما جناب حسین خان دلوائی ایم پی کے ہاتھوں کیا۔ رتناگری ضلع کے کلکٹر شری رمیش چندر کاناڈے اور شہر کے ممتاز ڈاکٹر جناب اے ڈی پیرکار اس موقع پر بطور معزز مہمانان شریک تھے۔

## ڈاکٹر وقار شیخ کا نیا شفاخانہ

بمبئی ہسپتال دھوبی تلاؤ بمبئی کے فزیشین اور انٹرجسٹ ڈاکٹر وقار شیخ اور ان کی بہن محترمہ شہناز شیخ جو آڈیو جسٹ اور اسپیچ تھراپسٹ ہیں اتوار ۲۲ مئی ۸۸ء کو آپ کے نئے کلینک واقع شکتی سدن اے بلاک تارڈیو بمبئی کا افتتاح عمل میں آیا۔

## امین کھنڈوانی حج کمیٹی کے چیرمین منتخب

امین کھنڈوانی حج کمیٹی کے چیرمین کی حیثیت سے چھٹی بار منتخب ہوئے ہیں۔ نائب صدر کی حیثیت سے کارپوریٹر بشیر پٹیل اور عزیز سیٹھ ایم پی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ کھنڈوانی صاحب کا تقرر اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔

بجولائی شئہ

آپ نے بتایا کہ حج ہاؤس کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ اس شاندار عمارت کے افتتاح کے لئے وزیر اعظم راجیو گاندھی آنیوالے ہیں۔

## مارچ ۱۹۸۸ء میں منعقدہ بارھویں (ایچ ایس سی) امتحان کا نتیجہ

مہاراشٹر بھر میں ایچ ایس سی امتحان میں بیٹھنے والے ۵۲ رسالا کھ طلبہ میں سے ۵۱٫۷۸ فیصد کامیاب ہوئے۔ چیرمین نے کہا کہ ایچ ایس سی سائنس میں ۶۲٫۹۴، کامرس میں ۹۰ ... اور آرٹس میں ۳۸٫۷۲ فیصد طلبہ کامیاب قرار دیئے گئے۔ ڈویژن کے اعتبار سے کامیاب طلبہ کا نتیجہ اس طرح دیا گیا ہے

پونے: ۵۴٫۹۱ فیصد، ممبئی: ۶۷٫۲۸ فیصد۔ ناگپور: ۳۶٫۸۸ فیصد اور اورنگ آباد: ۴۱٫۹۲ فیصد۔

ناگپور کا طالب العلم امول راؤ انگولے ۹۵٫۱۷ فیصد مارکس حاصل کرکے اول نمبر رہا۔

ڈی جی روپا ریل کالج (ماہم) کا لڑکا سندیپ موہن کرپلانی اور دیانند سائنس کالج کی کماری سبھدرا پاٹل میں سے ہر ایک نے ۹۵ فیصد نمبر حاصل کئے، جب کہ ایس پی کالج پونے کے سندیپ دیگھے نے ۹۴٫۳۳ فیصد مارکس پائے۔

## ممتاز پوزیشن حاصل کرنے والے پونہ اور ممبئی کے مسلمان طلبہ

اردو میں سب سے زائد نمبر حاصل کرنے پر ۸۸ — ۸۷ء کا اردو گولڈ میڈل مہاراشٹر کالج کے ہونہار طالب علم محمد ساجد ہارون القادری کو ملا۔ انھوں نے اردو مضمون میں ۸۶٪ نمبر حاصل کئے۔

بیگ لبنیٰ مرزا آصف (مہاراشٹر کالج آف آرٹس اینڈ سائنس) نے عربی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اور انجمن اسلام ... کالج کی خان نسیم نے فارسی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ...

# قصیدہ
## در شانِ اسحاق داؤد ہرنیکر

موربہ ضلع رائے گڈھ کی علم دوست شخصیت جناب اسحاق داؤد ہرنیکر صاحب (مقیم کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ) نے موربہ میں تقریباً سات لاکھ سے زائد روپیوں کی لاگت سے تعمیر کردہ اسکول عمارت بطور عطیہ موربہ گاؤں کی طالبات کے لئے پیش کی ہے۔ اس گرانقدر پیش کش سے متاثر ہوکر صاحب موصوف کو بطور خراج عقیدت چند اشعار کہے ہیں جو ہدیۂ قارئین ہیں:

تمہارے دم سے قائم ہوگیا اک علم کا سورج
تمہیں ہو جس پہ کہ ساری جمیعت فخر کرتی ہے
اسحاق محترم کی کاوشیں دیکھیں نگاہوں نے
ہیں ایسی کاوشیں جن پر بصارت فخر کرتی ہے
تمہیں روح رواں ہو خیر خواہ قوم و ملت ہو
تمہاری شخصیت پر عزم و ہمت فخر کرتی ہے
خوش قسمت ہمارے گاؤں نے پایا سخی ایسا
سعیدِ بے نوا کیا! تم پہ ملت فخر کرتی ہے

سعید بے نوا۔ محمد سعید یونس ملا
مدرس اردو بوائز اسکول
موربہ۔ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ

(مراسلہ: منجانب یوسف علی ہرنیکر)

## انجمن ترقی اردو ہند کا وفد
### مرکزی وزیر نرسمہا راؤ سے ملا

اتر پردیش میں اردو کے مسائل حل نہیں کئے گئے تو اس کا اثر پورے ہندوستان پر بہت برا پڑے گا۔ اردو کے معاملے میں تمام ہندی ریاستیں اتر پردیش ہی کو اپنا نمونہ بنا کر پیش کرتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرکزی حکومت صدر جمہوریہ ہند سے سفارش کرے کہ اردو کو اتر پردیش میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے۔ یہ مطالبہ انجمن ترقی اردو کے ایک وفد نے مرکزی وزیر جناب نرسمہا راؤ سے کیا۔ یہ وفد ۸ جون ۸۸ء کو وزیر موصوف سے ملا تھا۔



## چپلون نگر پریشد کی نائب صدارت پر جناب عبدالرزاق پربھو کا تقرر
### سنہ ۱۹۸۸-۸۹ کے لئے

جناب عبدالرزاق پربھوکر کا تقرر نائب صدر بلدیہ کیلئے اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔ ۱۹۸۵ء میں وارڈ نمبر ۲۳ سے بلا مقابلہ چن کر آنے والے جناب پربھوکر چپلون بلدیہ میں مقبول عام شخصیت ہیں۔ بلدیہ کی مختلف کمیٹیوں کے سبھاپتی کا حال ہی میں جو چناؤ عمل میں آیا اس میں موصوف کو تعلیم، منصوبہ بندی اور وکاس سمیتی کا سبھاپتی چن لیا گیا ہے۔ اس تقرری اور انتخاب پر ہم موصوف کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں



## مصدق قاضی

جناب ایچ ڈی قاضی متوطن سیلوڑہ ضلع رتناگری کے فرزند مصدق حسن میاں قاضی نے امسال بارہویں (سائنس) میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس ہونہار طالب علم کو مجموعی اعتبار سے ۷۵ فیصد تو فزکس، کیمسٹری اور میتھس کے نمبرات ۹۱ فیصد حاصل کیا جس کے لئے سنبل کلاس کی جانب سے سیکنڈ پرائز بھی عطا کیا گیا ہے۔ مصدق نے ایس ایس سی کا امتحان سنٹ میری ہائی اسکول سے تو بارہویں کا امتحان بھونڈ کالج سے پاس کیا ہے۔

## ساونت باڑی میں میڈیکو سرجیکل کیمپ

ساؤتھ کوکن میڈیکل ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ اپریل ۸۸ء کو ساونت باڑی (ضلع سندھودرگ) میں ایک میڈیکو سرجیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔ بمبئی کے فزیشن ڈاکٹر وقار شیخ (فاؤنڈیشن کے میڈیکل ڈائریکٹر) اپنے ساتھ ہر شعبے کے ماہر ۲۵ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ساونت باڑی لے گئے تھے۔ اس کیمپ میں بلا امتیاز مذہب و ملت ۱۲۰۰ سو مریضوں کا علاج، تین سو چشمے، پندرہ آپریشن اور ۵۰ مریضوں کے کانوں کی جانچ کی گئی، اور تقریباً اسی ہزار روپے کی دوائیں مفت تقسیم کی گئیں۔

ساونت باڑی ان علاقوں میں سے ایک ہے جہاں مناسب طبی سہولتیں فراہم نہیں ہیں نہ وہاں کے غریب مریض بمبئی جیسے شہر میں آکر علاج کرانے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ فاؤنڈیشن کا مقصد ایسے ہی علاقوں میں طبی سہولتیں بہم پہنچانا ہے۔

اس موقعہ پر ساونت باڑی کے سول سرجن مسٹر والوجکر کے ہاتھوں سوینئر کا اجراء ہوا۔ گوا کے وزیر تعلیم ہریش زانٹیے نے ڈاکٹروں اور کیمپ کے سوشل ورکروں کو اسناد تقسیم کیں۔ فاؤنڈیشن کی صدر نور جہاں شیخ، سکریٹری آغا اور ڈاکٹر وقار شیخ کی انتھک کوششوں نے کیمپ کو کامیاب بنایا۔ ڈاکٹر سوشیل مکھاریہ، جناب احمد رکھانجی، یوسف خطیب، ابوبکر کولہاپوری، شہناز شیخ اور فاروق اچار والا نے بھی کیمپ کو کامیاب بنانے میں بے حد محنت کی۔

میونسپل کونسل کے چیئرمین دلیپ نارکر، جناب چیانند مٹکر، اردو ہائی اسکول کے پرنسپل اور آیورویدک کالج کے پرنسپل سریندر پاکر نے بمبئی سے گئے ہوئے ڈاکٹروں کا

جولائی ۸۸ء

ہے جوشس خیر مقدم کیا اور ان کی عزت افزائی کی۔

## کوکن میں ملیشیا کا عمارتی لکڑا ساگوان کی بہ نسبت سستا ہے

کوکن کے درختوں میں غیر قانونی چھٹائی نے عمارتی لکڑا مہنگا کر دیا ہے۔ مگر گذشتہ سال سے یہاں ملیشیا سے "سال" نا جو لکڑا برآمد ہو رہا ہے اس نے ساگوان، پھنس وغیرہ کی کمی دور کر دیا ہے۔ "سال" نامی یہ لکڑا فرنیچر اور گھروں میں استعما کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں ساگوان کے مقا میں اس کے دام بھی کم ہیں۔ ملیشیا میں اس لکڑے کو "پلو وو کہا جاتا ہے۔ ملیشیا سے جہاز میں ڈال کر یہ لکڑا منگلو بندرگاہ لایا جاتا ہے، بعدہ کنکولی، کڈال، مالون اور راجہ پ روانہ کیا جاتا ہے۔ کوکن میں سال کے بڑھتے ہوئے استعما نے ساگوان کے تاجروں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔

## جامعہ محمدیہ عربیہ

۴، جون ۸۸ء کو گھاٹیولا ضلع رتناگری میں جامعہ م عربیہ کی نئی عمارت کا افتتاح مولانا ضیاء الدین بخاری کے ہاتھوں انجام پایا۔ اس موقع پر تقریب کی صدارت مو ظل الرحمٰن صاحب نے فرمائی۔ معزز مہمانوں کی عالمانہ تقاری سبھی بیحد متاثر ہوئے۔ پروگرام کا انصرام جناب حاجی عبا ٹھاکور صاحب نے انجام دیا۔ (نامہ نگار، علی میاں ٹھاکور راجہ

## تھانہ کلکٹر کا تبادلہ

تھانہ کے ڈپٹی کلکٹر شری بھاسکر راؤ پاٹ کا سوشل ویلفیئر بورڈ پونہ کے ڈائریکٹر کے عہدہ پر تقرر ہے جبکہ سندھ کو کے چیف آفیسر شری بی پنکو کلکٹر کی حیثیت سے براجمان ہونے والے ہیں۔

★

## غریب طلبہ کی امداد



ظفر پرکار

بانکوٹ ضلع رتناگری کے سرگرم نوجوان جناب ظفر پرکار (مقیم مسقط) نے اپنے گاؤں کے جرمن پرکار ہائی اسکول میں زیر تعلیم ہشتم تا دہم کے غریب مستحق طلبہ کے لئے درسی کتب کے مکمل پندرہ سیٹ بطور عطیہ پیش کئے ہیں۔ یہ کتب انکار کلب بانکوٹ کے توسط سے اسکول کے سپرد کی گئی ہیں۔ جناب ظفر پرکار صاحب اس کلب کے صدر رہے ہیں۔ تعلیمی و سماجی حلقوں میں اس قابلِ تقلید اقدام کی سراہنا ہو رہی ہے۔

## کوکنی ملاح کی بیوہ کو ساڑھے دس لاکھ معاوضہ

اب تک کسی بھی ہندوستانی ملاح کی کام کے دوران موت پر اتنا زیادہ معاوضہ نہیں دیا گیا تھا، جتنا معاوضہ رتناگری کی عزیزہ حسن قاضی کو دیا گیا ہے۔ معاوضہ کی یہ رقم ساڑھے سات لاکھ روپئے ہے۔ حسن آدم قاضی ناروے کی ایک کمپنی کے جہاز ایم وی شیگو نگا لو کے انجن روم میں گذشتہ سال یکم جون ۸۷ء کو روٹر ڈیم سے جہاز کی روانگی سے ذرا دیر پہلے ایک دھماکہ ہوا جس میں حسن آدم قاضی زخمی ہو گیا۔ ہیلی کوپٹر کے ذریعے اسپتال لے جایا گیا لیکن داخلے سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا تھا۔ جہاز کے مالکان ناروے کے ہیں اور ملاحوں کی یونین نے جہازوں پر کام کرنے والوں کے لئے جو معاہدے کر رکھے ہیں ان میں وہی شرائط شامل ہیں جو غیر ملکی ملاحوں پر نافذ ہوتی ہیں۔ نیشنل یونین آف سی فیررس آف انڈیا کے جنرل سکریٹری نے عزیزہ کو گذشتہ مہینہ اس رقم کا چیک معاوضے کے طور پر عزیزہ کو ۲۴ ہزار ۸ سو ۴۴ ڈالر اور اس کے نابالغ بچوں میں ہر ایک کو ۶ ہزار ۸ سو ۷۸ ڈالر کے حساب سے ادا کی گئی۔

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

## کوکن مسلم سوسائٹی بحرین کا عید ملن

۱۸ مئی ۸۸ء کو الاہلی کلب بحرین (خلیج العرب) میں کوکن مسلم سوسائٹی بحرین کے زیر اہتمام عید ملن منعقد ہوا جس کی صدارت جناب مشتاق پرکار (صدر سوسائٹی) نے فرمائی۔ مزمل پلوکر کی تلاوت اور شوکت مقادم کی نعت خوانی کے بعد سیکریٹری جناب سید اسماعیل حدادی نے حاضرین کا استقبال کیا۔ جناب حسن میر کر نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اس تقریب سعید میں کوکنی برادری کے ننھے منّے بچوں کا ٹیلنٹ ٹیسٹ مقابلہ رکھا گیا تھا — جناب مشتاق لانبے اور محمد کامل احمد نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ درجِ ذیل طلبہ انعام کے حقدار قرار پائے:۔

گروپ اے :۔ (۱) ترنم غالب چوگلے (۲) فیض اقبال مستری (۳) عبدالباسط نصیر پلوکر۔ گروپ بی :۔ (۱) امجد اقبال مستری (۲) قاصد فضل پرکار (۳) وسیم مشتاق پرکار — حاضرین نے اس تعلیمی و تفریحی پروگرام کی سراہنا کی۔ آخر میں گلوکار عبدالرؤف جیوبلکر اور شمس الدین ہاویکر نے فنکارانہ صلاحیتوں کے ساتھ قوالیاں پیش کیں۔

(نامہ نگار: محمد کامل احمد)

**حادثۂ جانکاہ** :- موضع ویر تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب سراج کھوت کا پچھلے مہینہ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہوا، مرحوم کی عمر تقریباً ۴۰ سال تھی۔ ان کی دختر کی اسی روز شادی ہونے والی تھی۔ صبح ۹ بجے مہسلہ سے آنیوالے دولہے کے ساتھ عقد خوانی تھی کہ علی الصبح ۵ بجے مرحوم نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

# شادی خانہ آبادی

کیپٹن احمد اسحاق ملا کی دختر شہناز کا عقد مسعود حنیف عبدالرحمٰن للمبے کے ساتھ ۴ جون ۸۸ء کو نور باغ بمبئی میں انجام پایا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

## بزم ہمانیگری اور بزم حنانیگری کا مستحسن پروگرام

بزم ہمانیگری اور خواتین کی بزم حنانیگری تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے زیر اہتمام ۲۵ مارچ ۸۸ء کو بچوں کا قرأت، حمد و نعت، تقاریر اور مکالموں پر مشتمل رنگارنگ پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت محمد شریف حسوالے (صدر جماعت المسلمین مہسلہ) نے فرمائی۔ مہسد، پابراہ، تاملنے، بجگاؤں وغیرہ مقامات سے کثیر تعداد میں لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ تقریباً ۱۲ ہزار روپے کے نقد عطیات عوام نے مقررین طلبہ و طالبات کو عنایت فرمائے۔ ۷ سو روپے کے انعامات قرآن شریف، دینی کتب، بیاضیں، فونٹین پین وغیرہ کی شکل میں پیش کئے گئے۔ طالب العلم نعیم محمود ہلدے کو سورۂ رحمٰن خوش الحانی کے ساتھ قرأت پڑھنے پر قرآن شریف دیا گیا تو تقاریر میں اول فرحانہ محمد حنیف حدادی، دوم ساجدہ محمود ہلدے، سوم راحنہ عبدالرحمٰن گھراڈے کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ جامع مسجد نگری کے پیش امام مولانا محمد شفیع بستوی کی کوششوں سے منعقدہ اس پروگرام کے آخر میں مولانا سید بشیر احمد حدادی نے اظہار تشکر فرمایا۔

## مخدوش عمارت میں بچوں کا اسکول

ضلع رائے گڈھ میں کھیولی نامی مقام پر میونسپلٹی کا کے جی اسکول ایک خستہ عمارت میں ہے جس کی وجہ سے اس میں پڑھنے والے سو بچوں کی جان خطرے میں ہے۔ اس عمارت میں پہلے ایک کالج تھا، لیکن عمارت کی خستہ حالت کے پیش نظر کالج یہاں سے ہٹا دیا گیا۔ البتہ کے جی اسکول وہاں جاری ہے۔

## کامیابی

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے چھوٹے صاحب زادہ ذاکر نائیک نے بمبئی یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

خلیل احمد فقیہ علی قریشی (سر سیکر) کامیاب

خلیل احمد فقیہ متوطن نادگاؤں تعلقہ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ نے نومبر ۱۹۸۷ء میں آئی ٹی آئی ای ایس (موٹر میکانیک) کے امتحان میں مہاراشٹر میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی۔

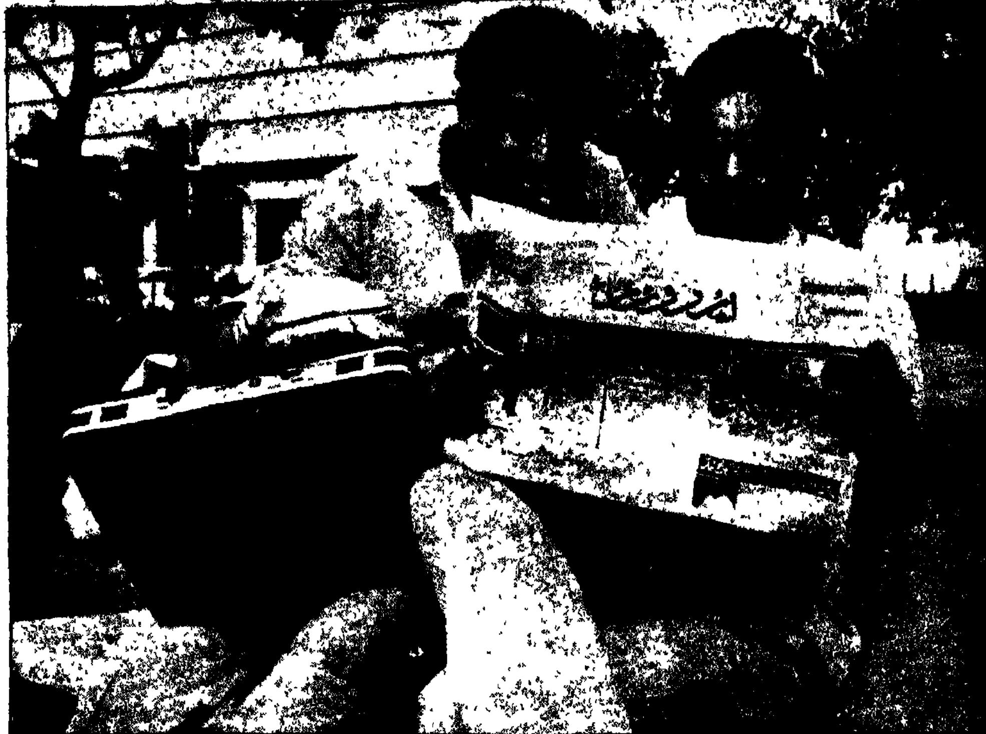
خلیل احمد فقیہ علی قریشی

صفیہ حسین قریشی

## مہاراشٹر میں اردو میں اول
## جلگاؤں کے دستگیر عبدالوحید

پونہ ڈویژنل بورڈ کے مارچ ۱۹۸۸ء میں منعقدہ ایچ ایس سی امتحان میں اینگلو اردو جونیئر کالج جلگاؤں کے طالب علم غلام دستگیر ابن عبدالوحید ایڈوکیٹ نے اردو مضمون میں ۸۷ فیصد مارکس حاصل کر کے نہ صرف پونہ بورڈ میں بلکہ پورے مہاراشٹر میں اول آنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

• صبح نہار منہ ایک گلاس پانی پینے سے پیٹ کی بہت سی بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔



# ہرنئی ضلع رتناگری میں فرقہ وارانہ فساد

ہرنئی میں یکم مئی ۸۸ء کو جادوگری کا ایک پروگرام جاری تھا کہ جگہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں بچوں میں آپسی تکرار ہوئی۔ ایک کولی (مچھیرے) لڑکے نے تنویر ہیزکر کو مارا تو تنویر کے ساتھیوں نے اس لڑکے کو زدوکوب کیا۔

بات ذراسی تھی مگر یہ چنگاری بنی۔ ۲ مئی ۸۸ء کو کولی سماج کے ساٹھ ستر آدمی ان لڑکوں کی تلاش میں آئے۔ اس پر لوگوں نے انھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ ہم ان لڑکوں کو آپ کے پاس لے آئیں گے اور سمجھوتہ کرلیں گے، مگر جوش کو ہوش کہاں۔ حملہ شروع ہوا اور اس میں آدم جمعدار اور شہاب الدین نوشیکر حملہ کا شکار ہوئے۔ بات یہیں پر ختم ہو جاتی تب بھی غنیمت تھا۔ مگر ۳ مئی کی صبح ٹرالر (مچھلی کا شکار کرنے کی کشتی) اور ٹرک کے ذریعہ پاس پڑوس کے گاؤں پاڑ اور آنجرے سے لوگ آئے گرام پنچائت کے آفس میں (دوپہر میں) امن کمیٹی بنانے کے لئے میٹنگ بلائی گئی تھی جس میں ہندو مسلمانوں کے علاوہ ضلع کے پرانت افسر، تعلقہ معاملتدار، پولیس بھی موجود تھے۔ ہرنئی کے ۵ اور پاڑ کے ۵ آدمیوں پر مشتمل امن کمیٹی بنی۔ یہاں یہ کوشش جاری تھی کہ عین اسی وقت شرپسندوں نے بندر محلہ کی مسجد پر حملہ کی کوشش کی۔ خبر ملتے ہی پولیس افسران اور دیگر تمام عہدیداران جائے واردات کی طرف پہنچے تو معلوم ہوا کہ تقریباً ۵ ہزار کا مجمع مسلم محلوں کی طرف بڑھ رہا ہے جس کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنی مدافعت کی کوشش کی۔ حملہ آوروں نے قمرالدین جمادار اور عباس شیگے کے باغ اور مویشیوں کے طویلے کو آگ لگادی۔ ڈسٹرکٹ کے آئیل [illegible] پولیس مجمع کو منتشر کرتی انھیں قابو میں لانے کیلئے پولیس نے اندھا دھند گولیاں برسائیں۔ جن میں ایک نوجوان اکبر زین الدین جمعدار ہلاک ہوا اور متعدد زخمی ہوئے۔ یہاں آسیہ فضل الدین پیوارے اپنے شوہر کو گھر میں لارہی تھی اور عشرت بیگم قاسم شیخ بندری اپنی دس سالہ بچی کو لانے کے لئے نکلی تھی کہ پولیس فائرنگ سے زخمی ہوئیں۔ زخمیوں کو طبی امداد پہنچانے میں بھی پولیس نے کوئی مدد نہیں کی۔ مقامی افراد نے زخمیوں کو داپولی اور بمبئی جے جے ہسپتال میں لاکر داخل کر دیا۔

فساد کی خبر سن کر ہرنئی ایجوکیشن سوسائٹی کے سیکریٹری اور دیگر سماجی اور فلاحی اداروں سے وابستہ اس گاؤں کے تعلیم یافتہ سوشل ورکر جناب عبدالغنی پاؤسکر دوسرے روز ۴ مئی ہرنئی پہونچے تو انھیں گرفتار کیا گیا۔ گرفتار شدگان میں اندرا کانگریس بلاک کمیٹی کے وائس چیرمین احمد عبداللہ سولکر، گاؤں کے ایک اور جانے مانے سوشل ورکر اور مرچنٹ نیوی کے ذمہ دار افسر عبدالقادر ڈھینکر، فشنگ سوسائٹی کے صدر نظیر عبدالرزاق علوی وغیرہ شامل ہیں۔

اس کے ٹھیک ایک ماہ بعد ۳ جون ۸۸ء کی علی الصبح (۲ بجے شب میں) احمد عبداللہ سولکر کی دکان جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئی۔ اندازاً ۶۰ ہزار کی املاک کا نقصان ہوا۔ خبر لگنے پر جب لوگ وہاں پہونچے تو دیکھا کہ بھاجپ کے شردگوڑے اور ان کے بیٹے اور اسی طرح ہرنئی پولیس حوالدار کا بیٹا راجیو وہاں موجود تھے۔ پولیس اس واقعہ کو بجلی کا شاک سرکٹ گردانتی ہے جبکہ پنچ نامہ کے وقت وہاں مٹی کے تیل میں بھیگے ہوئے گونی (ٹاٹ) کے متعدد ٹکڑے بھی پائے گئے۔

فسادات کے بعد اب اقلیتی طبقہ کے لوگ پولیس کے رویہ سے خوف زدہ ہیں۔

★ ★ ★

جمال الدین ٹ [illegible]

ذیل میں ان روزہ داروں کا تعارف زیر شریک اشاعت ہیں جنھوں نے اس سال ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھے :-

(۱) نبیل عبدالصمد ناڈکر — عمر دس سال
(۲) تہمینہ عبدالصمد ناڈکر — عمر سات سال




عبدالصمد ناڈکر

۱+۲ مقیم چار بنگلہ، اندھیری، بمبئی



(۳) مبین حسن مقدم — عمر ۶½ سال
(۴) مظہر حسن مقدم ۶½ سال اور رخسانہ حسن مقدم ۴½ سال نے زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔




محسنہ — مظفر

۳+۴ متوطن سازنگ تعلقہ داپولی مقیم پالاگلی بمبئی

★ دہران سعودی عربیہ میں نقش کوکن کے نما[ئندے] جناب ابراہیم وانگڑے صاحب کی دختر صبیحہ عمر آٹھ مہینہ، جو اس وقت چوتھی جماعت میں زیر تعلیم ہے، نے عربستان کی شدید گرمی میں رمضان المبارک کے پورے روزے رکھے۔


صبیحہ ابراہیم وانگڑے

# ایس ایس سی کا نتیجہ

مارچ ۸۸ء میں ہونے والے ایس ایس سی بورڈ کے امتحان میں جوگیشوری کے اروند گندھر ہائی اسکول کے منگیش نکارام ہسکر نے ۹۶ فیصد نمبرات حاصل کئے اور وہ اول رہا۔

بمبئی ڈویژن بورڈ کا نتیجہ ۷۱ء۵۲ فیصد رہا۔ جو گذشتہ سال سے ۹۲ء۰ فیصد کم ہے۔ ۹۲۳۰۰۰ میں سے ۰۴ء۹۹ فیصد طلبہ امتحان میں کامیاب ہوئے۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں امسال کامیاب ہونے والوں میں ۶۹ء۳ فیصد کی کمی رہی۔

## نمایاں کامیابی پانیوالے مسلم طلبہ وطالبات

مارچ ۸۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں بمبئی ڈویژنل بورڈ میں مندرجہ ذیل مسلم طلبہ وطالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی: شمیم بالے خان ملا نے ۴۲ء۹۱ فیصد مارکس حاصل کرکے میرٹ لسٹ میں ۱۷واں نمبر پایا ہے۔ وہ ضلع رائے گڑھ کے نیپول شہر کے ای سوسائٹی کے اے۔ وی کینا ودیالیہ کی طالبہ ہے۔ عزیز حسین علی پیپرمنٹ والا ۱۴ء۹۱ فیصد مارکس حاصل کرکے میرٹ لسٹ میں ۸۵ویں نمبر پر آیا ہے۔ یہ طالب علم بمبئی کے علاقہ مجگاؤں کے سینٹ میری ہائی اسکول میں زیر تعلیم تھا۔ شہناز پروین بشیر احمد سید طالبہ انجمن گرلز ہائی اسکول باندرہ، بمبئی نے اردو زبان دانی میں ۸۹ فیصد مارکس حاصل کرکے پہلا نمبر پایا۔ رضوانہ صالح محمد شیخ نے ہندی مراٹھی (مشترکہ) میں ۸۰ فیصد مارکس حاصل کرکے اس مضمون میں اول رہی۔ وہ بھی انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ بمبئی کی طالبہ ہے۔ مشتاق بابو محمد انصاری دوسری زبان کے طور پر اردو مضمون میں ۸۵ فیصد مارکس حاصل کرکے اس میں اول رہی ہے۔ وہ کوکن مسلم

جولائی ۸۸

انگلش میڈیم ہائی اسکول بھیونڈی (دھامنی) کی طالبہ ہے۔ شبینہ ناہید اشتیاق احمد اعظمی نے فارسی زبان میں ۹۱ فیصد مارکس حاصل کئے اور اس مضمون میں اول نمبر آنے کا اعزاز حاصل کیا۔ وہ انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول کا طالبعلم

## گولڈ میڈل، وظائف وانعامات یافتہ مسلم طلبہ وطالبات

بمبئی ڈویژنل بورڈ کے مارچ ۸۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں انعام یافتہ مسلم طلبہ وطالبات کے نام اور انعامات اس طرح ہیں (۱) شبینہ ناہید اشتیاق احمد اعظمی فارسی زبان میں اول طالبہ فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی، جعفر قاسم موسیٰ گولڈ میڈل اور ۹۰ روپے نقد (۲) خان نیر سلطان (اردو میڈیم ٹیکنیکل طلبہ میں اول، سردار حاجی امیر صاحب ہائی اسکول بھیونڈی۔ مرحوم نا خدا روکھے اسکالرشپ ماہانہ ۵۵ روپئے ۲ برس تک۔ باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی انعام ۴۰ روپئے۔ (دوسری زبان کے طور پر انگریزی زبان میں ۹۳ مارکس۔

(۳) شہناز پروین بشیر احمد (اردو زبان دانی میں اول) انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ، بمبئی ۴۰۰۰۵۰

- مرحوم حاجی سید محمد انعام ۱۴۰ روپئے
- نقش کوکن ٹیلنٹ فورم انعام ۱۴۰ روپئے
- کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹیڈ انعام ۱۴۰ روپئے
- باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی انعام ۱۴۰ روپئے
- بزم نسواں مہاراشٹر انعام ۱۴۰ روپئے
- انجمن اسلام جنجیرہ مرود انعام ۱۵۰ روپئے

(۴) رضوانہ صالح محمد شیخ (اردو میڈیم کے ہندی مراٹھی کمپوزٹ مضمون میں اول طالبہ انجمن اسلام گرلز ہائی

اسکول باندرہ، ممبئی) ایس ایس سی کا نتیجہ

- مرحوم زہرہ بی ڈین محمد جمیل انعام ۱۴۰ روپئے
- باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی انعام ۱۴۰ روپئے

(۵) محمد ریحان ریاض (عربی زبان میں اول) طالب علم انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول ممبئی ۷۰ • رحمانی ایجوکیشن انعام ۱۴۰ روپئے۔

(۶) عثمان ندیم احسان (اردو میڈیم متیس میں ۸۹٫۲۸ مارکس سے پہلا) انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول ممبئی

- مرحوم عبدالرشید القاری ایڈوکیٹ انعام ۱۴۰ روپئے
- باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی انعام ۱۴۰ روپئے
- باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی انعام ۱۴۰ روپئے (اردو میڈیم اور سوشل سائنس کے لئے)

(۷) نادرہ محمد رومانے (اردو میڈیم سوشل سائنس میں پہلا نمبر) انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول ممبئی • باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی انعام ۱۴۰ روپئے۔

## ایس ایس سی میں کامیاب

متفرق ہائی اسکولوں سے کامیاب ہونے والے جن طلبہ: عمران مرزا احمد بھارد ے ۶۰ فیصد ساجدہ ابوالکلام مقدم ۷۶ فیصد

عرفان عبدالغفور پرکار ۷۵ فیصد
بے نظیر علی ایم شمسی تقریباً ۶۸ فیصد
تسنیم روشن نادگاؤنکر ۵۲ فیصد
عارف روشن خان ۴۵ فیصد
رضوان مبین حاجی ۵۳ فیصد
فیصل قاسم حاجی ۵۱ فیصد
ناظم انور معتصم ۶۳ فیصد

بانو عبدالسلام ملا۔ الیاس سعید باگر کر ۵۸ فی صد

جولائی ۸۸ء

## محمدیہ ہائی اسکول ممبئی

امسال محمدیہ ہائی اسکول ممبئی کا ایس ایس سی نتیجہ ۷۵ فیصد ہے جس میں چھ طلبہ نے نمبر امتیازی ڈویژن پر عثمانی افضال احمد شفیع الدین کو ۸۹٫۲۸ فیصد نمبر اور اقرح انوار کو ۸۷ فیصد اور ابوسعد محمد سعید کو ۸۵٫۲۸ فیصد نمبر ملے، گیارہ طلبہ فرسٹ کلاس میں، ۱۵ طلبہ سکنڈ کلاس اور باقی ۴ طلبہ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے ہیں۔

## بارہویں کے کامیاب طلبہ

متفرق کالجوں سے کامیاب ہونے والے طلبہ کے جو نام ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔ کوثر اسمٰعیل مقدم ۸۱ فیصد عبدالشکور مبین حاجی ۷۳ فیصد۔ ناصر انور مقدم ۸۴ فیصد آصف محمود جوگلے

ناسک کی ایچ ایم کالج کی طالبہ کوثر شاہین نے امسال پونہ بورڈ سے بارہویں کے امتحان میں ۸۵ فیصد مارکس حاصل کئے۔ ہندی میں اول نمبر سائنس میں ۹۰ فیصد مارکس لئے۔ کوثر شاہین ناسک کی معروف شخصیت مسٹر احمد خان مالک امو انجینیرنگ ورکس کی دختر ہے۔

## جناب ساحر شیوی کا دورہ ہندوستان

کوکن کے مشہور شاعر اور کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے روح رواں جناب ساحر شیوی ۸ جون ۸۸ء کو نیروبی سے لندن کیلئے روانہ ہونگے۔ وہاں دو ہفتہ قیام رہے گا۔ اور ۶ جولائی ۸۸ء کو دہلی آجائیں گے۔ دہلی میں دو روزہ قیام کے بعد ممبئی میں ان کی آمد ہوگی۔ ان کے بہی خواہوں اور ملاقات کے خواہش مند حضرات ادارہ نقش کوکن ممبئی یا خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ انجم عباسی

بندوق والا بلڈنگ بی بلاک روم
جیل روڈ ناگپاڑہ۔ ممبئی ۴۰۰۰۰۹

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

## بارہویں کے امتحان میں مختلف مضامین میں بورڈ میں اول نمبر پانیوالے خوش نصیب مسلم طلبہ و طالبات

(۱) محمد ساجد محمد ہارون انصاری اردو میں اول نمبر ۸۶
شعبۂ کامرس کا طالب علم مہاراشٹر کالج بمبئی ۸

(۲) لبنیٰ مرزا آصف بیگ عربی میں اول نمبر ۸۵
شعبۂ آرٹس کی طالبہ ۔ مہاراشٹر کالج بمبئی ۸

(۳) تبسم اشتیاق احمد خان فارسی میں اول نمبر ۸۵
شعبۂ آرٹس کی طالبہ انجمن اسلام گرلز جونیر کالج بائیکلہ

(۴) ثمیر شوکت مرچنٹ چائلڈ ڈیولپمنٹ میں اول نمبر ۷۷
سائنس کی طالبہ ۔ این ڈی کالج آف ہوم سائنس بمبئی

(۵) کاشمیرہ ابراہیم بین والا سائیکلوجی میں اول نمبر ۷۷
شعبۂ آرٹس کی طالبہ سینٹ زیویئر کالج بمبئی

(۶) ذاکر حسین ماہتاب شیخ ورکشاپ ٹیکنالوجی میں اول نمبر ۷۳
سائنس کا طالب علم ۔ شاد آدم شیخ ٹیکنیکل ہائی اسکول بھنڈی بازار

## کثیر ترین نمبر پانیوالے مختلف شعبوں کے کامیاب طلبہ اور انھیں بورڈ کی جانب سے ملنے والے پرائز

(۱) سائنس میں مجموعی طور پر کثیر نمبر پانیوالے سندیپ موہن کرپلانی
کو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز ۱۹۰ روپے

(۲) کامرس میں اردو کے اولین طالب علم محمد ساجد انصاری
کو کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک پرائز ۱۹۰ روپے

(۳) کامرس میں مراٹھی کی اولین طالبہ سمرشلا کیسری ناتھ بھاسکر
کو کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک پرائز ۱۹۰ روپے

(۴) آرٹس میں اردو کی اولین طالبہ یاسمین عبدالغفور
کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پرائز ۱۹۰ روپے

(۵) آرٹس میں عربی کی اولین طالبہ لبنیٰ مرزا آصف بیگ
کو رحمانی فاؤنڈیشن پرائز ۱۹۰ روپے

(رحمانی فاؤنڈیشن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کا ہی قائم کردہ ادارہ)

## ثمیر حسن دلوائی



گورے گاؤں بمبئی کے معروف زمیندار اور وکیل جناب حسن شریف دلوائی کے ۱۷ سالہ فرزند ثمیر حسن دلوائی نے بارہویں سائنس کے امتحان میں مجموعی طور پر ۸۵٫۶۷ فیصد نمبر حاصل کئے۔ اس طالب علم کے فزکس کیمسٹری اور بائیولوجی کے نمبرات ۹۶٫۶۷ فیصد ہیں. دو سال قبل جب اس نے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا تو اس وقت بھی اسے ۸۵٫۱۷ فیصد نمبر حاصل تھے. اب ثمیر دلوائی میڈیکل میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا خواہشمند ہے اللہ اسے کامیاب کرے یہ ہماری دعا ہے.

## نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں دسویں کلاس

۱۶ جون ۸۸ء سے نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں دسویں (S.S.C.) کلاس کا اجرا ہوا جس میں ۲۲ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ نویں میں ۴۴ اور آٹھویں میں ۱۵ طلبہ نے داخلہ لیا ہے. نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا قیام ۱۶ جون ۱۹۸۶ء میں عمل میں آیا تھا. حکومت کے اس منظور و تسلیم شدہ ہائی اسکول میں اس وقت ۱۱۷ طلبہ تعلیم پا رہے ہیں جن میں نصف لڑکیاں ہیں. ہرنئی کے علاوہ انجرلہ اور مروڈ کے بچے اس ہائی اسکول سے فیضیاب ہو رہے ہیں. ہیڈ ماسٹر کے فرائض جناب جاوید جاگیردار بی ایس سی بی ایڈ کے ذمہ ہیں۔

> کھامبولا ضلع رتناگیری کی بزرگ شخصیت حاجی عبداللطیف باسکر جو بمبئی پورٹ ٹرسٹ کی ملازمت سے سبکدوشی کے بعد بمبئی میں ہی سکونت پذیر تھے ۲۴ جون ۸۸ء کو اس دارفانی سے کوچ کر گئے

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اصغر شاہین: جناب ایچ پی مقدم کے
... قاضی ... صاحب کی دختر شاہین کی شادی
... اسکول ہال کالینہ بمبئی میں ۲۷ جون ۸۴ء کو انجام پایا۔

محمد آصف ، قیصر جہاں: امیر الدین محمد حسن صاحب
صاحب کے فرزند محمد آصف کی شادی قیصر جہاں بنت مرحوم حافظ
... کے ساتھ ۹ جون شنبہ کو سیفی ہائی اسکول
... بحسن و خوبی انجام پائی

محمد یونس ، رضوانہ بانو: محمد یوسف قریشی صاحب (پولیس
سب انسپکٹر) کے فرزند محمد یونس کا بیاہ علیم الدین خان صاحب
(پولیس سب انسپکٹر) کی دختر رضوانہ بانو کے ہمراہ ۲۴ مئی ۸۴ء
کو انجام پایا۔

غلام رسول پالیکر
۸۵ فیصد نمبر وں سے کامیاب
نو جیون ہائی اسکول تعلقہ
کھیڈ ضلع رتناگری کا طالب علم
ذریعہ تعلیم کا طالب علم غلام رسول
... پالیکر نے ۸۵ فیصد نمبر حاصل کر کے اس سال ایس ایس سی
کے امتحان میں کامیاب ہوا اور اب ولسن کالج بمبئی میں سائنس
... میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

نوجیون ہائی اسکول ۸۰ فی صد نتیجہ۔
... کے نو جیون ہائی اسکول شیوں ، کھیڈ ، رتناگری
... شریک امتحان تھے۔
... طلبا کا نتیجہ درج ذیل ہے
... غلام ... ۸۰ (اسکول میں اول)
... نقش کوکن ...

... (۱۰) پرکار اشفاق محمد ۷۴ (۶)
چالیکر ... رخسانہ حسین پرکار ۷۱ (۷) قریشی ...
۷۰ (۷) نورے لائق عبداللطیف ۶۸ (۸) پالکر عطاء اللہ
اشرف ۶۵ ۔ شیوں ایجوکیشنل کلچرل ایسوسی ایشن کی طرف سے
کامیاب ہونے والے طلبا کو انعامات سے نوازا گیا۔

نامہ نگار محمود پالیکر

# خالد انصاری
# خلیج ٹائمز کے نئے مدیر

مڈ ڈے پبلی کیشن لمیٹڈ اور انقلاب آفسیٹ پرنٹرز
پرائیوٹ لمیٹڈ کے چیئرمین اینڈ مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر
خالد انصاری نے مختصر مدت کے لئے خلیج ٹائمز کے مینجنگ
ڈائریکٹر کم ایگزیکیٹو ایڈیٹر کا عہدہ منظور کیا ہے۔ یہ اخبار
خلیج اور متحدہ عرب امارات کا ایک مقبول انگریزی
روزنامہ ہے۔

# نقش نواز

ماہ جون کے دوران نقش کوکن کی خریداری
قبول فرمانے والے کرم فرما حضرات کا ادارہ شکر گزار ہے
(ایڈیٹر)

**بیرون ہند لائف ممبر**

جناب ایم اے این — کیپ ٹاؤن

**اندرون ہند سالانہ خریدار**

مس فریدہ اے آر تیمن — ہسلا
جناب علی حبیب قاضی — راجاپور
سری وینکٹیشور یونیورسٹی — تروپتی
جناب عبدالرزاق علی خطیب — مروڈ جنجیرہ
مسز نجمہ رفیق قاضی — ناگپاڑہ بمبئی
سکریٹری برائٹ اسٹار کلب — [illegible]

## موت کا ایک دن معین ہے

★ ممباسہ مشرقی افریقہ کی محترمہ زینب عثمان کھانبے کا ۱۲ ؍اپریل ۸۸ء کو نیروبی میں انتقال ہوگیا۔

★ موضع آڑا تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے جناب حسین میاں قالاوے کے فرزند یونس قالاوے (جو نیوی ڈاکیارڈ بمبئی میں برسرِ ملازمت تھے) کا ۱۳؍ مئی ۸۸ء کو ناناوتی ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ اور وڈالا قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

**ابراہیم تاج کو صدمہ** | شہر مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی معروف ہستی اور سوکھی مچھلی کے بیوپاری جناب ابراہیم تاج کی والدہ کا ۲۲؍ مئی ۸۸ء کو ماہ رمضان المبارک میں انتقال ہوگیا۔

**عبدالمجید قاضی مرحوم** | سرجن ڈاکٹر محمد اسلم، اشفاق اور محمد ایمن شیمنا کے ماموں جناب عبدالمجید برہان الدین قاضی سابق متولی جماعت المسلمین شرگاؤں رتناگری اور ریٹائرڈ کمرشیل آرٹسٹ ایکسپریس بلاک بمبئی سنیچر ۴؍جون ۸۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد بمبئی (اندھیری) میں انتقال کر گئے۔

**عبدالرحمٰن کاتب مرحوم** | بمبئی کے ایک معروف خوشنویس جناب عبدالرحمٰن کردیکر متوطن گورے گاؤں ضلع رائے گڈھ جو برسوں روزنامہ "آج" اور "انقلاب" سے منسلک رہے اور ربابا کاتب کے نام سے جانے جاتے تھے دل کا شدید دورہ پڑنے سے جمعہ ۳؍جون ۸۸ء کو راہی عدم ہوگئے۔ مرحوم جناب انجم عباسی کے چچا زاد بھائی اور جناب علی ہاشمی صاحب کے بہنوئی ہوتے تھے۔

**محمد مشتاق کھاونے جاں بحق** | تھانہ ریتی بندر کے نوجوان محمد مشتاق عبدالغفور کھاونے کا ۲۰؍ مئی ۸۸ء کو شام پنویل کے قریب ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ وہ اپنے دوست کے ہمراہ اسکوٹر پر درگاہ کی زیارت کے لئے جا رہے تھے کہ ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آ گئے۔ ۱۸۸ جولائی

[illegible] | [illegible] کا ۲۱ جون ۸۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد [illegible]

★ جناب حسین اسماعیل مغل (متوطن مجگاؤں رتناگری) کے خسر جناب محمد اسحاق حسین حاجو حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲۳؍اپریل ۸۸ء کو راہی عدم ہوگئے۔ میت ان کے وطن [illegible] ضلع رتناگری میں لے جا کر سپردِ خاک کی گئی۔

**لائن قاضی متواتر صدموں سے دوچار**

پچھلے مہینہ جناب لائن عبدالکریم قاضی (متوطن مجگاؤں رتناگری) کی دادی صاحبہ داغ مفارقت دے گئیں۔ ابھی یہ غم تازہ ہی تھا کہ ۱۵؍ مئی ۸۸ء کو لائن صاحب کے خسر جناب اسماعیل فقیر محمد کالسیکر ایڈوکیٹ دل کا شدید دورہ پڑنے سے جاں بحق ہوگئے۔ قارئین نقشبندی کوکن کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں حکومت مہاراشٹر نے مرحوم کو نوٹیری پبلک کے اعزاز سے نوازا تھا اور نقشبندی کوکن کے مجلہ نمبر میں ان کی تصویر شائع کی گئی تھی۔ مرحوم کوکن کے قانونی صلاح کار اور نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ [illegible]

اس حادثہ کو ہفتہ عشرہ ہی ہوا تھا کہ لائن قاضی کے [illegible] بھانجہ (۲۰ سال) رتناگری سے بمبئی آتے ہوئے ۲۶؍ مئی ۸۸ء کو سڑک حادثہ میں جاں بحق ہوا۔

**اسماعیل مغل کو صدمہ** | جناب اسماعیل عمر مغل متوطن مجگاؤں رتناگری کی دختر مشریفہ قاضی کا جو پانچ برس قبل بیاہی گئی تھی حرکت قلب بند ہو جانے سے ۵؍ مئی ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

★ [illegible] ضلع رتناگری [illegible] اپریل [illegible] احمد خان [illegible] کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو [illegible]

**اصغری بیگم کرتے کا انتقال** | [illegible] میونسپل اردو اسکول [illegible] عبداللہ کرتے ۸؍ مئی ۸۸ء کو انتقال کر گئیں۔ [illegible]

**ہیڈ ماسٹر ہاشمیہ ہائی اسکول کا انتقال**

جناب محمود خان ۲۶ مئی ۸۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نے اسی اسکول میں ایک مدرس کی حیثیت سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا تھا۔ ابھی ایک سال پہلے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے تھے۔

**ابو میاں ناخوا مرحوم** : بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے جناب علی میاں عبد الغفور شیخ (ابو میاں ناخوا) کا ۱۸ جون ۸۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم بکھر زیر پورٹ ٹرسٹ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ ابھی یکم جولائی ۸۸ء کو وہ پورٹ ٹرسٹ کی ملازمت سے سبکدوش ہونے والے تھے۔

**حسن بندری کا انتقال** : بمبئی کے مشہور میلاد خواں جناب حسن بندری کا ۲۳ جون ۸۸ء کو ضعیف العمری میں ان کے وطن مشر گاؤں (رتناگری) میں انتقال ہوگیا۔

**عبد العزیز مرچنٹ مرحوم** : شہر رتناگری کے مشہور تاجر جناب حسن میمو دصنبی (خوجہ) کے داماد عبد العزیز مرچنٹ کا ۱۲ جون ۸۸ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

**یعقوب گھاوٹے** : تھانہ رابوڑی کے رہنے والے محمد یعقوب گھاوٹے کا مورخہ ۳ جون ۸۸ء کو ان کے مکان پر انتقال ہوگیا۔ وہ ناسازیٔ طبیعت کی بنا پر جے جے اسپتال بمبئی میں زیر علاج تھے، جہاں طبیعت بگڑنے پر انہیں تھانہ لایا گیا تھا۔

**معمر صحافی مستری چل بسے** :-

مشہور کرافٹ ڈیزائنر ابراہیم مستری ۱۳ جون ۸۸ء کو ضعیف العمری (۸۰ سال) میں انتقال کر گئے۔ وہ ۵۰ برسوں سے صحافی تھے۔ جام جمشید اور بمبئی سماچار نامی گجراتی اخباروں کے لئے وہ جرائم سے متعلق خبریں مہیا کرتے تھے۔

**حسام فقیہ مرحوم** :- کلیان ضلع تھانے کے رئیس حسام فقیہ کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وسط جون ۸۸ء میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کلیان اسٹیشن مسجد کے متولی جناب محمد فقیہ کے بھائی تھے۔

**پولیس لاکپ میں موت** : ۹ جون ۸۸ء کو ممبرا ضلع تھانہ کے رہنے والے ۳۲ سالہ ریاض صادق واریکر کو پولیس لاکپ میں بہیمانہ طور پر اس طرح مارا کہ اس نے وہیں دم توڑ دیا۔ پولیس کے اس ظلم کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۱ جون ۸۸ء کو ممبرا میں کام کاج بند رہا۔

**رقیہ مقدم کو صدمہ** : ضلع رتناگری رتناگری کی اردو معلمہ محترمہ رقیہ بی لیاقت مقدم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی کے پدر بزرگوار اسماعیل ملا کا مختصر سی علالت کے بعد ان کے وطن جیگڑھ میں انتقال ہوگیا۔

**سراج الدین کردیکر کو صدمہ** : گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ جناب سراج الدین کردیکر (جناب علی ایم شمسی کے خالہ زاد بھائی) کی کم سن دختر جو عرصہ سے علیل تھی لاکھوں جتن اور علاج معالجہ کے باوجود ۱۴ جون ۸۸ء کو داغ مفارقت دے گئی۔

**عرفان قاسمی کو صدمہ** : نقش کوکن کے خوشنویس جناب محمد عرفان قاسمی کے والد کا طویل علالت کے بعد ان کے وطن بنیستے پور تحصیل محمود آباد ضلع سیتاپور میں ۱۵ جون ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

**اے ڈی دیشمکھ مرحوم** :- سب جج کورٹ تھانہ کے ریٹائرڈ کلرک جناب اے ڈی دیشمکھ، متوطن توڑبل کا ۵ جون ۸۸ء کو تھانہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔

# جناب احمد دیدات کے پانچ کامیاب لکچرس

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کی دعوت پر عالمی سطح پر معروف و مشہور مبلغ دین افریقہ سے ۲۱ رجون کو تشریف لائے ۲۲ جون کو شام ساڑھے سات بجے امرگیان آڈیٹوریم (نزد حاجی علی) لالہ لاجپت رائے کالج میں آپ کا قرآن سے متعلق ۲۵ رجون کو دوپہر ۲ بجے پاسکر ہال چرچ گیٹ میں اور ۲۶ رجون کو ساڑھے دس بجے قرآن اور بائبل کے تقابلی مطالعہ کے عنوان پر قیصر باغ ڈونگری میں ۲۷ رجون ساڑھے پانچ بجے انجمن اسلام وی ٹی میں اسلام میں اخوت و بھائی چارگی کے موضوع پر اور ۲۸ رجون کو گرلز ہائی اسکول باندرہ میں "بائبل میں محمدؐ" کے عنوان پر اس طرح پانچ لکچرس ہوئے۔

پانچوں لکچرس کے دوران شائقین اور عقیدتمندوں کا جم غفیر نظر آیا۔ پڑھے لکھے مرد و خواتین، نوجوان، بوڑھے نہ صرف مسلم بلکہ ہندو کرسچن سب ہی کو وقت سے پہلے آکر کرسیاں سنبھالتے ہوئے دیکھا گیا۔ تمام جلسوں کی نظامت، ترتیب و تزئین تنظیم کے فرائض۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے انجام دئے اور بخوبی انجام دیئے سوائے اس کے کہ ہر جلسہ میں ہال چھوٹا پڑ گیا کرسیاں کم پڑ گئیں کوئی ہنگامہ کوئی گڑبڑ نہ ہوئی۔ سننے والوں کا اس قدر مہذب ہجوم۔ [illegible] بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔

بمبئی احمد دیدات کے پانچوں سے کسی لکچرس [illegible] لکچرس کے بعد سوالات کا وقفہ رکھا جاتا تھا جس میں مسلم بھائیوں سے زیادہ ہندو، کرسچن، ہریجن اور دیگر مذاہب کے پڑھے لکھے [illegible] سنجیدہ فکر آمیز و فکر انگیز سوالات پوچھتے تھے اور جناب دیدات نہایت ہی وضاحت کیساتھ جوابات دیتے تھے۔ احمد دیدات کی تقاریر سن کر اندازہ ہوا کہ آپ کو اسلام اور دیگر مذاہب کے تقابلی مطالعہ پر مضبوط گرفت حاصل ہے اس ضمن میں آپ کا مطالعہ گہرائی گیرائی اور وسعت لئے ہوئے ہے۔

۲۹ رجون شنبہ کو جناب احمد دیدات بارہ بجے ماہنامہ نقش کوکن کے دفتر واقع ٹنڈیل اسٹریٹ مسالا والا بلڈنگ ڈونگری بمبئی میں بذات خود تشریف لائے دفتر میں ان کا استقبال ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (چیف ایڈیٹر) اور دیگر ممبران نے کیا۔ احمد دیدات صاحب نے نقش کوکن کی فائلیں اور حالیہ شمارے دیکھے اور نقش کوکن کے اسٹاف کو مبارکباد پیش کی کہ وہ گذشتہ ۲۶ / برسوں سے ایک نیک کام کرتے جارہے ہیں۔

## مشتاق انتولے ہار گئے

• گزشتہ ہفتہ ہوئے لیجسلیٹیو کونسل کے دو سالہ انتخاب میں کوکن گریجویشن حلقہ سے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ اے آر انتولے کے داماد کانگریس (آئی) کے امیدوار مشتاق انتولے شکست کھا گئے

• امیدواروں کے مقابلے میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے وسنت کمار دھن نے انہیں ۶۷۴۳ ووٹوں سے شکست دی۔

## نقش نواز : سالانہ خریدار

جناب احمد عبدالرحمٰن ملّا قصبہ سنگمیشور
جناب عباس غلام حسین اپادھے وڈالا ممبئی
پرنسپل نیو انگلش ہائی اسکول قصبہ سنگمیشور
جناب عباس سلیمان بڈے قصبہ سنگمیشور
محترمہ سعیدہ نثار قاضی قصبہ سنگمیشور
جناب ایم ایچ شاہ قصبہ سنگمیشور
جناب امانت علی لیاقت حسین قصبہ سنگمیشور
جناب عبدالجبار عبدالستار قریشی قصبہ سنگمیشور
محترمہ عصمت عبدالرحمٰن کھانچے قصبہ سنگمیشور
محترمہ مہرالنساء احمد قاضی قصبہ سنگمیشور
جناب ابوصاحب محمود قاضی قصبہ سنگمیشور
جناب یونس فقیر محمد دھاسکر مجگاؤں رتناگیری
جناب یوسف عبداللہ دھاسکر مجگاؤں رتناگیری
جناب رفیق احمد رفیق مجگاؤں رتناگیری
جناب زکریا ارزمحمد ناٹاڈے مجگاؤں رتناگیری
جناب نثار شیخ علی مقادم مجگاؤں رتناگیری
جناب حسن میاں گولکری سومیشور رتناگیری۔

جناب کمال الدین اسماعیل مجاور۔ رتناگیری
جناب نورعلی حیدرعلی سید مجگاؤں رتناگیری
جناب حسن میاں اسماعیل گولکری مجگاؤں رتناگیری
دیگھی ہائی اسکول دیگھی۔ مولانا آزاد ہائی اسکول پانگلولی
کھوپولی ہائی اسکول کھوپولی الفلاح ہائی اسکول ملا
عوامی ہائی اسکول بھیونڈی دیورسس ہائی اسکول بھیونڈی
نیشنل ہائی اسکول امبرناتھ اینگلو اردو ہائی اسکول ماتھیران

### اسپیشل ایکزیکٹیو مجسٹریٹ

S.E.M

پچھلے ماہ جو فہرست شائع ہوئی اسمیں گرچہ ۸۴۸۷ نام درج ہیں مگر چونکہ کئی نام بار بار آئے ہیں اسلئے یہ تعداد گھٹ کر ساڑھے چھ ہزار کے قریب پہنچ جاتی ہے۔
بہرحال اسی فہرست کے چند نام قارئین کی اطلاع کے لئے پیش ہیں۔

جناب حسین میاں علاؤالدین دانڈیکر جناب سراج احمد گر...
جناب عبدالرحمٰن النامدار جناب علی ایم شمسی جناب ادریس حیدر...
جناب عبداللہ عثمان کرول جناب اقبال یونا والا جناب حسن ...
دلوائی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک جناب عبدالرحیم اندڑے جناب
حسین ٹھاکر جناب ڈاکٹر رفیق زکریا جناب عبدالقدوس نمش...
جناب عبدالوہاب دالش پریذیڈنٹ سلطانے قاضی زبیدہ عبدالرحیم
موڈک محترمہ فاطمہ زکریا محترمہ تبسم عبدالرحیم باگرکر محترمہ شہزادی ...
جناب عبدالسمیع بوبیرے جناب ناظم عبدالحمید قاضی جناب ...
دائی قاضی جناب احمد زکریا جناب فیروز احمد زکریا جناب ...
زکریا جناب نیاز احمد دلوی جناب سعید بیکار جناب عبداللطیف ...
حسین خان جناب امان اللہ صالح خان دیشمکھ جناب حفیظ
حسین بیکار جناب حبیب عباس فقیہ محترمہ فاطمہ ...

پرنسپل محترمہ کوثری سعید دار دیگر محترمہ رشیدہ قاضی جناب
پرنسپل ابراہیم خان طالب جناب یعقوب راہی جناب عبدالرحمٰن
موٹلیکر جناب عبدالکریم حسین پیڈو دیکر جناب یوسف الیاس مقدوم
جناب نیسار اسماعیل واگھو جناب جان محمد وزیر حوالدار
عبدالرحمٰن حسین پٹیل سرنگ جناب عثمان عبدالرحمٰن وزالی
جناب عمر اسماعیل اوکے جناب احمد حسن خاں (دلوایا)
بادسکر جناب شوکت خان یعقوب خان سرگروہ جناب
مجید حسین چوگلے جناب نور حسن محمد علی شیخ بھیکن جناب

[illegible] جناب [illegible]
ایانی جناب محمد یعقوب کھنڈوانی جناب شیخ [illegible] جناب
فاروق عمر پٹانی جناب علی سردار جعفری جناب [illegible]
جناب شمیم زبیری جناب محمد معروف (زکریا علوہ والے)
جناب یوسف خان (دلیپ کمار) جناب محبوب تراب
علی نگر باوڈزی جناب سلطان ناتھانی جناب شمیم
کشن نگم جناب احمد پٹنی جناب ڈاکٹر الطاف پٹیل جناب
حسنین پٹیل جناب بشیر موسیٰ پٹیل جناب اکبر علی بھائی براری
جناب مرزا شرف الدین بیگ جناب محمد علی مٹھا جناب



منگیش بھسکر اپنے والدین اور غنی غازی کے ساتھ

## واہ منگیش واہ

جوگیشوری ویسٹ میگھ واڑی

جھونپڑ پٹی کے ۶ × ۱۰ کے جھونپڑے میں رہنے والا ایک غریب طالب علم فرزند ... منگیش تکارام بھسکر امسال ایس ایس سی (دسویں) کے امتحان میں ریاست مہاراشٹر میں سب سے اول مقام پر آیا ہے۔ ... نے بورڈ کے گذشتہ کئی ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ مثلاً عرصہ دراز ... ۹۶ فی صد نمبر کی طالب علم کو حاصل ہوئے ہیں۔ نیز یہ کہ گذشتہ ... برسوں سے سنسکرت مضمون کا گولڈ میڈل جو کہ ۹۶ فیصد نمبر لانے والے ... مخصوص تھا کوئی جیت نہ سکا تھا۔ اب کی بار منگیش نے سنسکرت ... ۹۸ فی صد حاصل کرکے گولڈ میڈل حاصل کرلیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ... (جو اب مرکزی وزیر مالیات ہیں) اس بچہ کی حوصلہ افزائی ... حکومت کے پیش نظر اسے ۵۰۰ مربع فٹ کا فلیٹ بطور ... انعام دیا ہے۔ اس طالب علم کو حساب اور ریاضی پر دو مضامین ... ایک سو میں سے صرف ایک نمبر کم ملا ہے۔ منگیش نے ... ایس ایس سی بورڈ کے بیس انعامات جیتے ہیں ... 
... نقش کوکن ممبئی

... حاصل گفتگو یہ ہے کہ ... پڑھائی کرتا تھا اسکی محنت اور لگن کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے۔ لیکن اسکی ہیڈ مسٹریس اور دیگر معلمین و معلمات نے اسکی پڑھائی لکھائی بلکہ قیام و طعام پر خصوصی توجہ دی۔ اس کی ہر طرح سے مدد فرمائی۔ اس بے لوث خدمت کی سراہنا بھی ضروری ہے۔ سے

ہم سمجھتے ہیں ... شمع فروزاں لیکن۔

موم کے جسم میں دھاگے کا جگر جلتا ہے

## ایک ضروری تصحیح

نقش کوکن کے عید نمبر میں سہیلیا سنٹ ... کے اشتہار میں سہو ... ہے جناب غلام دستگیر پرکار کے نام کیساتھ پارٹنر ... جبکہ پرکار صاحب ... ان کے مذکورہ فرم ... فون نمبر ۶ ۶ ۶ ۶ ۸ ۸ ۶ ہے۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔

**M.D. NAIK**

**Vice Chairman-(Elected)**
**Kokan Mercantile Coop.**
**Bank Ltd., Bombay**

**Dr. FAISAL DESHMUKH**

**M.B.B.S.**

See details on page NO.3

**BURHANI COLLEGE OF COMMERCE & ARTS**
**NESBIT ROAD, MAZGAON,**
**BOMBAY-400010**
**Tel.Nos. 860560/ 863855.**

Premier Muslim Institution for higher education in Commerce & Arts. The courses taught: B.Com., M.Com., [illegible]., M.A., and Ph.D. Arabic Offered at F.Y.J.C. & S.Y.J.C. Commerce and Arts Degree College for Arts.
Arabic, Islamic Studies, Urdu, Hindi, Gujrati, Marathi, Geography, Psychology, Sociology, Economics, History offered as optional subjects.
B.Com.-Accounting & Financial management and Business Management offered as Optional subjects.
Special Concession to ladies for admission.
Separate Session for boys and Girls.

# REFLECTIONS...

*Maulana Wahiduddin Khan*

## GIVING THE BENEFIT OF THE DOUBT

"Believers, avoid immoderate suspicion, for in some cases, suspicion is a crime..."
(49:12)

The Arabic word for suspicion, zann, is broader in its original sense, covering both good and bad opinion. It is, of course, the forming of bad and unfounded opinions that one is cautioned against and, in the case of Muslims, they are certainly encouraged to give each other the benefit of the doubt.

Adverse opinions may legitimately be formed if one has witnessed some actual wrongdoing, this being acceptable according to the Islamic Shariah. But, if there is nothing to go on besides surmise and speculation, the only possible opinion one ought to have is a favourable one. If this is not possible, it is better to suspend judgement altogether.

It is never permissible to have a bad opinion of anyone without tangible evidence to support one's assumptions. One has to tread so carefully in this regard, that even when one's suspicions have been strongly aroused, it is better to dismiss them from one's mind, rather than delve into the matter, for as the Prophet Muhammad says: "When your suspicion is aroused, do not investigate, but pass the matter over."

His Companions took this advice seriously, as is evident from the example of Abdullah ibn Masood. One [illegible] was mentioned in his [illegible] that wine had been seen dripping from the beard of Waleed ibn Uqbah, another of the Prophet's Companions. Abdullah ibn Masood prevented any further discussion of Waleed's presumed wrongdoing by saying: "We have been forbidden to spy on one another, and are allowed to take one another to task only about matters which come out in the open." In a similar vein, Umar, the second Caliph of Islam, is reported to have said: "with reference to statements made by your Muslim brothers, when it is possible to place a good interpretation upon them, do so. One should always avoid taking them in a bad sense."

---

### THE FATE OF THE HYPOCRITE

A long tradition recorded by Ibn Kathir tells us what man will face after death. One part of it, dealing with a certain manner of man says:

"If the dead man is an unbeliever or a hypocrite, the angels will ask him, 'What do you have to say about the man? (That is, about the Prophet). He will reply, 'I do not know. I only heard something of what was said about him.' Then he will say that he did not try to find out what it was. 'Neither did I follow him, nor did I let myself be guided.' Then a door leading towards heaven will be opened for him and an angel will say, 'This would have been your abode had you believed in your Lord. But when you refused, then God gave you this place instead.' And then a door leading to hell will be opened for him." (Vol.II p.533).

According to this Hadith, it is not only the unbeliever but also the hypocrite who will meet this fate after death. The word hypocrite was used for the first time during the days of the Prophet in Madina. Who were these early hypo-

(Contd. on page [illegible])

# NEWS/HAPPENINGS

on "MUHAMMAD (p.b.u.h.) IN THE BIBLE" at the Anjuman-i-Islam Girls

School (Bandra) on 28th June; and lastly on "ISLAM: IT's VISION AND MISSION" at Dr.Abdul Karim Naik's residence on 29th June 1988.He was in Bangalore for a day on 24th June and gave two public lectures there.

Mr.Deedat paid a visit to the NAQSHE KOKAN TALENT FORUM and REHMANI FOUNDATION (his programmes sponsors in Bombay) office on 29th June, and left Bombay on 30th June for Durban.

(Contd. from page 6)

THE FATE OF THE HYPOCRITE...

crites?They were people who recited the article of faith,who said their NAMAZ and performed all other acts of worship,without the faith having actually found its way into their hearts.When asked to prove their faith by making sacrifices,their refusal,or inability,showed them up in their true colours.They had become Muslims purely as a matter of expediency,and not with genuine, heartfelt zeal.

(Contd. from page 2)

RATNAGIRI BESIEGED WITH WOES...

Desilting of ports is a major demand.Fishing activity has also been affected by the intrusion of big trawlers.

Announcements by the chief minister for the growth of the Kokan included a proposal to allo a Rs.200 crore private sector sponge iron project in Raigad dis trict and starting a petrochemics engineering degree course from th year at Lonare in the same distri There was,however,no major announ cement for the main Kokan distric of Ratnagiri and Sindhudurg.

In water supply too,the govern ment's attitude is seen as step- motherly.It is unfair to expect th resource-starved,small municipal council of Ratnagiri to raise a contribution of Rs.50 lakhs for it water supply scheme.Out of nearly Rs.250 crores spent on employment guarantee work,this year in the state,only about Rs.2.50 crores were used for the Kokan.Lakhs of hectares of land remained unculti- vated.

The Kokan development corpora- tion,whose working has come in for severe criticism by legislature committee,is not short of schemes. One of these is deep sea fishing in collaboration with an Indian and Australian company.

The corporation recently held a seminar on Kokan in 2001 A.D. A west German representative came up with a method which could preserve mango for six weeks and greatly increase its export potential.

**TEN WANTS FOR SUCCESS IN WORK**

1. DESIRE to make things better.
2. ALERTNESS wide open to everythin
3. INTEREST in digging below surfac
4. CURIOSITY in constant inquiry.
5. THOUGHTFULNESS in understanding.
6. CONCENTRATION to penetrate matte
7. APPLICATION of effort.
8. PATIENCE to study work in detail
9. OPTIMISM in believing in yoursel
10. COOPERATION with others. (Anon).

# "HAPPENINGS"

## Dr. AHMED DEEDAT's PUBLIC TALKS IN BOMBAY FROM 22nd to 29th JUNE 1988

Acclaimed and introduced as "the Darling Dynamite, "the Dynamic Shock Conductor of Comparative Religion", "WORLD ACCLAIMED Muslim scholar of the Christian BIBLE", "a STAUNCH DEFENDER of Islam", "the Dashing Mujahid of God" ... at the various public meetings he addressed in Bombay, Mr AHMED DEEDAT the world famous orator on comparative religion with magnetic charm, reinforced by facts and thorough study of comparative religion thrilled audiences in thousands, wherever he lectured.

In Bombay he spoke on "AL-QUR'AN, THE MIRACLE OF MIRACLES" at Amar Gian Auditorium (Worli), on 22nd June; on "DAWAH or DESTRUCTION" at the Oberoi Towers (Nariman Point), on 23rd June; on "FROM IGNORANCE TO ISLAM" at Patkar Hall (Marine Lines) on 25th June; on the Preview of the scheduled 7th Aug. 1988 debate he will have with Dr. Anis Sorrosh in U.K. on "THE QUR'AN or the BIBLE? WHICH IS [illegible] GOD's WORD?" at Kesar Baug ([illegible]), on 26th June; on "UNIVERSAL BROTHERHOOD IN ISLAM" at the Anjuman-i-Islam Complex, (V.T.) on 27th June;

# NEWS/HAPPENINGS

*Dr. ZAFARULLAH CHAUDHARY inaugurated the RATNAGIRI DRUGS PVT.LTD., a pharmaceutical company manufacturing generic products, based in Ratnagiri (Head Office, Bombay) at a function in Ratnagiri on 24th May 1988.

*MUSHTAQUE ANTULAY, son-in-law of ex-chief minister of Maharashtra ABDUR RAHMAN ANTULAY and Congress (I) candidate came second in the recently held five cornered election for the Maharashtra Legislative Council seat from the Kokan Graduates Constituency, losing to VASANT PATWARDHAN of B.J.P. by 2376 votes.

*Mr MAHMUD D.NAIK, renowned industrialist from Ratnagiri, President of Ideal Education Society (Ratnagiri), Treasurer of Ratnagiri District Congress Committee, and President of Muslim Jamaat (Ratnagiri) was elected VICE PRESIDENT of the Kokan Mercantile Co-op.Bank Ltd., at the Board Directors meeting in Bombay on 4th July 1988.

*Dr. ABDUR REHMAN UNDRE, noted surgeon and social figure of Bombay, at the invitation of the 2nd WORLD CONFERENCE OF HEPATO-PANCREATIC BILIARY SURGERY presented a paper on his new revolutionary techniques for Gall Bladder and Common Bile Duct Surgery at Amsterdam on 1st June 1988. Dr. Undre is the founder member of this world body which has representatives from sixty countries.

*Urdu poet QAZI FARAZ AHMED's book of poems "ZAKHMA" was released by the Indian ambassador to U.A.E. Surinder Lal Malik on 24th June 1988 in Doha. The Pakistani ambassador Gul Haneef was the Guest of Honour. The poet who hails from Ratnagiri in India has been living in Qatar since 1964.

*NATUWADI IRRIGATION PROJECT, the first medium scheme of its type in the Kokan region, is expected to be completed by 1990.

Work of dam construction in KHED taluka of Ratnagiri district has already been completed and the digging of canals is now in progress. Its a Rs.2 crore project.

The 45 metre high and 200 metre long dam constructed on a river Natuwadi has a capacity to store 27 million cubic metres of water. The proposed right bank canal will be 24 km long the left bank canal 12 km long. The scheme is expected to irrigate about 2000 hectares of land mainly growing rice, groundnut and horticultural crops.

*The Maharashtra government has directed the KOKAN AGRICULTURE UNIVERSITY, DAPOLI, in Ratnagiri district that 70 per cent seats out of 64 to be filled in the coming academic year 1988-89, be reserved for the Kokan division students.

*Dr. MUNIR SUFI MHASKAR's MHASKAR HOSPITAL AND CLINIC was inaugurated by Mr. HUSEIN M. DALWAI, M.P., in Ratnagiri on 12th June 1988. Mr. Rameshchandra Kanade (Dist. Collector) and Dr. A.D. Parker were Guests of Honour.

*Dr. FAISAL S/o noted Physician Dr. A.A. DESHMUKH of Mahad, Dist. Raigad, has recently passed his final M.B.B.S. exams from Bangalore.

*ISLAMIC BANKING appears to have aroused interest among international bankers. Twelve eminent bankers participated in a conference "Into the 1990's WITH ISLAMIC BANKING", which took place at the Royal Garden Hotel in London on 22nd and 23rd June 1988. These twelve specialists who head various leading banks and economic institutions analysed the latest developments and the future role of Islamic finance.

# MARRIAGE

*PARVEEN D/o RAZAK HAJI DAWOOD KAZI (Proprietor, Ratna Sea Food, Ratnagiri) to MOHD.AZIM S/o Haji Ahmed A.Rehman Kazi, at Jama Masjid in Bombay on 29th May 1988.

*MEHJABEEN D/o Jaffer A.Sange to ASHFAQ S/o Razzak M.Uraizee in Greenville, South Carolina, U.S.A. on 4th June 1988.

*Dr.ABID AHMED (M.D.) S/o G.M. Ahmed, to SHABEENA D/o A.Hamid Qureshi in Bombay on 28th May 1988.

*Dr.MOHD.SHAHREYAR S/o Late Shaikh Husain to RESHMA D/o Dadgul Khan in Bombay on 29th May 1988.

*SHAHEEN D/o Ismail Mukadam to AIJAZ S/o A.Gafoor Pandit in Bombay on 4th June 1988.

*SHAH NAWAZ S/o Capt.Kamar F. Juvale to Noorie D/o Late Dawood Shekasan in Bombay on 5th June 1988.

*SALMAN S/o Dr.Shafi Shaikh to Anjum Ara D/o Saeedullah Khan in Bombay on 16th June 1988.

*NAFEESA D/o M.S.Parkar to NOOR MOHAMED PARKER in Hobart, Australia on 27th Feb. 1988.

*SHABANA D/o Hasan Shaikh to NAFEES S/o Sardar Ahmed in Bombay on 26th June 1988.

# OBITUARIES

The MOTHER of IBRAHIM TAJ of Mahad, District Raigad, expired in Mahad on 12th May 1988.

*Advocate ISMAIL FAKIR MOHD. MALSEKAR, Public Notary, died of a heart attack in Bombay on 15th May 1988. He was the legal advisor to Kokan Bank.

*RIYAZ SAADIQ WAREKAR, aged 32, died in the police lock up after severe thrashing from the police in Mumbra, District Thana, on 9th June 1988. In protest against this [illegible] a bandh was observed in [illegible] on 11th June 1988.



# KOKAN DEVELOPMENT?

## RATNAGIRI BESIEGED WITH WOES

The Maharashtra cabinet meeting held in Ratnagiri on 8th and 9th June 1988 provided an occasion for the people of the region to voice several demands.

Though the coastal region receives nearly 300 cm of rainfall it experiences acute scarcity of drinking water because of poor storage facilities.

The transport problems of the region are getting worse. The shipping service between Bombay, Kokan and Goa was discontinued recently and there are no prospects of the Kokan railway coming up for several years. And in the monsoon season, state transport bus services, the chief mode of transport will be badly affected by heavy rains and bad roads.

Three years ago, the state cabinet approved a 40-point programme for Kokan's development. It then promised to make efforts for the construction of a 45 km stretch of the Kokan railway, between Roha and Dasgaon in the seventh plan period. The cabinet, in its recent meeting found the proposal not feasible.

Two other points discarded by the cabinet earlier this week are, a second gas terminal at Usar in Raigad, based on offshore gas and exploitation of fruit processing for export. The schemes cannot be taken up now, the government has said.

Heavy silting of the sea shore, caused by tree felling and soil erosion, has affected shipping as well as fishing. Water transport, formerly the main mode of transport along the long coastline, has virtually come to a standstill.

(Contd. on page 5)

# NAQSHE KOKAN

**English Supplement**

**JULY 1988**

**44, Jail Road (East), Dongri, Bombay-400 009 (India)**

EDITOR
Dr. Abdul-Karim Naik

ASSOCIATE EDITOR
Capt. F.M. Mistry

CONSULTANT EDITOR
A. Kays

REPRESENTATIVES:
U.K.
I. Bagdadi
SAUDI ARABIA
I. Wangde, A.W. Parker
BAHRAIN
A.R. Sardar
PAKISTAN
H.Y. Bombaywala
EAST AFRICA
Sheikh Ismail
SOUTH AFRICA
Hassan Sayed, A.R. Osman

**SUBSCRIPTION:**

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs. 50/- | Rs. 500/- |
| Pakistan & Middle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| Other Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |

*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors.*


*UR OBSERVATION in the Editorial may ot necessarily portray the psyche of the ommunity as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or ifluenced by broader, beneficial forces ut we believe that a people who do not ce their true reflection in the mirror of eality, can never bring about a change or the better or embellish their image. Our duty as a community journal is rimarily to draw attention to the needs f the community, and it would be the responsibility of the community's eadership and relevant service units or rganisations to fulfil the requirements.*


AQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT, ublished by Dr. A.M. Naik for Naqshe Kokan ducation Trust of 44, Jail Road (East), ongri, Bombay 9 (India) and printed . Azad Press, Bombay 3.


## HAJ MABROOR

Haj is the cherished dream of every Muslim, whether he is by means or not. It is a compulsory duty owned to Almighty Allah by those who can afford it financially and are in good health.

Those who are unable to perform it are pardoned as is the Magnanimity of their Lord, and they need not despair; like those who are unable to fast or pay Zakaat.

What are the intending Hajee's priorities?

The Holy Qur'an prescribes essential 'provisions', the most important of which is TAQWAH (God-consciousness).

Of course there are a set of rules to follow just as when performing daily Salaah, but these are mere pre-requisites to the final object: total submission to God Almighty; Taqwah, resulting in the enhancement of spirituality, which, after all, is the sole object of our Ibadah or worship. It is only then, as the Holy Prophet (S.A.W.) has confirmed, that the Pilgrim's sins are cleansed and he is as pure as a new-born child. All else would be a waste of money and effort as another Hadees describes; visitors to Makkah are many, but true Pilgrims are few.

Pious scholars have observed a true test of HAJ MABROOR (accepted by Allah): Refinement in humbleness and righteous deeds.

### THE DIFFERENCE

When the other fellow acts that way, he is rude; when you do it, it is nerves... When he is set in his ways, he's obstinate; When you are, it's firmness... When he dislikes your friends, he's prejudiced; when you dislike his, you are showing that you are a good judge of character... When he is especially polite to somebody, he's toading; When you try the same game, you are using tact... When he takes time to do things, he is slow; When you do, you are deliberate... When he sees flaws in things, he's a crank; When you do, you are discriminating. (Anon)

## اس ماہ کے اوراق



# نقش کوکن


جلد ۲۷ شمارہ ۸ اگست ۱۹۸۸ء



ایڈیٹر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
سب ایڈیٹر: فقیر محمد مستری

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ
۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون :- ۸۶۱۵۷۲ ۸۶۴۹۶۸


بیرون ملک میں ہمارے اعزازی نمائندے

قمر الدین قاضی (کراچی)
ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) | عبدالوہاب پرکار (سعودی عربیہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
سید حسن (جنوبی افریقہ) | شیخ اسماعیل (مشرقی افریقہ)
عبدالرزاق سردار (بحرین)


تاریخ اشاعت یکم اگست ۱۹۸۸ء





ایڈیٹر پرنٹر پبلشر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اجمل پریس بمبئی سے چھپوا کر ۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۹ سے شائع کیا۔ قیمت [illegible]

اداریہ

# گر قبول افتد...

آج سے تیس سال قبل کی ادبی مجلسوں پر طائرانہ نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوگا کہ و کوکنی برادری کے افراد "نہیں" کے برابر ہوا کرتے تھے۔ تعلیمی پسماندگی کا یہ عالم تھا کہ بیشتر کوکنی حضر نہ تو ٹھیک طرح سے اردو بول پاتے تھے نہ لکھ سکتے تھے اور احساس کمتری کا اس قدر شکار تھے کہ بعد خود کو "کوکنی" ظاہر کرنے سے بھی شرماتے تھے لیکن وقت نے کروٹ بدلی۔ احساس کے سوتے پھوٹے، اور ذہنوں کو تعلیم کی روشنی نصیب ہوئی۔ چند حساس دل، پرجوش اور ہمدرد نوجوانوں نے ۱۹۵۶ء میں کو **مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن** "کی بنیاد ڈالی جس کے پرچم تلے کوکنی برادری کے قلم کار حضرات یکجا ہوئے ان سب کی تخلیقات کو منظر عام پر لانے کے لئے **"ماہنامہ نقش کوکن"** جاری کیا گیا۔ اس طرح ادبی محا سے کوکنیوں کا رشتہ جڑا۔ مشاعرے، مذاکرے، سیمی نار، سمپوزیم، مناظرے۔ غرضیکہ ہر علمی، ادبی، تہذ وثقافتی مجلس میں نہ صرف کوکنی حضرات شریک ہونے لگے بلکہ ان کی تخلیقات نثر و نظم کو ارباب نقد و نظر خو سراہنے لگے۔ ایسی قابل قدر نگارشات کو زیور طباعت سے آراستہ کرنا وقت کی ضرورت تھی۔

قابلِ صد مبارکباد ہے **"کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ نیروبی کینیا"** کہ جس کے تحت ا بارہ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ درجن بھر تصانیف صوری اور معنوی ہر دو اعتبار سے قابلِ تحسین ہیں۔ ان میں بہت ساری کتابوں کو مہاراشٹر اردو اکادمی نے گرانقدر انعام سے نوازا ہے۔

اردو کی ترقی، ترویج و اشاعت کی باتیں کرنے والوں کی ہندوستان بھر میں کوئی کمی نہیں ہے عمل کی دنیا خالی خالی ہے۔ اردو والوں نے اردو کو مشاعروں، سیمناروں کی زبان بنا کر رکھ دیا ہے۔ ا مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے اٹھتے ہوئے مثبت قدم نظر نہیں آرہے ہیں۔ ایسے پر آشوب دور میں رہ کر ہمدردانِ اردو جو ٹھوس کام کر رہے ہیں۔ خطۂ کوکن میں اردو کی تاریخ مرتب کی جائے تو اس اشاعت سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا۔

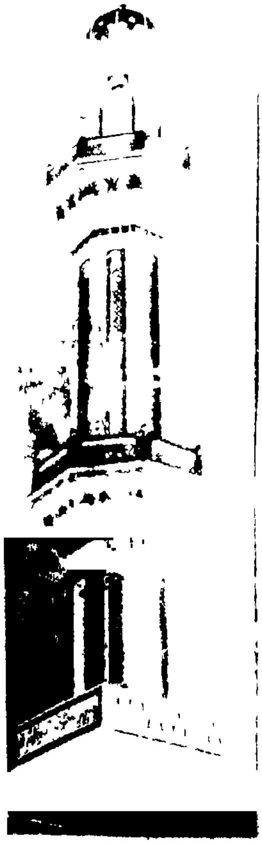
ہم اربابِ کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ نیروبی کو مشورہ ضرور دیں گے کہ وہ سائنس، ٹکنالوجی، ہم ادب، علوم و فنون پر کوکن کے ادبا سے بطور خاص کتابیں لکھوا کر انہیں منظر عام پر لائیں تو یہ اردو پر ا اور احسان ہوگا۔ گر قبول افتد...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ط

(پ۴ آل عمران)

مخلوق پر (مسلمانوں پر) اللہ کے گھر کا حج کرنا لازم ہے، جنھیں وہاں پہنچنے کی قوت ہو۔ اور جو نہ جاوے اور حکم عدولی کرے تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے پرواہ ہے۔



(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا۔)

(اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا۔ پس تم حج کرو۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ۔ (پ۲ سورۃ بقرہ)

حج میں (حالتِ احرام میں) نہ رغبت کرنا عورتوں کی طرف اور نہ جھگڑنا (چاہئے، یہ سب حج میں منع ہے)

## ذکر و فکر — مولانا وحید الدین خان

مریم جمیلہ ایک امریکی نومسلم ہیں۔ وہ آج کل پاکستان میں رہتی ہیں۔ انھوں نے اسلام کے بارے میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا نام یہ ہے: "Islam in Theory and Practice"۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ "اسلام ایک نظریہ، ایک تحریک" کے نام سے پاکستان سے شائع
اس کتاب کا ایک باب "اسلام اور صفائی پسندی" کے بارے میں ہے۔ اس باب کے آغاز میں وہ لکھتی ہیں: "آج مسلمان ممالک بے حد گندگی پا ہے۔ باہر سے آنیوالے لوگ مسلمانوں سے جو نفرت کرتے ہیں اس کی ایک بڑی وجہ یہ گندگی اور غلاظت بھی ہے۔ یہ چیز مسلمانوں کی ساری اور ساکھ پر پانی پھیر دیتی ہے۔ کسی بھی یورپی سیاح سے پوچھئے: دنیائے اسلام کے ملکوں اور عوام کے متعلق اس کا کیا خیال ہے، آپ کو یہ جواب ملے گا: وہ کتنے غلیظ ہیں! افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ان کی یہ نکتہ چینی بسا اوقات اس قدر صحیح ہوتی ہے کہ خود یورپی نژاد نومسلم اس وجہ سے ارتداد کے کنارے پہونچ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر میری ایک بہت اچھی دوست ایک جرمن نومسلم بیگم فاطمہ ہین ہرکا ہیں۔ وہ اور ان کے شوہر ان دنوں ایک مسلمان ملک میں اسلامی زندگی بسر کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے تھے۔ ۱۱ اگست ۱۹۶۲ کو بیگم فاطمہ نے مجھے ایک خط میں
"میرے شوہر اس ملک میں پھیلی ہوئی گندگی سے بیحد متنفر ہو چکے ہیں۔ ان کے دفتر کی دیواریں خصوصاً سیڑھیاں پان کی پیک سے لال سیاہ ہیں۔ لوگ اپنی پتلون کے بٹن باتھ روم میں نہیں، اپنے میز کی طرف واپس آتے ہوئے لگاتے ہیں۔ جس ٹونٹی پر میرے شوہر نماز کیلئے وضو دوسرے لوگ وہاں اپنے مصنوعی دانت صاف کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور پان کی سُرخی سے ارد گرد کی ہر چیز کو لال کر دیتے ہیں۔ اسی دوران جا کر پینے کا پانی بھرتے رہتے ہیں۔ جمعہ کے روز نہا دھو کر اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر مسجد میں آنے کے بجائے گندے اور بدبودار کپڑوں میں ہیں..... پاکستان میں جس قسم کے حالات ہیں ان کے پیش نظر میرے شوہر کی رائے یہ ہے کہ ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی مطلوب ہے تو جلد سے جلد مسلم الگ ہو جانا چاہیئے۔ جرمنی میں وہ اپنی تبلیغی جد و جہد کیلئے کہیں زیادہ مفید ثابت ہو سکیں گے۔"

انھوں نے پاکستان کے مسلم معاشرہ میں بود و باش اختیار کرنے کی سر توڑ کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے اور اگلے سال دونوں میاں بیوی اپنی آبائی لوٹ گئے۔ کس قدر اندوہناک بات ہے۔ آج کے مسلمان ممالک اپنی گندگی کی وجہ سے دنیا بھر میں بدنام ہیں۔ حالانکہ اسلام سے زیادہ کوئی دوسرا مذہب جسم اور ماحول کے پاک ہونے کی ضرورت و اہمیت پر زور نہیں دیتا۔" (صفحہ ۸۴-۸۳)

پاکستان اور دوسرے مسلم ملکوں میں تقریباً نصف صدی سے اسلامی نظام قائم کرنے کا غلغلہ مچا ہوا ہے۔ اس کے باوجود یہ حال ہے کہ آج ایک نومسلم اپنے اسلام کو بچانے کے لئے اسلام پسندوں کے ملک کو چھوڑ کر کفر پسندوں کے ملک میں پناہ لے رہا ہے۔ اس صورتحال کی تمام تر ذمہ داری ان نام نہاد اسلامی قائدین پر ہے جنھوں نے دین میں تحریف کا مجرمانہ فعل انجام دیا۔ قرآن میں اقیموا الدین کا حکم اس معنی میں تھا کہ ہر مسلمان دین پر قائم ہو جائے۔ مگر مصنوعی تعبیرات کے ذریعہ اس کا مفہوم یہ بنا دیا گیا کہ حکمرانوں کے خلاف دین قائم کرو۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر آدمی دوسرے کے خلاف دین کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔ خود اپنی زندگی میں اسکو دین کا پابند ہونے کی کوئی فکر نہیں۔ اسی طرح تمام اسلامی احکام کو [illegible] ضروری کر دیا گیا ہے۔ اس مصنوعی تحریف کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ حکمرانوں کے اوپر دین کو نافذ کرنے کیلئے تو مسلح اقدام تک کی تقریریں کر رہے ہیں اور خود اپنی معمولی اخلاقی آداب کا اہتمام کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھتے۔

مسز احمد رفیعہ کی جانب سے عطیہ

# ایک تاریخی سودا

مہرؔ مہلائی

حضرت صدیق رضہ کے عہدِ خلافت کا ہے ذکر
خشک سالی کی بنا پر تھا پریشانی کا دور
بے سروسامانیاں تھیں خود توکل آفریں
حضرت صدیق رضہ کی پیشین گوئی سچ ہوئی
اک ہزار اونٹ آئے غلہ لیکے ملکِ شام سے
قابلِ تحسین تھا مالک کون؟ ہمت کا دھنی!
پہنچے تجّارِ مدینہ نیّتِ سودا لئے
دس پہ دو سے نفع کی تھی بات دس پر پانچ تک
اس سے زائد فائدہ کی پیشکش ہے میرے پاس
بھلا ایسا کون ہے اور دے رہا ہے اس قدر؟
کون آگے بڑھتا اس سے آگے بڑھنے کے لئے
فی سبیلِ اللہ دیتا ہوں میں یہ غلہ تمام
دینے والوں کو تو یوں اللہ بس، باقی ہوس
ایک پر دس کی طلب اس کو جو دل میں ایک ہے

مطلعِ طیبہ پہ چھایا تھا سحابِ قحط و فکر
آفتوں سے تازہ تر تھا تازہ ایمانی کا دور
غیب سے ساماں ہو جانے کا تھا پختہ یقیں
جذبۂ صبر و رضا کی اشک شوئی سچ ہوئی
رستگاری سب کو دینے قحط کے آلام سے
جامع القرآن، ذوالنورین، عثمانِ غنی رضہ
اور اُدھر دل میں کوئی ماہیتِ سودا لئے
عزمِ عثمان رضہ پر مگر آئی نہ کوئی آنچ تک
چھا گیا چہروں پہ سب کے اس خبر سے رنگِ یاس
بولے عثمان رضہ دے رہا ہے وہ تو دس دس ایک پر
کہہ دیا ان سے گواہِ بیع رہنے کے لئے
حشر کا سودا ہے پختہ، دہر کا سودا ہے خام
وعدہ برحق ہے پھر بھی ایک کے بدلے میں دس
یہ ثبوت اس کا ہے وہ حد سے زیادہ نیک ہے

مہرؔ اس ایثار اور ایمان کا فقدان ہے
وادیٔ حق اس لئے سرچشمۂ بطلان ہے

۱؎ حضرت عثمان غنی رضہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

مرتب
## غ - غ

ہم میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے لوگ موجود ہیں جو پرانی بیہودہ رسموں کو بُرا جانتے ہیں۔ شادی اور غمی میں جو بیدریغ روپیہ صرف ہوتا ہے اس کو محض فضول اور لغو اور گناہ اور معصیت سمجھتے ہیں۔ جو لوگ ایسے موقعوں پر سودی روپیہ قرض لے کر خرچ کرتے ہیں، ان پر نہایت افسوس کے ساتھ ہاتھ ملتے ہیں مگر جب ویسا ہی موقع خود ان کو پیش آتا ہے تو آنکھیں بند کر کے اسی اندھے کنوئیں میں خود آپ بھی کود پڑتے ہیں جس میں اوروں کو گرتے دیکھ کر افسوس کرتے تھے۔

## حالی

"نسلی اور اعتقادی اختلافات میں تنگ نظری اور تعصب نے مسلمانوں کو تباہ کر دیا۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو تنگ نظری چھوڑ دو۔ تنگ نظری چھوڑنے سے سب اختلافات مٹ سکتے ہیں۔"

"ہر ہندوستانی مسلمان کا فرض ہے کہ ذات پات کی لعنت کو یکسر ترک کر دے۔ آپ کی ذات صرف اسلام ہے۔"

## ڈاکٹر علامہ اقبال

اب نئے دور نے جنم لیا ہے۔ نئے حالات کے ساتھ نئے خیالات امنڈتے چلے آ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی نئی نئی مصیبتیں اور آفتیں بھی ہمارے سر پر کھڑی ہیں ان مصیبتوں کے ٹالنے اور ان آفتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں طرح طرح کی قربانیاں اور طرح طرح کی جدوجہد کی ضرورت ہے اور اس جدوجہد کے لیے نئے آلات اور حکمتوں کی ضرورت ہے۔

## مولانا عبداﷲ

"جن لوگوں نے مردم آزاری بہت کی ہے۔ ا... ستایا ہے۔ ان کے ساتھ نا انصافی کی ہے۔ ظلم کیا ہے۔ لو... حق مارا ہے۔ غریبوں اور سائلوں اور غرض مندوں کو د... ہے۔ بزرگوں کے ساتھ گستاخی کی ہے۔ محسنوں کو آنکھیں د... ہیں۔ فریب، ریاکاری اور حرص و حسد کو شعار بنا لیا ہے انھیں... سے زیادہ ڈر لگتا ہے وہ سمجھتے ہیں یہ ساری خود غرضیا... آزاریاں، حرص و فریب ان کو سانپ کی طرح ڈسیں گے رگ رگ میں سرایت کر جائے گا معلوم ہو گا کہ جسم پھٹا... ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرا جا رہا ہے ان کا نامۂ اعمال جب... پیش ہو گا وہ شرم سے پانی پانی ہو جائیں گے وہ چاہتے... تلافیٔ مافات کا موقع مل جائے وہ اپنی جفاؤں کو مظلوموں... کرا لیں۔ گناہوں سے توبہ کر لیں اور پاک و صاف زندگی گذار... تو ہماری زندگی کی بناوٹ ایسی ہے کہ موقع ملتا ہی نہیں۔ ... ایک بار آ گئی وہ کبھی لوٹ کر نہیں آتی۔ زندگی کو ایک سفر جا... اسٹیشن جیسے گاڑی چھوڑ چکی۔ ہے دوڑ کر گاڑی کو نہیں پکڑ سکا... حال موقع کا ہے ایک بار ایک موقع ہاتھ سے گیا پھر ہاتھ نہیں... جا ہے زندگی بھر حسرت میں ہاتھ ملتے رہیں اور اگر کسی کو... ...لی گئی تو وہ اپنے دیرینہ مشاغل میں لگ جاتا ہے۔ کفا... تلافی کا خیال بھی اس کے دامنِ دل کو نہیں چھوتا۔ اسی... معتبر نہیں ہے جو اس وقت کی جائے جب انسان زندگی... ہو رہا ہے اس توبہ کا وزن ہی کیا جو مجاہدہ اور ضبط کی تڑاذ دینے...

## سید حا...

# نوادرات

## نوواردِ عامی کے قلم سے

صنعتی تہذیب کے ارتقا اور انقلاب نے طبی علم و فن کو حیرت انگیز بلندی پر چڑھا کھڑا کر دیا ہے۔ مغربی ممالک اور امریکہ میں نئے امراض کی تشخیص کے ایسے طریقے اور آلات ایجاد کئے گئے ہیں کہ طبیب یا ڈاکٹر کو مرض کی تشخیص پر ذرہ برابر سوچ بچار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ساتھ ہی بیشتر امراض کے لئے نہایت ہی موثر اور زود اثر دوائیاں بھی ایجاد کی گئی ہیں۔ فن جراحی بھی انسانی جسم کے ہر حصہ پر اپنی فرمانروائی کرنے پر کامیاب ہو چکا ہے۔ صرف روح کی تخلیق پر انسانی علم نے اپنے عاجزی کا اعتراف کیا ہے۔ بہت سے امراض کی تشخیص نئے سائنٹفک اور برقی آلات کی مدد سے نہایت کامیابی کے ساتھ صحیح اور غلطی سے مبرا کی جا رہی ہے۔ ان آلات اور طریقہ تشخیص کو کام میں لانے کے لئے فن طب کی معتدبہ مہارت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ طبی تحقیق اور انکشافات نے ایسی ایسی دوائیاں بھی ایجاد کی ہیں کہ بیشتر جسمانی امراض پر فوراً قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور ان کا استعمال غیر ترقی یافتہ اور پسماندہ ممالک پر بھی سرعت سے بڑھتا جا رہا ہے۔

بایں ہمہ انسانی امراض کی تعداد اور شدت پر اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اس صدی کے نئے نئے سائنس کے انکشافات اور طبی تحقیقات کے باوجود انسانیت امراض کے مہلک اور تکلیف دہ نتائج سے خلاصی پاتا تو درکنار مزید صعوبتوں پر گرفتار ہوتے جا رہی ہے۔ انسان کی صحت کا معیار پہلے کے نسبت گھٹتا جا رہا ہے۔ دوائیوں کے کثرت استعمال، جسم کے اعضا پر ڈاکٹروں کا نجاری کا کرتب اور صنعتی تہذیب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے انسان کو جس ہیجان انگیز بحران سے مستقل طور پر گزرنا پڑتا ہے ان سب کے نتیجہ پر انسان کو بہت سے اعصابی امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور مجموعی طور پر انسان اپنی اس متاع عزیز یعنی صحت کے حاصل کرنے اور اس کو بحال رکھنے میں ناکام ہوتا جا رہا ہے۔ اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے یہ ازبس ضروری ہے ہر انسان حفظان صحت کے بنیادی اصول کی پابندی اپنے اوپر لازم کر دے اور جب بھی اس کو جسمانی درد یا تکلیف سے دوچار ہونا پڑے تو اس کو کچھ عرصے کے لئے برداشت کرنے کی عادت ڈالے تاکہ فیاض قدرت نے بخشے ہوئے

اگست شمیم

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

جسمانی ساخت کے دافع نظام کو اپنی عمل پذیری کا موقع ملے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس بات کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے اور طب کے علم و فن کے چوٹی کے ماہرین مریضوں خصوصاً اعصابی امراض کے مریضوں کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ انسانی جسم کی ساخت اور ڈھانچہ قدرت نے کچھ ایسا بنایا ہے کہ طبعاً وہ بہت سے امراض کو بغیر کسی بیرونی اعانت کے ابتدا ہی میں دفع کر سکتا ہے البتہ اس کے لئے کچھ صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ بڑے بڑے قابل اور ماہر ڈاکٹر اعصابی امراض کو دفع کرنے کے لئے دوائیاں انجکشن سرجری وغیرہ روایتی علاج کے طریقوں کو ترک کرتے ہوئے مریض کو مناسب جسمانی ورزش اور خوراک کے استعمال پر زیادہ زور دیتے ہیں اس طریقۂ علاج کو لوگوں پر رائج اور مقبول کرنے کے لئے اس موضوع پر اچھی اچھی کتابیں عام فہم زبان میں لکھ کر اس کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس قسم کی ایک کتاب امریکہ کے دو مشہور خاتون ڈاکٹروں نے لکھی ہے۔ اس کتاب کا نام آپ کے دافع نظام (جسمانی) کا تجزیہ

UNDER STANDING YOUR LMMUNE SYSTEM

ہے۔ ان ہی ایک امریکہ کی مشہور طبی مصنف ایو پاٹس MIRS EVE POTLS ہیں۔ اور دوسری ییال YALE یونیورسٹی کے سرطان CANEER کے تحقیقاتی مرکز کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر میں ان کا نام میریون موررا MISS MARCON MORRA یہ کتاب دی ہارسٹ کارپوریشن ١٧٩٠ ابراڈوے نیویارک ١٠٠١٩٠ ...RSH CORPORATION-179 BROADWAY نے پہلی مرتبہ جون سنہ ١٩٨٤ میں شائع کی ہے انہوں نے اس کے قبل ایک طبی کتاب بنام سرطان کے معالجہ کے لئے حقیقت پسندانہ متبادل طور طریقے

...ALISTIC ALTERNATIVES IN CANCER TREATMENT

بھی لکھی ہے جو نہایت ہی مقبول ہوئی۔

انگریزی خوان قارئین کے لئے آپ کے دافع نظام (جسمانی) کا تجزیہ کا مطالعہ نہایت ہی سودمند ثابت ہوگا۔ مذکورہ کتاب میں مصنفین نے ایک چارٹ دیا ہے جس کی رو سے ہر قاری اپنی صحتمندی یا اسکی کمی کا تعین کر سکتا ہے۔ یہ چارٹ قارئین نقش کوکن کے استفادہ کے لئے یہاں پر ترجمہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

آپ کے نمبر کا مجموعہ ٣٥ - ٣٠ ہونے پر

آپ نہایت ہی اچھے ہیں۔ اپنی اچھی عادتوں کو برقرار رکھئے

آپ کے نمبر کا مجموعہ ٣٠ - ٢٠ ہونے پر

آپ راہ کے بیچ میں ہیں۔ اپنی ان عادتوں کو پرکھئے جو آپ بدل سکیں

آپ کے نمبر کا مجموعہ ٢٠ سے کم ہونے پر

آپ کو اپنی زندگی کی وضع و ترکیب سنگین طریقے پر سوچنا چاہئے! ہر ممکن تبدیلی عمل میں لانی چاہئے۔

کمت شت

# آپ کا دافع نظام کس قدر قوی ہے

| بیان | آپ کے جوابات ہاں | آپ کے جوابات نہیں | جوابات کے نمبر ہاں | جوابات کے نمبر نہیں | آپ کے نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| . میں ایسے خاندان کا فرد ہوں جن کے اعصاب توانا تھے کم سے کم ایک مورث اور مورثِ اعلیٰ اسّی سال یا اس سے زائد زندہ رہے۔ | | | +1 | | |
| ۱ - مجھ کو ایک مہینے کے زائد عرصہ کے لئے چھاتی سے دودھ پلایا گیا۔ | | | +1 | | |
| ۲ - مجھ کو کبھی تحذیر ANAES THESIR یا سن نہیں کیا گیا | | | +1 | | |
| ۴ - پچھلے دو سالوں میں مجھ کو شدید ضرب (جسمانی) لگی تھی | | | | +1 | |
| ۵ - میں ~~MONONUCLEUS~~ کا شکار رہا تھا | | | | +1 | |
| ۶ - میری نلی یا کوئی رگ نکالی نہیں گئی ہے۔ | | | +1 | | |
| ۷ - میری عمر ۵۰ سال سے زائد ہے | | | | +1 | |
| ۸ - میں ایکس رے (X-RAY) لینے میں متردد رہتا ہوں | | | +1 | | |
| ۹ - میری عمر ۱۰ سے ۱۹ سال یا پچاس سے زائد ہے اور | | | | +1 | |
| گذشتہ سال ایکس رے (X-RAY) لے چکا ہوں | | | | +1 | |
| ۱۰ - میں اپنے آپ کو کام سے بیشتر حد سے تھکا دیتا ہوں | | | | +1 | |
| ۱۱ - میں مستقل کشمکش میں رہتا ہوں | | | | +1 | |
| ۱۲ - میں ہمیشہ مثبت کیفیت اختیار کرتا ہوں اور اپنے آپ کو نہایت صحت مند تصور کرتا ہوں۔ | | | +1 | | |
| ۱۲ - میں اپنے بارے میں اچھی شبیہ (~~IMAGE~~) رکھتا ہوں | | | +1 | | |
| ۱۴ - میرا لوگوں سے دیرینہ اچھا میل جول ہے | | | +1 | | |
| ۱۵ - میں بہت لوگوں سے بیر رکھتا ہوں | | | | +1 | |
| ۱۶ - مجھ کو زندگی میں محبت آگیں اور دھیان رکھنے والے لوگ میسا ہیں۔ | | | +1 | | |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷۔ میں صحت بخش اور مقوی غذا کھاتا ہوں | | | +1 | | |
| ۱۸۔ میں گوشت، دودھ اور اس سے بنی ہوئی چیزیں، آئس کریم، تلی ہوئی غذائیں اور نمکین ناشتہ کی چیزیں زیادہ کھاتا ہوں۔ | | | | +1 | |
| ۱۹۔ میں بھاپ سے پکی ہوئی، ابلی ہوئی، دھیمی آنچ میں پکی ہوئی اور تنور میں بھنی ہوئی غذائیں زیادہ کھاتا ہوں۔ | | | +1 | | |
| ۲۰۔ میں کوئلے پر سیخ کیا ہوا یا بریاں کیا ہوا گوشت زیادہ پسند کرتا ہوں | | | | +1 | |
| ۲۱۔ میں قبض معدہ میں اکثر مبتلا رہتا ہوں | | | | +1 | |
| ۲۲۔ میں اپنی غذا میں وٹامن کا اضافہ کرتے رہتا ہوں | | | +1 | | |

ان برگزیدہ مصنفین نے مذکورہ کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اس قدرتی پیچیدہ نظام (یعنی انسانی جسم کا دافع نظام) میں فروگذاشت اور غلط اندازوں کے امکانات بہت زیادہ ہیں جو ایک وسیع پیکروں پر محیط ہے۔ ان نظام پر ایک یا زیادہ اجزائے ترکیبی کی کمی حفاظتی نقدان کو جنم دیتی ہے۔ جب خلیے بے ضابطہ طور پر بڑھ جاتے ہیں تو حفاظتی فقدان کی بے ترتیبیاں سیر حاصل طریقے پر رونما ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب خلیوں کے توازن میں رخنہ پیدا ہوتا ہے تو حفاظتی (دافع) نظام کی بے ترتیبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ دافع مضرت اجزاء جو جسم میں موجود ہوں یا داخل کئے جائیں ان کے تفاعل اور باہمی ٹکراؤ سے پیدا ہونے والے گھپود کو صحیح طریقے سے جسم سے دور نہیں کیا جائے تو پرپیچ حفاظتی نظام کے امراض وقوع پذیر ہوتے ہیں جب جسم دافع مضرت اجزاء (جن کا دائرہ عمل جسم ہی ہوتا ہے) کو پیدا کرتا ہے تو خود حفاظتی نظام کی بے عملیاں (بیماریاں) رونما ہوتی ہیں۔ اور زودحسی ALLERGY بھی نتیجہ ہوتی

ہے۔ حفاظتی نظام کا باطل انتباہ (خطرے کی گھنٹی) کو کرنے کا۔

حفاظتی نظام میں ایک یا زیادہ اجزائے ترکیبی کی کمی واقع ہونے کی صورت میں حفاظتی نظام نادرست طریقے پر کام کرنے لگتا ہے۔ یہ موروثی صورتِ حال ہو سکتی ہے یا انفلوئنزا MONONUCLEOSIS یا MEASLES کے جراثیم کا سرایت کا نتیجہ ہو سکتی ہے کے ضمنی اثرات۔ خون کی منتقلی TRANSFER اور تخدیر یا سن کرنے کے عمل ESTHESIA ۔ سے حفاظتی نظام کے ساخت پر خرابی پیدا ہوتی ہے تغذیہ NOURISHMENT شدید صعوبت یا کشمکش اور ماحول کے عاملوں کو بھی اس میں دخل۔

## یاد دہانی

آپ کی ارسال کی ہوئی کوئی خبر اگر اشاعت سے رہ گئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ ادارہ تک نہیں پہنچی ہے۔ فوراً یاد دہانی کرولیں

# ڈاکٹر یونس اگاسکر اور بے چہرہ شام

انجم عباسی

ڈاکٹر یونس اگاسکر مراٹھی تراجم اور تحقیق و تنقید میں ایک اہم اور معتبر نام ہے۔ دس سال پہلے ڈاکٹر صاحب نے مراٹھی ادب کی ہر صنف کو "کھنگال کر" اردو قارئین کی خدمت میں ایک کتاب پیش کی تھی "مراٹھی ادب کا مطالعہ" جس میں مراٹھی ادب کے بے پایاں سمندر کو صرف ۱۴۰ صفحات میں پیش کر کے ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اپنی تحقیق و جستجو کا عرق نچوڑا تھا بلکہ اس دشت خار زار میں یک گونہ استقلال سے پیش قدمی فرما کر ایک مثال قائم کی تھی۔ اس کتاب پر ڈاکٹر صاحب کو کئی اکادمیوں نے ایوارڈ سے نوازا مگر پھر بھی ــ "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"، والی بات رہی۔

اس بار ڈاکٹر یونس اگاسکر صاحب نے مراٹھی کے نئے افسانے کی سوغات اردو والوں کی خدمت میں پیش کی ہے۔ بے چہرہ شام میں ایک درجن افسانے شامل ہیں اور سارے افسانے ۱۹۴۰ء سے ۱۹۷۰ء کے درمیان لکھے گئے ہیں جو مراٹھی میں نئے افسانے کے رجحان سے تعلق رکھتے ہیں۔ نئے افسانہ نگاروں کے انتخاب میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جو افسانہ نگار نئی کہانی کے اہم ستون سمجھے جاتے ہیں مثلاً گنگادھر گاڈگل، اروند گوکھلے، پرشوتم بھاسکر بھاوے، وینکٹیش ماڈگولکر، دھومنگیش کرنک، نارائن گنیش گورے، اور ش نا نوورے وغیرہ کی کہانیاں اس مجموعے میں شامل ہیں۔ اس کتاب میں ایک طویل مقدمہ بھی شامل ہے جس میں نئی مراٹھی کہانی کے آغاز و ارتقا کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کی فنی اور نظری اساس سے اردو والوں کو روشناس کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اردو والے اپنے افسانوں کے ادبی اور فنی ارتقا کا موازنہ ہندوستان کی ایک ترقی یافتہ زبان کے افسانوں کے معیار سے کر سکیں گے۔ یہ مقدمہ ڈاکٹر یونس اگاسکر کے مراٹھی افسانوں کے عمیق مطالعے اور ان کے تنقیدی بصیرت کی غمازی کرتا ہے۔ یہ مقدمہ لکھ کر انھوں نے اردو قارئین کے لیے مراٹھی کہانی کے سمجھنے اور پرکھنے میں کافی آسانیاں پیدا کی ہیں۔

"بے چہرہ شام" یہ مجموعہ مراٹھی کی نئی کہانی کے محرک گنگادھر گاڈگل کی کہانی "بے چہرہ شام" سے معنون جو اس مجموعے کا پہلا افسانہ ہے۔ شہری ماحول میں انسانی زندگی کی بے معنویت پر گاڈگل کی یہ کہانی مراٹھی کے نئے افسانے کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جس میں انسان اپنا تشخص بمبئی کی مشینی اور صنعتی زندگی کے ہاتھوں کھو دیتا ہے اس حقیقت کی خوبصورت انداز میں عکاسی کی گئی ہے۔ اسی مجموعے میں ان کا دوسرا مشہور افسانہ "کچھ تلخ کچھ شیریں" متوسط طبقے کے ایک خاندان کی روز مرہ زندگی کا کھٹا میٹھا نفسیاتی مطالعہ ہے جو گاڈگل کے فن کا بہترین نمونہ ہے۔

"بے چہرہ شام" اس خوبصورت مجموعے کی دوسری کہانی ہے "منجولا" جو مراٹھی کے دوسرے نامور افسانہ نگار اروند گوکھلے کا ایک شاہکار ہے۔ اس افسانے کی بدولت اروند گوکھلے کو ہندوستان اور بیرون ہند کے جدید کہانی کاروں میں نمایاں مقام حاصل ہوا ہے "منجولا" کہانی کا انگریزی کے علاوہ یورپ کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ شہروں کی میکانکی زندگی میں عورت اپنے احساسات کو جس قدر مجروح ہوتے دیکھتی ہے اور کیڑے مکوڑے کی طرح چاروں اور پھیلی ہوئی ماحول کی حیوانیت کو روکنے اور جنسی تقدس کو بچانے کی کوشش میں سرگرداں رہتی ہے اسے بھرپور تاثر آفرینی کے ساتھ "منجولا" میں پیش کیا ہے ہندوستان کی جدید عورت جو مرد کے شانہ بشانہ زندگی کے میدان میں جد وجہد کر رہی ہے وہ مرد سے کیا چاہتی ہے؟ اس کا جواب منجولا کی زبان میں سنئے۔

"میرے تصورات بالکل الگ، ایک دم مختلف ہیں۔ دوست یار و ہم سرور ہو، جسم کھلا کھلا ہو، صاف ستھرا اور خوبصورت ماحول ہو تو میرے جذبات پھلتے پھولتے ہیں۔ یہاں آس پاس شور، آمد و رفت جاری رہتی ہے رونا، چلانا، گالم گلوچ سنکر طبیعت مالش کرنے لگتی ہے پسینہ بہتا رہتا ہے، پستو کاٹتے رہتے ہیں۔ بدن چور اور سر بھاری رہتا ہے .... جسم آمادہ نہیں ہوتا۔ چاروں طرف یہ عمل گھناؤنا روپ لیتا جا رہا ہے حیوانوں کی طرح، لیکن مجھے حیوان نہیں بننا ہے۔ میں اپنے جذبات اپنے خواہشات کی حفاظت کرتی ہوں۔ انھیں پوتر مانتی ہوں کم از کم اس تحفظ سے تو مجھے محروم نہ کرو۔ مجھے بے عزت نہ کرو، خدا کے لیے مجھے بے عزت نہ کرو۔"

"مُوہ، پٹ بجا بجاوے کے جادو آفریں قلم کا نتیجہ ہے جو رومانیت سے مملو ہے مگر ہوس اور جنسی درندگی سے مبرا ہے۔ بجاوے کا یہ افسانہ ان کے بہترین افسانوں میں سے ایک ہے۔ وینکٹیش ماڈگول کر کے افسانہ "ٹکراؤ" میں دیہی سماج اپنی ساری جزئیات کے ساتھ جلوہ گر ہے دیہی سماج اور کرداروں کو اپنے افسانوں میں دیہی زبان اور مقامی بولی کے استعمال کے ساتھ پیش کرنے میں وہ کافی مہارت رکھتے ہیں۔ مدھو منگیش کرنک بھی دیہی سماج کی عکاسی میں غیر معمولی عبور رکھتے ہیں۔ اپنے افسانوں میں انھوں نے پسماندہ طبقے کے معاشی و معاشرتی مسائل کی بھرپور نمائندگی کی ہے۔ دھرم اور پڑاؤ، ان کے انفرادی اسلوب اور رنگ کے عمدہ نمونے ہیں۔

ٹی۔ نانورے کے دو افسانے اس مجموعے میں شامل ہیں۔ ان کی طرزِ نگارش کافی دلکش ہے "اِن میلے میں" کی رومانیت کافی متاثر کرتی ہے ---- "اس وقت تک اس کے جسم کے تمنّا میں نسیم شباب جو پھول کھلا چکی تھی ان سے وہ بے خبر تھی لیکن جب وشرام نے بھی آ قریب کر لیا اور لمس کی تتلیوں کے ذریعے ان پھولوں کی موجودگی کا احساس دلایا تو وہ چونک پڑی۔

اِن افسانوں کے علاوہ بقیہ افسانے بھی اپنے اچھوتے اندازِ بیان، طرزِ فکر اور متنوع موضوعات کے سبب کافی دلپذیر ہیں۔ اب رہی ترجمے کی زبان کی۔ تو ڈاکٹر

# امید کی کرن

قاضی محمود حسن (واشی ، نئی بمبئی)

پوسٹ مین کو اپنے گھر کی طرف آتا دیکھ کر زاہد
، باچھیں کھل گئیں اس کی مایوس آنکھوں کی چمک آ گئی وہ
ے اختیار خوشی کے مارے دوڑ کر پوسٹ مین سے اپنا لفافہ
ینے لگا۔ جس "کال" کا وہ بے چینی سے منتظر تھا شاید وہی کال
یڈ پوسٹ مین لایا ہوگا۔

زاہد ایک تعلیم یافتہ ، بے روزگار ، غریب نوجوان
ا۔ بڑی محنت و جد و جہد سے اس نے بی اے کی ڈگری
ل کی تھی مگر قسمت کی ستم ظریفی کہ ہزار کوششوں کے
جود اب تک اسے نوکری نہیں مل سکی تھی۔ کئی جگہوں پر عرضیے
ے۔ کتنی جگہوں پر انٹرویوز ہوئے مگر ہر کوشش ناکام ثابت
ی وہ اور اس کی غریب بیوہ ماں آس لگائے بیٹھے تھے
، مایوسی میں گذر رہے تھے۔

مگر اب کی بار اسے سو فیصد کامیابی کی امید تھی
اس کا تحریری امتحان ، زبانی امتحان اور انٹرویوز سب
ی اور اچھے ہوئے تھے۔ پرسنل افیسر کا رویہ بھی اس نے
ینان بخش محسوس کیا تھا۔

زاہد نے زور سے اپنی ماں کو آواز دی جو بیچاری
ب پیٹ کی آگ بجھانے چولہا جلا رہی تھی۔

" امی جان جلدی سے پوسٹ مین چاچا کا منہ میٹھا
یے۔ وہ میرا "کال" لائے ہیں" یہ لفافہ اسی کمپنی کا تھا۔
زاہد کی ماں خوشی خوشی گڑ کی ایک ڈلیا لئے باہر آئی
اس نے گڑ کا ٹکڑا پوسٹ مین چاچا کے منہ میں شکرانہ انداز
سے ٹھونستے ہوئے بیقراری سے زاہد سے کہا۔

" بیٹا زاہد یوں ہی لفافہ لئے ہاتھ میں لیے رہو گے
یا کھول کر پڑھو گے بھی کہ کیا لکھا ہے۔

زاہد نے بھی جھپٹ کر جلدی جلدی لفافہ چاک کیا اور
پڑھنے لگا۔ لکھا تھا۔

ڈیر مسٹر زاہد صاحب !

تمام امیدواروں میں آپ ہمارے ٹسٹ میں اول نمبر سے
کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ کی تعلیمی قابلیت اور ذہنی صلاحیت
بھی ہمارے مطلوبہ خانوں میں فٹ بیٹھتی ہیں مگر آپ کو یہ معلوم
کرتے ہوئے ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ فی الحال ہماری نئی برانچ
کا پروگرام ملتوی ہو جانے کی وجہ سے ہم آپ کو کام نہیں دے سکتے

معذرت کے ساتھ

پرسنل آفیسر

زاہد کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ ماں نے اس کا چہرہ
بھانپ لیا اور رحم دل پوسٹ مین چاچا کو منہ میں گڑ کی مٹھاس
کی جگہ گڑ کی کڑواہٹ محسوس ہونے لگی۔

## مضمون نگار حضرات سے ....

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمائیے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے۔

ادارہ

# کچھ درد آشنا کے بارے میں

میمونہ علی (کویت)

"درد آشنا" کے خالق کو آپ سب عبداللہ ساجد کے نام سے جانتے ہیں۔ کویت کے حلقۂ ادب میں ساجد صاحب بہت مشہور رہیں۔ مشاعروں میں بہت کامیاب و مقبول ہوتے ہیں۔ تحت اللفظ میں پڑھتے ہیں اور محفل پر چھا جاتے ہیں۔ سرزمین کوکن کے اس شاعر نے اپنی ابتدائی تعلیم نیشنل ہائی اسکول داپولی سے حاصل کی اور یہیں جماعتِ نہم سے شاعری کا آغاز ہوا۔ پہلی غزل پر جناب شاکر بانکوٹی سے اصلاح لی تھی لیکن اس کے بعد پھر کسی سے اصلاح نہیں لی۔ اسمٰعیل یوسف کالج جوگیشوری سے بی۔ ایس۔ سی کیا کالج میں طرحی مشاعرے میں پہلی بار شرکت کی اور اول انعام کے مستحق قرار دیئے گئے۔ یہ شاندار حوصلہ افزائی فن کو نکھارنے میں معاون ثابت ہوئی۔ ساجد صاحب نے جب شعر گوئی کی ابتدا کی تو ادبی حلقوں میں ساحر، فیض جاں نثار اختر، اور احسان دانش نوجوانوں کے مقبول اور پسندیدہ شاعر تھے۔ ساجد صاحب ابتدا میں ان ہی شاعروں سے متاثر ہوئے۔ ان کی ابتدائی نظموں میں ساحر کے اسلوب کی گہری چھاپ ہے جیسے "غمِ فراق" اور "اجتناب"

جس طرح ساحر نے رومانی شاعر ہونے کے باوجود



جناب عبداللہ ساجد

لوگوں کو عزم جواں بخشا۔ ان کے دکھ سکھ کو اپنے اندر جذ
کیا۔ اسی طرح ان کے یہاں بھی صرف اپنے ہی نہیں د
پر بسنے والے ہر انسان کے غم ملتے ہیں ؎

میرے افسانۂ غم میں ہر اک کا قصۂ غم ہے
میں اپنی بات کیا اک انجمن کی بات کرتا ہوں

شاعر ایک عام انسان سے زیادہ حساس ہ
اس کے تخیل میں ایک الگ دنیا آباد ہوتی ہے لیکن
جہدِ حیات میں جب حقیقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے
کو یہ دنیا بہت مختلف نظر آتی ہے اور کبھی کبھی آلا
سے تنگ آ کر اور احساسِ تشنگی سے گھبرا کر شاعر
اٹھتا ہے۔

آ کسی دیوار سے سر پھوڑ کے رو لیں
ماحول بڑی دیر سے محرومِ نوا ہے

لیکن یہ تھکن وقتی ہے۔ شاعر یہیں سے عزم جوان
...را ٹھتا ہے۔ غم سے ہارنا اس نے نہیں سیکھا۔ اپنے
...ں کو چھپا کر ہمت سے مسکرانے کا سلیقہ اسے آتا ہے۔

زندگانی سنوارنے کے لئے
تلخیٔ رنج و غم مٹاتا ہوں
لوگ بیزار ہیں زمانے سے
میں زمانے سے مسکراتا ہوں

ان کی مسکراہٹ ان کی شخصیت میں بہت
...ں مقام رکھتی ہے۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملنا
...کا شیوہ ہے۔ لیکن اس مسکراہٹ میں زمانہ پر چوٹ
...دہ ہوتی ہے۔ اطمینان کی جھلک کم ... لبوں پر ہمیشہ
...راہٹ اور آنکھیں شکوہ کناں۔

ملا زندگی میں مجھ کو نہ سکونِ قلب ساجد
کئی دکھ جہاں میں جھیلے کئی بارِ غم اٹھائے

ساجد صاحب انتہائی خوش اخلاق اور ملنسار ہیں
...احباب میں ہر دلعزیز، بچوں کے شفیق باپ اور اپنی
...یکِ حیات کے معاون، مددگار اور رجیون ساتھی۔

ان کا مجموعۂ کلام "درد آشنا" نظموں اور
...ں پر مشتمل ہے۔ نظم "عکس میں ڈھالو" بہت پیاری
لاجواب ہے۔ ان کے یہاں نادر تشبیہات کا استعمال
...در خوبصورتی سے کیا گیا ہے کہ دل و دماغ پر وجد
...ں ہوتا ہے۔

کوئی بادل کا ٹکڑا چاند کو چھو کر گذرتا ہے
تو لگتا ہے کہ تم آنچل میں اپنا منہ چھپاتی ہے

...نامہ نقش کوکن ممبئی

بھول جاتا مجھے ممکن ہے غمِ ہائے حبیب
شرط یہ ہے نظر آئے نہ مجھے روئے قمر

رومانی نظموں سے قطعِ نظر "وقت کی آواز" بھی
بہت جامع نظم ہے۔ یہ ہمیں جھنجھوڑتی ہے۔ خوابِ غفلت
سے جگاتی ہے۔ ان کے کلام میں غمِ ذات ہی نہیں غمِ کائنات
بھی شامل ہے۔ ۱۹۶۸ میں کوئنا کے زلزلے نے جو قیامت
برپا کی تھی۔ اس کا حال بزبانِ شاعر ملاحظہ ہو ـــ

اس طرح سے زمیں نے کروٹ لی
ہوگئی ہے اتھل پتھل دھرتی
جل گئے سب بہار کے سپنے
صرف سپنوں کی راکھ باقی ہے

ان کی آزاد نظمیں بھی بہت متاثر کرتی ہیں
جیسے "پہلا سفر" اور "زندہ لاش"، "سوچ رہا ہوں"
"شاہکار" وغیرہ۔ ساجد صاحب ایک فطری شاعر ہیں
زبان سادہ ہے۔ عام فہم و شیریں ہے۔ کلام میں گہرائی اور
دلکشی ہے۔ ان کی شاعری کا لہجہ نرم و نازک ہے۔ الفاظ ترنم خیز
ہیں۔ غزل ہو یا نظم۔ وہ اپنے دل کی بات ہمیشہ بڑی نرمی
سہولت اور روانی سے کہہ دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ساحر
کی شاعری کا مقام لوگوں کی روح اور تاریخ کی رگوں کا
حد ہے۔ خدا کرے یہ بات ساجد صاحب بھی صادق آئے
ان کی شاعری نے اب نیا موڑ لیا ہے اور اب قطعات
کی طرف زیادہ مائل ہے

ہر شخص اس زمانے میں تصویرِ یاس ہے — خوشیوں کی انجمن میں ہر اک دل اداس ہے
ساجد میں زندگی کی دعا کیسے مانگتا — لاشوں کا اک ہجوم مرے آس پاس ہے

اگست ۸۳ء

ہر انسان کے جسم کے مختلف حصوں پر تل ہوتے ہیں اور انسان کو ان کے بارے میں بڑی فکر و تشویش ہوتی ہے تو آیئے پڑھیے کہ وہ تل آپ کو کیا بتا رہے ہیں۔

**آنکھوں پر تل:** صلاحیتوں پر غربت کا سایہ رہتا ہے۔ اگر آنکھ کے سرے پر ہو تو ایسا شخص ایماندار اور قابل بھروسہ ہوتا ہے اسے شفقت کا رویہ بڑھانے اور محبت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

**انگلیوں پر تل:** کسی بھی انگلی پر بے ایمانی کی علامت ہے ایسا شخص کام چور ہوتا ہے اور دشواریوں سے آنکھیں چراتا ہے۔

**بازوؤں پر تل:** اگر مرد ہے تو خوش اخلاق ہونے کی علامت ہے ایسا شخص محنتی اور اچھے تعلقات رکھنے والا ہوتا ہے اگر یہی تل کہنیوں کے نزدیک ہو تو ایسے شخص کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے خاصی جد و جہد کرنی پڑتی ہیں۔ عورتوں میں بھی یہی خصوصیات ہوتی ہیں مگر وہ اپنے پیشے میں دشواری کا شکار رہتی ہیں۔

**بغل میں تل:** بائیں بازو کے تلے ہو تو بچپن میں شدید مصائب کا سامنا رہتا ہے مگر مستقبل بے شک تابناک رہتا ہے۔ دائیں بازو کے تلے ہو تو مستقبل میں چوکس اور ہوشیار رہنا پڑتا ہے تاکہ مستقبل کی دشواریوں سے نپٹ سکے۔

**ایڑی پر تل:** دماغی اور جسمانی طور پر بے حد

(بقیہ صفحہ ۸۸ پر)

علم ۔ روشنی ہے اسے پھیلایئے
علم ۔ دولت ہے اسے حاصل کیجئے
علم ۔ طاقت ہے اسے بڑھایئے۔
علم ۔ خزانہ ہے اسے ڈھونڈھ کر لایئے۔
علم ۔ زینت ہے اسے اپنایئے۔
علم ۔ علم زندگی ہے اس کی قدر کیجئے
علم ۔ دوستی ہے اسے نبھایئے۔

تیز طرار شخص کی پہچان ہے چاہے تو بہت کچھ کما سکتا ہے
بھی مل سکتی ہے مگر معمولی چیزوں پر لڑتا اور الجھتا نہیں

**پاؤں کے اوپر تل:** ایسا شخص نہایت سخت مزا
جھگڑالو ہوتا ہے اپنا راز کسی کو نہیں بتاتا دوسروں کو اکو

**پیٹ پر تل:** ایسے شخص اپنے آپ پر بہ
دیتے ہیں خوب کھانے پینے اور روپیہ اڑانے میں ما
ہیں ان میں ویسے ٹھنڈے مزاج والے لوگ بھی آتے ہیں
اپنے اوپر اختیار رہتا ہے۔

**پیٹھ پر تل:** کسی قسم کی سو
بازی میں محتاط رہتا ہے اور سود اگھ
تک ہاتھ نہیں ڈالتا۔

**پیروں پر تل:** سخت محنتی قسم کے
ہوتے ہیں بچپن میں بہت سی دشواریاں
کرتے ہیں ان میں کاہلی بھی ہوتی ہے
صحت کا خیال بھی نہیں رکھتے۔

**تھوڑی پر تل:** کسی بھی جا
نہ ہو بڑی اچھی علامت ہے ایسے لوگ خوبصورت شخصیت
مالک ہوتے ہیں۔ نہایت ہمدرد فیاض اور امن پسند
ہیں سفر کے دلدادہ اور اچھی باتوں کو بڑی جلدی اپنا

**تلووں پر تل:** ایسے لوگ ہمیشہ افسردہ رہتے
کھانے پینے اور صحت کا کوئی ہوش نہیں ہوتا اور تنہا رہنا
کرتے ہیں اگر نہ بھی کوئی مسئلہ ہو تو پھر بھی پریشان رہتے ہیں

**ٹخنوں پر تل:** مرد نہایت بزدل اور زن مرید
اگر عورت ہے تو صحت مند، خوش مزاج اور ہر شخص سے

جانگھ پر تل: [illegible] عزت
کی بہت خواہش رہتی ہے۔ بائیں پر ہو تو شادی زندگی فرحت
میں بسر ہوتی ہے۔

**پیٹھ پر تل:** نہایت غصیلا شخص ہوتا ہے بہت کم لوگوں
سے ملتا ہے اگر بات بھی کرے تو اپنی بڑائی جتاتا ہے خیالات
کی دنیا میں زیادہ رہتا ہے۔ اگر بائیں چھاتی پر ہو تو کامیاب
تاجر ہوتا ہے روپیہ کمانے کی نت نئے طریقے تلاش کرتا ہے۔

**کہنی پر تل:** سفر کی بے پناہ خواہش۔ ایک جگہ
ٹک کر نہیں بیٹھتے۔ ہر کام کی خواہش ہوتی ہے اوپر سے بہادر
اندر سے بزدل، غیر مستقل مزاج اور فنونِ لطیفہ سے لگاؤ
ہوتا ہے۔

**کاندھوں پر تل:** نہایت صبر شیلے، دور اندیش،
کفایت شعار، اور محنتی ہوتے ہیں اچھا شوہر یا بیوی ہوتے ہیں
بائیں کندھے پر ہو تو اپنے اوپر کسی پریشانی کو مسلط نہیں کرتے
ہر حال میں خوش رہتے ہیں۔

**کلائی پر تل:** نہایت سلیقہ شعار، سادگی پسند، تدبر
والا اور گہرا اور ہر راز اپنے پیٹ میں رکھتے ہیں۔ ان پر بھروسہ
کیا جا سکتا ہے۔ عورت ہو تو جب کنواری ہوتی ہے تو شادی کی
شدید خواہش رکھتی ہے اور بیشمار شادیاں بھی کر سکتی ہے۔

**کان پر تل:** یہاں تل بہت کم لوگوں کے ہوتا ہے اگر
ہو تو غیر متوقع طور پر دولت ملتی ہے۔ ایسے حضرات کو [illegible]
[illegible]

[illegible] پر تل: [illegible] نہایت [illegible] بہت

[illegible] پر تل: نہایت بد مزاج [illegible]
دولت کا پجاری ہوتا ہے۔ دوسروں کی [illegible]
نہیں کرتا مگر دوسروں کے پیسے پر نظر رکھتا ہے۔

**گھٹنے پر تل:** دائیں گھٹنے پر ہو تو خوش باش [illegible]
بہت بناتا ہے۔ بات کی تہ تک جلد پہنچ جاتا ہے مگر [illegible]
میں مشہور ہوتا ہے اور لگاؤ بھی ہوتا ہے بائیں پر کامیاب [illegible]
کی علامت ہے۔

**ماتھے پر تل:** درمیان میں ہو تو ایسا شخص اعلیٰ [illegible]
حاصل کرتا ہے۔ خوشیاں دولت ملتی ہے ہر ایک عزت
سے دیکھتا ہے۔ بائیں طرف ہو تو سیاست سے لگاؤ اور [illegible]
کی خواہش ہوتی ہے۔ اگر دائیں طرف دو جڑواں تل ہوں [illegible]
شخص بیک وقت دو محبتوں میں گرفتار ہوتا ہے اور دونوں نبھاتا [illegible]

**ناک پر تل:** ایک مخلص دوست مگر متلون مزاج
ہے۔ اسے ہر وقت ایک ہی پریشانی ہوتی ہے کہ وہ سب [illegible]
حاصل کرے اور اگر وہ پیسہ ہو بھی تو خواہش رہتی ہے [illegible]
بلند کیوں نہ ہو۔

**ہونٹوں پر تل:** نہایت فیاض شخصیت ایسے شخص کو
اچھے سے اچھے ماحول کی جستجو ہوتی ہے اور ہر چیز [illegible]
سے بعد حاصل کرتا ہے۔

**ہتھیلی پر تل:** اگر ہتھیلی کے وسط یا [illegible]
حوادث کی نشانی ہوتی ہے۔

**انگوٹھے پر تل:** [illegible]
[illegible] عزت اور شہرت [illegible]

[illegible]

# حاجی صاحب

یہ کوئی بہت پرانا قصہ نہیں۔ کوئی سال ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے۔ مجھے حج سے لوٹے دو مہینے بھی نہیں ہوئے ہوں گے کہ ایک ایکسیڈنٹ میں میرے بائیں ہاتھ کی کلائی ٹوٹ گئی۔ وہ تو خدا ابراہیم چودھری کا بھلا کرے وہ مجھے اسی وقت ایک بون سیٹر کے پاس لے گئے۔ بون سیٹر نے باتوں باتوں میں کھٹاک سے ہڈی بٹھا دی اور پھر اپنا خاص خاندانی لیپ لگا کر پٹی بٹھا دی۔ ہاتھ پر زور نہ پڑے اس لئے ہاتھ گلے میں لٹکائے رکھنے کی تاکید کی۔ ساتھ ہی یہ بھی تاکید کی کہ پٹی ہر ہفتہ بندھا جایا کرو۔ یہ بھی یقین دلایا کہ ہڈی کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ ڈیڑھ دو مہینوں میں ہاتھ بالکل اچھا ہو جائے گا۔ ہم دونوں ہنسی خوشی واپس لوٹ آئے۔

جامع مسجد کے امام صاحب کہا کرتے تھے کہ یوں تو مسلمان بس اپنے چہرے کے نور سے ہی پہچانا جاتا ہے لیکن اگر وہ داڑھی رکھ لے اور حج بھی کر آئے تو کیا کہنا۔ داڑھی اور حج تو سونے پہ سہاگا کا کام کرتے ہیں۔ خدا امام صاحب کو جنت نصیب کرے۔ زندہ ہوتے تو بتاتا کہ وہ زندگی بھر کتنی بڑی غلط فہمی میں مبتلا رہے۔ جب حج کے لئے ہمارا نمبر لگ گیا تو ہماری آنکھوں کے سامنے وہ دن گھوم گئے جب حج کو جانے والوں کو حاجی کہا کرتے تھے۔ ان کو سر آنکھوں پہ بٹھایا جاتا تھا۔ ان کی دعوتیں ہوتی تھیں۔ ان کو پھول پہنائے جاتے تھے۔ تھالیں اٹھائی جاتی تھیں۔ اب کوئی پوچھ کر بھی نہیں دیکھتا کہ بھئی تم کہاں جا رہے ہو۔ اگر حج کو جا رہے ہو تو جاؤ ہماری بلا سے۔ میں تو کہوں گا یہ بھی غنیمت ہے بعض دوست لوگ اور بعض تو دور ہی سے سناتے ہوئے پوچھتے ہیں "کیا سات سو پورے ہو گئے" بعض اپنی دلی ہمدردیاں جتاتے ہوئے کہتے ہیں "یار اب جا کر کیا فائدہ سونے کا بھاؤ تو وہاں بھی بڑھ گیا ہے" خدا ایسے دوستوں سے سب کو بچائے۔ (آمین) اب واپسی کے متعلق سنو۔ کسی کی پیٹھ کے پیچھے کچھ کہنا غیبت ہے لیکن اب جو بات نکلی ہے تو بتاتا ہوں۔ یہاں شہر میں ہمارے بیسوں دوست اور بیسوں ہی رشتہ دار ہیں سب کو معلوم تھا کہ ہمارا جہاز بمبئی کب اور کس وقت پہونچ رہا ہے لیکن قسم لے لو جو ان میں سے کوئی ایک بھی ہار لینے نہیں آیا ہو۔ اچھا خیر ہم نہیں آئے نہ سہی کم از کم گھر پر تو آ کر دو چار روپے کا ہار ہی پہنا سکتے تھے مگر نہیں آئے تو خالی ہاتھ اور پھر ستم بالائے ستم قریباً ہر ایک یہی پوچھ کر گئے کہ "تو کیا کیا لے کے آئے ہو؟" اب آپ سے کیا چھپا میں اپنے ساتھ آب زمزم کے دو کنستر۔ قریباً ۲۰ سیر کھجوریں اور ایک ڈاڑھی بنتا آیا تھا۔ اپنی واپسی کا اعلان کرنے کو یہ کافی آسان طریقہ نظر آیا۔ آب زمزم اور کھجوریں گھر گھر تقسیم کروائیں پھر یہ کیا کہ شیروانی اور شیروانی کے سا

[illegible]

...دیئے جاتے ہوں گے کبھی کہ وہ ہمارے چہرے
...زیب نہیں دیتی پہننا شروع کردی ۔ بیوی نے داڑھی کی
...ت مخالفت کی اس کے باوجود رکھ چھوڑی (میرا مطلب
...ہے داڑھی) وہی جامع مسجد والے امام صاحب کہا کرتے
...ے کہ کسی کے ہنسنے اور مذاق اڑانے کے باوجود بھی اگر کوئی
...ڑھی رکھے تو اسے جہاد کا ثواب ملے گا۔ غرض ہم نے اتنے
...ب پاپڑ بیلے لیکن ان سب باتوں کے باوجود اگر کوئی نوٹس
...ے تو کوئی کیا کر سکتا ہے اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے
...ے میں تختی لٹکائے پھروں کہ میں حاجی ہوں۔ مسلمانوں کی
...ی حالت زار پر اگر کوئی آٹھ آٹھ کیا دس دس یا بیس بیس
...سو بھی رو دے تو کیا فائدہ! ان جگر خراش حالات میں
...کوئی حاجی صاحب کہہ کر خطاب کرتا تو طبیعت خوش ہو جاتی ۔
...ماختہ اس شخص کو گلے لگانے اور اس کا منہ چوم لینے کو جی
...ہتا۔ ایک روز باتوں باتوں میں یہی بات میں نے مولوی
...دالکریم صاحب سے کہہ دی۔ مولوی صاحب ہمارے محلے
...ے ایک محترم بزرگ ہیں ۔ یہی کچھ اسی پچاسی سال کی عمر ہوگی
...نظر بد سے بچائے اِس عمر میں کافی ہنس مکھ اور زندہ
...ں ہیں اُن کی بیوی یوں تو عمر میں ان سے آٹھ دس سال
...ڑی ہوں گی لیکن وہ غریب مولوی صاحب سے دس سال
...ی نظر آتیں ۔ ہم سب چھوٹے بڑے مولوی صاحب کو نانا
...ور ان کی بیگم کو نانی کہتے ۔ ہاں تو ایک روز جب میں نے
...ا کو بتایا کہ لوگ عام طور پر کتنی بے رخی سے پیش آتے ہیں
...ر کبھی کبھار جب کوئی حاجی صاحب کہہ کر خطاب کرتا ہے
...تی خوشی ہوتی ہے تو نانا صاحب پہلے خوب ہنسے پھر بولے

اچھا ہوا جو تم نے بتادیا۔ تمھاری نانی کو تمھارے حج کر آنے کی
اتنی خوشی ہوئی ہے کہ وہ تو تمھیں اٹھتے بیٹھتے حاجی صاحب
حاجی صاحب کہتی رہتی ہیں اب جاکر منع کر دوں کہیں ایسا نہ
ہو کہ تم اس غریب ہی کا منہ چوم لو۔

ایکسیڈنٹ کے چند روز بعد کی بات ہے میں ایک ہوٹل میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ دائیں ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی اور بایاں ہاتھ گلے میں بدستور لٹکا ہوا تھا۔ ابھی چائے ختم بھی نہیں کی تھی کہ دو لڑکے جو قریب ہی کی میز پر بیٹھے چائے پی رہے تھے یکایک میرے قریب آکر کھڑے ہوگئے۔ دونوں زیادہ نہیں بس دس بارہ سال کے ہوں گے کافی اچھے لڑکے دکھائی دیے۔ دونوں نے آتے ہی سلام کیا پھر ایک نے پوچھا "انکل آپ ابھی ابھی سودی سے آئے ہیں؟ پہلے تو بات سمجھ میں نہیں آئی پھر یکایک خیال آیا کہ آجکل لوگ سعودی عرب کو سودی کہتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ ان معصوم بچوں نے میری شکل سے ہی پہچان لیا تھا۔ کہ میں حج کر کے ابھی ابھی لوٹا ہوں میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے لیکن پھر بھی مرحوم امام صاحب کا مسکراتا چہرہ صاف نظر آرہا تھا اور ان کے وہ الفاظ کہ "ایک اچھا مسلمان صرف اپنے چہرے کے نور ہی سے پہچان لیا جاتا ہے" کانوں میں گونج رہے تھے۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ نہایت متانت اور کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے چائے کی پیالی نیچے رکھی۔ آنسو پونچھے اور زیر لب مسکراتے ہوئے ان سے کہا: ہاں ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے واپس لوٹا ہوں۔ بیٹھو کیوں کیا بات ہے؟

جواب دیئے بغیر ہی وہ دونوں مڑ گئے۔ مڑتے

# سانس کی بدبُو

ابراہیم جلال
انگلینڈ

" سانس کی بدبو " اس عنوان پر اکثر ٹوتھ پیسٹ کمپنیاں اپنی بجری کا پرچار کرتی نظر آتی ہیں ۔ بہت سال پہلے اسی بنیاد پر " کولگیٹ ٹوتھ پیسٹ " اپنی اشتہار بازی کی بدولت کافی دھن کمانے میں کامیاب ہوئی تھی مگر یہ بدبو دور ہوئی ہے یا نہیں اس کا کوئی حتمی فیصلہ نہیں کرسکتا۔

طبی تحقیق کی روسے ہم اپنے کھانوں میں کئی ایسی چیزیں استعمال کرتے ہیں جو منہ میں بدبو پیدا کرتی ہے۔ پیاز اور لہسن کی بدبو دیر تک منہ میں بسی رہتی ہے۔ بہت سے کھانے پینے کی چیزوں کی بدبو خون میں مل کر پھیپھڑوں میں پہنچ جاتی ہے اور سانس کے ذریعہ باہر نکلتی رہتی ہے خاص طور سے جن چیزوں میں سلفر ( SALPHUR ) کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے اس سے تیز بدبو سانس کے ذریعے خارج ہوتی ہے ۔

بدبو پیدا کرنے والا دوسرا ذریعہ " پیرا جن " ہے۔ یہ چاکلیٹ ، کالی مرچ اور دیگر کھانے کی چیزوں میں استعمال ہونے والی خوشبوجات میں پایا جاتا ہے سب سے زیادہ بدبو شراب سے پیدا ہوتی ہے یہ پہلے ہاضمہ اور پھیپھڑوں میں داخل ہوکر ۲۴ گھنٹے سانسوں میں بسی رہتی ہے ۔ سگریٹ اور بیڑی پینے سے بھی منہ کی سانس بدبو آلود بن جاتی ہے ۔ وجہ اس کا دھواں
پھیپھڑوں میں جاکر جمع ہوجاتا ہے اور ... نو
تاک دھواں LUNG CANCER کا سبب
جاتا ہے۔

خون میں شامل ہونے والی بدبو کا ابھی تک
...خال نہیں معلوم ہوسکا تاہم زیادہ پانی پینے سے کم
میں قدرے افاقہ ضرور ہوجاتا ہے۔ پیاز اور لہسن
پہلے سے زیادہ بڑھنے لگا ہے اور اس کی بساند کے
عادی بھی ہوچکے ہیں۔ منہ کتنا بھی صاف رکھئے یا با
سے برش کریں پھر بھی بدبو کا کچھ حصہ ضرور باقی
اس میں بڑا دخل تھوک کا ہے ۔ انسان بیداری کی
میں تقریباً دو ہزار مرتبہ تھوک نگل لیتا ہے جس ...
سی بدبو رفع ہوجاتی ہے مگر یہی عمل سونے کے د...
صرف بیس دفعہ ہم اپنی تھوک نگل لیتے ہیں جس ...
بدبو پیدا ہونا فطری امر ہے جو صبح اٹھنے پر بدبو
دلاتا ہے ۔ منہ کھلا رکھ کر سونے والوں کی تھوک ...
ہوکر منہ سے چپک جاتی ہے جس کی وجہ سے بد...
...اضافہ ہوتا ہے ۔

جسمانی بیماری اور ذہنی تناؤ کے سبب بھی
میں تھوک خشک ہوجاتی ہے ۔ بخار ، بدہضمی اور ...
کی گولیاں استعمال کرنے سے بھی منہ خشک پڑ جاتا
دراصل تھوک میں کمی کی وجہ جسم میں پانی کی کمی ۔
میں ہونے والی قدرتی تبدیلیوں کے سبب بھی سا...
...تر انمد پیدا ہوجاتی ہے اس کی وجہ بیماری یا ...
ہے ۔ کچھ لوگ اپنے کھانوں میں " پروٹین " ...

میں اللہ گار یا پائیوریا کو نظر انداز کر جاتے ہیں
کو جسم اپنے طور پر پورا کر لیتا ہے۔ اس سبب سے
پیدا ہوتی ہے۔ خواتین میں ایام ماہواری میں "ہارمو
HORMO) میں ہونے والی تبدیلی سے بھی سانس متاثر
ہے جسے ماہرین طب اس بدبو کی بنیاد پر عورت کے
ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔

سانس کی بدبو کسی نہ کسی مرض کا پتہ دیتی ہے
ذیابیطس (DIABETES) کے مریض عموماً مسوڑھوں
ردمیں مبتلا ہوتے ہیں اور گردے کے مرض سے
سانس میں گندگی پیدا ہوتی ہے۔ لطف کی بات ہے
یافتہ دور میں سانس کی بدبو دریافت کرنے کا ایسا کوئی
نہیں ہوا ہے جو کسی آئینہ میں اپنے حسن و جمال کی تصدیق
ح بدبو کی پیمائش کر سکے۔ البتہ اس کا آسان اور سادہ
منہ کے سامنے اپنے ہاتھ کو کچھ دور رکھ کر اسے سونگھنے سے
کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اسی طرح مرض کا پتہ لگانے کے لئے
اور آسان طریقہ یہ ہے کہ اگر ناک بند ہو اور منہ سے نکلنے
سانس بدبودار ہو تو اسے منہ کی خرابی سمجھنا چاہئے اور اگر منہ
اور ناک سے نکلنے والی سانس میں بدبو ہوتی ہو تو اسے
ی جسم کی خرابی سمجھنا چاہئے۔

سانس کو خوشبودار بنانے کے لئے بہت سی چیزیں بازار
میں ہیں۔ خوشبودار "چیونگ گم" (CHEWING GUM)
کے اور ماؤتھ واش (MOUTH WASH) وغیرہ منہ کی
بنانے رکھنے کے نام پر بکتے ہیں لیکن ان کا اثر دیرپا
رہتا بلکہ چند منٹ کے بعد بھی وہی حال رہتا
وجہ ان چیزوں میں سب سے بڑی خرابی چینی کی مقدار
زیادہ ہوتی ہے جو منہ سے بدبو کرنے کا کام کرتی ہے۔ اس
لئے ایسے منٹ (MINTS) استعمال کرنی چاہئے جن میں
تانبے کی مقدار زیادہ ہو۔

---

## بقیہ: یونس اگاسکر

یونس اگاسکر صاحب نے ترجمے کے آداب اور تقاضوں کا بھرپور خیال رکھا ہے۔ افسانہ نگار کا اسلوب بیان، طرزِ فکر، اور ماحول سے پوری پوری مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اردو زبان کی سلاست اور فصاحت کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ کہیں کہیں غیر مانوس الفاظ بھی اس انداز سے استعمال کئے ہیں کہ وہ روانی اور شیرینی میں اضافہ پیدا کرتے ہیں کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے اردو میں متبادل الفاظ بھی ہیں مثلاً بستر پر پسر جانا، ہوکا، ٹھینگا، منڈل، دودھارو، بھنڈ پیری (منحوس قدموں والی)، آمدی وغیرہ۔ مگر ان الفاظ کو دانستہ استعمال کیا گیا ہے تاکہ ترجمے پر طبع زاد افسانے کا گمان نہ ہو یہ شعوری کوشش حقیقتاً قابلِ تحسین ہے۔ غرض "بے چہرہ شام" اردو والوں کے لئے ایک حسین تحفہ ہے۔

★ اردو زبان جتنے لطیف خیالات کا کل کر سکتی ہے اور انھیں صحیح سالم حالت میں دوسروں تک پہنچا سکتی ہے اس کی مثال دوسری زبانوں میں کم ہی ملے گی۔ اس میں شوخی بھی ہے اور سنجیدگی بھی۔ عشق و سرمستی بھی ہے اور خرد کی بالادستی بھی، نرمی بھی ہے اور گرمی بھی۔ یہ ہمارے صدیوں کے تہذیبی اختلاط کی بولتی ہوئی علامت ہے جس میں کئی نسلوں کی فکر و ادب کا سرمایہ ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنی تہذیبی روایات سے رشتہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ اردو پریم بھاشا ہے۔ یہ دلوں کو جوڑنے والی زبان ہے

سید مظفر حسین برنی

# خوابِ سُہانے

شکیلہ شکیل انصاری

میری زندگی کے ساتھی تجھے میں اپنی تحریک سمجھوں؟ تخریب سمجھوں؟ یا پھر اپنی تقدیر؟ فیصلہ کون کرے گا دل یا جذبات یا پھر خود ہاتھ کی لکیریں۔ کانوں میں ارتعاش کی لہریں ہر وقت موجزن رہتی ہے آخر کیوں؟ اس کی وجہ تمھاری محبت تو نہیں۔ ہر زاویے سے میں سوچتی ہوں ہر رنگ میں دیکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ بس ایک ہی رنگ نظر آتا ہے۔ زاویے ایک ہی نقطے پر جا کر مل جاتے ہیں۔ اور جب اس نقطے کی چبھن دل کو محسوس ہوتی ہے تو وہ چبھن بھی محبت کی دہلیز ہی ہوتی ہے۔ اندر سے اسے دل کی دھڑکنوں اور جذبات میں بحث سنائی دیتی ہے۔ پھر موضوع محبت نہیں ہوگا تو کوئی کیسے ہو سکتا ہے جس کے بنا دنیا ادھوری تھی جس کے بغیر ہر تخلیق بے معنی تھی۔ جو اسپنے آپ کو مکمل کرنا چاہتا ہے وہ بھی محبت کو پانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے چاہے وہ ماں باپ بھائی، بہن، بیوی کے روپ میں ہو یا کسی دوست یا ساتھی کے روپ میں۔ میں نے بھی ایک ساتھی بن کر تمھاری محبت کو پانے کی کوشش کی۔ محبت کی انتہائی بلندیوں پر پہونچ کر دیکھا تو سوائے یادوں کے مزار کے کچھ نظر نہ آیا جہاں دل کی صدائیں اداسیوں کی قبر بن گئیں۔ خوابوں کے جھروکوں میں بہار آئی بھی تو اس انداز سے کہ بیوہ پھولوں کو اس کی آمد کا

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

جشن منانا ہی پڑا۔ رنج کے آنسوؤں کو خوشیوں کا سہاگن جوڑا پہننا ہی پڑا۔ کہاں سے شروع کروں داستانِ حیات اور کہاں ختم کروں اپنی حسرتِ محبت کو۔ دماغ سے کہ ساتھ رہنے سے بے زار، دل ہے کہ سوالوں کی بوچھار کئے ہوئے کس کا ساتھ نبھاؤں۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں؟

تم سے ملنا، ساتھ رہنا، پھر بچھڑنا۔ مجھے کسی ساغر چھلکے ہوئے جام کی طرح لگ رہا ہے جو کسی مدہوش شرابی کے ہاتھوں سے چھلکی ہوئی تھی۔ شرابی اور چھلکے ہوئے جام کو احساس کی صلیب پر لٹکا کر محبت جیسے چیخ چیخ کر کہہ رہی ہو کہ سن لو محبت بھی ایک شرابی وجود ہے جس کے نشے میں انسان کی زندگی مدہوش ہو جاتی ہے۔ اس مدہوشی میں انسان اتنا بہک جاتا ہے کہ اپنا فرض اپنا سب کچھ زندگی سے چھلکا دیتا ہے۔ تمام تر باتیں دل کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے کافی تو نہیں ہوتی مگر کیا کروں، کیسے کہوں۔ شراب تو جام چھلک گئی لیکن جام ہاتھوں میں ہے۔ وہ انسانی وجود بن کر مجھ سے بچھڑ گیا مگر جاتے جاتے اپنی محبت میرے دل میں چھوڑ گیا۔ میرا چین مجھ سے چھین لے گیا مگر خواب مجھے بخش دئے اور یہی خواب اُن کی امانت بن کر میرے دل میں بسا کئے ہوئے ہیں۔ ہر رات آنکھیں دل کے اندر جا کر آنسوؤں کو سونے سے جگا دیتی ہیں اور پھر تمام رات آنسوؤں کی برسات میں محبت کی امانتیں، درد، یادوں کے نغمے گا گا کر نبھاتی رہتی ہیں۔ جب تھک جاتی ہیں تو امید کے زانو پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیتی ہیں اور اس امانت کو دل کی بے چین صدا بنا کر اپنے رب سے آہ و زاریاں کرنے لگتی ہیں۔ ساتھ ہی

ہتی جاتی ہیں تو اُسے مزید مجھ سے ملا دے جس کی باتیں
میرے دل میں بسیرا کئے ہوئے ہیں جن کو میں نے سنبھال
رکھا ہے۔ اب اس درد کے بوجھ کو سہا نہیں جاتا۔ وہ مجھے
کہیں مل جائے کہیں سے پکار لے مجھے تاکہ یادوں میں بسی
محبت کو اپنی طرف سے دی جانے والی سوغات کہہ کر لوٹا
دوں اور کہہ دوں کہ میں نے تو کبھی کسی چیز کی آس تم سے
نہیں کی۔ تمہاری کسی چیز سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ لگاؤ تھا تو
صرف تمہاری ذات سے تمہارے دئے ہوئے پیار سے
مجھے کیا خبر تھی کہ تم میرے سراپا پر محبت کی چادر ڈال کر
خود کہیں روپوش ہو جاؤ گے۔ کہیں چھپ جاؤ گے۔ کہاں جا کر
تمہیں پکاروں کہ تم سامنے آ جاؤ۔ ان راہوں پر جہاں سے
تم میری نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ دیکھو آ کر ایک بار
تمہارے ساتھ ساتھ میں بھی بھٹک رہی ہوں۔ پھر تنہا
منزل کی تلاش میں۔ آخر کیوں تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔
ساتھ ساتھ منزل پر پہنچنے کا۔ کھنگال ڈالا ہے میں نے ساری
راہوں کو۔ میرے نصیب پر اجالے کی کرن جو تم نے ڈالی
تھی وہ تمہارے جاتے ہی اب ماند پڑ چکی ہے۔ آجاؤ
کہیں سے سنبھال لو مجھے۔ کہاں سے پکاروں۔ کہاں جا کر
صدائیں دوں۔ لوٹ آؤ کہیں انتظار کے پتھر کانچ کے
خوابوں کو نہ توڑ دیں۔ کاش درد کی ٹیسیں تھم جائے۔ کاش
تمہاری محبت بھری باتوں سے بہک کر بھول نہ جاتی کہ
طوفان سے ٹوٹی کشتی کے سہارے نکل کر کنارے آ سکتے ہیں
لیکن جب ٹوٹی پتوار کو اپنے ہاتھوں میں لے کر کنارے
پہ پہنچنے کی جستجو کرتے ہیں تو وہ بیچ سمندر ہی میں رہ
جاتے ہیں اور ساحل تک آنے کی آس بھی ٹوٹ جاتی
ہے۔

مجبور تمنائیں کب تک بہلاوے کا دلاسہ لیے دبی
رہیں گی۔ ایک نہ ایک دن انہیں مجھے آگاہ کرنا ہی ہوگا
ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیوں کو انہیں سمیٹنا ہی ہوگا۔ پھر بھی
وہ جیسے کسی کے انتظار میں ہو کر لوٹ آ جائے گا۔ وہ اجنبی
بن کر چلے جانے والا پلٹ آئے گا وہ جو خواب کے گھروندے
بنا گیا ہے۔ ان گھروندوں کی کچی دیواروں کو توڑ کر حقیقت
کی پکی بنیاد سے تعمیر کرے گا اور چن دیگا ان میں میری ادھوری
تمناؤں کو۔ سجا دے گا میرے ارمانوں کو دلہن کی طرح اور
بکھر جائے گا میرے وجود کا احساس۔ سانسیں بھی دھڑکنوں
کے لئے پھر سفر کرنے لگیں۔ کھل کر مسکرا دے گا دل کا
کنول۔ شرما جائیں گے سارے سپنے۔ جب پہن لیں گے حقیقت
کی تعبیر کا لباس۔ چھن سے ٹوٹ کر رہ دے گا ناامیدی کا
شیشہ اور پھر کبھی نہ ختم ہوگا خوشیوں کا جشن۔ کبھی نہ رسوا
کر سکے گی ان کی محبت میرے ارمانوں کو۔ سمیٹ لیں گے
بانہوں میں آ کر میرے انتظار کے پلوں کو۔ بھر دیں گے میری
مانگ ستاروں کو توڑ کر۔ چاند کا کنگن بنا لائیں گے ساتھ
اپنے اور پہنا دیں گے میرے ہاتھ میں چوڑیوں کی جگہ
رگوں سے اپنے کھینچ کر خون جب بنا دیں گے میری ہتھیلیوں
کی حنا۔ کانپ اٹھے گا درد سے میرا دل ان کی محبت دیکھ کر
لپٹ جاؤں گی میں بھی بے چین تمناؤں کی طرح۔ ڈھل جاؤں
گی دل میں ان کی دھڑکنیں بن کر۔ پھر کوئی جدا نہ کر سکے گا مجھے
ان سے۔ شکست ہو جائے گی ان کی۔ تھک جائیں گے وہ

# انگریزی دنیا کی مقبول ترین زبان ہے

## عثمان حسین میاں جوانے (لندن)

برطانوی جھنڈے یونین جیک کا سورج تو
یا مگر انگریزی زبان کا سورج چمکتا ہی رہا۔ اسے
رج پسندوں اور نوآبادکاروں نے دنیا کے دور
ک پھیلا دیا۔ امریکن فوجیوں نے اسے ترقی دی۔
ی کمپنیوں نے استفادہ کیا۔ آج کل خواہ آپ اسے
ملا کہیں انگریزی زبان پوری دنیا میں بولی اور سمجھی
یک اندازے کے مطابق ۷۰ کروڑ لوگ انگریزی
ہیں۔ جو دنیا کی مجموعی آبادی کا ساتواں حصہ ہے۔
یسی زبان کو ڈپلومیسی میں سے اور جرمنی زبان کو
یدان سے نکال باہر کیا۔ مطلب الکٹرونکس
دجی بین الاقوامی کاروباری اشتہار بازی ریڈیو
اور فلم میں سب سے زیادہ انگریزی زبان
ی ہے۔

بلاشبہ انگریزی ہر جگہ مقبول نہیں ایک
پنی زبان بولتے ہیں مگر ان میں بہت کم غیر چینی
سی طرح مشرقی یورپ کے لوگوں کو روسی زبان
ہے۔ دنیا میں کوئی درجن بھر ممالک نے انگریزی
نعمال کیخلاف تدابیر اختیار کیں۔ انہوں نے قانون
اس کا پڑھنا ممنوع قرار دیا۔ اور اپنی زبانوں کو
وشش کی۔ انہوں نے ٹیلی ویژن ریڈیو اور اپنا
ا زبان کو کم کرنے اور اپنی زبانوں کو ترقی دینے
کی سعی کی۔ اب صرف ایک ہی زبان ایسی رہ گئی ہے جو اس کے مقابل ہونے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور وہ فرانسیسی زبان ہے مگر دوڑ میں وہ بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ پیرس کے ایک تخمینہ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں فرانسیسی بولنےوالے کی تعداد ۱۵ کروڑ کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔ جو انگریزی جاننے اور بولنے والوں کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔ فرانسیسی زبان کو دنیا بھر میں مقبول کرانے کیلئے حکومت فرانس سب سے زیادہ خرچ کرتی ہے۔ بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے سنائی دیتی ہے کہ دوسرے ممالک میں فرانسیسی پڑھانا ہماری خارجہ پالیسی کا لازمی جزو ہے۔ ہم اپنی زبان کی حفاظت اور ترویج و ترقی کیلئے ہر ممکن کوشش کرنے سے دریغ نہیں کرتے مگر ہمیں تسلیم کرنا پڑا کہ انگریزی فرانسیسی پر سبقت لے گئی ہے

انگریزی زبان کے پھیلاؤ کی خاص وجوہات تین ہیں۔
تجارت، ڈپلومیسی، سائنس۔

تجارت جاپان کویت سے تجارتی خط و کتابت کرتے وقت انگریزی زبان کو پیش نظر رکھتا ہے۔ سویڈن والے میکسیکو سے اور ہانگ کانگ کے بنکار سنگاپور سے روپے کا لین دین کرتے وقت انگریزی زبان ہی کو مد نظر رکھتے ہیں بین الاقوامی تجارت اور لین دین میں انگریزی اصطلاحات اس قدر عام ہو گئی کہ چلی (جنوبی امریکہ) کا تجارتی رسالہ کنٹیاٹ مجبوراً ایک حصہ انگریزی میں شائع کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

جیسکو میں انگریزی بولنے لکھنے والے سکریٹریوں کو دگنا اور مصر میں تین گنا تنخواہیں ملتی ہیں۔

بڑی بڑی بین الاقوامی کمپنیوں نے انگریزی پڑھانے کی کلاسیں کھول رکھی ہیں۔ امریکہ کے چیز مین بنک نے تین براعظموں میں اپنے عملے کو انگریزی پڑھانے کا انتظام کر رکھا ہے اسی طرح بارہ ہزار سے زائد عربوں اور غیر ملکیوں کو انگریزی پڑھا چکے ہیں۔ دوسری کمپنیاں اپنے افسران کو انگلستان بھیجتی ہیں۔ تاکہ انگریزی زبان میں آزادانہ گفتگو کا انداز سیکھ سکیں۔ دنیا بھر میں پاپ موسیقی پر انگریزی سوار ہو گئی اور سننے والے حیران ہوئے کہ انگریزی زبان اس قسم کی موسیقی میں نگینہ کی طرح کیسے جوڑی گئی ہے۔

ڈپلومیسی ۱۹۱۹ء کے معاہدہ ورسائی ساری کاروائی انگریزی زبان میں تحریر ہوئی۔ چاروں لیڈروں میں صرف اطالوی وزیر اعظم وتاریو آرلینڈو انگریزی زبان بولنے سے معذور تھے۔ مگر اس کا کچھ اثر نہ پڑا کیونکہ باقی تینوں لیڈر بڑی بے تکلفی سے انگریزی میں باتیں کر رہے تھے۔ آج کل اکثر و بیشتر بین الاقوامی اجلاسوں میں انگریزی زبان سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً اولمپک کھیلوں سے لیکر حسینہ عالم کے انتخاب تک حکومتوں کے اکثر نمائندوں روس کے وزیر خارجہ سے لیکر اسرائیلی وزیر اعظم تک حتیٰ کہ فرانسیسی صدر میتیرد بین الاقوامی اجلاسوں میں انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہیں۔

سائنس دوسری جنگ عظیم کے بعد سائنسی علوم میں جرمنی زبان کی جگہ انگریزی نے لے لی۔ جبکہ جرمنی سائنس دانوں کی بڑی تعداد امریکہ میں منتقل ہو گئی۔ اب اسی فیصد سائنسی کتب انگریزی زبان کیخلاف جدوجہد خاص طور پر فرانس میں جاری ہے۔ فرانسیسی اپنی زبان کی عظمت و برتری پر بدستور قرار رکھنا چاہتے ہیں۔ فرانس کے سابقہ صدر پامپیدو نے ۱۹۷۰ء میں ایک اعلان جاری کیا "ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ صرف انگریزی ہی واحد زبان ہے جس سے صنعتی معاشی اور سائنسی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔" اس لئے ہر شعبہ زندگی میں انگریزی الفاظ کی جگہ فرانسیسی اصطلاحات جاری کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد آنیوالی سوشلسٹ حکومت بھی اسی کے نقش قدم پر چلی اور تحقیقی مکالموں کو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرنیکی ہدایت جاری کیں۔ اس نے امریکی گانوں کو بھی فرانسیسی ریڈیو پر کم کرنے پر اصرار کیا۔

ہندوستان میں انگریزی کا درجہ بھارت اور پاکستان میں اردو اور ہندی کی ترقی و ترویج کے بڑے بلند بانگ دعوے کئے جاتے ہیں۔ مگر دکانوں، ریلوے، ٹیلی فون حتیٰ کہ ہر محکمہ اور شعبۂ زندگی میں انگریزی کا رواج ہے۔ حقیق ایک لطیفہ ہے ایک انگریز بمبئی سے دہلی کیلئے ریل میں سفر کر رہا تھا کہ ایک ہندوستانی مسافر نے اپنے ساتھی سے کہا۔ کولڈ واٹر لانا۔ انگریز نے حیرانگی سے دریافت کیا کہ آپ کی زبان اتنی ہی شکستہ ہے کہ تین الفاظ میں دو انگریزی لفظ کے استعمال کرنے پر مجبور ہوئے ہو۔ اسی طرح میکسیکو میں امریکن ریڈیو اور ٹیلیویژن ہالی وڈ کی انگریزی بہت سے ملکوں میں انگریزی سیلاب کے آگے بند باندھنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی ہندوستان نے ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کی اور ہندی کو ملک کی سرکاری زبان قرار دیا مگر آج ۳۸ سال گذرنیکے بعد بھی انگریزی کا جوا اتارنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ بلاشبہ انگریزی زبان نے تمام ممالک میں اپنا سکہ جما لیا ہے اب اسے مقبول بنانے کیلئے اہتمام کرنے کے لئے

## ـزل

پٹیل سعید جاوید
جلگاؤں

ـت غم کو مٹانا چاہیئے
شمعِ جرأت جگمگانا چاہیئے

ـپتی ہے وقت کی رفتار یہ
خشک پتوں کو گرانا چاہیئے

غریبوں کی خوشی کے واسطے
اپنی تنگ نظری مٹانا چاہیئے

ـا نفرت نہ لگادے کوئی
اپنے دامن کو بچانا چاہیئے

ـد کا جو نہ جاوید ہو شکار
گر تجھے ایسا بنانا چاہیئے

## ـل

قاضی فرزانہ احمد
دوحہ دولۃ قطر

مہمان تو گیا ہوگا
گھر کا بحران تو گیا ہوگا

پہچاننے چلا تھا وہ
خود کو پہچان تو گیا ہوگا

خاموشیوں سے ہو کر بھی
کوئی طوفان تو گیا ہوگا

اب جا رہا ہوں اے یارو
میرا سامان تو گیا ہوگا

ـت ملنے سا لگتا ہے
ـان تو گیا ہوگا

## ہزل

عابد کالسنوی

خالو کی شرارت یاد رہی خالہ کی نصیحت بھول گئے
غیروں کی حجامت یاد رہی اپنی ہی حجامت بھول گئے

شیطان کا کلمہ پڑھتے ہی آثار قیامت بھول گئے
انگریزی سکھائی بچوں کو قرآں کی تلاوت بھول گئے

غیروں کی خوشامد کرتے ہیں اپنوں کی حمایت بھول گئے
دیلدار کا گانا یاد رہا دستور شریعت بھول گئے

کیا کام بھلا پھر مل جاتا قسمت میں لکھی تھی چپسی ہی
لوگوں کی تو خدمت کرتے ہیں ماں باپ کی خدمت بھول گئے

افیون کی گولی کھالی تھی گانجے سے چلم بھی بھر لی تھی
اس واسطے ہم کو دیر ہوئی ہم آپ کی دعوت بھول گئے

ہم روز ملائی کھاتے تھے ہم روز بناتے تھے شربت
کنٹرول نے ستایا کچھ ایسا بادام کا شربت بھول گئے

دیکھا نہ گیا ان دونوں سے اس شوخ کے آنچل کا ہٹنا
زاہد نے بھی تقویٰ توڑ دیا عابد بھی عبادت بھول گئے

تیسرا انعام

ناصحی

# کشف و کرامات

ایک دن ہم نے اپنے اسٹوڈنٹس سے کشف و کرامات کا مطلب پوچھا انھوں نے ہماری طرف یوں دیکھنا شروع کیا گویا ان کے کان اس لفظ سے کبھی آشنا ہی نہ ہوئے ہوں۔ بے شک ہمارے اردو کے طالب علم بے حد معصوم ہیں اور رہیں گے کیونکہ ان کو آدم ہمیشہ آم کھاتا نظر آتا ہے اب اگر آدم آم کھانا بند کرے تو ادر کہیں نظر پڑے۔

خیر ہم کو ان کی کشف و کرامات سے یہ ناآشنائی ذرا نہ بھائی۔ ہم نے ان کی نگاہوں کو اس لفظ سے متعارف کرانے کا فیصلہ کیا اور بلیک بورڈ کی طرف بڑھے۔ جوں ہی ہم نے اپنی خوبصورت رائٹنگ رجبے بنانے میں رہیں کم از کم ۵ منٹ صرف ہوئے۔ ہم لکھ کر فارغ ہوئے اور پلٹے تو پوری کلاس میں کشف و کرامات کا عملی مظاہرہ کر چکی تھی۔ اس طرح غائب ہو گئے گویا گدھے کے سر سے سینگ۔

اسٹوڈنٹس کی بااعجازی کا باقاعدہ نظارہ کرنا ہو تو کسی امتحان ہال میں چلے جائیں۔ پہلے تو باقاعدہ جائزہ لیا جائے گا کہ پرچہ ان کے حل کے قابل ہے بھی یا نہیں۔ اگر ڈرپوک اور دبو قسم کے ہیں تو آپ کے قابل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اگر آپ سخت اور بارعب قسم کے ہیں تو آپ کے لئے کوئی سخت فال منتخب ہوگا۔ نظروں ہی نظروں میں فیصلہ کر لیا جائے گا۔ پھر جسم کے مختلف حصوں سے کاغذات برآمد ہونا شروع ہوں گے اور آپ کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے۔ آپ یہ سوچئے کہ یہ بااعجازی نہیں تو اور کیا ہے کہ اچھا بھلا انسان جس کے پاس کاغذ کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہ آئے یوں یک بیک ڈھیر لگانے شروع کر دے لیکن اسٹوڈنٹس کی معصومیت شک و شبہے سے بالاتر ہے۔ پھر علم کی راہ میں ہزاروں رکاوٹیں آتی ہیں۔ اگر ممتحن رکاوٹ بنے تو طالب علم کو اس سے ہرگز گھبرانا نہیں چاہئے کہ

؎ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار بنتا ہے

اس بااعجازی میں شاعر حضرات بھی پیچھے نہیں رہتے کہتے ہیں شاعروں پہ کشف و کرامات کے ہم باقاعدہ مرید ہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ شاعر حضرات ہمارے سخن دل خراش سے ناراض ہو جائیں لیکن معاف کیجئے ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں ان جوہروں کو ظاہر کریں جو بیچارے باوجود اپنی بااعجازی کے پہچانے نہیں جاتے گو کہ وہ بھی ماہر ہوتے ہیں اپنے فن میں۔ لیکن پرکھنے والی نگاہ ہی ان کے فن کا اعتراف کر سکتی ہے۔ مثلاً آپ کسی شاعر کا کلام پڑھ رہے ہوں اور آپ کو یہ احساس ہو جائے کہ یہ کسی پرانے شاعر کے کلام کا چربہ ہے تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس شاعر کی بااعجازی کا فراخ دلی سے اعتراف کریں آخر نقل کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے اور سب سے بڑا فن تو یہ ہے کہ کسی پر ظاہر بھی نہ ہو کہ یہ چربہ ہے۔ یوں

شہناز نقش محمد کرن بمبئی

بھی پر اسنے شاعر ملک کا کچھ عجیب حال تھا۔ ذرا محبوبہ نے خو
نے نظریں پھیر لیں، شاعر موصوف کی زبان بھی بند ہو گئی۔ اب
جو نینوں کے تیر سے گھائل سینے سے جو شاعری برآمد ہوئی
اس پر لوگوں نے سر دھن لئے خود کے۔ مگر ہمارے شعرا
کو اب ان لغویات میں پڑنے کا موقع ہی نہیں تھا۔ پھر غم
دوراں نے غم جاناں کو پوری طرح سے بھلا دیا ہے اس
لیے لفظوں کی ہیر پھیر کرلی اور بیچاری شاعری ہوگئی۔ برائے
کرم وہ شاعر حضرات اپنے آپ کو ہماری اس تعریف سے
خارج سمجھیں جو واقعی شاعر ہیں اور ہیر پھیر کے ہنر سے
ہنوز معصوم ہیں۔

اس معاملے میں بیویوں کی اگر تعریف نہ کی جائے
تو سخت ناانصافی ہوگی اور بخدا ہمارا ضمیر قطعی گوارہ نہیں
کرے گا کہ انہیں محروم رکھا جائے کیونکہ یہ صرف بیویوں
کی باعجازی ہے کہ مہینے بھر کی تنخواہ کو دس دن میں خرچ
کر دیں اور صرف خرچ ہی نہ کرے بلکہ اگر ان سے حساب
طلب کیا جائے تو ایسے حساب سے مطمئن کرے کہ شوہر کی
دوبارہ مجال نہ ہو کہ حساب طلب کرے بلکہ وہ پچھتائے کہ
ناحق بھیڑیے کے چھتے کو چھیڑا اور مصیبت مول لی صلواتیں
سنیں الگ۔ یہ باعجازی صرف بیویوں کا خاصہ ہے۔

ایک گروہ اور ہے جناب باعجازی میں سب
سے آگے ہے اس کا کمال یہ ہے کہ اس نے ہندوستانی
عورتوں کو صرف سینما گھروں تک محدود نہیں رکھا بلکہ حقیقتاً
زندگی میں اس کا مصرف نکالا ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ
فلموں میں جو کام ہیرو اور ولن نہیں کرتے وہ کام ایکسٹراؤں
کو کرنا پڑتا ہے اور ایکسٹراؤں کی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں
دیتا۔ یہ لوگ بھی فلموں کا حقیقی استعمال شروع کر دیتے ہیں
دھڑا دھڑ گھر جلائے جاتے ہیں۔ آگ لگائی جاتی ہے
سب کچھ تاراج و برباد کر دیا جاتا ہے۔ لیکن خوبی تو یہ کہ ان
لوگوں کا کچھ نہیں بگڑتا۔ مارے جاتے ہیں ایکسٹرا۔ ان
کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انھوں نے تہذیب اور قوم
کے نام پر لوگوں میں کشف و کرامات دکھلا رہے ہیں اور
ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے ان کو پہچانے
بغیر ہی اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا ہے اور ہمارے
اسی اندھا دھند اعتقاد کا وہ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں
ہماری آنکھیں نہ صرف بند ہیں بلکہ ان کو پہچاننے سے بھی
قاصر ہیں۔

**بقیہ - خواب سہانے**

جو چھنتے ہیں دیواریں جدائی کی ہمارے درمیان۔ توڑ دیں
گے وہ آکر ان مضبوط ارادوں کو اور لے جائیں گے مجھے
دور بہت دور جلنے والوں سے۔ آہ! اے کاش یہ سچ
ہو جائے۔ لیکن کیسے ہو۔ پل ہی میں یادوں کی دستک
یہ احساس دلا دیتی ہے کہ یہ تو خوابوں کی باتیں ہے اور خواب
حقیقت کی دنیا کی بنجر بستی جہاں ارمان۔ تمنا۔ خواہش خوشیاں
کبھی نہیں بستے۔ رہ جاتے ہیں تو حسرت۔ درد۔ آہیں۔ بدنصیبی
آنسو اور ان سب سے مل کر بنے ہوئے گھروندے جو کہ
ریت کے ہی ہوتے ہیں جو حقیقت کی ایک ہی ٹھوکر سے
ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور اشرف المخلوقات حسرت بھری
نظروں سے تکتا رہ جاتا ہے آسمان کی طرف۔ بالکل میری
طرح۔ میری ہی طرح۔ میری ہی طرح۔۔۔!

[illegible]

# ایک روزہ بین الاقوامی میچ کے عالمی ریکارڈ



مرتب
عبدالمطلب پٹھوی

(۱) ایک روزہ میچ میں کس ملک کا سب سے زیادہ اسکور ہے؟

جواب۱۔ ایک روزہ میچ میں سب سے زیادہ اسکور پاکستان کا ۳۳۸ ہے۔ یہ اسکور انہی تیسرے عالمی کپ میں سری
کے خلاف لیڈس کے مقام پر بنایا۔

(۲) ایک روزہ میچ میں کس بلے باز کا سب سے اونچا اسکور ہے؟

جواب۲۔ ایک روزہ میچ میں ویون رچرڈ (ویسٹ انڈیز) کا ۱۸۹ اسکور ہے۔ اس نے یہ اسکور انگلینڈ
کے خلاف بنایا۔

(۳) ایک روزہ میچ میں سب سے بہترین بولنگ کا مظاہرہ کس نے کیا؟

جواب۳۔ ایک روزہ میچ میں سب سے بہترین بولنگ کا مظاہرہ ویسٹ انڈیز کے ونسٹن ڈیویز (۵۱/۷) نے آسٹریلیا کے
خلاف تیسرے عالمی کپ میں آسٹریلیا کے خلاف کیا۔

(۴) ایک روزہ میچ میں سب سے زیادہ سنچریاں کس کی ہیں؟

جواب۴۔ ایک روزہ میچ میں سب سے زیادہ سنچریاں ویون رچرڈس (۹ سنچریاں) ہیں۔

(۵) ایک روزہ میچوں میں سب سے زیادہ رن کس نے بنائے ہیں؟

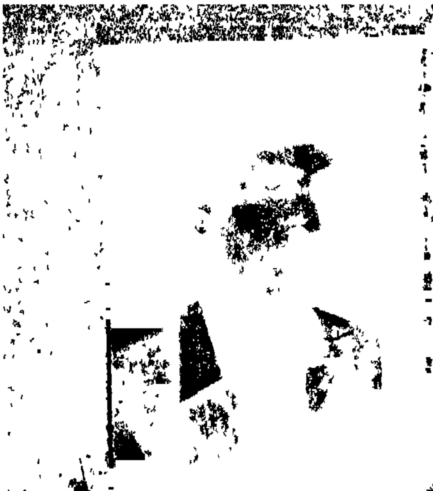
جواب۵۔ ایک روزہ میچوں میں سب سے زیادہ رن (۵۱۲۲) ویون رچرڈس نے ۱۳۱ میچ میں بنائے۔

(۶) ایک روزہ میچ میں سب سے کم اسکور کس ٹیم کا ہے؟

جواب۶۔ ایک روزہ میچ میں سب سے کم اسکور ۵۵ سری لنکا کا ہے جو شارجہ میں ویسٹ کے خلاف بنایا۔

(۷) سب سے زیادہ ایک روزہ میچ کھیلنے والا بلے باز کون ہے؟

جواب۷۔ سب سے زیادہ ایک روزہ میچ کھیلنے والا کھلاڑی (ایلن بوڈر) (آسٹریلیا) ہے۔ جس نے ا
تک ۱۴۴ میچ کھیلے ہیں۔



# شاکر حمید

م ۱- عبدالحمید حسین نفسوپکر
ص ۱- شاکر حمید
ن ۱- نوا تسوپ رتناگیری
یم ۱- ایس۔ایس۔سی
ر ۳۵ سال

## ۱

یہ کیسا قصور کر بیٹھے
کو اپنوں سے دور کر بیٹھے
آ کے ہم پتھروں کی بستی میں
شیشۂ دل کو چور کر بیٹھے
بلا کر تمہاری محفل کے
ے ذرے میں نور کر بیٹھے
آخرش ہار بھی گئے تم سے
خواہ مخواہ ہم غرور کر بیٹھے
ئے غم شراب کے مانند
وقفِ سرور کر بیٹھے
صاف نیت تھی عشق کی لیکن
آپ اس میں فتور کر بیٹھے
کہہ کے شاکر کو ایک دیوانہ
کیا غضب تم حضور کر بیٹھے

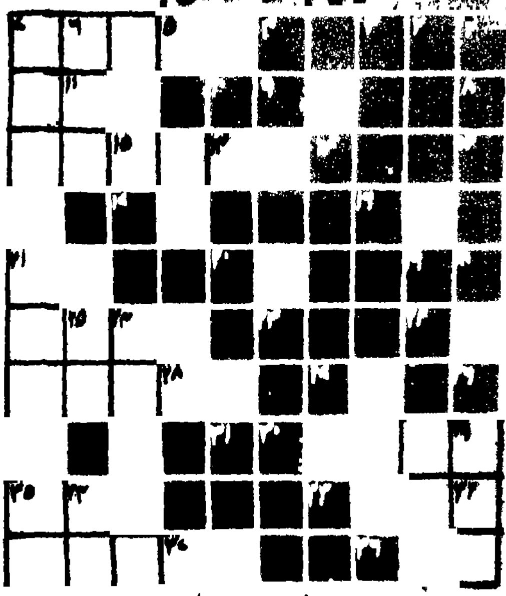
## ۲

سن لو یہ بات سچ ہے کوئی داستاں نہیں
پہچان اب کسی کی بھی ملتی نہیں یہاں
نفرت کی آگ ایسی لگی تھی سماج میں
جلتے تھے گھر مگر نظر آیا دھواں نہیں
حسرت ہمارے دل کی ادھوری ہے آج تک
سب مہرباں ہوئے ہیں وہی مہرباں نہیں
بلبل کرے بھی آہ و فغاں سب فضول ہے
ہر حال میں قفس ہے قفس، آشیاں نہیں
کیوں در بدر کی ٹھوکریں تجھ کو ملیں یہ سوچ
ہمت ہے حوصلہ ہے مگر دل جواں نہیں
شاکر چلے ہیں گاؤں میں رہنے کے واسطے
کہتے ہیں جو سکون وہاں ہے یہاں نہیں

۳۷-بی شمس منزل، دوسرا منزلہ، روم نمبر ۲۳، ڈاکیا روڈ
نوا نگر بمبئی ۱۰

# ادبی معمہ

**پیام سعیدی**



۶۔ الم کی جمع۔ ۷۔ جنت کی حسین مخلوق۔ ۱۰۔ دل کا د
۱۳۔ اسکول۔ ۱۵۔ وہم۔ ۱۹۔ سردار۔ ۲۱۔ شک
۲۳۔ روحی۔ ۲۵۔ دور کی جمع۔ ۲۶۔ جاگا ہوا بیدار
۲۸۔ جاننے والا۔ علم والا۔ ۳۱۔ ماں۔ ۳۳۔ انتہ
۳۵۔ رنگ۔

جواب صفحہ دیکھو پر

## بقیہ حاجی صاحب

ہی اس لڑکے نے جسنے مجھ سے بات کی تھی اپنے ساتھ ہوئے ساتھی کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا کیوں کہ نہیں؟ نکال پانچ روپئے۔ دونوں بغل ڈالی کر سیور جاکر بیٹھ گئے۔ اس دوسرے لڑکے نے پانچ کا نوٹ دیتے ہوئے پوچھا مگر یار تو نے پہچانا کیسے؟ یہ بتانے کی نہیں کہ اس کا جواب سننے کے لئے میں کتنا بے قرار تھا۔ کہا "ارے دیکھتا نہیں اس کا دادا ہاتھ کٹیلا ہے۔ او سعودی ہی میں پہلی چوری پر یہ سزا دیتے ہیں"۔




## اشارے: دائیں سے بائیں

۱۔ رسول اللہ کا ایک نام۔ ۵۔ تعریف کرنے والا۔ ۸۔ آسمان۔ ۹۔ چادر۔ ۱۱۔ گرم ہوا۔ ۱۲۔ بلخ کے بادشاہ ابراہیم۔ ۱۴۔ تیز رفتار گھوڑا۔ ۱۶۔ محبت۔ ۱۷۔ لہر۔ ۱۸۔ تونگری بایاں ہاتھ۔ ۲۰۔ فریب۔ چال۔ ۲۲۔ بھیجا۔ ۲۴۔ برس۔ ۲۶۔ پتھر۔ ایک بیماری۔ ۲۷۔ آلۂ زراعت۔ ۲۸۔ منصب۔ رتبہ۔ ۲۹۔ حضرت ہودؑ کی قوم۔ ۳۰۔ سفید الائچی۔ قرار۔ ۳۲۔ والا۔ ۳۳۔ مددگار۔ حمایت کرنے والا۔ ۳۴۔ شان۔ ۳۶۔ وجود کی ضد۔ ۳۷۔ استاد۔ درس دینے والا۔

## اشارے: اوپر سے نیچے

۱۔ سعی کی جمع۔ کوشش۔ ۲۔ خدا کی تعریف۔

[illegible]

## [illegible] جائے

[illegible] اس بات کا [illegible]

[illegible] ہر [illegible]

رہتا ہے [illegible]

کسی [illegible]

پیش کرکے ایک مستحسن کام [illegible]

[illegible]

• دیا [illegible] نظر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بالخصوص [illegible] اور [illegible]

زد [illegible] کرنا [illegible] شاید [illegible]

شاید کوئی انسان [illegible] برداشت کر سکتا ہے۔ بیلوں

کی ڈنڈے اور چابک وغیرہ سے مار پیٹ کے علاوہ

انھیں بھی اور [illegible]

مجبور [illegible] کرنا سراسر [illegible] بے زبان جانوروں پر ظلم

اور تشدد [illegible] کے مترادف ہے۔ [illegible]

سلوک کسی فرد کی دل آزاری کا سبب اور ہماری قومی

تضحیک کا مسئلہ نہ بن جائے۔

لہٰذا [illegible] کا یقین [illegible] چاہیے کہ

بیل گاڑیوں کی [illegible] کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] ہر [illegible] و اشک

[illegible] دوسرے قول کے ساتھ

[illegible] صرف اسیکو لازم ہے

[illegible] کامل احمد کویت

## [illegible] ورسس

[illegible] میں نے ، رفیر دوری کی آپ

[illegible] کیا ہے جس میں ماہ جولائی کے نقش کوکن

[illegible] بعض آیات قرآنی میں موجود کتابت کی

[illegible] ہی کی ہے مگر

[illegible] بات کا افسوس ہے کہ میں نے قرآن مجید سے

[illegible] غیر مکمل ہے کہ مذکورہ آیتیں پارہ ۱۸ سورہ المومنون

[illegible] و ۲۹ سورہ المعارج کی جیسا کہ نقش کوکن میں

[illegible]

[illegible] پارہ ۱۸ سورہ المومنون

[illegible] و ۲۹ سورہ المعارج میں بھی

[illegible] ناظر، بیروتی

## [illegible]

شمارہ [illegible] کا نقش کوکن ،

[illegible] مرورق کو

[illegible] صفحات میں [illegible] کا

[illegible] وحید [illegible] ہر اس شخص کے دل

[illegible] سے بے [illegible]

[illegible]

[illegible] گئی

[illegible] (قول)

## اشتہار [illegible]

[illegible] شمارہ

[illegible] نظر سے گذ

بمبئی سے جتنے [illegible] نکلتے ہیں ا

نے نقش کوکن ، جیسا اعلیٰ معیاری [illegible] ہوگا کو

پرچہ نظر سے نہیں گذرا ۔

ایک غزل بھیج رہا ہوں پسند فرمائیں تو شر

تو بیت بخشیں ۔ ایک پرچہ بھی مزید روانہ فرمائیں تاکہ دوستو

میں متعارف کرا سکوں ۔ ایک دو ایجنسی کے لیے لکھ رہا ہوں

اپنے طور پر نمونے کی کاپی بھیج کر ایجنسی کے لئے لکھئے ۔

جواب کا انتظار رہے گا ۔ (رئیس الدین [illegible] علیگڑھ

نقش کوکن [illegible] ۱۹۸

## چند مشورے

[illegible] معلو

[illegible] سے مزین یہ خوبصورت [illegible]

[illegible] چار [illegible] میں [illegible]

[illegible]

[illegible] صفحات [illegible]

قارئین کے حق میں [illegible]

[illegible]

۹۲۳۲۴۵۹

۲۹۵۲۳

ائی نوعیت کی واحد کتاب جس میں مختلف
ذاہب کی کتب مقدسہ کے حوالے سے حضرت
د مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت کو
ابت کیا گیا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ے دعویٰ صداقت اور ختم نبوت (آخری نبی) کے
رے میں وید کی سنسکرت کی اصلی عبارت
ل ہنود کی ... پران (بھاگوت ... پران)

ہفت روزہ

قرآن

[illegible]

[illegible] صحت عامہ

[illegible] صنعت [illegible]

[illegible] پٹیل [illegible] اوقاف [illegible] امور

[illegible] پاٹل [illegible] روزگار

[illegible] صحت عامہ اور میڈیکل ایجوکیشن

۶۔ ولاس راؤ دیشمکھ — زراعت، سیاحت، ایریا ڈیولپمنٹ

۷۔ سدھاکر راؤ نائیک — سوشل ویلفیئر، ماہی گیری، اسمبلی امور

۸۔ ڈاکٹر [illegible] سنگھ پاٹل — آبپاشی —

۹۔ سروپ سنگھ نائیک — قبائلی فلاح و بہبود اور ٹرانسپورٹ

۱۰۔ وجے کمار لال گپتا — جنگلات، شراب بندی اور ایکسائز

۱۱۔ شیواجی راؤ دیشمکھ — دیہی ترقیات اور بازآبادکاری

۱۲۔ ایکناتھ راؤ [illegible] بھوسلے — امداد باہمی —

۱۳۔ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا — شہری ترقیات اور اوقاف

۱۴۔ ڈاکٹر وی آر شیو کر — ہاؤسنگ، ڈیری، جھونپڑپٹی سدھار

۱۵۔ وجے سنگھ موہتے پاٹل — پبلک ورکس

۱۶۔ دتا میگھے — خوراک اور سپلائی، ڈیری ڈیولپمنٹ

۱۷۔ کمل کشور کدم — تعلیم اور ٹیکنیکل امور

## ریاستی وزراء اور ان کے محکمے

۱۔ جناب وامن راؤ گدم وار — جنگلات

۲۔ [illegible] پاٹل — [illegible] نشہ بندی، ملازمت و روزگار

۳۔ [illegible] — آبپاشی

۴۔ شریمتی رجنی ستاتو — صحت عامہ میڈیکل ایجوکیشن اور سوشل ویلفیئر

۵۔ جناب [illegible] داس پاٹل — داخلہ، پارلیمانی امور

۶۔ پربودھ شندے — زراعت

۷۔ بی۔ اے ڈیسائی — شہری ترقیات اور ماحولیات

۸۔ مدھوکر پچپاڈ — ڈیری ڈیولپمنٹ، قبائلی فلاح بہبود

۹۔ رنجیت دیشمکھ — ہاؤسنگ، ڈیری، جھونپڑپٹی سدھار

۱۰۔ نکشتی ہینگر — پبلک ورکس، [illegible]

۱۱۔ پروفیسر جاوید خان — تعلیم اور ٹیکنیکل تعلیم

۱۲۔ ولاس ساونت — داخلہ جیل اور محنت

[illegible]

۱۳۔ جناب [illegible] [illegible]

۱۴۔ ” پنڈت راؤ دودھے — [illegible]

۱۵۔ ” مرلی دھر [illegible] — [illegible] بندرگاہ

۱۶۔ ” شیام اشٹیکر — صنعت، [illegible] ثقافتی امور [illegible]

۱۷۔ ” اننت راؤ دیشمکھ — [illegible] منصوبہ بندی، اطلاعات اور رابطہ

۱۸۔ ” شریمتی پشپاتائی ہیرے — ٹرانسپورٹ اور انرجی

۱۹۔ ” پرکاش آواڈے — امداد باہمی

* * *

## اضلاع کے وزیر رابطہ اور ان کے نام

۱۔ بمبئی — رام راؤ آدک

۲۔ تھانہ — وی آر شیوکر

۳۔ رتناگری — لکشمن ہتنکر

۴۔ رائے گڈھ — وی۔ آر شیوکر

۵۔ سندھو درگ — ایڈوکیٹ ہنول [illegible]

۶۔ پونے — مدن باقنا

۷۔ ستارا — ابھے سنگھ راجے بھوسلے

۸۔ کولہاپور — پرکاش آواڈے

۹۔ سانگلی — شیواجی راؤ دیشمکھ

۱۰۔ شولاپور — وجے سنگھ موہتے پاٹل

۱۱۔ ناسک — شریمتی پشپاتائی ہیرے

۱۲۔ احمد نگر — مدھوکر پچپاڈ

۱۳۔ جلگاؤں — [illegible] پاٹل

۱۴۔ [illegible]

۱۵۔ [illegible]

۱۶۔ جالنہ — ولاس ساونت

۱۷۔ بیڑ — پنڈت راؤ دودھے

۱۸۔ ناندیڑ — کمل کشور کدم

۱۹۔ عثمان آباد — شیام [illegible]

۲۰۔ لاتور — ولاس راؤ دیشمکھ

۲۱۔ امراوتی — پربودھ شندے

۲۲۔ وردھا — شریمتی پربھا [illegible]

۲۳۔ اکولہ — اننت راؤ دیشمکھ

۲۴۔ بلڈانہ — [illegible]

۲۵۔ [illegible] — دتا میگھے

۲۶۔ [illegible]

۲۷۔ [illegible]

۲۸۔ [illegible]

۲۹۔ [illegible]

# اخبار و [illegible]

[illegible] نہیں جاتے
شور [illegible] بلکہ انگریزی میڈیم کے اسکولوں
علیمی ترقی کا واحد ذریعہ سمجھنے والے سرپرستوں کے منہ پر ایک طمانچہ
ں رسید کیا ہے۔ جو والدین اونچی فیس والے پرائیویٹ تعلیمی اداروں
ر اسکولوں ابھی تعلیم اور انگریزی ذریعہ تعلیم [illegible] سمجھتے ہیں انہیں اپنے
یہ پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ اکثر والدین اور سرپرست میونسپلٹی
اروں کی تعلیم کو ناقص سمجھتے ہیں۔ وہ ان اسکولوں کو اسکول ہی نہیں سمجھتے
ن حالات میں امسال ایس ایس سی کے امتحان میں جوگیشوری کی
ونسپل ہائی اسکول کے طالب علم منگیش تکارام مسکر کی شاندار کامیابی
س نے پچھلے پچاس سال کا ریکارڈ توڑ دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا
اگر بچہ، والدین اور مدرسین سخت محنت کریں تو ہمارے سرپرستوں
یہ کامیابی سے یہ سبق لینا چاہیے کہ مادری تعلیم پھر وہ اردو یا مراٹھی
نگریزی ہو یا گجراتی بچوں کی قابلیت کو ابھارنے میں بنیادی کردار ادا
رتا ہے۔ طالب علم اگر محنت کرے تو وہ نہ صرف تعلیمی میدان میں آگے
رہ سکتا ہے۔ بلکہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور ذہانت کے ذریعہ کامیابی کما
سکتا ہے۔

منگیش [illegible]
کے باشندہ ہیں۔ ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] کہ ان کے بچے [illegible]
سکتے [illegible] سرٹیفکیٹ میں کیوں نہیں آتے ؟
ہماری قوم میں [illegible] ہیں۔ بچوں کو تعلیمی اداروں [illegible]
دیتے بھی اسکے باوجود نتیجہ کیوں پست ہوتا ہے ؟؟
اگر ہم ان باتوں پر غور کریں تو ایک بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے
بچے سرپرست اور مدرسین منصوبہ بندی کے ساتھ تعلیم کے حصول پر توجہ
نہیں دیتے۔ دراصل ہمیں تعلیم کے معیاری معیار پر توجہ دینے کی ضرورت

## انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ

ادارہ ہذا سے ایس ایس سی میں ۲۵۲ طالبات امتحان میں
شریک ہوئیں نتیجہ ۹۸ فیصد رہا ۱۴۰ طالبات امتیازی حیثیت سے ۹۸ درجہ اول اور ۱۰ درجہ دوم میں کامیابی
حاصل کی۔ مندرجہ ذیل طالبات نے اپنے مضامین کا اول انعام حاصل کیا۔ اردو کا
انعام شہناز بشیر احمد، حاصل کردہ نمبر ۸۹، ہندی مراٹھی کا
انعام رضوانہ صالح محمد، حاصل کردہ نمبر ۸۰ ۔
عقیلہ عبد الستار قریشی نے مجموعہ ۸۶٫۷۱ فیصد نمبر لے
اور ہائی اسکول میں اول آئی۔
بارہویں سائنس اور کامرس کا نتیجہ بالترتیب [illegible]
فیصد اور ۸۸٫۲۸ فیصد رہا۔ درج ذیل طالبات نے
اپنی جماعتوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔ فہمیدہ خلیل احمد خان
(سائنس ڈیویژن) ۸۰٫۶۶ فیصد۔ گلناز [illegible] نیوریکر
(کامرس ڈویژن) ۹۴٫۳۳ فیصد۔

## انجمن اسلام [illegible] ہائی اسکول جنجیرہ مروڈ

۲۸ کامیاب طالبات [illegible] درجہ اول میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

... ایس ایس سی کا نتیجہ ...

## انجمن اسلام ہائی اسکول داہیول ضلع رتناگری

۴۱ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۔ ۳۰ نے کامیابی حاصل کی
نتیجہ ۷۳ فیصد رہا۔ کامیاب طلبہ میں عندلیب آفاق احمد قریشی
۸۴ فیصد۔ محمود حسین میاں بائے ۸۴ فیصد ۔ اور رفیق احمد
۔۔ نے ۸۲ فیصد کے علاوہ ۵ درجہ اول، ۱۹ درجہ دوم اور
۳ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔

## مہاراشٹر ہائی اسکول کڈوئی ضلع رتناگری

گذشتہ گیارہ برسوں کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی نتیجہ صد فیصد رہا ۔ ۲۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے، جن میں ۳ نے امتیازی، ۱۲ درجہ اول اور ۱۱ نے درجہ دوم میں کامیابی حاصل کی۔ سہیل داؤد ڈلیلی نے ۸۲٫۸۵ فیصد تو تانیہ عبدالقادر ڈونگرے نے ۷۷٫۲۲ فیصد اور عبدالصمد حسن مالگنڈکر نے ۷۵٫۰۵ فیصد نمبر حاصل کئے۔ سہیل ڈلیلی سنگمیشور سینٹر میں اول نمبر رہا۔

## سیٹیزن ہائی اسکول اورن ضلع رائے گڈھ

۳۳ طلبہ میں ۱۶ نے کامیابی حاصل کی۔ نتیجہ ۴۸٫۴۸ فیصد رہا۔ ۴ درجہ اول میں تو ۱۲ درجہ دوم میں کامیاب ہوئے۔

## حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری

اسکول ہذا کا مجموعی نتیجہ ۹۳٫۱۶ فیصد رہا جس میں ۱۱ طلبہ درجہ اول، ۲۵ درجہ دوم اور باقی ماندہ پاس کلاس میں آئے۔ ۷۴ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے۔ کماری تنویر تانبے ۸۰ فیصد نمبر حاصل کرکے اسکول میں سرفہرست رہیں۔

## مستری ہائی اسکول، رتناگری

ادارہ ہذا کا مجموعی نتیجہ ۸۰ فیصد رہا ۔ ۸۰ طلبہ شریک امتحان

... ۹ درجہ دوم اور ۱۵ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے

## اینگلو اردو ہائی اسکول جیسنگ پور ضلع کولہاپور

اس ہائی اسکول سے امسال پہلی ... شریک امتحان ہوئی جس میں ۴۲ طلبہ شامل تھے ۔ ۲۴ نے کامیابی حاصل کی۔

## مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون

یہاں کل ۵۴ طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ ۴۳ نے کامیابی حاصل کی ۔ نتیجہ ۷۹٫۶۳ فیصد رہا۔

## انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول گورے گاؤں

ادارہ ہذا سے ۵۲ طلبہ شریک امتحان ہوئے۔ ۳۶ نے کامیابی حاصل کی۔ نتیجہ ۷۰ فیصد رہا۔ تبسم ابراہیم ہائی اسکول میں سرفہرست رہی ۔ جونیئر کالج کا نتیجہ ۵۲ فیصد رہا۔

## بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری

ادارہ ہذا کا نتیجہ ۹۵٫۲۳ فیصد رہا ۔ ۲۱ میں سے ۲۰ کامیاب ہوئے جبکہ امتیازی نمبروں میں سے ۲ درجہ اول میں ۱۴ درجہ دوم میں اور ۳ پاس کلاس میں آئے۔ منیرہ عبداللہ بانگی اسکول میں اول آئی۔



(ایم۔ ایف ...)

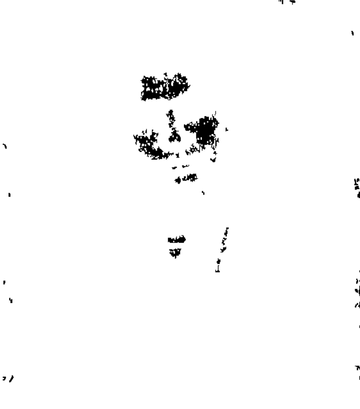
* متعدد سیاسی، سماجی اور فلاحی اداروں سے منسلک ایم ایف سرگروہ کو حکومت مہاراشٹر نے ان کی خدمات کے اعتراف میں اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔

ادار[illegible]
دیرینہ [illegible]
ن کے ممتاز تاجر
ت کار اور
پیوزٹم جناب
ڈی نائیک
ناگری کو متفقہ طور



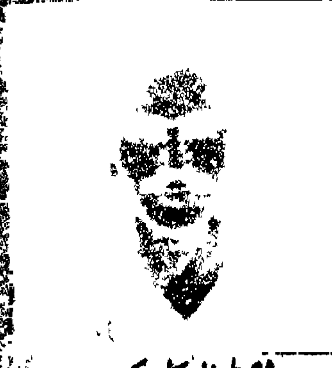
(جناب ایم۔ ڈی نائیک)

رکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹیڈ کا چیئرمین چن لیا گیا ہے۔ جناب علی ایم شمسی کے چیئرمین چنے جانے پر ان کی جگہ پر یہ انتخاب عمل میں آیا ہے۔ ایم۔ ڈی صاحب مسلم جماعت رتناگری، آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری اور مرحومہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول کے [illegible] رہیں۔ آپ کو حکومت ہند کی جانب سے ایکسپورٹ بزنس میں [illegible]ٹ ایوارڈ حاصل ہے۔ آپ رتناگری کانگریس (آئی) کمیٹی کے [illegible]ن ہیں۔



[illegible]

[illegible] کی اولین
[illegible]ین انجینئر
[illegible] ہائی اسکول کی
[illegible]ری کے پرنسپل
[illegible] الٰہی والی سوداگر
[illegible] فرشتہ آنے
[illegible]



(مصطفیٰ ابو بکر)

[illegible] کو حکومت مہاراشٹر نے ایس۔ ای۔ ایم نامزد کیا ہے۔ موصوف انجمن توسیع تعلیم جنرل کے نائب صدر، راے گڈھ ضلع لوکھنڈو کانگریس (آئی) کے رکن، پنویل بلاک کانگریس (آئی) کے جنرل سیکریٹری، تھانہ ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم شاخ بدلاپور کے نائب صدر، پنویل مہاپولز گرام پنچایت کے رکن اور ایڈمنسٹریٹیو اور ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ ہم موصوف کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(منجانب: ہیڈ ماسٹر داشات اینگلو اردو ہائی اسکول پنویل، راے گڈھ)



(محمد حنیف حسین پرکار)

جناب محمد حنیف حسین پرکار متوطن کالسہ ضلع رتناگری کو حکومت مہاراشٹر نے بمبئی عظمیٰ کے لئے اسپیشل ایگزیکیٹیو مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔ اتنی کم عمری میں یہ عہدہ واقعی ان کی خدمت خلق کا صلہ ہے۔ آپ فی الوقت عمرکھاڑی تعلقہ [illegible] کے جنرل سیکریٹری، مہاراشٹر ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے سیکریٹری اور [illegible] کے سیکریٹری ہیں۔ [illegible] مبارک باد [illegible]

[illegible] ... میں

[illegible] پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول [illegible] جناب عبد[illegible] جو بی ای (میک) [illegible] یونیورسٹی میں دوسرا نمبر حاصل کر کے [illegible] اور [illegible] گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے تھے۔ [illegible] کے بعد [illegible] کمپنی سے منسلک ہو گئے [illegible] ۸۸ء سے ان کا تقرر کیمرون (کیلیفورنیا) میں [illegible] پروجیکٹ کے سربراہ کے طور پر ہوا ہے۔

## الوداعی جلسہ

جناب شہاب الدین محمد اسحاق مانڈلیکر متوطن وڑولی کو مستقل [illegible] کے لئے روانگی کے موقع پر برائٹ اسٹار کلب [illegible] ضلع رائے گڈھ نے ایک الوداعی جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت جناب عبدالرزاق اسماعیل پاڑیکر نے فرمائی۔ منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جناب شہاب الدین نے کلب کے نام ماہ نامہ نقش کوکن اور ہفت روزہ نوزان جاری فرمایا۔ نیز اسماعیل شکری اور عبدالکریم ڈارے نے ٹیپ ریکارڈر دینے کا وعدہ فرمایا۔

(نامہ نگار نوکل بھارتی)

## موربہ گرام پنچایت کا چناؤ
## محمد اسلم راؤت سرپنچ منتخب

موربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ گرام پنچایت کے چناؤ میں کسان مزدور پارٹی کے امیدواروں کی جیت [illegible] بعد محمد اسلم راؤت کو سرپنچ اور محمد یونس راؤت کو نائب سرپنچ چنا گیا۔ موربہ گرام پنچایت کے چناؤ پر ضلع [illegible] کے سیاسی لیڈروں کی نظریں لگی ہوئی تھیں کیونکہ پنچایت ایک عرصہ سے کانگریس کے زیر اقتدار تھی مگر اس [illegible]

[illegible] اگست ۸۸ء

[illegible] کمیٹی کے چیئرمین [illegible] کسان مزدور پارٹی [illegible]

## S.S.C. میرٹ لسٹ میں

امسال مارچ ۸۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں کامیاب طلبہ کے میرٹ لسٹ میں کینیا و دیالیہ چپلون کی شمیم ملا (۲۲ء۹۱ فیصد) اور عزیزہ حسین علی پیرمنٹ والا (۹۱ء۴۰ فیصد) سینٹ میری ہائی اسکول مجگاؤں بمبئی کی شمولیت باعث صد افتخار ہے۔ ہم ان کامیاب طلبہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

## ہیڈ مدرسین صاحبان سے گذارش

اضلاع کوکن کے اردو ثانوی اسکولوں کے صدر مدرسین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اسکولوں کے ایس ایس سی کے نتائج درج ذیل باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلد از جلد روانہ فرمائیں:۔

- ایس ایس سی امتحان میں شریک اور کامیاب طلبہ کی تعداد۔
- فیصد نتیجہ
- گذشتہ سال کا نتیجہ
- امتیازی درجہ میں نیز اول دوم اور سوم درجہ میں کامیاب ہونے والوں کی تعداد
- اپنی اسکولوں میں اول آنے والے طالب علم/طالبہ کا نام
- دیگر معلومات جو آپ ضروری سمجھتے ہیں [illegible] ارسال فرمائیں۔

**نقش کوکن** [illegible]
۵۶ تا [illegible] اسٹریٹ [illegible] ۴۰۰۰۰۳

ٹ کا خرچ [illegible]

پبلک ورکس کے ریاستی وزیر مسٹر [illegible] نے
[illegible] اسمبلی میں ممبران کو [illegible] ڈالا
[illegible] سے پر [illegible] بھائی کھاڑی پل (جو [illegible] بمبئی
جوڑتا ہے) ٹریفک کے لئے محفوظ ہے لیکن اس میں بنیادی
[illegible] پیدا ہو گئی تھیں۔ یہ خرابیاں ۱۹۷۶ء میں نظر آئیں
[illegible] پل ۱۹۷۶ء میں بنا تھا۔ پل پر لاگت ۳ کروڑ ۴۸ لاکھ روپئے
جب کہ مرمت پر ۳ کروڑ ۸۳ لاکھ روپئے خرچ ہوا ہے۔

## [illegible] میونسپل کارپوریشن
## [illegible] کے چیئرمین کا چناؤ

[illegible] تھانہ میونسپل کارپوریشن کی جنرل میٹنگ میئر مسٹر منوہر
[illegible] کی صدارت میں جمعہ ۵ جولائی کو منعقد ہوئی جس میں
[illegible] ذیل کمیٹیوں کے اراکین اور ان کے چیئرمین حضرات کا چناؤ
[illegible] رائے سے عمل میں آیا۔ کل ۱۲ کمیٹیاں ہیں جن میں کانگریس کو
[illegible] شیوسینا کو ۵ اور بی جے پی کو ایک کمیٹی کی چیئرمین شپ
[illegible] گئی ہے۔
[illegible] تعمیرات عامہ، منی دیسولا، منصوبہ بندی، دوارکا ناتھ [illegible]
[illegible] سپلائی، نعیم خان، محصولات، جناردن پاٹل، [illegible]
[illegible] پاٹل، باغ باغیچہ، منوہر [illegible] شنکر [illegible]
[illegible] ویلفیئر اور [illegible] سید [illegible]
[illegible] مارکیٹ [illegible]
[illegible] اور ثانوی تعلیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے اردو [illegible] سوچ لیجئے [illegible] انعام [illegible]
اس مقابلے میں ہر زبان کے بہترین ڈرامے کے لئے دو انعامات [illegible]
پر [illegible] مسٹر [illegible] صاحب کو اردو ڈرامے پر پہلا انعام سات ہزار
پانچ سو روپے جلد ہی ایک تقریب میں عطا کئے جائیں گے
"سوچ لیجئے" میں آج کل [illegible] کے استعمال کی نئی اور بھیانک
شکل یہ ہے کہ رحم مادر ہی میں بچے کی جنس معلوم کر کے لڑکی ہو تو
اسقاط حمل کرا دیا جاتا ہے۔

## رتناگری/سندھو درگ ضلع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی
نے سنہ ۸۹/۱۹۸۸ء تعلیمی سال کیلئے مندرجہ ذیل مسلم طلبہ کو حسب قابلیت
وظیفے دینا طے کیا ہے۔ چنانچہ خواہش مند طلبہ ذیل کے پتے پر خود آکر
یا اپنا پتہ لکھا ہوا جس پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا بڑا
لفافہ بھیجکر درخواست فارم حاصل کریں۔ عرضیاں موصول کرنے کی
آخری تاریخ ۲۹ اکتوبر سنہ ۸۸ء ہو گی۔
(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانیوالے۔
(۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور فنی (Technical اور Vocational)
اداروں میں تعلیم پانیوالے (۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا
میڈیکل کالج میں تعلیم پانیوالے (۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری/سندھو درگ
ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

ایم۔ ڈی۔ مستری
سیکریٹری اسکالرشپ کمیٹی
[illegible] گرگاؤں روڈ [illegible]
بمبئی [illegible]

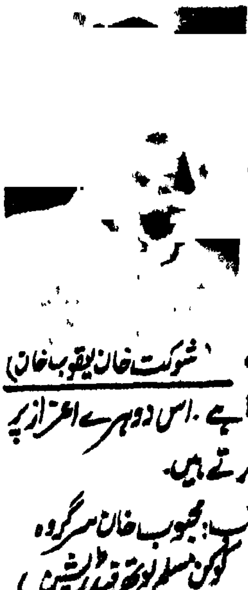
[illegible] جناب [illegible] صاحب
ڈاکٹر عبدالوہاب دانش
مالک [illegible]
اسٹانڈرڈ صدر، کارجین
انٹرنیشنل) کو حکومت
مہاراشٹر نے اسپیشل
ایگزیکیٹو مجسٹریٹ



(ڈاکٹر عبدالوہاب دانش)

مقرر کیا ہے۔ اس اعزاز و انتخاب پر ہم ڈاکٹر دانش صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (منجانب نگار جیتر نیشنل)

* ماہ جون میں اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ کی جو فہرست منظر عام پر آئی اس میں جناب شوکت خان یعقوب خان سرگروہ کا نام نامی بھی شامل ہے۔ نیز حکومت مہاراشٹر نے پولیس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی



(شوکت خان یعقوب خان)

بحیثیت رکن انھیں شامل کیا ہے۔ اس دوہرے اعزاز پر ہم انھیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(منجانب: محبوب خان سرگروہ
کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن)

## واحد صاحب پوملی میں

مجند ارجونیئر کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحد اب دائل ایجوکیشن سوسائٹی پنچتن پوملی ضلع رائے گڑھ میں ڈاکٹر اے آر اندرے کے قائم کردہ انگلش اسکول کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر مقرر کئے گئے ہیں۔ واحد صاحب کی پوری زندگی

اگست ۸۸ء

[illegible] میں بھی آپ نے ۵ مہر [illegible] صاحب کا تقرر ادارہ کے لیے موزوں اور مناسب ہے۔

## شرگاؤں گرام پنچایت کا انتخاب

رتناگری سے قریب واقع موضع شرگاؤں میں سرپنچ پاٹل کے مستعفی ہوجانے کی وجہ سے گرام پنچایت کا چناؤ عمل میں آیا، جس میں سماجی کارکن اور ہفتہ وار کوکن سیوک کے مالک و مدیر جناب علی میاں قاضی چن کر آئے۔ اسی طرح سرپنچ کے انتخاب میں بڑا سخت مقابلہ تھا مگر جناب علی فقیہ کامیاب منتخب ہوئے۔ جناب علی قاضی سابق اپ سرپنچ ہیں نیز اسکول کمیٹی کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔

## اسماعیل مُلاّ کا استقبال

رتناگری بندرگاہ میں اسسٹنٹ لائٹ کیپر جناب اسماعیل مُلاّ نے "منگل آشا" نامی ایک چھوٹے جہاز کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر طوفانی موجوں سے چھ ملاحوں کو بچایا۔ مسٹر ملا کی اس دلیری اور خدمت خلق کے لئے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر شری شنکر راؤ چوہان جب یہاں دورے پر تھے تو ان کے ہاتھوں سند اعزاز اور تحفہ دیکر رتناگری نگر پریشد کی کارروائی میں ان کا خیر مقدم کیا گیا۔

## ہندوستان کی پہلی خاتون پائلٹ

ائیر انڈیا میں شامل ہونے والی پہلی خاتون پائلٹ مس ہرہیت اہلو والیا ہیں۔ انھوں نے [illegible] اڑان اکیڈمی میں اپنا کورس مکمل کیا۔

انھوں نے بتایا کہ ہم [illegible] کا شوق، مشین سے دلچسپی [illegible] اس پیشہ کی طرف لائے۔

[illegible] کوکن بینک

## ...ناھ... [illegible]

...[illegible] کی ... طرحی

...ست [illegible] کو گرد ڈن بلنا پار تحت میں
...اب واحد محسن صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔
...ت کے فرائض سید کنول صاحب نے انجام دیئے۔
...ری انتخاب حسب ذیل ہے:

...محسن : میں آفتاب عمر میری چند ساعتیں
ڈھلنے لگی جو شام تو ڈھلنا پڑا مجھے

...مہسلائی : تہذیب نو کا دائرہ اتنا وسیع ہے
مذہب کے دائرے سے نکلنا پڑا مجھے

...الحسن ماہر : وہ مصلحت تھی کیا تھی مجھے کچھ خبر نہیں
اپنا ہر ایک اصول بدلنا پڑا مجھے

...داب رتناگری : انساں نما درندوں کی اس بھیڑ بھاڑ میں
کیڑوں کی طرح رینگ کے چلنا پڑا مجھے

...عزیز آذر : الفاظ کی ڈھلان پہ جملوں کے شہر میں
حرفوں کی طرح گر کے سنبھلنا پڑا مجھے

...سید کنول : کب تھی میری مجال، تقاضہ تھا وقت کا
ہنس ہنس کے خارزار میں پلنا پڑا مجھے

...اکر حمید : شاکر رہ حیات میں تھے حادثے بہت
مشعلوں کی شاہراہ پہ چلنا پڑا مجھے

...نت فیضی ...ری پوری : گھر سے چلا تھا لے کے مسرت کی آرزو
وحشت غموں کی دھوپ میں جلنا پڑا مجھے

## ...بلٹ دوستی

[illegible]

## [illegible]

## کوکن افسر خصوصی بنائے گئے

کوکن کے رجسٹرڈ اداروں کی وفاقی انجمن کوکن انٹر یشنل کا موجودہ مجلس انتظامیہ جو ۲۳ اراکین پر مشتمل ہے اس میں ۸ حضرات ایسے ہیں جنہیں حکومت مہاراشٹر نے اسپیشل ایگزیکٹیو مجسٹریٹ S.E.M. مقرر کیا ہے۔ اس تقرری اور اعزاز پر ہم فخر و انبساط محسوس کرتے ہیں اور صاحبان اعزاز کو جن کے نام درج ذیل ہیں دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (صدر) (۲) جناب علی ایم شمسی (نائب صدر) - (۳) ڈاکٹر عبدالوہاب دانش (نائب خزانچی) (۴) جناب عبدالسمیع بوبیرے (رکن)۔ جناب عبدالمجید حسن جوگلے (رکن)۔ جناب عبدالرحمٰن وائے قاضی (رکن)۔ جناب ناظم عبدالمجید قاضی (رکن)۔ جناب ابراہیم خان طالب (رکن)۔

(مرسلہ: اعزازی جنرل سیکریٹری)

## رتناگری میں عید ملن

عید الفطر کے مبارک موقع پر رتناگری میں اردو کے ادیب و شاعر جناب آدم نصرت ریٹائرڈ پولیس افسر کے دولت کدہ پر عید ملن کا ایک پروگرام رتناگری کے کلکٹر جناب رمیش کانڈے صاحب کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں مسز کانڈے اور رتناگری ریڈیو اسٹیشن کے اناؤنسر مسز رشمی ... بحیثیت مہمان خصوصی مدعو تھے۔

قومی یک جہتی کے تحت منعقدہ اس پروگرام میں تحصیلدار علی میاں مجاور، پرنسپل اسماعیل سوگکر ... قاضی نے تقریریں کیں ... پروگرام کو کامیاب ... جناب عبدالمجید ... اور جناب ... نے ... [illegible]

# جشن انجم رومانی

## ۱۷ر نومبر کو برلا ہال میں

ملک کے نامور صحافی اور شاعر جناب انجم رومانی کی ادبی اور صحافتی خدمات کے اعتراف میں جمعرات ۱۷ر نومبر کو رات ۹ بجے بمبئی کے برلا ماتو شری سبھا گھر (برلا ہال) نزد میرن سینما میں جشن انجم رومانی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر جناب انجم رومانی کے شعری مجموعے "روشنی بے چراغ لمحوں کی" کی رسم اجرا بھی انجام دی جائیگی۔ جشن انجم رومانی کے سلسلے میں منعقدہ کل ہند مشاعرہ میں ملک کے مشاہیر شعراء شرکت فرمائینگے۔ جشن انجم رومانی کو ہر اعتبار مثالی بنانے کے لئے موثر ترتیب دیا جا رہا ہے۔

استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین جناب علی ایم شمسی نے اپنے ایک اخباری بیان میں جناب انجم رومانی کے تمام ہی خیر خواہوں ہمدردوں اور انجم نوازوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون پیش فرمائیں تاکہ جناب انجم رومانی جیسے با اصول اور مخلص فنکار کو صحیح معنوں میں خراج تہنیت پیش کیا جا سکے۔

## کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری

امسال بھی کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی جانب سے جماعت آٹھویں اور کالج میں زیر تعلیم غریب طلبہ اور طالبات کے لئے اسکالرشپ دی جائے گی۔ لہٰذا غرض مندوں سے مخصوص فارم میں درخواستیں مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۸۸ء

عبدالمجید ...

[illegible] کی زیر ... [illegible]

مارچ ۱۹۸۸ کے ایس ایس سی امتحان میں الحاق نمبر آنے والے مسلم طلبہ کو ضلعی سطح پر ... کے لئے ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اسکول کے امتحان ہذا میں اول آنے والے طالب علم کا نام اور اس کی مارکس شیٹ زیراکس کاپی کے ساتھ ارسال کریں۔ اسکالرشپ کے لئے عریضے کا فارم درج ذیل پتے پر رابطہ قائم کر کے حاصل کریں۔

پتہ:۔ عبدالمجید جگا ڈو کر
جنرل سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری
مقام پوسٹ کرلا، تعلقہ و ضلع رتناگری ۴۱۵۶۳۰



سمیرہ بنت عبدالستار خلیفے

* موضع کولتھرا، تعلقہ داپولی کے جناب زین الدین قطب الدین مقدم کی نواسی سمیرہ بنت عبدالستار خلیفے نے انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول سے عمر کے پندرہویں سال ایس ایس سی کا امتحان امتیازی نمبروں (۸۶.۷۱) سے پاس کیا۔ موصوفہ کو انگریزی سائنس اور ریاضی میں ۹۰ فیصد مارکس حاصل ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے اس نے SIES کالج سائن بمبئی میں شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔

**کہتا ہوں سچ...** نقش کوکن کے مستقل کالم نگار اشرف کمالی کی نثری کتاب "کہتا ہوں سچ" منظر عام پر آگئی ہے۔ پبلشر کوکن اسعد ونقش ... قیمت ۱۵ روپے ... ملنے کا پتہ ... 7 ... ۵

ی شاخ قائم کیجئے یا صوبہ کی شاخ آپ کے خط کا جواب
دے تو براہ راست ہمیں خط لکھئے۔

اب وہ وقت آگیا ہے کہ اگر اردو کے حقوق کے لئے
نے متحد ہو کر اپنی حدود میں رہتے ہوئے پر امن لیکن موثر
و جہد نہ کی تو پھر اردو کو اور زیادہ نازک حالات کا سامنا
نا پڑے گا۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ انجمن کی شاخیں
م کر کے اردو کے مسائل حل کرنے میں ہم سے تعاون کیجئے

انجمن ترقی اردو (ہند) راؤز ایونیو، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

## بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک کے ملازمین کو گولڈن جوبلی بونس

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک گولڈن جوبلی تقریبات
کے موقع پر اپنے ملازمین کو ۲۰ فیصد اضافی بونس ادا کر رہا ہے۔
اس اضافی بونس کے لئے بینک کے انتظامیہ نے یہ شرط رکھی تھی
کہ ملازمین کوشش کر کے ڈپازٹس کا ایک خاص نشانہ
حاصل کریں۔ امپلائز یونین اور آفیسرز ایسوسی ایشن کے
صدر مسٹر نور محمد ... کے بقول بینک کے اسٹاف نے
اس چیلنج کو قبول کیا ...

## ڈاکٹر ظ انصاری اردو اکیڈمی سے مستعفی

۵ جون ۱۹۸۵ء کی صبح مہاراشٹر کی نئی وزارت کے اعلان کے
بعد اردو اکیڈمی کے نائب چیئرمین ڈاکٹر ظ انصاری نے اپنا استعفیٰ
سابق وزیر اعلیٰ کے دفتر روانہ کر دیا۔
ڈاکٹر ظ انصاری اکیڈمی کے نئے بورڈ کی تشکیل تک اپنے
عہدے پر اپنی کارکردگی انجام دینگے۔ انھوں نے بتایا کہ استعفیٰ اس لئے
پیش کیا ہے کہ نئی وزارت اپنے طور پر اکیڈمی کے نئے بورڈ
کا انتخاب کرے۔



(شرف الدین شیخ)

• امسال حکومت
مہاراشٹر نے جن حضرات
کا بطور اسپیشل ایکزیکیٹو
مجسٹریٹ تقرر فرمایا ہے
ان میں جناب شرف الدین
شیخ (ہتو بلی ریڈی
ساونت واڑی ضلع ...) وائس پرنسپل ...

# "کہتا ہوں سچ..." کی رسم رونمائی

۲۲ رجولائی ۹۹ء کو شام ۵ بجے داؤد فاضل بھائی آڈیٹوریم، ڈونگری بمبئی میں کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ بمبئی کے زیر اہتمام ادیب و شاعر جناب شرف کمالی کی دوسری تصنیف "کہتا ہوں سچ" کی رسم رونمائی کوکن کے معروف شاعر جناب ساحر شیوی کے دست مبارک سے انجام پائی۔ اس موقع پر ابتدائی استقبالیہ تقریر میں پروفیسر یونس اگاسکر نے کہا کہ یہ کتاب ہماری تہذیبی روایات کی آئینہ دار اور امانت دار ہے جب کہ مشہور مزاح نگار جناب یوسف ناظم نے فرمایا کہ اس کتاب میں شامل مضامین ماہنامہ نقش کوکن میں شائع شدہ ہیں۔ انھوں نے ماہنامہ نقش کوکن سے متعلق اظہار خیال فرماتے ہوئے کہا کہ بے شمار ادبا و شعراء نے نقش کوکن کی سیڑھی سے چڑھ کر شہرت و عظمت کی بلندیوں تک پہنچے ہیں۔ کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے چیئرمین جناب علی ایم شمسی نے "کہتا ہوں سچ" سے متعلق کہا کہ یہ ایک آئینہ ہے۔ انھوں نے بتایا کہ شرف صاحب کی تنقید دل آزار نہیں بلکہ دل آویز ہوا کرتی ہے۔

روزنامہ انقلاب کے ایڈیٹر جناب ریاض احمد خان نے کہا کہ مصنف نے سماجی ناسوروں کو قلم کی نوک سے کرید کر اجاگر کر دیا ہے۔ دیرینہ صحافی و شاعر جناب جرمن پرکار نے جناب ساحر شیوی اور جناب شرف کمالی کی خدمت میں تحفات کا تحفہ پیش



پیش کیا۔ دماغی امراض کے ماہر معالج اور ماہنامہ نقش کوکن کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے کہا کہ ایسی کتابیں اردو زبان میں شائع کی جائیں جن سے قوم سائنسی و تکنیکی علوم میں آگے بڑھے۔ مہمان خصوصی جناب علی میاں مقدم نے فرمایا کہ شاعروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی کے بغیر سماج کی ترقی نا ... ہے۔ مسز رقیہ نائیک نے بھی اس موقعہ پر پُراثر تقریر ...

صدر جلسہ ممتاز محقق و نقاد جناب کالیداس گپتا رضا نے کہا کہ "کہتا ہوں سچ" میں تیکھا پن اور شگفتگی کا حسین امتزاج ہے۔ جناب شرف کمالی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جناب انجم عباسی نے رسم اظہار تشکر ادا کی۔ جب کہ ماہنامہ نقش کوکن کے جوائنٹ ایڈیٹر جناب فقیر محمد مستری صاحب نے نہایت دلنشیں انداز میں نظامت کے فرائض انجام دئے۔ اس تقریب میں حسن نعیم، افتخار امام صدیقی، پرنسپل رشیدہ قاضی نیز علم و ادب، صحافت و سماجی میدان کی متعدد شخصیات نے شرکت فرمائی۔

## ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا

## اور

## پروفیسر جاوید خان کو مبارک باد

شرد پوار کی وزارت میں ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا اور [illegible] جاوید خان صاحبان کی شمولیت پر ادارہ نقش کوکن وزیر اعلیٰ [illegible] پوار اور دونوں مسلم وزرا کی خدمت میں ہدیہ تہنیت [illegible] کرتا ہے۔ ڈاکٹر اسحاق صاحب نے اپنے مطب کے [illegible] سماجی میدان میں، بعد ازاں وزیر ہاؤسنگ اور [illegible] اسلام کے صدر کی حیثیت سے نیز پروفیسر جاوید خان نے اقلیتی سیل، پروفیسر شپ اور وزیر تعلیم کی حیثیت [illegible] بے لوث خدمات انجام دیکر لوگوں کا دل جیت لیا تھا [illegible] سمجھتے ہیں کہ یہ انہیں لوگوں کی دعاؤں کا اثر ہے کہ [illegible] صاحبان کو پھر ایک بار قوم کی خدمت کا موقع ملا۔

## [illegible] کے مسلمانوں کا نازیبا اقدام؟

مصدقہ اطلاع کے بموجب ۲۶۔ جون ۱۹۸۸ء اتوار [illegible] گاؤں میں مسلمانوں ہی کے دو گروہوں میں مسجد کے [illegible] ادم ہوا۔ اور شر پسندوں نے مسجد کی بڑی [illegible] کی۔ فرش کی بچھی ہوئی لادیاں کدال سے پھاڑ ڈالیں۔ محراب و منبر کو نقصان پہنچایا۔ الکٹرک لائٹ پھوڑ ڈالے۔ کہتے ہیں مسجد میں کانچ اور اینٹوں [illegible] کا ہوا تھا۔ متعدد لوگ زخمی ہوئے جنہیں اسپتال [illegible] اور طرفین کے جملہ تقریباً سلا[illegible] کو پولیس گرفتار کر لے گئی جنہیں ۲۴ گھنٹے کے بعد ضمانت پر رہا کیا گیا [illegible] گذشتہ آٹھ سال سے اختلاف بین المسلمین کی [illegible] ایک ہی مسجد میں بیک وقت دو جماعتوں میں [illegible] اور جماعتیں ہوتی ہیں۔ اس مخاصمت میں نقش کوکن میں جو حصہ ادا کیا گیا کہا گیا۔ متعدد حضرات نے بروقت کوششیں کیں لیکن کوئی نصیحت کارگر نہ ہوئی بالآخر یہ معاملہ سرپنچوں تک پہنچا "تازہ ترین اطلاع کے مطابق مسجد کو پولس نے تالہ لگا دیا ہے اور وہاں گذشتہ ایک مہینہ سے پولیس کا پہرہ ہے۔

## شادی خانہ آبادی

★ کوکن کے مشہور شاعر اسماعیل پرکار رتناگروی کے فرزند اور فردوس کے جواں سال وکیل جناب شبیر پرکار کا عقد مسعود فردوس ہائی سکول کے ریٹائرڈ مدرس جناب نورالدین علی پرکار کی پوتی وحیدہ کے ساتھ ۲۹ مئی ۱۹۸۸ء کو آپ کے گاؤں میں بحسن و اختتام انجام پایا۔ (مرسلہ: عبدالوہاب پرکار)

★ فردوس کے سیاسی رہنما جناب جمال الدین حسن پرکار کے فرزند اور گروپ گرام پنچایت فردوس کے سابق سرپنچ، فردوس ایجوکیشن سوسائٹی کے سابق صدر و چیئرمین اور پنچایت سمیتی تعلقہ کھیڑ کے سابق رکن جناب زین الدین غیاث الدین پرکار کے نواسے حنیف کی شادی جناب ابراہیم پرکار کی دختر کے ساتھ فردوس میں ۹ مئی ۱۹۸۸ء کو بحسن و خوبی انجام پائی۔ مرسلہ عبدالوہاب [illegible]

## موت کا ایک دن معین ہے

ابراہیم مٹھا گرے :۔ جناب ابراہیم محمد سعید مٹھاگرے متوطن شری وردھن ضلع رائے گڑھ کا ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو [illegible] سال احمد آباد گجرات میں انتقال ہوا۔

حسن کوبجانے مرحوم :۔ [illegible] ضلع رائے گڑھ کی [illegible] جناب حسن کوبجانے کا [illegible] ۱۹۸۸ء کو [illegible] میں انتقال ہوا۔

**اشتیاق انصاری چل بسے** :- اردو کے معروف صحافی
[illegible] کا ۱۸ر جولائی ۸۸ء کو انتقال ہوا۔ مرحوم ایک عرصہ تک
روزنامہ انقلاب سے وابستہ رہے۔

* ۱۶ر جون ۱۹۸۸ء کو نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ
کے جماعت ہشتم کے طالب علم گلزار احمد خان کی دیوار گرنے سے
موت واقع ہو گئی۔

**سید عبدالغفور کو صدمہ** :- واشی نئی ممبئی کی معروف ہستی
جناب عبدالغفور سید کی خالہ محترمہ عائشہ بی خان کا ۱۶ر جولائی ۸۸ء
کو ان کے وطن تلوجہ ضلع رائے گڑھ میں انتقال ہو گیا۔

**لطیف بابا مرحوم** :- موضع تاڑین تعلقہ داپولی کے فرنیچر
میکر اور بلڈنگ کنسٹرکٹر جناب عبداللطیف آرائی المعروف
لطیف بابا کا ۴ر جولائی ۸۸ء کو انتقال ہوا۔ مرحوم عارضۂ قلب
میں مبتلا تھے۔

**عبدالستار تاج مرحوم** :- مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی
کے نائب صدر اور کانگریس آئی کے سرگرم رکن جناب ابراہیم سیٹھ تاج
کے چھوٹے بھائی جناب عبدالستار تاج کا حرکتِ قلب رک جانے
سے بروز جمعہ ۲۴ر جون ۸۸ء انتقال ہوا۔
مرحوم جناب احمد تاج رئیس کسگاؤں اور مثالی پرائمری
ٹیچر کے خلف اصغر تھے۔ نہایت خلیق، اسلامی روایات
کے پاسدار اور تبلیغی جماعت مہاڈ کے امیر جماعت بھی تھے۔
مرحوم کی کوششوں سے مہاڈ اور قرب و جوار کے مسلمانوں میں
اسلامی زندگی بسر کرنے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ مرحوم مہاڈ
جماعت المسلمین کے متولی بھی رہ چکے ہیں۔ ڈرائی فش کی تجارت
ان کا پیشہ تھی۔ باون سال کی عمر میں ان کی ناگہانی رحلت
سے دل اور روح کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ جل شانہ مرحوم
کی مغفرت فرمائے۔ پس ماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں
ہیں۔
(مرسلہ: غلام محمد بیلی، وہور)

**سراج الدین مقدم کو صدمہ** :- انجمن اسلام کوکن عربی ممبئی کے سابق
صدر اور جماعت المسلمین کوتھر تعلقہ داپولی کے صدر متولی جناب سراج الدین
زین الدین مقدم کی اہلیہ رابعہ بی کا ۲۶ر جون ۸۸ء کو کوبی وارڈ ممبئی میں انتقال
مرحومہ اپنے وطن کوتھر کی ابتدائی گرام پنچایت کی اولین خاتون ممبر تھیں۔

**بیگم شمسی کو صدمہ** :- کوکن بینک کے چیئرمین اور ممبئی کی معروف شخصیت
جناب علی ایم شمسی کی اہلیہ کی خالہ کا پچھلے مہینہ انتقال ہو گیا۔

**روشن خان وکیل کو صدمہ** :- داپولی ضلع رتناگری کے معروف
جناب روشن خان لقمان خان کے بھائی مجید خان صاحب (متوطن پنہالجہ)
۱۹ر مئی ۸۸ء کو ضعیف العمری میں ممبئی میں انتقال ہو گیا۔

**احمد تیسیکر (لکھیتی) مرحوم** :- موضع تیسہ تعلقہ کھیڈ کی بزرگ
جناب احمد محمد صاحب تیسیکر (المعروف لکھیتی) کا ۲۹ر جون ۸۸ء کو بعمر ۸۵ سال
وطن میں انتقال ہوا۔ مرحوم مسلسل ۱۵ سال تک اپنے گاؤں کے سرپنچ رہے۔
با اثر تھے۔ روزمرہ کے معاملات میں آپ کا لفظ حرفِ آخر مانا جاتا تھا۔ حضرت
الحاج حسام الدین قادری حسامی سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور پیر
احمد بہاء الدین داد کرکے [illegible] دوں میں تھے۔

**اے ڈبلیو پرکار** :- فردس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب
احمد وجیہ الدین پرکار کا ان کے وطن میں اچانک انتقال ہو گیا۔ مرحوم
گاؤں میں ہر دلعزیز اور دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے والے شخص

**فنا نظامی کا انتقال** :- اردو کے مشہور شاعر نثار علی بیگ
عرف فنا نظامی کانپوری کا ۱۸ر جولائی ۸۸ء کو کانپور میں انتقال ہو
مرحوم عرصہ سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھے۔

**انڈین پوسٹ کے نامہ نگار** :-
لکھنؤ میں مقیم ممبئی کے انگریزی روزنامہ انڈین پوسٹ
کے نامہ نگار فخرالدین حاتم بھائی کا ۱۰ر جولائی ۸۸ء کو انتقال
ہوا۔ وہ ایک بس سے ٹکرا جانے سے شدید زخمی ہو
گئے تھے۔

## عید مبارک

منجانب

# مسعود پیش امام

## ایسٹ اینڈ ویسٹ انجینیرنگ ورکس بوٹ ہارڈ روڈ، دارو خانہ بمبئی ۱۰

**THE KOKAN MUSLIM EDUCATION SOCIETY**

(BOMBAY SUB-COMMITTE) has offered to grant Scholarships for the Academic year 1988-89 to deserving Muslim students studying in:-

1. Stds.VIII to X in High schools in Greater Bombay.
2. Technical & Vocational Courses in Greater Bombay.
3. Any Engineering or Medical College in Maharashtra.
4. Junior and Degree Colleges in Ratnagiri/ Sindhudurg Districts.

Interested students may contact or write to:- Mr.M.D.MISTRY, Secretary, Scholarship Committee, 76, Girgaum Road, Opera House, Bombay-400004. The last date for receiving applications is 29th October, 1988.

# The importance of Salaat *by Haseena Deedat*

Salaat means Prayer (worship) and its importance cannot be expressed in a few words or pages.

Salaat is a **purification** process. It purifies us spiritually,morally and physically. Salaat was a gift from Allah to our beloved Prophet of Islam for his followers. God gives the people who pray, audience five times a day. No boss, parent, teacher or priest can afford this to his employees, children, pupils or congregation, yet the Almighty Creator is constantly available to His followers. Salaat keeps you in constant touch with your Creator and constantly we remember Him thus making us aware of His presence and keeping our mind, thought and action free of evil.

Salaat is the **foundation** of **all** good actions and thoughts, which leads to a practical, clean and Islamic life. Each time we miss Salaat, our faith weakens thus enabling evil to penetrate deeper and deeper into our lives. Be regular and punctual with your Salaat and your senses and actions will be on guard against evil at all times.

From the moment of the call of Salaat is heard the message is very clear. Four times the Muazzin calls Allah is the Greatest whether you come to Salaat or not.Twice he reminds us I bear witness there is **No God** except Allah conveying the message, that your existence depends on Allah and there are no helpers besides **H I M.** Thereafter, confirming Prophet Muhummed (PBUH) as the Messenger of Allah who was given the gift of Salaat for our benefit. Then the invitation is extending **"Come to Prayer"**, for, **"Prayer brings you Success."**

Then the **FINAL** call to remind us whether we heed the call or not **ALLAH IS STILL THE GREATEST** and **THERE IS NO GOD BESIDES HIM.**

BROTHERS AND SISTERS CAN WE AFFORD TO IGNORE

SUCH A BEAUTIFUL INVITATION TO SUCCESS

IN THIS WORLD AND THE HEREAFTER!!

**LET US TAKE STOCK**

| PAST | PRESENT |
|---|---|
| 1.Matters of religion were given priority. | Worldly matters are given priority. |
| 2.Education was sought to enhance moral character and achieve knowledge. | Education is sought with sole aim of achieving material prosperity. |
| 3.People were eager to bear hardship and sacrifice in the path of Allah. | Now people do not hesitate in going away from path of Allah to maintain their comfortable lives. |
| 4.Hiding other people's fault was considered a duty. | Now it is publicised. |
| 5.Honesty, excellent character and simplicity were respected. | Now such a person is considered easy to trick. |
| 6.Truth was held in high esteem. | Truth is the first casualty. |
| 7.Companions of the Prophet cared little for pomp and power. | Now pomp, power and material prosperity is admired. |
| 8.They(companions)lived and acted as per the Holy Quran and crowned themselves with glory. | We have made it a ritualistic symbol to be respected but not read or understood, thereby sinking ourselves into decandence. |

# S.E.M.'s...

LIST OF THE MUSLIM "SPECIAL EXECUTIVE MAGISTRATES" RECENTLY RELEASED BY THE GOVT. OF MAHARASHTRA (a Supplementary list is expected some time in August, 1988)

*Anis Fatima
Naushad Ali
Alana Mohd.Husain
Sayed Sohil Ashraf
Siraj Ahmed Sirguroh
Aga Abdul Gani
Zakaria Agadi
Adam Adil
Inamdar Abdul Rehman
Umer Ismail Ukaye
Dr.A.R.Undre
Aibani Ibrahim I.
Kapadia Akbar Ali
Tahir Bhai Kapasi
Abdullah Usman Karol
Prof.A.A.Kazi
Abdul Rehman Yusuf Kazi
Fakir Mohd.U.Kazi
Nazim Hamid Kazi
Salehbhai Abdul Kader
Ismail Qureshi
Qureshi Shamim Ahmed
Aziz Kotwal
Kohir Usman Abdullah
Khandwani Mohd.Yakub Abamiya
Abdullah Usman Khan
Ahmed Hasan Khan
S.Y.Sirguroh
Farooq Ahmed Chhotani
Iqbal Fazluddin Chunawala
Chougle Majid Hasan
Ali Sardar Jafri
Jeelani Syed Gulam Jilani
Ahmed R.Zakeria
*Fatima Rafique Zakeria
Dr.Rafique Zakeria
Salim Abdul Razzak Zakaria
Zaberi Shamim Zuberi
Zakaria Mohd.Maruf
Dr.Thakur Husein Abdulkader
Daya Sadruddin Hasan
Dholpuri Abdul Majid
Tai Ahmed Jamal
Tahir Husain Papa
Darwish Mohd.Umar Ismail
Hasan Shaif Dalwai
Dalvi Abdullah Haji Husain
Dilip Kumar/Yusuf Khan
Deshmukh Amanullah Salekhan
Dr.Naik Abdul Karim Mohd.
Niyaz Ahmed Vanu
*Pagaikar Tabassum
Ahmed Patni
Dr.Altaf Patel
Patel Bashir Moosa
Dr.Patel Hasnain L.
Mohd.Nasir Pathan
Padwekar Abdul Karim Husain
Dr.Padariya F.T.
Parkar Hanif Husain
Parkar Sayeed I
Akbar Alibhai Premji
Fakih Habib Abbas
Abdul Sami Abdul Hamid Bobere
Bandukwala E.A.
Noor Hasan Mohadli Sk.Bhikeu
Mastan Abdulla Ibrahim
Maruf Mohd.
Mohd. Ali Mitha
Mukadam Yusuf S.
Mehboob Turabali Nagribawdi
Prof.A.Rehman Modak
Yarmal Mehboob Sk. Ahmed
Rasai Abdulbhai Abdul Karim
Akbar Husain Rizvi
Nisarkaka Ismail Waghu
Ali M.Shamsi
Dr.Sk.Abdul Wahab Danish
Dr.Adam Shaikh
E.H.Shaikh
Sk. Ismail Fakir Mohd.
Sarang Patel Abdul
Hawaldar Jan Mohd.Bashir
*Hafizka Kamu A.K.
Hairekar Jamila Moosa
Hakim Shehzadi Abdul Rahim
Principal Yakub Sani
Ibrahim Yusuf Khan
*Rashidi Kazi
Motlekar Abdul R Kamaruddin
Dr A.A.Munshi
Qureshi Mohd.Sharif A Karim
Sayed Abdulbhai Sayed Ali
Sutarwala Qurban Husain
Sayed Tasneem Varisal Ahmed
Sk.Hakimuddin Mohd.Naeem
Siddiqui Anwar Ahmed Mohd.
Sayad Issa Ali Mohd.
Sk.Hakimuddin Mohd.
Sayed Nusrat Al.
Zaveri Gulam Husain Badruddin
Zahir Siddik Banoo
Qureshi Shamim Qureshi
Khan Shabiz Abdul Wahid
Gani Usman
Choudhari Mainul Haque
Merchant Miya Ahmed Mohd.Latif
Sk.Ahmed Miya Abdul Razzak
*Sayed Raeesa M.M.

# MARRIAGE

*MUWEIRA D/o Dr.Shafi Shaikh to IMRAN S/o Siddick Khatri in Bombay on 30th July 1988.

*Dr.FARMAN ALI S/o Ali Ahmed Mulla to SADIKA D/o Ibrahim Amin Modak at Vesvi, Taluka Mandangad,Dist.Ratnagiri on 10th July 1988.

# OBITUARIES

*Janab AHMAD MUHAMMAD SAHIB TISEKAR (popularly known as LAKHPATI), age 85 years, expired after a series of ailments in Tise-Khed, Dist. Ratnagiri, on 29th June 1988. He was Sarpanch of the village-Panchayat for 15 years and well known in his village for his generosity and understanding of local issues and problems. He is survived by his sons Nizamuddin and Husain Miyan.

*AHMED WAHIDUDDIN PARKAR passed away in his village Furus, Tal. Khed, District Ratnagiri, recently.

God give us men, a time
like this demands
Great hearts, strong minds,
true faith and willing hands
Men whom the lust of office
will not kill
Men whom the spoils of office
can not buy
Men who have opinions
and a will
Men who have honour
Who will not lie.
(Late LIAQAT ALI KHAN at the A.M.U,Aligarh,on 16th Feb 1947)

## REFLECTIONS...

*Maulana Wahiduddin Khan*

# The Challenge of Adversity

Edmund Burke, (1729–1797) the Irish writer, statesman and philosopher, once observed that "he that wrestles with us, strengthens our nerves, and sharpens our skill. Our antagonist is our helpher." Shaikh Saadi, the famous Persian poet, has expressed very much the same thought in the form of a parable in his book entitled Gulistan: "Don't your see, when a cat becomes frustrated, it claws out the eyes of the lion."

Each of these writers has seen something positive in adversity, and implies that neither passivity nor lament is a fitting response to it. Each by his words, encourages the sufferer to adopt a positive attitude and to launch himself on a positive course of action when confronted by difficulty or danger.

Adopting a positive attitude means looking upon adversity not as a form of irreversible oppression, but as a challenge to one's mental and physical skills. If one sees nothing in adversity but tyrannical misfortune, one will tend to do little but register protests. A whole negative mentality will then be built up. But if one regards it as a challenge, one will try to face up to it and overcome it, very often drawing upon hitherto unsuspected potential. The mind will be stirred to action and one will draw upon reserves of moral courage which would otherwise have lain dormant. It is in seeking to counteract the nefarious plans of an enemy that one's intelligence is quickned and one's stores of wisdom are brought forth to meet the urgency to the situation.

Protests lead one nowhere. They can only lead to further protests, thus draining away whatever one has left in terms of strength and enthusiasm. The futility of such action must immediately be recognised, so that precious time and energy may not heedlessly be squandered. After all; acceptance of a challenge gives a man new-found courage, so that even the weakest can overcome the strongest. In exactly the same way as Saadi's cat could cause the mighty lion to retreat.

## A DEFENCE

"Few great men have been so maligned as Muhammad. Christian scholars of medieval Europe painted him as an impostor, a lecher, and a man of blood. A corruption of his name 'Mahound', even came to signify the devil. This picture of Muhammad and his religion still retains some influence. The English author Thomas Carlyle in 1840 was the first notable European to insist publicly that Muhammad must have been sincere, because it was ridiculous to suppose an impostor would have been the founder of a great religion." (Encyclopaedia Britannica, Vol 12, p.609)

The argument used by Thomas Carlyle to sweep away western misconceptions about the Prophet was simply that if a tree is known by its fruit, so is a man known by his character. Whoever reads the sayings of the Prophet of Islam, whoever learns of what his daily life was like, whoever comes to understand what type of movement was born under his influence, can never believe that his life's mission and achievements were those of an impostor.

A man who makes it his mission to bring about a healthy revolution among the people, speaking from the heart, and using words, which contain the finest elements of humanity, can never be a deceiver. A man who is a fraud may succeed in fraudulence, but he will never succeed in launching a divine movement.

# NEWS/HAPPENINGS



*LAXMAN HATANKAR
Public Works,Ports, Fisheries, Khar Lands Development.

*BALWANT DESAI
Urban Development and Environment.

*MADHUKAR PICHAD
Animal Husbandry and Dairy Development and Tribal Welfare.



*Prof.JAVED KHAN
Education & Technical Education.

*RANJIT DESHMUKH
Housing,Special Assistance, Slum Improvement.

*VILAS SAWANT
Home and Prisons, Labour.

*MADAN BAFNA
Revenue and Urban Land Ceiling.

*PANDITRAO DAUND
Rural Development

*MARZBAN PATRAWALLA
General Administration, Law & Judiciary, Tourism.

*SHYAM ASHTEKAR
Industries, Cultural Affairs, Sports and Youth Welfare.

*ANANTRAO DESHMUKH
Finance,Planning,Information & Public Relations and Employment Guarantee Scheme.

*PUSHPATAI HIRAY
Transport and Energy

*PRAKASH AWADE
Co-operation

---

*NADEEM ABDULLA PETKAR topped the list of successful candidates at the three Indian Schools in Kuwait with an excellent 87.4% in the S.S.C. exams. held in March 1988.

*Municipal Secretary Mr.F.A.KAZI retired after 39 years of dedicated and honest service in the Bombay Municipal Corporation. A grand farewell function was organised in his honour by the senior officials and staff of the B.M.C. in Bombay recently.

*SAYED HAMID, Ex-Vice Chancellor of Aligarh Muslim University has recently been elected as the President of the ALL INDIA ANJUMAN TARAQQUI-E-URDU Board.

*Dr.Arshad Kamal Shaikh's ARPAN DIAGNOSTIC CENTRE was inaugurated by Mr.Ali M.Shamsi, Chairman of Fokan Bank, at Kurla (W) in Bombay on 17th July 1988.

*Mr.N.A.WAHID, retired Principal of Fajandar Junior College,has been appointed as the Chief Executive of the English School at Borli-Panchatan, Dist.Raigad, managed by the Royal Education Society of which Dr.A.R.Undre is the President. Mr.Wahid, an apt person for the post, has dedicated his 35 years career and efforts for and in the field of educational upliftment of the people of Raigad.

*AAFTAB ABDUL LATIF MUNSHI,who stood 2nd in the B.E.(Mech) exams. of Bombay University, has been appointed an executive in a firm at Cameron in California, U.S.A.

*SHABANA D/o Prin.I.Y.Solkar of Mistry High School,Ratnagiri, is the first lady Engineer from Kokan, having passed her B.E. (Electronics) this year in 1st Class.

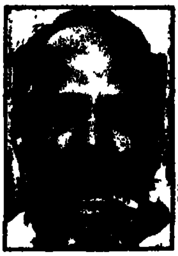
*SHAMIM MULLA,of the Kendriya Vidyalaya (Panvel), and HUSAIN ALI PEPERMINTWALA of the St.Mary's High School (Bombay),passed their March 1988 S.S.C. Exams.,with an aggregate of 91.42% and 91.14% respectively, commendably coming in the top 50 students merit list.

*Consulting General Surgeon Dr. ARSHAD KHAN's Consulting Clinic at Byculla in Bombay was inaugurated by Dr.Ishaq Jamkhanawala, Minister of Urban Development and Auqaf (Govt.of Maharashtra),on 24th June.

# NEWS/HAPPENINGS

*SHARADCHANDRA GOVINDRAO PAWAR, age 48 years, was sworn in as the 15th Chief Minister of Maharashtra State on 24th June 1988. Known for his energy, efficiency and more important, charm and political canniness, which his predecessors seemed to lack. Pawar might just be the man to solve the state's problems. Sharad Pawar's ministry is being called among other things, the "collection and election" cabinet.

His list of ministers, a mixture of the good, the bad and the uninitiated, with their portfolios, is as follows:-



Chief Minister SHARAD PAWAR
General Administration, Home, Information and Public Relations, Environment and other unalloted subjects.

CABINET MINISTERS

*RAMRAO W.ADIK
Industries, Labour, Law and Judiciary.

*Smt.PRABHA RAU
Revenue and Cultural Affairs



*SHUSHIL KUMAR SHINDE
Finance, Planning and Employment Guarantee Scheme.

*VILAS RAO D.DESHMUKH
Agriculture, Horticulture, Command Area Development and Tourism.



*JAWAHARLAL DARDA
Public Health and Medical Education.

*SUDHAKAR NAIK
Social Welfare, Energy, Legislative Affairs.

*Dr.PADAMSINGH PATIL
Irrigation

*SURUPSING NAIK
Tribal Welfare and Transport

*CHHEDILAL GUPTA
Forests, Prohibition and Excis

*SHIVAJIRAO DESHMUKH
Rural Development and Rehabilitation.

*ABHAYSINH RAJE-BHOSALE
Co-operation.



*Dr.MOHD.ISHAQ JAMKHAN WALA
Urban Development and Aukaf

*Dr.WAMANRAO SHEREKAR
Housing, Special Assistance, Slum Improvement

*VIJAYSINH MOHITE PATIL
Public Works

*DATTATRAYA R.MEGHE
Food & Civil Supplies, Diary Development, Animal Husbandry, Fisheries.



*KAMAL KISHOR KADAM
Education & Technical Education.

MINISTERS OF STATE

*WAMANRAO GADDAMWAR
Forests and Horticulture

*NAKUL P.PATIL
Food and Civil Supplies, Prohibition & Excise, Employment.

*RAJANI SATAV
Public Health, Medical Education and Social Welfare.

*BHARAT BONDRE
Irrigation

*ROHIDAS PATIL
Home and Parliamentary Affair

*PRAMOD SHENDE
Agriculture

**English Supplement**

AUGUST 1988

44, Jail Road (East), Dongri, Bombay-400 009 (India)

EDITOR
Dr Abdul-Karim Naik

ASSOCIATE EDITOR
Capt F M Mistry

CONSULTANT EDITOR
A Kays

REPRESENTATIVES

U K
I Bagdadi

SAUDI ARABIA
I Wangde, A W Parker

BAHRAIN
A.R Sardar

PAKISTAN
H Y Bombaywala

EAST AFRICA
Sheikh Ismail

SOUTH AFRICA
Hassan Sayed, A R Osman

SUBSCRIPTION

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs 50/- | Rs 500 |
| Pakistan & Middle East | Rs 175/ | Rs 1500 |
| Other Countries | Rs 200/- | Rs 1500/- |

*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors*

*OUR OBSERVATION in the Editorial may not necessarily portray the psyche of the community as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or influenced by broader, beneficial forces. But we believe that a people who do not face their true reflection in the mirror of reality, can never bring about a change for the better or embellish their image. Our duty as a community journal is primarily to draw attention to the needs of the community, and it would be the responsibility of the community's leadership and relevant service units or organisations to fulfil the requirements*

NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT, published by Dr A M Naik for Naqshe Kokan Publication Trust of 44, Jail Road (East), Dongri, Bombay 9 (India) and printed at Ajmal Press, Bombay 3.

# ADVICE AGENCIES AMONG MUSLIMS...

There are people if whose basic needs are met will be happy while those who may have more than enough may not be satisfied. Yet there exists a common thread between these two groups regarding domestic problems, and their distress is equal. So 'man does not live by bread alone'.

Sometimes simple advice has averted potential disasters in people's lives. Generally speaking, there are no fully-fledged advice agencies for Community members to turn to, where their problems could be perceived in the Muslim context, applying Islamic standards. Consequently, they shy away, thus compounding their problems, leading to further harm.

The following outline of the required agencies is given in the hope that organisations will show concern:-

<u>VOCATIONAL GUIDANCE</u>: The pupil who aspires for higher learning, and factors to be assessed include aptitude, financial capacity and where obtainable.

<u>MARRIAGE COUNSELLING</u>: Problems between married couples: misconception of Talaaq; lack of understanding Qur'anic methods.

<u>MARRIAGE BUREAU</u>: Finding suitable suitors for one's children, especially to those who want to retain Islamic morality in the midst of a permissive society.

<u>FAMILY COUNSELLING</u>: The generation gap between parent and child, as many a good child goes wayward because of lack of a forum to reconcile them.

> Shall I not inform you of a better act than fasting, alms and prayers? Making peace between one another: enmity and malice tear up heavenly rewards by the roots. (MUHAMMAD, pbuh)

> Evil can have no beginning, but from pride, nor any end but from humility. (Anon)

چیف ایڈیٹر۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
جوائنٹ ایڈیٹر۔ فقیر محمد مستری
۴۴۔ چیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۹
فون:۔ ۸۶۴۹۶۸ — ۸۶۱۵۷۲
قیمت فی شمارہ ۵ روپے۔ زر سالانہ ۵۰ روپے
بیرون ہند:۔ دو سو روپے

قائم شدہ ۱۹۶۲ء
ماہنامہ
# نقش کوکن
بمبئی

ممالک میں ہمارے اعزازی نمائندے
...الدین قاضی (کراچی)
...براہیم بغدادی (انگلینڈ)
...راہیم دانشمند (سعودی عربیہ)
...رحمن (جنوبی افریقہ)
...الوہاب پرکار (سعودی عربیہ)
...اسماعیل (مشرقی افریقہ)
...الرزاق سردار (دبئی)

رکن انڈین لنگویج نیوز پیپرس ایسوسی ایشن بمبئی

جلد ۲۷ | شمارہ ۹ | ستمبر ۱۹۸۸ء | بھادرپد ۱۹۱۰

## اداریہ

اردو والے اردو کی ترقی، ترویج اشاعت کیلئے حکومت کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور شاکی رہتے ہیں کہ حکومت اردو کے لئے کچھ نہیں کر رہی ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اردو والوں کو اپنی طرف سے بھی اس زبان کے مستقبل کو روشن کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم حکومت جو کچھ کر رہی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے — ہمارے سامنے تین مثالیں ہیں۔

۱:۔ مہاراشٹر سرکار کی جانب سے ہر ماہ ایک معلوماتی و ادبی رسالہ "قومی راج" شائع کیا جاتا ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اس کی تعداد اتنی نہیں ہے جتنی اس رسالہ کے ہندی، مراٹھی، گجراتی، سندھی ایڈیشنوں کی ہے۔ ایسا کیوں ہے اس لئے کہ ہم نے کبھی اس سستے رسالے کو بھی پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ حالانکہ اس رسالے میں حکومت کے ترقیاتی منصوبے، ریاستی خبریں اور دیگر مفید معلومات بھی مل جاتی ہیں۔

۲:۔ مرکزی حکومت اردو کے طلبا کے لئے "سائنس کی دنیا" رسالہ شائع کرتی ہے بہت ہی خوبصورت اور مفید ترین رسالہ کہ اب اردو پڑھنے والے بچوں کو افسانے اور غزلیں پڑھنے کے بجائے سائنس و تکنیک سے متعلق پڑھنا چاہیئے یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اردو اسکول کا ہر طالب علم اس رسالے کا ممبر ہونا چاہیئے مگر ایسا ہوتا نہیں ہے۔ ایک روپے میں اس قدر مواد شاید ہی کہیں ملے —؟

۳۔ مرکزی حکومت نے "امپلائمنٹ نیوز" کا اردو ایڈیشن شائع کیا ہے۔ روزگار ایک بڑا مسئلہ ہے اس پرچے کا گھر گھر میں، اسکول اور لائبریری اور ادارے میں پہنچنا ضروری ہے مگر اس پرچے سے بھی یا تو ہم ناواقف ہیں یا پھر بے اعتنائی برت رہے ہیں۔

مہاراشٹر کی ہر اردو اسکول، ہر لائبریری، ہر ادارہ کو ان تینوں پرچوں کا خریدار ہونا چاہیئے سائنس کی دنیا کے لئے تو اردو ہائی اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بچوں کے داخلہ کے وقت زر سالانہ وصول کر لینا چاہیئے تاکہ ان کے گھر پر انہیں رسالہ ملتا رہے۔ پڑھے لکھے نوجوانوں کے لئے تعلقہ کا ہمارا ایک مشعل سے کم نہیں ہے اور ریاست کی خبروں اور معیاری ادب کے لئے تو قومی راج کا جواب نہیں اور اس کا سالانہ چندہ بھی دس ہی روپئے ہے۔

اردو نوازوں سے گذارش ہے کہ وہ ان پرچوں کو مہاراشٹر کے کونے کونے میں پہنچانے کے انتظامات فرمائیں۔

## ...ماہ کے نقوش



...کی تصویر ۔
...جنجیرہ قلعہ کے پس منظر میں سمندر کا ایک منظر
(بشکریہ جناب ... )

[illegible]

# منتخبات القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حمد وشکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (قرآن)

"حمد وشکر اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے"۔

تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ ط
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ
تَسْبِیْحَھُمْ ط اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل ۴۴

اللہ ہی
کی پاکی بیان کر رہے ہیں
ساتوں آسمان زمین اور وہ ساری
چیزیں جو آسمان و زمین میں ہیں۔
کوئی چیز بھی
ایسی نہیں جو اس کی حمد وثنا میں
مصروف نہ ہو لیکن تم ان کی
حمد وثنا کو سمجھ نہیں پاتے —
حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بُردبار
اور درگذر فرمانے والا ہے۔
(بنی اسرائیل)

★ کائنات کی ایک ایک چیز
خدا کی حمد وثنا اور تسبیح میں لگی ہوئی ہے اور
اپنے وجود سے اس حقیقت کا پتہ دے رہی ہے کہ
اس کا خالق و پروردگار وہ اللہ ہے جس پر تمام کمالات
ختم ہیں۔ حمد وثنا اگر ہے تو بس اسی کیلئے ہے۔
یہی پوری کائنات کی فطرت ہے اور انسان بھی
اس کائنات کا ایک جزء ہے — لیکن اگر کچھ نادان پھر بھی
فطرت کے خلاف خدا کی شکر گذاری اور حمد وثنا سے
غافل ہیں اور ان پر کوئی افتاد نہیں آتی تو یہ اس لئے کہ
اللہ ان کو سوچنے سمجھنے اور سنبھلنے کا موقع دے رہا ہے
کیونکہ اللہ بڑا ہی بردبار
اور بہت ہی درگذر فرمانے والا ہے۔

ایک بندۂ خدا کی جانب سے عطیہ

# ذکر و فکر

مولانا وحیدالدین خاں

## اخلاق کا معیار

قرآن میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کسی سے تمہاری دشمنی ہو جائے تو تم ایسا مت کرو کہ اس کے ساتھ بے انصافی کرنے لگو، بلکہ تم ہر حال میں انصاف کرو۔ یہی بات تقویٰ کے مطابق ہے (لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ)

مفسر ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر یہ کی ہے: یعنی کسی کا بغض تم کو نہ ابھارے کہ اس کے معاملہ میں تم انصاف کو چھوڑ دو۔ بلکہ ہر ایک کے معاملہ میں انصاف کرو خواہ وہ دوست ہو یا دشمن (ای لا یحملنکم بغض قوم علیٰ ترک العدل فیهم بل استعملوا العدل فی کل احد صدیقاً کان او عدواً)

اس آیت میں جو بات کہی گئی ہے وہ موجودہ دنیا میں تقویٰ کا سب سے زیادہ یقینی معیار ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان معتدل تعلقات ہوں تو دونوں بالکل ٹھیک نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اعلیٰ اخلاق پر قائم ہیں۔ مگر کسی کے اخلاق کو جانچنے کا یہ صحیح معیار نہیں۔ کوئی شخص اخلاقی اعتباً سے کیسا ہے، اس کا اندازہ معتدل حالات میں نہیں ہوتا۔ اس کا صحیح اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ دونوں کے درمیان تلخی اور شکایت کی فضا پیدا ہو گئی ہو۔

ایک پھل اندر سے کیسا ہے، اس کا اندازہ آپ پھل کے چھلکے کو دیکھ کر نہیں کر سکتے۔ اس کا پتہ صرف اس وقت چلتا ہے جب کہ پھل کو توڑا جائے اسی طرح کوئی انسان حقیقۃً کیا ہے، اس کا اندازہ معمول کے حالات میں نہیں ہوتا بلکہ غیر معمولی حالات میں ہوتا ہے، جب آدمی کے ساتھ کوئی خلاف مزاج واقعہ پیش آتا ہے، اسی وقت معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کیا تھا اور کیا نہیں تھا، عام حالات میں آدمی اپنے آپ کو چھپائے رہتا ہے۔ مگر جب اس کی شخصیت کو کوئی شدید جھٹکا لگتا ہے اس وقت اس کا اندر اس کے باہر آ جاتا ہے۔ اس وقت کھل جاتا ہے کہ وہ شریف تھا یا غیر شریف۔ وہ بے اخلاق تھا یا با اخلاق۔

جس شخص سے آپ کا بگاڑ نہیں ہوا اس سے خوش اخلاقی برت کر آپ خدا کے نزدیک خوش اخلاق نہیں ہو سکتے۔ خدا کے نزدیک آپ اس وقت خوش اخلاق قرار پائیں گے جب کہ آپ اس شخص کے معاملہ میں خوش اخلاق ثابت ہوں جس سے آپ کا بگاڑ ہو چکا ہے۔

رشیدہ قاضی

# مختصر کر چلے درد کے فاصلے

ہزار قربانیوں کے بعد ملک آزاد تو ہوا مگر اس طرح کہ ارضِ وطن کے دو ٹکڑے ہوئے۔ بٹوارے کے بعد طلوع ہونے والی صبح میں نہ تابش تھی نہ تازگی۔ فیض کے لفظوں میں داغ داغ اجالا تھا اور شب گزیدہ سحر تھی۔ دلی کے ایوانوں میں جشنِ آزادی منایا جا رہا تھا اور پنجاب کے کھلیانوں میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ ایک جانب مسلمان سکھوں کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے تو دوسری جانب سکھوں کی کرپانیں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہی تھیں۔ وحشت اور بربریت کا ایسا ننگا ناچ کبھی آسمان نے دیکھا نہ تھا۔ انسانی خون تو ارزاں تھا ہی سب سے زیادہ بربادی طرفین کی عورتوں کی ہو رہی تھی۔ مسلمان سکھوں کی نوجوان عورتوں کی عزت لوٹ رہے تھے تو سکھ مسلم خواتین کی بے آبروئی کے درپے تھے۔ ہوسناکی نت نئے روپ دھار رہے تھے عورتوں کو زبردستی اغوا کرنا آئے دن کا کھیل تھا۔ پاکستان جانے والی مہاجرین کی ٹرین پر سکھ حملہ کرتے مردوں کو قتل کرتے اور نوجوان عورتوں کو بھیڑوں اور بکریوں کی طرح گھر ہانک لاتے تھے۔ مسلمان شرنارتھیوں کے قافلے پر ہلّہ بول دیتے۔ مردوں کو جان سے مار ڈالتے اور عورتوں کو ہوس نفس کا شکار بناتے تھے۔ ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دیتے ہوئے اس دوران عورتوں نے مختلف مقامات پر اجتماعی خودکشی کی۔ غیر والدین نے اپنے ہاتھوں بیٹیوں کا گلا گھونٹ ڈالا۔ ہن کی تاریخ کا وہ انتہائی گھناؤنا دور تھا۔

اسی پُر آشوب زمانے کی یہ المناک کہانی ہے۔ سہ پہر کا وقت تھا۔ بوٹا سنگھ سر جھکائے اپنے کھیتوں بڑی مستعدی سے کام کر رہا تھا۔ یکایک اس نے ایک دلدوز چیخ سنی۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ ا لڑکی ہانپتی کانپتی وحشی ہرنی کی طرح سرپٹ دوڑتی چلی آ رہی ہے۔ وہ "خدا کے لیے مجھے بچاؤ بچاؤ" چلاتی ہوئی اس کے قدموں میں آ کر ڈھیر ہوئی۔ بوٹا سنگھ نے جھک کر لڑکی کو اٹھایا۔ ماجرا پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ کی نظر مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے ایک ہم قوم تنو مند سکھ پر پڑی۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے لڑکی کو گھور رہا تھا۔ صورتِ حال کو سمجھنے میں بوٹا سنگھ کو دیر نہ لگی۔ پورے پنجاب میں یہی ناٹک ہو رہا تھا۔ کبوتر کی طرح پھڑپھڑاتی ستم رسیدہ لڑکی کو دیکھ کر جیسے ایک اس نے کوئی فیصلہ کر لیا۔ کڑکتی آواز میں پوچھا کیا لوگے؟

"پندرہ سو" پٹ سے جواب ملا۔

بوٹا سنگھ نے بھاؤ تاؤ نہیں کیا۔ وہ تیر کی طرح اپنے گھر میں جا گھسا اور پلک جھپکنے میں نوٹوں کی ایک گڈی لا کے اس انسان نما درندے کو تھما دی۔ نوٹ گن

کے بعد وہ جس سمت سے آیا تھا اسی سمت روانہ ہوگیا۔ بوٹا سنگھ نے اطمینان کی سانس لی۔ لڑکی زار زار روئے جارہی تھی۔ اس کی کیفیت دیکھ کر بوٹا سنگھ کے دل میں ہمدردی کا دریا موجزن ہوا۔ وہ مظلوم لڑکی ایک جاذب نظر قبول صورت سترہ سالہ دوشیزہ تھی۔

پچپن سالہ بوٹا سنگھ غیر شادی شدہ تھا افلاس کی وجہ سے ماں باپ بیٹے کا بیاہ نہ رچا پائے اور وہ یونہی نامراد دنیا سے گذر گئے۔ ان کے مرنے کے بعد بوٹا سنگھ فوج میں بھرتی ہوا اور لام پر برما روانہ کیا گیا۔ وہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی فوج میں شامل تھا۔ ایک عرصے تک بہادری کا جوہر دکھانے کے بعد سبکدوش ہوا تو بڑی رقم ہاتھ آئی۔ ان پیسوں سے اس نے ایک قطعہ آراضی خریدا۔ چھوٹا سا گھر بنایا۔ دو بھینسیں لیں اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرنے لگا۔ فطری طور پر وہ کم سخن اور حیادار تھا۔ شادی کی خواہش رکھتے ہوئے بھی کسی سے منہ کھول کے کہنے سننے کی ہمت نہ کرسکا اس لئے کنوارا ہی رہا۔ کہنے کو سب کچھ میسر تھا پر تنہائی کا کوئی ساتھی نہ ہونے سے اکیلاپن سانپ کی طرح ڈستا تھا۔ واہگورو نے اپنی کرپا سے پردۂ غیب سے اس کی تنہائی کا مداوا کرڈالا۔

راجستھان کے ایک گاؤں سے مسلمانوں کا جتھا پاکستان کی طرف رواں تھا۔ فاصلہ کم تھا اس لئے وہ بہو بیٹیوں گایوں بکریوں اور بیل گاڑیوں کے ساتھ پیدل ہی چل پڑے تھے۔ تعداد میں دو ڈھائی سو سے کم نہ تھے سب کے سب ایک ہی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ کاشت کاری ان کا آبائی پیشہ تھا۔ مرادوں کی منزل بس دو چار گام ہی رہ گئی تھی کہ سکھوں نے دھاوا بول دیا۔ خونریزی کم اور لوٹ مار زیادہ ہوئی۔ حملہ آور جاتے جاتے زینب کو بھی اٹھالے گئے۔ قبیلے کی لڑکیوں میں سب سے زیادہ خوب رو وہی تھی۔ قافلے سے بچھڑتے ہی غریب کا دامن عصمت تار تار ہوا۔ وہ جس آدمی کے ہتھے چڑھی تھی وہ پرلے درجے کا کمینہ اور سفاک تھا اس پر ہر ظلم روا رکھتا تھا۔ بری طرح زدوکوب کرتا اور دن دن بھر بھوکا رکھتا تھا۔ ایک دن موقع پاکر زینب رسی تڑاکر بھاگ نکلی۔ قسمت کی ہیٹی تو تھی ہی ظالم کی نظر پڑ گئی اور وہ دبوچنے کو دوڑ پڑا۔ تقدیر بوٹا سنگھ کے کھیتوں کی طرف لے آئی اور بوٹا سنگھ نے منہ بولی قیمت چکاکر اسے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔

بوٹا سنگھ کے گھر میں زینب کو ہر طرح کا آرام تھا۔ وہ زینب کے کھانے، پینے کپڑے لتے اور آرام و آسائش کا بھرپور خیال رکھتا تھا۔ بازار جاکر ہر روز اس کے لئے کچھ نہ کچھ خرید لاتا۔ کبھی چنری کبھی چوڑیاں تو کبھی مٹھائیاں اس کی دلجوئی نے زینب کی افسردگی کو رفتہ رفتہ ختم کیا۔ احسان مندی کے جذبے کے تحت اس نے بوٹا سنگھ کا ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ بوٹا سنگھ اب تک تنہا جی رہا تھا ایک جواں سال خوبصورت ساتھی کیا نصیب ہوئی جیسے ویرانوں میں بہار آگئی دیکھتے ہی دیکھتے زینب بوٹا سنگھ کی زندگی کا محور بن گئی۔

بوٹا سنگھ کے دلار، سرسوں کے ساگ،
اور دودھ مکھن سے زینب کی جوانی نکھر اٹھی۔ گالوں
کے گلاب مہکنے لگے۔ معصومیت اور حسن و جوانی کے
امتزاج نے بوٹا سنگھ کے دل میں معصیت کا احساس
جگا دیا۔ اس کے اندر کا سویا ہوا مرد کسمسانے لگا۔
زینب اس کے تصرف میں تھی ایک طرح سے زرخرید
تھی۔ اس کی عزت وعصمت سے کھیلنے پر پوچھنے والا
کون تھا لیکن بوٹا سنگھ کو اپنی محبت کی بے حرمتی
گوارا نہ تھی۔ وہ زینب کو داشتہ بنانے کا روادار نہ
تھا۔ عزت و آبرو کے ساتھ دلہن بنا کر گھر آباد کرنا
چاہتا تھا۔ زینب کا عندیہ لیا تو اسے راضی پایا پھر
بھلا دیر کاہے کی تھی۔

بوٹا سنگھ نے گردوارہ پہونچ کر گرنتھی
جی کو ساری حقیقت من و عن سنادی۔ وہ دونوں کو
بیاہنے پر فوراً آمادہ ہوئے۔ ایک سہانی صبح پو
پھٹنے سے پہلے سفید گھوڑی پر سوار دولہا بن کے
بوٹا سنگھ اپنے ہی گھر کے دوار پر آکھڑا ہوا۔ پڑوسی
عورتوں نے دولہے کا روایتی سواگت کیا اور اندر لے
گئیں اندر گلابی جوڑے میں ملبوس زینب دلہن بنی
بیٹھی تھی۔ گرنتھی جی نے مقدس گرنتھ صاحب دونوں
کے بیچ رکھی۔ بیاہ کے بندھن کا تقدس سمجھایا۔ گرنتھ
صاحب کا پاٹھ کرایا اور پھر پھیرے ہوئے۔ چار
پھیرے مکمل ہوتے ہی وہ دونوں میاں بیوی
بن گئے۔

شادی کے گیارہ مہینے بعد زینب
لڑکی کو جنم دیا۔ بوٹا سنگھ کی خوشیوں کا کوئی
تھا۔ اس نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ قدر
اولاد کی خوشی اس کی تقدیر میں لکھی ہے۔ سکھ
دستور کے مطابق بچی کی پیدائش پر اس نے گ
کھولا۔ صفحہ کا پہلا لفظ ت سے شروع ہو
لئے بوٹا سنگھ نے اپنی لاڈلی کا نام تنویر رکھ
پُرکیف دن تھے وہ۔ ایک طرف جوان چا
بیوی تھی۔ دوسری طرف ہنستی کھیلتی گڑیا دا
کلکاریاں بھرتی تو سارے گھر میں جیسے مسرت
دوڑ جاتی تھی۔ دونوں اپنی چھوٹی سی گر
تھے۔ تنویر کی ضیا پاشیوں میں کھو کر زینب
اپنے ماضی بلکہ ماں باپ تک کو بھول گئی تھ
ان کی خوشیاں دیرپا نہ تھیں۔ بوٹا سنگھ
کے بھتیجوں کی اس کی جائداد پر نظر تھی۔ ج
کیا گیا ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے
دن اس فکر میں غلطاں تھے کہ چچا کے کھی
کسی طور پر ہڑپ کر جائیں۔ بلی کے بھاگوں
حکومت ہند و پاک کے ایک مشترکہ اعلان
یہ سنہری موقع فراہم کر دیا۔

تقسیم ہند کی ابتدا میں فریقین کی ط
بے پناہ ظلم ہوئے۔ عزت وعصمت سے ز
کھلواڑ کیا گیا۔ خونیں ہنگامے ذرا تھمے تو
کے ارباب اقتدار نے ملکر ایک لائحہ عم

طے پایا کہ مغویہ عورتیں کی ہر قیمت بازیابی کی جائے گی۔ اغوا شدہ عورت سے چاہے شادی ہی کیوں نہ کر لی گئی ہو برآمد کر کے اپنے خاندان کے حوالے کی جائیگی وسیع پیمانے پر مغویہ عورتوں کی کھوج شروع ہوئی۔ مالی جائداد ہڑپ کرنے کی دھن میں لالچی بھتیجوں نے بھارت سرکار کو خبر دی کہ ان کے چچا بوٹا سنگھ نے ایک مسلم لڑکی گھر میں ڈال دیا ہے۔ اطلاع ملنے کی دیر تھی کہ سرکار حرکت میں آگئی۔ کارندے زینب کے گھر جا پہنچے اور بوٹا سنگھ کی روتی بلکتی بیوی کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ ننھی تنویر ان کے لئے بلکتی رہ گئی۔

بوٹا سنگھ کے خرمن دل پر یہ بجلی گر پڑی اس کا چمن جل گیا۔ کوئی چارہ نہ دیکھ کر وہ بچی کو ساتھ لے کے دلی چلا آیا۔ زینب کو دلی کے ایک مخصوص کیمپ میں دیگر عورتوں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ بوٹا سنگھ زینب کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ اضطراری حالت میں اس نے باپ دادا کے مذہب کو خیرباد کہا۔ جو بال جان سے زیادہ عزیز تھے کٹوا دیئے۔ جامع مسجد کے پیش امام کے ہاتھوں پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ بوٹا سنگھ اب جمیل احمد تھا۔ تنویر کو نام بدل کر سلطانہ رکھ دیا گیا۔

جمیل احمد بن کے بوٹا سنگھ ہر روز کیمپ جا کر زینب سے ملنے لگا۔ دونوں گھنٹوں چپ چاپ بیٹھتے اور اپنی دنیا کے اندوہناک انجام پر روتے۔ بوٹا سنگھ نے پاکستان ہائی کمشنر کے آفس میں پہونچ کر اپنی بیوی کی واپسی کا مطالبہ کیا کوئی شنوائی نہیں ہوئی اس دوران

زینب کے گھر والوں کو پتہ چل گیا۔ اس کے خاندان نے لاہور کے قریب ایک گاؤں میں سکونت اختیار کی تھی۔ واپسی کے سرکاری انتظامات ہوئے۔ روانگی سے قبل زینب نے رو رو کے وعدہ کیا کہ وہ بوٹا سنگھ کو ہرگز فراموش نہیں کرے گی اور جتنی جلدی ممکن ہوا اپنی بچی اور شوہر کے پاس لوٹ آئے گی۔

بوٹا سنگھ انتہائی پریشان خاطر تھا۔ بحیثیت مسلمان اس نے پاکستان ہجرت کرنے کی اجازت مانگی عرضداشت نامنظور ہوئی۔ ویزا حاصل کرنے کی درخواست کا جواب نفی میں ملا۔ قانونی کاروائی سے مایوس ہو کر اس نے غیر قانونی قدم اٹھایا۔ چھپتے چھپاتے ہندوستانی سرحد کو عبور کیا اور پاکستان جا پہنچا۔ سلطانہ کو لاہور میں چھوڑ کر سیدھا زینب کے پاس پہنچا وہاں ایک ایسی دلخراش اطلاع ملی کہ مستقبل تیرہ و تاریک ہو گیا۔

جگہ جگہ مغویہ عورتوں کو ڈھونڈتا ہوا ٹرک زینب کے گاؤں آ پہنچا۔ ماں باپ نے دوڑ کر بیٹی کو گلے لگایا۔ بھائی فرط مسرت سے رو دیئے۔ رشتہ داروں نے بلائیں لیں۔ وہ سب تو کب کے زینب کو رو پیٹ چکے تھے۔ قسمت میں بچھڑوں کا ملنا لکھا تھا سو بیٹی آن ملی۔ ذرا یکسوئی ہوئی تو خاندان کے بزرگوں نے زینب کو اپنے پاس بٹھایا، ورانہ اول تا آخر اس کی روداد سنی بعض یہ جان کر از حد قلق ہوا کہ ان کی کنواری بیٹی نہ صرف بیاہتا بلکہ ایک بچی کی ماں تھی۔ کسی مسلم سے زینب کی شادی ہو گئی ہوتی تو تسلیم کرنے میں کوئی قباحت نہ تھی

مگر اس کا بیاہ تو ایک سکھ کے ساتھ ہوا تھا جو کچھ ہو ان
کی نظر میں سراسر حرام کاری تھی اور اس کا تدارک بہرحال
ضروری تھا۔ بند کمرے میں مشورے ہوئے۔ زینب کے
لب و لہجے سے بڑے بوڑھوں کو عندیہ مل گیا کہ وہ نہ صرف
بوٹا سنگھ کی مرہونِ منت ہے بلکہ اس کے پاس لوٹ
جانے کی بھی خواہشمند ہے۔ باہم سر جوڑ کر صلاح ہوئی کہ
زینب کو ہرگز بوٹا سنگھ کے پاس جانے نہیں دیا جائے
گا۔ اس کے قبولِ اسلام کی ان کی نظر میں چنداں وقعت
نہ تھی۔ وہ اسے محض فراڈ سمجھ رہے تھے۔ بوٹا سنگھ
کی طرف سے پیش دستی کا امکان تھا اس لئے بطور حفظ
ماتقدم زینب کا نکاح کر دینے کی تجویز ہوئی اور ایک
نوجوان رشتہ دار نے خاندان کے عزت و حمیت کے تحفظ
کی خاطر اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ دشوار گزار مرحلہ چٹکیوں
میں حل ہو گیا۔ قاضی کو بلا کر فوراً دو بول پڑھا دیئے
زینب کی رضامندی کی کوئی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ چند
گھنٹوں کے اندر اندر بوٹا سنگھ کی بیوی کسی اور کی
منکوحہ بن گئی تھی۔

بوٹا سنگھ نے یہ احوال سنا تو اس پر جیسے
آسمان ٹوٹ پڑا۔ صبر و ضبط کا یارا نہ رہا وہ دیوانہ وار
چلانے لگا "زینب میری بیوی ہے مجھے میری بیوی
واپس کر دو!" ایک طرف بوٹا سنگھ اکیلا تھا دوسری
جانب زینب کے رشتہ داروں کا ایک جمِ غفیر تھا۔ ان
سب نے ملکر لاتوں گھونسوں سے بدنصیب کا کس بل
نکال دیا۔ وہ ادھ موا ہوا تو یہ کہتے ہوئے پولس کے
حوالے کر دیا کہ یہ غیر قانونی طور پر پاکستان میں
آیا ہے۔

بوٹا سنگھ کو حوالات میں رکھا گیا۔ مـ
سماعت شروع ہوئی تو اس نے اپیل کی کہ وہ
مسلم ہے اس لئے اس کی بیوی اسے واپس کر
اپیل مسترد کر دی گئی بالآخر اس نے عدالت
عاجزانہ درخواست کی کہ زینب سے اسے ا
کا موقع دیا جائے۔ وہ براہ راست اپنی بیو
اس کا فیصلہ سننا چاہتا تھا۔ اس کی حالتِ زار سـ
جج نے آمنا سامنا کروانے کے احکامات صا
اخبارات کے ذریعے بوٹا سنگھ کی داستا
بھر میں مشتہر ہو چکی تھی۔ عوام کی ہمدردیاں اس
تھیں۔ جس دن زینب کی پیشی تھی کمرۂ عدال
بھرا ہوا تھا۔ ایک کٹہرے میں بوٹا سنگھ کھڑ
میں زینب کو پیش ہونا تھا۔ وقتِ مقررہ پر
شوہر ثانی اور بھائیوں کے ساتھ عدالت میں
جج نے بوٹا سنگھ کی طرف اشار
زینب سے پوچھا۔

"کیا تم اس شخص کو جانتی ہو؟"

"ہاں یہ بوٹا سنگھ ہے میرا پہلا ش
سے جواب ملا۔

"یہ کون ہے؟" جج نے بوٹا سنگھ
بچی کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"یہ ہماری بیٹی ہے" زینب نے ا

ٹکر ٹکر دیکھتی ہوئی بچی سے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم ان کے ساتھ ہندوستان واپس جانا چاہتی ہو؟" جج نے بڑا فیصلہ کن دو ٹوک سوال کر دیا۔

بوٹا سنگھ کی حالت دیدنی تھی۔ امید و بیم کے عالم میں اپنی ڈبڈبائی آنکھیں زینب کے چہرے پر مرکوز کر دیں۔ کوئی دم میں لبِ لعلیں اس کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے تھے۔ اپنی محبت پر اسے اعتبار تھا۔ وہ زینب کے ہونٹوں سے ہاں میں جواب سننے کی آس لگائے بیٹھا تھا۔ عدالت میں موجود زینب کے عزیز اسے انتہائی خشمگیں نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ دھمکی آمیز اشارے کنائے ہو رہے تھے۔ زینب کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا۔ اندرونی کرب و اضطراب چہرے بشرے سے عیاں تھا۔ بڑی دیر وہ چپ سادھے رہی۔ مجمع میں بیٹھا ہر فرد و بشر خاموش تھا۔ اذیت آزما سکوت کے بعد اس نے سر ہلایا اور انتہائی درد بھرے لہجے میں دوبار کہا۔

"نہیں نہیں۔"

بوٹا سنگھ پر جیسے بجلی گر پڑی۔ زمین پیروں تلے کھسکتی محسوس ہوئی۔ قدم لڑکھڑانے لگے۔ بمشکل اس نے اپنے آپ کو گرنے سے بچالیا۔ ذرا حواس بحال ہوئے تو بچی کو گود میں اٹھایا۔ اپنے کٹہرے سے نکل کر زینب کے قریب جا پہنچا اور یوں گویا ہوا۔

زینب میں تمہیں تمہاری بیٹی سے محروم نہیں کروں گا۔ تو اب یہ تمہارے حوالے ہے۔ میری زندگی تو بس اب ختم سمجھو۔ اتنا کہہ کر اس نے جیب سے کوئی کاغذات نکالے اور زینب کی طرف بڑھا دئے۔

"کیا تم بیٹی کی ذمہ داری لینے کو تیار ہو؟" جج نے زینب سے پوچھا۔

زینب کا منہ فق ہوگیا۔ عدالت میں ایک تکلیف دہ سناٹا چھا گیا۔ اس کے رشتہ داروں نے ایک بار پھر آنکھوں سے انگارے برساتے ہوئے منع کر دیا۔ زینب کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک رہے تھے۔ دل میں جذبات کا طوفان موجزن تھا۔ جس نے ایک درندے کے پنجے سے چھڑایا۔ گھر میں پناہ دی۔ محبوبہ کا پیار اور بیاہتا کی عزت دی اس کا دل تو توڑ ہی دیا۔ کیا اب لختِ جگر سے بھی آنکھیں پھیر لے؟ کوکھ کی پالی کو ٹھکرانا آسان نہ تھا۔ بڑی بے بسی سے اس نے اپنی روتی بلکتی بچی کی طرف دیکھا۔ پھر رشتہ داروں پہ نظر کی۔ ان کے چہروں پہ کرختگی کے آثار تھے۔ زینب نے تیور بھانپ لئے۔ پاسبانِ عقل دل کے پاس ہی تھا۔ صلاح دی۔

"بچی کو اپنانے سے انکار کر دو۔ تمہارے عزیز ایک غیر ذات اور مذہب کا خون ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ بچی کو قبول کرنا گویا ہمیشہ کے لئے اپنے حق میں کانٹے بونا ہے۔ تمہارا خاندان ننھی سی جان کو ذلت و حقارت کے سوا اور کیا دے گا؟"

یکایک اس کے سارے وجود پہ کپکپی طاری ہوگئی سسکیوں اور ہچکیوں کے درمیان اس نے کہا۔

"نہیں"

بوٹا سنگھ کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کی روتی شبیہ کو ہمیشہ کے لئے دل پر نقش کرنا چاہتا ہو۔ چند لمحوں کے بعد اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور روتی ہوئی بچی کو کاندھے سے لگائے عدالت سے نکل گیا۔

دل شکستہ بوٹا سنگھ نے وہ رات حضرت داتا گنج بخش کے مقبرے میں گزاری۔ سلطانہ کو ایک طرف سُلا دیا اور خود آستانۂ پاک پر سر ٹیکے اپنی بیکسی پر روتا رہا۔ زینب کے انکار نے اس کا دل توڑ دیا تھا۔ محبت کی دنیا اجڑنے کے بعد اب جینا کیسا؟ رات بھر وہ تڑپتا رہا اشک بہاتا رہا۔ صبح ہوئی تو آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ بیٹی کو جگایا اور بازار کی سمت چل دیا خود فاقے سے رہا لاڈلی کو پیٹ بھر ناشتہ کرایا کپڑے مہنگے دیکھے تو خوبصورت فراک خریدا۔ منقش جوتے خریدے اور اپنے ہاتھوں گڑیا رانی کو بنا سنوار کے تیار کیا۔ پھر ہاتھوں میں ہاتھ دیئے باپ بیٹی شاہدرہ اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے بھر بوٹا سنگھ رو رو کے بچی کو یہی بتاتا رہا کہ اب اس کی امی اس سے کبھی نہ مل پائے گی۔

گاڑی کے انتظار میں دونوں پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ بچی آس پاس کی ہما ہمی دیکھ رہی تھی اور بوٹا سنگھ کی نظریں آنیوالی ٹرین پر مرکوز تھیں اتنے میں دور فاصلے سے ریل گاڑی آتی ہوئی دکھائی دی

اس نے لپک کر بچی کو اٹھایا پیار کیا اور پلیٹ فارم کے پہلے سرے پر کھڑا ہوگیا۔ جیسے ہی ٹرین اسٹیشن داخل ہوئی وہ بیٹی سمیت پٹڑیوں پر کود پڑا۔ شور و ہنگامہ بپا ہوا۔ ٹرین کی گھڑگھڑاہٹ اور لوگوں کی چیخ و پکار نے دل دہلا دیئے۔ لوگ بھاگ کر جائے حادثہ کی جانب دوڑ پڑے۔ خون میں ڈوبی ہوئی بوٹا سنگھ کی کچلی ہوئی لاش کے پاس معصوم لڑکی کو صحیح سلامت سکتے کی حالت میں پڑا پایا۔ خدا کی کرنی بوٹا سنگھ پل بھر میں مارا گیا لیکن بچی کا بال تک بیکانہ ہوا۔ لاش کی جیب سے ایک خون آلود پرزہ ملا جس پہ تحریر تھا:

"پیاری زینب! تم نے اپنی برادری کی خاطر مجھے ٹھکرا دیا۔ پھر بھی میری آخری خواہش یہی ہے کہ مر کے بھی تمھارے قریب رہوں۔۔ مجھے اپنے گاؤں میں دفن کروا اور کبھی کبھار میری قبر پہ دو پھول لا کے چڑھا دو۔"

بوٹا سنگھ کی خودکشی سے اہل پاکستان کو شدید ذہنی دھچکہ پہنچا۔ بٹوارے کے نتیجے میں پھوٹ پڑنے والے فسادات میں جو خون ریزی ہوئی تھی لیکن زمانۂ امن میں عصبیت کے عفریت نے بوٹا سنگھ کی المناک قربانی سے دردمند دل تڑپ اٹھے۔ اخبارات نے جلی سرخیوں میں اس کی موت کی خبر شائع کی۔ بوٹا سنگھ کی خودکشی ایک تحریک کی صورت اختیار کر گئی۔ اس کی آخری خواہش کے مطابق میں اہل لاہور جنازے کو زینب کے گاؤں

اس کے گھر والوں کا پتھر دل اتنا ہونے پر بھی نہ پسیجا۔ انہوں نے بوٹا سنگھ کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ مرنے والے کے مداح مقابلہ آرائی پر اتر آئے نقضِ امن کے خدشے کے تحت حکام نے مداخلت کی جنازے کو لاہور واپس لانے کے احکامات صادر کئے لاہور کے بڑے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی جلوسِ جنازہ میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کی شان یہ تھی کہ تاحدِ نظر صفیں ہی صفیں دکھائی دیتی تھیں۔ پنجاب کے چھوٹے سے گاؤں کا ایک غیر معروف نومسلم ناکام و نامراد جہاں سے گذر گیا مگر اپنے جذبۂ خلوص و محبت کی بدولت جمہور کے دلوں پر نقش ثبت کر گیا۔ زینب سے اس نے دو پھول اپنی قبر پر چڑھانے کی چاہ کی تھی۔ باشندگان لاہور کی عقیدت مندی نے اس کے مزار کو پھولوں کا کوہِ ہمالیہ بنا دیا۔

بوٹا سنگھ کو مر کے جو مقام ملا وہ بھی زینب کے خاندان سے دیکھا نہ گیا۔ تدفین کے اہتمام اور اس کے تعلق سے عوام کے جوش و خروش نے انھیں چراغ پا کر دیا۔ ان کا ایک گروہ مردہ بوٹا سنگھ سے انتقام لینے لاہور آ پہنچا۔ رات کے اندھیرے میں بوٹا سنگھ کی قبر کھودی لاش باہر نکال پھینکی اور بزعم خود معرکہ سر کر کے لوٹ گئے۔ صبح ہوئی تو لاہور کے شہری قبر کی یہ بے حرمتی دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ان کے غم و غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ذرائع ابلاغ نے بھی زوردار انداز میں اس کمینے پن کی مذمت کی۔ نوجوانانِ لاہور نے بوٹا سنگھ



کی قبر کی حفاظت کی غرض سے ایک کمیٹی بنام "انجمن تحفظ مزار جمیل احمد" تشکیل دی۔ دوبارہ پورے عزت و احترام کے ساتھ بوٹا سنگھ کو سپرد خاک کیا گیا۔ تربت پہ اتنے پھول چڑھائے گئے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی قائد کی قبر ہو۔ عشق و عاشقی کے قائدین کی فہرست میں بلاشبہ بوٹا سنگھ اپنا نام درج کر گیا۔ انجمن کے رضاکاروں کے دستے کئی دن باری باری اس کے مزار پہ پہرہ دیتے رہے۔ عوام کے طیش و غضب کے ڈر سے زینب کے اقربا کی پھر کوئی اوچھی حرکت کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بوٹا سنگھ اسلام قبول کرنے کے باوجود ان کی برادری میں شرفِ قبولیت نہ پا سکا۔ اہلِ پاکستان نے جمیل احمد ہونے کے ناطے اسے دل میں جگہ دی۔ جان کی قربانی دے کے بوٹا سنگھ تب و تاب جاودانہ حاصل کر گیا۔ اس کی بچی سلطانہ کو لاہور کے ایک لاولد جوڑے نے گود لیا اور بڑے ناز و نعم سے پالا۔ آج سلطانہ لیبیا میں اپنے انجنیئر شوہر کے ساتھ مقیم ہے اور تین بچوں کی ماں ہے۔

( ماخوذ )

شریف انسان علم حاصل کرنے سے متواضع ہو جاتا ہے لیکن رذیل علم حاصل کر کے متکبر بن جاتا ہے — حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

علم مال سے بہتر ہے اس لئے کہ علم انسان کی حفاظت کرتا ہے اس کے برعکس انسان کو مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے (حضرت علی رضؓ)

خدا جس پر مہربان ہوتا ہے اسے علم اور جمعیت عطا فرماتا ہے۔ گرو نانک صاحب

ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں علم نہیں — (بقراط)

ایسی کسی مجلس میں نہ بیٹھو جس میں اہل علم نہ ہوں — (خلیفہ منصور)

# نوادرات

**ایک نوادر عامی کے قلم سے**

**موسیقی** | ٹائمس آف انڈیا بمبئی کی ایک خبر کے مطابق مصر میں نوجوانوں کی تنظیم نے ایک تحریک چلائی ہے کہ موسیقی کا کلی طور پر سدِ باب کیا جائے۔ مصر کے نوجوانوں کی اس تحریک کا نتیجہ کیا ہوا یہ تو معلوم نہ ہو سکا لیکن ساری دنیا میں ریڈیو اور خاص کر ٹیلی ویژن نے عام لوگوں کو خصوصاً طلبا، اور جوانوں کو موسیقی کا کچھ ایسا گرویدہ بنا دیا ہے کہ ان کا بیشتر وقت لہو و لعب قسم کے گانے بجانے سے محظوظ ہونے میں صرف ہو جاتا ہے اور ان میں زندگی کے فرائض منصبی سے غفلت برتنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے یہ تحریک موسیقی کے اپنے حدود سے بڑھ کر نوجوانوں کو فضول اور لایعنی مشغلوں میں جکڑے ہوئے رہنے کے ردِ عمل کے طور پر ظاہر ہوئی ہے۔

طلبا اور نوجوانوں کا یہ رجحان مصر تک ہی محدود نہیں دنیا کے بیشتر ممالک کا بھی حال ہے۔ ٹائمس کی رپورٹ کے مطابق یہ تحریک اسلام کے بنیادی اقدار کے احیاء کے طور پر رونما ہوئی ہے۔ تحریک چلانے والوں نے یہ نعرہ لگایا ہے کہ موسیقی اسلامی بنیادی اصولوں کی رو سے مطلقاً ناجائز ہے۔ اسلامی معاشرے میں موسیقی یا اس کی مختلف ہیئتی صورتوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ یہ نقطۂ نظر کہاں تک صحیح ہے اس کے متعلق صدیوں سے علماء اسلام میں اختلاف چلا آ رہا ہے۔ اہل سلوک اور صوفی حضرات نے وجد و سماع کو نہ صرف جائز رکھا بلکہ اس کی اس قدر پشت پناہی کی کہ مسلم معاشرے میں قوالی اور اس کی قبیل کے دیگر گانے عام طور پر بے حد مقبول ہو گئے ہیں اور ان کے رواج دینے میں ذرہ برابر بھی قباحت محسوس نہیں کی جاتی ہے بلکہ بیشتر حضرات کے نزدیک یہ نہایت قابلِ تحسین فن ہے جس کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے۔ موسیقی کا فن فنونِ لطیفہ میں ایک خاص درجہ رکھتا ہے اور ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کی سرپرستی میں اس فن کو انتہائی عروج حاصل ہو گیا۔ مغلوں کے زمانے میں یہ فن فنونِ دانشمندی میں داخل ہو گیا اور شہزادوں کی تعلیم کے نصاب میں فنونِ مدارس، سپاہ گیری، شہسواری و دیگر شجاعت و دلیری کو بڑھانے کی خاص تربیتوں کے ساتھ موسیقی کی بھی خاص تعلیم دی جاتی تھی۔ اس سے مستثنیٰ صرف عالمگیر کا عہد ہے کہ جہاں انھوں نے اسلام کے پرہیزی مزاج کو حکومت کے تمام شعبوں میں رائج کرنے کی کوشش کی وہیں موسیقی کے اشغال کو حکومت کے اعیانِ دربار سے خارج کر دیا لیکن خشک مزاجی (۱۶۵۸ء تا ۱۷۰۷ء) کا یہ دور اورنگ زیبؒ کے آنکھ بند ہوتے ہی ختم ہو گیا۔

موسیقی انسانی فطرت بلکہ تمام حیوانوں کی فطرت سے بہت قریب ہے۔ اونٹ کی رفتار تیز کرنے کے

**ایک**

ایک خاص قسم کا راگ الاپنے سے ہرن کے بھاگنے کی قوت سلب ہو جاتی ہے اور ایک شکاری نے اسی راگ کے استعمال سے ہرن کو ہاتھ سے پکڑ لیا تھا۔ (البیرونی کا ذاتی مشاہدہ)

ِیں حدی خوانی بدستور جاری تھی ۔ لڑائی
ِیں مجاہدین کو بہادری پر اکسانے کے لئے
کا عمل نہایت مستحسن مانا جاتا تھا۔ اسکول
ِوں کو قومی ترانے یا نظمیں مناسب لَے
ِائی جائیں تو وہ ان کو جلد از بر کر لیتے ہیں
ِ پرندوں کو بھی محصور کر دیتی ہے ۔ خوش
قرآن کو ہمیشہ سے پسند کیا گیا بلکہ یہ مسئلہ بیان
دو اماموں میں ایک کو فقط آواز میں دوسر
صل ہو تو اچھی آواز والے کو امامت کے لئے
ـئے ۔
ِٹ کے علاوہ دوسرے جانوروں پر بھی موسیقی
ِمت ہے ۔ البیرونی نے کتاب الہند میں
ِرہ بیان کیا ہے کہ ایک خاص قسم کا راگ
ِہرن کے بھاگنے کی قوت سلب ہو جاتی ہے
ِری نے اس راگ کے استعمال سے ہرن
ِڑ لیا تھا ۔ اسی طرح سے بندروں کو بھی
ِی تاثیر سے مسخر کر لیا جاتا تھا ۔ اور یہ تو عام
ِ بات ہے کہ مداری سانپ کو بین کی لے
ِیتے ہیں ۔ یہ بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ
ِا کی جدید تحقیق کے مطابق سانپ میں
ِ مطلق نہیں ہوتی اور ماہرین حیوانیات
ِہیں مانتے کہ سانپ کو آواز سے متاثر کیا
ِلتا ہے ۔ جدید تحقیق کے مطابق سانپ
ِ سے ہوا میں پیدا ہونے والی ارتعاشی

لہروں کو محسوس کر کے مدہوش ہو جاتا ہے ۔ یہ افسانوی روایت بھی مشہور ہے کہ تان سین نے اپنے گانوں سے جنگل میں آگ لگا دی تھی ۔ بہر کیف یہ ماننا پڑے گا کہ موسیقی ایک فطرت سے ہم آہنگ فن ہے اور اس کو مطلقاً ممنوع سمجھنے میں بہت تامل ہوتا ہے ۔

موسیقی کے بارے میں شریعت کے نقطۂ نظر سے بھی نہایت متوازن رائے مولانا آزاد مرحوم نے غبار خاطر کے آخری خط میں ظاہر کر دی ہے ۔

مولانا رقمطراز ہیں :

" اس بات کی عام شہرت ہو گئی ہے کہ اسلام کا دینی مزاج فنون لطیفہ کے خلاف ہے اور موسیقی محرمات شرعیہ میں داخل ہے حالانکہ اس کی اصلیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ فقہاء نے سدِ وسائل کے خیال سے اس بارے میں تشدد کیا اور یہ تشدد بھی نہ باب قضا سے ہے نہ باب تشریع سے ۔ قضا کا میدان نہایت وسیع ہے ہر چیز جو سوء استعمال سے کسی مفسدہ کا وسیلہ بن جائے قضاءً رد کی جا سکتی ہے لیکن اس سے تشریع کا حکم اصلی اپنی جگہ سے نہیں ہلایا جا سکتا ۔

مولانا کے مذکورہ خط کا ایک اور اقتباس بھی ناموزوں نہیں ہو گا ۔

" ایک ہی چیز حسنِ استعمال اور اعتدالِ عمل سے فضل و کمال کا زیور ہوتی ہے اور سوء استعمال اور تفریط سے بد اخلاقی اور بد عملی کا دھبہ بن جاتی ہے

موسیقی کا ایک شوق تو اکبر کو تھا کہ بعد اپنی یلغاروں کے

جب کر کھولتا تو مجلسِ سماع و نشاط سے ان کی تھکن مٹاتا اور یہ بھی ایک شوق محمد شاہ رنگیلے کو تھا کہ جب تک محل کی عورتیں ڈھکیل ڈھکیل کر یا دہ سے باہر نہ کر دیتیں دیوان خانہ میں قدم نہیں رکھتا۔ صفدر جنگ جب دیوان کی مہمات سے تھک جاتا تو موسیقی کے باکمالوں کو باریاب کرتا۔ اس کی نسل میں واجد علی شاہ کا یہ حال تھا کہ جب طبلہ بجاتے بجاتے تھک جاتا تو تازہ دم ہونے کے لیے اپنے وزیر علی نقی کو باریابی کا موقعہ دیتا۔ موسیقی کا شوق دونوں کو تھا مگر دونوں کی حالت میں جو فرق تھا وہ محتاج بیان نہیں۔

شاعرِ مشرق اقبالؒ نے بھی بانگ درا کے ایک شعر میں اس خیال کی تائید کی ہے کہ نغمہ سرائی اور موسیقی کا بھی انسانی زندگی میں ایک مقام ہے۔ ؎

گزر جا بن کے سیلِ تند رو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

ہر اچھی چیز جو کسی فرض مذہبی اور اہم کام میں مخل ہو اسے ترک کر دینا چاہیئے۔ کامیاب زندگی برتنے کا یہ زریں اصول ہے۔ تمام فنکاروں اور فنونِ لطیفہ کے شوقین حضرات کو متعلقہ فن میں اپنے انہماک و استغراق کا اس اصول کے تحت جائزہ لیتے ہوئے اپنے ذوق و شوق کو جلا دیتے رہنا چاہیئے۔

## بابری مسجد

اخباروں میں یہ خبر آچکی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء سے ایک فتویٰ صادر کیا گیا ہے جس کی رو سے بابری مسجد کے حصول اور مسجد کے بازیاب نہ ہونے پر احتجاج کے طور پر بابری مسجد ایکشن کمیٹی نے جو مارچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ غیر اسلامی ہے یا ناجائز حرکت ہے۔ اس فتوے کے صدور کو ہمارے ملک کے انگریزی اخبارات نے بہت ہی اچھالا ہے۔ اگر دارالافتاء سے خاندانی منصوبہ بندی یا مطلقہ کے نان و نفقہ کے بارے میں صحیح اسلامی موقف کا برملا اظہار کرتے ہوئے فتویٰ صادر کیا جائے تو انگریزی اخبارات اس کو اتنی اہمیت نہیں دیں گے۔ ہمارے ملک کا انگریزی پریس بھی اب دیانت داری اور اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر اپنی پالیسی اور موقف کا ڈھول پیٹنے میں نمایاں کارکردگی کر رہا ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ درحقیقت دارالافتا سے اس موقع پر ایسے فتوے کا صدور پس پردہ سیاسی محرکات کا نتیجہ ہے۔ سیاست کی بساط پر دارالافتا کو بھی مہرے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ دارالعلوم کے مفتی صاحب کو ذرا گہری سوچ و فکر سے کام لیتے ہوئے ایسے نازک موقع پر تحمل و ضبط سے کام لینا چاہیئے تھا کیونکہ اس میں دراصل شرعی مسئلہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے آلۂ کار کیا ہونا چاہیئے اس کے متعلق رائیں قائم کی جا سکتی ہیں اور لوگوں کی طرح عالمِ دین بھی اپنی رائے دے سکتے ہیں۔ بہرحال یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے بطور آلۂ کار یا بطور احتجاج خاموشی سے مارچ کرنا شرعًا ناجائز ہے۔

آزادی سے قبل خلافت کی تحریک کے عروج کے زمانے میں ترکِ موالات کی بہت سے جید عالموں نے حمایت کی تھی لیکن عالموں میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو اس تحریک NON COOPERATION اور بدیسی کپڑوں وغیرہ۔ کے استعمال کو ناجائز نہیں سمجھا تھا۔ ان میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا نام خاص طور سے قابلِ ذکر ہے اس گروہ کے ایک اور عالمِ دین کے پاس ترکِ موالات اور بدیسی کپڑوں کے بائیکاٹ کے وجوب میں فتویٰ طلب کیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ بائیکاٹ نہ کرنے والا قابلِ مواخذہ ہوگا پر اس فتوے میں یہ صراحت نہ کی گئی کہ کس کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہوگا: مفتی صاحب کے خیال میں یہ امر تھا کہ مسلم عوام کی نظر میں قابلِ مواخذہ ہوگا نہ کہ اللہ کی بارگاہ یا اسلامی شریعت کی رو سے مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات میں یہ رقم ہے کہ فتوے میں صاف اور صریح الفاظ میں یہ لکھ دینا چاہیے تھا کہ اسلامی شریعت کی رو سے بدیسی کپڑے کے بائیکاٹ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ حضرت مولانا کی خود یہ رائے تھی کہ بائیکاٹ نہ کرنے میں کوئی غیر اسلامی بات نہ ہوئی اس کے برخلاف بہت سے جید علماء نے ترکِ موالات اور بدیسی کپڑوں کے بائیکاٹ کی پرزور حمایت کی تھی۔

اسی طرح بابری مسجد کی بازیابی کے لئے مختلف وسائل اپنائے جا سکتے ہیں جو مناسب تصور کئے جائیں۔ اس بارے میں رایوں کا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن مطلق شرعی فتویٰ صادر کرنے سے سیاست کے بازیگروں کو اس بات کا موقعہ رہے گا کہ اس کو اپنے موقف کے حق غلط طریقے سے استعمال کریں۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحب کو اس قسم کے متنازعہ فیہ مسئلہ پر شرعی فتویٰ صادر کرنے سے احتراز زیادہ مناسب رہتا۔

# پاکستان میں ہندو

جناب سید بشارت شکوہ چند روز کے لئے پاکستان گئے تھے وہاں کئی ہندوؤں سے رابطہ قائم کرکے اُن کے بارے انھوں نے جو معلومات حاصل کی ہے قارئین کی نذر ہے ——— ادارہ۔

## سید بشارت شکوہ

ہر ملک میں اکثریتی طبقے کی اہم ترین ذمہ داری اس ملک کی اقلیتیں ہیں۔ اقلیتی فرقے کے لوگوں کے دلوں میں ملک قوم۔ حکومت اور اکثریتی طبقے سے محبت۔ مروت بلکہ وفاداری پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اکثریتی فرقے کے لوگ اور حکومت کے نمائندے ان سے محبت سے پیش آئیں۔ اُنکے حقوق کی ادائیگی میں فراخدلی برتیں۔ ان کو اعتماد کی نظروں سے دیکھیں اور ان کو مذہبی، ثقافتی، تعلیمی۔ لسانی اور تجارتی سہولتیں دینے میں صرف زبانی ہی جمع خرچ نہ کریں بلکہ عملی طور پر بھی ان کی مدد کریں اسلئے کہ اقلیتیں ملک کے جسم کا ایک حصہ ہوتی ہیں اور ان سے بے پروائی برتنا جسم کے کسی حصے کو مشلول کرکے پورے جسم کو مرض میں مبتلا کر دینا ہے۔

ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں بھی مختلف اقلیتیں آباد ہیں۔ وہاں مسلمان بہت بڑی اکثریت میں ضرور ہیں۔ مگر ہندو مذہب کے ماننے والے بھی ہیں اور سکھ بھی ہیں۔

سنہ ۱۹۷۱ء تک پاکستان میں ہندوؤں کی تعداد اچھی خاصی تھی بنگلہ دیش کے وجود میں آنے کے بعد موجودہ پاکستان میں بہت کم رہ گئے ہیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا شہر رقبہ آبادی اور تجارتی سرگرمیوں کے لحاظ سے کراچی ہے جہ قدم قدم پر عالیشان مسجدیں تو ہیں ہی مگر ہندوؤں کی بھی ہے۔ کم از کم ۲۵ مندر کراچی میں ایسے ضرور ہیں جہ پوجا کے اوقات میں عقیدتمندوں کے ہجوم رہتے ہیں۔ اُن کی عشر عشیر سہی مگر کراچی کی زندگی کے ہر شعبے میں ہندوؤں کا نظر آتا ہے۔

عدالتوں میں ہندو وکلا بے شمار ہیں اور سندھ ہائیکو میں چوٹی کے وکلا میں سرفہرست ہی کے سپاہی ہیں۔ کراچی پنچایت کے چیئرمین خوب چند بھاٹیہ اہم شخصیت کے مالک اور سٹری بھگوان داس جادلہ کراچی کے معزز شہریوں میں کئے جاتے ہیں۔ دیوانی کے ایک معروف وکیل گھنشیام دا

ے بتایا کہ ان کے موکل نناوے فیصد مسلمان اور مہاجر ملاز ہیں۔
اسکول کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ میں۔ سندھ سرکار
کے دفاتر میں پولیس میں کانسٹیبل کے عہدے سے لے کر انسپکٹر
ک وجداری میں پیشکار سے لے کر مجسٹریٹ کے عہدے تک
یوانی عدالتوں میں سول جج تک اسپتالوں میں صفائی کرنیوالوں
ے لے کر ڈاکٹروں تک اور تجارتی منڈیوں میں دلالی سے لیکر
ڑھیتوں تک ہندو پائے جاتے ہیں
ملٹیا میڈک کمپنی کے چیف انسٹرکٹر دکمبوٹرز ڈاکٹر ہریش
گوانی، جنہوں نے کراٹے کے عالمی مقابلے میں پاکستان کو
ام نمبر پر پہنچا دیا اور جنہوں نے امریکہ سے پی ایچ ڈی کی
گری حاصل کی ہے۔ انہوں نے مخصوص انٹرویز کے دوران
یا کہ وہ سوامی نرائن مندر کے احاطے میں رہتے ہیں جہاں
لو سو فلیٹوں میں ہندو خاندان آباد ہیں۔
ڈاکٹر گنگوانی نے بتایا کہ ہولی اور دیوالی کے تہواروں پر
ستان میں اتنا مزہ تو نہیں آتا جتنا ہندوستان میں آتا ہوگا۔
ر پاکستانی حکومت یا عوام کی طرف سے ہندوؤں پر کوئی پابندی
یں ہے۔ جس طرح عید میں وہ مسلمان دوستوں کے گھر جا کر
بارکباد دیتے ہیں۔ اسی طرح ان کے مسلمان دوست دیوالی
ان کے گھر آکر مبارکباد دیتے ہیں۔ البتہ ہولی میں مسلمان دوست
رکت نہیں کرتے۔ اس لئے یہاں ہولی صرف گھروں اور مندروں
ے احاطوں میں کھیلی جاتی ہے۔
مندروں کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ہریش گنگوانی نے
ا کراچی میں ۲۵ سے زیادہ مندر ہیں مگر شیو نرائن مندر
لاداری مندر۔ گرونانک مندر۔ ہنومان مندر اور کلفٹن کا
ر بہت ہی مقبول ہیں۔ سکھر بیراج میں جو سالانہ میلہ
ہانامہ نفش کوکن ہیں

ہوتا ہے اس میں پچاس ہزار سے زیادہ ہندو جمع ہوتے ہیں
خیال کیا جاتا ہے کہ کراچی کے ہندو صرف سندھی ہونگے۔ یہ
غلط ہے سندھی بڑی تعداد میں ضرور ہیں۔ اسلئے کراچی صوبہ سندھ
کی ایک بندرگاہ ہے۔ مگر وہاں تامل ہندو کیرالا کے ہندو ــــ
راجستھانی ہندو۔ پنجابی ہندو۔ مراٹھی ہندو۔ اور یوپی کے بھی
ہندو ہیں۔
سندھی ہندو تو یہیں کے باشندے ہیں۔ چونکہ بٹوارے کے
وقت اور اسکے بعد سندھ میں فرقہ وارانہ فسادات بہت ہی کم ہوئے
ہوئے اسلئے وہاں کے ہندوؤں نے ترک وطن میں نہ جلدی کی
اور نہ ہی سب کے سب چلے آئے۔ اُن کی آبادی کا ایک بڑا حصہ وہیں
رہا۔ ان میں بڑے کو ڈیرے دتعلقدار ہیں بیوپاری ہیں
ڈاکٹر ہیں۔ وکیل ہیں۔ جج ہیں ٹیچر ہیں۔ کلرک اور انجینئر ہیں۔
پنجابی ہندو وہ ہیں۔ جو یا تو بٹوارے سے پہلے ہی کراچی
میں مقیم تھے یا فسادات کے وقت پنجاب کے دیہاتوں اور شہروں
سے جان بچا کر نکلے مگر مشرقی ہندوستان کا رخ اسلئے اختیار
نہ کر سکے کہ راستہ دہشتناک تھا۔ برخلاف اس کے سندھ میں
نسبتاً امن تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ بٹوارہ اور فسادات عارضی ہیں
اور کچھ دنوں کے بعد سب اپنی اپنی جگہوں پر واپس آجائیں گے۔
چنانچہ وہ سندھ آکر بس گئے اور پھر حالات نے یہیں کا بنا دیا۔
تامل ناڈو اور کیرالا کے ہندو یہاں مختصر تعداد میں بٹوارے
سے قبل آکر بس گئے تھے۔ ان میں کچھ نے جانا مناسب نہ سمجھا۔
یہ عموماً ٹیچر ہیں یا عورتیں اسپتالوں میں نرس کی حیثیت سے
کام کرتی ہیں۔ مگر راجستھان کاٹھیاواڑ۔ مراٹھی اور یوپی کے
ہندو جو سب مل کر ایک ملی جلی چھوٹی سی جماعت بنائے ہوئے
ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد ملازمتوں کی تلاش میں آئے اور

ملازمتیں پانے کے بعد یہیں کے باشندے ہو گئے۔

قدیم کراچی کے وسط میں مولجی بازار کے کنارے پنج مکھی ہنومان مندر ہے اس مندر کا ایک عریض وسیع علاقہ ہے جس میں پانچ سادھو ہیں اور احاطے [illegible] اعتبار سے اوسط درجے کے طبقے میں شمار کیا جا سکتا ہے اس مندر کے [illegible] بلدیو داس بیراگی نے بتایا [illegible] آباد کے اصل باشندے ہیں [illegible] ۱۹۳۲ میں کراچی آئے تھے۔

بلدیو داس جی آج بھی چھوت چھات کے قائل ہیں۔ وہ اپنا کھانا خود بناتے ہیں۔ اور دوسرے کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہیں کھاتے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اچھوتوں کو ان کے مندر میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ سوامی نرائن کے مندر میں سنسکرت اور ہندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دھارمک کتابیں ہندوستان سے منگائی جاتی ہیں جن کی درآمد کا لائسنس با آسانی مل جاتا ہے۔

"جب ہم کسی سرکاری دفتر میں جاتے ہیں تو ہمارا اسی طرح احترام کیا جاتا ہے جس احترام کا مستحق ایک مولوی ہے" اس گفتگو کے دوران بلدیو جی کے پاس ان کے بھتیجے بیٹھے ہوئے تھے جو اسی دوران الہ آباد سے گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں ویزہ لینے کیلئے پاکستانی سفارت خانے میں کوئی مشکل نہیں ہوئی۔ اور نہ سفر، کسٹم یا امیگریشن میں کسی پریشانی یا امتیاز کا سامنا ہوا۔

سکھ رام جیرت رام بیس سال سے ٹیکسی چلا رہے ہیں جو ان کی ذاتی ہے اس سے ان کی ڈیڑھ سو روپے یومیہ بچت ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو پولیس اس لئے تو پریشان نہیں کرتی کہ آپ ہندو ہیں۔ تو ہنس کر بولے کہ پولیس کو پریشان کرنے کیلئے مسلمان ٹیکسی ڈرائیور کیا کم ہیں۔ جو ہندوؤں کی طرف دھیان دیں۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

# پیغامِ آزادی

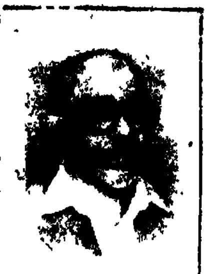
پروفیسر ایم۔ [illegible]

صبا نے آ کے بہاروں کو دیا پیغام آ
وطن۔ یہ گوشے گوشے چپے چپے میں ہوا
دلِ پژمردہ کی کلیاں کھلا دیتی ہے جو
وہ شادمانی ہوتی۔ یہ حاصل اگر ملتی
نہ کیوں اہلِ وطن مسرور و شاداں اب نظر
ملا اس کی بدولت ان کو ان کا حق
ہر اک بھارت کا نوای مطمئن، آزاد اور
نظر آتے ہیں ہر جا مطمئن مظلوم و
گیا وہ دورِ محکومی اور اب آزاد بھا
ہر اک بچہ۔ ہے شہزادہ تو ہر بچی
نہ کیوں احسان مانیں اہلِ بھارت رہنما
کہ آزادی یہ جانبازی نے ان کی سب
ثمر آزادیوں کے جب ہی کھا سکتے ہیں
اگر ہو حوصلہ عالی اگر ہو عزم نو
ترا۔ یہ تفرقہ آپس میں ایسا جس سے
یہ من مانی نہ لے آئے کہیں بھارت میں
خدا توفیق دے اس بات کی اپنی حکو
رہے باقی نہ کوئی جور پیشہ اور نہ
کوئی محتاج باقی رہ نہ جائے ملک
اضافہ عزتوں میں ہو بڑھے وہ شا
وفا وہ دن کبھی آئے جب کہ بھارت
اضافہ صنعتوں میں ہو بنے یہ ملک

کہتا ہوں سچ

# تھی فرشتوں کو بھی حیرت یہ حماقت کیا ہے!

## کالستہ کی مسجد کے المیہ پر ایک تاثر



عارف کمالی

حضرت غوث پاکؒ اپنی تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے آقائے نامدار، سردارِ دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "جو شخص اللہ تعالیٰ کے گھر (مسجد) میں ایک قندیل روشن کرے۔ اس قندیل کے روشن رہنے تک فرشتے اس شخص کیلئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس پر درود بھیجتے ہیں یہ فرشتے تعداد میں ستر ہزار ہیں"

کالستہ (ضلع رتناگری) گاؤں علاقہ کوکن کا معروف و مشہور قصبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور عنایت ہے کہ اکثریت آسودہ حالوں کی ہے۔ علم و فضل سے مالا مال ہے جہاں کے لوگ کبھی امن و آشتی کے علمبردار رہے۔ اطراف و اکناف میں کہیں عوامی خلفشار ہو تو صلح کیلئے لوگ یہاں کے دانشوروں کو طلب کرتے تھے۔ اور ان کا فیصلہ تسلیم کرتے تھے لیکن نہ جانے اس اتفاق و اتحاد کو کس کی نظر کھا گئی کہ گذشتہ دو دہوں سے یہاں عوامی سطح پر بجز بدنظمی نااتفاقی اور ناچاقی رونما ہوئی ہے۔ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور سچ کا اعتراف کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ کہ اب یہی بستی رتناگری ضلع کی بدنام بستی کہلانے کی مستحق بن گئی ہے بہتر ہے یہاں کے ارباب بینش و دانش ان حالات پر غور کریں۔ اپنے تابناک ماضی سے تاریک حال کا موازنہ فرمائیں اور اپنی اصلاح نیز اپنے معاشرہ کی اصلاح فرمائیں! نہایت افسوس کہ حال ہی میں اتوار ۲۶ جون ۱۹۸۸ء کو یہاں کی مسجد میں فسردگی دینی اختلافات کو بنیاد بنا کر دو مکتب فکر کے لوگ مسجد ہی میں آپس میں مسلح ہو کر لڑ پڑے۔ اور غصے کی حالت میں انہیں یہ تک ہوش نہیں رہا کہ وہ کیا کر رہے ہیں سچ ہے غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔! لہٰذا ان کی عقل جب ختم ہوئی تو اسکی جگہ بہیمیت نے لے لی اور نتیجتاً کیا ہوا کہ ایک دوسرے کو مسجد کے اندر خوب مارا پیٹا۔ بعضوں نے ہتھیاروں کا استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ پھر چپلون سے پولس آئی اور تقریباً چالیس افراد کو حوالات میں داخل ہونا پڑا۔ ان میں حاجی تھے، نمازی تھے۔ ابرے تھے، غیرے تھے، نتھو تھے، خیرو تھے، چوبیس گھنٹے گذر جانے کے بعد ضمانت پر رہائی نصیب ہوئی ؎

ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہیئے۔
خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا کہیئے

بلاشبہ مذکورہ ۲۶ جون کا دن اس گاؤں کی تاریخ کا ہمیشہ 'یوم سیاہ' یاد رکھا جائیگا۔

مصدقہ اطلاعات کے مطابق ۲۶ جون کو مسجد کو جو تالا پولس نے لگایا ہے ہنوز مسجد مقفل ہے توڑ پھوڑ مسجد کے اسباب در و دیوار نیز محراب و منبر کی عقلمندوں نے اپنے ہاتھوں کی ہے سبحان اللہ! اے کاش! مسجد پر وار کرنیوالے دانشور اپنے موذی نفس امارہ کو مارنے پر بھی زور صرف کرتے: مسجد میں شکستہ شیشوں اور منہدم شدہ اینٹوں کے انبار اٹے پڑے ہیں۔

پولیس مسجد کو قفل نہیں لگاتی تو بیچاری اور کیا کرتی ؟ سُنا ہے جہاں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی تھی، جہاں مومن اپنے رب کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے تھے۔ وہیں اب پولیس کے سپاہی وقت گزاری کیلئے بیٹھتے ہیں۔ اللہ کرے یہ جھوٹ ہو!

چیلون مسلم سماج کے زیر اہتمام ۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو ایک احتجاجی جلسہ ہوا۔ جس میں مقررین نے کہا کہ یہ واقعہ روسیاہی کا باعث ہے شیطان کے لئے بھی باعث ندامت ہے اور سخت الفاظ میں مذمت کی تجویز منظور کی گئی۔ منتظمین نے تجویز کی نقل راقم الحروف کو بھی روانہ فرمائی شاید اس لئے کہ ان کے علم میں یہ بات آگئی تھی کہ میں نے ان کے مابین صلح جوئی کے لئے بارہا کوششیں کی تھیں۔ ایک بار تو وفد لے کر پہنچا تھا جسمیں مجاہد آزادی محترم جناب حسن برکار محترم ریاض احمد برکار اور محترم جناب محمد عبدالغفور برکار سابق پرنسپل فسردوس ہائی اسکول شامل تھے۔ یہ کوششیں اسلئے کی گئیں کہ ایک مولانا کی فی سبیل اللہ فساد والی تقریر کے بعد کالستہ کے عوام کی اکثریت برہم ہوئی تھی اور وہ مولانا کو امامت کیلئے ناموزوں سمجھتے تھے لیکن ایک گروہ ان کی قطبیت یا غوثیت پر اس قدر ایمان لے آیا کہ فساد کا بیج بونے والے مولانا کو چھوڑنے پر رضامند نہیں ہوا۔ اور اسی دن سے شافعی مسلک کی اس مسجد میں حضرت امام شافعی کے پیروکار دو جماعتوں میں پنجوقتہ علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنے لگے یہ معاملہ تقریباً سات آٹھ سال چلتا رہا۔ اسی دوران ہمارے علاوہ ایوسیٹھ دلوائی نیز چیلون کے کئی معتبر اصحاب نے کوشش کی لیکن یہ دردِ منت کش دوا نہ ہوا۔ اور مولانا شاید دوسرا معرکہ دہرا رہے ہوں کہ یہ۔ میں نہ اچھا ہوا بُرا نہ ہوا۔ حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے کہ ہدایت یابی کیلئے صرف سورہ اَلْعَصْر کافی ہے لیکن یہاں پورا قرآن پاک بھی گھول کر پلا دیجئے حالت کتے کی دم کے مصداق ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

میری کتاب میں درج مضمون "توحید اور تضحیک" پر کئی دانشو نے مبارکباد کہا۔ یہ میں نے انہیں کے نام محبت کا پیغام دیا اور تفہیم کی سعی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الانعام میں فرماتے • جن لوگوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے بنائے اور گرو گروہ بن گئے یقیناً تمہارا اُن سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا مع اللہ کے سپرد ہے وہی ان کو بتائے گا انہوں نے کیا کچھ کی اور اب اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ انہوں نے کیا کچھ (مسجد کیا ہے ہم تو اس تصور سے لرزاں ہیں کہ مسجد رو رہی ہے۔ ویرانی پر اور سنا ہے کہ مسجد کی قیمت کی نیلامی بولیاں بولی جا رہی ہیں۔ اس کا انجام نہ جانے کیا ہو؟ معاملات اب عدالت پہنچ چکے ہیں۔ اسلام زندہ باد!

محترم حسین دلوائی ممبر پارلیمنٹ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء

اسی سلسلے میں صلح جوئی کے خیال سے وہاں پہنچے تھے۔ لیکن ان کی کہی ان کہی رہی معاملے نے "اِنَّ اللّٰہَ — یَا معاشر المسلمین پر دم توڑ دیا۔ ایک مذہب کے جانکار ان میں ایسے بھی ہیں سے قبل درود شریف پڑھنے کو گناہ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں اکثریت، اِنَّ اللّٰہَ، کے پڑھنے پر بضد ہے یہ محض حیلہ جوئی اور یہی حال اگر برقرار رہا تو دین و ایمان کا خدا حافظ"!

جائز ناجائز کا فیصلہ علمائے عظام فرمائیں۔ لیکن بقو حضرت غوث پاک اللہ کے گھر (مسجد) میں قندیل جلا والے کیلئے ستر ہزار فرشتے اس کیلئے بخشش کی دعا کرتے درود بھیجتے ہیں تو یقیناً ان ستر ہزار فرشتوں نے م کی بے حرمتی کرتے وقت جن لوگوں کو دیکھا ہوگا ان کی روانگی کیلئے بڑی دعائیں مانگی ہوں گی کہئے آپ کا کیا ہے اس تقابل کے بارے میں؟! ہمیں یقین ہے کہ عالم

ہں لوٹ کر رحمت کے ان ستر ہزار فرشتوں نے بارگاہِ
الجلال میں جب فریاد کی ہوگی تو انہیں ہاتف غیبی نے
ہمارا گھر توڑنے والے ابرہہ شہنشاہِ یمن کے لئے
ابابیل کی فوج بھیج کر اس کا خاتمہ کیا تھا کیا بھول گئے؟
تعالیٰ قبیحہ کی مناسب سزا ہم انہیں ضرور دیں گے۔ اے
انہیں پر سورہ اَلْبَقَرہ کی درج ذیل آیت صادق ہے
اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَ
صَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ہ
نے جواباً سر جھکا کر کہا ہوگا۔
ند! بے شک تیرا عذاب عظیم ایسے ہی نا عاقبت اندیشں
ں کے لئے ہے۔
مسلمانوں ہی نے جب حد درجہ بد تمیزی کیساتھ
ں تا ادھم مچایا۔ اتنا شور و شغب ہوا۔ مسجد پر جھگڑا
ری طرح مسجد کی بے حرمتی ہوئی یہ سن کر ایک غیر مسلم
بت کہنے لگے۔ یہی حال مسجد کا اگر غیر مسلم کرتے تو
نا۔ ہاں! اور ایک دلچسپ سوال بھی دریافت کیا۔
مسجد کے قریب ڈھول بجنے سے جن مسلمانوں کو تکلیف
رنماز کی یکسوئی میں خلل پڑتا تھا وہ مسلمان کہاں چلے گئے؟
کو یہ تو بتلادو کہ ہم بتلائیں گے کیا۔

ئی
رسال کی ہوئی کوئی خبر اگر اشاعت سے محروم
جھ لیجئے کہ وہ ادارہ تک نہیں پہنچی ہے۔ فوراً
یاددہانی کرا دیجئے

## ہندوستان کے مشہور تاریخی و خوبصورت مقامات

| مقامات | شہر | ریاست |
|---|---|---|
| ۱۔ اجنتا والورہ | اورنگ آباد | مہاراشٹر |
| ۲۔ اکبر کا مقبرہ | آگرہ | اتر پردیش |
| ۳۔ آنند بھون | الہ آباد | اتر پردیش |
| ۴۔ بی بی کا مقبرہ | اورنگ آباد | مہاراشٹر |
| ۵۔ بلیک پگو | کونارک | اڑیسہ |
| ۶۔ بلند دروازہ | فتحپور سیکری | اتر پردیش |
| ۷۔ چار مینار | حیدر آباد | آندھرا پردیش |
| ۸۔ ڈل جھیل | سری نگر | جموں و کشمیر |
| ۹۔ ایلیفنٹا غار | بمبئی | مہاراشٹر |
| ۱۰۔ گیٹ وے آف انڈیا | بمبئی | مہاراشٹر |
| ۱۱۔ سنہری گردوارہ | امرتسر | پنجاب |
| ۱۲۔ گول گنبد | بیجاپور | کرناٹک |
| ۱۳۔ جامع مسجد | دھلی | دھلی |
| ۱۴۔ ملبار ہل | بمبئی | مہاراشٹر |
| ۱۵۔ نٹراج | مدراس | تامل ناڈو |
| ۱۶۔ قطب مینار | دھلی | دھلی |
| ۱۷۔ لال قلعہ | دھلی | دھلی |
| ۱۸۔ سانچی | سانچی | مدھیہ پردیش |
| ۱۹۔ شالیمار باغ | سری نگر | جموں و کشمیر |
| ۲۰۔ تاج محل | آگرہ | اتر پردیش |

از۔ منصوری سعید شوکت علی دکردلی۔ بمبئی ۸۲

# گھر میں افراد کی اہمیت

رقیہ نائیک

انسان سماجی جانور ہے اور انسانی زندگی رشتوں، ناطوں اور سماجی بندھنوں کے بغیر نامکمل اور ادھوری ہے۔ انسان جانوروں کی طرح آزاد نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کی بنیاد ہیں رشتے۔ انھیں رشتوں کی محبت نے انسانوں کو مکان اور گھر میں ایک ساتھ رہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یوں تو انسان کی جنگلوں کی زندگی سے لے کر محلوں تک کے سفر میں مکان اور مکین کا تصور موجود تھا۔ جنگلوں کی پرخطر زندگی میں رشتوں کی اہمیت زیادہ تھی لیکن موجودہ دور کے مقابلے میں خاندان کا تصور قبیلہ تھا اور قبیلے کا سردار ہی سب کے لیے قابلِ تعظیم تھا اور سب اس کی رائے اور مشوروں کے پابند تھے

موجودہ دور میں مشترکہ خاندان کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ آج لوگ مختصر خاندان کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ دراصل گھر اور ان میں رہنے والے مکین آپس میں مل جل کر زندگی گذارتے ہیں کیونکہ انسانی زندگی تنہا گذارنے کا تصور بڑا ہی تکلیف دہ ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہیں۔

"ہر مکان کو مکین سے ہے شرف اسد" دراصل کبھی کبھی ہم مکانوں کی اہمیت ان کی خوبصورتی، سجاوٹ اور قیمتی سازوسامان سے بھی لگاتے ہیں حالانکہ گھر کی سب سے قیمتی شے خود انسان ہے۔ گھر کے تمام افراد کی آپس میں محبت، سمجھ داری، قربانی اور ممتا کے جذبے ہی سے مکمل گھر کی تشکیل ہوتی ہے جو گھر ہر فرد کو یہ تصور دے سکے کہ وہ اس گھر کا اہم جزو ہے اور اس گھر کی تکمیل اس کے بغیر ادھوری ہے وہی گھر دراصل جنت کہلانے کا حقدار ہے۔

عام طور پر ہماری زندگی پابند ہے رسم و رواج، روایات اور اطراف کے ماحول کی۔ ہمارے گھر ان اثرات سے پاک نہیں رہ سکتے۔ ذہنی طور پر ہم نے اکثر ایسی باتوں کو اپنا لیا ہے جس سے ہمارے گھروں کی بنیادیں کمزور ہو رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے معاشرے میں مرد کو برتر تصور کیا گیا ہے وہ حاکم ہے اور عورت محکوم ہے۔ اب ہم سب روایات کے غلام ہیں۔ عورت مرد سے ڈرتی ہے اس کا ظلم سہتی ہے کبھی اس نے یہ نہیں سوچا کہ مرد اور عورت دونوں ہی یکساں اہم ہیں اس نے مرد کے غلط رویے کو صبر سے برداشت کیا۔ مرد نے خود غرضی اور اپنے آپ کو برتر سمجھ کر دوسروں کو نظر انداز کیا۔ اب اس قسم کے گھر میں جہاں عورت اور مرد کے درمیان مساوات نہ ہو جہاں ایک حاکم اور دوسرا غلام ہو ایک اچھے اور تندرست سماج کی تشکیل کیسے ہوسکتی ہے! ہونا تو

بشکریہ نقش کوکن بمبئی

مرد اور عورت دونوں ہی مساوی
ہوں۔ دونوں کے کام الگ ہوں،
الگ ہوں، مگر دونوں کی اہمیت برابر
وں ایک دوسرے کے مشورے سے کر
۔ دونوں ایک دوسرے کی عزت کرتے
گھروں میں اس طرح کی فضا موجود
دوسرے افراد بھی باعزت
زندگی گزار سکتے ہیں۔ میں نے اکثر
ہیں مرد کی حاکمیت کا یہ حال دیکھا ہے
دنیا گھر کے تمام دوسرے لوگوں سے
رہ جاتی ہے۔ اس طرح ہو سکتا ہے
چھوٹی انانیت کو تسکین ہو جاتی ہو
اطراف ایک احساس تنہائی کا جال
ہو جاتا ہے۔ ماں بچوں کو کنٹرول
لئے کہتی ہے کہ تمہارے والد سے
کردوں گی۔ بچہ سمجھتا ہے کہ باپ
خوفناک قسم کی شئے ہے جس کا کام
مارنا ہے۔ اس قسم کے رویے سے
نقصانات ہوتے ہیں ماں کا فرض
بچوں اور باپ کے درمیان جھجک
کے رشتے کو ختم کردے بلکہ خود
چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی کو بچوں کے سامنے
دے اور گھر اور بچوں کی نگہداشت
کی رائے کو بھی اہمیت دے

اس طرح کرنے سے گھر کے ماحول سے ڈر اور
خوف ختم ہو جائے گا اور گھر کے تمام افراد اپنی
اہمیت کو سمجھنے لگیں گے۔

**لڑکے کی اہمیت** ہمارے ہندوستانی سماج میں لڑکے کو خاندان کا وارث سمجھا گیا ہے، لڑکے کی پیدائش خاندان کے لئے باعث مسرت ہوتی ہے۔ لڑکیوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ لڑکا تمام تر توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ لڑکیاں دوسرے گھر چلی جائیں گی۔ ان کے جہیز پر بھی رقم خرچ ہو گی اس بناء پر اکثر لڑکیوں کی تعلیم پر پور ی توجہ نہیں دی جاتی۔ لڑکے پر بے سوچے سمجھے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر لڑکوں کی ذہنی صلاحیت کم بھی ہو تو اپنے بوڑھاپے کے سہارے پر لوگ اپنی جوانی کے بہترین اثاثہ کو لٹا دیتے ہیں لڑکوں کی صحت پر تعلیم پر اور ان کی چھوٹی چھوٹی خواہشات پر والدین خوب خرچ کرتے ہیں۔ اور لڑکیاں بے توجہی کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں لڑکے زیادہ لاڈ اور توجہ کی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں رہتے اگر گھر میں لڑکوں اور لڑکیوں میں فرق نہ کیا جائے بلکہ دونوں ہی کو یکساں توجہ، محبت اور ممتا کے پانی سے سینچا جائے تو گھر زیادہ متوازن ہونگے۔ لڑکیاں والدین

سنبرشتہ

کونن ہیں

پر بوجھ نہیں ہونگی بلکہ ان میں ایک احساس ذمہ داری پیدا ہوگا۔ ان میں زندگی سے ٹکر لینے کا حوصلہ ہو گا۔ اعتماد ہوگا اور وہ سماج کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوں گی۔ دنیا کے کسی انسان کی شخصیت کی تکمیل بغیر SELF RESPECT یعنی عزتِ نفس کے نہیں ہوسکتی۔

**انسانی حقوق کی حفاظت** جن گھروں کی بنیاد انسانی حقوق کی حفاظت اور مساوات پر رکھی جاتی ہے وہ گھر کی نفسیاتی الجھنوں سے بچ جاتے ہیں گھر میں ماں باپ اور بچوں کے درمیان اگر مساوات دوسروں کے حقوق کا خیال اور دوسرے کے جذبوں کا خیال رکھا گیا تو وہاں ایک تندرست اور صحت مند سماج جنم لیتا ہے۔

**ایک اہم نفسیاتی نکتہ** اکثر گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ بعض بچے صورت اور ذہانت میں مار کھا جاتے ہیں انھیں یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور ذہین اور خوبصورت بچوں کو " شو پیس " کی طرح پیش کیا جاتا ہے اس امتیازی سلوک کی وجہ سے ایک ہی والدین کی اولاد میں دو گروپ بن جاتے ہیں۔ ایک احساس برتری کا شکار ہو جاتا ہے اور دوسرے احساس کمتری میں مبتلا ہو کر زیادہ مسائل پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ گھر کی عدم توجہی کی وجہ سے باہر کے غلط قسم کے لوگوں سے میل ملاپ کرتے ہیں وہ لاشعوری طور پر اپنے والدین کو تکلیف پہنچا کر خود انجانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنے گھر والوں کی توجہ کو اپنی طرف موڑنے کے لئے منـ رویہ اختیار کرتے ہیں جن بچوں کو والدین مثبت طر سے سماج میں متعارف نہیں کرواتے وہ سماج میں منـ انداز میں اپنے آپ کو منوالیتے ہیں۔

اکثر گھرانوں میں گھر کے بڑے بچے کے سا خصوصی سلوک کیا جاتا ہے بعد میں بڑے بچے اس حد تک خودغرضی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ہر چیز پر قا ہو جاتے ہیں۔ مواقع اور معاشی وسائل کی کمی کی و چھوٹے ہمیشہ محروم رہ جاتے ہیں۔ ان کے دل میں کے لئے حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض گھرانوں میں ا برعکس بڑوں کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ ان سے ہر قدم قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ چھوٹے زندگی کا ہر لط اٹھاتے ہیں اور بڑوں کے حصے میں صرف قربانیا رہ جاتی ہیں۔

گھر کے تمام بچوں کے ساتھ والدین کا سلو مساویانہ ہونا چاہیئے بے ضرورت امتیاز نہیں ب چاہیئے ہر بچے کو یہ احساس ضرور ملنا چاہیئے کہ وہ ا گھر کا نہایت ہی اہم جزو ہے اور گھر کے تمام لوگ ا سے از حد محبت رکھتے ہیں۔ یہی اندازِ فکر بچے کو ا گھر سے جڑا رکھتا ہے۔

**بیٹی اور بہو کے ساتھ حسنِ سلوک** جن گ کی بنیاد محبت، خلوص اور مساوات پر رکھی جا ہے وہ بڑے آسودہ اور صحت مند گھرانے ہوتے یہ جذبے دلوں سے دلوں میں منتقل ہوتے ہیں

کے بزرگ جب اپنی بیٹیوں اور بہوؤں میں فرق ہیں کرتے اور آنے والی بہو کو وہ اپنی بیٹی کی طرح یز رکھتے ہیں تو آنے والی بہوئیں بھی اپنے نئے مر کو اپنا ہی گھر سمجھتی ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ وقت در حالات کے ساتھ ساتھ وہ بچوں کو نئی نئی ذمہ اریوں کو سونپ کر اپنے کندھوں کا بوجھ ہلکا کریں اس رح سے آنے والی نسلیں ذمہ دار اور باہمت ہونی اس کو چاہئے کہ بہو کو گھر کی زیادہ ذمہ داریاں سونپ ے تاکہ اس کو نئے گھر میں اپنی اہمیت کا اندازہ ہو سکے ر وہ اپنا مقام سمجھ سکے۔

دراصل گھروں کے کمزور ہونے کی اصل وجہ دم مساوات نہے۔ مساوات کی کمی ذہنی اور نفسیاتی بن پیدا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں بیوی کے ہ بچوں کی تربیت کا اہم کام سونپا جاتا ہے جس کی خصیت اتنی دبی ہوئی مسلی ہوئی اور کچلی ہوئی رہو بلاوہ دوسروں کی شخصیت کیا بنائے گی جو خود احساس دی کھو چکی ہو وہ دوسروں میں کیا احساس خودی بیدار ے گی؟ کہیں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بیوی کو مرکزی ثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی کسی گھرانے میں درت کو لامحدود اختیارات مل جاتے ہیں اور وہ ما توازن کھو بیٹھتی ہے گھر وہی جنت ہے جہاں لدین اور بچوں کے درمیان ذہنی تال میل ہو۔ بزرگوں احترام ہو۔ نوکروں کے ساتھ ہمدردی بھائی چارگی رشتہ ہو عورت اور مرد کی اہمیت برابر ہو۔ کھلے ذہنوں سے ہم سب اپنے تہذیبی ورثے کے مالک ہوں اور آنے والی نسلوں کو روایات پرستی سے آزاد کر کے ترقی کے نئے راستوں پر چلنے کی سوجھ بوجھ دے سکیں تب ہی ہمارے گھر پُرسکون ہوں گے اور ہم صحت مند سماج کی تشکیل کر سکیں گے۔ ••

## "دوست"

دوست ایک سائے کی مانند ہے۔ جب تک ہم روشنی میں رہتے ہیں وہ ہمارا ساتھ دیتا ہے جوں ہی ہم تاریکی میں آتے ہیں وہ ہمارا ساتھ چھوڑ جاتا ہے۔ زندگی کا کارواں ہمیشہ یوں ہی چلتا رہا ہے کبھی قربتیں، کبھی فاصلے، کبھی تلخ کبھی شیریں۔ بقول ایک شاعر ؎

بات چلی تو نیل گگن سے توڑے تارے لوگوں نے
کام پڑا تو آنکھ چرالی جان سے پیارے لوگوں نے

لٰہذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ زندگی ایسی گذاری جائے جس میں خلوص و محبت احساس اور وفا کی فراوانی ہو تاکہ گذرے ہوئے لمحوں کا نقش ہمارے ذہنوں پر اور دماغ پر اچھا تاثر چھوڑے

دیراج بوتڑ

یاترام کے
پروگرام کی نگرانی

# دیہی خواتین کی ترقی کیلئے

از:- ایڈمنڈ رائے

ایک سرسری جائزہ لینے والے شخص کو شاید دیہی علاقوں میں خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کا پروگرام مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے بیکار سا معلوم ہوگا۔ اور دونوں پروگراموں کے مقاصد ایک ہی جیسے لگیں گے تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام سے مستفید ہونے والے افراد میں خواتین کی تعداد محض دس فیصد ہے۔ خواتین کے مسائل مخصوص نوعیت کے ہیں اور ان کو حل کرنے کے لیے خصوصی پروگراموں کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر اس حقیقت پر غور کیجئے کہ ہر برس مردوں کے مقابلے میں خواتین کی اموات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور مردوں کے مقابلے میں خواتین کی اموات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اس حقیقت پر بھی غور کیجئے کہ بھارت کے بیشتر علاقوں میں اکثر کنبوں میں ایک لڑکی کی پیدائش اچھا شگون نہیں سمجھا جاتا ہے اور لڑکے کے مقابلے لڑکی کو اس کی پرورش کے دوران زیادہ مراعات نہیں دی جاتیں یہ ہمارے ملک کی زندگی کے عجیب پہلو ہیں اسی لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ خواتین کیلئے الگ اسکیم وضع کی جائے۔

خواتین بھارت کی کل آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہیں اور خواتین ہی بچوں کو پال پوس کر بڑا کرتی ہیں اس طرح سے ہمارے ملک کے مستقبل کا دارومدار انھیں پر ہے چنانچہ دیہی علاقوں کی خواتین کی ترقی کا پروگرام خواتین کو اقتصادی لحاظ سے سماج کا معتبر رکن بنانے اور انھیں اپنے کنبے کے رہن سہن کے حالات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مردوں کے ساتھ برابر کی شریک کار بنانے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔

> خواتین کو مناسب شرح سود پر آسانی سے قرضے فراہم کئے جانے چاہئیں تاکہ وہ اپنی منتخب اسکیموں پر عمل درآمد کرسکیں جن سے انہیں آمدنی حاصل ہوسکے

دیہی علاقوں میں خواتین اور بچوں کی ترقی کے پروگرام کو عمل درآمد کا کام کافی حد تک سویکاؤں پر منحصر ہے جن کا کام اس بات پر نظر رکھنا ہے کہ جن علاقوں میں مذکورہ پروگرام پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے وہاں اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں۔ گرام سویکا کی مدد کے لیے ایک علاقے میں مکھیا سویکا اور ایک پراجیکٹ افسر ہوتا ہے گرام سویکا اور مکھیہ سیویکا کام اس ریکارڈ یا ڈائری کو مکمل رکھنا جس پر پروجیکٹ افسر کو اس بات کی نشاندہی کرنے میں مدد ملے گی کہ پروجیکٹ پر عمل درآمد کی راہ میں کون سا کام صحیح ہے اور کون سا غلط ہے۔ گرام سیویکا اور مکھیہ سیویکا جن امور کو ریکارڈ کرتی ہیں ان میں پروگرام

اتین اور بچوں کی فلاح وبہبود کے پروگرام سے
نید ہوتی ہیں وہ مختلف زمروں میں منقسم ہیں۔ مثلاً
اتین نے روایتی پیشے اختیار کئے ہوئے ہیں مثلاً
کرنا، ٹوکریاں بنانا، روزانہ مزدوری کرنا۔ کچھ خواتین
رق پیشے اپنائے ہوئے ہیں مثلاً پھول بیچنا، جلانے
ڑی فروخت کرنا، اور کچھ خواتین بالکل بے
گار ہیں۔

جو خواتین پہلے ہی سے باروزگار ہیں انھیں
بت دے کر آمدنی مہیا کرنے والی نئی سرگرمیوں کے
ے میں انھیں جانکاری بہم پہنچا کر ان کی آمدنی میں
ہ کیا جا سکتا ہے۔ سود کی شرحیں ازسرنو مقرر کی
تی ہیں تاکہ وہ قرض دینے والوں کو زیادہ شرح سود
ا کریں۔

خواتین کو گروپوں میں منظم کرنے سے تاکہ وہ
ں کی ادائیگی سے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوں بینکوں
ظر میں ان کی معتبریت میں اضافہ کرنے میں بہت
ہ مدد ملتی ہے۔ متفرق پیشوں میں خواتین کو بچولیوں
نجات دلانے کے لیے کوششیں کی جا سکتی ہیں
رفین کو ساز و سامان براہ راست پہونچایا جا سکتا
ہیں سے خاطر خواہ رقم کی بچت ہوگی۔ روزانہ اجرت
نے والی خواتین کے لیے جو سال بھر کام نہیں کرتیں
مل طور سے باروزگار خواتین کے لیے آمدنی کے
ے ذرائع تلاش کرنے ہوں گے مصنوعات کو بازار
ں فروخت کرنے کے طریقوں کا پتہ لگانے کے لئے

ایک سروے بھی کیا جا سکتا ہے۔ نئے ہنر سیکھنے کی غرض سے تھوڑا بہت ہنر رکھنے والی خواتین کی تربیت کا انتظام خودروزگار کے لئے دیہی نوجوانوں کو تربیت دینے کی اسکیم کے تحت آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ پروگرام کے تحت آمدنی مہیا کرنے والی کسی سرگرمی کے انتخاب کے لئے جو اصول مدنظر رکھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) درکار خام مال مقامی طور پر دستیاب ہے یا یہ خام مال کام کرنے کی جگہ تک مناسب لاگت پر لایا جا سکتا ہے (۲) بازار میں مال کی فروخت کے لئے دستیاب (۳) چھوٹی سرمایہ کاری (۴) آسان سا ہنر جنھیں تیزی سے سیکھا جا سکتا ہے (۵) وہ سرگرمیاں جو گھر پر یا گاؤں میں اختیار کی جا سکتی ہیں (۶) کام کی تکمیل کی مختصر مدت (۷) تربیتی سہولیات اور دیگر تکنکی ساز و سامان کی آسانی سے دستیابی۔

مذکورہ پروگرام پر اسی صورت میں عملدرآمد ممکن ہے جب اس مقصد کے لئے ایک موثر انتظامی نظام دستیاب ہو۔ دیہی علاقوں میں خواتین اور بچوں کی فلاح وبہبود کے مذکورہ پروگرام پر عملدرآمد کی نگرانی کا کام دیہی ترقیات کی ضلعی ایجنسی انجام دیتی ہے۔ ضلع کی سطح پر اسسٹنٹ پراجکٹ افسر کی حیثیت سے ایک خاتون کا تقرر کیا جاتا ہے جس کے ماتحت مکھیہ سیویکائیں اور گرام سیویکائیں کام کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مذکورہ پروگرام کے تحت مستفید ہونے والے ہر ایک بلاک کے لئے ایک مزید سیویکا گرام کی خدمات بھی مہیا کی جائیں گی۔ مذکورہ پروگرام کی نگرانی

برشتہ

چلانے میں پیش آنے والی دشواریاں ، پروگرام پر عملدرآمد کئے جانے کا طریقہ اور اس علاقے میں پروگرام کو بہت زیادہ کامیاب بنانے کے سلسلے میں تجاویز دینا شامل ہیں ۔

مذکورہ اسکیم میں سماج کی آمدنی کمانے والے ایک رکن کی حیثیت سے خواتین کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے مختلف طریقوں کی نشاندہی کی گئی ہے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خواتین کو ان سرگرمیوں کی تربیت دی جاسکتی ہے جن سے انھیں آمدنی حاصل ہو جس میں انھیں دلچسپی ہو اور جنھیں وہ آسانی سے کرسکتی ہوں ۔

خواتین کو مناسب شرح سود پر آسانی سے قرضے فراہم کئے جانے چاہئیں تاکہ وہ اپنی منتخبہ اسکیموں پر عملدرآمد کرسکیں جن سے انھیں آمدنی حاصل ہو سکے ۔ خواتین جن کاموں کا انتخاب کریں ان کے لئے بازار میں مانگ ہونی چاہئے ۔ اور کچھ معاملات میں کام کرنے کے ایسے خصوصی شعبے کی ضرورت بھی پیش آسکتی ہے جن میں متعدد خواتین مل کر ایک ساتھ کام کرسکیں ۔

خواتین کو اپنے گھروں سے پانی کے لئے بہت دور جانا پڑتا ہے ۔ انھیں بغیر دھوئیں کے چولھوں اور بھوسے سے کھانا پکانے کے چولھوں کے استعمال کی بھی تربیت دی جاسکتی ہے ۔

خواتین کو مختلف پروگراموں مثلاً بچوں کی فلاح و بہبود کی اسکیم ، ابتدائی حفظانِ صحت کے پروگراموں کے تحت فراہم کردہ مختلف ضمنی خدمات اور تعلیم بالغان کے پروگراموں کے ذریعے فراہم کی جانے والی خدمات کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جانی چاہئیں ۔

گرام سیویکاؤں کو خواتین سے ذاتی طور پر واقف ہونا چاہئے اور جب خواتین اپنے روزمرہ کے گھریلو کام انجام دے رہی ہوں تو انھیں ان کے پاس موجود رہنا چاہئے ۔ گرام سیویکائیں دیہی خواتین کو اپنی سماجی اور اقتصادی صورتِ حال کا جائزہ لینے میں مدد کرتی ہیں اور اس طرح ان کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں ان کی مدد کرتی ہیں ۔ گرام سیویکاؤں کو خواتین کے گروپ بھی تشکیل دینے ہوتے ہیں جہاں انھیں نئے حالات پیش کرنے کے لئے سرکار کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے ۔ گرام سیویکا اس قابل ہونی چاہئے کہ وہ آمدنی مہیا کرنے والی اس سرگرمی کے بارے میں جسے ایک گروپ کی خواتین انجام دے سکتی ہوں جانکاری فراہم کرسکے اور اس سلسلے میں مدد کرسکے ۔ گرام سیویکا بنکوں دیہی ترقیات کی ضلعی ایجنسی اور دیگر سرکاری پروگراموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے کام میں بھی خواتین کی مدد کرسکتی ہے اور اس طرح ایک گروپ کی خواتین اور ایجنسیوں کے درمیان ایک رابطہ کا کام انجام دے سکتی ہے ۔ گرام سیویکا کو خواتین کی سرگرمیوں اور معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ان کی رہنمائی ، حوصلہ افزائی اور مدد کرنی ہوتی ہے ۔ جو خواتین دیہی علاقوں

## یادِ رفتگاں



…ءالدین پرکار | خطۂ کوکن بالخصوص ضلع رتناگری کے …ع کالسہ میں حاجی عبدالقادر غلام محی الدین پرکار کے …بہاءالدین نامی فرزند پیدا ہوا جو ایام طفولیت میں …اتنا تیز اور ذہین تھا کہ جس میں ہونہار بروا کے چکنے …پات" والی مثال صادق آتی تھی۔

کالسہ کا یہ زمیندار خاندان تجارت کے ارادہ …بمبئی میں منتقل ہوا۔ اور ان کے ساتھ ہی بہاءالدین …بمبئی آگئے۔ بزرگوں نے شریف دیوجی اسٹریٹ …لا اسٹریٹ) میں "پرکار ایجنسی" کے نام سے ایک کار…ی ادارہ قائم کیا۔ بہاءالدین پرکار جب جوان ہوئے تو …کاروبار کو مزید فروغ دیا اور کامبیکر اسٹریٹ میں …اور ایجنسی روبہ عمل آئی؛

جوان عزائم اور کاروباری دل و دماغ بھلا ان …یوں میں کہاں تک پھنسا رہتا چپلون سے قریب ایک …نگ ورکس قائم کیا۔ پرکار صاحب کو بزنس ملا اور نوجوانوں …زگار۔ ہرپال میں جدید طرز کے زرعی فارم کا قیام بہاءالدین …کی روشن خیالی کا غماز ہے۔ اسی طرح مشیت ایزدی …رہی اور پرکار صاحب نے چپلون شہر میں …پرکار …ن" تعمیر کیا۔ کروڑوں کی لاگت کمپلکس نے ان نوجوانوں …ے جو نئے بزنس شروع کرنا چاہتے ہیں نئی راہ دکھائی …ر صاحب نے راہیں ہموار کیں بلکہ ان کے لئے اور بھی …سانیاں / بلندیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر …ے وفا نہ کی اور ۲۰ اگست [illegible]ء کو راہیٔ عدم ہوگئے …متوسلا / رشتہ داروں اور چاہنے والوں کے جم غفیر …رشتہء

نے انھیں سپرد خاک کیا۔ کالسہ میں جلوس جنازہ کے ساتھ اتنی کثیر تعداد میں لوگ کبھی دیکھے نہیں گئے تھے۔

مرحوم نہ صرف کاروبار ہی میں لگے رہے بلکہ فروغ تعلیم کے لئے بھی ان کے دل میں لگن تھی۔ اور اسی لئے وہ موتی والا پرائمری ہائی اسکول اور داتار کالج چپلون کی انتظامیہ سے وہ منسلک ہوگئے تھے۔

انھیں گذرے ہوئے آج ایک سال ہوگیا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا انھیں غریق رحمت کرے۔

(مرسلہ محمد حنیف ایچ پرکار ایس ای ایم)

## بقیہ دیہی خواتین

اور جائزہ پر اس پروگرام کی کامیابی کا انحصار ہے۔

چنانچہ گرام سیویکا کی تربیت ایک مسلسل عمل ہے اس عمل میں ماہانہ جلسوں کا انعقاد بھی شامل ہے جن میں عملی طور پر کام کرنے کے دوران پیش آنے والی مشکلات کو حل کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔ ماہانہ جلسے میں مزید واقفیت کے لئے ایک مخصوص موضوع پر بھی توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

# چاک چاک زندگی کی بخیہ گیری

از: ا۔ احمد منظور

تومیائے گئے بینک نہ صرف بڑے صنعت کاروں کو قرضہ جات فراہم کرکے ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں بلکہ چھوٹا موٹا کاروبار یا ذاتی روزگار قائم کرنے کے خواہاں افراد کو بھی قرضہ جات فراہم کرکے انھیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ چاکالی نگر/جوپنڑ پٹی واقع سی فین نمبر ۲۵ میں رہنے والی ۴۵ سالہ مینا شنکر پدیاچی اسی کی ایک مثال ہے۔

شریمتی مینا پدیاچی کے شوہر شری شنکر پدیاچی جب تک کپڑا مل میں کام کرتے رہے شریمتی مینا جی کو گھریلو کام کاج کے علاوہ کچھ نہیں کرنا پڑتا تھا لیکن بمبئی کی کپڑا ملوں کی طویل ترین ہڑتال نے اسے بے روزگار کردیا۔ ہڑتال کے دوران کام کی کوشش پر یا تو اسے بہت تھوڑا کام ملتا یا بالکل نہیں اس میں گھر کا گذارہ بالکل ناممکن ہو گیا تھا ایسے میں شریمتی مینا جی نے گھر کے حالات کو سنوارنے میں اپنے

شوہر کا ہاتھ بٹانے کی سوچی۔ کسی نے انھیں بتا

تومیائے گئے بینک شہری غربا کے لئے قرض فر

کرتے ہیں۔ یہ بظاہر چھوٹی سی بات

لئے خوشخبری بن گئی۔

شریمتی مینا نے اپنے اچھے دا

یونین بینک آف انڈیا میں اپنا

کھاتا کھولا تھا جس میں کی گئی بچ

وہ اپنے شوہر کی بے روزگار

دنوں میں گھر کا خرچ چلا رہی تھیں

نے بینک منیجر سے رابطہ قائم کیا

مذکورہ قرضہ جات کے متعلق د

کیا۔ منیجر نے انھیں تمام تفصیلا

بتائیں اور تمام ضروریات پور

پر بینک نے انھیں پندرہ سو رو

قرض ایک سلائی مشین خرید

لئے دیا۔ بینک نے قرض کا ڈرا

سلائی مشین کے سپلائر کے نا

کیا اور اس طرح شریمتی مینا ایک

مشین کی مالک بن گئیں۔

سلائی مشین گھر آئی تو آ

کے گھروں سے سلائی کا کام

## ہندوستان کے صدر جمہوریہ

• احسان اللہ خاں بیل گاؤنی

- ڈاکٹر راجندر پرشاد جمہوریہ کے عہدہ پر ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ء سے ۱۳ر مئی ۱۹۶۲ء تک رہے۔
- ڈاکٹر رادھا کرشنن جمہوریہ کے عہدہ پر ۱۳ر مئی ۱۹۶۲ء سے ۱۳ر مئی ۱۹۶۷ء تک رہے۔
- ڈاکٹر محمد ذاکر حسین جمہوریہ کے عہدہ پر ۱۳ر مئی ۱۹۶۷ء سے ۳ر مئی ۱۹۶۹ء تک
- وی وی گری صدر جمہوریہ کے عہدہ پر ۲۴ر اگست ۱۹۶۹ء سے ۲۴ر اگست ۱۹۷۴ء تک
- محمد فخر الدین علی احمد جمہوریہ کے عہدہ پر ۲۴ر اگست ۱۹۷۴ء سے ۱۱ر فروری ۱۹۷۷ء تک
- نیلم سنجیوا ریڈی جمہوریہ کے عہدہ پر ۲۵ جولائی ۱۹۷۷ء سے ۲۴ر جولائی ۱۹۸۲ء تک
- گیانی ذیل سنگھ ۲۵ر جولائی ۱۹۸۲ء سے ۲۵ر جولائی ۱۹۸۷ء تک
- آر وینکٹ رمن ۲۵ر جولائی ۱۹۸۷ء سے

رفتہ رفتہ ان کی محنت اور لگن رنگ لائی۔ اب ان کے پاس اس قدر کام آنے لگا کہ انھیں ایک اور سلائی مشین نیز ایک دوا وورلاک مشین کی ضرورت محسوس ہونے لگی انھوں نے بینک کا قرض بھی اپنے وقت پر پورا کردیا تھا۔ بینک نے ان کی محنت اور لگن اور ان کی ضروریات کے پیش نظر شہری غربا کے لئے ذاتی روزگار اسکیم ( SEPUY ) کے تحت انھیں دوبارہ قرض دیا۔ اس مرتبہ انھیں چار ہزار روپئے کا قرض ملا جس سے انھوں نے ایک عدد سلائی مشین اور ایک اوورلاک مشین خریدلی۔

شریمتی مینا کے دو لڑکے ہیں ایک مکیش اور دوسرا اجیش۔ مکیش نے چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کرکے چھوڑدی ہے اور ماں کا ہاتھ بٹاتا ہے جب کہ دوسرا لڑکا اجیش آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ یہ گھرانہ آہستہ آہستہ خوشحالی کی جانب گامزن ہے۔

شریمتی مینا اپنے لڑکے کو انجینیر بنانا چاہتی ہے تاکہ وہ انجینیر بن کر سلائی مشین کا کارخانہ تیار کرے

**مضمون نگار حضرات سے . . . .**

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمایئے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیئے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمایئے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھیئے۔

ادارہ

# اس شمارہ کا شاعر



## شیخ ہارون برق
(بی۔اے۔ڈی۔پی۔ایم)

یارب تو زندگی میں مجھے ایسا پیار دے
بگڑے ہوئے نصیب کو جو پھر سنوار دے
غم دے تو اس طرح کا پروردگار دے
جو زندگی کو میرے ہمہ تن قرار دے
لاریب بس وہی ہے بہاروں کا مستحق
اجڑے ہوئے چمن کو میرے جو بہار دے
بیزار اس قدر ہوں غم روزگار سے
جینا ہوا محال مجھے روزگار دے
ہے آرزو کہ دید کی پھر تشنگی بڑھے
آنکھوں کو میری لطف شب انتظار دے
لذت ہے میٹھی میٹھی غم ہجر یار کی
لذت وہی خدایا مجھے بار بار دے

احساس غم مٹانے کی ہے آرزو اگر
ہنس ہنس کے برق زندگی اپنی گزار دے

بے داغ محبت ہو بے باک صداق
کہنے کی سدا سچ ہی انسان کی عا
اک بات تمہیں کہہ دوں گر اس کی ا
ناکام مجسم ہے جس شے میں شر ار
ہے ہر وہ عمل اچھا جس میں نہ
بے لوث نصیحت ہو بے خوف ہر ا
خدمت بھی تو ایسی ہو جو رب کو پسن
ہو جس سے خدا راضی بس ایسی عب
شیطاں سے نہیں کم جو کرتے ہیں ر
کچھ کام کرو ایسے کہ جس میں صدا ق
محنت کے بنا راحت ملتی ہے کہاں ر
اپناؤ مشقت کو جو خواہش راح

اے برق سے بچو تم بھی شیطانی شک
وہ کام کرو جس میں پیہم نہ سیاس

پتہ: ۱-۳-۱/۲ پارس اپارٹمنٹ ڈاکٹر انصاری روڈ، دوسر رابوڑی۔ تھانہ ۰۶۰۱

# ریاستیں گورنر اور وزیر اعلیٰ

| نام ریاست | راجدھانی | گورنر | وزیر اعلیٰ |
|---|---|---|---|
| (۱) مہاراشٹر | بمبئی | کے۔ برہمانند ریڈی | شرد پوار |
| (۲) گوا | پناجی | ڈاکٹر گوپال سنگھ | پرتاپ سنگھ رانے |
| (۳) اروناچل پردیش | ایٹہ نگر | اے۔ بی۔ پردھان | گیگا ن اپانگ |
| (۴) میزورم | ایزول | ہتشور سائکا | لال ڈینگا |
| (۵) تری پورہ | اگرتلہ | وی۔ ایم کرشنا راؤ | سدھیر رنجن مجمدار |
| (۶) منی پور | امپھال | " | ریشانگ اپانگ |
| (۷) ناگالینڈ | کوہیما | " | ہیکوسی سیما |
| (۸) ہماچل پردیش | شملہ | کے۔ آر گاندھی | ویر بھدر سنگھ |
| (۹) راجستھان | جے پور | سکھ دیو پرشاد | شیو چرن ماتھر |
| (۱۰) اڑیسہ | بھونیشور | بشمبر ناتھ پانڈے | جانکی ولبھ پٹنایک |
| (۱۲) میگھالیہ | شیلانگ | " | پی اے سنگما |
| (۱۳) سکم | گنگٹوک | " | نر بہادر بھنڈاری |
| (۱۴) مدھیہ پردیش | بھوپال | کے۔ ایم۔ چانڈی | ارجن سنگھ |
| (۱۵) تاملناڈو | مدراس | پی۔ سی۔ الیگزنڈر | صدر راج |
| (۱۶) پنجاب | چنڈی گڑھ | سدھارتھ شنکر رے | |
| (۱۷) جموں کشمیر | سری نگر | جگموہن | ڈاکٹر فاروق عبداللہ |
| (۱۸) ہریانہ | چنڈی گڑھ | ایچ۔ این براری | دیوی لال |
| (۱۹) گجرات | گاندھی نگر | آر کے ترویدی | امر سنگھ چودھری |
| (۲۰) بہار | پٹنہ | گووند نارائن سنگھ | بھگوت جھا آزاد |
| (۲۱) مغربی بنگال | کلکتہ | سید نور الحسن | جیوتی باسو |
| (۲۲) کرناٹک | بنگلور | پی وینکٹ سوبیہ | رام کرشن ہیگڑے |
| (۲۳) آندھرا | حیدرآباد | کمد بین جوشی | این۔ ٹی۔ راما راؤ |
| (۲۴) اتر پردیش | لکھنؤ | محمد عثمان عارف | این۔ ڈی۔ تیواری |
| (۲۵) کیرالا | تریوندرم | رام دلاری سنہا | ای۔ کے۔ نینار |

ترتیب کار: نثار اختر انصاری

## غزل

نوگل بھارتی - ڈڈولی - رائے گڈھ

یادوں کا سنہرا آنچل تو آنکھوں میں سدا لہرائے گا
روحوں کے ملن کو صدیوں پر اک حرفِ وفا پھیلائے گا

جب نیاز یرنگیں ہوگی کمزوروں کے مجبوروں کے
وہ دور یقیناً آنا ہے وہ دور یقیناً آئے گا

جب زلف کوئی لہرائے گی ساون کی گھٹا چھا جائے گی
بن بادل بجلی چمکے گی جب کوئی ہنسے مسکائے گا

ہے ہار ہی جیت اس بازی کی یہ پیار انوکھی بازی ہے
یہ پیار انوکھا سودا ہے جو کھوئے گا وہ پائے گا

پھولوں سے مہکتی وادی میں بیدار ضمیری کا عالم
مظلوموں کے آنسو دیکھیگا اور آہوں کو مہکائے گا

نوگل کو کسی کی زلفوں کا مل جائے جو سایہ قسمت ہے
دم لینے کو چلتے چلتے وہ پل بھر کے لئے رک جائے گا



پرویز باہمی

رسمِ مہر و وفا کو بھول گ
کیا ہوا دوستوں کو، کیا جا
کیوں سلام و دعا کو بھول گ

سارے رشتوں کو توڑ دیتے ہ
جانے کیوں، عید کی خوشی کے ل
لوگ اپنوں کو چھوڑ دیتے ہ

کیا پتہ یہ زمین کیسی ہ
بیج بوتے ہیں پیار کے ہم لو
پھر بھی نفرت کی فصل اگتی ہ

اب وہ قدریں نہیں وہ دور نہ
ایک ہی صف میں اب نہیں جا
کہیں محمود ہے ایاز نہ

تم وضاحت کو اپنی رہنے د
یہ کبھی مطمئن نہیں ہوں گ
لوگ جو کہہ رہے ہیں کہنے د

●

# ہندوستان میں اردو بولنے افراد کی ریاست وار آبادی

## مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۸۱ء

| ریاست کا نام | جملہ آبادی | مسلمان | اردو بولنے والوں کی تعداد |
|---|---|---|---|
| آندھرا پردیش | ۵۳,۵۴,۶۷۳ | ۴۵,۳۳,۷۰۰ | ۴۱,۶۹,۱۷۹ |
| بہار | ۶۹,۹۱۴,۷۳۴ | ۹۸,۷۴,۹۹۳ | ۶۹,۵۵,۸۳۸ |
| گجرات | ۳,۴۰,۸۵,۷۹۹ | ۲,۹۷,۷۴۴ | ۶,۰۹,۰۵۶ |
| ہریانہ | ۱۲,۹۲۲,۶۱۸ | ۵,۲۳,۵۳۶ | ۲,۲۷,۲۶۰ |
| جموں وکشمیر | ۵۹,۸۷,۳۸۹ | ۳۸,۴۳,۴۵۱ | ۶,۸۶۷ |
| کرناٹک | ۳,۷,۱۳۵,۷۱۴ | ۴,۱۰۴,۶۱۶ | ۳۵,۱۲,۸۳۱ |
| کیرالا | ۲۵,۴۵۳,۶۸۰ | ۵,۴۰۹,۶۸۷ | ۱۲,۲۲۸ |
| مدھیہ پردیش | ۵۲,۱۷۸,۸۴۴ | ۲,۵۰۱,۹۱۹ | ۱۱,۳۱,۲۸۸ |
| مہاراشٹر | ۶۲,۷۸۴,۱۷۱ | ۵,۸۰۵,۷۸۵ | ۴۳,۱۹,۰۶۷ |
| اڑیسہ | ۲۶,۳۷۰,۹۳ | ۴۲۲,۲۶۶ | ۳,۷۱,۷۰۶ |
| پنجاب | ۱۶,۷۸۸,۹۱۵ | ۱۶۸,؛۹۴ | ۳۲,۵۷۵ |
| راجستھان | ۳۴,۲۶۱,۸۶۲ | ۲,۴۹۲,۱۴۵ | ۷,۲۵,۴۰۲ |
| تاملناڈو | ۴۸,۴۰۸,۰۷۷ | ۲,۵۱۹,۹۴۷ | ۸,۶۴,۸۱۱ |
| اتر پردیش | ۱۱۰,۸۶۲,۰۱۳ | ۱۷,۶۵۷,۷۳۵ | ۱,۷,۹۷,۱۷۵ |
| مغربی بنگال | ۵۴,۵۸۰,۶۴۷ | ۱۱,۷۴۳,۲۵۹ | ۱۲,۰۰,۲۱۶ |
| دہلی | ۶,۲۲۰,۴۰۶ | ۴۸۱,۸۰۲ | ۳,۶۲,۹۳۵ |
| دمن اور دیو | ۱,۰۸۶,۷۳۰ | ۴۸۱,۸۰۲ | دستیاب نہیں |
| لکشدیپ | ۴۰,۲۴۹ | ۳۸,۱۷۳ | ۲۶ |
| پانڈیچری | ۶۰۴,۲۴۹ | ۳۶,۶۶۳ | ۴,۱۷۶. |
| ہندوستان کی مجموعی آبادی | — | — | ۶۶۵,۲۸۷,۸۴۹ |
| مسلم آبادی | — | — | ۷۵,۵۱۲,۴۳۹ |



تبصرہ۔ غنی غازی

## کہتا ہوں سچ (مضامین کا مجموعہ)

مصنف :۔ شرف کمالی

قیمت :۔ پچاس روپے

پتہ :۔ سی۔ ۷۔ دھول گنگا۔ ا۔ کارٹر روڈ

باندرہ بمبئی ۵۰...۴

کوکن اردو رائٹرز گلڈ (شاخ نیروبی) کینیا کے عہدیداران واراکین مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کی کاوشوں کے صدقہ میں کوکن کے ادباء و شعراء کی ایک درجن کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر اربابِ نقد و نظر سے گلہائے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ مذکورہ گلڈ نے اس بار کوکن کے ایک مایۂ ناز سپوت شاعر ادیب صحافی جناب شرف کمالی کے منتخبہ مضامین کا مجموعہ "کہتا ہوں سچ" شائع کرکے سچ کہنے والوں کی ہمت افزائی فرمائی ہے۔

زیرِ نظر کتاب کے ایک سو ساٹھ صفحات چوالیس مضامین سے آراستہ پیراستہ ہیں۔ یہ تمام مضامین ماہنامہ نقش کوکن کے مستقل کالم "کہتا ہوں سچ" کے تحت شائع ہو چکے ہیں۔ اور اسقدر مقبول ہوئے کہ قارئین کی فرمائش پر ان مضامین کو کتابی صورت میں منصۂ شہود پر لانا ناگزیر ہو گیا۔ مصنف شرف کمالی رقم طراز ہیں۔

" دراصل ماہنامہ نقش کوکن کے روحِ رواں۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور ناخدائے نقش کوکن جناب فقیر محمد کرسی یہ دو شخصیتیں ان مضامین کی محرک ہیں۔ ان کی قدر افزائیاں اور پرخلوص تقاضے مجھے لکھنے پر آمادہ کرتے رہے"

یہ مضامین ٹھیک اسی مقصد کے تحت لکھے گئے ہیں۔ جس مقصد و مدعا کے زیرِ اثر سرسید احمد خان لکھا کرتے تھے۔ اصلاحِ معاشرہ۔ فرق صرف اتنا کہ سرسید احمد خان کے مضامین کی افادیت کو ملک گیر سطح پر محسوس کیا جا سکتا تھا اور جناب شرف کمالی نے اہلیانِ کوکن کو بیدار کرنے کیلئے قلم اٹھایا ہے۔ گویا ان کا قلم سماج میں رستے ہوئے پرانے ناسوروں، غلط رسموں اور بدعتوں پر نشتر کا کام کرتا ہے۔ مگر ان کا لہجہ دھیما، پرتاثیر اور ولولہ انگیز معلوم ہوتا ہے۔ لہجہ دھیما اس لئے کہ وہ غلط کاریوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر ایسے کہ کسی کے دل پر چوٹ نہ لگے، پرتاثیر اسلئے کہ مصنف نے جو کچھ لکھا ہے اسکا براہِ راست تعلق دل سے ہے۔

ع۔ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ اور ولولہ انگیز اس طرح کہ ان مضامین کو پڑھ کر دل میں ایک نیا جذبہ، نیا ولولہ پیدا ہوتا ہے اصلاحِ معاشرہ کا۔

بہر حال یہ کتاب ایک آئینہ ہی ہے جسمیں خطۂ کوکن کی تہذیبی وسماجی ومعاشرتی زندگی، روایاتِ دیرینہ اور حالاتِ حاضرہ کا عکس نظر آتا ہے۔

دیدہ زیب سرورق، دبیز کاغذ، صاف ستھری کتابت وطباعت نے مل کر کتاب کو صوری اعتبار سے بھی خوب تر بنا دیا ہے۔

"کہتا ہوں سچ" کے مضامین میں مصنف کی زندگی کے تلخ و شیریں تجربات، قوم کی اصلاح اور ترقی کی انمول خواہش، اپنے وطن عزیز سے قلبی لگاؤ، انسانیت نوازی کی قدروں کو نہایت دردمندی کے ساتھ سمو دیا گیا ہے۔ یہ کتاب تو اپنے بچوں کے کردار کی تشکیل میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ خریدئیے اور اپنے بچوں سے پڑھوائیے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

## ...سلامت

...جلائی ۸۸ء کا نقش کوکن زیر نظر ہے۔ "علاج و احتیاط"
...ز صرف خوب ہے بلکہ بر وقت بھی ہے۔ مولانا وحید الدین
...کالم "ذکر و فکر" بہت خوب ہوتا ہے مگر نہ جانے کیوں کچھ
...ب موصوف کو تعصب کی عینک سے دیکھتے ہیں۔
...سید شہاب الدین دسنوی صاحب کا ایک تاثر اور
...بہت اچھے مضامین ہیں۔ ممبئی کی فٹ پاتھ خوب ہے۔
...شعری حصہ کچھ پھیکا سا ہے۔ (خیال اپنا اپنا..)
...انگریزی سپلیمنٹ کا بھی اداریہ خوب ہے۔ اور اداریہ کے
...The Differences کا جواب نہیں۔ آئندہ شمارے میں
...اردو ترجمہ شائع کیجیے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو
...آ آئے۔ (ساغر ملک تلولی ضلع تھانہ)

...عرصہ ہوا نقش کوکن میں "حریم کوکن" نامی ایک ادارۂ نسواں
...پڑھی تھی۔ کوکن میں آج کل مردوں میں تعلیم و تربیت
...دانی ہے تو مستورات بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ بہت
...ی ہے کہ ادارۂ نسواں بھی سرگرم عمل رہے مگر "حریم کوکن"
...اعلان کے بعد پھر معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ انجمن کیا کام
...ہے۔ از راہ کرم آپ ہمیں مطلع فرمائیں۔
(زیب النساء امیر ہملاے بی اے)

...دراصل ہمیں بھی اس کی سرگرمیوں کا کچھ علم نہیں ہے۔
...ہے کہ آپ ادارہ کی صدر کے نام معرفت جناب مہر مہسلائی
...منزل ۳۲ پاکموڈیا اسٹریٹ ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳ براہ راست
...کر معلومات حاصل کریں۔

## ...فسادات کی لہر نقش کوکن کے صفحات پر ہونا...

...ندرو تسلیم فساد کی تفصیلات پڑھ کر افسوس ہوا
...ساہو کا ...ی فسادات کے پہلوؤں پر روشنی
...نقش کوکن بمبئی ۱

ڈال رہا ہے۔ اللہ کرے ذمہ دار حضرات کا دھیان اس ناسور کے بھیانک خطرات کی طرف جائے۔

پچھلے ایک دو سال سے یہ فسادات گاؤں گاؤں پہنچ رہے ہیں۔ مالی، جانی نقصانات اقلیتی ہی طبقہ کی قسمت بن گئے ہیں۔ اور پھر توڑ پھوڑ، گرفتاریاں، مقدمات لوگوں میں خوف ہراس کی لہر دوڑا دیتی ہے۔

ان کے عہدیداران کے علاوہ حکومت کے ہم بیباک لیڈر سے محروم ہیں اور جو ہیں وہ گروپ بندی کے شکار ہیں۔ ان حالات میں یکے بعد دیگرے مظالم ڈھانے کا سلسلہ شروع ہی رہتا ہے۔ رتناگری، پرڈوے، بورونڈی اور نوڈل کے بعد ہرنئی اسی کی زندہ مثالیں ہیں۔

نقش کوکن قوم کا پرچہ ہے اور جب قوم مصیبت میں آتی ہے تو اس طرح کے ہی قومی پرچے عوام میں بیداری، سمجھداری اور اپنے فرائض و حقوق کی یاد دہانی کراتے ہیں۔ نقش کوکن پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ مظالم کے خلاف آواز اٹھائیں جن کے اثر و رسوخ حکومت کے رکھوالوں تک ہیں وہ ایک جگہ بیٹھ کر اپنے مسائل کو وزیر داخلہ اور وزیر اعلیٰ تک پہنچانے کا کام کریں تاکہ آئندہ دوسرا کوئی گاؤں ان فرقہ وارانہ فساد کی لپیٹ میں آنے سے بچ جائے۔ نقش کوکن مبارکباد کا مستحق ہے کہ ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی۔

محمد سعید خان

## ناموں کی غلطیاں

اس مہینے کا نقشِ کوکن موصول ہوا۔ بے چینی سے انتظار ہوتا ہے کیونکہ اس رسالے میں سماجی، تاریخی، سیاسی، ثقافتی، علمی، ادبی، اصلاحی، تعلیمی، صحت افزائی مختلف پہلوؤں پر حتیٰ کہ شادی بیاہ اور آخر میں موت ان تمام موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور پڑھنے میں لطف آتا ہے۔

اللہ کا احسان عظیم ہے کہ جس نے خطۂ کوکن اور کوکنی برادری کی خدمت کا ادارہ ہٰذا کو شرف بخشا۔ اور جذبۂ خدمت ہمیں نقشِ کوکن کی صورت میں دکھائی دے رہا ہے۔ اللہ اسے دن دونی، رات چوگنی ترقی دے۔ یہ ہماری دعا ہے۔

تنقید برائے تعمیر اس سلسلے میں یہ لکھنا مناسب سمجھ رہا ہوں کہ اکثر و بیشتر ہمیشہ ناموں میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے برائے کرم مندرجہ ذیل ناموں کو تصحیح فرمائیں۔

جنوری ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں

صفحہ ۴۲ "بحرین میں کوکن مسلم سوسائٹی کا جلسہ"

(الف) منیرہ مشتاق پرکار کی جگہ منور مشتاق پرکار لکھا ہوا ہے

(ب) منور حسن میرکر کی جگہ مظہر حسن میرکر ہے۔

صفحہ ۴۱ "مدرسہ سمجھنے اور سمجھانے کا"

از، حسین اسمٰعیل کھوت کی جگہ حسن اسمٰعیل کھوت منابجر ہیں

فقط سلام اور بے شمار دعائیں۔

(حسن میرکر منامہ، بحرین)

## اعتراف

ایک طویل عرصے سے نقشِ کوکن کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ پرچہ تمام رنگا رنگ خوبیوں کے ساتھ ہر ماہ منظرِ عام پر آتا ہے۔ واقعی یہ آپ کا اقدام قابلِ ستائش ہے

کچھ عرصے تا بڑتوڑ سوال جواب کا کالم غائب ہے۔ اسے جاری رکھئے تاکہ قارئین کی معلومات میں اضافہ ہو۔

مرزا منصور بیگ احمدی کویت

• سوال و جواب کا یہ کالم "بتاؤ تو بھلا؟" شروع کر دیا گیا ہے (ادارہ)

## ثابت قدم

نقشِ کوکن کا تازہ شمارہ نظر نواز ہوا یہ جان کر مسرت ہوئی کہ ۱۹۶۲ء سے نقشِ کوکن پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اردو مخالف ماحول میں آپ کی ثابت قدمی لائقِ ستائش ہے۔

خلیل تنویر جے پور

## گراں

بحرین میں ہم جناب عبدالرزاق سردار صاحب کی سرپرستی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ سردار صاحب نقشِ کوکن کی ترویج و اشاعت کے لئے کافی جد و جہد کر رہے ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اپنی برادری کے لوگوں میں پرچہ خرید کر پڑھنے کی عادت بہت کم ہے۔ مفت میں مل جائے تو پڑھ لیں گے۔ یہاں جب ۶۰ دینار کمانے والے ملباری کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ کم از کم ۵، دینار رسالے اور اخبار خریدنے پر خرچ کرتا ہے تو بڑا رشک آتا ہے۔

سلور جوبلی نمبر کا انتظار ہے۔

محمد احمد کامل (بحرین)

• کچھ ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے سلور جوبلی نمبر ذرا تاخیر سے شائع ہو رہا ہے ——— (ادارہ)

## غلطیوں کی نشاندہی

نقشِ کوکن کا نومبر کا شمارہ زیرِ مطالعہ ہے۔ آفسٹ کی طباعت کے ساتھ ساتھ پرچے میں بے شمار تبدیلیاں رونما ہو رہی ہے۔ "سلور جوبلی نمبر" کے

ں آمدید کہہ رہا ہوں۔
ندکو نامیوں کی طرف آپ کی توجہ کرانا ضروری
سب سے پہلے (اس شمارے کا شاعر) میں شامل
اگیرہ) کی غزلیات پر غور فرمائیں۔ پہلی غزل
ردیف رکھواں کی جگہ (رکھ دواں) کتابت
غلطی پروف ریڈنگ کے بعد درست کی جا سکتی
غزل میں حسنِ مطلع والا شعر تیسرے شعر کی جگہ
سرے شعر کی) جو بذاتِ خود حسنِ مطلع تھا۔ قافیہ
نمایاں ہوا ہے جب کہ نظر، تر، رہ گذر، دوسرے
ہے۔ یہ عیب بھی پروف ریڈنگ کے بعد درست

روف ریڈنگ کے علاوہ کسی رسالے میں کوئی شخص
دو جگہ پر آتا ہے تو اس رسالے کے معیار اور
ذات پر بھی حرف آتا ہے۔ اس شمارے میں
لک کی دو غزلیں (صفحہ نمبر ۱۳ اور ۳۱) پر شائع
طرح مغل اختر مغل کی دو غزلیں (صفحہ ۴ اور
ہوئی ہیں ان دو شعراء کے ایک ایک غزل شائع
غزلیات کی جگہ دوسرے دو شعراء کی غزلیں
بھیں۔ ساغر ملک کا ایک افسانہ بھی شامل اشاعت
کی جانب داری کی وجہ کیا ہو سکتی ہے یہ آپ ہی
(اصلاحِ سخن) اب پھیکا پڑ رہا ہے۔ واقعہ
مبتدی شعراء اور اصلاح کار کے بارے میں
لکھنا بند کر دیا ہے بس صرف کام چلاؤ والا رویہ
ہے ہیں۔ شعری تخلیقات اس بار زیادہ اچھی

ہیں۔ اچھی بات ہے۔ شارق جمال / قیصر زنا گردی / شاکر حمید / ساغر ملک / مغل اختر / عارف سیمابی / صاحب کی غزلیں پرچہ کی شان بڑھاتی ہیں۔ بقیہ غزلیں فنی خامیوں سے بھری پڑی ہیں۔ انگریزی صفحات کی رہی اشاعت خوش آئند ہیں۔

## گستاخی معاف

میں نے جو کچھ بھی لکھا اپنی ضمیر کی آواز پہ۔ میں نہیں چاہتا کہ کوکن کا علمبردار "نقش کوکن" دنیائے صحافت میں کسی دیگر رسالے سے کم معیار کا ہو۔

آدم اسمٰعیل محتشم

## اے کاش اُتر جائے ترے دل میں میری بات

SSC کا نتیجہ ظاہر ہوا اور کامیاب طلباء کے نام دلچسپ اور بڑی نظر نواز ہوئیں مگر میرٹ لسٹ میں جن ناموں کی تلاش تھی وہ کہیں نظر نہیں آئے البتہ سو فیصد رزلٹ لانے والے اسکولوں کے نام شائع کرنے میں خاص خیال رکھا گیا ہے۔ گویا ادارہ کا سو فی صد رزلٹ لانا ہی اہم ہے۔ چاہے زیادہ تر بچے پاس کلاس ہی میں کامیاب کیوں نہ ہوئے ہوں۔

ایسے ہی کئی اسباب ہیں جو والدین کو اپنے بچوں کو کونوینٹ اسکول میں داخل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اس طرف دھیان دینے کی اشد ضرورت ہے۔ ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ اُردو ذریعہ تعلیم کے بچوں نے بھی اعلیٰ مقام اور امتیازی شان حاصل کی ہے: بچہ ذہین ہو اور اسکی صحیح رہنمائی کی جائے تو کسی بھی ذریعہ تعلیم سے بچہ اپنے جوہر چمکا سکتے ہیں۔

اگر اونچے اسکول میں داخل کر کے ایک بچہ پر خرچ ہونے والی کثیر رقم کا تھوڑا سا حصہ بھی گاؤں کے ہائی اسکولوں میں معیارِ تعلیم بلند کرنے کے سلسلہ میں کام میں لایا جائے تو نہ صرف یہ کہ اپنا بچہ ابھر کر آئیگا بلکہ اس کے ساتھ گاؤں کے دیگر بچے بھی معیاری تعلیم حاصل کر پائیں گے۔

نذر محمد ڈاکر۔ بحرین

**آدھا تیتر آدھا بٹیر** ۔ ۲۴ جون ۱۹۸۳ء کو انڈین آرٹ سرکل کویت میں منعقدہ بزم کوکن کے رنگارنگ پروگرام پر میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ کتنا اختلاف اور فرق ہو گیا ہے بزم کے اغراض و مقاصد میں۔

آج سے بارہ سال قبل میلاد النبی کے موقعہ پر بزم کوکن کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ سرکالو کھے کی قیام گاہ "شرپوردھن میں" چند ابتدائی میٹنگوں (جو عبدالوہاب سالادِ لکر کی دوڑ دھوپ کا نتیجہ تھیں) کے بعد سالمیہ میں سیرۃ النبی کا اولین جلسہ نے "بزم کوکن" کا نام روشن کیا۔

بزم کا دوسرا جلسہ بھی سیرۃ النبی کا تھا جو کویت کی مشہور شارع فہد السالم پر واقع مدرسہ ارشاد اسلامی میں منعقد ہوا پھر قاضی عبدالجلیل (بزم کے اولین صدر) کے انتقال پر ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا تھا جس میں سفارت خانہ ہند کے اول سکریٹری ڈلکر نے شرکت کی تھی۔ پھر ایک دستور ساز کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس نے دستور العمل مرتب کئے۔ بزم کا مونوگرام بنایا گیا ایک بڑا بورڈ بھی تیار کیا گیا۔ جناب عبداللہ دلوی صاحب کی خدمات جلیلہ قابل قدر رہیں۔ بزم کی ہر میٹنگ میں بورڈ لگایا جاتا تھا (البتہ آجکل بورڈ یا اس قسم کا اردو بورڈ بزم کی میٹنگ یا جلسہ میں نظر نہیں آتا۔ شرپوردھن تمسر کالوکھے کی قیام گاہ بزم کا دفتر بنا۔ ساری میٹنگیں یہیں ہوا کرتی تھیں۔

بزم کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالا سیرۃ کا جلسہ۔ آدھا تیتر ۔ آدھا بٹیر تھا۔ سیرۃ پر تقریریں تھیں اور ساتھ میں تفریحی پروگرام بھی۔ یہ وہ جلسہ ہے جس میں عورتوں نے شرکت کی اس سے قبل عورت کی شمولیت نہیں ہوئی تھی۔ دارالکیڈوا شرما دربا۔ نہ جانے کون کون سیرۃ کے جلسہ میں زور پرکار کی مہربانی سے آنے شروع ہو گئے اور فتنوں کے باب کھل گئے۔

مارچ ۱۹۸۲ء میں بزم کا تفریحی پروگرام منعقد ہوا افطار نے فن کا ہی نہیں ۔۔۔ کا مظاہرہ شروع کیا۔ اب تک بز کے سکریٹری عبدالملک قاضی کے ہاتھوں کھیل کے مقابلے ا اور لائبریری کا قیام عمل میں آچکا تھا مگر اب نوجوان طبقہ جو فر میں بے ہوشی کا مظاہرہ کرنے لگا۔ سنجیدہ طبقہ (قمر کالوکھے عبدالسلام، نظیر، خالد خطیب، داور کرجاچا، عبدالوہاب سالاد بزم سے کٹنے لگا۔ راقم الحروف نے بھی کنارہ کشی اختیار ک نئی قیادت اصغری محمد صالح بروڈ اور امان اللہ سرکھوت اُ دور کی پیداوار ہیں۔ قیادت کی تبدیلی سے ناچ گانے کے پروگ شوق عادت کا بھی مظاہرہ ہونے لگا۔ مولانا عبدالستا کی کوششوں سے حُسنِ قرأت کے بھی مقابلے ہوئے او آج آزادیِ ہند کے جشن کے نام پر بزم کی بربادی کا مظا کیا گیا جس پر میں خون کے آنسو رو رہا ہوں

عنایت اللہ محمد شفیع کردمے کویت متوطن شرپوردھ
ضلع رائے گڑھ۔

نوٹ۔ رپورٹ بہت طویل ہے مگر ہم نے ذاتیات پر ح سے ہمیشہ احتراز کیا ہے اور اس طرح جو باتیں رقم کی جاسکتی ہی وہی زیب قرطاس ہیں وہ بھی نہایت اختصار کیساتھ۔ ادارہ

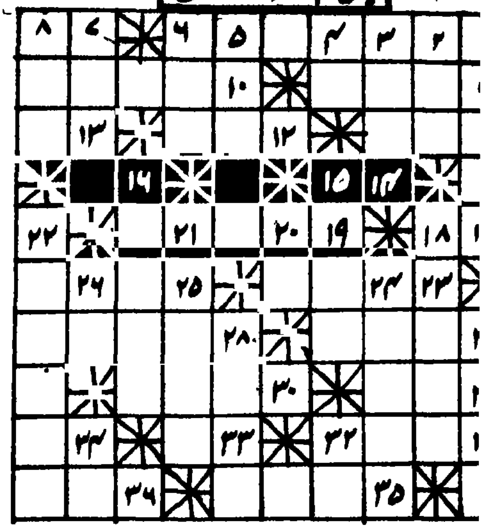
## جاندار غزلیں اور افسانے

آپ ۔ ہاتھوں شائع شمارہ ہر مہینے پڑھا کرتا ہوں جس میں آپ دنیا کے ہر مقامات کی معلومات شائع کرتے ہیں۔ یہ شمارہ بہت پسند ہے کیونکہ اس میں خاص طور پر کوکن علاقوں کی معا ملتی ہیں اور اس میں غزل اور افسانے بھی جاندار ہوتے ہ

(زہیر گدکری سومیشور ۔ رتناگیری)

# نقشِ کوکن ادبی

## پیام سعیدی



### شمارے دائیں سے بائیں :-

- مشہور طبیب / مجاہد آزادی ۔ ۷ ۔ زہر ۔ ۹ ۔ پیسا ہوا
ڈر ۔ ۱۰ ۔ جلا ہوا ۔ ۱۱ ۔ شرم ۔ ۱۲ ۔ بیماری برائی ۔

۔ والا ۔ ۱۴ ۔ مہک ۔ ۱۶ ۔ راہبہ ۔ ۱۷ ۔ مورتی ۔ ۱۹ ۔
ین کی تاریخی مسجد ۔ ۲۳ ۔ کھینچنا ۔ ۲۵ ۔ طاقت ۔ ۲۷ ۔ خدا
نام ۔ ۲۸ ۔ بہت زیادہ ۔ ۲۹ ۔ دشمنی ۔ ۳۰ ۔ مردانگی
مفلس ۔ ۳۳ ۔ محبت ۔ ۳۴ ۔ جیسا ۔ ۳۵ ۔ نقصان

۳ ۔ شک ۔

### شمارے اوپر سے نیچے :-

طور طریق ۔ ۲ ۔ ظلم ۔ ۳ ۔ واجب کرنے والا ۔ ۴ ۔ پھیلنا
گرانا ۔ ۶ ۔ نیند ۔ ۷ ۔ کھمبا ۔ ۸ ۔ سورج ۔ ۱۵ ۔ [illegible]
۔ انتہا / انجام ۔ ۱۸ ۔ پورا کرنا ۔ ۲۰ ۔ منسوخ ۔ ۲۱ ۔ [illegible]
۔ شاہی دربار ۔ بزرگ کی خانقاہ ۔ ۲۴ ۔ حضرت شیخ

## علم دوستی

جناب شفیع داؤد انڈرے متوطن بانکوٹ نے اپنے فرزند [illegible] کی ایس ایس سی میں کامیابی سے خوش ہو کر پانچ ہزار روپے کی [illegible] بر کار ہائی اسکول کو بطور عطیہ گیٹ وے آف انڈیا ایجو [illegible] اور سوسائٹی [illegible]

آدھا بستر آدھا بیر۔ ۲۴ جون ۱۹۸۸ء کو انڈین آکٹ سرکل کویت میں منعقدہ بزم کوکن کے رنگا رنگ پروگرام پر بلاول خون کے آنسو رو رہا ہے۔ کتنا اختلاف اور فرق ہو گیا ہے بزم کے اغراض و مقاصد میں۔

شروع ہو گئے اور فتنوں کے علم
درج شدہ ...

## ہائی اسکول سے "بہترین استاد"

نے فورم کا ...

مس کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام اس سال کوکن کی ہر اردو ہائی اسکول کے ایک استاد کو "بہترین استاد" کا اعزاز دیا جائے گا۔ مذکورہ فورم کے جلسہ تقسیم انعامات و اسناد میں ان اساتذہ کو ایک یادگاری تحفہ اور سند پیش کئے جائیں گے۔

کوکن کی اردو ہائی اسکولوں کی انتظامیہ نیز ہیڈ ماسٹر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اسکول کے وہ "بہترین استاد" کے نام سے ادارہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ۴۴۔ جیل روڈ، ڈونگری بمبئی ۹ کو ۳۰ ستمبر ۱۹۸۸ء تک مطلع کردیں۔

بہترین استاد کے انتخاب کے لئے

۱۔ کم از کم ملازمت دس سال ہونا ضروری ہے۔
۲۔ انتخاب کرتے وقت استاد کی تدریسی غیر تدریسی سرگرمیاں کھیل کود، مذہبی و علمی، و ادبی خدمات کو بھی نظر میں رکھا جائے۔
۳۔ "بہترین استاد" کے انتخاب کے مکتوب پر ہیڈ ماسٹر اور انتظامیہ کے صدر یا سکریٹری کے دستخط ضروری ہیں۔

آج سے بارہ سال قبل میلاد النبی ۱۴۰۰ھ کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ کام کے زیر اہتمام اس سال پچاس ضلع اردو ذریعہ تعلیم کی اسکولوں کے اساتذہ ڈاہائی میموریل مضمون نویسی کے مقابلہ کا سلسلہ کیا جا رہا ہے جس کے لئے اول انعام تین سو، دوم ڈھائی سو اور سوم ڈیڑھ سو روپئے اور ساتھ میں اسناد بھی پیش کی جائیں گی۔

## عنوانات

۱۔ کوکن کی اردو اسکولوں میں اصراف و جمود (طلبہ کے ڈراپ آؤٹ) کی وجوہات اور حل۔
۲۔ کوکن میں بچوں کا ادب، آغاز و ارتقاء
۳۔ کوکن کے طلبہ میں مطالعہ کا فقدان ۔ وجوہات اور حل
۴۔ کوکن میں اردو لائبریریاں ۔ ایک جائزہ

درج بالا عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر دو سو تا ڈھائی سو سطروں پر مشتمل تحقیق و تجربات کی روشنی میں تحریر کردہ مضمون نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ۴۴ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹ کے پتہ پر ۳۰ ستمبر تک پہونچ جانا چاہئے۔ مضمون کے ساتھ مضمون نگار کا پورا نام، تعلیمی قابلیت، اسکول کا نام، رہائش کا پتہ اور دیگر تفصیلات درج کی جائیں۔

## ڈاکٹر عزیز مقدم کی کامیابی

جناب یوسف احمد مقدم متوطن مانڈیولی ضلع رتناگری جو بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں (ڈریجنگ سیکشن میں) برسر ملازمت ہیں۔ ان کا فرزند عبدالعزیز نے امسال ایل سی ای ایچ ایم (... کالج بیلگام سے) کامیابی حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر عزیز مقدم مانڈیولی کے اولین مسلم ڈاکٹر ہیں۔ فی الوقت ڈاکٹر نائیک صاحب کے مطب میں مریضوں کی خدمات پر مامور ہیں۔ ہم انھیں اس کامیابی پر دلی مبارک باد دیتے ہیں۔

## ڈاکٹر نائیک کو دوہرا اعزاز

ماہنامہ نقش کوکن کے
ایڈیٹر اور دماغی امراض
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
(ای ایم) کو انڈین کونسل
مینٹل ہائی جین کا ٹرسٹی
جب چیئرمین منتخب کیا گیا



ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

ڈاکٹر نائیک صاحب رتنا گری ڈرگس اور ادھویگر وینکس
ڈائریکٹر چن لئے گئے ہیں، آپ متعدد تعلیمی، سماجی، طبی و
ثقافتی اداروں سے بھی وابستہ ہیں۔ مذکورہ کونسل ملک گیر سطح پر
دماغی امراض کے متاثرین کے لئے کام کرنے والا ادارہ ہے۔ ڈاکٹر
نائیک اس کے واحد مسلم ٹرسٹی ہیں۔

## "اردو اور روزی روٹی کا مسئلہ"
## علی گڑھ میں سیمینار

انجمن ترقی اردو (علی گڑھ) کے زیر اہتمام ۴ ستمبر ۸۸ء کو
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کیمپس میں "اردو اور روزی روٹی کا مسئلہ"
سیمینار منعقد ہوگا۔ جس کا افتتاح بہار کے سابق وزیراعلیٰ
ڈاکٹر جگن ناتھ مشر فرمائیں گے۔ سیمینار میں جناب اندر کمار گجرال
راجکنور مہندر سنگھ بیدی سحر، جناب کلدیپ نیر، جناب
... اللہ انصاری، جناب شمائل نبی، جناب علی صدیقی،
خلیق انجم اور پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی شرکت کریں گے۔

## جناب نعیم نذیر خان چیئرمین منتخب

تھانہ میونسپلٹی وارڈ نمبر ۶۳ کوسہ کے کارپوریٹر جناب
نذیر خان کو واٹر سپلائی اور ڈرینج کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔ آپ وہ
واحد کارپوریٹر ہیں جنھیں تقریباً ۲۰ سال بعد یہ عہدہ ملا ہے۔ ماقبل
عبدالصمد نرہ ویل تھانہ بلدیہ کے صدر رہ چکے ہیں۔

ستمبر ۸۸ء

## علم دوستی

جناب شفیع داؤد انڈرے متوطن بانکوٹ نے اپنے فرزند
مظفر کی ایس ایس سی میں کامیابی سے خوش ہو کر پانچ ہزار روپے کی
اسٹیل کی ٹانکی اور دو گلاس جرمن پرکار رہائی اسکول کو بطور عطیہ
پیش کئے۔ موصوف شفیع انڈرے اسکول کمیٹی اور سوسائٹی
کے فعال رکن ہیں اور یہ عطیہ ان کی علم دوستی اور سماجی خدمت
کی روشن مثال ہے۔

## کویت میں اہالیانِ کوکن کا تفریحی پروگرام

بزم کوکن، کوکن لٹریری سرکل، کوکن کرکیٹرس اور کوکن فائن آرٹس
نامی متعدد تنظیموں کے زیر اہتمام ۲۴ جون ۸۸ء کو کویت میں ایک ثقافتی پروگرام
منعقد کیا گیا جس میں سفیرِ ہند جناب ایس این جھا بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔
آزادیِ ہند کی چالیسویں سالگرہ کے موقع پر دنیا بھر میں جو تقریبات منعقد
ہو رہی ہیں۔ یہ پروگرام بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ رضوان بڑے
کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد انور حسین نے بنائی ہوئی خوبصورت دھن پر کوکن کے
ننھے منے بچوں (مقیمان کویت) نے "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" گیت
پیش کیا۔ ان بچوں نے ترانۂ بزم کوکن بھی مسحور کن انداز سے پیش کیا جسے عذرا جیکر نے لکھا ہے۔
جناب نور پرکار نے اپنے مخصوص لب و لہجہ میں کوکن کی تاریخ اور بزم کوکن کا سرسری
جائزہ پیش کیا اور برجستہ ادبی فقروں اور موزوں اشعار سے سجا سنوار کر
نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

چیئرمین محمد صالح بروڈکی استقبالیہ تقریر کے بعد
مہمان خصوصی نے ندیم عبداللہ بھٹکر کو ایس ایس سی میں نمایاں
کامیابی اور کویت کے انڈین اسکولوں میں سرفہرست آنے پر
اپنے ہاتھوں تحفہ عطا کیا۔ ثمینہ بروڈ نے مہمان خصوصی کو
گلدستہ پیش کیا۔

تفریحی پروگرام میں مچھیروں کا رقص جو ساحل کوکن کا
تہذیبی ورثہ ہے لوگوں نے بیحد پسند کیا۔ سیف اللہ کر دسے
ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

کی ٹمکری نے بھی دادِ تحسین حاصل کی۔ عارف قاضی کی تحریر اور ہدایت کاری میں پیش کردہ ڈرامہ "واہ رے بجلی واہ" بھی لوگوں کی دلچسپی کا مرکز تھا۔ آخر میں سیکریٹری امان سرکھوت نے اظہارِ تشکر کے بعد ہندوستان کے قومی ترانہ پر چار گھنٹے تک چلنے والا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

## بھیونڈی سے "تکمیل"

سرزمینِ بھیونڈی سے ایک نہایت ادبی اور علمی رسالہ "تکمیل" مظہر سلیم اور اصغر حسین قریشی کی ادارت میں شائع ہو چکا ہے۔ "تکمیل" کا اگلا شمارہ ان شاء اللہ ماہِ ستمبر ۸۸ء میں منظرِ عام پر آجائے گا۔

درج ذیل پتے پر رابطہ قائم کریں۔

اصغر حسین قریشی گلزار نگر، غیبی پیر روڈ،
بھیونڈی ۴۲۱۳۰۲ تھانے

## بچوں کے ادب کے سلسلے میں مسودات مطلوب

چھ سال سے بارہ سال کی عمر تک کے بچوں کیلئے اردو میں معلوماتی اور دلچسپ موضوعات پر آسان زبان، عام فہم اور سادہ اسلوب میں لکھے ہوئے مسودے مطلوب ہیں۔ مسودہ ۲۴ سے ۳۲ صفحات (فی صفحہ دو سو الفاظ) پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مسودے کے مصنف کیلئے لازم ہوگا کہ وہ مسودے کے ساتھ ایک خط بھی بھیجے جس میں اس بات کا اقرار کیا گیا ہو کہ انہیں اشتہار بذا کے تمام شرائط منظور ہیں۔ منتخب ہونے کے مصنف کو /۱۰۰۰ روپے (ایک ہزار روپے) حق زحمت پیش کیا جائیگا۔ منتخب مسودے کے جملہ حقوق اکادمی کے نام محفوظ رہیں گے۔ موصولہ مسودے کو منظور کرنے یا رد کرنے یا اس پر ضروری ایڈیٹنگ کرنے کا کامل اختیار اکادمی کو حاصل ہوگا۔

مسودے ۱۳ دسمبر ۱۹۸۸ء تک ذیل کے پتے پر پہنچ جانا چاہیئے۔

آر کے ورما
سکریٹری، اُتر پردیش اُردو اکادمی، قیصر باغ، لکھنؤ۔

## رتنا گری کے نئے ڈی ایس پی

۔۔ جون ۸۸ء کو رتنا گری ضلع کے ڈ
اجیت پارس نیس کا تبادلہ ستارہ ضلع میں بطور ڈپٹی پولیس ک
جگہ اب راجندر سونا وانے نے رتنا گری ضلع کے ڈی ایس پ
چارج سنبھال لیا ہے۔ نئے ڈی ایس پی ناسک ضلع
تھے، جالنہ ضلع میں بطور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کام کیا۔
تا ۱۹۸۵ء تک فائز رہے۔ سندھودرگ میں انھوں نے ۱۹۸۵ء
تک اپنی خدمات انجام دیں اور امسال ہی رتنا گری ضلع
کے عہدے پران کا تبادلہ ہوا۔ وہ ستارہ ضلع کے دائی
تعلق رکھتے ہیں اور ۱۹۷۵ء سے پولیس کے محکمے میں
انجام دے رہے ہیں۔

## یادِ رفتگاں

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم
زندگی کے ہر شعبہ میں عروج و ترقی اور شان
حاصل ہیں۔ یہ ترقی ان کے بزرگوں کے جذبہ
اجتہاد و ایثار، دور اندیشی و باریک بینی کی رہی
اس سے پہلے کہ وقت کی گر
بزرگوں کی یادوں کو
نئی نسل کو ان کے کا
اور بے لوث خدمات سے واق
کی غرض سے ہم نے "یادِ رفتگان" کے
ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ قومی سطح پر ابھر کر
والے اپنے بزرگوں کی تفصیلی معلومات اور ایک
ساتھ دفتر سے رابطہ قائم کیجیے۔ ادارہ آپ کا شکر گ




تصویر میں مائیک پر حنیف پرکار اور بائیں سے دائیں عبدالکریم شیخ ڈاکٹر دانش اور پروفیسر جاوید خان صاحب

---

## پروفیسر جاوید خان اور حنیف پرکار کو استقبالیہ

۱۰ جولائی ۸۸ء کو بھنڈا بازار ہائی اسکول بمبئی میں اردو ڈرامیٹک گروپ عاصمہ آرٹ انٹرنیشنل کی جانب سے مہاراشٹر کے نئے وزیر تعلیم جناب پروفیسر جاوید خان صاحب کی کابینہ میں شمولیت پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں نوجوان سماجی کارکن حنیف حسین پرکار (متوطن کالستہ ضلع رتناگری) کو بھی اسپیشل ایکزیکیٹو مجسٹریٹ منتخب کئے جانے پر اعزاز بخشا گیا۔ جلسہ میں ڈاکٹر عبدالوہاب دانش، جناب منصور میاں احمد ٹرسٹی، جناب عبدالسمیع بوبیرے، سلیم لویا، مقبول عالم، عبدالکریم شیخ وغیرہ نومنتخب ایس ای ایم کے علاوہ ہاشم صادق اسکرین پلے رائٹر، ایم اے حجازی (اردو ٹائمز)، اقبال میمن (انقلاب)، عبدالکریم شیخ (الفتح)، محترمہ تسنیم مستری (حج کمیٹی) اور محترمہ ممتاز پونہ والا رکن حج کمیٹی نے شرکت کی۔

عاصمہ آرٹس انٹرنیشنل کے مالک قریشی غلام محمد سوداگر نے استقبالیہ تقریر کی۔ اناؤنسر کے فرائض ابراہیم مرچنٹ نے ادا کیئے۔ لیاقت پرکار نے شکریہ ادا کیا۔

ستمبر ۸۸ء

## میونسپل سیکریٹری قاضی سبکدوش

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے سیکریٹری شری ایف ایم قاضی متوطن ضلع رتناگری ۳۰ جولائی ۸۸ء کو ۳۹ سال کی سروس کے بعد سبکدوش ہوئے۔ ۱۹۴۹ء میں انھوں نے کلرک کی حیثیت سے ملازمت شروع کی۔ ۱۹۷۹ء میں ان کی ترقی ڈپٹی میونسپل سیکریٹری کے عہدہ پر ہوئی۔ یکم جولائی ۸۴ء میں ان کی ترقی سیکریٹری کے عہدہ تک ہوئی، اور اس عہدے سے وہ سبکدوش ہوئے۔



## تبسم ابراہیم بانگی کی کامیابی

انجمن خیر الاسلام اُردو ہائی اسکول گورے گاؤں ضلع رائے گڑھ کی طالبہ تبسم ابراہیم بانگی ایس ایس سی ۱۹۸۸ء کے امتحان میں پوری اسکول میں اوّل نمبر سے کامیاب ہوئی۔ اسے ۸۲ فیصد نمبر ملے ہیں۔

## بنگالی جناب سبکدوش

ضلع پریشد رتناگری کے معروف ٹیچر جناب علی میاں عبدالمجید بنگالی جو فی الوقت پونگرطہ اردو اسکول میں صدر مدرس تھے ۳۱ جولائی ۸۸ء کو اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوگئے۔

## مسجد کیلئے عطیہ

جامع مسجد روڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کو جنوبی افریقہ سے آئے ہوئے جناب یوسف خلیب اور جناب آدم سنگے اور محترمہ میمو آدم (متوطن تارنا) نے بالترتیب آٹھ ہزار اور پندرہ ہزار روپئے کا عطیہ دیا۔ اسی طرح جناب داؤد محمد اسحاق دھنسے (متوطن موربہ) نے

تا بیت سے حمایت فرمائے۔ الہذان حلیہ (پھند کان او کرنا پیر

دے۔ (دعاگو:۔ نوگل بھارتی)



[illegible] ۔ کوکن اردو اسکول ٹرسٹ نیروبی کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں ڈاکٹر [illegible]، جناب علی میاں مقدم مہمان خصوصی کی [illegible] اس تقریب میں جناب مشرف کرمالی کی کتاب "[illegible]" کا افتتاح عمل میں آیا۔

## نیگری میں روڈلائٹ کا افتتاح

نیگری تعلقہ ہسلہ ضلع رائے گڈھ میں، ۸ اگست ۸۸ء کو بس اسٹاپ سے گاؤں تک روڈلائٹ کے پول جناب عبدالروف [illegible] مقیم نیروبی مشرقی افریقہ کے مالی تعاون سے اور عبدالرحمٰن گھراڈے (سرپنچ) کی جدوجہد سے نصب ہوئے، جس کا ۸ اگست ۸۸ء کو جناب داؤد خان پٹھان صدر کوکن مسلم ایسوسی ایشن نیروبی کے ہاتھوں افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر بچوں کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا۔ معزز مہمان نے بچوں کے پروگرام سے خوش ہوکر انھیں دو سو روپے نقد انعام عطا کیا۔

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں ارسال کریں۔



[illegible]

ضلع رتناگری کی سلطانہ ابراہیم چوگلے نے امسال مئی ۸۸ء میں بمبئی یونیورسٹی سے بی یو ایم ایس B.U.M.S فائنل ایئر میں امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور بمبئی یونی ورسٹی پوزیشن حاصل کی۔ ڈاکٹر سلطانہ نے ایس نیشنل ہائی اسکول لاٹھون سے جب پاس فیصد نمبر حاصل تھے۔ اردو، ہندی اور انگریزی اور اس طرح اس ادارہ کی تاریخ میں یہ اولین یہ امتیاز حاصل کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے جب یہ مہاراشٹر کالج میں زیر تعلیم رہی تو یہاں بھی میں ۵۷ فیصد مارکس اور سائنس میں ۸۲ فیصد ہم ڈاکٹر سلطانہ چوگلے کو اس شاندار کا دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سلطانہ

## اذکی معمہ کا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ج | م | ل | غ | ا | ن |
| س | ن | و | ف | | س | و |
| ل | ا | ج | | س | ق | م |
| و | | ب | ه | | ا | |
| ب | ت | | ق | ر | ط | ب |
| | ک | ش | ی | د | | ی |
| س | م | ی | ع | | ب | س |
| ب | ج | ر | | م | ر | و |
| ق | ل | ا | ش | | و | د |
| ت | | ز | | ا | ل | |

## اندھیری میں عید ملن

کوکن مسلم ویلفیر سوسائٹی اندھیری بمبئی کے زیر اہتمام ۳۱ جولائی ۸۸ء کو عید ملن کا ایک شاندار پروگرام منعقد کیا گیا. جس میں اندھیری، ورسوا حلقہ کے تین سو حضرات و خواتین شریک تھے. فلمی دنیا کے مشہور اداکار مقری اور شفیع انعامدار بحیثیت مہمانانِ خصوصی شریک تھے.

شگفتہ مبین حاجی کی تلاوت کے بعد جناب عبدالغنی پاؤسکر نے حاضرین کا استقبال فرمایا. سوسائٹی کے صدر جناب یامین پرکار نے سوسائٹی کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور سکریٹری مبین حاجی نے رپورٹ پیش کی. جناب جرمن پرکار، خلیل شیخ، کیپٹن قمر جلے، ایڈوکیٹ عمر قاضی، سوسائٹی میں شعبۂ خواتین کی انچارج ناذر پرکار، پرنسپل شہزادی حکیم، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور ماہر سرجن ڈاکٹر اے. آر اندرے (جو فی الوقت اس حلقہ میں قیام پذیر ہو گئے ہیں) نے تقریریں کیں. اداکار مقری نے کوکنی زبان میں تقریر کی اور شفیع انعامدار نے یقین دلایا کہ میں آپ کے لئے مہمان نہیں بلکہ آپ کی برادری کا ایک رکن ہوں. ایڈوکیٹ نورالدین بھاٹکر (وائس پریسیڈنٹ) کے اظہار تشکر کے بعد ڈنر کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا. نظامت جناب غنی پاؤسکر نے فرمائی.

### مسز فاطمہ انیس کو مبارکباد

انجمن خیرالاسلام گرلز ہائی اسکول کی پرنسپل محترمہ فاطمہ انیس صاحبہ جو کہ ایک ماہر تعلیم کی حیثیت سے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں. انہیں انجمن خیرالاسلام کی انتظامیہ نے ادارۂ ہٰذا کے زیر اہتمام چلنے والے تمام اسکولز اور جونیر کالج کا اعزازی سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا ہے، جس کی وہ بجا طور پر حقدار تھیں.

## بدلاپور اردو اسکول میں تعلیمی لوازمات کی تقسیم

ینگ مسلم ویلفیر کمیٹی (رجسٹرڈ) بدلاپور کی جانب سے امسال اردو اسکول بدلاپور کے تقریباً ایک سو غریب و نادار طلبہ و طالبات میں مفت کتابیں اور کاپیاں و کمپاس بکس وغیرہ تعلیمی لوازمات تقسیم کئے گئے.

## شدید بارش کے سبب کوکن میں ۴۳ افراد ہلاک

زبردست بارش کے سبب کوکن پٹی میں ۴۳ افراد ہلاک ہو چکے ہیں. ان میں سے تین افراد رائے گڑھ ضلع کے پوئے نار گاؤں میں کالرا پھیلنے کے سبب ہلاک ہوئے ہیں.

کوکن پٹی اور رائے گڑھ، رتناگری اور سندھو درگ اضلاع کے علاقوں میں زیادہ تر افراد دریاؤں، ندی نالوں اور نہروں کے سیلابی پانی میں بہہ کر ہلاک ہوئے ہیں. حکام نے بتایا کہ متعلقہ اضلاع سے مواصلاتی رابطے منقطع ہو جانے کی وجہ سے حالات کی صحیح تصویر سامنے نہیں آ رہی ہے.

## ڈاکٹر تحسین پٹیل

بھیونڈی نظام پور کی معزز شخصیت جناب نذیر احمد پٹیل کی دختر تحسین پٹیل نے طبیہ کالج بمبئی سے بی یو ایم ایس کا امتحان اول درجہ میں پاس کر کے عورتوں کے اور بچوں کے امراض کے کورس میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی. فی الحال یہ دختر قوم میسنا ہاسپٹل بمبئی میں خدمات انجام دے رہی ہے.

## ماسٹر ندیم کی کامیابی

کویت (خلیج العرب) میں اردو کے معروف شاعر جناب عبداللہ ساجد کے فرزند ماسٹر ندیم عبداللہ پٹیل نے ایس ایس سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی. انڈین اسکول سالمیہ کویت کے ذہین طلبہ میں ان کا شمار ہوتا ہے. حالیہ امتحان میں وہ کویت کے تمام مدارس میں اول رہے.

# جناب سعید ٹوپکر کے نام تہنیتی خط

مکرمی ۔ سعید بھائی

امید ہے آپ بخیر و مزاج ہونگے

بلاشبہ یہ میری چند سطور اجنبیت کا جامہ پہنے آپ کی محفل میں دستک دینے جا رہی ہے لیکن یقین جانئے کہ ادبی رشتے خونی رشتوں سے کہیں زیادہ بالاتر ہوتے ہیں۔

ماشاءاللہ آپ کی مراٹھی زبان میں لکھی "مہمان پیغمبر" ادبی کتاب نظر نواز ہوئی جسے پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ اپنے قلمی زور کے ذریعے دین کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اس سے بڑھ کر ہمیں اور خوشی کیا ہو سکتی ہے

آپ سے التجا ہے کہ اسی طرح آپ اردو زبان میں بھی دینی کتابیں لکھنے کی جسارت کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ہمارا کوکنی معاشرہ گمراہی سے محفوظ رہے گا ...

میری دعا ہے کہ خدا آپ کی ہمت اور استقلال میں چار چاند لگائے واقعی آپ مبارکباد کے مستحق ہیں

... زور قلم اور زیادہ ۔

مخلص بہاء الدین جوانے

پوسٹ بکس ۵۱۳ المنامہ بحرین

## ضلع رتناگری میں زلزلے کے خفیف جھٹکے

۲ اگست ۸۸ء کو کوہ سہیادری سے قریب سنگمیشور، لانجہ اور چپلون تعلقہ میں زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے۔ یہ تعلقہ جات مہاراشٹر کے خطہ کوکن کے ضلع رتناگری میں اور کوئنا کے نواح میں واقع ہیں۔

## کوکن اردو تقریری مقابلہ

حسب سابق امسال بھی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
ے زیر اہتمام آل کوکن اردو تقریری مقابلوں کا
نے جارہا ہے جس میں کوکن میں واقع اردو ہائی اسکول
ہم تا دہم کے طلبا و طالبات شرکت کے مجاز ہونگے
سے صرف ایک طالب علم یا طالبہ (درجہ ہشتم تا دہم)
یا جائے گا۔ تقریر کا وقت زیادہ سے زیادہ
ہوگا۔ ۳۰ ستمبر ۸۸ء سے قبل ادارہ کو طالب علم یا
نام سے مطلع کرنے کی ہیڈ ماسٹر صاحبان سے تحریری
ت کی گئی ہے۔

۱۔ جان ہے تو جہان ہے ۲۔ اُف یہ الکشن
۳۔ زندہ رہنا ہے تو میر کارواں بن کر رہو
۴۔ اسلام میں عورت کا مقام

بلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو نقد رقم اور
دیجائیگی۔ مقابلے پہلے تو ضلعی سطح کے مراکز پر ہونگے
کے منتخب شدہ مقررین کا فائنل مقابلہ بمبئی
۔ ——— (ایڈیٹر)

## ضی چیئرمین منتخب

اگست کو ولے پارلے کے بھائی داس سبھاگرہ میں
س انٹرنیشنل (امریکہ) کے ڈائریکٹر کے ہاتھوں حلف برداری
ریب میں لائن عبدالکریم قاضی صاحب کو بمبئی ضلع، تھانہ
مڈہ اضلاع کے ۱۳۵ کلبوں پر مشتمل ڈسٹرکٹ A-323
تخب کیا گیا ہے۔ لائن قاضی گذشتہ ۸ سالوں سے لگاتار
پر فائز کئے جا رہے ہیں۔

## حضرت مولانا ضمیر احمد صاحب کا ورود مسعود

عالم بے بدل رئیس المقررین حضرت مولانا ضمیر احمد صاحب دامت برکاتہم
صدر مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلال پور، فیض آباد بغرض علاج
بمبئی تشریف لا چکے ہیں۔ متعلقین اور شاگردوں سے گذارش ہے
کہ وہ مولانا سے درج ذیل پتہ پر ملاقات کریں اور دعائے
صحت فرمائیں۔

پتہ:۔ گراؤنڈ فلور۔ بی۔ آئی۔ ٹی چال۔ روم ۲۱ ابراہیم رحمت اللہ روڈ
بمبئی ۳ فون نمبر ۸۵۱/۲۶۲
محمد عباس قاسمی جلالپوری

## معقیتہ کھٹکھٹے ایم۔ ایس۔ سی میں کامیاب

مشہور فزیوتھیراپسٹ ڈاکٹر زاہد کھٹکھٹے کی دختر
معقیتہ کھٹکھٹے نے امسال ایس۔ این۔ ڈی۔ ٹی یونیورسٹی
بمبئی سے ایم۔ ایس۔ سی کا امتحان امتیازی شان سے کامیاب
کر کے یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں چوتھا نمبر پایا ہے۔ اینالیٹیکل
اینڈ فارماسیوٹیکل کیمسٹری (علم کیمیا متعلق بہ تجزیہ ادویہ) آپ کا
مضمون ہے۔ معقیتہ نے بی۔ ایس۔ سی کا امتحان بھی صوفیہ
کالج بمبئی سے اول درجہ پاس کیا تھا۔

## فرحت اقبال کی کامیابی



فرحت اقبال

جناب ابراہیم بیٹکر متوطن رتناگری (جو اندنوں پاکستان میں حقوقِ شہریت حاصل کر چکے ہیں) کی نواسی فرحت اقبال نے جو اسلام آباد میں قیام پذیر ہے، میٹرک ایس ایس سی کا امتحان اے گریڈ میں پاس کیا ہے۔ اُسے ۶۲۴ نمبر حاصل ہوئے ہیں۔ سائنس کے مضامین میں ۹۰ فیصد نمبر حاصل ہوئے ہیں۔

فرحت اقبال کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ نعت گوئی کا بھی شوق ہے اور نعت گوئی کے بین المدارس مقابلوں میں اس نے کئی انعامات حاصل کئے ہیں۔

فرحت اقبال، ممتاز اقبال صاحبہ کی دختر ہیں۔ ممتاز صاحبہ اسلام آباد کی یونائیٹڈ ڈیولپمنٹ پروگرام کے دفتر میں پرسنل آفیسر ہیں۔ اسلام آباد اور کراچی میں کوکنی حضرات کافی تعداد میں آباد ہیں — فرحت کی یہ کامیابی قابلِ مبارک باد ہے۔ یہ صرف تعلیم میں آگے ہے بلکہ صوم و صلوٰۃ کی بھی پابند ہے۔

## کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن میدانِ عمل میں

فیڈریشن کے صدر ایڈوکیٹ نقیر محمد ٹھاکور کی اطلاعات سے مظہر ہے کہ فیڈریشن پھر سرگرمِ عمل ہو رہی ہے۔ اور اب اولین سرگرمی کے طور پر بمبئی میں بالخصوص بھگاؤں حلقہ میں فری ڈیگنوسٹک سینٹر قائم کیا ہے۔ جہاں مشہور سرجن ڈاکٹر راول اور امراضِ قلب کے ماہر معالج ڈاکٹر نذیر جولے مہینہ میں ایکبار جانچ کرکے مریضوں کی تشخیص فرمائیں گے۔ یوم جمہوریہ کے مبارک موقع پر عالیجناب ڈاکٹر اسحاق جامدوالا کے ہاتھوں اس سینٹر کا افتتاح عمل میں آیا۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

## بقیہ اموات

**عبدالقادر ملا (وڈولی) کا انتقال** :- وڈولی (تعلقہ ... ضلع تھانے) کے نوجوان سوشل ورکر اور جامع مسجد کے ... متولی جناب شاہد عبدالقادر ملا کے والد عبدالقادر عبدا... ملا کا پچھلے مہینہ کینسر کے عارضے میں انتقال ہو گیا۔

**مرتضیٰ شیخ (بھیونڈی) مرحوم** :- کلیان روڈ بھیو... میں مقیم تھانہ ضلع دیہی کانگریس (آئی) اقلیتی سیل کے ابوسفیان شیخ و برادر بزرگ حافظ مشتاق شیخ کے حاجی مرتضیٰ شیخ کا ۱۵ جولائی ۸۸ء کو ان کے آبائی ... شیخوپورہ (اعظم گڑھ) میں انتقال ہو گیا۔

**مشہور سائنسدان کا انتقال** :- علی گڑھ مسلم ... کے ایک ممتاز سائنسدان پروفیسر محمد حسن قریشی کا ٹریفک ... حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ یہ حادثہ ۲۴ جولائی کو ہوا۔ وہ ... کے تھے۔ پروفیسر قریشی لندن کی کیمیکل سوسائٹی کے فیلو ... انھوں نے عالمی شہرت کے ۱۵۰ رسائل میں مضامین ...

**علی بھائی مرحوم** :- بدلاپور ضلع تھانہ کے قریش ... کی ملنسار شخصیت جناب علی بھائی کا طویل علالت کے ... ۶۵ سال کی عمر میں ۹ جون ۸۸ء کو انتقال ہو گیا۔

**حسین داؤد اور محمد علی داؤد جمفرے کو صدمہ**

جناب حسین داؤد اور محمد علی داؤد جمفرے جو ساؤتھ ... میں اقامت پذیر ہیں، ان کی والدہ مریم بی جو علاج کے ... افریقہ سے ہندوستان آئیں اور صابو صدیق ہسپتال بمبئی میں ... تھیں ۵ اگست ۸۸ء کو راہیِ عدم ہو گئیں۔

**مرحوم حاجی عبدالرحمٰن** - الحاج عبدالرحمٰن جوا... ... ضلع رتناگری مقیم نیروبی مشرقی افریقہ ۷ اگست کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہیِ عدم ہو گئے۔

## بیحہ شبنم، اور رمیضہ بی اے میں
## مایاں کامیاب

کوکن مرکنتائل کوآپریٹیو بینک لمیٹیڈ کے چیرمین ممتاز
ارکن علی ایم شمسی صاحب کی دختر صبیحہ شمسی اور بھانجی شبنم
یدسنے امسال بمبئی یونیورسٹی سے بی اے کے امتحان میں
ل میں کامیابی حاصل کی ہے دونوں طالبات برہانی کالج
رتعلیم تھیں

اروق ہائی اسکول جوگیشوری کے پرنسپل جناب ابراہیم خان
کی صاحب زادی رمیضہ نے بھی امسال بی اے کے
(نفسیات) میں درجہ اول میں کامیابی حاصل کی ہے۔

## سکول آراٹھی میں ثنائی وجلسہ

یوم آزادی ۴۱ ویں سالگرہ کے موقعہ پر منعقدہ جشن میں
ماعیل ناڈکر صاحب کے ہاتھوں پرچم کشائی ہوئی اور
نے آزادی کے موضوع پر گیت گاکر حاضرین کو محظوظ کیا۔
ت میں ایک کلچرل پروگرام ترتیب دیا گیا جسے لوگوں نے
ند فرمایا اداکاری پر خوش ہوکر لوگوں نے زرِ نقد بھی عطا
ساتذہ کی محنت کو سراہا گاؤں کی نامور شخصیتیں بطورِ خاص
تھیں۔

## ئی کے نئے کلکٹر!

حکومت مہاراشٹر نے بمبئی
ری جانی جوسف کو گورنر کا سکریٹری مقرر کیا ہے۔ یس انکی
ار۔ کے بھار گو شہر کے نئے کلکٹر بنے ہیں۔

## ین پیرکار پرائز۔

۴۷ واں تاج الدین پیرکار آرٹو
ٹ ۸ جولائی کو نیروبی (مشرقی افریقہ) کے جمہوری ہائی اسکول
ہوا جسمیں گیارہ اسکولوں سے طلباء نے حصہ لیا تھا مندرجہ ذیل
تحق قرار دیے گئے۔ اول نمبر انوجا نیت۔ دوم نمبر الویڈیگا کا سوم نمبر

## اختر الایمان کو اقبال سمان!

حکومت مدھیہ پردیش نے اردو ادب کا سب سے بڑا ایوارڈ "اقبال سمان"، اردو کے ممتاز شاعر جناب اختر الایمان کو دیا۔

حکومت مدھیہ پردیش کی جانب سے اقبال سمان دو سال قبل شروع کیا گیا تھا لیکن انعام کی رقم ۵ ہزار تھی اس سال یہ رقم بڑھا کر ایک لاکھ روپے کی گئی۔ اس سے پہلے سردار جعفری اور قرۃ العین حیدر اقبال سمان پا چکے ہیں۔ اس طرح اختر الایمان بمبئی سے تعلق رکھنے والے تیسرے فرد ہیں جنہیں یہ اعزاز دیا گیا ہے۔

## کوکنی مسلم ویلفیئر فاؤنڈیشن کا سالانہ اجلاس

ادارہ ہذا کا سالانہ اجلاس ۱۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو ۵ بجے پاکستان کمیونٹی سینٹر اسٹیشن پریڈ، ویلزڈن گرین۔ این ڈبلیو ۲ میں منعقد ہوگا۔ سالانہ جلسہ کے بعد ایک موسیقی کا پروگرام بھی ہوگا۔ ٹکٹ کے دام ۳ پونڈ ہوں گے مندرجہ ذیل پتہ سے ٹکٹ کی مزید تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ بیرونی ممالک کے حضرات جو اس وقت لندن میں تشریف لا رہے ہوں ان کو بھی اس جلسہ میں شریک ہونے کی دعوت دی جا رہی ہے۔

امسال مستحق طلبہ کیلئے فاؤنڈیشن کی طرف سے اسکالرشپ دی جائیں گی اس سلسلے میں مطبوعہ فارمس فاؤنڈیشن سے دستیاب ہیں۔ فنڈ کی گنجائش لمیٹیڈ ہے مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

عبداللہ مقدم سکریٹری ۲۸ ولیسٹ ایونیو روڈ
والتھمسٹو لنڈن۔ ای ۱۷ - ۹ ایس - ای
یوکے

**مضامین صاف، خوشخط اور صفحہ کے ایک طرف لکھیں**

# موت اک زندگی کا وقفہ ہے

**سید اسماعیل بیجاپوری مرحوم:-**

ریٹائرڈ اردو ٹیچر جناب سید اسماعیل بیجاپوری (متوطن راجیوڈا، رتناگری) کا ۱۰ جولائی ۸۸ء کو پرنس علی خان اسپتال بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

**حادثۂ جانکاہ:-** ۲۰ جولائی ۸۸ء کو بمبئی سے ایک ٹمپو میں سوار ہوکر چند لوگ نسبت طے کرنے کے ارادے سے مہسلہ ضلع رائےگڈھ جارہے تھے کہ خرپور دھن سے قریب پہونچکر ٹمپو ایک حادثے دوچار ہوا۔ اور اس میں انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ بمبئی کے فعال سیکریٹری جناب عبدالجبار خان، جناب محمد سعید گیتے مرحوم کی دختر نازلی زوجہ ــــ اور جناب عبدالرزاق مٹھاگرے موقعہ واردات پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ ٹمپو میں سوار دیگر تمام مسافر بھی بُری طرح زخمی ہوگئے جن میں سے محمد سعید ہرزک چار روز بعد بمبئی کے سائین ہسپتال میں فوت ہوگئے۔ جبار خان مرحوم کے داماد جناب سلیم گیتے بھی زخمی حالت میں بمبئی لائے گئے۔ ان کے دو چھوٹے بچے بھی ساتھ تھے اور مسز سلیم (جبار خان کی دختر بھی) مگر انہیں زیادہ زخم نہیں آئے۔ ڈرائیور کے دونوں پاؤں کٹ گئے۔ اتوار کے روز کوکن بھون نئی بمبئی میں جبار صاحب کی تدفین عمل میں آئی۔ ۷ اگست ۸۸ء کو انجمن کے زیر اہتمام اور ۱۴ اگست کو نیو بمبئی ویلفیئر ایسوسی ایشن کوکن بھون کے زیر اہتمام تعزیتی جلسے منعقد ہوئے۔

**صابو صدیق کے ٹیچر قیوم خان:-** محمد حاجی صابو صدیق ٹیکنیکل ہائی اسکول اور جونیئر کالج کے استاد جناب عبدالقیوم خان کا اچانک حرکتِ قلب بند ہوجانے سے ۳ اگست ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

**جناب قادر پاؤسکر کو صدمہ:-** نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد سرپرست کے اے ویلڈنگ اینڈ ریپیرنگ ورکس کے مالک جناب عبدالقادر پاؤسکر (متوطن گھاٹیو الا ضلع رتناگری) کی زوجہ حنیفہ کا یکم اگست ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

**حفیظ تانکی:-** کلیان ضلع تھانہ کی معروف ہستی جناب حفیظ تانکی کا پچھلے مہینہ حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

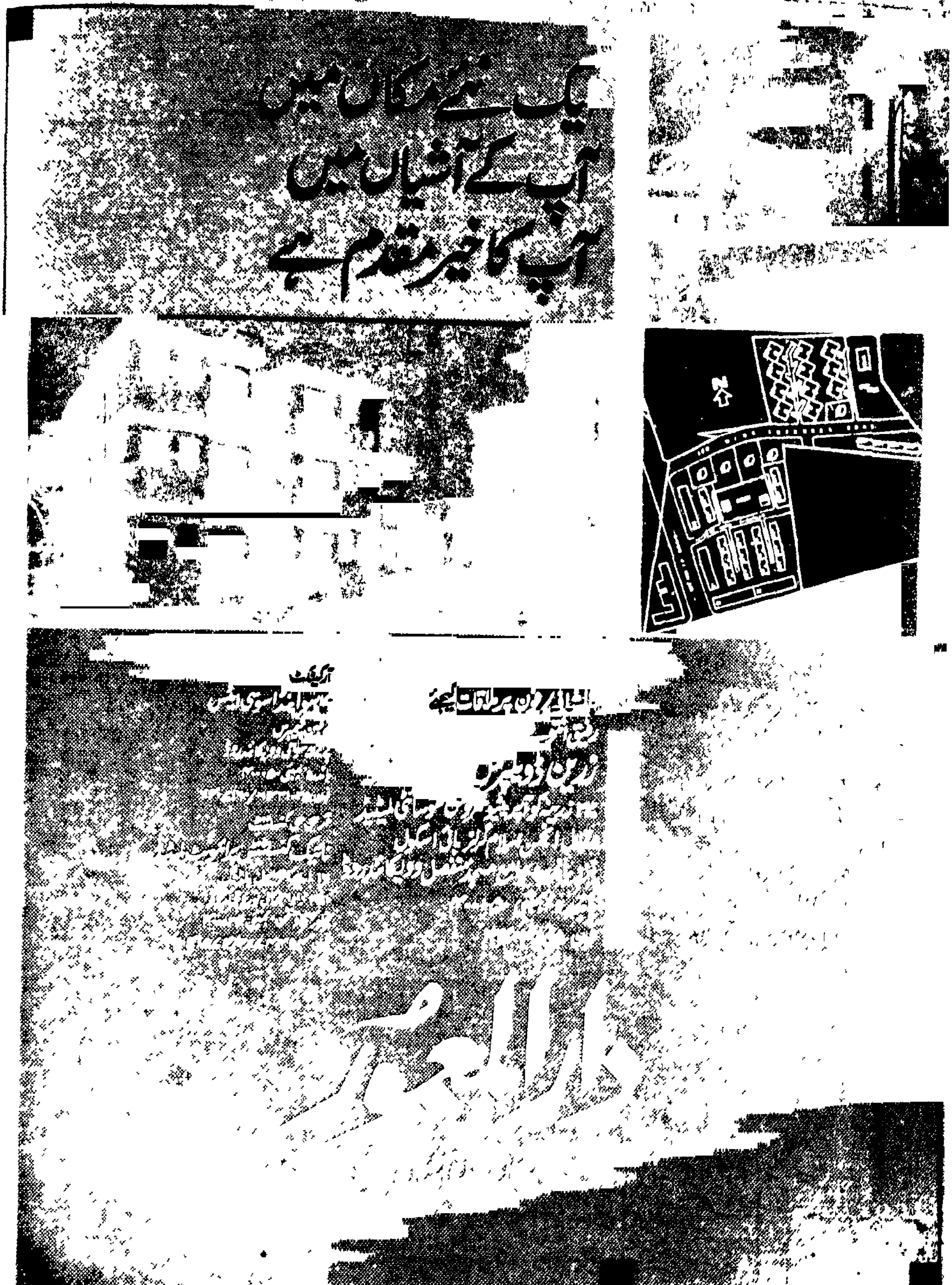
**محمد قاسم مقدم کا انتقال:-** اندھیری کوکنی مسلم ویلفیئر سوسائٹی کے صدر حسام الدین غزالی کے خسر جناب محمد قاسم محمد جعفر مقدم متوطن کولتھرا تعلقہ داپولی کا طویل علالت کے بعد ۲ اگست ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم سوشل ورکر تھے اور بمبئی لانچ ورکرس ایمپلائز یونین کے سابق جنرل سیکریٹری تھے۔ گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے آپ نے بڑی کوششیں کیں۔

**محترمہ شمیم راہی کو صدمہ:-** مرول اردو ہائی اسکول کی وائس پرنسپل محترمہ شمیم راہی کے پدر بزرگوار اور جناب یعقوب راہی (پرنسپل) کے خسر ڈاکٹر سید اکبر حسین منشی کا مختصر علالت کے بعد ۱۱ اگست ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔

**جناب ساحر شیوی کو صدمہ:-** کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے روحِ رواں اور مشہور شاعر جناب ساحر شیوی کی چچی محترمہ عابدہ ابراہیم پائیکر ۲۴ جولائی ۸۸ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ بھیونڈی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کا جسدِ خاکی ان کے وطن شیولے جایا گیا۔

**نجمہ خلفے کا انتقال:-** جناب حسین اے خلفے (متوطن گریا، ضلع سندھودرگ) جو او این جی سی کے باندرہ آفس میں سروس کرتے ہیں اور واشی نئی بمبئی میں قیام پذیر ہیں ان کی اہلیہ نجمہ بی کا ۵ اگست ۸۸ء کو ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ مرحومہ نرملا نکیتن سے ہوم سائنس میں سند یافتہ تھیں، اور مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے ایک پلان پر کام کررہی تھیں۔ مگر عمر نے وفا نہ کی۔

(باقی صفحہ پر)


ایک نئے مکان میں
آپ کے آشیاں میں
آپ کا خیر مقدم ہے
آرکیٹکٹ
دار المعمور



قصور ان کا نہیں
روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی
ہے ہی اتنا دلچسپ!
مکمل فوٹو آفسیٹ پر!
اردو ٹائمز صرف اخبار ہی نہیں گھر بھر کے لئے مکمل رسالہ بھی ہے
ہر روز ایک خصوصی ضمیمہ
ہر پیر کو — آپریشن میونسپل وارڈ (شہری مسائل) • ہر منگل کو — گل بوٹے (بچوں کا صفحہ)
ہر بدھ کو — آنچل (خواتین کا صفحہ) • ہر جمعرات کو — لوح و قلم (ادبی صفحہ)
ہر جمعہ کو — کوثر و تسنیم (دینی صفحہ) • ہر سنیچر کو — کھیل کھلاڑی
• اتوار کو سنڈے میگزین (ایک منفرد میگزین)

# نئی پالیسی ـــــ نئی راہ

ہر نئی تبدیلی ایک سنہری کرن کے ساتھ پیدا ہوتی ہے جس سے نیا شعور
نئی امیدیں جاگتی ہیں۔ نئے خیالات اور نئے رجحان جنم لیتے ہیں۔ ڈیڑھ پونے دو مہینوں کے
دوران اس نئی تبدیلی کو ہم سبھوں نے محسوس کیا ہے۔

دیہی علاقوں میں صنعتی ترقی اور ان صنعتوں میں روزگار کیلئے مقامی لوگوں کو اولیت، منافع
بخش کھیتی کے لئے فراہم کردہ پانی کا صحیح استعمال، کسانوں کیلئے بجلی کے ذریعے چلنے والے زرعی پمپوں
کے کاموں کو اولیت زرعی پمپوں سے متعلقہ رکے عاملوں کا سال بھر کے اندر تصفیہ، دودھ کی بڑھتی
ہوئی قیمتوں پر غور و خوض، بند کپڑا ملوں کے مسائل کا حل، بمبئی میں ملوں کے اطراف فاضل آراضی کی
فروخت کا سوال، مرکزی حکومت کے پاس لمبے عرصے سے رکے ہوئے سینچائی، بجلی کے مراکز اور
قومی شاہراہوں جیسے مسائل کا حل ڈھونڈھ نکالنا، کپاس اجارہ دارانہ حصولیابی
اسکیم کی مدت میں توسیع، نقل و حمل کے دیگر ذرائعوں کی تلاش، غیر متوازی علاقائی ترقی کا تدارک، مرکزی
حکومت سے مکمل طور پر مالی امداد حاصل کرنا اور صنعتی ترقی کیلئے ریاست میں صحت مندانہ ماحول پیدا کرنے
کرنا وغیرہ اس نوعیت کے مختلف مسائل کے حل کیلئے وقتاً فوقتاً کیے گئے ٹھوس اقدامات حکومت کی نئی پالیسی کا ثبوت پیش کر
نئی حکومت تعمیری اقدام میں در پیش مسائل کو حل کرنے میں سبھوں کے تعاون کے خواہاں ہے
کام کرنے کی لگن نئی حکومت کا نیا طریقہ اجاگر کرتی ہے اور اس طرح عوامی بہبود کے کاموں کیلئے نئی راہیں ہموار ہوتی

فعال حکومت ـ حکومت مہاراشٹر

ڈی۔جی۔آئی۔پی۔آر

## ₹EFLECTIONS...

Maulana Wahiduddin Khan

# The kernel of truth

Garry Miller, an American Christian, was a College Bible teacher. It :curred to him in 1978 to read the Quran in order to learn what its )ntents were. After a comparative study of the Bible and the Quran,the -uth dawned upon him and he accepted Islam, and changed his name to )dul Ahad Umer. At present he lives in Canada with his wife who is .so newly converted. But he does not like to be called a convert. "I ıven't converted to Islam," he says, "but merely reverted to the ›ligion of my birthright"(Muslim Journal,Chicago,June 21, 1985).

Garry Miller has,in fact pointed out a truth which is expressed in ıese words in the Quran:

"Therefore set your face in devotion to the true faith,the upright ıture with which God has endowed man (30:30).

The Prophet expressed the same truth in these words:

"Every new born is of the divine nature,that is,everyone is a born ıslim (Muslim literally means one who has submitted to his Lord).

God has created him a believer."

It is his national traditions and the society around him that lead m later to accept different creeds or ideologies. The object,there›re,of Islamic missionary work is not really to change people's ·ligion,but only to remove the artificial overlay of irrelevant beliefs. ıerever,it is possible to do this,what remains is a solid core of true ›lief.

Everyone,in essence,is a believer,even though he may appear to be ›mething else from the outside.

## THINKING OF THE CONSEQUENCES

A man came before the Prophet Mohammad and asked him for some advice. 'ill you heed the advice?" the Prophet asked him. The man said that he ›uld. The Prophet said to him: "When you decide on some action,think its consequences.If they are good,go ahead with it;and if they are ıd,refrain from it."

The Prophet's words show that every prospective action should be ·ighed up according to the outcome it is likely to have.One should .ink before one acts: what will be the consequences of my action? If e prospects appear good one may carry on with what one is intending ı do:otherwise one should rethink one's course of action.This is the ılamic method of going about things,and it was this method the Prophet ıught his followers to adopt.

Generally people just take matters at their face value and rush into ıem without thinking.This is not the Islamic way of doing things. A ıslim should study matters carefully from every angle before deciding ı a course of action.He should particularly,take note of others' pro›ble reaction.Are people likely to stand in his way?If so,does he have ıe capacity to overcome the obstacles they pose?Is he in a position to ırmount all the hurdles which are likely to be strewn in his path,winng through to his final goal?He should consider what the psychological

## MARRIAGE

*SHAHEEN D/o MOHD.SHAFI LOKHANDE to MUSHTAQ S/o Ishak Sulaiman Bankotkar in Bombay on 5th August 1988.

*SHOEB S/o ABDUL AZIZ KAZI to IFFAT D/o Dr.Hafiz Hakeem in Bombay on 7th August 1988.

*HAMZA S/o HAJI KORAKOTTIL ALAVI to AYSHA D/o Late E.Mohd. Haji Erakkingal in Kerala on 25th August 1988.

## OBITUARIES



Mr.ABDUL JABBER KHAN, Executive Secretary of Anjuman-i-Islam Janjira (Bombay Branch), Nazli the daughter of Late Mohd Saeed Gitay, and Abdur Razzak Methagire died on the spot at a place near Shriwardhan after the accident of the tempo van they were travelling in from Bombay to Mhasla on 30th July 1988. Amongst the other injured passengers of the illfated van, Mohd.Saeed Hurzook expired after 4 days of fighting for his life at Sion Hospital, Bombay.

*The wife of Mr.Kadir Pawaskar, Proprieter of K.A.Welding and Repair Works, expired in Bombay in August 1988.

*Mrs.ABIDA IBRAHIM PALSEKAR, aunt of famous Urdu poet Sahir Shivi,passed away in Bhiwandi on 25th July 1988.

*MARIAMBI,the mother of Hasan and Mohd.Ali Dawood Charfarey who had come to Bombay from South Africa on knowing of her serious illness, died in Sion Hospital, Bombay, on 5th August 1988.

## NEWS/HAPPENINGS

*RAJENDAR SONAWNE has taken over charge as Ratnagiri's New D.S.P. (District Superintendent of Police) from Ajit Paras.

*Mrs.FATIMA ANEES, Principal of Anjuman-i-Khairul-Islam Girls' High School, has recently been appointed by the Anjuman-i-Khairul Islam's management as the Hon. Superintendent of all the Schools and Junior Colleges of the A.K.I.

*Sanghmeshwar, Lanja and Chiplun talukas experienced mild tremors of an earthquake on 2nd August 1988.

*A variety entertainment programme was jointly organised by various organisations of Kokan in Kuwait — Bazme Kokan, Kokan Literary Circle, Kokan Cricketers, and Kokan Fine Arts Society — in Kuwait on 24th June 1988. S.S. Jha, Ambassador of India to Kuwait, was the Chief Guest at the function.

(Contd.from Page 4)

THINKING OF THE CONSEQUENCES...

social and political repercussions of his actions will be. Only if he is confident that his work will have beneficial consequences should be embark on it.

The only initiative worth taking is one which will yield positive results.If one embarks on a destructive course of action it will be oneself that suffers: therefore,one should steer clear of such actions, as any sensible person steers clear of destroying his own life.

H.E.TAHA AL JUBORI has recently been appointed as the CONSUL-GENERAL of the Republic of IRAQ.

[illegible]

# English Supplement

**SEPTEMBER 1988**

**44, Jail Road (East), Dongri, Bombay-400 009 (India)**

EDITOR
Dr. Abdul-Karim Naik

ASSOCIATE EDITOR
Capt. F.M. Mistry

CONSULTANT EDITOR
A Kays

REPRESENTATIVES:
U.K.
I. Bagdadi
SAUDI ARABIA
I Wangde, A.W. Parker
BAHRAIN
A.R Sardar
PAKISTAN
H.Y. Bombaywala
EAST AFRICA
Sheikh Ismail
SOUTH AFRICA
Hassan Sayed, A.R Osman

SUBSCRIPTION:

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| dia | Rs. 50/- | Rs. 500/- |
| ıkistan & ıddle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| her Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |

*EWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors*

*R OBSERVATION in the Editorial may necessarily portray the psyche of the ımunity as a whole and perhaps not those who have been nurtured or uenced by broader, beneficial forces. we believe that a people who do not their true reflection in the mirror of lity, can never bring about a change the better or embellish their image. ur duty as a community journal is narily to draw attention to the needs he community, and it would be the esponsibility of the community's lership and relevent service units or nisations to fulfil the requirements*

SHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT, ished by Dr. A.M. Naik for Naqshe Kokan ication Trust of 44, Jail Road (East), gri, Bombay 9 (India) and printed imal Press, Bombay 3.

'If you want a tree,start with the seed; you will achieve nothing by trying to start with a tree', observes a living sage aptly.

On this very premise Naqshe Kokan planted a seed 25 years ago.With Allah's grace it has grown into a monthly magazine,appearing without fail.The nurturing of this sapling has been an enormous ordeal.Survival has been and still is difficult.

A community journal is like a palm spreading its shadow in the desert; a refuge against the scorching heat,to regain lost energy,so that the next patch to journey's end may be covered with vigour.

For life to be meaningful it has to be traversed with constant motion of deeds, not mere words.The need of the day is a medium in English for our younger generation,hence the launch of our English Supplement.For our youth to be able to journey safely through the desert of misleading norms,they firstly need refuge, then persuasive guidelines,but through improved techniques;intellectual stimulus, foresight,merit and effort.Material care alone is not enough.Refined values cannot be bought in the market place;they have to be nurtured in the mind,body and soul.

Each one of us has to ask ourselves (and be answerable to the Almighty):What have I done to better the lot of my ward?

Responsible people do not ask:What can I get out of it,but what can I put in!

To enjoy fruits,we have to plant a seed, and nurture it to fruition.

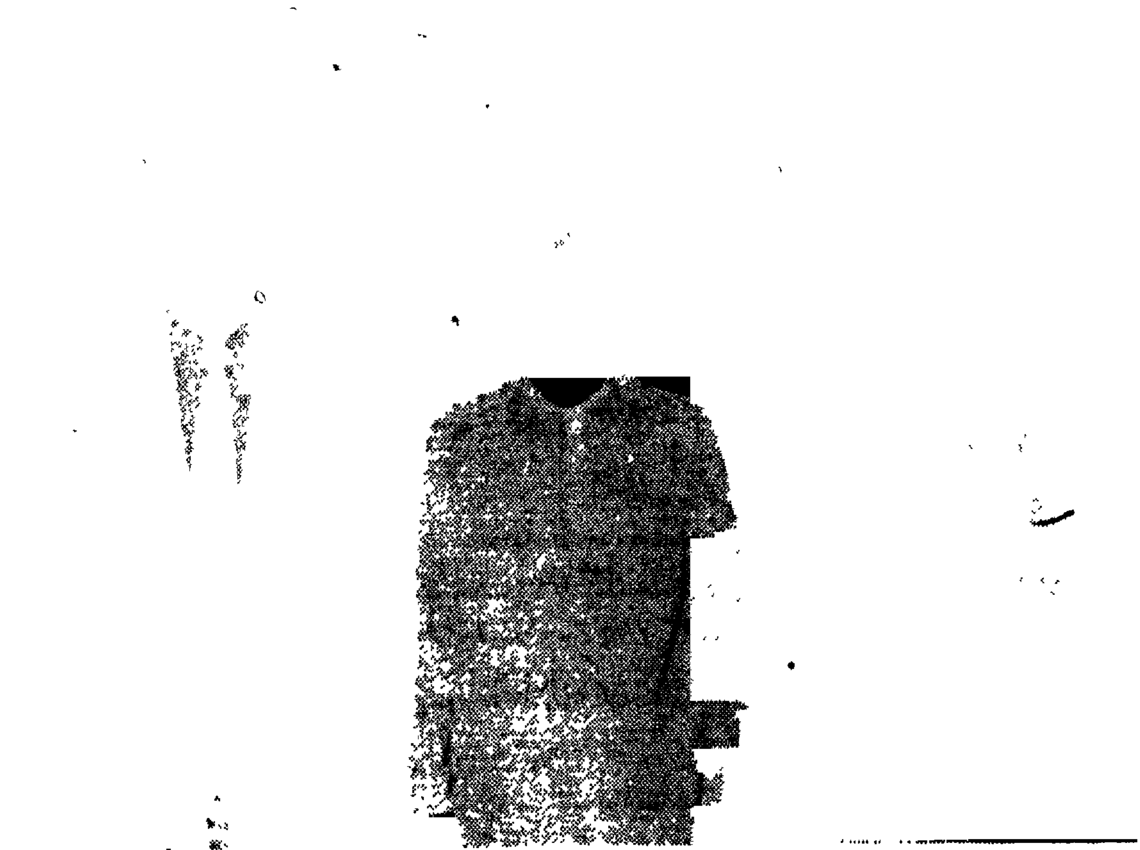
Its never too late to make a beginning, starting now.

---

Lord,put courage into my heart,
and do not beset my task with hardships.
Free my tongue from its impediment,
that they may understand my speech.
[QUR'AN 20:25-28]

---

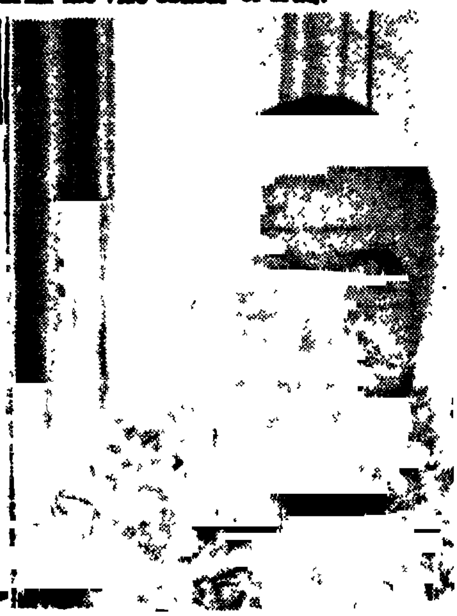
Join hands with those who break away from you,forgive those who wrong you,and be good to those who harm you. [HADITH]



Excellency Taha Aziz al Joburi the new consul general of Iraq with Shri Brahmanand Reddy, ( nor of Maharashtra and Mr. Ghazi Abdul Karim the vice-consul of Iraq.



... Iraqi Consul Mr. Al-Joburi with Dr. Ishaq ...hanawala the popular Minister of Urban Develop-



His Excellency Mr. ... the new I... general was garlanded by many admir

چیف ایڈیٹر۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
جوائنٹ ایڈیٹر۔ فقیر محمد مستری
۴۴۔ جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۹
فون :۔ ۸۶۴۹۶۸ — ۸۶۱۵۷۲
قیمت فی شمارہ ۹۰ پیسے۔ زرسالانہ ۱۰ روپے
بیرون ہند :۔ دو سو روپے

قائم شدہ ۱۹۶۲ء

# نقش کوکن
بمبئی

رکن انڈین لنگویج نیوز پیپرس ایسوسی ایشن بمبئی

شمارہ ۱۱

۲۷

...نی ممالک میں ہمارے اعزازی نمائندے

...فرالدین قاضی (کراچی)
ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
ابراہیم وانرکھے (سعودی عرب)
سید حسن (جنوبی افریقہ)
عبدالوہاب پرکار (سعودی عربیہ)
شیخ اسماعیل (مشرقی افریقہ)
عبدالرزاق سردار (جمیکا)


## ...ے ماہ کے نقوش



## اداریہ

## مراٹھی ضمیمہ

ماہنامہ نقش کوکن گذشتہ ستائیس برسوں سے علم وادب اور صحافت
معاشرت کے کوچوں میں مالی مشکلات اور تنقیص و تضحیک کی بادِ مخالف کے باوجود اپنی خدمات
کی شمع کو روشن کئے ہوئے ہے۔ گردشِ دوراں۔ ہوش ربا گرانی۔ حالاتِ حاضرہ کے تیز و تند
جھونکے اس شمع کی لَو کو پھڑ پھڑانے یا ٹمٹمانے پر مجبور نہ کر سکے۔ نقش کوکن کی یہ کامیابی ادارہ
کی ہی کامیابی نہیں بلکہ ان تمام بہی خواہوں کی کامیابی ہے جو گذشتہ ۲۷ برسوں سے اس پرچہ کی
...امے، درمے، سخنے، قدمے مدد کر رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہے شمع فروزاں لیکن
موم کے جسم میں دھاگے کا جگر جلتا ہے۔

بیرونی ممالک میں قیام پذیر ہمارے کوکنی حضرات تو اس پرچہ کو
جگر گوشوں کی طرح عزیز رکھتے ہیں۔ شوق سے پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کے بعد کی آنیوالی نسل انگریزی
میڈیم سے تعلیم حاصل کرتی ہے۔ لہٰذا کوکن سے ان کی ذہنی وابستگی کے لئے جنوبی افریقہ کے ہمدرد
کرم فرما حضرات کی خواہش اور امداد پر ادارہ نے اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی ضمیمہ بھی شروع
کیا ہے۔ تاکہ کوکن کی خبریں ان کے بچوں تک پہونچ سکے۔

اب چند حضرات نے تقاضہ شروع کر دیا ہے کہ نقش کوکن کا مراٹھی ضمیمہ بھی شروع کیا
جائے۔ ادارہ بھی یہی چاہتا ہے۔ لیکن مراٹھی ضمیمہ کے اضافی اخراجات کا بار، مراٹھی کے لئے
نئے ایڈیٹر کا تقرر۔ مراٹھی کیلئے علیحدہ سے کمپوزنگ۔ یہ ایسے مسائل ہیں جو مراٹھی ضمیمہ کی
اشاعت کی راہ میں حائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس ضمیمہ کے اخراجات کا بوجھ اردو کے قارئین
پر تو نہیں ڈالا جا سکتا۔ ؟! مراٹھی ضمیمہ کے خواہشمند حضرات ان مسائل کو حل کر دیں تو ضمیمہ کی اشاعت ممکن ہے


...ے اعزازی نمائندے :
...ب ابراہیم چوگلے۔ اندھیری بمبئی ۵۸



پرنٹر، پبلشر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے [illegible] جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی [illegible] سے شائع کیا۔ [illegible]

# منتخبات القرآن

## وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

جگہ کا عطیہ ایک بندۂ خدا کی جانب سے

# ذکر و فکر

## مولانا وحید الدین خان

**تحریف:** بہت پہلے میں نے ادبی تنقید پر ایک مضمون لکھا تھا۔ یہ مضمون جناب نیاز فتح پوری کے "نگار" (جون ۱۹۴۵) میں چھپا تھا۔ نیاز فتح پوری نے مضمون شائع کیا تو انھوں نے اس کا عنوان بدل دیا۔ مجھے ان کا عنوان پسند نہ آیا میں نے انھیں لکھا کہ آپ نے میرے مضمون میں تحریف کر دی۔ انھوں نے جواب میں لکھا: "میں نے جو کچھ لکھا وہ تحریف نہیں بلکہ تصحیف تھی جس کا ہر اڈیٹر مجاز ہوتا ہے"۔ نیاز فتح پوری نے غالباً صحافت کے لفظ پر قیاس کرتے ہوئے یہاں تصحیف کو اڈیٹنگ کے معنی میں استعمال کیا تھا۔ حالانکہ عربی داں حضرات یہ بات جانتے ہیں کہ تصحیف کے یہ معنی نہیں ہیں۔ ایک اردو صحافی سے میں نے کہا کہ آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ صحافت کو موجودہ زمانہ میں فورتھ اسٹیٹ کہا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا ہاں۔ اس کے بعد میں نے ان کے سامنے ایک کاغذ بڑھاتے ہوئے گذارش کی کہ اس لفظ کو آپ اس کاغذ پر انگریزی میں لکھیں۔ انھوں نے لکھا — "FOURTH STATE"۔ انگریزی جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں۔

اگرچہ سب کا نہیں مگر اکثر اخباروں کا معاملہ یہی ہے۔ مسلمانوں کے بیشتر اردو اخبارات کا حال یہ ہے کہ اس کا اسٹاف زیادہ تر نیم خواندہ اور غیر تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ سنسنی خیز صحافت میں بھی وہ زیادہ اعلیٰ اور زیادہ لطیف معیار پیش کرنے پر قادر نہیں۔ بین اقوامی اعلیٰ سطح کے سیاسی اسکینڈل اور بڑے بڑے صنعت کاروں کے اندرونی راز تک رسائی کے لئے جو اعلیٰ استعداد درکار ہے اس سے وہ خالی ہوتے ہیں۔ اپنی کمتر صلاحیت کی بنا پر وہ صرف سطحی قسم کی سنسنی خیز صحافت وجود میں لا سکتے ہیں اور اسی کو وہ وجود میں لاتے ہیں۔ وہ اپنی بے استعدادی کو اپنی قوم کے اوپر انڈیل دیتے ہیں۔

**لاشوں کی تصویریں:** حال میں میں نے ایک مسلم اخبار کو دیکھا اس کی یہ اشاعت وسط اگست ۱۹۸۶ میں عید الضحیٰ کے نمبر کے طور پر شائع کی گئی ہے۔ اس کے ٹائٹل پر انسانی لاشوں کی تصویریں چھپی ہوئی ہیں۔ یہ لاشیں ان مسلمانوں کی ہیں جو احمد آباد کے فساد (۹ جولائی ۱۹۸۶) میں جلائے یا قتل کئے گئے تھے۔ یہ تصویر بلاشبہ دردناک ہے۔ مگر قابل ذکر بات یہ ہے کہ اخبار کے اندر کے صفحات تو معمولی کاغذ پر صرف کالے حروف میں چھپے ہوئے ہیں۔ مگر ان جلی اور کٹی ہوئی لاشوں کو آرٹ پیپر پر چار رنگ میں نمایاں کر کے چھاپا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اخبار کے ذمہ داروں کو کوئی بہت دل پسند چیز مل جائے اور اس کو وہ نہایت اہتمام کے ساتھ خوب رنگین بنا کر شائع کریں۔

لاشوں کو اس طرح چھاپنا لاشوں کو تجارت کا مال بنانا ہے یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہمارے اکثر اخبارات فرقہ وارانہ فساد پر زندہ ہیں۔ اگر ہندستان میں فرقہ وارانہ فساد ختم ہو جائیں تو ان اخبارات کی زندگی کا سامان بھی ختم ہو جائے گا۔ کیسے عجیب ہوں گے وہ انسانی تاجر جن کی غذا جلے ہوئے جسم اور کٹی ہوئی لاشیں ہوں۔

مجھے ایک بار ایک مسلم کانفرنس میں شرکت کا اتفاق ہوا۔ اس میں مسلم اخبارات کے ایڈیٹر بھی بڑی تعداد میں شریک تھے۔ کانفرنس کا موضوع "تعمیر ملت" تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ جو شخص بھی اسٹیج پر آتا ہے وہ ایک دو منٹ کے بعد ہی "تعمیر" سے ہٹ کر "تخریب" کے موضوع پر بولنا شروع کر دیتا ہے۔ تعمیر ملت کے موضوع پر ہونے والی کانفرنس عملاً "دشمنان ملت" کے خلاف احتجاج کی مہم بن گئی۔

جامعہ دارالعلوم عمرآباد کا ایک نامور فرزند

# مولانا محمد یوسف کوکن

ابو علی اثری

نصف صدی قبل کوکن میں تعلیم کی روشنی گھر گھر نہیں پہونچی تھی۔ جو کچھ تعلیم یافتہ تھے وہ تلاش معاش میں دور دور تک پھیل گئے اور کچھ تو ایسے نکلے جو خود کو کوکنی ظاہر کرنے سے بھی کترا تے تھے۔ اللہ کا احسان ہے اب معاملہ بالکل برعکس ہے اب وہ لوگ جو کسی نہ کسی سطح پر کوکن سے وابستہ ہیں، اپنے آپ کو کوکنی کہنے پر فخر محسوس کرنے لگے ہیں یقیناً مولانا محمد یوسف کوکنی کا تعلق بھی اسی سرزمین کوکن سے رہا ہوگا۔ ان کے آباء واجداد ادراس جاکر آباد ہو گئے اور ان کے پوتے مولانا محمد یوسف کوکنی نے علم وعمل کا وہ چشمہ جاری کیا جس سے تشنگان علم اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔

(ایڈیٹر)

ارکاٹ کے شمالی حصے میں آمبور کے قریب عمرآباد میں جامعہ دارالسلام کے نام سے دین کے ایک دریا دل، فیاض اور مخیر تاجر کاکا محمد عمر مرحوم کی کوششوں سے ۱۹۲۴ء سے دیوبند اور ندوہ کی حیثیت کی ایک عظیم درسگاہ قائم ہے۔ جس کی عالیشان عمارتیں ایک وسیع رقبۂ زمین پر پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ پہلے ویرانہ تھا ۱۹۲۲ء میں اس ویرانے کی قسمت جاگی۔ روشن کمپنی کے شریک غالب حاجی محمد عمر نے جو ان اطراف کے ایک مخلص، کتاب وسنت کے پابند اور موحد تاجر تھے۔ انھوں نے سالہا سال امرتسر میں رہ کر مولانا عبداللہ غزنوی سے فیض اٹھایا اور دینی تربیت حاصل کی۔ وہاں سے علم دین کی دولت لے کر ارکاٹ میں آئے تو اس ویرانے کو خریدا اور اس کو اپنا مسکن بنایا اور اپنے نام کی نسبت اس کا نام عمرآباد رکھا اور یہاں دارالعلوم کے نام سے عربی مدرسہ قائم کیا جس کو اپنی نوعیت، افادیت، اور فیض رسانی کے لحاظ سے مدراس کا دارالعلوم ندوۃ العلماء سمجھنا چاہیے۔ اس میں بھی نصاب مختصر رکھا گیا ہے۔ معقولات کو کم کیا گیا دینیات میں حدیث وفقہ کی تعلیم پر زیادہ زور دیا گیا۔ انگریزی بھی عربی کے ہر درجے کے ساتھ لازمی اور ضروری قرار دے دی گئی ہے۔ کتب خانہ بھی ہے۔ لڑکوں کے لیے دارالاقامہ بھی بنایا گیا ہے۔ مسجد بھی ہے جس میں پنج باضابطہ نمازیں بھی پڑھی جاتی ہیں جمعہ بھی ہوتا ہے۔ مدراس اور ہندوستان کے مختلف صوبوں اور شہروں سے لا

نومہ

اکھٹا کیے گئے ہیں حنفی اور اہلحدیث / مقلد یا غیر مقلد کوئی
امتیاز روا نہیں رکھا گیا ہے۔ دونوں ہی اپنے اپنے مسلک پر
قائم رہ کر درس و تدریس کی خدمت انجام دے رہے ہیں
گروہی عصبیت اور فقہی تعصب وہاں نام کو بھی نہیں ہے۔ طالب
علموں کی تعلیم و تربیت پر خاص طور سے کوشش کی جا رہی ہے
باوجود متعدد زبانوں کے جن میں سے بعض بعض اپنا ادب بھی
رکھتی ہیں اور ان کے بولنے والے اپنی زبان و ادب کو زندہ
رکھنے کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دے چکے ہیں۔ خود سوزی
بھی کی ہے۔ یہاں کا ذریعۂ تعلیم ہندوستان کے تمام عربی
مدرسوں کی طرح اردو ہی رکھا گیا ہے۔ اسی زبان میں اساتذہ
طلباء کو تعلیم دیتے ہیں اور کتاب کے معانی و مطالب سمجھاتے
ہیں مصحف کے نام سے یہاں ایک اردو رسالہ بھی نکلتا ہے
ایک پریس بھی قائم ہے جس میں مدرسے سے متعلق تمام چیزیں
چھپتی ہیں۔ یہ جامعہ ۱۹۲۴ء میں قائم ہوا اور دو ہی برس
میں ۱۹۲۶ء میں اس مدرسہ کی عمارت تعمیر ہوئی۔ اس درسگاہ کے
قریب حاجی محمد عمر کاکا کے بڑے صاحبزادے کاکا محمد اسمٰعیل نے
ایک محمدیہ انگلش اسکول بھی قائم کیا ہے۔ اس کی الگ پرشکوہ
عمارت ہے اس میں مسلمان بچوں سے زیادہ غیر مسلم بچے اور
بچیاں پڑھتی ہیں۔ ہر مسلم اور غیر مسلم طالب علم کے لیے اردو
لازمی ہے۔ اس سے مدراس میں عربی و دینی تعلیم کے ساتھ
اردو کی بھی اشاعت خوب ہو رہی ہے۔ یہاں کے ہندو
بچے اور بچیاں حمد و نعت کے اردو اشعار پڑھتے ہیں تو
سننے والوں کو بڑا مزہ آتا ہے۔ اس درسگاہ کے تقسیم اسناد
کے جلسے کے موقع پر یوپی اور مدراس کے دیگر ممتاز

اور سربرآوردہ علماء کے ساتھ مولانا سید سلیمان ندوی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

> "اے لوگو!
> ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور
> تم کو مختلف قومیں بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔
> اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔"
> (الحجرات ۴۹-۱۳)

مولانا محمد یوسف صاحب کوکن صدر شعبۂ شرقیات مدراس یونیورسٹی اور سوانح ابن تیمیہ کے مصنف اسی درسگاہ کے فاضل ہیں۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ علم و دولت ایک جگہ جمع نہیں ہوتے لیکن جنوبی ہند کے تاجروں اور مالداروں نے تجارت اور دولت کے ساتھ علماء، فضلاء، شعراء و ادباء کی صحبت میں اہل علم و فضل کی تمام خصوصیات حاصل کر لیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی عقل، سمجھ بوجھ اور قوتِ تمیز عطا فرمائی کہ بھلائی اور برائی اور نیک و بد میں وہ اچھی طرح تمیز کر سکتے تھے۔ انھیں نے برطانوی حکومت کے زمانے میں مسلمانوں کو ان کے مذہب، ثقافت، کلچر، تہذیب اور روایات پر قائم رکھنے کے لئے حکومت کے مقابلے میں مدرسے اور علمی ادارے قائم کئے۔ ان کو اپنی فیاضیوں اور بے پناہ زر پاشیوں نے زندہ رکھا اور چلایا اور دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کی بھی خوب دل کھول کر مدد کی۔ مدراس میں انھوں نے دارالعلوم لطیفیہ قائم کیا۔ مدرسہ باقیات الصالحات کی بنیاد ڈالی۔ وانم باڑی میں معدن العلوم کھولا۔ مدراس میں مدرسہ محمدی اور مدرسہ جمالیہ قائم ہوئے۔ پھر

کرنول میں مدرسہ اسلامیہ قائم ہوا۔ یہ تمام مدارس اپنے اپنے سرپرستوں کی فیاضی اور حسنِ انتظام سے بڑی خوبی سے چل رہے ہیں اور علوم اسلامیہ و دینیہ کی درس و تدریس کی مبارک خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دسمبر ۱۹۲۴ء میں عمرآباد میں جامعہ دارالسلام قائم ہوا جس کا اس وقت طلائی جشن منایا جا رہا ہے۔ مولانا محمد یوسف کوکن۔ کاکا محمد اسماعیل کے دور سرپرستی میں اس جامعہ میں داخل ہوئے۔ انھوں نے اس جامعہ میں داخل ہوئے انھوں نے یہاں کی عربی تعلیم سے فارغ ہو کر جب ۱۹۳۴ء میں مدراس یونیورسٹی سے میٹریکولیشن کا امتحان پاس کر لیا تو کاکا محمد اسمٰعیل کو بے حد خوشی ہوئی اس کے بعد ان کا ارادہ ایم۔بی۔بی۔ایس میں داخلہ اور ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے کا تھا۔ اس وقت ان کے بڑے بھائی محمد اسمٰعیل گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے وہ بھی ان کے ہمنوا تھے اور اپنے طور پر مدراس کے سرسید افضل العلماء ڈاکٹر عبدالحق مرحوم سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے اس اعلیٰ تعلیم کے لئے ان کی بڑی ہمت افزائی کی۔ اس سے ان کا ارادہ اور زیادہ پختہ ہوگیا۔ مولانا یوسف یہ ارادہ لے کر عمرآباد پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ کاکا محمد اسماعیل ساہوکار ان کو بجائے ڈاکٹر اور طبیب بنانے کے اہل قلم اور مصنف بنانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے مولانا سید سلیمان ندوی ناظم دارالمصنفین سے اس کے متعلق خط و کتابت بھی شروع کر دی ہے۔ ان کے بھائی اور ان کے ماموں کے درمیان جو اسی مدرسے میں مدرس اور سید صاحب سے بھی تعلقات رکھتے تھے۔ اور جن پر کاکا محمد اسمٰعیل کے بڑے احسانات تھے بڑی بحث ہوئی۔ ان کے بھائی ان کو ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے اور ان کے

ماموں کہتے تھے کہ ساہوکار صاحب کے مجھ پر بڑے احسا
ہیں ان کی بات مان لینی چاہیے لیکن ان کے بڑے بھا
اصرار قائم رہا کہ کسی عربی پڑھنے والے کے لئے بہت ہی
موقع ہاتھ آیا ہے علم الادیان اگر ضروری ہے تو علم الا
بھی اس سے کم ضروری نہیں ہے۔ ہم کو اس موقع سے فا
اٹھانا چاہیے۔ بالآخر ان کے ماموں کی رائے غالب
وہ ۱۹۳۵ء میں تصنیف و تالیف کی تربیت حاصل کر
لئے دارالمصنفین اعظم گڈھ آگئے۔ وہ چار سال تک نہا
جانکاہی محنت اور انہماک کے ساتھ سید صاحب کی
تربیت حاصل کرتے رہے جس کا سارا خرچ کاکا محمد اسما
ساہوکار نے برداشت کیا۔ یہ ان پر کاکا صاحب کا اتنا
ہے کہ جس کو وہ آج تک نہیں بھولے ہیں۔ یہاں ان کو
پر تحقیق کا کام دیا گیا۔ سب سے پہلے علامہ ابن تیمیہ کی لا
لکھنے کا خیال مولانا شبلیؒ کو پیدا ہوا تھا۔ وہ اپنی آخر ز
میں ان سے بہت زیادہ متاثر ہو گئے تھے اور فرماتے
کہ ان کے سامنے رازی و غزالی سب ہیچ نظر آتے ہیں
لائف لکھنی بھی شروع کر دی تھی لیکن اپنی گوناگوں علمی مش
کی وجہ سے اس کی تکمیل کا خیال مولانا کے دل سے نکل گ
وہ ناتمام رہ گئی۔ سید صاحب نے مولانا شبلیؒ کے اس
کام کی تکمیل کے لئے مولانا یوسف کو یہ موضوع دیا تھا
وہ یہاں کے قیام کے زمانہ میں انجام نہ دے سکے ورنہ ا
یہ گرانقدر کتاب دارالمصنفین کے سلسلۂ تصانیف میں
د مسرت کے ساتھ شامل کر لی جاتی۔
وہ ابھی لکھنے پڑھنے کی تربیت حاصل کر ر

ے اور معارف میں امام ذہبی، امام ابن جوزی اور دوسرے
ف موضوعات پر ان کے مضامین شائع ہو رہے تھے اور
تیمیہ پر مواد فراہم کر رہے تھے کہ یکایک ان کی زندگی کا رخ
گیا اور وہ یہ سب چھوڑ چھاڑ کر انگریزی کی تعلیم میں لگ گئے
اس سے تو وہ ہائی اسکول پاس کرکے اور عربی کی افضل العلماء
اعلیٰ ترین ڈگری مدراس یونیورسٹی سے لے کر یہاں آئے تھے
ں بغیر کسی کو اطلاع دیئے الٰہ آباد بورڈ سے انٹرمیڈیٹ کا
ان پاس کیا۔ پھر ۱۹۴۳ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس
۱۹۴۴ء میں عربی میں ایم۔ اے کیا۔ سید صاحب کو ان کی
رمیوں کا علم ہوا تو انھوں نے ان کو خفگی آمیز خط لکھا۔ پھر
وہ اپنی روش پر قائم رہے اور اپنی انگریزی کی تعلیم جاری
سید صاحب کے انتقال کے بہت عرصہ کے بعد ۱۹۶۵ء
ایم لٹ کی ڈگری لی۔ مدراس یونیورسٹی میں مشرقی زبانوں کے
رکی حیثیت سے ان کا تقرر ہو گیا اور اس کے کچھ ہی دنوں
بعد وہ اس شعبہ کے صدر ہو گئے تو پھر وہ کاکا محمد اسماعیل
ہو کار کی دعاؤں کی برکت سے تصنیف و تالیف اور تحقیق
یسرچ کی لائن پر آ گئے۔ پہلے انھوں نے علامہ ابن تیمیہ کے
ام سوانح عمری کی تکمیل کی اور اس کو دو صاحبوں کی بہت
لی مدد اور اپنی جیب خاص کے ساڑھے سات ہزار روپیہ
رچ کرکے چھپوایا۔ اس کامیاب تصنیف پر ملک کے تمام اہل علم
حقیق نے ان کو داد دی اور ان کی اس علمی خدمت کو بہت
راہا۔ یہ اردو میں ابن تیمیہ پر ان کے قلم سے پہلا اور مکمل کام ہے
میں انھوں نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس سے پہلے ان
اردو میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ یا تو نامکمل ہے۔ یا عربی

کتابوں یا مضامین کا ترجمہ یا خلاصہ ہے۔ مولانا ابوالحسن نے بھی اپنی تاریخ دعوت و عزیمت کے سلسلے میں ان پر بھی ایک کتاب لکھی ہے لیکن اس سے مقصود ان کی سوانح عمری لکھنا نہیں تھا بلکہ ایک عظیم صاحب دعوت و عزیمت کی حیثیت سے ان کا تعارف کرانا اور ان کے مجددانہ و مصلحانہ و مجاہدانہ کارناموں کو بیان کرنا تھا۔ علامہ ابن تیمیہ کو بہت ہی جامع اور مکمل مولانا یوسف ہی کی لکھی ہوئی سوانح عمری ہے جن کی زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہ گیا ہے۔ اس وقت تک وہ درجنوں کتابوں کے مصنف ہو گئے ہیں۔ انھوں نے عربی کی نحو و صرف پر بہت عمدہ اور مفید کتاب لکھی ہے جو عربی مدارس کے ابتدائی نصاب میں رکھنے کے قابل ہے اس سے بہت جلد عربی کی مناسبت طلباء میں پیدا ہو سکتی ہے وہ علمی سیمناروں میں بھی شرکت کرتے اور مقالے پڑھتے ہیں ۱۹۶۹ء میں اسلامک اسٹڈیز کانفرنس منعقدہ دارالمصنفین اعظم گڈھ میں بھی شرکت کرنے کے لئے آئے تھے اور تامل ناڈو میں مسلمانوں کی علمی خدمات پر بہت ہی پر مغز مقالہ پڑھا تھا۔ اب وہ مدراس یونیورسٹی کے شعبۂ مشرقیات کی صدارت سے ریٹائر ہو گئے ہیں اور اپنا سارا وقت تصنیف و تالیف و ترجمہ و تحقیق پر صرف کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنی گرانقدر تصنیفات سے اردو کے مصنفین میں اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے عربی میں ایک کتاب "اعلام النثر والشعر فی العصر العربی الحدیث" بھی لکھی ہے۔ یہ درحقیقت موجودہ دور کے عربی شعر و ادب کے مشاہیر رجال کا تذکرہ ہے جس کو وہ بڑی محنت سے مرتب کر رہے ہیں۔ ابھی صرف اس کی ایک ہی جلد چھپی ہے۔
نومبر

اس کی تکمیل کے بعد ہی کسی دوسرے علمی کام کی طرف وہ متوجہ ہوں گے۔ ان کو عربی، فارسی، اردو اور انگریزی تمام زبانوں پر یکساں قدرت ہے اور ان میں وہ برابر مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ ابھی جب وہ پاکستان گئے تھے تو مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کو جنھوں نے ابوزہرہ کی کتاب حیات شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کا رئیس احمد جعفری ندوی سے ترجمہ کرا کے اور مولانا غلام رسول مہر سے مقدمہ لکھوا کر اس پر خود اپنے قلم سے بہت قیمتی حواشی لکھے ہیں اور اس کو نہایت اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا ہے اپنی کتاب کی یہ جلد ان کو ہدیہ کی۔ ان کی دوسری جلد چھپ رہی ہے تیسری جلد بھی تیار ہے وہ بھی جلد چھپے گی۔ ان کے احباب کا اصرار ہے کہ وہ علامہ ابن تیمیہ کی منہاج السنۃ اور الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح کا خلاصہ لکھیں اور اس کو چھپوائیں۔ نیز مولانا باقر آگاہ ویلوری کی چار جلدوں پر مشتمل کتاب "الرسائل فیما یتعلق من الامامۃ بالمسائل" کا بھی خلاصہ کر دیں لیکن وہ ان دو چیزوں کی طرف اپنی کتاب کی تیسری جلد کے چھپنے کے بعد توجہ کریں گے۔ خدا کرے کہ وہ اپنے تمام عزائم میں کامیاب ہوں اللہ تعالیٰ کا دستِ کرم ان کے آغاز طالب علمی ہی سے ان کے سر پر سایہ فگن ہے اور وہ برابر علمی ترقی کرتے اور ہر طبقہ میں مقبولیت حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ احاطۂ مدراس کے باہر کے اہل علم کے حلقے میں ان کو وہ شہرت حاصل نہیں ہے جس کے وہ روز اول سے آرزومند ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ان کو ان کی عربی تصانیف اور عربی زبان و ادب کی شاندار خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ سے بھی نوازا ہے جس کے وہ بیک وقت چار چار زبانوں یعنی عربی، انگریزی، فارسی اور اردو میں اپنی گوناگوں علمی کی بنا پر شروع ہی سے مستحق تھے۔ ہم اس جوہر شناسی پر گورنمنٹ آف انڈیا کو مبارکباد دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین و مذہب، علم و فن اور زبان و ادب کی خدمت کے لئے پوری صحت و توانائی کے ساتھ ان کی عمر دراز دراز تر کرے اور انھوں نے جو علمی کام چھوڑ رکھے ہیں ان کی تکمیل کی توفیق ارزانی فرمائے اور ان کو اپنے پیش رو ڈاکٹر عبدالحق کرنولی کا جانشین بنائے

---

## ایک ضروری بات

نقش کوکن کے چند بہی خواہ حضرات مدیر ادارہ نقش کوکن کے نام اپنے ذاتی خطوط ہی میں وشادی، سانحۂ ارتحال، یا کوئی خبر بغرض اشاعت تحریر کرد... ہیں ذاتی خطوط نقش کوکن کے فائیل تک نہیں پہونچ... ہیں لہذا خبر شائع ہونے سے رہ جاتی ہے جسکے سب ہمارے کرم فرما حضرات کی دل شکنی ہوتی ہے۔

گذارش ہے کہ ذاتی خطوط میں کوئی خبر نہ... فرمائیں بلکہ ایک علیحدہ کاغذ پر لکھ کر نقش کوکن کے... براہ راست ارسال فرما دیں یا پھر اسی خط کیساتھ منسلک کر دیں

ادارہ۔

---

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمائیے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے۔

ادارہ

# اللہ کرے عز و شرف اور زیادہ

یوسف ناظم

ہمارے اس شہر میں کمال نام کے اہل قلم تو ایک سے
ہیں لیکن کمالی ہونے کا شرف صرف ایک ہی کو حاصل
وہ ہیں میرے بہت پرانے شناسا شرف کمالی۔ ان سے
شناسائی جو برسوں پہلے آشنائی کے مرحلے میں داخل
ہے۔ ربع صدی پرانی ہے۔ کوئی ۲۵ سال پہلے، جب میں
یہ جوان تھے۔ یہ مجھے اپنے وطن مالوف جو معروف
کالستہ لے گئے تھے۔ یہ صدمہ میں ابھی تک بھولا نہیں
نہ بھولنے کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں اسٹیٹ
رٹ کی طرف سے جو بس کالستہ کے سفر کے لئے منتخب
تھی وہ اس ادارے کی سب سے پرانی بس ہوتی تھی
ہارن کے اس بس کی ہر چیز بجتی تھی اور اس کی رفتار میل
سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ سفر زیادہ سے زیادہ ۶ ر
کا ہونا چاہیئے تھا۔ کوئی بارہ گھنٹوں میں طے ہوا تھا
میں کالستہ پہنچا تو ایک ادھورا خاکہ تھا۔ راستے
ال بھی بس رکتی شرف کمالی صاحب ازراہِ محبت کچھ
رور خرید تے۔ فقیر محمد مستری بھی ساتھ تھے اور وہ خرید
ت کے معاملے میں شرف کمالی صاحب کو اپنے مفید مشورے
اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ ان ۲۵ ر
میں وقفہ وقفہ سے میرا جو وقت شرف کمالی صاحب
گذرا ہو گا وہ یقیناً ان ۱۲-۱۳ گھنٹوں سے کم ہو گا
ان اگر مجھ میں ہے تو مجھ اس کی صحت پر اس
[illegible]

اصرار نہیں ہے کہ میں نے کب کیا کہ میں سچ کہتا ہوں۔ اگر اس ڈیڑھ کروڑ کی آبادی والے شہر میں ایک تنہا شخص بھی سچ کہتا ہے تو شہر بھر کے لئے کافی ہے۔ سچ کہنے کی عادت بُری نہیں ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک مرتبہ سچ کہنے کی عادت پڑ جائے تو پھر چھوٹتی نہیں ہے۔ اس کا تحریری ثبوت شرف کمالی صاحب نے اس کتاب کی شکل میں دیا ہے۔ جو چھپ کر ابھی ابھی میرے پاس پہنچی ہے۔ سچ ہی کی طرح خوبصورت ہے۔ خوبصورت کیوں نہ ہوتی۔ یہ گارک کی جانب سے چھپی ہے۔ دگارک مخفف ہے دکن اردو رائٹرز گلڈ کا، اور یہ گارک جو گارک نہ ادب میں کتابوں کے حسن و جمال کا ضامن ہے، بہت ہی فعال ادارہ ہے۔ جمالیاتی ذوق کا دار و مدار مالیاتی موقف پر ہوتا ہے کیونکہ لفظ جمالیات میں مالیات کے سارے حروف موجود ہیں اور خوشی کی بات ہے کہ گارک نے کبھی خسارے کا بجٹ نہیں بتایا۔ خسارے کا بجٹ بنانے کا شوق تو حکومتوں کو ہوتا ہے اسی لئے پوری قوم خسارے میں رہتی ہے۔ ساحر شیوا اس ادارے کے کرتا دھرتا ہیں اور انہیں جو بھی دیکھتا ہے وہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اس ادارے کی تندرستی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

کہتا ہوں سچ، اس کتاب کا نام ہے اور نام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ... تو ہے ہی لیکن ... بس فرق یہ ہے کہ یہ ... چھپ ... شائع نہیں ہوا

یہ کتاب لکھتے وقت مصنف کو کسی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہونے کی زحمت نہیں اٹھانی پڑی ہے۔ سچ کے متعلق ایک مدت سے یہ غلط فہمی بھی پھیلی ہوئی ہے کہ سچ صرف عدالت میں بولا جاتا ہے۔ حالانکہ وہی ایک جگہ ہے جہاں بہت مشکل سے سچ بولا جاتا ہے۔ میں اس کتاب کو دستاویز بھی جانتا ہوں۔ جو فل اسکیپ سائز کے میلے کاغذ کی بجائے ڈیمائی سائز کے اجلے کاغذ پر چھپی ہے۔ اس دستاویز میں قانونی موشگافیاں نہیں ہیں۔ صرف وہ شگوفے ہیں۔ جن میں دیہات کی مٹی کی خوشبو ہے۔ خس پوش اور کویلو کی چھتوں کے گھروں میں اپنے ہاتھ سے رنگی ہوئی ساڑیوں کے رنگ ہیں۔ بے غرض اور بے لوث دوستی کے پھل پھول ہیں۔ اس کتاب کو پڑھئے تو آپ ایس ٹی کی ڈولی بھولی بس میں سفر کئے بغیر شہر سے دیہات میں چلے جاتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ گاؤں کی نرم و سبک ہوائیں آپ کو وہی قصے سنا رہی ہیں جنہیں آپ نے شہر کی گہما گہمی میں وقت پر نہ چلنے والی لوکل ٹرینوں کے شور و غل میں فراموش کر دیا تھا۔ وہی دیہات کی بولی، وہی مانوس لہجہ، فصاحت بلاغت اور نفاست جیسی مصنوعی اور آرائشی چیزوں سے دور لیکن سارا مال کھرا۔ اس کتاب کے پہلے ہی مضمون نجاکر مانی، سے آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کتاب آپ کو کس فضا میں پہنچائے گی، اور آپ محسوس کریں گے کہ وہیں آگئے ہم چلے تھے جہاں سے۔ یہی وہ کمال ہے جس نے مصنف کو کمالی بنا لیا ہے۔ مصنف کو بلکہ اہل رتناگیری کو اب ایک نیا لفظ تلاش کرنا چاہئے۔ کیونکہ اب دیہات سے لوگ صرف بمبئی نہیں جاتے۔ دبئی، جدہ، ریاض اور ابوظبی جاتے ہیں۔ ان دنوں جو شخص دبئی یا جدہ نہیں لوگ اسے شخص نہیں مانتے نندی بیل مانتے ہیں۔ یاد ر کہ اس کتاب میں ایک مضمون "نندی بیل" کے عنوان بھی شامل ہے، خود مصنف بھی صرف جاکر مانی نہیں میں تو مصنف کو کالسۃ کا ابن بطوطہ کہنے میں بھی کوئی نہیں سمجھتا۔ ویسے آج کل ہر شخص کو ابن بطوطہ بننے کی سہ حاصل ہے، بس ایک پاسپورٹ بنوانا پڑتا ہے۔ کولمبس غیر ضروری ہے کیونکہ دنیا میں جتنے "نئے" ملک اور جزیر وہ سب کے سب تلاش کئے جا چکے۔ کولمبس کے ذکر پر بات ذہن میں آئی ہے۔ تاریخ کی کوئی کتاب ہمیں یہ نہیں کہ یہ کولمبس جب اپنی چھوٹی سی کشتی میں سوار ہوکر بحر پر نکلا تھا تو وہ شادی شدہ تھا یا کنوارا۔ ہمارا اند ہے کہ وہ شادی شدہ رہا ہوگا ورنہ اس پر اتنی وح کیوں سوار ہوتی کہ وہ تن تنہا انجانے سفر پر نکل پڑا تھا۔ ملک کی نہیں سکون کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا۔ کنوار تو اسے کیا تکلیف تھی کہ گھر سے باہر نکلتا۔ میرے اس بیان کا مطلب نہیں ہے کہ ان دنوں جو شخص بھی کہیں باہر جاتا ہے پریشان ہوکر جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے گھر وا سکون کی خاطر اسے باہر بھیج رہے ہوں۔

اس کتاب کے مصنف کی خوبی یہی ہے کہ نے دنیا دیکھی لیکن اس زمین کو یاد رکھا جس میں اس جڑیں پیوست ہیں۔ مصنف کو سچ بولنے اور سچ لکھنے علاوہ سفر کی عادت ہوگئی ہے۔ اب وہ کالسۃ اور بیچ سفر نہیں کرتا۔ بمبئی اور کولھاپور کے طواف میں

مشہور یہ ہے کہ کسی ڈاکٹر نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ
اپنے اتنا سفر ان کے لئے ضروری ہے اور یہ بھی ہدایت دی گئی
جب حالت سفر میں نہ ہو ایک مضمون ضرور لکھو۔ یہی وجہ
ر شرف کمالی صاحب کا ہر ماہ ایک مضمون نقش کوکن
چھپتا رہا ہے۔ اور مصنف نے اپنے پیش لفظ میں کھلے دل
اس بات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے کہ دراصل
نامہ نقش کوکن بمبئی کے [illegible] داں جناب ڈاکٹر عبدالکریم ..
اور ناخدائے نقش کوکن جناب فقیر محمد مستری یہ "
ہستیں ان مضامین کی محرک ہیں۔ ان کی قدر افزائیاں
پرخلوص تقاضے مجھے لکھنے پر آمادہ کرتے رہے۔ اور
ہوں پر مستقل عنوان کے تحت یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر
ایک سچ بات میرے قلم سے بھی نکل گئی کہ مصنف نے یہ مضامین
ڈاکٹر کے مشورے ہی پر لکھے ہیں۔ اب رہا سفر کرنے کا
رہ تو ممکن ہے۔ یہ مشورہ فقیر محمد مستری نے دیا ہو۔
ڈاکٹر کے ساتھ رہتے رہتے وہ بھی نیم ڈاکٹر تو ہو ہی گئے
گے۔ اسے جمال ہم نشیں کہا جاتا ہے

ڈاکٹر نائیک نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں
ں نسخے لکھے ہوں گے لیکن ان کا ایک نسخہ جو سب سے
مقبول ہوا۔ یہی نقش کوکن ہے۔ اس نسخے نے
کے علاقے میں اردو کو پھلنے پھولنے میں مدد دی۔۔
آپ کوئی بڑا علمی اور ادبی رسالہ نہ سمجھیں تو اس سے
کی اہمیت متاثر نہیں ہوتی۔ "نقش کوکن نے" اس سیڑھی
انجام دیا ہے۔ جس کے ذریعے بالائی منزل پر پہنچنے
مدد ملتی ہے۔ کتنے ہی ادیب اور شاعر ہوں گے جنہوں

نے بالائی پر پہنچنے کے لئے سب سے پہلے ایسی سیڑھی پر
قدم رکھا ہوگا۔ ڈاکٹر نائیک چونکہ میرے دوست ہیں۔
اس لئے میں نقش کوکن کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ
نہیں کہنا چاہتا۔ دوستوں کی تعریف کرنا اردو تہذیب میں
منع ہے۔ لیکن اتنی بھی منع نہیں کہ میں شرف کمالی کی کتاب
کے بارے میں کچھ کہوں ہی نہیں:

شرف کمالی کے ۲۵ مضامین جو ۱۱۶ صفحات
پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے مشاہدے بلکہ باریک بینی کے
گواہ ہیں۔ انہوں نے زندگی کے ہر گوشے میں جھانک کر دیکھا
ہے۔ چاکرمانی کنوئیں کا مینڈک۔ شادی خانہ آبادی۔۔
کرامتی گدھا۔ ندی جل ڈرنگ ڈرنگ میں طرح طرح
کے رنگ ہیں۔ میں آپ کو گھر کے اندر کا ایک رنگ دکھانا
چاہتا ہوں۔ شرف کمالی نے ساس کی دو اقسام بتائی
ہیں۔ وہ کہتے ہیں "داماد کی ساس اور بہو کی ساس
میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ داماد کی ساس
ایک دم مرد مومن دیتہ نہیں انہوں نے ساس کو مرد مومن
کیوں کہا، خدمات میں نرم دم گفتگو گرم دم جستجو (ان الفاظ
پر بھی ٹھٹھک گیا۔ یہ ساس کس بات کی جستجو میں معروف
ہے۔) پھر کہا ہے لہجے میں شکر شیریں گفتار میں شہد
رس کی گھلاوٹ۔ حلیم الطبع خنکر المزاج۔ مجسم خوش خلقی۔
داماد لور زداماد کی آمد پر پر آنکھیں فرش راہ اور مرغ
مسلم کھلانے کے بعد بھی جو مطمئن نہیں ہوتی بلکہ کہتی ہے
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ یہاں بھی میں ٹھٹھک گیا۔ کیا
پورا بکرا کھلانے کا ارادہ تھا۔ اب دوسری قسم کی ساس

کا ذکر سنئے لکھتے ہیں "بہو کی ساس اکثر حالات میں ابلیس کا دوسرا روپ زیادہ رہی ہے (کہ ابلیس کو بھی مذکر مانا گیا ہے) بہو اطلاع ہوتے ہی درجہ بڑھ جاتا ہے۔ حوالدار سے فوراً انسپکٹر کی ترقی۔ وہی کرخت لہجہ۔ وہی حوالاتی ماحول۔ آنکھیں وحشت برساتی ہوئی، چہرہ جیسے ابھی ابھی الیسپرو کا ڈوز لیا ہو۔ کیا مجال کہ بہو کے سامنے ذرا مسکرائے۔ بات بات پر طنز لمحہ لمحہ نیا شک۔ بلاوجہ بدگمان" میں نے عرض کیا نا کہ شرف کمالی صرف مشاہدے کو اپنا ٹرمنس نہیں مانتے باریک بینی کی تمام منزلیں طے کر کے ریلوے یارڈ تک چلے جائیں جہاں صرف ریل کے ڈبے جاتے ہیں، مسافر نہیں جاتے۔ بہو کی ساس کے بارے میں انہوں نے اور بھی کئی باتیں لکھی ہیں۔ لیکن میں یہیں رک جانا پسند کروں گا۔ یہ بات البتہ میں ضرور کہنا چاہوں گا کہ امریکہ میں تو داماد کی ساسوں کی شہرت زیادہ ہے اور یہ واقعہ تو بہت مشہور رہے کہ ایک مرتبہ ڈاکوؤں نے غلطی سے کسی ساس کا اغوا کر لیا تو داماد کو تحریری دھمکی بھیجی کہ اگر بارہ گھنٹوں کے اندر اندر دو لاکھ ڈالر انھیں نہیں پہونچائے گئے تو وہ ساس کو داماد کے گھر پہنچا دیں گے۔

شرف کمالی صاحب کو دلی مبارکباد دیں تو سمجھتا ہوں۔ اس کتاب کی رسم رونمائی گالستہ میں بھی ہونی چاہئے تاکہ گاؤں کے لوگوں کو معلوم تو ہو کہ چاکہ مانی صرف زبانی جمع خرچ کے ماہر نہیں ہوتے۔ قلم سے بھی کام لیتے ہیں

ساحر شیوی جو اس محفل میں موجود ہیں۔۔ مبارکباد کے اس لئے مستحق ہیں کہ انہوں نے کوکن اردو۔

رائٹرز گلڈ قائم کیا اور وہ چاہتے تو زمانے کے دستور کے مطابق ایسے صرف نام کے لئے ہم قائم رکھتے کام کسی اور کے لئے چھوڑ دیتے۔ لیکن اس گلڈ نے اپنی عمر کے اٹھارہ سال کو پہنچتے پہنچتے ۱۷ کتابیں شائع کر دیں۔

آخر میں خوشخبری یہ ہے کہ شرف کمال صاحب نے دو کتابوں کا منصوبہ بنا لیا ہے۔

اللہ کرے عزو شرف اور زیادہ

---

یادِ رفتگان

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ آج مسلمان کوکن زندگی کے ہر شعبہ میں عروج و ترقی اور شان و شوکت حاصل ہیں۔ یہ ترقی ان کے بزرگوں کے جذبۂ قومی و ملی اجتہاد و ایثار، دوراندیشی و باریک بینی کی رہین منت ہے۔ اس سے پہلے کہ وقت … کی گردن الٹ … بزرگوں کی یادوں … کو دھندلا دے … نئی نسل کو ان کے … ہائے نمایاں اور بے لوث خدمات … سے واقف کرانے کی غرض سے ہم نے "یادِ رفتگان" کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ قومی سطح پر ابھر کر سامنے آنے والے اپنے بزرگوں کی تفصیلی معلومات اور ایک تصویر کے ساتھ دفتر سے رابطہ قائم کیجئے۔ ادارہ آپ کا شکر گذار رہے گا

**SUBSCRIPTION.**

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs 50/- | Rs. 500/- |
| Pakistan & Middle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| Other Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |

# رکاری ملازمین کو ایوارڈ

## ناب اسمٰعیل قاسم خان سرفہرست



مہاراشٹر سرکار کے مزدوروں کے فلاح و بہبود
ی جانب سے امسال شروع کئے گئے مثالی مزدوروں کے
ارڈ " کے تحت مہاراشٹر حکومت کے پرنٹنگ اور اسٹیشنری
یے مزدوروں کو اعزاز سے نوازہ گیا۔ ریاست مہاراشٹر
تقریباً ۲۵ لاکھ مزدوروں میں سے ۱۰۰ مثالی مزدوروں
ہر سال اسی خطاب سے نوازہ جائیگا۔ تقریباً ۱۰۹ مزدورو
یہ اعزازی خطاب کل چھ درجنوں میں تقسیم کر کے ریاستی
مرکزی حکومت کی نگرانی میں جاری ۴۹۸ صنعتی اداروں کے
لاکھ مزدوروں میں سے ۱۲ مزدوروں کو اعزاز سے نوازہ
یا۔

یوم مہاراشٹر کے موقع پر حکومت مہاراشٹر کی جانب
سے ممتاز، جفاکش، محنتی سرکاری و غیر سرکاری صنعتی ملازمین
دان کی بہترین کارکردگی پر وزارت لیبر ویلفیر بورڈ کی جانب
سے منعقدہ تقریب میں گورنر مہاراشٹر شری صادق علی نے
حکومت مہاراشٹر کو تقریب کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے
کہا کہ حکومت کی جانب سے مختلف آرٹسٹوں، فنکاروں، ادیبوں
اور شاعروں کی پذیرائی کی جاتی رہی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ
حکومت کی جانب سے تقریباً ۱۰۰ صنعتی ملازمین کو نقد
انعامات ستائشی سرٹیفکٹ اور ٹرافی عطا کئے گئے انعام

یافتگاں میں بمبئی کے واحد مسلم ورکر جناب اسمٰعیل خاں گورنمنٹ
پریس شامل ہیں وزیر برائے لیبر شری سوشیل کمار شندے
اور وزیر مملکت ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے بھی انعام یافتگاں
کو ان کی بہتر کارکردگی پر مبارکباد پیش کیا۔

ریاست مہاراشٹر کے نگرانی میں جاری گورنمنٹ
سینٹرل پریس بمبئی کے تقریباً ۱۸۰۰ مزدوروں میں سے
۲ مزدوروں کو اس خطاب سے نوازا گیا۔ اس فہرست
میں جناب اسمٰعیل خاں سرفہرست ہیں۔ جناب اسمٰعیل خان
جو کہ کمپوزنگ سیکشن کے ہیڈ پرنٹر تھے۔ انہوں نے دوسرا انعام
حاصل کیا۔ انہیں ۸۰۰ روپئے اور دیگر انعامات و اسناد
سے نوازا گیا۔ جناب اسمٰعیل خان نے اپنی سروس کے ۴۴ سال
گورنمنٹ سینٹرل پریس میں پورے کئے آپ ۱۹۴۶ء میں ایک
دیانتدار جفاکش اردو اور انگریزی کمپوزیٹر کی حیثیت
سے نامزد ہوئے۔ اور اپنی کارکردگی کی بنا پر ہیڈ پرنٹر کے
عہدے پر فائز ہے۔ گورنمنٹ سینٹرل پریس کی ۴۰ سالہ
زندگی میں گورنمنٹ ایمپلائز یونین میں کام کیا ہے آپ یونین

کے مجلس عاملہ کے ۲۰ سال تک ممبر رہے۔ گورنمنٹ پریس کریڈٹ سوسائٹی میں مجلس عاملہ کے خصوصی رکن کی حیثیت سے کام کیا اور گورنمنٹ پریس کینٹین میں سات سال تک سیکریٹری کے عہدے پر فائز رہ کر کینٹین کو مالی دشواریوں سے نکال کر منافع تک پہونچایا۔ جناب اسمٰعیل خان سے ادارۂ انجمن خیر الاسلام میں ۱۹۵۴ء میں شرکت کی۔ انجمن میں جناب اسمٰعیل خان کی شمولیت سے پیشتر یتیم خانہ ایک چھوٹے سے جھونپڑے کی شکل میں تھا۔ اور انجمن کی مالی حالت انتہائی پست تھی۔ انجمن خیر الاسلام کی تیز رفتار ترقی خاص طور پر جناب اسماعیل خاں اور ان کے دوست جناب محمد علی ٹھٹھا کی غیر معمولی رہنمائی میں جفاکش، وفادار اور بے لوث ورکروں کی انتھک اور بے غرض جد و جہد کی رہین منت ہے۔ جناب اسمٰعیل خاں ایک مزدور خاندان کے چشم و چراغ ہوتے ہوئے بھی اپنی غیر معمولی صلاحیتوں، خوبیوں، رواداری، خلوص، جانفشانی، حسن اخلاق اور ایک سوشیل ورکر کی حیثیت سے اپنی زندگی خدمت خلق کے لئے وقف کر دینے کی بنا پر بہت سی سوسائٹیوں اور متعدد ٹرسٹیوں سے وابستہ ہیں جناب اسمٰعیل خان نے نہ صرف تعلیمی اور سماجی اداروں کے ذریعہ عوام کی خدمات جلیلہ انجام دی ہیں۔ بلکہ انڈین۔۔ ٹریٹوریل آرمی (ہندوستانی علاقائی فوج)، کے ایک رکن کی حیثیت سے گذشتہ دس سالوں میں گوآ کے محاذ پر اور چینی حملہ کے موقع پر قوم و وطن کی بھی خدمات انجام دی ہیں۔

جناب اسماعیل خان ایک اچھے اہل قلم بھی ہیں اور اخبارات میں انجمن سے متعلق رودادیں اور رپورٹیں انہیں کے قلم کی ممنون ہوتی ہیں۔ جناب اسماعیل خاں کی اردو کا معیار اور روانی پرکشش ہے آپ تمام اجتماعات میں انجمن خیر الاسلام کے ترجمان ہیں اور بہت منجھے ہوئے مقرر ہیں۔ انجمن کی جملہ اجتماعی تقریبات کی کامیابیوں کا سہرا ا کے سر ہے۔ اپنے فرائض منصبی کی مصروفیتوں کے سوا باقی وقت میں وہ عام طور پر انجمن میں پائے جاتے ہیں۔

عید قربان کے روز وہ اپنے بال بچوں کو دوست عید کی تمام مسرتوں کو ترک کر کے اپنا سارا وقت انجمن ک اس طرح وقف کر دیتے ہیں کہ ان کی عید اور ان کی تفریح سے زیادہ کھالیں جمع کرنے کی مسرت ہوتی ہے پھر ا انگیز یہ خدمت خلق کو وہ اپنی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس مہم میں اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں کو بھی کرنے کے لئے زور لگاتے ہیں۔ صحیح معنوں میں۔ جنا خاں وہ ستون ہیں جن پر انجمن خیر الاسلام کی مالیات کی عمارت کھڑی ہے۔

جناب اسماعیل خاں ۴۴ سال سروس کر بعد ماہ جولائی ۱۹۸۰ء میں گورنمنٹ سنٹرل پریس سے ریٹائر ہوئے

...ایم
...نداز

# کاہلی

کاہلی یا سستی کس بلا کا نام ہے؟ اس کا پتہ اگر کوئی
...ا لگائے تو اس کو کوئی راہ مل سکتی ہے۔ ایک کہاوت
...کاہلی غربت اور ناکامیابی کی ماں ہے۔ کاہل کی خود
...دی اور دیگر دماغی اور جسمانی قوتیں زائل ہوتی ہیں
...دہ کسی کام کا نہیں رہتا اور وہ اتنا ہونے پر بھی
...ن کاہلی میں زندگی بسر کرتا ہے اس پر نصیحتوں کی
...ے کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کوئی صبح سویرے اٹھنے میں دیر کرتا ہے
...ئی اٹھنے کے بعد دانت صاف کرنے یا غسل میں سستی
...ہوا گھنٹوں گذارتا ہے۔ کوئی پڑھنے لکھنے یا نوکری
...ن کام پر جانے میں کاہلی برتتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے
...ہ دیر سے پہنچتا ہے اور اس کی ٹرین چھوٹ جاتی ہے
...کہ وہ کسی کاہل کی راہ نہیں دیکھتی۔

کاہلوں میں بھی کئی درجے ہوتے ہیں۔ کسی کام
...ستی کرتے ہوئے وہ اس درجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہاتھ
...ہلانے کے لئے بھی سستی کرتے ہیں۔ ایسے بھی ایک
...ل کی مثال ہے کہ اس کے دن بھر تکیہ لگا کر پلنگ پر
...ے رہنے کی عادت سے اسے گھر سے بھگا دیا گیا
...دبا کر ایک درخت کے نیچے سو یا وہ درخت اتفاق
...ے جامن کا تھا۔ درخت میں پھل لگے ہوئے تھے ایک
...امن کاہل کے منہ پر آکر گرا لیکن اس کی مونچھیں بڑی
ہونے سے وہ مونچھوں پر اٹکا رہا۔ کاہل کو ہاتھ ہلانے
میں دشواری تھی اس وقت وہاں سے ایک شخص گذر رہا
تھا۔ کاہل نے اس سے درخواست کی کہ وہ پھل اس کے
منہ میں ڈھکیل دے۔ راہگیر کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور
غصہ آیا اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے ہاتھ نہیں دئے
اس پر اس کاہل نے کہا کہ میں کاہلوں کا بادشاہ ہوں ایسا
شخص دنیا میں کیا کر سکتا ہے وہ دنیا پر ایک بوجھ ہے۔

انگریزی میں ایک کہاوت ہے کہ اللہ پرندوں
کے گھونسلوں میں اناج کے دانے نہیں پھینکتا۔ ایک چھوٹا
پرندہ اناج کے ۵۰ / دانے جمع کرنے کے لئے میلوں
سفر کرتا ہے۔ آدمی کی بات ہی نرالی ہے پر کاہل کو اس
کا کیا۔ اس پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ گھڑی بنانے والے
کو اس کی صحیح قیمت کا پتہ ہوتا ہے اسے گھڑی ساز
کہتے ہیں۔

کئی لوگوں کو بڑی باتیں کرنے کا شوق ہوتا ہے
لیکن صرف باتیں کرنے سے تقدیر نہیں بنتی۔ مقدس قرآن
فرماتا ہے کہ جو لغو باتوں سے بچتے ہیں وہ کامیاب ہوتے
ہیں۔ فضول باتیں کرنے والوں کی زندگی باتوں ہی میں
ختم ہو جاتی ہے۔

کسی اول درجے کے کھلاڑی یا انسان کی زندگی میں
جھانک کر دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ زندگی
کا بہت بڑا حصہ وہ اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ اول درجے
کا کامیاب ہونے والا طالب علم دن کا بہت بڑا حصہ پڑھائی
میں لگاتا ہے اور وقت کو برباد کرنے والا کاہل طالب علم

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

# عہدِ وفا

محمد اقبال قاضی۔ دوبئی (متوطن آڑا تعلقہ داپولی)

ذہن پر پھر ابھر آئے وہی یادوں کے نقوش
درد بھی دل کے نہاں خانوں سے ایسے ابھرا
جیسے تاریک سی بستی میں کوئی دیپ جلا
کل تیرے شہر کی گلیوں سے میں ایسے گذرا
جیسے خاموش کوئی بادِ صبا آجائے۔

دل میں حسرت تھی کہ ہوگا تیرا دیدار نصیب
گھٹ کے دم توڑ دیا خاموش ہوئی حسرتِ دید
پھر اچانک تو میرے سامنے ایسے آئی
جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے

تیرے چہرے پہ اداسی کے وہ سائے دیکھے
تیری مغموم نگاہوں میں چھپا رازِ الم
اپنی ہی لغزشِ پا کا وہ فسانہ دیکھا
کیوں تراشا تھا کسی بت سے وہ بے جان صنم

تو بھی خاموش تھی میں نے بھی کہا کچھ بھی نہیں
وقت بس یوں ہی گذرتا گیا خاموشی سے
کبھی کھائی تھیں قسمیں جو گذرگاہوں پر
ساتھ تو دے نہ سکی ڈر گئی بدنامی سے

تم کہو آج بھی دھڑکن ہوں تمہارے دل کی
[illegible]

کیوں یوں ہی آج بھی حسرت سے مجھے دیکھتی ہو۔
میں کوئی بت بھی نہیں کوئی خدا بھی تو نہیں
کیوں پجاری کی طرح اب بھی مجھے پوجتی ہو

وجود خاک ہوں پھر خاک میں مل جاؤں گا
کہہ نہیں سکتا کہ میں تجھ کو بھلا پاؤں گا

## بقیہ کاہلی

امتحان کے سخت ہونے کی شکایت کرتا ہے۔
اگر کسان نے کاہلی کی تو اناج کا ایک د
نہیں اگے گا اور لوگ بھوکے مرجائیں گے۔ کاہل ش
جنات یا شیطان کی تشبیہ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ اگ
تشبیہ دینا ہی ہو تو کیچڑ میں پھنسے ہوئے بھینس ک
دینا ٹھیک ہے جو اگر خود ہی کوشش کرے تو باہر نکل
مصر میں ایک کہاوت ہے کہ بوجھ ڈھو
لئے کاہل گھوڑے سے گدھا اچھا ہوتا ہے اس لئے
دور رہو اور گذرنے والے ہر پل کا حساب رکھو۔
کہ ہر پل ہر لمحہ قیمتی ہے

# اِس شمارہ کا شاعر

نام :۔ سعید عبد الرحمٰن قاضی
قلمی نام :۔ سعید کنول
شرف تلمذ :۔ حضرت قیصر رتناگردی

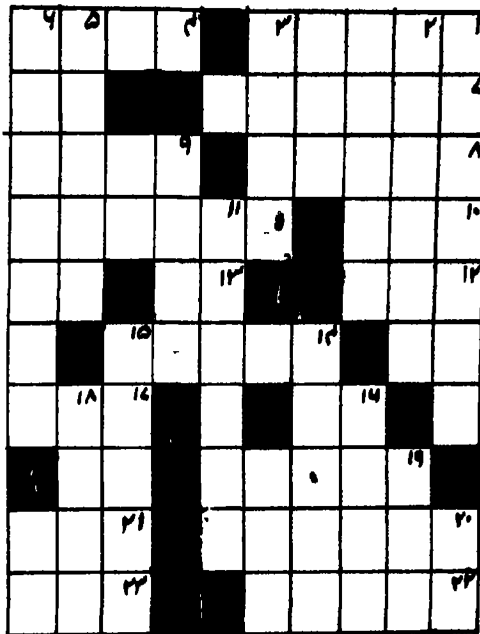
نہیں محفوظ خزاں سے کوئی گلزار اب تک
شہر میں پھرتے ہیں زخموں کے خریدار اب تک
یوں تو انصاف کے چرچے ہیں تری محفل میں
پھر بھی کہلاتے ہیں غدّار وفادار اب تک
ان سے پوچھو جو مساوات کا دم بھرتے ہیں
کیوں تعصب کی گرائی نہیں دیوار اب تک
اپنی پُرامن فضاؤں پہ تم اتراؤ نہ یوں
سازشیں ہوتی ہیں یارو! پسِ دیوار اب تک
جشن جمہور مبارک ہو چمن والوں کو
دامنِ گل میں چھپے بیٹھے ہیں کچھ خار اب تک
گرمیِ خوں کی ضرورت ہے رگوں میں یارو!
کیوں ہے نظروں میں فقط گرمیِ بازار اب تک

یوں تو ہر قوم کنولؔ آج ہے سرگرمِ عمل
اک مری قوم نہیں ہو سکی بیدار اب تک

اخلاص اور پیار کا زیور ہے میرے پاس
دنیا کو رام کر لے وہ جوہر ہے میرے پاس
لوٹے گا کیا زمانہ کہاں زر ہے میرے پاس
کچھ ہے تو تابناک مقدر ہے میرے پاس
پتھراؤ کرنے والو! نظر اس پہ بھی رکھو
عزم و یقین و صبر کا پتھر ہے میرے پاس
ملتی ہے نیند چین کی آوارگی میں بھی
گھر ہے نہ سائبان ہے نہ بستر ہے میرے پاس
میری اڑان پر نہ ہو کیوں طائروں کو ناز
اونچی نگاہِ فکر کا شہپر ہے میرے پاس
جس سے نکال لیتی ہیں تنہائیاں گہر
یادوں کا ایک ایسا سمندر ہے میرے پاس
کچھ اور ہو نہ ہو اے کنولؔ یہ بھی کم نہیں
چادر تو اپنے قد کے برابر ہے میرے پاس

# نقشِ کوکن ادبی مُعمہ

از:- قاسم ادریس چوگلے



**اشارے دائیں سے بائیں:-**

(۱) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی (۴) خوشخبری (۷) بعید جاننے والا (۸) توہین (۹) ایک رشتہ (۱۰) بستی، شہر (۱۱) جنس کی جمع (۱۲) تاخیر (۱۳) جس کے ذریعے پانی بھرتے ہیں (۱۴) انجام (۱۶) نادر (۱۷) گلستان (۱۹) دلیل کی جمع (۲۰) سنگیت (۲۱) سختی کی ضد (۲۲) ایک بادشاہ جسے مچھر نے ہلاک کیا تھا (۲۳) درد

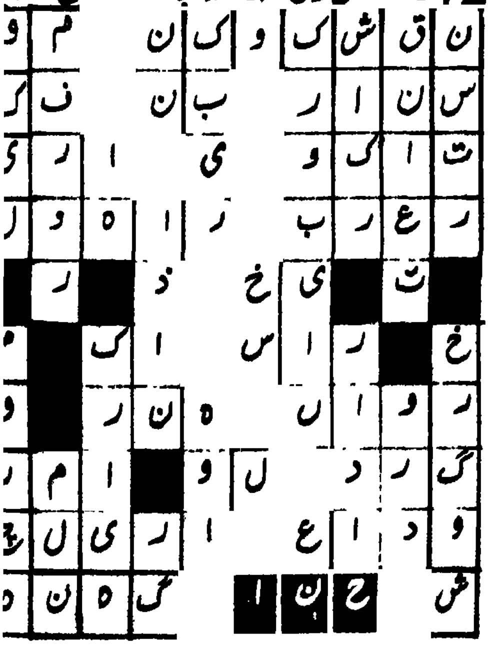
**اوپر سے نیچے:-** (۱) لنکا کا قدیم نام (۲) راستہ چلنے والا (۳) دینے والا (۵) خدائے تعالیٰ (۶) مدرسہ، مکتب (۹) مصر کا ایک مشہور دریا (۱۱) ریاست مہاراشٹر کا پہلا وزیراعلیٰ (۱۵) یکایک (۱۶) ایک قسم کی بیماری (۱۸) اسم (۱۹) دوسرا۔

## صحیح حل کے لئے:-

نقش کوکن کا ادبی معمہ کا حل آئندہ شمارہ میں شائع ہوگا۔ برائے کرم آپ کے حل ہمیں ۲۰ نومبر سے قبل ارسال کریں معمہ کا صحیح حل روانہ کرنیوالے حضرات کے نام اور پتے اگلے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔ ادارہ۔

پتہ۔ ۴۴ رجیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری بمبئی ۹....

ماہنامہ نقش کوکن ادبی معمہ اکتوبر ۱۹۸۶ء کا صحیح حل



نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے اس کی ترویج و ترقی آپ کے ذمہ ہے

نقش کوکن:- ۴۴۔ جیل روڈ ایسٹ، ڈونگری بمبئی ۹

# مراسلات

## وہابی اور بدعتی کا تنازعہ ۔

اگست ۸۸ء کے شمارے میں موضع "کالستہ" ضلع رتناگری
سجد میں جھگڑے کی خبر پڑھ کر بے حد دکھ ہوا۔ یہ دبا یہاں بیلر
ں بھی بُری طرح چھائی ہوئی ہے۔ بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی
ہابی، بدعتی، کافر، مشرک، ملحد کے طعنے دینے سے گریز نہیں
۔ کوئی فرقہ "تبلیغی نصاب" کا شیدائی ہے تو کوئی نقشبندی
یستار! کوئی محرم میں تعزیہ داری کو جزوِ ایمانی کا درجہ
نے پر بضد!! اور کوئی فاتحہ درود، تہلیل اور مولود کی مخالفت
کمربستہ۔ دراصل یہ سب تفرقے ہمارے دینی درسگاہوں
ین ہے۔ جو امت مسلمہ کو ایکی کرانے کے بجائے انہیں مختلف
ں میں تقسیم کرنے کے درپے ہیں۔ کہیں داڑھی اور امامت کے
ڑے ہیں تو کہیں اِنَّ اللہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کے تضاد میں
ی مقدس عبادت گاہیں تقسیم ہو رہی ہیں۔

چنانچہ ان اختلافات کی بروقت روک تھام نہ کی گئی تو
نہایت تباہ کن عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں جس کی
ین گوئی قرآن پاک میں یوں بتائی گئی ہے۔ "یعنی اللہ کے
ب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم
دے اور تم آپس میں ہی کٹ مرو" (سورہ انعام ۶۵)

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

## جوش نہیں ہوش ۔

ستمبر ۸۸ء کا شمارہ ہاتھ میں ہے
ماشاءاللہ رسالہ دن بدن نکھرتا جارہا ہے۔ محترمہ رشیدہ قاضی
مختصر کرچلے" پسند آیا۔ نوادرات میں نووارد حامی نے دارالعلوم
دیوبند کے مفتی صاحب کو فتویٰ صادر کرنے سے احتراز کے لئے
کہنا ہے۔ اُن کے نزدیک یہ ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہے حالانکہ
یہ کھلا ہوا شرعی معاملہ ہے۔ جس پر مولانا وحیدالدین خان نے
بھی اپنے ستمبر کے شمارہ میں اچھی بحث کی ہے۔ وقت کی
اہم ضرورت اسی قسم کے فتوے کی ہے جو جذباتی مسلمانوں کو
صحیح راہ پر چلا سکے۔ لگتا ہے کہ موصوف مرشدآباد کے واقعہ
کو بھول گئے۔ یا پھر وہ واقعہ ان کے علم ہی میں نہیں ہے۔
نہتے مسلمانوں کو تشدد پر آمادہ مجمع کے درمیان بھیجنا کہاں
کی عقلمندی ہے۔ رہی بات سیاستدانوں کی تو ان کے نفع
نقصان کے بارے میں سوچ کر اپنے آپ کو تاراج کروانا
کیا معنی؟ ظہیر دبیر (بمبئی)

## ایک ضروری تصحیح

ستمبر کے شمارہ میں شائع شدہ "ثلاثی" آپ کے کاتب محترم
نے اپنی مشق ستم کا نشانہ بنایا ہے۔ میری ثلاثی اس طرح ہیں۔

سارے رشتوں کو توڑ دیتے ہیں (۱)
جانے کیوں غیر کی خوشی کے لئے
لوگ اپنوں کو چھوڑ دیتے ہیں

اب وہ قدریں نہیں، وہ دور نہیں (۲)
ایک ہی صف میں اب نہیں ملتے
کہیں محمود ہے، ایاز کہیں

امید ہے کہ آپ انہیں دوبارہ شائع کریں گے۔

پرویز باغی

## خوبصورت اور دلچسپ رسالہ ۔

گزشتہ کئی سالوں
سے نقش کوکن میرے زیر مطالعہ رہا ہے۔ اور دن بدن یہ پرچہ
بہت سے خوبیوں اور ترمیمات سے خوبصورت اور دلچسپ بنتا
جارہا ہے۔ اس کے لئے آپ کا اقدام اور محنت قابل ستائش ہے۔

کبھی کبھار میرے مضامین کو قابل اشاعت سمجھ کر نقش کوکن میں آپ شامل کر لیتے ہیں ذرہ نوازی کا شکریہ۔

ایک مشورہ دے رہا ہوں کہ پرچے میں اگر مولانا شوکت علی صاحب (محمدیہ ہائی اسکول ممبئی) کے تعاون سے اگر شرعی مسائل کے سوالات (قارئین کے) کے جوابات خصوصاً مسلک شافعی کے نقطۂ نظر سے اور عموماً سب سوالات کے جوابات اگر شائع ہوں تو دنیوی معلومات کے ساتھ ساتھ ہم دینوی مسائل شعور سے مستفید ہو سکیں گے۔ محمود حسن قاضی۔ واشی نئی ممبئی

**پاک وصاف رسالہ**۔ نقش کوکن ایک پاک وصاف اور قابلِ مطالعہ رسالہ ہے جسے بیک وقت گھر کا ہر فرد پڑھ سکتا ہے۔ آج کل ہمارے بچے ایس ایس سی پاس تو کر لیتے ہیں مگر اپنی درسی کتابوں کے علاوہ کچھ اور نہ تو صحیح طور پر پڑھ سکتے ہیں۔ نہ لکھ سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں نقش کوکن ایک ایسا رسالہ ہے جسے پڑھ کر وہ اپنے مطالعہ کو تقویت دے سکتے ہیں۔

بچّوں کو فلمی رسالے اور جاسوسی ناول پڑھنے سے روکنا چاہیئے۔ نقش کوکن میں نہ صرف معلوماتی مضامین ہوتے ہیں بلکہ قرآنی آیات، ان کا ترجمہ و تفسیر اور حدیث کی باتیں ہوتی ہیں لہذا میں گذارش کروں گا کہ اس رسالہ کے مطالعہ سے غفلت اور کوتاہی نہ برتیں۔ (عبدل حسین داتے شارجہ یو اے ای)

**معمہ۔ ایک کمزوری**۔ "نقش کوکن" جو نہ صرف ایک عمدہ رسالہ ہے بلکہ ایک انقلاب ہے۔ اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ ایک کمزوری بھی رکھتا ہے یہ کمزوری ہے معمہ (CROSSWORD) ہر مضمون کی طرح معمہ بھی نظر سے گذرتا ہے۔ مگر یہ معمہ صحیح نہیں ہے بلکہ یہاں تو [illegible] اصل معمہ ہی نہیں ہے — وجوہات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ معمہ کا خاکہ دونوں طرف سے متوازن ہونا ضروری۔ LATERAL SYMMETRY۔ یہ ہر معمے کا ضروری

۲۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ معمہ صرف عام معلوماتی اشارے ایسے بھی ہونے چاہئیں جو دماغ پر زور سوچنے پر مجبور کریں اس سے سطحِ فہم (I.Q.) بلند مدد ملتی ہے۔

۳۔ معمے میں کوئی لفظ ایسا نہ بنے جو مہمل اور بے معنی کے لئے کوئی اشارہ مرتب نہ کیا جا سکے۔
مثال کے طور پر اکتوبر ۸۲ء کی اشاعت میں معمہ حل کر الفاظ بے معنی بنتے ہیں جیسے ف ک: رعار: اری جن کو کوئی نمبر نہیں دیا گیا ہے۔

۴۔ ہر دو الفاظ کے درمیان خالی (کالا) خانہ ہونا ضروری اوپر ہی کے شمارے میں دائیں سے بائیں اشارہ ۲۵ ہوا اسی کے آگے اشارہ ۲۶ کا لفظ شروع ہوتا ہے

۵۔ کچھ الفاظ کے لئے اشارے ہی نہیں دیئے گئے ہیں سے نیچے اشارہ ۱۷ اور ۱۸۔

محترمی! اگر بُرا نہ مانیں تو حقیقت عرض کروں کہ یہ کوئی آپ نے انگریزی معمے ضرور دیکھے ہوں گے خاص طور آف انڈیا میں جو شائع ہوتے ہیں۔ اُن سے اِن کا کوئی نہیں ہے۔ میری صلاح ہے کہ یا تو انہیں صحیح یا پھر نہ کریں۔ اختر علی اسحاق ملّا۔ کرڈوئی

> نوٹ ملّا صاحب! اس کرم فرمائی کیلئے بہت بہت شکریہ۔ کہ نقش کوکن کے قارئین کرام کا بڑا حلقہ اسی طرح کے معموں کو پسند کرتا ہے کیلئے یہ معمہ بناتے ہیں تمام ٹائمز آف انڈیا کے قارئین کیلئے نہیں — مدیر

# "آدھا تیتر آدھا بٹیر" کا جواب
## ایک خط ایک وضاحت

"نقش کوکن" کا ماہ ستمبر کا شمارہ نظر سے گذرا صفحہ
آدھا تیتر آدھا بٹیر" کے عنوان سے بزم کوکن کویت کے پروگرام
متعلقہ تحریر دیکھ کر بے ساختہ ہنسی آ گئی۔

ں سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا۔
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ریر کے آخر میں ادارے کی جانب سے دی ہوئی نوٹ سے ظاہر ہے
یہ نامہ شوق دستروں پر مشتمل تھا اور ذاتی پرخاش سے مزین۔
ناحیثیت صدر بزم کوکن کویت ادارہ نقش کوکن کا بیحد ممنون ہوں
انہوں نے جہاں ایک ہمدرد بزم کوکن کی آواز ہم تک پہنچانے
، ذمہ داری پوری کی وہیں اختیار سے کام لے کر ذاتیات پر حملے
ے احتراز کرتے ہوئے نہ صرف قاری کے چند صفحات اچھی معلومات
یلئے بچائے ہیں بلکہ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ جرائد کے صفحات
انی اکھاڑے کیلئے نہیں ہوتے۔

یہ بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی تنقید
ا جواب دینا میں ضروری نہیں سمجھتا اور تنقید کا نشانہ میری ذات ہوتی
ز جواب بالکل نہ لکھتا لیکن آج قلم اس لئے اٹھایا ہے کہ جن حضرات
ز تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے ان کا تعلق بزم کی انتظامیہ کمیٹی سے
نہیں ہے۔ وہ کمیٹی کے مدعو کئے ہوئے مہمان تھے اور مذکورہ
پروگرام سے متعلق ان پر ڈالی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کر رہے تھے۔
یں تحریر میں چھپے ہوئے جذبات اور ہمدردی کا قدر دان ہوں۔
اور اس تحریر سے ان پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی لکھا گیا
ہے اس سے صرف لاعلمی ظاہر ہوتی ہے۔ بزم کوکن کا ایک رکن

اپنی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے یہ یقیناً کوئی اچھی بات نہیں۔
ان کی معلومات اور قارئین کو حقیقت سے آشنا کرانے کیلئے
بزم کوکن کی سرگرمیوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالنا چاہتا ہوں۔

بزم کوکن کی بنا کب ڈالی گئی اس کا مجھے کوئی علم نہیں البتہ
پچھلے آٹھ سالوں سے میں بزم کوکن کی منتظمہ کمیٹی سے وابستہ ہوں
میں ۲۰ اپریل ۸۰ء کو کویت آیا ہوں اور میری آمد کے چند
دنوں بعد بزم کوکن کا چارج نئی کمیٹی بنا کر اس کے ذمہ سونپا گیا۔
پہلی کمیٹی نے صرف میلاد النبیؐ کے جلسے منعقد کئے تھے اس کے علاوہ
اس دور کی کسی قابل ذکر سرگرمی کا پتہ نہیں چلتا۔ نئی کمیٹی نے پچھلے
آٹھ سالوں میں جو بزم کوکن نے پروگرام کئے ہیں ان کی بنا پر
کوکنی برادری اور بزم کوکن کا نام صرف کویت تک محدود نہیں رہا۔
بلکہ اس کی گونج نئی دہلی میں بھی سنائی دینے لگی۔ دینی پروگرام،
تعلیمی پروگرام، تفریحی پروگرام، کھیل کود کے مقابلے الغرض ایک
وسیع پیمانے پر سرگرمیاں ہوتی رہتی ہیں۔ آج بزم کوکن ایک
تنہا انجمن نہیں بلکہ اس کے ساتھ مزید تین ناموں کا اضافہ ہوا
ہے۔ یہ تین نام بزم کوکن کے تین شعبے ہیں (۱) کوکن لٹریری سرکل
(۲) کوکن کرکیٹرز (۳) کوکن فائن آرٹس۔

ہم عمل کے قائل ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ نئی پود ہم
سے بہتر خدمات انجام دے سکتی ہے۔ ہم نے دستور تیار کیا
ہے۔ مختلف مقابلے منعقد کئے اور ہر ممکنہ طریقے سے بزم کوکن کو
زندہ بزم بنائے رکھنے کی کوشش کی (اب آگے بڑھئے تو
یقیناً آپ کی پرواز کیلئے بھی نئے نئے آسمان کھل جائیں گے)

کل جب "نقش کوکن" کا ماہ ستمبر کا شمارہ پڑھا تھا اس
وقت اور آج جب "آدھا تیتر آدھا بٹیر" کا جواب لکھنے بیٹھا
ہوں اس وقت میرے ذہن میں بار بار میرے شفیق استاد محترم

شرف کمالی صاحب کی نظم "کھیکھڑے ابھر رہی ہے"
"آدھا بستر آدھا بٹیر" ایک بار پھر پڑھ لیجئے اور مذکورہ نظم کی خوبصورتی کا اندازہ لگائیے تو بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگی۔ یہاں پہنچ کر خون کے آنسو رونے اور مگرمچھ کے آنسو بہانے کا لغوی و مرادی مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا پاس ہے اور جو بھی قدم ہم اٹھا رہے ہیں وہ بزم کوکن کے دستور کو مد نظر رکھتے ہوئے اٹھا رہے ہیں یہ بھی احساس ہے کہ سماجی امور میں حصہ لینے والوں کے حصے میں تنقید کا آنا لازمی جز ہے۔ یہ وہ عاشقی ہے جہاں نام و نسب ترک کر کے قدم رکھنا ہوتا ہے۔ اس موضوع پر میری پہلی اور آخری وضاحتی تحریر ہے[1]۔ (ایم ایچ برکار۔ صدر بزم کوکن کویت)

[1] پرچہ کی ضخامت کے پیشِ نظر اس طویل خط کے چند اقتباسات حذف کئے گئے ہیں کہ جن کے حذف کرنے سے نفسِ مضمون مجروح نہیں ہوا ہے ـــ ایڈیٹر۔

## ذرا نم ہو تو......

ایک بار جناب ظ انصاری نے فرمایا تھا ـــ
"نقش کوکن کو اس عید پر نئے کپڑے ضرور پہنا دیں" اور ہمارے دل میں بھی یہی بات تھی مگر آج کل نقش کوکن ہر ماہ نت نئے لباس سے سج دھج کر سامنے آ رہا ہے۔ اس خوشگوار تبدیلی کو دیکھ کر سبھی خوش ہوتے ہوں گے۔

بطور رسن کے بھی نقش کوکن نے اچھے اثرات مرتب کئے ہیں۔ وہ حضرات جو مراٹھی زبان میں نقش کوکن کے ذریعہ قوم و ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں انہیں اس اردو مشن میں شامل ہونا چاہیئے۔

ہمارے یہاں مراٹھی کے اچھا انشاء پردازوں صحافیوں کی کمی نہیں ہے۔ پونہ سے ڈاکٹر محمد دلوی، ممبئی ڈاکٹر یونس اگاسکر، جناب عبدالستار دلوی، جناب علی قاضی نقش کوکن کا معاون بورڈ بنا کر اس کار خیر کو آگے بڑھا تو وہ حضرات جو مراٹھی زبان و بیان پر قدرت رکھتے ہیں یکجا ہو جائینگے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی۔
(قاضی فراز احمد۔ قطر)

## کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ نیروبی (کینیا)

"نقش کوکن" کے اکتوبر کے شمارہ میں جنا
علی قاضی کی کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ نیروبی پر کی ہوئی تنقید حو
شکنی کا باعث بنی۔ یوں لگنے لگا جیسے ایک ادارہ اچھا بھلا چل
تھا اسے بھی نظر لگ گئی۔

مذکورہ گلڈ کے بنیادی اور ترجیحی مقاصد میں کوکن کے
و شعراء کی معیاری کتابوں کی طباعت کا انتظام کر کے ان کی تخلیق
کو ادبی دنیا میں روشناس کرانا ہے۔ رب العزت کی کرم نوا
اور ادب نواز دوستوں کے کرم فرماؤں کے مالی تعاون سے گلڈ
گزشتہ آٹھ سالوں میں کل پندرہ کتابوں کو زیور طبع سے آرا
کیا ہے۔ ان میں سے نو کتابیں نثر میں چھپی ہیں۔ اسلئے ظاہر ہے
جناب علی قاضی کا یہ دعویٰ اکثر زیادہ تر کتابیں شاعری کی ہیں"
حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ اب اگر اخبارات و رسائل کے ذریعہ
کو یہ بھی معلوم ہوا ہو کہ کتابوں کے مواد کا قارئین کی زندگی پر کو
اثر نہیں ہوا ہے تو اس کیلئے گلڈ کو کیوں کر موردِ الزام ٹھہرایا جا

کل تک تو گلڈ کی حقیر سی کوشش کو ادبی دنیا میں خو
سراہا گیا تھا۔ البتہ اب اگر اکثریت قاضی صاحب کے اس خیا
سے متفق ہو کہ "گلڈ اس طرح کی کتابیں چھاپ کر پیسہ برباد کر

ر چند لوگوں کو انفرادی طور پر خوش کر رہی ہے۔ تو گلڈ کو اپنی
ں اہم سے دستبردار ہونے میں ذرّہ بھر عذر نہ ہوگا۔ سچ تو یہ ہے
راقم الحروف نے ان پندرہ تخلیق کاروں میں سے جن کی
ہیں گلڈ کے ذریعہ چھپی ہیں سوائے جناب بدیع الزّماں خاور
بسی کو دیکھا تک نہیں ہے۔ انہیں خوش کرنے یا "مکھن لگانے"
وال ہی پیدا نہیں ہوتا! وطن سے ہزاروں میل دور سمندر
رہ کر گلڈ جیسے ادارے کی آبیاری ایک دشوار کن مرحلہ ہے۔
ں کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جنہوں نے کبھی جھانک کر سلیٹی کے
ں پار والی دنیا دیکھی ہو۔

بلاشبہ اردو کے قلم کار اگر ان موضوعات پر کتابیں
ھیں جن کا ذکر علی قاضی صاحب نے اپنے مراسلہ میں کیا ہے
۔ وہ کتب بہت مفید اور کار آمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ بالخصوص
یسے اسکولوں اور کالجوں میں جہاں ذریعہ تعلیم اردو ہو۔ ایسی
ابوں کی اشاعت گلڈ کے اشاعتی پروگرام کے علاقے سے باہر
ہے۔ کتنا ہی اچھا ہوگا جو اس خدمت کو انجام دینے کا بیڑا
ود قاضی صاحب اٹھائیں (شیخ اسماعیل۔ سکریٹری کوکن اردو
رائٹرز گلڈ شاخ نیروبی (کینیا))۔



**اپیل**۔ جس علاقے میں ہم سکونت پذیر ہیں اس کی اکثریت کی مادری زبان مرہٹی ہے۔ نیز دفتر کی زبان بھی مرہٹی ہے مگر صد افسوس کہ دینِ اسلام کے متعلق اس زبان کی معلومات نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز یہ دیکھا جا رہا ہے کہ شمالی ہند میں تمام دینی لٹریچر ہندی زبان میں شائع ہو رہا ہے۔ اسی طرح ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ مہاراشٹر میں اسلامی لٹریچر مرہٹی میں بھی چھپے الحمدللہ اس ناچیز نے اس طرف خیال دے کر پہلے قرآن مجید کا پارۂ عم اور پارۂ اوّل کا منظوم ترجمہ نیز इस्लाम क्या اور اسماء الحسنیٰ مرہٹی زبان میں شائع کر چکا ہے۔ اسی طرح انگریزی زبان کے جاننے والوں کی سہولت کے لئے شریعہ SHARIA اور اسلامی کہانیاں۔ ISLAMIC TALES بھی شائع کی ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کے پندرہ پاروں کا منظوم ترجمہ، احادیث کا مجموعہ اور نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری کی مرہٹی زبان میں طباعت بہ سبب زر کے باقی ہے جس کے لئے آپ سے مالی تعاون کی مخلصانہ درخواست کی جاتی ہے۔

چنانچہ اس کارِ عظیم بالخیر کے لئے آپ سے مالی تعاون عطیات، زکوٰۃ، صدقات سے اس ادارے کی زیادہ سے زیادہ مدد کی گذارش کی جاتی ہے۔ یہ ثواب جاریہ ہے۔

خاص کر رمضان المبارک، عید الاضحیٰ، شادی بیاہ کی تقریبات اور دیگر خوشی کے موقعوں پر ضرور یاد رکھیں۔ مذکورہ کتابیں جو شائع ہو چکی ہیں وہ ذیل کے پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔۔

ڈاکٹر محمد عبدالرّحیم دلوی۔ بی کام، ایم ایڈ (بمبئی) ایل ایل ایم (پونہ) ایچ ڈی (لندن)

پتہ:۔ ۲ شنکر سیٹھ روڈ پونے ۴۱۱۰۴۲

# تبصرے

نام کتاب.. "مٹی کے گھروندے"

مصنف...... غنی غازی

قیمت........ چار روپے

پتہ:- نیو ایرا ایجوکیشن سوسائٹی، گلاٹی کمپاونڈ، گلبرٹ ہل روڈ، اندھیری (ویسٹ) ممبئی ۵۸...۴

"چائلڈ از فادر آف مین" انگریزی شاعر شیکسپیئر کا یہ قول صدیاں گذر جانے اور انقلاب و حوادثِ زمانہ کے باوجود آج بھی اپنی معنویت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ بچے کسی بھی ملک و قوم کا بیش قیمت سرمایہ اور اچھے یا برے مستقبل کی علامت اور ضمانت ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر ترقی یافتہ اور باشعور معاشرہ میں بچوں کی پرورش اور نگہداشت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

بچوں کی شخصیت اور کردار کی صحیح نشو و نما میں بچوں کے ادب کا بہت اہم رول ہوتا ہے۔ اسی لئے دنیا کی تمام ترقی یافتہ اور زندہ زبانوں میں بچوں کے ادب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے لیکن اردو زبان اس معاملہ میں بدنصیب واقع ہوئی ہے۔

کیونکہ اس کا علمی ادبی، شعری و نثری سرمایہ تو بلند پایہ اور وقیع ہے۔ اور اسے دنیا کی کسی بھی ترقی یافتہ زبان کے ہم پلہ رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک بچوں کے ادب کا معاملہ ہے اس میں جدید اور ترقی یافتہ زبان کا مقابلہ تو درکنار ہم علاقائی منطقائی زبانوں سے بھی آنکھ نہیں ملا سکتے۔ اردو داں بچوں کیلئے ایسی کتابوں اور ادبی تخلیقات کا سرمایہ بہت کم ہے۔ جو ان کی نفسیات، ان کے مزاج اور ذہنی رجحان کو مدنظر رکھ کر جدید سائنٹفک اصولوں اور نفسیاتی پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہوں۔

غنی غازی کی زیرِ نظر کتاب "مٹی کے گھروندے" اس شکایت کو رفع نہیں کر سکتی۔ پھر بھی تو کم تو کر ہی سکتی ہے مصنف نے ننھے منے بچوں کے جذبات و احساسات اور ان کی ذہنی اور نفسیاتی کیفیات کو مدنظر رکھ کر بامقصد ادب پیش کرنے کی کامیاب اور قابل قدر کوشش کی ہے۔ کتاب میں مٹی کے گھروندے سمیت نو کہانیاں ہیں ان کہانیوں کے ذریعہ بچوں کے اخلاق و کردار کی اصلاح اور ان کی ذہنی نشو و نما کی کوشش کی گئی ہے۔ دیدہ زیب اور جاذب نظر ٹائٹل، بہترین کاغذ عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ ہی سا سلیس، شستہ اور با محاورہ زبان شگفتہ انداز بیان او بچوں کے ذہنی رجحان اور نفسیات کی رعایت نے اس کتا کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ کتاب کے مصنف غنی غازی اسکول میں ٹیچر ہیں اس لئے بچوں کی نفسیات پر ان کی گہ نظر ہے ایک ادیب اور صحافی کی حیثیت سے وہ حالاتِ حا اور دورِ جدید کے تقاضوں سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ چنا کہانیوں کے ذریعہ انہوں نے نونہالانِ قوم میں یکجہتی فرقہ ہم آہنگی، بزرگوں کا احترام اور رتقائے باہم کی بنیاد پر مل کر رہنے کا پاکیزہ درس دیا ہے۔ لیکن انداز بیان افسانوی کہیں بھی انہوں نے زاہد خشک اور واعظِ تنگ والا رویہ لب و لہجہ استعمال نہیں کیا۔

بچوں کے ادب کی تخلیق اور ان کی زبان میں ان جذبات سے ہم آہنگی برقرار رکھتے ہوئے بات کرنا کوئی کا کھیل نہیں ہے غنی غازی اس پُرخار وادی سے دامن بچا گئے ہیں

(عبدالرحمن صدیقی)

## ستانی سماج اور اسکے مسائل ۔ (سماجیات)

مختار احمد فقیہہ ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ۲۶ روپے

ملنے کا پتہ: بک ایجنسی ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳۰۰۰۰۳



تار احمد فقیہہ صاحب
ہویں جماعت
جیات کے لئے
کردہ کتاب
سے گذری
مسرت اور شادمانی

آپ نے یہ ایک قابل تعریف کام انجام دیا ہے۔ 3+2+
ام تعلیم ۱۹۷۵ء سے جاری ہے۔ لیکن اس وقت سے
جماعت کیلئے نصابی کتاب اردو زبان میں تیار نہیں کی
س کی وجہ سے اردو ذریعہ تعلیم کے طلباء اور اساتذہ حضرات
دقتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

کتاب مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن
کے بارہویں جماعت کیلئے متعین کردہ نصاب کے مطابق تیار
ہے۔

سماجیات اور اس کے مختلف موضوع کی انگریزی اور اردو
ریفیں دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اردو اصطلاحات کے ساتھ
مطلاحات اسباق میں جگہ جگہ استعمال کی گئی ہیں۔

کتاب کے آخر میں انگریزی اور اردو اصطلاحات کی
فہرست دی گئی ہے۔ زبان بڑی سلیس ہے ہر سبق
کے آخر میں سبق اور موضوع پر منحصر مختلف اقسام کے سوالات
اور آخر میں بورڈ کا سماجیات کا ایک پرچہ بطور نمونہ پیش
کیا گیا ہے۔ کتاب کی کتابت اور طباعت بھی عمدہ ہے۔

کتاب میں بھارتی سماج اور ان کے مسائل سے متعلق
بحث کی گئی ہے۔ کتاب کیلئے پیش لفظ، ڈاکٹر این۔ ایس۔ گوریکر
(ڈائرکٹر انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر) نے تحریر کیا ہے۔

امید ہے کہ مہاراشٹر کے اردو ذریعہ تعلیم کے بارہویں
جماعت کے طلباء مذکورہ کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ
حاصل کریں گے

(محمد اسلم جلگاؤنکر ممبرا)

### وقت کا خیال رکھئے

ہر ماہ کے آخری عشرہ میں ماہنامہ نقش کوکن کی
کاپیاں پریس میں بغرض طباعت بھیج دی جاتی ہیں جس کے
سبب ۲۰ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اس ماہ کے
شمارہ میں شریک اشاعت نہیں ہو پاتی ہیں۔ اور خبر ارسال
کرنے والے حضرات عدم اشاعت پر بدگمانی کا شکار ہو جاتے
ہیں۔ برائے کرم یاد رکھئے کہ بیس تاریخ کے بعد ملنے والی
خبریں ایک ماہ کی تاخیر سے شائع ہوتی ہیں جس کے لئے
ادارہ مجبور ہے۔

### بروقت اشاعت کے لئے

بیرونی ممالک میں مقیم ماہنامہ نقش کوکن کے کرم فرما
حضرات کوئی خبر، مراسلہ، مضمون یا رقم اپنے کسی دوست، عزیز
یا رشتہ دار کے ہاتھوں روانہ کرتے ہیں جو اپنے مصروفیات کے
سبب تاخیر سے دفتر تک پہونچتے ہیں جس کے سبب اشاعت
میں تاخیر ہوتی ہے۔

ایڈیٹر

# علم وعمل کی تخلیق

محمد کامل احمد منامہ، بحرین

علم حاصل کرنے کی تلقین کے لئے سب سے پہلے خدا نے اپنے پیارے رسولؐ کے ذریعے جو لفظ ہم تک پہنچایا وہ "اقرأ" ہے۔ پھر علم کا سلسلہ شروع ہوا اور عمل کی صورت میں ظاہر ہوا۔ علم کا سب سے بڑا عمل سچائی اور نفس کشی کا تھا جو شروع میں باشعور حضرات کے اعتبار کرنے کا موجب بنا۔

علم پہلے خیال کی صورت میں ہوتا ہے۔ پہلی رات کے چاند کو دیکھیں اُس کے گرد دائرہ نظر آئے گا جو اس کی تکمیل کی نشاندہی کرتا ہے۔ چاند اس دائرہ کی طرف بڑھتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب چاند اور دائرہ ایک ہو جاتے ہیں تب ہم کہتے ہیں چاند مکمل ہو گیا۔ انسان پہلے خیال میں اپنے آپ کو جانتا ہے پھر اس کو بسر کرتا ہے اور اس کی تکمیل کے ساتھ خود بھی مکمل ہوتا جاتا ہے۔ خود اپنے خیال کی طرف اِس سفر کو عمل کہتے ہیں۔ خیال جب تک عمل نہیں بنتا دائرہ مکمل نہیں ہوتا۔

جب تک ہمارا خیال عمل نہیں بنتا ہم خود اپنے دائرہ کے ٹوٹے ہوئے حصہ ہیں بالکل ریزہ ریزہ۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے عالم پورے عالم نہیں ہیں۔ ہمارے استاد پورے استاد نہیں ہیں ہمارے تاجر پورے تاجر نہیں ہیں۔ ہمارے قائد پورے قائد نہیں ہیں۔ اپنے خیال کو عمل نہ بنا سکنے کے سبب ہم پور[ے] انسان نہیں ہیں۔

ایک بیج نوزائیدہ پودا تب بنتا ہے جب وہ ا[پنے] خول کو توڑتا ہے۔ ایک نوزائیدہ پودہ درخت تب بنت[ا ہے] جب وہ درخت بننے کے لئے اپنے آڑے آنے والی رکا[وٹ] کو کاٹتا ہے جدوجہد کر کے فتح حاصل کرتا ہے۔ انسانی رکا[وٹ] نفس کہلاتی ہے اس وجہ سے خیال وعمل کی یکجائی نصیب نہ[یں] ہوتی۔ کردار سے محرومی، حرص و ہوس، خوف و مصلحت ہماری راہ کا روڑہ بن جاتے ہیں۔ کامیابی اسے ملتی ہے جو نفس کو زیر کرے۔ لالچ وخوف سے بلند جب خیال، عمل، کردار ایک ہو تو انسان تعمیر شخصیت کا نادر (عظیم) نمونہ بن[تا ہے]۔

جس طرح تعمیر شخصیت اور تکمیل ذات کے مرحلے انسان کی داخلی مخالفت اس کے ساتھ پیدا ہوتی ہے [اسی] طرح تخلیقی تکمیل کے مرحلے میں خارجی مخالفت ماحول سے ہوتی ہے ایک شاعر لفظوں کی مدد سے شاعر بنتا ہے لیکن وہ کہتا ہے جو لفظوں کو بولنے پر وہ مجبور کرتا ہے جو وہ بولنا چاہتا ہے اِس طرح اجتماعی تخلیقی عمل بھی کشمکش کی پیداوار ہے۔

دوسرے پیغمبرؐ، حضورؐ اور ہمارے اسلاف۔ عمل کو اپنی ذات میں تخلیق کیا تھا۔ پیغمبر کی تعلیمات کی ر[و سے] ہر عاقل و بالغ مسلم جب تک اپنے اندر عمل نہ پیدا کرے ملت کی ذمہ داری کا احساس نہ کرے وہ علم وعمل میں مکمل نہ[یں] ہو سکتا۔ وہ قوم کی قسمت کا تابناک ستارہ نہیں بن سکتا۔

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں ارسال فر[مائیں]

# اتفاق

(...الدین مجوانے ۔ منامہ ۔ بحرین)

چند ماہ قبل خطہ کوکن میں فرقہ وارانہ فساد کی وباء ہر نئی
...ی اور دابولی جیسے مقام پر پھیلی تھیں اس سے متاثر ہو کر
...چھوٹا مضمون "اتفاق" آپ کی خدمت میں پیش کر رہا
...۔ اصلاح کی ضرورت پڑے تو ضرور کیجئے۔ اگر آپ اس
...کو نقشِ کوکن میں جگہ دیں گے تو میں اپنے آپ کو بہت ہی
...نصیب سمجھوں گا۔

بحرین کی سرزمین پر جناب عبدالرزاق سردار صاحب
...یسی بزرگ ہستی ہیں۔ جہاں جہاں دینی اور دنیاوی محفلیں
...تی ہیں وہاں پر سردار صاحب اپنے دل میں جذبۂ ایمانی
...ہوئے دین کی دعوت کا کام خوش اسلوبی سے انجام
...رہتے ہیں یہی خدمتِ خلق ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں
...ت رکھے۔ نقشِ کوکن کی ترقی کیلئے دعائیں ہیں۔۔۔

—(بہاءُ الدین مجوانے ۔ منامہ بحرین)

ہندو کا "ہ" اور مسلم کا "م" ان دونوں حرفوں
...ائے تو "ہم" لفظ وجود میں آتا ہے۔ "ہم" ایک
...اقت بن جاتی ہے۔ جس کے بدولت ہم اپنے مادرِ وطن
...کی آنچ نہیں آنے دیتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہم سب اسی سرزمین ہند پہ پیدا ہوئے ہیں اور
...انی کہلانے کا پورا پورا حق رکھتے ہیں۔ پھر ہم میں یہ اختلاف
...؛ ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا کیوں؟
...ن جو فسادات سے محفوظ تھا اسے شرپسندوں نے فساد کی
آگ میں دھکیل دیا۔

ہندوستان ایک عظیم ترین اور ترقی یافتہ ملک ہے اس ملک کے کونے کونے سے فساد ہی فساد کی بو آتی ہے۔ مذہب کے نام سے سہارا لے کر فساد برپا کرنیوالے شرپسندوں پر حکومت کی گرفت کیوں نہیں؟ عدالتیں انصاف کیلئے ہوا کرتی ہیں فسادات سے لے کر جرائم تک تحقیقات کی جاتی ہیں لیکن انصاف کن فیصلے پر عمل نہیں کیا جاتا۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اس وطن کی آزادی کے لئے مسلم رہنماؤں نے بھی اپنے خون سے اس گلستان کو سنوارا ہے افسوس اس بات کا ہے کہ

" پھر بھی کہتے ہیں یہ ہم سے اہل چمن
یہ ہمارا چمن ہے تمہارا نہیں "

ہم سب مل کر ان غلط فہمیوں کو اپنے دل و دماغ سے دور کریں۔ میری ان ہندو مسلم رہنماؤں سے اپیل ہے کہ فسادات کی خبر سن کر کسی کے غم میں شریک ہو کر صرف برائے نام اظہارِ افسوس نہ کریں بلکہ اس "فرقہ وارانہ" تنازع کو مٹا دیجئے ورنہ ان آپسی تنازعوں سے غیر ملک فائدہ اٹھائے گا۔ اس ملک کی فلاح و بہبودی عوام کی فلاح و بہبودی ہے۔ کوئی بھی مذہب آپس میں بیر رکھنے کی ہدایت نہیں دیتا۔ مذہب کے نام کا سہارا لے کر فساد برپا کرنے والوں کا خاتمہ اس وقت ممکن ہے جب ہم یکجا ہو کر "اتفاق" کی طاقت کو مضبوط کریں گے۔ اور مادرِ وطن کی حفاظت، عزت و آبرو کو بچائے رکھیں گے۔

ہمارا اتفاق پائندہ باد
ہمارا اتحاد پائندہ باد

# اخبار و اذکار ——— (مرتب) افی بن صاد

## اردو اکاڈمی کی جانب سے

**اخترالایمان کے اعزاز میں جلسہ** ۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی نے یکم اکتوبر کو چرنی روڈ پر واقع مہاتما گاندھی میموریل ریسرچ سنٹر میں اردو کے ممتاز شاعر اخترالایمان کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد کیا۔

تقریب میں مہاراشٹر اردو اکاڈمی کے وائس چیئرمین ڈاکٹر ظ انصاری نے جناب اخترالایمان کے ادبی کارناموں کا ذکر کیا۔ اس موقع پر اخترالایمان کے ہاتھوں "اہکان" کی دو جلدوں کا اجراء ہوا۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر اور جناب شمیم طارق نے مہاتما گاندھی کے کاموں کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ دیگر مقررین میں غلام دستگیر، قاضی سلیم، رام پنڈت، پروفیسر مشرام اور محترمہ سلمیٰ صدیقی بھی شامل تھیں۔

**بھیونڈی کے یوسف حسن مومن کو اعزاز**

بھیونڈی پاورلوم ویورس فیڈریشن لمیٹڈ کے صدر یوسف حسن مومن پاورلوم صنعت سے برسوں سے وابستہ ہیں۔ اور اس صنعت کے گوناگوں مسائل کو حل کرنے کے لئے رات و دن ایک کئے رہتے ہیں۔ ان کی پرخلوص کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مرکزی حکومت کے ٹکسٹائل منسٹری نے انہیں آل انڈیا پاورلوم بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

**نہوا شیوا میں بحری اکیڈمی** ۔ نہوا شیوا ضلع رائگڑھ میں جہاں ممبئی کی نئی بندرگاہ تعمیر ہو رہی ہے جہاز رانی کے خواہشمند طلبہ (کیڈٹوں) کو بحری تربیت دینے کی غرض سے ایک اکیڈمی قائم کرنیکا منصوبہ زیرِ عمل ہے۔

**حاجی صاحب کو مبارکباد** ۔ ڈاکٹر فیض احمد برڈ دکھیڈ ضلع رتناگری کے والد اور محمدیہ سوسائٹی پنگاری رتناگری کے ناظم اعلیٰ جناب شوکت علی ابراہیم برڈے کے فریضہ حج ادا کرکے واپسی پر سوسائٹی کے اراکین و باشندگا پنگاری نے ایک اعزازی جلسہ ۱۳ ستمبر ۸۸ء کو گاؤں میں منعقد کیا جسمیں کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے۔ شرکاءِ محفل۔ حاجی صاحب کو دلی مبارکباد دی اور مولانا عبدالقدوس صا نے بصیرت افروز تقریر فرمائی حاجی صاحب موصوف نے حج کا تفصیلی بیان پیش کیا اور ڈاکٹر فیض برڈے نے کلمۂ فرمائی۔

**ینگ فرینڈس سوسائٹی کا مستحسن اقدام** ۔ آز کی اکتالیسویں سالگرہ کے مبارک موقعہ پر ینگ فرینڈس سوسا شرگاؤں رتناگری نے ساوتری بائی پھلے دتک پالک اسکیم تحت ایک غریب طالبہ کی تعلیمی کفالت اپنے ذمہ لی اور ربا کے صدر جناب علی میاں دردے کے ہاتھوں جماعت ہفتم یا اور دوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو انعامات تقسیم ۲۰ غریب و مستحق طلباء و طالبات کو اسکول یونیفارم، کاپی اور ایس ٹی کا آمدورفت کا کرایہ دیا۔ اس تقریب سعید میں تعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی تھی۔

**شعرائے جے پور پر سیمینار** ۔ جے پور ۱۰ ستمبر ۸۸ راجستھان اردو اکادمی اور بزمِ رندان جے پور کے اشتراک جے پور کے شعراء موضوع پر ایک سیمینار ونو باگیان مندر

پر منعقد کیا گیا۔ سمینار کی صدارت راجستھان یونیورسٹی
ے کے وائس چانسلر پروفیسر ایم۔ بی۔ ماتھر صاحب نے
سمینار کی پہلی نشست دو بجے ہوئی۔

## ری فساد کے متاثرین کو
## س ہزار کی امداد

۔ بمبئی ریلیف کمیٹی
ب سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ کی اطلاع کے موجب
نوں کوکن کے ضلع رتناگری میں ساہرنی تعلقہ داپولی فرقہ وارانہ
ے دوران متاثر ہونیوالے افراد کے لئے بمبئی ریلیف کمیٹی
س ہزار روپئے کمیٹی کے نائب صدر علی ایم شمسی کے توسط
رور تمندوں میں تقسیم کئے۔ تقسیم کے بعد شمسی صاحب نے (چیرمین کوکن بنک)
مابات کمیٹی کے سپرد کر دیئے۔ ضیاء الدین بخاری (جنرل سکریٹری)

## دن میں کوکنی مسلم ورلڈ فاونڈیشن۔

فاونڈیشن کی دو سال پورے ہوئے۔ ۷ ستمبر ۸۸ء
رہ سالانہ جلسہ میں جناب سید علی قادری کی تلاوت
ریمن بیرسٹر عبد القادر پرکار کی استقبالیہ تقریر کے بعد جناب
لہ مقدم (سکریٹری) نے ممبرشپ دونیشن اور دیگر
پر روشنی ڈالی۔ نئے سال کے الیکشن کے کام کو سرانجام
کے لئے جناب بشیر احمد الحداد صدر اور جناب عبد الکریم بجلے
ں نے جو فرائض انجام دیئے اسی سے حسب ذیل انتخاب
ں آیا۔

ڈاکٹر عبد السلام پٹھان چیرمین، جناب بہاؤ الدین
ر پرکار وائس چیرمین، جناب عبد اللہ مقدم سکریٹری، جناب
لی قادری جوائنٹ سکریٹری، جناب حسن میاں پرکار خازن
ب عبد الغنی جوانے نائب خازن اور جناب بیرسٹر عبد القادر
جناب عبد الحمید انڈرے، جناب عثمان جوانے۔ جناب

عبد القادر مرو ڈکر اور جناب حسن معروف کمیٹی کے اراکین چنے گئے
انتخاب کے بعد نئے منتخبہ چیرمین ڈاکٹر عبد السلام پٹھان
سابقہ چیرمین بیرسٹر پرکار کی خدمات کو سراہا نیز جناب عثمان جوانے
نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے نقش کوکن کو رابطہ کی کڑی بتایا
جو ۲۶ سالوں سے دنیا بھر میں اردو جاننے والوں کو ایک قبیلہ کی طرح
منظم کئے ہوئے ہے۔ الیکشن کے بعد قوالی کا پروگرام بھی رکھا گیا
تھا۔ اسی سے جو آمدنی ہوئی وہ فاونڈیشن کے چیرمین کا حصہ بن گئی
حسب سابق تمام اخراجات کمیٹی کے گیارہ حضرات نے اپنی جیب
خاص سے ادا کئے۔ نامہ نگار عثمان جوانے لندن )

## کوکن مسلم جماعت کراچی (پاکستان) کا
## سالانہ جلسہ

۔ ادارہ ہذا کا سالانہ جلسہ زیر صدارت
جناب محمد شریف بھابجی منعقد ہوا۔ جس میں گذشتہ سال کی رپورٹ
اور آمد و خرچ کا محاسبہ پیش کر کے آئندہ سال کے لائحہ پر غور وخوض
ہوا۔ مجلس عاملہ کے اراکین برائے سال ۸۹۔ ۸۷ اسطرح ہیں ۔
صدر جناب محمد شریف بھابجی، جنرل سکریٹری جناب بشیر احمد
باڈگی۔ جوائنٹ سکریٹری جناب عبد الرحیم فقیہ۔ خازن جناب
خالد گھولے۔ ممبران جناب عبد الرزاق غزالی جناب شبیر کھربے
جناب قمر الدین قاضی جناب عبد اللطیف عیسانی۔ جناب معین الدین
مقری۔ جناب محمد حسین نورنگے اور جناب عبد الباسط فقیہ۔

سوسائٹی کے قائم کردہ زکوٰۃ فنڈ سے بے روزگار
اور بے سہارا خواتین کو سلائی مشین کی تقسیم کی جاتی ہیں۔ تعلیمی
فنڈ سے بچّوں کو وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ ایک دینی مدرسہ اور کوکن
افراد کی ڈائریکٹری سوسائٹی کی خصوصی سرگرمیاں ہیں۔ ڈائریکٹری
پچیس روپے فی کاپی کی ادائیگی وصول کی جاسکتی ہے۔ بیواؤں اور
مستحق خواتین کیلئے دار الفلاح کا قیام سوسائٹی کے لائحہ عمل میں شامل ہے۔

# انتخابِ مشاعرہ چپلون

۲۴ ستمبر کو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے معلم اور شاعر جناب محمد اعجاز خان کے مساعی کے نتیجہ میں مقامی شعراء کا ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب عبدالستار دلیسائی صاحب نے فرمائی۔ جناب ابراہیم آزر نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

منتخب کلام :- عزم محکم ہو تو قسمت بھی بدل سکتی ہے
(مغل اقبال اختر) صرف ہاتھوں کی لکیروں میں ہی کیا رکھا ہے

ساری دنیا کی کثافت سے بچا رکھا ہے
(ابراہیم آزر) خانۂ دل کو لطافت سے بھرا رکھا ہے

تکمیل آرزو میں تقاضوں کی موت ہے
(اعجاز خان) ناکام حسرتوں میں دعاؤں کی شان ہے

وہ میری جان کا دشمن ہے جانتا ہوں مگر
(اقبال احمد اقبال) کل اپنے خط میں اسے میں نے جاں نثار لکھا

وہ دونوں لڑنے والے خیر سے ہیں
(جمال یوسفی) چھڑانے جو گیا تھا، مر گیا ہے

جتنے بھی ساتھی ملے برف جیسے لگے
(ابراہیم نور) وقت کے ساتھ خود ہی پگھلنے لگے

نور دنیا کا تم پر اثر ہو گیا
رنگ گرگٹ کی طرح بدلنے لگے

زندگی پہ رحم کیوں ہے آیا مجھے
(موہن مرادپوری) اس کا ہر فعل کیسے ہے بھایا مجھے

کچھ کہوں تو نہ کھلتی تھی میری زباں
بولنا بھی اسی نے سکھایا ہے مجھے

رنجشیں ہیں ہر کسی کے درمیاں
(حنیفؔ ادیبی) امن کا ملتا نہیں کوئی نشاں

چھوڑ کر صحرا میں جو مجھ کو گیا
ڈھونڈتا ہے آج تک وہ کارواں

یہ زمین گر گردش میں ہے یہ آسماں گردش میں ہے
(رفیق احمد رفیق) جب سے میں گردش میں ہوں سارا جہاں گردش میں ہے

اس مشاعرہ میں بزم اردو چپلون کے چیئرمین پروفیسر ابراہیم شیخ اور اراکین نیز مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے اساتذہ حاضر تھے۔

# بزمِ شعر و ادب کی ماہانہ طرحی نشست

بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی) کی ماہانہ طرحی نشست ۱۷ ستمبر ۸۸ء کو جناب سعید رضوانی کی صدارت میں گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں منعقد ہوئی۔ انجمن جنجیرہ (حلقۂ بمبئی) ہوسٹل کے سکریٹری جناب مقدار اوکئے صاحب کی تلاوت کلام پاک سے نشست کا آغاز ہوا۔ شاداب رتناگروی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے انتخاب حسب ذیل ہے۔ (مرسلہ از۔ سعید کنول)

غم جہاں، غمِ جاناں شعارِ زیست نہیں
(مہر مہسلائی) شعارِ زیست غم دو جہاں سے ملتا نہیں

وہ جس نے درد کی دولت ہمیں عطا کی ہے
(قیصر رتناگروی) وہ پوچھتا ہے تمہیں غم کہاں سے ملتا ہے

وہ آئینہ ہی نہ دیکھیں تو کس پہ اترائیں
(عارف احمد جی) بتوں کو ناز تو شیشہ گراں سے ملتا ہے

جھکا دے سر کو خدا کے حضور میں آکر
(ابراہیم خان طالب) ہمیں پیام یہ ہر دم اذاں سے ملتا ہے

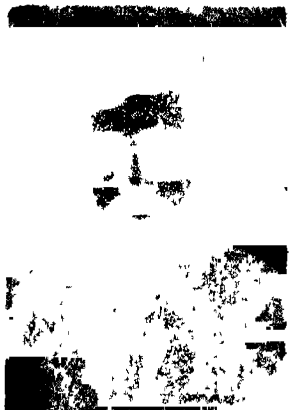
یہ سب بے زباں سے اشعار ہیں صبا اپنے
) ہر ایک شعر تو اہلِ زباں سے ملتا ہے
عذابِ قبر سے رہتا ہے وہ سدا محفوظ
یدی) خلوص بن کے سراپا جو ماں سے ملتا ہے
یہ کرچیاں میرے خوابوں کے آئینہ کی ہیں
) تمہارا عکس بھی مجھ کو یہاں سے ملتا ہے
پگھل رہا ہے بدن ایسی آگ ہے دِل میں
مان) ہمارا حال تو آتش فشاں سے ملتا ہے
اسی کا نام ہے معراجِ زندگی شاید
) خراج مجھ کو میرے قدرداں سے ملتا ہے
علاج زخموں کا ممکن تو ہے مگر اے دوست
ودی) وہ زخم بھرتا نہیں جو زباں سے ملتا ہے
مجھے کہیں نہ ملا میں نے اسکو ڈھونڈا بھی
.) سکون لوگوں کو جانے کہاں سے ملتا ہے
جو لیکے منزلِ مقصود تک پہونچتا ہے
ناگروی) وہ حوصلہ بھی غمِ جاوداں سے ملتا ہے
زباں والے نہیں متحد ستم کیا ہے
ڈے) سبق خلوص کا ہر بے زباں سے ملتا ہے

## ر سراج پرکار کے دواخانہ
## تتاح ۔

نقش نواز جناب کا کا سیٹھ پرکار نکوٹ کے فرزند ڈاکٹر سراج پرکار کے دواخانہ کا افتتاح د تر ہے نئی ممبئی میں سرپنچ شری گیانیشور پاٹل کے نام پایا۔

## دیپش امام کو صحافتی ایوارڈ ۔

نیشنل ہائی اسکول کالج کلیان کے لکچرر، صحافی، ممبیان ضلع تھانہ بہتر کار سنگھ سنامہ نقش کوکن ممبئی کے جنرل سکریٹری جناب مسعود دیپش امام کو ان کی صحافتی خدمات کے اعتراف میں لائینز کلب کلیان نے اپنی توصیفی سرٹیفکیٹ سے نوازا ہے۔ ہم اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔



## قاضی سیّد مہتاب احمد حسینی اقلیتی سیل کے جوائنٹ سکریٹری

اقلیتی سیل کی آر سی کے چیئرمین جناب پروفیسر جاوید خان، وزیر مملکت برائے تعلیم وائس چیئرمین محمد نصیر پٹھان کی ایماء پر قاضی سید مہتاب احمد حسینی (بی اے انرز، ایل ایل بی) چیف قاضی شہر ممبئی کو ان کی سیاسی و سماجی خدمات سے متاثر ہو کر اقلیتی سیل ممبئی ریجنل کانگریس کمیٹی کے جوائنٹ سکریٹری کے عہدے پر فائز کیا ہے۔

## کوکن مسلم کلب نیروبی کا افتتاح ۔

کو ۱۷ رستمبر ۸۸ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں کلب کے بانی جناب اسماعیل شیخ کے ہاتھوں کوکن مسلم کلب ہاؤس کا افتتاح عمل میں آیا۔

## تنگیکر ٹرسٹ کے زیر اہتمام اسپتال کی تجدید ۔

اورن ضلع رائے گڈھ میں تنگیکر خاندان کے ٹرسٹ کے زیر اہتمام جو ا بائی اسپتال برسوں تک جاری رہا لیکن حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ یہ سلسلہ ایک عرصہ تک موقوف رہا۔ اور اس خاندان کے جواں عزم فرزند جناب سہیل تنگیکر نے اس اسپتال کے تنِ مردہ میں نئی روح پھونکی۔ اور چند ایک رفقاء کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھانے

کا عزم صمیم کر لیا ہے ۔ اللہ انہیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے اور مقامی نیز اہلِ خیر حضرات کے تعاون سے اس اسپتال کی تجدید و توسیع بہت جلد عمل میں آئے ۔

**گونڈگھر کے ہیڈ ماسٹر کا تبادلہ ۔** جناب لقمان خان پٹھان جو گذشتہ چار سالوں سے گونڈگھر میں ہائی اسکول کی ہمہ جہتی فلاح کیلئے مصروف جدوجہد رہے ۔ خبر ملی ہے کہ یکم ستمبر ۸۸ء سے ان کا تبادلہ جونیئر کالج مروڈ میں بطور پرنسپل ہوا ہے ۔

لقمان خانصاحب ۱۹۷۷ء میں ضلع پریشد رائے گڈھ نے مثالی ٹیچر کے اعزاز سے نوازا تو ۱۹۸۶ء میں نقش کوکن ٹیلینٹ فورم نے ۲۵ رسالہ بے لوث تدریسی خدمات کے صلہ میں قدر افزائی کی ہے ۔

۲۹ راگست ۸۸ء کو انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر میں ایک بے مثال الوداعی جلسہ زیرِ صدارت جناب عبداللہ علی گھرلکر (جنرل سکریٹری انجمن اسلام جنجیرہ) منعقد ہوا جس میں مہسلہ ، شری وردھن ، مروڈ اور گونڈگھر کے لوگ کثیر تعداد میں شریک تھے ۔

صدر جلسہ کے ہاتھوں لقمان خانصاحب کو سپاسنامہ دیا گیا ۔

**ابراہیم ناخوا کی انجینیرنگ میں کامیابی ۔**

موضع پنچندی تعلقہ داپولی کے جناب ابراہیم عبدالحمید ناخوا نے امسال مئی ۸۸ء میں صابو صدیق پالی ٹیکنک بمبئی سے ڈپلوما اِن میکانیکل انجینئرنگ کا امتحان ۶۳ رفیصد نمبر حاصل کر کے پاس کیا ۔ مارچ ۸۳ء میں جب آپ نے داپولی سے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا اس وقت بھی آپ کو ۸۳ فیصد مارکس ملے تھے اس کامیابی پر ہم اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

(منجانب ۔ نثار اللہ ، سمیر اسماعیل مقدم اور عارف پاؤسکر)

**افسر سراج بیگ کو مثالی مدرس کا اعزاز ۔** الہاس نگر تعلقہ پنچایت سمیتی ضلع تھانہ کی جانب سے اردو اسکول گور ریگاؤں (وانگنی) ضلع تھانہ کے مدرس جناب افسر سراج بیگ کی عمدہ کارکردگی اور بہترین تعلیمی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ۱۲ ستمبر ۸۸ء کو انہیں آدرش شکشک (مثالی مدرس) کے ایوارڈ سے نوازا گیا ۔ ہم صاحبِ موصوف کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ (نامہ نگار صدر مدرس و جملہ اسٹاف اردو اسکول بدلاپور ضلع تھانہ)

**”شام و سحر“ کا اجراء ۔** مہاراشٹر ہائی اسکول ، چپلون کے صدر مدرس ، بزم اردو چپلون کے وائس چیئرمین اور کوکن کے ابھرتے ہوئے نوجوان فکر ، جواں سال شاعر جناب مغل اقبال اختر کی اوّلین شعری تخلیق ” شام و سحر “ کا اجراء بزم اردو چپلون کی جانب سے مستری ہائی اسکول کے زیرِ اہتمام ” بچت بھون “ رتناگری میں اس ضلع کے کلکٹر شری رمیش چندر کانڈے کے ہاتھوں بتاریخ ۱۰ ستمبر ۸۸ء کو ہوا ۔ اس موقع پر بطور مہمان خصوصی ٹھیکیکر (سی ۔ ای ۔ او) اور ادبی اور معروف شاعر جناب قیصر الجعفری جلوہ افروز تھے ۔ اس پروگرام کے کنوینر اور مستری ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب آئی ۔ وائی سولکر نے مہمانوں کا استقبال اور تعارف پیش کیا ۔ جناب احمد ابراہیم مہسکر نے گلہائے عقیدت پیش کئے ۔ بزم اردو چپلون کے چیئرمین پروفیسر ابراہیم شیخ نے بزم کی سرگرمی پر روشنی ڈالی ۔ پھر ” شام و سحر “ کے خالق جناب مغل اقبال اختر کا بزم اردو کی جانب سے کلکٹر صاحب کے ہاتھوں ہار پہنا کر اعزاز کیا گیا ۔ اجراء کے بعد ایک سو ایک اور اس سے زائد رقم دے کر کتابیں خریدنے والے حضرات کو کاپیاں شریمتی ٹھیکیکر کے ہاتھوں پیش کی گئیں ۔

اس کے بعد جناب قیصر الجعفری کی زیرِ صدارت مشاعرہ شروع ہوا ۔ جس میں شرف کمالی ، آدم نصرت ، عارف احمد حیا ۔

لطیف، سعید کنول، گوہر راجاپوری، پرویز یائی، مغل اقبال افتر
بگالوی، اعجاز خان۔ ابراہیم آذر، اقبال احمد۔ جمال یوسفی۔
یم نور۔ اور حفیظ انصاری نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔ نظامت
رائض جناب شرف کمالی نے بحسن وخوبی انجام دیئے (ابراہیم آذر چپلون)

## اب ذوالقرنین کو میئر ایوارڈ۔

امسال یوم اساتذہ
وقعہ پر نیوسائن میونسپل اردو اسکول کے ہیڈ ٹیچر جناب ذوالقرنین
ئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ لہٰذا ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے

ادارہ

## پلون میں تنظیم اتحاد کا قیام۔

۲۷ر ستمبر ۸۸ء کو پرکار
یکس چپلون میں نوجوانوں کے منعقدہ اجلاس میں مسلمانوں کے
جودہ سماجی، تعلیمی اور اقتصادی ساکھوں کا جائزہ لیا گیا۔
ر لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بعد "تنظیم اتحاد"
بنیاد ڈالی گئی جس کے عہدے دار اور مجلس عاملہ حسب ذیل ہے۔
شیخ اسمٰعیل وانگڑے (صدر)، رحمٰن حسن گرگٹے اور رعباس
الدین بے بل (نائب صدر)، لیاقت محمد جوگلے (چیئرمین)، جیلی
سن حمدولے اور ابراہیم علی الڈرے (وائس چیئرمین)، حمید اسمٰعیل
بٹے (سکریٹری)، اصغر علی ٹروے اور عنایت ابراہیم مقدم۔
جوائنٹ سکریٹری)، ڈاکٹر جی۔ اے۔ مشرف (خازن)
مبران: ۱ لیاقت ابراہیم پالیکر ۲ عمر امین سیٹھ مٹاگری
۳ اخلاق یونس میئر ۴ مظفر عبدالغفور سنگد ۵ ابراہیم عبدالرحمان
ادرکر ۶ رفیق شہاب الدین مقادم ۷ انور شریف بیجیکر ۸
بوبکر شیخ علی بے بل۔
شیر: ۱ مغل اقبال عبدالرحیم ۲ ڈاکٹر فتح محمد ۳ عبدالرزاق
بھولکر ۴ احمد سعید قادری ۵ عبدالستار یوسف شاہ۔
اس تنظیم کے تحت مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ سماجی،
تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے لئے کوشش کی جائے گی۔

۲۲ر اکتوبر ۸۸ء کو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں
میلادالنبیؐ کے مناسبت سے ایک تقریری مقابلہ رکھا گیا جو
اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے امید ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کے پروگرام
ترتیب دے کر اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعہ ملک وقوم کی ترقی
کے لئے کوشش جاری رہے گی۔ (ابراہیم آذر)

## پانگاری میں سیرت کا جلسہ۔

پانگاری حویلی ضلع رتناگری میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت
جناب عباس حسن پوریکر انعقاد پذیر ہوا۔ نسرین شرف الدین
دلوی کی قرأت سے شروع کئے گئے۔
پروگرام میں اسکول کے طلباء وطالبات نے ایمان
افروز تقریریں کیں۔ جناب وہاب دلوی کے اظہار تشکر
کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(نامہ نگار عبدالمناف دلوی)

## نوبل پرائز مصر کے ناول نگار کو۔

مصر کے ادیب
نجیب محفوظ کو آج ۱۹۸۸ء کا نوبل پرائز برائے ادب دینے
کا اعلان کیا گیا نوبل انعام کمیٹی نے اپنے اعلانیہ میں کہا کہ نجیب
محفوظ کو ایک ایسے عربی آرٹ کی تخلیق کے لئے نوبل انعام کا
مستحق قرار دیا گیا ہے جو تمام انسانیت کو متاثر کرتا ہے۔
۷۶ سالہ مصری ناول نگار اور مختصر افسانہ نویس نجیب پہلے عربی
ادیب ہیں جنہیں ادب کا نوبل انعام دیا گیا۔

## "مٹی کے گھروندے" کی رسم رونمائی۔

بمبئی۔ ۹ر اکتوبر۔ (اسٹاف رپورٹر) بچوں کے ادیب
وصحافی غنی غازی کی بچوں کی کہانیوں پر مشتمل تیسری کتاب
"مٹی کے گھروندے" کی رسم اجراء مہاراشٹر کے وزیر مملکت

ائے تعلیم پروفیسر جاوید خان کے ہاتھوں عنایتیہ اردو جونیر
لج نامدورہ ضلع بلڈانہ میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ میں
ام دی۔ جلسہ کی صدارت وسنت راؤ شندے (ایم ایل اے)
نے انجام دی۔ اس تقریب رونمائی میں پرنسپل ایوب خان، محمد
ن الرحمن آزاد بالاپور کے صدر بلدیہ خطیب صاحب ایم زیڈ ایر
رایجوکیشن آفیسر ہیرولے نے غنی غازی کو مبارکباد پیش کی۔
ں سے قبل غنی غازی کی بچوں کیلئے دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔
ران دونوں کتابوں کو مہاراشٹر اردو اکادمی نے انعامات
سے نوازا ہے۔

## فقیر محمد مستری ٹرسٹ کے تحت شبِ قہقہہ۔

۲۵ر دسمبر ۸۸ء کی
ب میں برلا ماتوشری سبھا گھر کے خوبصورت ہال میں زندہ دلانِ
بمبئی اور حیدرآباد پر مشتمل "شبِ قہقہہ" کے نام سے ایک تفریحی
وگرام فقیر محمد مستری ٹرسٹ کے زیر اہتمام منعقد ہوگا اس کی اطلاع
رسٹ کے منیجنگ ٹرسٹی اور بمبئی کے معروف سماجی رہنما
جناب علی ایم شمسی نے دی اس پروگرام کا مقصد (کیپٹن) فقیر محمد
مستری کی مالی مدد کرنا نہیں بلکہ ان کے نام سے قائم کردہ
رسٹ کے مقاصد کو بروئے کار لانا ہے۔ پروگرام میں جناب
لیپ کمار صاحب بطور مہمانِ خصوصی شریک ہونگے۔

## سینٹرل اسکول میں گاندھی جینتی تقریب

۲ر اکتوبر کو سینٹرل ہائی
سکول ساونت واڑی میں جناب غلام صمدانی قندھارکر، بلاک
یجوکیشن افیسر ساونت واڑی کے زیر صدارت گاندھی جینتی کی
ی تقریب منعقد کی گئی جس میں کئی طلبہ و طالبات نے اپنے
خیالات کا اظہار کیا۔ ہیڈ ماسٹر ایف کے شیخ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

## ڈی ایڈ کالج کے غریب طلبار کی ایک فریاد!

حکومت مہاراشٹر
اردو میڈیم ڈی ایڈ کالج کھولنے کی اجازت دے کر واقعی اردو
داں طبقہ پر بڑا احسان کیا تھا۔ اس کی سخت ضرورت بھی تھی
تاکہ غریب مسلم طلبار بھی ایس ایس سی یا ایچ ایس سی کرنے کے
بعد ڈی ایڈ ڈپلومہ لے کر پرائمری سطح کے اردو میڈیم اسکول
کی خدمات میں لگ جائیں۔ لیکن اچانک حکومت نے اپنی
پالیسی تبدیل کر کے اردو داں طبقہ کو حیرت میں ڈال دیا۔ درمیانی
سال میں کالج بند کر کے ان سیکڑوں طلبار کو سخت مشکلات میں
مبتلا کر دیا ہے جو عنقریب ڈی ایڈ ڈپلومہ لے کر ملک و قوم کی خدمت
کا جذبہ رکھتے تھے۔

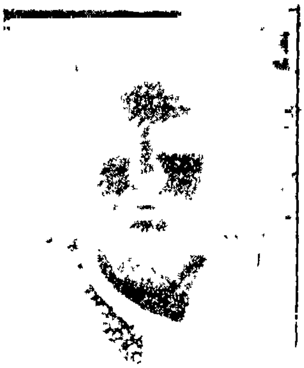
حکومت اگر اپنی پالیسی بدلنے پر مجبور ہے تو نیا داخلہ نہ
دے مگر یہ تو سراسر ناانصافی اور غریب والدین پر بے انتہا ظلم
ہوگا کہ سال ڈیڑھ سال کا کورس کرنے کے بعد بھی طلبار مالی مجبوری
کے باعث دور دراز کے کالجوں میں جاکر ڈپلومہ حاصل کرنے سے
قاصر رہیں۔

## رضیہ بیگم دھنشے کو آدرش شکشکا کا اعزاز۔

رائے گڑھ
ضلع پریشد نے ۵ ستمبر ۸۸ء کو یعنی یوم اساتذہ کے موقعہ پر اردو
اسکول جسوبلی تعلقہ شریوردھن کی معلمہ محترمہ رضیہ بیگم عبداللہ دھنشے
کو (مثالی استانی) آدرش شکشکا کے اعزاز سے نوازا ہم اس اعزاز
پر محترمہ موصوفہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محترمہ رضیہ بیگم متوطن موربہ ۱۹۶۳ء سے رائے گڑھ ضلع پریشد
کے اردو اسکولوں میں درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ آپ اردو
اسکول ہرکول، گورسے گاؤں اور جسوبلی میں خدمات انجام
دے چکی ہیں۔

## نرسری کی لائق استاد فاطمہ۔



گولکوٹ (چپلون) ضلع رتناگری کی چوگلے برادری کے جناب حسین احمد عبدالغفور چوگلے کی دختر (اندھیری) کے معروف سماجی کارکن اور نقش کوکن کے نمائندہ جناب ابراہیم چوگلے کی بھتیجی)

فاطمہ نے ۸۵ء میں ہوم سائنس میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ۔ مس فاطمہ نے ۱۹۷۰ء میں جب انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول بمبئی ۸ سے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا اس وقت انہیں ۸۰ فیصد مارکس ملے تھے اس کے بعد بمبئی کے مشہور ادارہ نرملا نکیتن میں داخلہ لیا اور ہوم سائنس میں کامیابی حاصل کی اس کے بعد ایک سالہ نرسری ٹیچر ٹریننگ کا کورس پاس کیا اور اب اندھیری میں راج ہنس بالواٹیکا اسکول میں نرسری کی استاد ہیں ۔ اور ایم ایس سی کرنے کی خواہشمند بھی۔ اللہ انہیں اپنے ارادوں میں کامیاب فرمائیے ۔

## کوکن کیلئے الگ ترقیاتی بورڈ کی مانگ ۔

کوکن کے چار اضلاع کے کانگریس (آئی) ورکرس کی میٹنگ میں کوکن کیلئے ایک الگ لازمی ترقیاتی بورڈ کی تشکیل کی مانگ کی گئی ہے۔ اس مقصد کیلئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے ۔جسمیں ۲ ایم پی حسین دلوائی ، شانتارام گھولپ ، سابق وزراء بھاؤ صاحب ورتک اور بابو صاحب پربھو گاونکر بھی شامل ہیں ۔

## سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقریری مقابلہ :

کوکن یونیٹی سینٹر کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار صبح ۹½ بجے کراس ہائی اسکول کے ہال میں (ڈپیبیر آٹو موبائیل کے پاس) یہ تقریری مقابلہ منعقد ہونے جا رہا ہے۔ کرلا، گھاٹکوپر، دکھرولی بھانڈوپ، گوونڈی، چیتا کیمپ، ماہم، باندرہ، جوگیشوری اور ملاڈ میں واقع اردو اسکولوں کو شرکت کیلئے دعوت نامے شرائط و ضوابط نیز عنوانات کے ساتھ بذریعہ ڈاک ارسال کئے جا چکے ہیں ۔

یہ مقابلہ آٹھویں تا دسویں جماعت کے طلباء کے مابین ہوگا۔

اس مقابلے میں ہر اسکول سے تین طلباء اور طالبات شریک ہو سکتے ہیں۔ طلباء اور طالبات کے نام موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ر نومبر ۱۹۸۸ء ہے ۔اس مقابلے میں اوّل، دوم اور سوم نمبر پر آنے والے مقررین کو انعامات دئے جائیں گے ۔ اور جس اسکول کا اوسط نمبر زیادہ ہوگا اسے شیلڈ دیجائیگی جو الحاج ابراہیم جونا والا صاحب نے اس تقریری مقابلے کیلئے عنایت کی ہے ۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے ۔ ناظم ۔ ریاض آفندی بی/۸ پرتاب نگر ۲۵ لال بہادر شاستری مارگ کرلا بمبئی ۷۰

## راجستھان اردو اکادمی

## ڈاکٹر ثاقب رضوی چیئرمین منتخب ۔

حکومت راجستھان نے ڈاکٹر سید ثاقب حسن رضوی کو راجستھان اردو اکادمی کے چیئرمین کے عہدہ پر دوبارہ تین سال کے لئے مقرر کیا ہے۔

## دمام میں شام غزل ۔

۲۹ر ستمبر ۸۸ء کی شب میں جناب محمود آدم چوگلے کی رہائش گاہ پر شام غزل کا دل آویز پروگرام ہوا۔ جس میں جبیل، دمام اور الخبر کے لوگ کثیر تعداد میں شریک تھے ۔ کیپٹن علی صاحب یادسکر کی سحر انگیز گلوکاری

اور فنکارانہ موسیقی نے سامعین کے دل جیت لئے۔ کیپٹن باکر فارن گوئنگ کپتان ہیں اور غزل گوئی آپ کا شوق ہے مگر اس پروگرام نے ثابت کر دیا کہ سمندر کی اونچی نیچی لہروں میں اپنا جہاز کھینے والا یہ ملاح اپنی دلکش اور مدھر آواز سے لوگوں کو مبہوت کر سکتا ہے اس پروگرام کا انعقاد جناب مختار یونس جوگلے کی ساعی کا نتیجہ تھا۔

## نیروبی میں "شب موسیقی"

کوکن مسلم کلب نیروبی کے زیرِ اہتمام یکم اکتوبر ۸۸ء کی درمیانی شب میں ایک شاندار پروگرام "شبِ موسیقی" کوکن مسلم ایسوسی ایشن ہال میں منعقد ہوا۔ مہمانِ خصوصی جناب علی میاں مقدم کی تقریر کے بعد بھارت سے آئے ہوئے نامی گرامی گلوکار جناب راجکمار رضوی اور طبلہ نواز جناب رئیس جمال نے صبح دو بجے تک محفل کو گرمائے رکھا۔

شیخ اسماعیل۔ نیروبی۔

## مثالی مدرس، آدرش شکشک۔

۵ ستمبر کو تھانہ ضلع پریشد نے (یوم اساتذہ کے موقعہ پر) کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ہائی اسکول ٹدگھا بوریولی کے استاد مولانا عبدالمجید ندوی ایم اے بی ایڈ کو آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازا۔ موصوف دوبار نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کی جانب سے عربی کے بہترین استاد کا اعزاز پا چکے ہیں۔



رائے گڈھ ضلع پریشد نے مولانا ابوالکلام آزاد ہائی اسکول پانگلولی تعلقہ مہسہ کے ہیڈ ماسٹر جناب عبدالعزیز پٹھان کی تعلیمی سرگرمیاں اور سماجی خدمات کی قدر کرتے ہوئے انہیں آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازا۔

## اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

امسال بھی بزمِ اردو تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کی جانب سے پورے رتناگری ضلع میں ایس ایس سی امتحان میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنیوالے طلبا وطالبات کی حوصلہ افزائی کیلئے صوفی بانکوٹی انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعامات۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول دابھول، تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے دو ہونہار طلبا کے حصہ میں آئے۔

پورے ضلع میں مارچ ۸۸ء میں ایس ایس سی امتحان میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنے پر عندلیب آفاق احمد قریشی ۸۴ فیصد کو محمود حسین میاں بامنے ۸۱ فیصد پر انعام ملا۔

شعبہ نشر و اشاعت A.K.Z اردو ہائی اسکول دابھول

## ہرنئی فساد کی مجسٹریٹ انکوائری۔

۳ مئی ۸۸ء کو ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں ہوئے فساد میں پولس فائرنگ کی تحقیقات وزارتِ داخلہ نے ضلع مجسٹریٹ شہری کا ناڈے کے سپرد کی تھی۔ ۲۲ اکتوبر ۸۸ء کو ۹ خواتین اور ۱۲ حضرات نے گواہی پیش کی۔ بمبئی مسلم لائرس فورم کی جانب سے ایڈوکیٹ نورالدین بھاکرا اور ایڈوکیٹ اے این ملّا نے پیروی کی اور انہوں نے قیمتی قانونی مشورے دیئے۔

## کھام گاؤں سے "نشانِ برار"

سرزمین کھام گاؤں سے ایک اردو ہندی ہفت روزہ "نشانِ برار" منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ جس کے مدیرِ اعلیٰ طفیل سیماب اور مدیر قیوم خان رضا ہیں۔ نشان برار کی رسمِ اجرا ان شاء اللہ ۱۴ نومبر کو یوم اطفال کے موقعہ پر ہوگی۔ پتہ:۔ ایڈیٹر، نشان برار، سیماب اردو پریس جلال پورہ ضلع بلڈانہ ۴۴۴۳۰۳

آپ کے ہائی اسکول کو دس ہزار روپے انسیٹیو گرانٹ ملی ہے آپ اردو ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن ضلع رتناگری کے صدر اور بمبئی ڈویژن کے جوائنٹ سکریٹری ہیں۔ نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کی جانب سے بھی اعزاز یافتہ ہیں۔

## ڈاکٹر ثمینہ دوے کو مبارک باد۔



نقشِ کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب فقیر محمد دوے مرحوم اور محترمہ بی بی صاحبہ دوے متوطن فنسونہ ضلع رتناگری کی دختر ثمینہ نے امسال بمبئی یونیورسٹی سے بی یو ایم ایس کی ڈگری حاصل کی۔ اس کامیابی پر ہم ڈاکٹر ثمینہ دوے کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے ہاتھوں مریضوں کو شفا عطا فرمائے۔

**اردو پترکار سنگھ کا قیام۔** بمبئی شہر کے اردو صحافیوں کی نمائندہ انجمن "اردو پترکار سنگھ" کی میٹنگ زیرِ صدارت ڈاکٹر عبدالکریم نائیک منعقد ہوئی جس میں ایک ایڈ ہاک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اس کمیٹی کے کنوینر جناب خلیل زاہد (مدیر اخبارِ عالم) کا انتخاب عمل میں آیا اور درج ذیل حضرات جو شہر کے روزناموں، ہفتہ روزہ اور ماہناموں کے نمائندے ہیں۔

کمیٹی کے اراکین نامزد کئے گئے۔ ریاض احمد خان (انقلاب) انجم رومانی (اردو ٹائمز) سرفراز آرزو (ہندوستان) محمود الولی (بلٹز) اے رشید (اردو رپورٹر) اسلم کرتپوری (الفتح) عبدالسمیع بوبیرے (صبح امید) خلیل احمد صباغی (تنویر) فقیر محمد مستری (نقش کوکن) افتخار امام (شاعر) خیبر خان (زریاب) سلمان ماہمی (فوزان) عثمان غنی (انشاط الثانیہ)

کمیٹی نے دستور سازی اور دفتر کے حصول کا کام ہاتھ میں لیا اور دستور بھی مرتب کئے اور آزاد میدان کے پاس بی آر سی سی کے حلقہ میں (جہاں مراٹھی پترکار سنگھ اور دیگر صحافی انجمنوں کے دفاتر ہیں) دفتر کیلئے جگہ حاصل کی۔

۲۹ اکتوبر ۸۸ء کو منعقدہ میٹنگ میں ایڈ ہاک کمیٹی کو مجلسِ انتظامیہ کے قالب میں ڈھال دیا گیا اور ان منتخبہ اراکین میں سے ۷ عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا تاکہ سنگھ کو رجسٹر کیا جا سکے (تفصیلات اگلی اشاعت میں)

**سارنگ میں اجتماع۔** ۲۶ اور ۲۷ نومبر ۸۸ء سنیچر اور اتوار کو موضع سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں دینی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ برادرانِ اسلام سے شرکت کی درخواست کی گئی ہے۔

## شادی خانہ آبادی۔

جناب یوسف ابراہیم قاضی کے فرزند مصطفےٰ کمال کا عقد مسعود جناب عبدالغفور دلوی کی دختر رخسانہ کے ساتھ ۲۳ اکتوبر ۸۸ء کو لوٹن انگلینڈ میں انجام پذیر ہوا۔

• حسین پرکار کی دختر رضیہ کی شادی شانتی دوت ہال میں ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو انجام پائی۔

## "تھیبا محل" محکمۂ آثارِ قدیمہ کی تحویل میں۔

"تھیبا محل" حکومت مہاراشٹر نے محکمۂ آثارِ قدیمہ کی تحویل میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۶۰ میٹر طویل اور ۲۳۱ میٹر عریض رتناگری کا یہ تاریخی محل "تھیبا پیلس" انگریزوں نے تعمیر کیا تھا۔ تھیبا راجہ نے اس میں رہائش اختیار کی تھی۔ تھیبا کے انتقال کے بعد انگریزی دورِ حکومت میں اسے ضلع رتناگری کے کلکٹروں کی رہائش گاہ قرار دیا گیا۔ آزادیِ ہند کے بعد بھی کلکٹر اس میں رہائش اختیار کر چکے ہیں۔ مگر بعد میں حکومتِ مہاراشٹر نے اسے آئی ٹی آئی کورس کے لئے مختص کر دیا۔

تقریباً ۲۶ ہزار میٹر کے اس احاطہ میں لیڈیز ہوسٹل، کارکنان کی رہائش گاہیں اور اسٹوڈنٹ ویلفیئر سینٹر کی عمارتیں قائم ہیں۔

برما کا معزول حکمراں تھیبا رتناگری کے تھیبا پیلیس میں شاہانہ ٹھاٹ باٹ سے قیام پذیر تھا۔ ہندوستان کے معزول حکمراں سلطنت مغلیہ کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر نے برما کے شہر رنگون سے باہر دامن کوہ کے ایک تین کمرہ کے مکان میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

کتنا بدنصیب تھا ظفر دفن کیلئے
دو گز زمیں بھی نہ ملی کوئے یار میں

(تھیبا پیلیس کی تصویریں سرورق پر ملاحظہ ہوں)

### ایک ضروری تصحیح

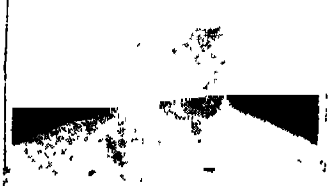
نقش کوکن ماہ اکتوبر ۸۸ء کے شمارے میں کتابت کی غلطی سے فہرست میں قیصر الجعفری کی شاعری کی جگہ گفتہ شاہدی چھپا ہے۔

## ڈاکٹر یوسف عبداللہ ماچس والا کو دماغی امراض کی ماسٹر ڈگری



بمبئی کے ڈاکٹر یوسف ماچس والا نے گرانٹ میڈیکل کالج سے اس سال دماغی امراض کی تحقیق میں ماسٹر ڈگری حاصل کر لی ہے۔ ۳۰ سالہ ڈاکٹر یوسف نے اسی کالج سے ۱۹۸۲ء میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی تھی آپ جے جے اور سینٹ جارج اسپتالوں میں ہاؤس پوسٹ اور رجسٹرار رہ چکے ہیں آپ نے اس کم عمری ہی میں ملکی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کر کے اپنے وقیع مقالے پیش کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر یوسف طبی و سماجی اداروں سے بھی وابستہ ہیں۔

### آدرش شکشک کا اعزاز



رتناگری ضلع پریشد نے جناب آفاق احمد قریشی ہیڈ ماسٹر انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول دابھول کو ان کی تعلیمی خدمات کی قدر کرتے ہوئے آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازا۔ آفاق صاحب اچھے معلم اور قابلِ منتظم بھی ہیں ۸۶/۸۷ ۱۹ میں

# نقش نواز

یکم نومبر ۸۴ء تک ماہنامہ نقش کوکن کی خریداری قبول کرنے والے کرم فرما حضرات کا ادارہ بیحد شکرگزار ہے۔

ایڈیٹر

● **اندرون ہند لائف ممبر۔**

• جناب خلیل الرحمٰن ۔ بمبئی ۸ • ڈاکٹر محمود اے جی۔ دلوی۔ کرلا بمبئی • جناب حسن شریف دلوائی۔ گورے گاؤں بمبئی

● **بیرون ہند سالانہ خریدار۔**

• جناب نور محمد ابراہیم سروے۔ دمام • جناب مسعود محمود دھنسے دمام (بتوسط جناب عبدالوہاب پرکار)

• سید مصطفیٰ کریم انگلینڈ

• سعداللہ سولکر۔ لندن (بتوسط داؤد احمد ولیلے)

● **اندرون ہند سالانہ خریدار**

• جناب علی اے سرگاؤنکر اندھیری بمبئی (بتوسط جناب ابراہیم چوگلے)

• مسز زینب آئی۔ پرکار۔ اندھیری ( " " )

• مسز مہ جبیں۔ آئی۔ دروے پونہ ( " " )

• جناب اے۔ اے۔ پرکار۔ پونہ ( " " )

• مسز شریفہ ایچ۔ ہمدولے۔ پونہ ( " " )

• جناب عبداللہ آئی۔ مقدم۔ کھیڈ۔ ( " " )

• " ایم۔ آئی۔ ہمدولے۔ پونہ۔ ( " " )

• " ایم۔ اے۔ شیخ۔ ملاڈ ( " " )

• " جعفر عباس مہھولے۔ ممبرا ( " " )

• " علی ایم۔ الاسکر اندھیری ( " " )

• محترمہ سکینہ آئی دلوی اندھیری ( " " )

• جناب خلیل عمر شیخ۔ اندھیری ( " " )

• " اسماعیل عبداللہ مقدم۔ کھیڈ ( " " )

• جناب ایچ۔ اے۔ خانزادہ جوہو بمبئی ( " " )

• " عبداللہ شہاب الدین دلوی گوہاگر (بتوسط حنیف دلوی)

• " مختار احمد اے۔ کے۔ تختارے۔ کرلا ( " " )

• " ابراہیم ایم۔ قاسم دلوی۔ دھاراوی ( " " )

• مس عاصیہ داؤد۔ دلوی۔ وکھرولی ( " " )

• " سعدیہ سعید سید۔ " " " ( " " )

• جناب شیخ عمر فاروق۔ بائیکلہ بمبئی ( " " )

• " حسن اے۔ آر۔ دلوی " ( " " )

• " فاروق یونس موسیٰ کھیڈ ( " " )

• مسز تاج بی عزیز احمد مکی بمبئی ( " " )

• جناب محمد شریف آدم۔ کالینہ بمبئی ( " " )

• " عباس محمد دلوی وکھرولی ( " " )

• " جمیل محی الدین خان بورلولی ( " " )

• " انور احمد مقدم کرلا بمبئی ( " " )

• " محمد اسلم جل گاؤنکر ممبرا ( " " )

• " شیخ اسماعیل شمس الدین۔ پونہ ( " " )

• " قاضی سید مہتاب احمد حسینی بمبئی ( " " )

• " پرنسپل نیشنل ہائی اسکول کلیان ( " " )

• " ہمدولے سلیم کھیڈ (بتوسط اقبال احمد اقبال)

• " اسے قدیر داؤد انتولے بمبئی ( " " )

• " ایم اقبال علی سانگے۔ بشرلو رتن ( " " )

• " کے آئی بغدادی۔ اندھیری (بتوسط ابراہیم چوگلے)

## موت کا ایک دن معین ہے

**علی میاں کاٹلے کو صدمہ** ۔ جناب علی میاں کاٹلے صدر انجمن مسلمانانِ ہگاؤں کے جواں سال بھائی جو جہاز پر اپنی سروس کے دوران گم گئے تھے۔ اسی حادثہ سے جانبر نہ ہوسکے اکتوبر کے وسط میں ان کا انتقال ہوگیا۔

**جناب ابراہیم مدعو مرحوم** ۔ ۲۶؍اکتوبر ۸۸ء کو بھونڈی ضلع تھانہ کی معروف شخصیت جناب ابراہیم مدعو کا انتقال ہوگیا مرحوم نقش کوکن کے ممبر اور دیرینہ سرپرست تھے۔

**غفور بھار دے کو صدمہ** ۔ جناب عبدالغفور شہاب الدین بھاردے متوطن سارنگ ضلع رتناگری کی والدہ شریفہ بی کا طویل علالت کے بعد ۲۵؍اکتوبر ۸۸ء کی شب بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

**سید عبدالغفور کو صدمہ** ۔ مسجد نور واشی نئی بمبئی کے منیجنگ ٹرسٹی جناب الحاج سید عبدالغفور متوطن تلوجہ ضلع رائے گڈھ کی پھوپھی عائشہ خاتون کا اتوار ۱۶؍اکتوبر ۸۸ء کو طویل علالت کے بعد تلوجہ میں انتقال ہوگیا۔

**جھتام زچاندلے برادری کو صدمہ** ۔ پروفیسر غلام احمد جھتام کے بھتیجے نظام الدین جھتام مقیم واشی نئی بمبئی کی جواں سال بھانجی فرخندہ غلام حبیب چاندلے متوطن چیپائی ضلع رائیگڈھ ۱۵؍اکتوبر ۸۸ء کو ناگہانی طور پر انتقال کر گئی۔ تدفین پنویل میں عمل میں آئی۔

**عبدالرحیم بسپائل مرحوم** ۔ "نقش کوکن" کے تاحیات خریدار جناب بخشی بسپائل کے والد بزرگوار اور نیلو فلورا ہوٹل نیروبی کے مالک جناب عبدالرحیم بسپائل ۸؍ستمبر ۸۸ء کو ۸۷ سال کی عمر میں مانچیسٹر (انگلینڈ) میں انتقال کر گئے۔

**ڈاکٹر دلوی کو صدمہ** ۔ کرلا بمبئی کے معروف ڈاکٹر اور کوکن مرکنٹائل بنک کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی کے چچازاد بھائی محمود دلوی کی اہلیہ حمیدہ بی متوطن دابھل تعلقہ داپولی ۱۵؍اکتوبر ۸۸ء کو رحلت فرما گئیں (نامہ نگار: ابراہیم پوکلے)

**بدلاپور کی ہر دلعزیز شخصیت** ۔ جناب صدیق ابراہیم کوہاری کا طویل علالت کے بعد بعمر ۸۰ سال ۲۶؍اگست ۸۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم حاجی احمد ٹرسٹ اور مسجد کے ٹرسٹی تھے۔ عرصہ تک بدلاپور کے سرپنچ تھے۔

**جناب این اے واحد کو صدمہ** ۔ نجندار ہائی اسکول دہور کے سابق پرنسپل جناب این اے واحد کے بھائی ریاض الرحمٰن کا ۱۱؍اکتوبر ۸۸ء کو ان کے وطن کرنول آندھرا پردیش میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

**سانحۂ ارتحال** ۔ مورخہ ۲۳؍ستمبر ۱۹۸۸ء کے روز ڈوڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں گونڈگھر اردو اسکول کے صدر مدرس جناب محمد صالح عبدالرحمٰن داکھوے کی خوشدامن طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں (نامہ نگار نوگل بھائی)

**بیگم غفور سید کو صدمہ** ۔ واشی نئی بمبئی کی مقتدر و معزز ہستی جناب سید عبدالغفور صاحب کے جواں عمر برادر نسبتی جناب سراج کلیانکر کا ۲؍اکتوبر ۸۸ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

**بجے کے مقدم مرحوم** ۔ کوبھرا ضلع رتناگری کی معروف شخصیت جناب زین الدین قطب الدین مقدم بی ای ایس ٹی سے سبکدوشی کے بعد کیاڈ یا نگر کرلا میں سکونت پذیر تھے۔ اتوار ۹؍اکتوبر ۸۸ء کو رحلت فرما گئے۔

**مبارک لامبے کو صدمہ** مہاراشٹر آئیلیتی فلاحی تنظیم
مجلس عاملہ کے سرگرم رکن جناب مبارک لامبے کے والد کا
پچھلے مہینہ ان کے آبائی وطن سنگمیشور ضلع رتناگری میں انتقال ہوا۔

**جناب علی صالح کو صدمہ۔** امام بارہ ڈونگری بمبئی ۹ کے
سوشل ورکر جناب علی صالح متوطن پانوس رتناگری کی والدہ
آمنہ صالح کا ۲۶ ستمبر ۸۸ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا (نامہ نگار: بادشاہ علی)

**مسز ریحانہ انڈرے کو صدمہ۔** گونلکوٹ تعلقہ چپلون
کی چوگلے برادری کی معمر خاتون اور ڈاکٹر اے آر انڈرے
صاحب کی رفیقۂ حیات محترمہ ریحانہ انڈرے کی خالہ محترمہ عائشہ بی
زوجہ مرحوم محمد قاسم چوگلے کا ۱۱ اکتوبر ۸۸ء کو ان کی رہائش
گاہ، واقع گوریگاؤں (مغربی) بمبئی میں بعمر ۷۶ سال انتقال ہوگیا۔
مرحومہ حد درجہ ملنسار تھیں، نقش کوکن کی قدردان تھیں اور
اپنی علم دوستی کی وجہ سے مشہور تھیں (نامہ نگار جناب ابراہیم چوگلے اندھیری)

**موت۔** ڈاکٹر نذیر احمد بن بالا صاحب زاری متوطن میرج
۱ اگست ۸۸ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے رحلت
فرماگئے پسماندگان میں تین بیٹے شامل ہیں۔ بڑے فرزند
ڈاکٹر محمد اسلم بھاٹیکلہ میں تو دوسرے بیٹے اپنے والد مرحوم
کے شفاخانہ واقع سکھلاجی اسٹریٹ میں اپنی خدمات
انجام دے رہے ہیں۔ چھوٹا فرزند ناظم ملاڈ میں تجارت میں
مصروف ہے۔

**چاندبی راوت کا انتقال۔** جناب سلیم راوت متوطن
ریوردھن ضلع رائے گڑھ کی والدہ اور جناب احمد صاحب
بلقولے کی ہمشیرہ نسبتی میمونہ عرف چاندبی راوت یکم اکتوبر ۸۸ء
کو راہی عدم ہوگئی۔

**روشن کاسکر مرحوم۔** حاجی روشن امیر کاسکر چوگلا کمپنی
میں ایڈمنسٹریٹر تھے اور سبکدوشی کے بعد انجمن اسلام جنجیرہ
کے ہائی اسکولوں کے ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے تھے نیز اپنے آخری
ایام میں جامع مسجد بمبئی کے ناظر کے طور پر خدمات انجام دیں
۲۶ ستمبر ۸۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد بمبئی میں رحلت فرماگئے
ان کا جسد خاکی (پاک) چپلون لیجاکر تدفین عمل میں آئی

(نامہ نگار۔ ریٹائرڈ جج راجپوتے چپلون)

**موت۔** اتول کے کیمیکل انجینئر جناب اسمٰعیل خان کے
خسر خطیب صاحب کا بعمر ۸۰ سال ۲۸ اکتوبر کو مرڈی جنجیرہ
ضلع رائے گڑھ میں انتقال ہوگیا۔

**انگلستان سے موصولہ موت کی خبریں۔**

۱۔ جناب رفیق احمد حسن بیرکار۔ آبائی وطن سکھردل ضلع رتناگری
حال مقیم بلیک برن انگلینڈ ۲۷ اگست ۸۸ء کو صرف ۲۳ سال
کی عمر میں دمہ کے عارضہ سے رحلت فرماگئے

۲۔ جناب محمد صاحب محی الدین مرتضی، آبائی وطن، بورلے
پنچتن ضلع رائے گڑھ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ ۱۸ اگست ۸۸ء
کو ۶۸ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے پر انتقال کرگئے

۳۔ جناب علی خان عبداللہ خان دیشمکھ آبائی وطن توڑیل
ضلع رائے گڑھ حال مقیم لندن انگلینڈ، اگست ۸۸ء
کو انتقال فرماگئے۔ مرحوم A.B خان کے نام سے مشہور تھے
وہ خصوصاً دارالسلام افریقہ میں جانے مانے سوشل
ورکر تھے۔ کینسر کی موذی مرض کا شکار ہوکر ۶۲ سال کی عمر
میں رحلت فرماگئے

**ضروری اطلاع**

انگریزی ضمیمہ آئندہ ماہ سے صرف انہیں
خریداروں کو بھیجا جائیگا جو اس کے خواہشمند ہوں

رہائشی مکانات، کالونی، ہسپتال کی عمارت، تھیٹر بلڈنگ، عبادت گاہیں اور کارخانوں کی معیاری تعمیرات کا

— قابلِ اعتماد ادارہ —

# عزیز کنسٹرکشن گروپ

CONTRACTOR AND DEVELOPER

**MOHAMMED AYUB**

OFFICE ADDRESS · SHAFI APARTMENT
MHATRE WADI DAHISAR (W) BOMBAY 68
OFFICE TEL 655135 RESI TEL 653793



عبدالعزیز محمد شفیع / شفیع کنسٹرکشن ایوب کنسٹرکشن / عزیز کنسٹرکشن کمپنی

اُدئے بلڈرز اینڈ ڈیولاپرس / یونائیٹیڈ بلڈرس اینڈ ڈیولاپرس / پرائیوٹ لمیٹیڈ

— رضا ڈیولاپرس —

شفیع اپارٹمنٹس، مہاترے واڈی دہیسر (مغربی) بمبئی ۴۰۰۰۶۸

فون نمبر
۶۵۵۱۳۵
۶۵۳۷۹۳

# دیوالی کی مبارکباد

سنہ ۱۹۸۸ء

آؤ اندھیرا مٹائیں
راہ میں بکھیریں کرنیں
جہالت، مفلسی، تنگ نظری
بغاوت، عدم تعاون اور تشدد
یہ سب ہیں اندھیرے کی مختلف شکلیں
آؤ دور کریں اس اندھیرے کو
قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے
یکجہتی محبت اور اخوت
ہمدردی کے دریچے کھول کر
ہر طرف محبت خلوص اور

نیک تمناؤں کی کرنیں بکھیر دیں
اس طرح ہم مہاراشٹر کا نام روشن کریں گے
مہاراشٹر کی عظیم ہستیوں کی وراثت
کی روشنی میں ترقی کی نئی راہیں تلاش کر کے
آؤ ہم سب مل کر
ملک و قوم کی عظمت بڑھائیں

**فعّال حکومت • حکومت مہاراشٹر**

(ڈی جی پی آر)

نیک خواہشات

# الصامت انٹرنیشنل

### ہیڈ آفس:-

کے۔ کے مینشن، تیسرا منزلہ

۲۸۹/۹۱، ناگدیوی اسٹریٹ

بمبئی ۴۰۰۰۰۳

ٹیلیفون ۳۴۹۲۷۴/۳۲۶۶۸۶

### برانچ آفس

عربین اپارٹمنٹس

۱۷، بھاگوجی کیر مارگ (تیاّ مبر لین)

نزد پیراڈائز سینما، ماہم، بمبئی ۴۰۰۰۱۶

ٹیلیفون ۴۵۴۵۴۶/۴۵۴۵۹۸

ٹیلیکس: 011-71161 OMBR IN

## MAN's EARNINGS

This is a verse of the chapter of the Quran entitled "Al-Ahqaf" :

"On the day when the unbelievers are brought before the Fire, (We shall say to them): 'You squandered away your precious things in earthly life and took your fill of pleasure. An ignominious punishment shall be yours this day, because you behaved with pride without just cause on earth and committed evil."

(Quran, 46:20)

Man has been endowed with certain faculties in this world. He has been invested with bodily strength, and blessed with intellectual prowess. He has been granted access to wealth, rank, resources and opportunities. All these human faculties are from God. He has given them to man for a purpose: that man should use them to earn something for himself.

There are two ways for man to "earn". One is that which leads to what the Quran here calls "pride without just cause on earth and ..... evil." But there is another form of earning, which is the very opposite of this one, and that is the earning of humility and graciousness from what one has. Let us put this another way. If a person is proud of what he has in this world; if he uses it for his own self-aggrandisement; if he makes it just a stepping stone to personal power; in all these cases he has wasted his energies. He has wasted them because he has epended them on this ephemeral world. What, then can be left for him in the eternal world of God?

The other form of earning comes from seeing the resources with which we have been endowed in life as God's gift. It is then that one sees one's own helplessness before God, and lives in thanks giving to Him for His countless blessings. Instead of using one's faculties and resources for personal ends, one devotes them to the service of God. Earnings gained in this way from the opportunities of life will stand one in good stead in the long run, for they will remain with one into eternity. One's earnings will open out to one in the form of the everlasting gardens of paradise; there one will be able to taste the fruits of one's earthly efforts.

Everyone has been given opportunities in this world; some are using them to earn the world, others to gain life everlasting.

### ONE WHO HAS NO HATE IN HIS HEART WILL ENTER HEAVEN

The Prophet was sitting with some companions one day. "There is a person comming here down from the mountains who is one of the companions of paradise," the Prophet said. The companions immediately saw someoneappearing on that path. They greeted him, and told him that the Prophet had described him as one of the companions of paradise. "What do you do that is so special?" they asked. "Nothing in particular," he replied. "All I can say is that I hold no rancour in my heart towards any Muslim."

# NEWS/HAPPENINGS

*Havabai Hospital in Uran, Dist. Raigad, run by the Tungekar Trust, and closed for some time is in the process of being restarted by Mr. Suhail Tungeker.

*The Zilla Parishad of Thane, Raigad and Ratnagiri districts has awarded the Best Teachers' awards to Maulana A.Majid Nadvi (Padgah-Borivli), Mr.A.Aziz Pathan (Pangloli) and Mr.Afaq Ahmed Qureshi (Dabhol) respectively.

*A "Marine Academy" for sea-cadets training is proposed to be started at Nhava-Sheva, a large new port being constructed near Bombay.

*Dr.Altaf A.S.Barmare's Dental Clinic was inaugurated at Mahim, Bombay on 16th Oct. 1988.

*Dr.Siraj Parkar has started his medical clinic in Turbhe, New Bombay on 9th Oct 1988.

*K.Hussain, Principal, Saboo Siddik College of Engineering and Director M.H.S.S. Institution, Bombay speaking at the "Symposium on Inter-Religious Understanding", organised under the auspices of Ramkrishna Math to highlight the harmony of different religions and their contribution towards upliftment of society said:

"Islam aims at the creation of an egalitarian society, where every individual has equality of opportunities for leading a life of dignity and honour. The Holy Quran asserts that: 'All Creations constitute one community, and from one family of God.'

Comparing the attributes of the Supreme Being, he pointed out the similarities between the descriptions of God as 'Satyam', 'Sivam', 'Sundaram' as conveyed in the Vedanta as 'Haq', 'Hai and Qayyum', 'Jameel' as in the Quran which meant basically the same- Truth, Eternity, Beauty.

*The Custodian of the Two Holy Mosques King Fahd bin Abdul Aziz Has issued instructions to supply the Muslim World League with TWO MILLION copies of the HOLY QURAN. The copies are to be distributed by the League among the Islamic centres, organizations, and institutions in various parts of the world. The copies of the Holy Book are to be airlifted by the Saudia free of charge to the destinations selected by the League for free distribution there.

# OBITUARIES



Mr.ABDULLAH IBRAHIM SONDAY, passed away in Cape Town on 29th June, 1988. He was 78.

*Mr.BAKSHI HASPATEL's father, Mr.ABDUL RAHIM HASPATEL (the proprietor of New Flora Hotel, Nairobi) passed away on 28th Sept 1988 in Manchester, England, at the age of 78.

*Mr.RIYAZUR REHMAN, elder brother of Mr.N.A.Wahid principal passed away on 10th Oct 1988 at Karnool, Andhra Pradesh.

*Mrs.AISHA CHOUGLE, aunt of Mrs. Rehana A.R.Undre, expired in Bombay on 11th Oct 1988.

*Mr.RAFIQ AHMED H.PARKAR (hailing from Sakhrol, Dist.Ratnagiri) expired on 27th Aug 1988 in Blackburn, England.

*Mr.MOHD.SAHEB M.MURTUZA (of Borli Panchtar) died on 17th Aug. 1988 due to a heart attack in Blackburn, England.

*Mr.ALI KHAN ABDULLAH DESHMUKH (of Tudil) passed away due to cancer on 7th Aug 1988 in London. He was renowned social worker in Dar-es-salam, East Africa.

*The opening ceremony of the new Kokni Muslim Clubhouse was performed on Sept 17, 1988 by Mr.Sheikh Ismail,one of the founding fathers of the club which was established in 1949.

*Hon'ble Mr.Sharad Pawar,chief minister of Maharashtra,and Hon'ble Dr.Ishaq Jamkhanawala,minister for Urban Development and Aukaf,Govt. of Maharashtra,were honoured at a felicitation function in appreciation of their services to the Muslim community in particular and Maharashtra and India in general, at the Anjuman-i-Islam Ground,V.T., in Bombay on Oct 19,1988.The function was organised by a distinguished committee of Hosts including Anjuman-i-Islam,Haj Committee, Anjuman Khairul Islam,Bombay Mercantile Co-op.Bank,Kokan Bank, Ismaili Council for India,Fidai Academy,Memon International,Personal Law Board.

H.E.Mr.Brahmananda Reddy,Governor of Maharashtra,presided over the function.Mr.Dilip Kumar was the Chairman of the Reception Committee.

*Bazaar and Braai" a social day function to raise funds for the Habibia Madressa,was held at the Madressa Ground,Rylands,Capetown on Oct 9,1988.

The Annual "Jalsa"(function)and Children"s Day of Habibia Madressa will be held on 27th Nov 1988.

*Dr.YUSUF A.MATCHESWALA has passed his M.D.(Psychiatry) Exams of Bombay University held in July 1988.He is one of the very few Psychiatrists amongst Muslims.



Dr.Matcheswala had presented a paper "Faith Healing in Industrial Psychiatry",at the conference on Industrial Psychiatry in Aug'87. He is a Divisional Surgeon of St.John Ambulance Brigade,Hon.Medical Advisor at various charitable medical and social organisations, and an upcoming consultant psychiatrist presently assisting Dr. Abdul Karim Naik at his consultation room.

*Under the auspices of the F.M. Mistry Trust,to raise funds for its educational activities, an entertainment programme "SHAM-E-KAHKAHA" will be held at Birla Hall,Bombay,on 24th Dec 1988. Dilip Kumar(Yousuf Khan Sahab), eminent social and film celebrity, will be the Chief Guest.

*Mr.A.R.K.AGA,a promising social worker of South Kokan and



associated with many local organisations of Sindhudurg district,recently organised two well attended medical camps at Banda and Sawantwadi.

*The Kokan Education Society, Raigad,has recently obtained Govt.sanction for establishing four Homeopathic Medical Colleges at Alibag (Dist.Raigad), Virar (Dist.Thana), Vengurla (Dist. Sindhudurg), Tuljapur (Dist.Osmanabad). These colleges will be affiliated to Board of Examinations in Homeopathy and Biochemic system of Medicine,Bombay.

*The Bombay Relief Committee has donated Rs.50,000/- to riot affected people in Hornai, Dist. Ratnagiri,as per the press release by Mr.Ali M.Shamsi,Vice President of the committee.

*Mr.Yusuf H.Momin of Powerlooms Weavers Federation,Bhiwandi has been nominated member of All India Power Loom Board by Central Ministry of Textiles.

# NEWS/HAPPENINGS

*The Maharashtra State government is seeking NRI investment to link the Bombay island with the mainland and develop a new township near Panvel.

According to government sources, the recent 13-day tour by the Maharashtra chief minister, Mr. Sharad Pawar, was aimed at creating infrastructure for this city and the development of 30 tourist spots along the 710-km Kokan coastline.

The ambitious project will cost around Rs.2,300 crores including Rs.600 crores for connecting the Gateway of India and Wadala to Uran through underwater tunnel which will surface near Panvel.

The Y-shape tunnel with an eight corridor highway will make it possible to reach Uran in 10 minutes and Panvel in 20 minutes. The Wadala branch of the tunnel will be used for heavy vehicular traffic while the Gateway wing will be used for light vehicles.

The Maharashtra Tourism Development Corporation has already identified 30 tourist spots along the Kokan coast which will be linked with the Gateway of India by speed-boats and hovercrafts.

*The industries minister, Mr. Ramrao Adik, who presided over the cabinet meeting on Oct 5, 1988, assured a delegation of Congress workers from Sindhudurg district that their demand for setting up a separate development board for Kokan would be considered.

Mr. Adik said since there was no provision in the constitution to set up a separate board for Kokan, the delegation led by the Congress MP, Mr. Hussein Dalwai, and the former minister, Mr. V.G. Prabhugaonkar, had demanded that the constitution should be amended to make a provision.

Mr. Dalwai's private member's bill suggesting amendment to the constitution for setting up a separate statutory development board for Kokan was pending before Parliament.

Mr. Adik said the issue would have to be discussed in the cabinet before the state government took it up with the Union government.

*At the annual meeting of Kokni Muslim World Foundation held on Sept 17, 1988 in London, the following office bearers were elected:

Dr. A. Salam Pathan, Chairman;
Mr. Bahauddin Parkar, Vice Chairman;
Mr. Abdulla Mukadam, Secretary;
Mr. Sayed Ali Qadiri, Jt. Secretary;
Mr. Hasanmiya Parkar, Treasurer;
Mr. A. Gani Hajwane, Jt. Treasurer,

The other members of the committee are Barrister A.K. Parkar, Mr. A. Hamid Undre, Mr. Usman Hajwane, Mr. A. Kader Murudker and Mr. Hasan Maruf.

*The Kokani Muslim Jamat, Karachi (Pakistan), has elected the following on the managing committee, in their annual general meeting:-

Mr. Md. Sharif Bhaijee, President;
Mr. Bashir Pawgi, Gen. Secretary;
Mr. A. Rahim Fakih, Jt. Secretary;
Mr. Khalid Ghole, Treasurer.

Other members of the committee are Mr. A. Razak Ghazali, Mr. Shabbir Kharbe, Mr. Qamaruddin Qazi, Mr. A. Latif Esane, Mr. Moinuddin Muqri, Mr. M.H. Nawrange and Mr. A. Basit Fakih.

The Jamat provides sewing machines to poor and deserving ladies of the community to earn their living. Committee has decided to bring out Kokni People Directory in Pakistan which will be supplied to the members at the cost of Rs.25/- per copy.

# NAQSHE KOKAN

## English Supplement

NOVEMBER 1988

44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay-400 009 (India)

EDITOR
Dr. Abdul-Karim Naik

ASSOCIATE EDITOR
Capt F.M Mistry

CONSULTANT EDITOR
A Keys

REPRESENTATIVES
U K
I Bagdadi
SAUDI ARABIA
I. Wangde, A.W. Parker
BAHRAIN
A.R Sardar
PAKISTAN
H.Y. Bombaywala
EAST AFRICA
Sheikh Ismail
SOUTH AFRICA
Hassan Sayed, A.R. Osman

**SUBSCRIPTION:**

| | Annual | Life |
|---|---|---|
| India | Rs. 50/- | Rs. 500/- |
| Pakistan & Middle East | Rs. 175/- | Rs. 1500/- |
| Other Countries | Rs. 200/- | Rs. 1500/- |

*VIEWS expressed by contributors are not necessarily those of the Editors*

*OUR OBSERVATION in the Editorial may not necessarily portray the psyche of the community as a whole and perhaps not of those who have been nurtured or influenced by broader, beneficial forces But we believe that a people who do not face their true reflection in the mirror of reality, can never bring about a change for the better or embellish their image Our duty as a community journal is primarily to draw attention to the needs of the community, and it would be the responsibility of the community's leadership and relevant service units or organisations to fulfil the requirements*

**SOUTH AFRICAN SUBSCRIBERS:**
Please forward subscription or renewal to:NAQSHE KOKAN C/o.HASSAN SAYED, P.O.Box 66, Athlone 7760 Cape.
Ph:(021) 637 2534

| 5 years | 3 years |
|---|---|
| Rands 150/- | Rands 100/- |


## THINK BEFORE YOU SPEAK

The Prophet has been recorded as saying "A man sometimes says something to which he has not given due consideration and, because of this, he falls into the Fire - a distance further than that between east and west." (Abu Hurayrah).

How easily people make remarks of the utmost gravity for others, without considering what they say. How easily they hurt others,damage their reputations and cause all manner of strife because they do not care to make sure that what they say is true,or trouble their imaginations with what the impact of their words is likely to be. The evil of what they say may be staring them in the face,but they choose to ignore it. This is what will send them hurtling-could they but realize it - into the Fire.

Another aspect of this disregard for others is that while we give careful consideration to what we say to or about our superiors or those who please us, we do not stop to think of what we say to or about our inferiors or those who displease us. We make accusations,besmirch another's good name,all without proof,and just on the basis of hearsay or our own idle, ill-judged suppositions.

## RECTIFYING OTHERS AND BEING READY TO BE RECTIFIED ONESELF

When Abu Bakr was elected to be the first Caliph of Islam he addressed the people. "I have been put in charge of your affairs," he said, "though I am no better than you. I will consider the weakest of you as the strongest,as long as I have not ensured that he receives his rightful due. And the strongest that he receives his rightful due.And the strongest among you will to me be the weakest,as long as I have not ensured that he pays what he owes.People, I am just like any one of you.If you see that I am pursuing a proper course,then follow me;and if you see me err,then set me straight."

ماہنامہ
# نقش کوکن
بمبئی

... ایڈیٹر عزیز ...
۴۳ ... روڈ (ویسٹ) ... بمبئی
فون: ۸۶۲۹۶۸ — ۸۹۱۵۷۲
قیمت فی شمارہ ... پیسے - زرسالانہ ...
بیرون ہند: دو سو روپے

... الدین قاضی (کراچی) ... (انگلینڈ) ... (سعودی عربیہ) ... (جنوبی افریقہ) ... (سعودی عربیہ) ... (مشرقی افریقہ) ... (دہلی)

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن بمبئی

دسمبر [illegible] | شمارہ ۱۲ | ۲۷

## اداریہ

ماہنامہ نقش کوکن کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ گذشتہ ۲۷ برسوں سے باقاعدگی کے ساتھ بلا ناغہ شائع ہونیوالا مہاراشٹر کا واحد پرچہ ہے۔ ان ۲۷ برسوں میں علم وادب، معاشیات وسماجیات، تعلیم وتدریس کے کوچوں میں ...... اس پرچہ کے صفحات پر بکھرے ہوئے روشن الفاظ نے ہمارے قارئین کرام کی بھرپور رہنمائی کی ہے۔ اور انشاءاللہ آئندہ بھی کرتا رہیگا۔

ہمیں اعتراف ہے کہ..

## بات معیار کی

ماہنامہ نقش کوکن کو ... ہم نے علمی ادبی معیار تک نہیں پہونچایا اور نہ ہی کبھی اس کو معیاری رسالہ ... بنانے کی سمت سوچا ہے.. ہاں! یہ پرچہ ایک معلوماتی جریدہ ہے جس میں بالعموم مہاراشٹر اور بالخصوص خطۂ کوکن سے متعلق مضامین ... نظم ونثر، ثقافتی، علمی، ادبی، تہذیبی، شادی بیاہ، اموات کی خبریں شامل ہوتی ہیں۔ اِنہی خبروں اور غیر متنازعہ فیہ مضامین کی وجہ سے ہی ہمارے قارئین کرام اس پرچہ کے گرویدہ ہیں۔ یہ وہ واحد پرچہ ہے جو اہلیان کوکن اور غیر ممالک میں آباد کوکنی بھائیوں کے درمیان تہذیبی وثقافتی رشتوں کو جوڑنے کا کام انجام دے رہا ہے۔ نسلِ نو کو اپنی ثقافتی وراثت اور صالح روایات سے روشناس کروانے میں کامیاب رہا ہے۔ مختلف النوع معلوماتی مضامین پیش کر کے قارئین کے ذہنوں اور دلوں کے دریچوں کو روشن کر دینا ہمارا مقصد ہے۔ اور اس مقصد میں ادارہ بہرطور کامیاب ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن کو آپ معیاری رسالہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک معلوماتی رسالہ جان کر ...

پھر یہیں کہئے کہ ہماری معلومات معیاری ...

## ... ماہ کے نقوش

# منتخباتُ القرآن

محمد رسول الله

لا اله الا الله

جگہ کا عطیہ ایک بندۂ خدا کی طرف سے

# ذکر و فکر

## مولانا وحید الدین خان

ہندوستان کے فرقہ وارانہ فسادات ہمارے اخبار نویسوں کے لئے موسم بہار کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ ان کی محبوب ترین غذا ہیں، ایسی کسی خبر کو سنتے ہی فوراً ان کے ذہن میں مضامین کا فوارہ ابل پڑتا ہے، وہ ان فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مبالغہ آمیز کہانیاں بناتے ہیں۔ وہ ان کو انتہائی جذباتی سرخیوں کے ساتھ اپنے اخبار میں شائع کرتے ہیں۔

مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیجئے کہ آج کل کے اردو اخبارات مجھے اتنے زیادہ سطحی معلوم ہوتے ہیں کہ میں کبھی ان کو شوق کے ساتھ نہیں پڑھ پاتا۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ میری سزا کے لئے یہ کافی ہے کہ مجھے کسی ایسے کمرہ میں بند کر دیا جائے جہاں صرف اردو اخبارات ہوں اور مجھ سے کہا جائے کہ تم یہاں رہ کر بس ان اردو اخبارات کو پڑھتے رہو۔ مگر ہمارے اخبار نویسوں کی خوش قسمتی سے عام حالت یہ نہیں ہے ہماری قوم کے بیشتر افراد یا تو جاہل ہیں یا بے شعور۔ قوم کا یہ ذہنی افلاس ان حضرات کی صحافتی نسل کے لئے بہترین مارکٹ کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ بے شعور عوام کی بھیڑ جو باتوں کو گہرائی کے ساتھ سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی وہ ان کو خریدتی ہے اور نہایت ذوق و شوق کے ساتھ پڑھتی ہے۔ یہ بلاشبہ ایک سطحی کاروبار ہے اور اسی سطحی کاروبار کا دوسرا نام مسلمانوں کی اردو صحافت ہے۔

**انڈر اسٹینڈنگ:** ایک اردو اخبار کے مسلمان اڈیٹر جو اب مرحوم ہو چکے ہیں ان کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک جن سنگھی اردو اخبار کے خلاف دھواں دھار اداریے لکھتے تھے، اور جن سنگھی اخبار اس مسلم اخبار کے خلاف مستقل مضامین شائع کرتا تھا۔ ہندو اڈیٹر اور مسلمان اڈیٹر دونوں شام کو ایک ساتھ چائے پیتے اور صبح کے اخبار میں دونوں کے مضامین ایک دوسرے کے خلاف چھپتے۔ اس کا راز یہ ہے کہ دونوں نے اخبار نکالا۔ مگر دونوں کا اخبار کسی طرح چل نہیں رہا تھا۔ آخر انھوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ تم ہمارے خلاف لکھو اور ہم تمہارے خلاف لکھیں چنانچہ دونوں نے اس پر عمل شروع کیا اور دونوں کا اخبار دھوم سے چل نکلا۔ لوگ روزانہ صبح کو دونوں اخبار خریدتے تاکہ یہ جانیں کہ مسلمان اڈیٹر نے ہندو اڈیٹر کے خلاف کیا لکھا اور ہندو اڈیٹر نے مسلمان اڈیٹر کے خلاف کیا لکھا۔

مسلمانوں کے موجودہ اردو اخبارات کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ انھوں نے کسی سے اس قسم کا سمجھوتہ کر رکھا ہے تاہم یہ یقینی ہے کہ ان اڈیٹروں اور فرقہ وارانہ فسادیوں کے درمیان ایک "خاموش" انڈر اسٹینڈنگ ہے — تم فساد کرو تاکہ ہم لکھیں۔ تم لکھو تاکہ ہم فساد کریں۔ نصف لی ونصف لك هٰذا قوم جاهلون۔

**ہفت روزہ الجمعیۃ:** راقم الحروف ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۴ء تک ہفت روزہ الجمعیۃ (دہلی) کا اڈیٹر تھا اسی زمانہ میں مولانا محمد عثمان فارقلیط مرحوم (۱۸۹۷ - ۱۹۷۵) روزنامہ الجمعیۃ کے اڈیٹر تھے۔ مرحوم کا خاص ذوق "فرقہ پرستوں سے نوک جھونک" کرنا تھا۔ ان کے اداریے اکثر ایسے ہوتے تھے کہ پیشگی طور پر یہ اندازہ کیا جا سکتا تھا کہ وہ فرقہ وارانہ فساد کے مسئلہ پر پرشور تبصرہ ہوگا۔ ہفت روزہ الجمعیۃ میں میرا انداز، میرے ذوق کے مطابق اس سے بالکل مختلف تھا۔ ایک بار مرحوم سے اس موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی مرحوم نے کسی قدر بگڑ کر کہا:

"ہم آپ کی طرح مفکر نہیں، ہم تو گلی والوں کیلئے لکھتے ہیں۔"

مجھے نہیں معلوم کہ یہ الفاظ مولانا فارقلیط پر کس حد تک صادق آتے ہیں، مگر آج کل کے اکثر اردو اخبارات کا حال یقیناً یہی ہے۔ ان کے پست معیار کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ "گلی والوں" کے لئے نکالے گئے ہیں۔ چنانچہ عملاً یہی ہے کہ وہ صرف عوامی قسم کے لوگوں کے ہاتھ میں نظر آتے ہیں۔ وہ کسی سنجیدہ یا تعلیم یافتہ آدمی کی میز پر کبھی دکھائی نہیں دیتے۔

ماہنامہ نقش کوکن

مسنر حاجی احمد فقیہ مرحوم کی جانب سے عطیہ

# نوادرات

## نووارد عامی کے قلم سے

پچھلے دو سالوں سے بابری مسجد کا مسئلہ مسلمانان ہند کے لئے ایک عظیم و ہیجان انگیز امر بنا ہوا ہے جس کے بارے میں متحد ہو کر متوازن طریقے پر کوئی محاذ قائم کرنے ہم ناکام ہوئے ہیں۔ بابری مسجد کی بازیابی سے متعلق جو بھی احتجاجی اور عملی کارگذاریاں رونما ہوئیں ان کا جائزہ لینے سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ ہم میں ملکی سطح پر لیڈر شپ کا سراسر فقدان ہے اور اسی وجہ سے اس ملک میں ہمارے جائز اور انصاف پر مبنی مطالبات کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ معلوم نہیں کتنی مدت تک یہ مسئلہ ہماری قوم کے لئے تلاطم خیز ہیجانی کیفیت کا باعث بنا رہے گا۔ ۱۹۸۹ء کے آغاز سے اس ہیجانی کیفیت میں اضافہ کیلئے اور مسائل پیدا ہوگئے۔ آغاز میں محرم کے مہینے میں شیعہ فرقے کے ایک موثر طبقے کے امام سیدنا برہان الدین صاحب نے اپنی روایتی وعظوں کی کچھ اس طرح نشر و اشاعت اور تشہیر کی کہ جس کی وجہ سے بمبئی شہر میں باہمی فساد پھوٹ پڑا اور اب یہ مسئلہ مجسٹریٹ کے کورٹ میں قانونی موشگافیوں کا ایک بازیچہ بنا ہوا ہے اس کے بعد سلمان رشدی کی "شیطانی آیات" نامی کتاب جو انگلستان میں چھپی ہے کے خلاف شدید کراہت اور نفرت کے جذبات کا اظہار شروع ہوا اور نتیجۃً حکومت ہند نے مذکورہ کتاب کی ہندوستان میں اشاعت اور ترویج پر پابندی کے احکامات نافذ کئے جس کے خلاف ہندوستان کے تمام انگریزی اخبارات میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ انگریزی اخبارات میں بیشتر لکھنے والے یہی ڈفلی بجا رہے ہیں کہ حکومت کے اس اقدام سے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ بیان کی روح مجروح ہوئی ہے اور حکومتِ ہند کا یہ فیصلہ دستورِ ہند کی عطا کی ہوئی آزادیوں پر ایک ناروا پابندی ہے اور یہ کہ حکومت نے یہ فیصلہ آئندہ ہونے والے انتخابات میں مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ان کی دلجوئی کی خاطر کیا ہے۔ نیز یہ کہ حکومتِ ہند کے کارندوں نے اور اس کتاب کے ممنوع قرار دینے کیلئے روایت پسند اور اصلاح و ترقی کے دشمن مسلمانوں کے رہنماؤں نے اس کتاب کا سرے سے مطالعہ ہی نہیں کیا ہے اس کتاب کے مصنف ایک پیدائشی کشمیری مسلمان ہیں اور انھوں نے آکسفورڈ اور کیمبرج میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے دوران اسلامیات اور اسلامی تہذیب کا خاص ورد کیا ہے۔ ان کے حامی اس نقطۂ نظر کو پیش کرتے ہیں کہ اصلی اور بنیادی اسلامی تعلیمات صدیوں کی روایتوں کی تہوں کے نیچے دب کر مسخ ہو گئی ہیں اور اب مسلمانوں میں عام طور پر جمود کی کیفیت طاری ہو گئی ہے جس کے ردِ عمل کے طور پر اس کتاب کا وجود ظہور میں آیا ہے۔

جی یہ چاہتا ہے کہ اس قسم کے ہیجان انگیز اور
لم خیز مسائل کے بارے میں علمی سطح پر بھی تسلی بخش
ر مسکت تحقیقاتی مضامین لکھے جائیں تاکہ امت مسلمہ
ے ہر فرد کو اور دیگر انصاف پسند لوگوں کو اس بارے
ں صحیح موقف اختیار کرنے میں آسانی ہو۔ اور ایک
سئلہ جو تمام ہندوستانیوں کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے
ے خصوصاً پچھلے دو مہینوں سے ہیجان اور شور و شغب
ذ نہیں لیکن گہری دلچسپی کا باعث بنا وہ مرحوم مولانا
الکلام آزادؒ کی مشہور کتاب کے تیس صفحات کی اشاعت
راس میں درج شدہ مضامین ہیں۔ نقش کوکن کی فروری
۱۹۸۸ء کی اشاعت میں یہ قیاس آرائی کی گئی تھی کہ ان
حات میں کشمیر سے متعلق بھی کچھ ہوگا لیکن یہ قیاس غلط
ت ہوا۔ ان صفحات میں بیشتر وہی نکات تفصیل سے
رج کئے گئے ہیں جن کا ۱۹۵۸ء میں شائع شدہ کتاب
ں اجمالی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا
ہے کہ تقسیم ہند کے ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے اور کون
سے عوامل واقعات تقسیم کے جلد عمل پذیر ہونے میں ممد و معاون
ثابت ہوئے اور ان باتوں کو مولانا آزادؒ جیسے مبصر نے
ں ۳۰ سال تک پردۂ اخفا میں رکھنا چاہا اس کی مکمل
بیہ ہونی چاہئے۔ جی یہ بھی چاہتا ہے کہ منصفانہ مزاج
ھتے والے مورخ اس بارے میں سیر حاصل بحث کریں

اس ضمن میں مولانا آزاد کی زندگی کے دو واقعات
ہیں ان کے بچپن کے ساتھی شمس العلماء خان بہادر
مولانا محمد یوسف جعفری رنجور عظیم آبادی کے نواسے
پروفیسر سید قدرت اللہ فاطمی (ساکن اسلام آباد)
نے "آثار آزاد" مولانا ابوالکلام آزاد کی اوائل عمر کی
خود نوشت تحریریں" نامی کتاب کے مقدمے میں
درج کئے گئے ہیں قارئین کے مطالعہ کے لئے یہاں
درج کئے جاتے ہیں۔ ان واقعات سے مولانا آزاد
کی عظمت اور کیرکٹر کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ مولانا مرحوم
کی "انانیت" کا ان کے کئی ساتھیوں نے ذکر کیا ہے
اور بعضوں نے اسے تکبر پر محمول کیا ہے۔ چند مہینے قبل
آکسفورڈ یونیورسٹی پریس دہلی سے آئی ہینڈرسن ڈگلاس
کا تحقیقی مقالہ Abulkalam Azad - An Intellectual and Religious Biography - Gail Minault اور ان کے دو ساتھیوں
کی ترتیب اور اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے اس میں
مقالہ نگا بھی مولانا آزادؒ نے مولانا مرحوم کی انانیت کو اجاگر
کرتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ فاضل مقالہ نگار
نے مولانا مرحوم کی اس امتیازی خصوصیت کی نفسیاتی
توجیہ کرتے ہوئے ان کے بچپن کے ابتدائی ماحول کا
لازمی نتیجہ قرار دیا ہے اور اردو کے ایک فاضل ادیب
نے بمبئی کے ایک انگریزی روزنامچہ میں اس پر تبصرہ
لکھتے ہوئے مقالہ نگار کی رائے سے اتفاق کیا ہے
لیکن مندرجہ ذیل دو واقعات سے صاف ظاہر ہوتا
ہے کہ مولانا مرحوم کی انانیت ہمیشہ اصول پرستی اور
اعلیٰ اخلاقی اقدار کی تابع رہی ہے اس قسم کے اور بھی

واقعات انکی تصانیف اور تذکروں میں موجود ہیں لیکن فاطمی صاحب کے روایت کیئے ہوئے واقعات عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہیں۔ فاطمی صاحب مذکورہ مقدمے میں رقم طراز ہیں۔

"ہوا یوں کہ کانگریسی خیال کے ایک مسلمان انکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تحریک پاکستان کا زور تھا۔ کانگریسی ہونے کے سبب وہ مسلمانوں میں معتوب ومبغوض تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس جرم کی پاداش میں ان کی دو جوان بیٹیوں کی نسبت توڑ دی گئی تھی کسی باپ کو اس سے بڑی سزا نہیں مل سکتی ہے۔ وہ بیچارہ بہت دلگیر تھا۔ مولانا نے اسے تسلی دلاسا دیا جس سے حوصلہ پاکر اس نے مسلم لیگ کے لیڈروں بالخصوص قائداعظم کی شان میں نازیبا کلمات کہنے شروع کیئے۔ مولانا کروٹیں بدلنے لگے۔ چہرے پر انتہائی برافروختگی کے آثار نمایاں ہوئے لیکن وہ اپنی سی کہے گیا۔ آخر مولانا پھٹ پڑے چیخ کر اس سے کہا کہ "اس سارے واقعے سے جناح صاحب کا کیا تعلق ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کی شان میں گستاخی کرکے تم میری خوشنودی حاصل کرلوگے؟ مجھے تمہاری ان کی شان میں بدکلامی سے سخت تکلیف پہونچی ہے۔ دور ہوجاؤ میری نظروں سے جاؤ دفع ہوجاؤ" وہ روتا دھوتا چلا گیا۔ نانا پر دیر تک انقباضی کیفیت طاری رہی مولانا کے قائداعظم سے تو سیاسی اختلاف تھے ہی، وہ تو نہ صرف سیاست بلکہ طرزِ معاشرت اور اندازِ فکر میں ایک دوسرے کی ضد تھے۔ قائداعظم نے اپنے ایک اخباری بیان میں مولانا کو "کانگریس کا شو بوائے" کہہ کر بظاہر انکی انا کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ اس صورت میں "انانیت پسند" ابوالکلام کا یہ ردِّ عمل میرے لیئے ناقابل فہم تھا۔

اس واقعے کا تو میں عینی شاہد تھا کہ۔ ایک دوسرا واقعہ میں نے اپنے استاد محترم پروفیسر اشتیاق حسین قریشی سے سنا تھا۔ وہ اس وقت پاکستانی کابینہ کے رکن تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ مولانا مڈل ایسٹ کے خیرسگالی کے دورہ پر روانہ ہونے والے تھے۔ اس زمانے میں اتنے لمبے سفر کے لئے نئی دہلی کے ہوائی جہازوں کو کراچی کے ہوائی اڈوں پر پٹرول لینے کے لئے اترنا پڑتا تھا۔ مولانا وزیر تعلیم تھے۔ ہندوستانی کابینہ کے سینئر رکن۔ پاکستانی حکومت کو پیشگی اطلاع بھیجی گئی۔ قائداعظم کے انتقال کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا ان کے مزار کے گرد مہاجروں کی جھگیاں تھیں۔ بیرونی ممالک کے عمائد کے لئے مزار پر حاضری دینا سفارتی آداب (پروٹوکول) میں داخل ہوگیا تھا۔ عمائد کی آمد کے موقعے پر جھگیوں کو قناتوں سے چھپا دیا جاتا تھا اور معزز مہمانوں کے لئے سرخ بانات اور قالین بچھا دیئے جاتے تھے۔ سرکاری حلقوں میں عام تاثر یہ تھا کہ قائداعظم سے مولانا کے سیاسی اختلافات سے قطعِ نظر کرلیا جائے تب بھی مولانا وہابی ہیں۔ مزارات پر حاضری ان کے مزعومہ دینی عقیدے کے خلاف ہوگی اسلئے ان کے کراچی تشریف آوری بالکل غیر سرکاری قرار پائی۔ بعض پٹرول بھروانے کے لئے اپنے وقت پر

باقی ص ۲۶ پر

# رباعیات (ملتِ اسلامیہ سے)

ڈاکٹر محبوب راہی

ت کے پرستارو ذرا غور کرو　　اے قوم کے معمارو! ذرا غور کرو
ت کو عمل چاہیئے، تقریریں نہیں　　شہرت کے طلب گارو ذرا غور کرو

شیرازۂ ملت نہ بکھر جائے کہیں　　یہ عارضہ حد سے نہ گذر جائے کہیں
سوچو اے مسیحاؤ کوئی اس کا علاج　　ماقبل کہ بیمار نہ مر جائے کہیں

رق عقائد کے یہ مسلک کے تضاد　　ہیں کچھ یہی باتیں سببِ بغض و عناد
چونکہ اک عالم ہے تمھارا دشمن　　اور تم ہو کہ آپس ہی میں مائل بہ فساد

خوں ریز فسادات چلیں گے کب تک　　ناگفتہ یہ حالات چلیں گے کب تک
اک دہشتِ پیہم کے ہیں سائے جن پر　　سوچو یہ کہ یہ دن رات چلیں گے کب تک

ریدہ خیالات کا حاصل کیا ہے　　بہکے ہوئے جذبات کا حاصل کیا ہے
ں کا کوئی مفہوم نہ ہو ان سا رہے　　لایعنی سوالات کا حاصل کیا ہے

یوں ابتر و بدحال کہاں تھے پہلے　　اس درجہ بھی کنگال کہاں تھے پہلے
ہاں پارسا پہلے بھی نہ تھے ہم لیکن　　اتنے بھی بداعمال کہاں تھے پہلے

ں دین پہ ایمان جو ہے سب کچھ ہے　　اللہ کا فرمان جو ہے سب کچھ ہے
ہ دو چلے جس راہ پہ چاہے دنیا　　ہم کو تو یہ قرآن جو ہے سب کچھ ہے

اللہ کا فرمان نہیں بدلے گا　　یہ دین یہ ایمان نہیں بدلے گا
کوشش جو کرے اس کو بدلنے کے لئے　　کہہ دو کہ مسلمان نہیں بدلے گا

پنے کو مہربان بنا لو پہلے　　خود کی کوئی پہچان بنا لو پہلے
نیطان کو شیطان ہی رہنے دو ابھی　　انسان کو انسان بنا لو پہلے

ایثار کے شعلوں سے گذرنا ہوگا　　عزت سے جو جینا ہے تو مرنا ہوگا
رکھنا ہے اگر اپنے تشخص کا بھرم　　اک قوتِ نو بن کے ابھرنا ہوگا

ہر قوتِ باطل کو کچل سکتے ہیں　　ادبار کے پنجوں سے نکل سکتے ہیں
اسلام پہ گر متحد ہو جائیں تو　　ہم آج بھی دنیا کو بدل سکتے ہیں

کہتا ہوں سچ .....

شرف کمالی

# تربیت کا فقدان

انسانی زندگی کو ترقی کے لئے تربیت کا میسّر ہونا نہایت ضروری ہے ساحلِ سمندر پر بسنے والے ماہی گیری میں ماہر ہوتے ہیں ان کے بچے بھی اپنے بڑوں سے اس فن کا اکتساب کرتے ہیں اور تیراکی میں بھی مشّاق ہوتے ہیں اس مہارت اور مشّاقی کے پیچھے تربیت کا بڑا حصّہ ہے دوسرے علاقے کے بچّے مذکورہ فنون سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور اتفاقاً کبھی ان ابواب کو سہل جان کر تجربہ کرنے جاتے ہیں تو اپنی جان بھی گنوا بیٹھتے ہیں یہی حال ہر گوشۂ حیات کا ہے اور اسی وجہ عام طور پر ایکٹر کی اولاد ایکٹر، ڈاکٹر کی اولاد ڈاکٹر اور ہمارے سامنے واضح مثال ہے کہ وزیراعظم کی اولاد وزارت عظمیٰ کا منصب جلیلہ خود بخود سنبھال لیتی ہے مچھلی کے بچّے کو تیراکی سکھانے کی مطلق ضرورت نہیں پڑتی۔

گذشتہ سال ایک عزیز رکن الدین تانبے جواب بفضل اللہ حاجی رکن الدین تانبے ہیں اپنے ساتھ ہمیں اپنے گاؤں لے گئے کوکن کی ایک حسین وادی میں یہ بستی آباد ہے اسے کرجی تانبے واڑی کہتے ہیں یہاں کے لوگوں کو خلیق پایا ان کے یہاں ے عزیز کا انتقال ہوا تھا اور تہلیل کے ذکر کی محفل تھی۔ یہ خلیق لوگ آج بھی اپنی روایات کو سنبھالے ہوئے ہیں تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، کے ذکر کا نام ہے یہ دراصل فرشتوں کی تسبیح ہے، افضل الذکر ہے اس محفل میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ کی تسبیح پڑھکر مرحوم کی روح کو اس کا ثواب پہنچاتے ہیں اس ورد کے پڑھنے کا اپنا ایک جداگانہ انداز ہے یہ فن سینہ بسینہ چلتا رہا اب نئے دور میں اسے بھی "بدعت" کہہ کر نظرانداز کیا جا رہا ہے نئی نسل بہت تن آساں ہے جہاں محنت کی بات آئی جی چُراتی ہے بہت سی اچھی باتیں بھی بلاوجہ "بدعت" کے فتوے کی زد میں آئی ہیں تہلیل بھی اسی فہرست میں ہے۔ خیر ہم اپنے بزرگوں کی شستہ روایات کو بڑے شوق سے کسی زمانے میں سیکھا تھا یہ مجلسی علم ہے۔ محنت کی ضرورت یقیناً ہے مجلس آراستہ ہوئی ایک حلقہ اس محفل کا میر مجلس ہوتا ہے جو تسبیح سنبھالتا ہے اور روایتی انداز میں تہلیل خود پڑھتا ہے اور دوسروں سے پڑھواتا ہے۔ ہمیں تعجب ہوا جب بڑے اصرار سے اس بستی کے بزرگوں نے میر مجلس ہونے کا شرف ہمیں بخشا تسبیح ہاتھ میں آئی اور ہم شروع ہوئے بقول غالب

– پھر دیکھئے اندازِ گل افشانیٔ گفتار
رکھ دے کوئی پیمانۂ صہبا مرے آگے !

ہمارا اندازہ ہے کہ تقریباً بیس سال بعد ہم نے
لسِ تہلیل کی مسند صدارت سنبھالی تھی لیکن برابر روایتی فن
ا ساری نزاکتیں سنبھال کر ہم اس ذمّہ داری سے عہدہ برآر
دئے۔ تو اس فن کے جان کار انگشت بدنداں کہ یہ حضرت
ناعروں کی جان ضرور تھے یہاں بھی جانِ محفل کیسے بنے!
راصل ہم مُلّا زادہ ہیں ہمارے والدِ مرحوم ' ملّا محمد' (محمد ملّاجی)
بت مشہور ملّا صاحب تھے اور اپنی زندگی میں اپنا علم ہمیں
برکروایا تھا یہی ان کی دوراندیشی تھی اور ہماری سعادتمندی
ان سے ان کی حیات میں اکتسابِ فن کیا اور وقت آنے
قابل میراث پدر ثابت ہوئے ملّاؤں کے خاندان ہوا کرتے
ارے خاندان کا یہی پیشہ پشت در پشت چلتے آیا ہم نے
سے بطور پیشہ اختیار نہیں کیا لیکن فن سیکھ کر ضرور رکھّا
ارے یہاں ملّاجی مذہبی عالم ہوتے ہیں قوم ہماری بیدار
ہے خواہ مخواہ ' ملّا ' کو شہنشاہ نہیں مانتی علّامہ اقبالؔ
نے مجاہد کا درجہ ملّا سے بڑا بتایا ہے فرماتے ہیں

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملّا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

یسی شعر اس سے بھی بہتر مفہوم کا ہے

چار مرگ اندر پئے این دہر میر
سود خوار و والی و ملّا و پیر

ند نرائن مُلّا کی غزل کا مقطع ملاحظہ فرمائیے

شیخ جی مُلّا پہ لعنت بھیجئے کافر ہے وہ
آیئے ہم آپ کچھ اسلام کی باتیں کریں



کوکنی خطّے میں جہاں جہاں وادیوں، گھاٹیوں یا لب
ساحل مسلم بستیاں آباد ہیں وہاں مسجدیں ضرور ہیں لیکن نمازیوں
کی قلّت پر مرثیہ خواں بھی! نئی نسل جو بحمداللہ دین ایمان و ہدایت
یابی کی نصیحتوں سے فیضیاب ہو کر نماز کی پابند ہو گئی ہے مذکورہ
نمازیوں کی قلّت اور مسجدوں کی مرثیہ خوانی پر کبیدۂ خاطر ہو کر
مشتعل ہوتی ہے اس اشتعال سے مسائل کا حل یقیناً نکل نہیں
سکتا۔ اس نکتے پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ ان بے چاروں کو
بزرگوں کی طرف سے صحیح دینی رہنمائی نہ مل سکی۔ روایتوں کو
مذہب سمجھنے والی یہ قوم صحیح تربیت سے محروم ہونے کی وجہ
سے نماز کی پابند نہ ہو سکی۔ لیکن اب یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ
ہم ان کو راہ راست کی نشاندہی کریں۔ لیکن یہ کرتے وقت
صبر و تحمل سے کام کرنا ضروری ہے۔ دینی علماء سے استفادہ
لازمی ہے۔ یقیناً اس کا مثبت اثر ہوگا خوشی کا مقام ہے کہ
حالات اب بہت امید افزا ہوئے ہیں دینی شعور یقیناً جلا پا رہا
ہے۔ اب نمازیوں کی تعداد بھی ہر دیہات میں روز افزوں بڑھتی
جا رہی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ آہستہ آہستہ سہی مگر اب کوکن
کا مسلمان بھی مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف دھیان دے
رہا ہے۔ اور علامہ اقبالؔ کے بقول ہم نا امید نہیں ہیں

نہیں ہے نا امید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

مسئلہ اپنی جگہ بہت آسان ہے لوگ اب صحیح
دین کی پیروی کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں آنے والی
نسل کو خود بخود اس نسل سے رہنمائی ملے گی اور دین
کے اجالے پھیلتے جائیں گے اسلام ایک شاہراہ کے
مصداق ہے جس نے یہ صراطِ مستقیم پائی اس نے یقیناً فلاح پائی ہے

بفضل اللہ اب ہمارے دانشور بھی ہیں جو زندگی کی مختلف راہوں میں ہماری رہنمائی کرنے پر آمادہ ہیں جس طرح دینی بیداری اور صحیح دین کی راہ پر گامزنی ضروری ہے اسی طرح ادب، طب، سائنس، اور مختلف علوم وفنون میں ہمارے نونہالوں کی دلچسپی اور ہماری طرف سے ہمت افزائی و رہنمائی ضروری ہے ایک مختصر سے مضمون میں ساری ضرورتوں کا جائزہ لینا ناممکن ہے۔ اور کہیں کہنے والے کی طرف سے کوئی بات تشنہ رہ جائے تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ بات آئندہ تحریر میں آ ہی جائے گی لیکن اس کے لیے بھی صبر کی ضرورت ہے!!

مذہب کی پابندی ضروری ہے لیکن اس پابندی کے بعد اور بے شمار مسائل ہیں جن کی طرف دھیان دینا ضروری ہے گذشتہ شمارے میں جناب عبدالغنی پاؤسکر نے ابتدائی مدارس کے تعلیمی معیار کی پستی پر اظہار خیال کیا تھا حکومت لاکھوں روپے خرچ کرتی ہے لیکن حاصل کچھ نہیں یہی مدارس تھے کسی زمانے میں ان کا معیار واقعی سراہنے کے قابل تھا پاؤسکر صاحب کو یہ شکایت اسلئے ضروری ہوئی کہ وہ ہرنئی (ضلع رتناگری) میں ایک ہائی اسکول چلانے میں پیش پیش ہیں اور جانتے ہیں کہ درجہ ہشتم میں کیا پروڈکٹ آرہا ہے یہ مسئلہ ہم سب کا ہے اسے اگر ہم حل نہیں کر پاتے تو آنے والے نسل کی تباہی کے ہم ذمہ دار قرار دئے جائیں گے مقامی طور پر کمیٹیاں بناکر پرائمری مدارس کے معیار کو بڑھانے کا کام جاری ہو تو کارکنان قابل نوازش ہیں ضرورت ہوتی تو فنڈ اکٹھا کیا جائے لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ ہمارا طبقہ کام نہیں کرسکتا کام کرنے والوں پر تنقید کرسکتا ہے کچھ ہمدرد دانشور ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواہ کئے

بغیر بہتر عملی کام کررہے ہیں۔ اس طرح کے کام کرنیوا کو ہدف مطاعن بنانیوالوں کی سماج میں کمی نہیں۔ کہنے وا کو کس نے روکا ہے وہ خود کوئی کام تعمیری سمجھ کر اپنی بسا بھر کوشش سے شروع کرسکتے ہیں۔ لیکن نہیں۔ ہم کچھ نہ کریں گے۔ صرف نکتہ چینی کرکے خلفشار پیدا کرنا ہمارا پیدائ حق ہے۔ یہی حال نقش کوکن اور کوکن اردو رائٹرس گلڈ ۔ بالترتیب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور ساحر شیوی کا ـ نقش کوکن دو اردو ماہانہ رسالہ ہے جو بیس سال سے زائد عر سے باقاعدہ بلاناغہ شائع ہورہا ہے۔ اور اس نے قوم تربیت میں نمایاں رول ادا کیا ہے اور بتدریج ترقی کی ر پر گامزن ہے۔ تنقید کرنے والے گفتار کے غازی مفت مشورے ضرور دیں گے خود کچھ نہیں کرسکتے یہ بات بھول جاتے ہیں بعینہ ساحر کے گلڈ کو مشورہ دینے والے محف گفتار کے غازی گریبان میں جھانک کر دیکھیں تو سہی کہ انہوں کیا کیا ہے؟ بات تلخ نہیں بلکہ حقیقت ہے ہمیں اپنے طور ایک عملی کام شروع کرنا بہتر بات ہے جس سے آنے وا نسل کی تربیت ہوسکے۔

# عمل صالح یعنی تجربہ اور مشاہدہ

ابوداؤد تبصر

اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ (قرآن مجید)

ترجمہ:۔ خدا کی طرف کلمہ طیبہ اور عملِ صالح ہی چڑھتا ہے۔

یہ قول درست ہو یا نہ ہو مگر مشہور یہی ہے کہ انسانی محفل میں علم و حکمت کا چراغ سب سے پہلے حکمائے یونان نے روشن کیا علوم کی جتنی مشہور شاخیں ہیں ان سبھوں پر حکمائے یونان کی کتابیں موجود ہیں: جیسے طب، طبیعیات، فلکیات وغیرہ

حکیم جالینوس طب کے امام مانے جاتے ہیں۔ بطلیموس فلکیات کے اور ارسطو طبیعیات و ریاضی وغیرہ کے یہ تین نام تو مشہور ہیں۔ سرزمینِ یونان نے ان کے علاوہ اور بہت سے یگانہ روزگار علما پیدا کئے۔

اگرچہ یہ سارے علما حق کے متلاشی تھے اور جہاں تک ان کی رسائی ہوئی تھی وہ اپنی تقریر و تحریر میں صحیح باتیں کہنے کی کوشش کرتے تھے۔

لیکن تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانے نے انسان کو علم و عرفان کے میدان میں آہستہ آہستہ قدم بڑھانے کی اجازت دی ہے۔ زمانے کے اس قانون سے حکمائے یونان بھی مستثنیٰ نہیں تھے۔ ان کا زمانہ علمی نظریات کی ترتیب و تدوین کا زمانہ تھا۔ انہیں زمانے نے صرف اتنی اجازت دی تھی کہ وہ منطق، دلائل اور فلسفے کے ذریعے حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کریں۔ اسی لئے حکمائے یونان منطق اور فلسفے کے امام مانے جاتے ہیں

صداقت اور حقیقت تک پہونچنے کا جو دوسرا ذریعہ ہے یعنی عمل، مشاہدہ اور تجربہ۔ اس کی قدرت کی طرف سے حکمائے یونان کو اذنِ عام نہیں ملی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تجربے اور مشاہدے کے ذریعے جو انسان کو یقین کا نور ملتا ہے اس سے حکمائے یونان محروم رہے وہ عالم بھی تھے، مفکر بھی تھے مگر ان کے پاس وہ آنکھیں نہیں تھیں جن سے وہ اپنے علم و فکر کی صداقت کا مشاہدہ کرسکیں وہ اپنے علم و فکر کو محسوس صورت میں نہیں دیکھ سکتے تھے ہم یہ نہیں کہتے کہ انہوں نے اس کی کوشش نہیں کی۔

یا دہ اس کی اہمیت سے غافل تھے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ زمانہ ان کو اس طرف قدم بڑھانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

**جالینوس** مثلاً حکیم جالینوس نے جسم کے اندرونی حصوں کا معائنہ کرنے کیلئے جانوروں کے جسم کو چیر پھاڑ کر دیکھا۔ مگر اس عمل سے ان کو انسانی جسم کی صحیح ساخت کا علم نہ ہو سکا اسی لئے انہوں نے انسانی جسم کے اندرونی نظام کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس میں بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اب یہ قصور حکیم جالینوس کا نہیں تھا۔ بلکہ اس ماحول کا تھا۔ ان کے زمانے میں انسان کی لاش کو چیرنا پھاڑنا قانوناً منع تھا۔ اور اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائے موت دی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حکیم جالینوس کسی انسانی جسم کو چیر پھاڑ کر نہ دیکھ سکا۔ اور ان کا علم تشریح الابدان تشنہ رہ گیا

**بطلیموس** اسی طرح بطلیموس نے آسمان کا زائچہ ضرور بنایا مگر ان کے پاس گلیلیو کی دوربین نہیں تھی۔ وہ ان سیاروں کو نہیں دیکھ سکتا تھا جنہیں خالی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ اسی طرح طبیعیات، ریاضیات وغیرہ میں بھی حکمائے یونان سے غلطیاں ہوئیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس علم ضرور تھا مگر مشاہدہ اور تجربہ نہیں تھا۔

**عرب سائنسداں** حکمائے یونان کے بعد عرب مسلمانوں کا زمانہ آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کی طرف سے ان کو مشاہدہ اور تجربہ کی اجازت مل گئی تھی۔ اور بہت سے مسلم وغیر مسلم سائنسداں علم ونظر کی صداقت مشاہدہ وتجربہ کے ذریعے معلوم کرنے میں لگ گئے تھے جیسے ابن الہثیم۔ ابن رشد اور ابو علی سینا وغیرہ۔ وہ اس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ دلائل اور قیل وقال سے علم تو حاصل ہوتا ہے مگر اس کی صداقت مشاہدہ وتجربے کے بعد ہی معلوم ہوتی ہے۔

اسی لئے ان سائنسدانوں نے یہ کوشش شروع کر دی کہ علم وفکر کی صداقت مشاہدہ تجربہ سے معلوم کریں۔ اگرچہ ہم ان کی کوششوں کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں مگر حق یہ ہے کہ اس میدان میں ان کی ترقی کی رفتار بہت سست تھی۔ ان سائنسدانوں میں مشاہدہ و تجربہ کیلئے وہ جوش وخروش نظر نہیں آتا جو چند صدیوں کے بعد مغربی سائنس دانوں میں دیکھا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر چہ ان کو فلسفہ وسائنس کی دنیا میں حکمرانی کیلئے چار سو سال گذر گئے مگر وہ اس طویل عرصے میں بھی تجرباتی سائنس کو عام نہ کر سکے کہتے ہیں کہ ہلاکو خان کے بیدردانہ حملے نے ان کو اپنا جوہر دکھانے کا موقعہ ہی نہیں دیا وہ اپنی تمام رسدگاہوں اور تجربہ گاہوں کے ساتھ دفعتاً تباہ وبرباد کر دئے گئے۔ یہ قول درست بھی ہے۔

مگر یہ عجیب بات ہے کہ یونان اور عرب سائنسدانوں کے زوال کے بعد جب فرشتہ روزگار نے علم وحکمت کا چراغ مغرب کی وادیوں میں جلایا تو اس کا حسن ہی کچھ اور تھا۔ یورپ میں تیرہویں صدی احیاء علوم کا زمانہ کہلاتی ہے۔ مگر وہاں علم وحکمت کے لاشہ بے جان میں زندگی اس طرح آئی کہ وہاں کے سائنسدانوں نے زندہ ہوتے ہی تجرباتی سائنس کی بنیاد ڈال دی۔ مسلمان تو صدیوں اپنے بیت العلوم میں بیٹھ کر علوم وفنون کا تبادلہ کرتے رہے یونانی فلسفیوں کا ترجمہ اور پھر ان کی تصحیح یا ان پر اضافہ بس یہی ان کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ مگر علمائے یورپ نے جوں علم وحکمت کی طرف توجہ کی تو یہ نکتہ فوراً ان کے سامنے آگیا

ہ محض علم یا محض فلسفہ بیکار چیز ہے جب تک اس کے ساتھ عمل۔ تجربہ اور مشاہدہ نہ ہو۔ فلسفہ یونان اور عرب سے جب یورپ آیا تو علم اور تجربے کے درمیان کوئی وقفہ ظر نہیں آتا۔ یورپ کے سائنسدانوں نے تیرہویں صدی یسوی میں ہی تجرباتی سائنس کی بنیاد ڈال دی۔ حالانکہ س میدان میں ان کا ایک بڑی طاقت سے تصادم ہوا۔ ور وہ پادریوں یا چرچ کی طاقت تھی۔ چرچ کے نزدیک لسفہ یونان ہی درست تھا۔ اور وہ چرچ کے مذہبی مسلمات ھی تھا۔ اس فلسفے کو تجربے اور مشاہدے کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کی اچھائی اور برائی معلوم کرنا اس کے نزدیک سخت گناہ تھا۔ چرچ کا محکمۂ احتساب اور اس کی سخت گیری تو مشہور ہے۔ چرچ نے ایسے سائنسدانوں کے خلاف سخت کارروائیاں کیں۔ کسی کو زندان میں ڈالا۔ کسی کو قتل کیا۔ کسی کو دھیمی دھیمی آگ میں جلا ڈالا۔ وغیرہ

چرچ کی اس دار و گیر کا سلسلہ سترہویں صدی ک رہا۔ مگر آفریں ہے یورپ کے ہمت ور سائنسدانوں کہ انہوں نے چرچ کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے۔ ان کے دل میں تجربہ و مشاہدہ کا جو لگن پیدا ہوا تھا۔ اسے وئی دبا نہ سکا۔ اور وہ روزانہ نت نئے تجربے کرتے رہے۔

**راجر بیکن** یورپ میں راجر بیکن Rog er Bacan تجرباتی سائنس کا بانی سمجھا جاتا ہے انہوں نے یہ نعرہ بہت زور شور سے لگایا۔ حتیٰ کہ سارے مغربی سائنس دانوں کے دل ں وہی جوت بھڑک اٹھی۔ سائنسدانوں نے شہر شہر اور گاؤں ؤں تجربہ گاہیں بنالیں۔ قدرت بھی ان کا ساتھ دے ہی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ سائنسدانوں کو عناصر کے نئے نئے خواص معلوم ہونے لگے۔ اسی طرح اجرام فلکی کے اور نت نئی ایجادات سامنے آنے لگیں یہ برکت تھی تجربہ اور مشاہدے کی۔

راجر بیکن کو دو مرتبہ چرچ کی طرف سے طویل المیعاد سزائیں ملیں۔ وہ ۲۴ سال جیل میں رہا اس پر یہ بھی فرد جرم لگایا گیا کہ یہ یونانی فلسفہ کا حسن و قبح تجربے اور مشاہدے کے ذریعے معلوم کرنا چاہتا ہے۔ پھر بھی اُن سائنس دانوں نے ہمت نہیں ہاری۔ ان کی وہ قربانیاں رنگ لائیں انہوں نے اپنی ایجادات و انکشافات کے ذریعے زندگی کے تمام شعبوں کو نواز ڈالا۔ حتیٰ کہ وہ خلا کو مسخّر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ چاند، مرّیخ اور زہرہ پر اپنی کمندیں پھینکنے لگے۔

قرآن کریم کی وہ آیت جو میں نے اس مضمون کے عنوان کیلئے منتخب کیا ہے۔ اس میں یہی کہا گیا ہے کہ خدا کے پاس کلمۂ طیبہ اور عمل صالح ہی پہونچتا ہے۔ یعنی دنیا میں وہی کامیاب ہوگا جو عمل صالح، تجربہ اور مشاہدے کے ذریعے حقائقِ اشیاء معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔

اس میں اس دور کے ان علماءِ اسلام کے لئے عبرت ہے۔ جو بغداد اور دمشق کے بیت العلوم کی طرح ایک دار العلوم بنا کر محض قیل و قال اور علم و نظر کی روشنی ملت کے ذہن میں پیدا کرکے قناعت کر لیتے ہیں وہ اس کو اپنی زبردست کامیابی سمجھتے ہیں علماء کی ہمت سے تو سائنس یہ امید رکھتی ہے کہ وہ جس عمل صالح کا ممبر پر چڑھ کر وعظ کہتے ہیں۔ یا موجودہ ذرائع ابلاغ دور درشن کر قوم کو خوش کر لیتے ہیں وہ ممبر اور گدّی اور وعظ کی مجالس چھوڑ کر میدان مشاہدہ و تجربہ میں آئیں اور کچھ کر کے دکھائیں کہ عمل صالح کی یہی تفسیر ہے۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف۔

# سونا

(قاف احمد (دوحہ قطر))

ہر چمکنے والی شے سونا نہیں ہوتی، سونا ایک دھات ہے۔ یہ بات کھرے سونے کی طرح کھری ہے۔ ویسے ساری دھاتیں سونا نہیں ہوتیں نہ تو ساری باتیں ہی کھری ہو سکتی ہیں۔

سونے سے خاص طور پر زیورات ہی بنائے جاتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ زیادہ سونا بھی صحت کے لئے مفید نہیں۔ یہ سونا کوئی اور ہی سونا ہے۔ بلکہ اس سونے میں بہت کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔ آج بھی بہت سی قومیں سوئی ہوئی ہیں اور جو جاگ رہی ہیں وہ دوسروں کو سونے پر آمادہ کر رہی ہیں۔ ہاں۔ سونے سے جہاں زینت کی اشیاء بنتی ہیں۔ وہاں اسی سونے کو مسلسل کوٹ پیٹ کر سونے کی اوراق بھی بنائے جاتے ہیں۔ یہ اوراق لکھنے پڑھنے کے بجائے کھانے کے کام آتے ہیں۔ سونے کو کھانے کی بات پر یاد آیا کہ بہت پرانی خبر تھی جس کی تصدیق آج بھی ہو جاتی ہے کہ کچھ لوگوں کو سونا خود بھی کھا جاتا ہے۔ حالانکہ سونے کو کشتے کی صورت میں کھانے والے آج بھی زندہ ہیں۔ اوراق چاندی کے بھی کھائے جاتے ہیں۔ مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی۔

حرارت اور بجلی کے لئے یہ عمدہ موصل ہے (GOOD CONDUCTER) انسانی جسم و دل و دماغ اسی سے حرارت پاتے ہیں۔ یہ چمکتا بھی بہت ہے۔ سورج کی طرح۔ اس پر تیزاب کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ آنسوؤں کی بات جدا ہے۔ آنسو اس کی ماہیت اور ڈیزائن بدلنے کے بھی کام آتے ہیں۔ عورتوں کے استعمال کی چیز ہے۔ جس کے لئے مرد محنت شاقہ اور فکر و فاقہ کرتا ہے۔ تب کہیں جا کر یہ دستیاب ہوتا ہے۔ چند ایک جنگیں اس کے نام بھی لڑی گئیں۔ شاہنامۂ اسلام بھی سونے کی خاطر لکھی جا سکتی ہے۔ (یہ ایران سونا تھا) ایک مدت تک ہندستان کو سونے کی چڑیا ہی لکھا جاتا رہا اسی ہندوستان میں سونے کے انڈے دینے والی مرغیاں پالی جاتی تھیں۔ یہ انڈے مغرب کے تاجروں کے امپورٹ ایکسپورٹ کا مسئلہ بن جاتے تھے۔ اس لئے آزادی کے بعد ان کی فراہمی بند ہو گئی۔ اب مغرب سے قرضے کے (سونے کے) انڈے منگوائے جاتے ہیں ان انڈوں پر سیاسی لیڈروں کو بٹھایا جاتا ہے۔ یا نہیں اس کا تو پتہ نہیں۔ البتہ اس کی قیمت غریب عوام اپنے انڈے بیچ کر ادا کرتے ہیں۔

؎ اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسے داری

ترقی کے بعد سونے کی بسکٹ بھی بننے لگے

۱۰۶۳ درجے سینٹی گریڈ پر یہ دھات پگھلتی بھی ہے آدمی پتہ نہیں کس درجے پر پگھلتا ہوگا۔ اور ۲۹۵۰ درجے سینٹی گریڈ پر اس کا نقطۂ ابال ہے۔ ویسے اسی سونے کی چاہت میں ابلنے والوں کا درجۂ حرارت پتہ نہیں کیوں الگ الگ ہوتا ہے۔ زمانے کی گردشوں اور آب و ہوا کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ رنگ اڑ سکتا ہے مگر زنگ نہیں لگتا۔ غالب کے شعروں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ اس کو چاندی پر ملمع یا چاندی پر سونے کا میک اپ کرنے کے کام میں لایا جا سکتا ہے

# کرسمس۔ حکایات وروایات

جارج میتھیو

انا

کرسمس کی شروعات حضرت عیسیٰؑ کی
ت کے ساتھ ہوئی جو بیت اللحم میں آج سے دو ہزار
بل ہوئی تھی اس وقت اس کے متعلق بہت کم لوگ جانتے
ر جو جانتے تھے بس اتنا کہ کوئی حیرت انگیز واقعہ ہوا ہے
بیت اللحم میں ۲۰۰۰ برس قبل وقوع پذیر ہوئے
اقعے سے عالمی تاریخ بدل ڈالی۔ ایک نیا کلنڈر وجود میں
نام تھا۔ اے۔ ڈی (انوڈومنی) یعنی حضرت عیسیٰؑ
ال ولادت میں۔

تاہم کرسمس کے معنیٰ اب محض ایک چھٹی کے دن اور
قریب کے بن کر رہ گئے ہیں۔ تمام تقاریب میں سے ایک
ب سے اہم ہے وہ ہے جہاں ایک مقدس بچے یعنی حضرت
ؑ کی پیدائش کی منظر کشی کی جاتی ہے۔ یہ بچوں اور عیسائیوں
سے بڑا تیوہار ہے۔ یہ تیوہار ان لوگوں کے لئے ایک نئی
ات، روشنی، گرم جوشی، مسرت کے اعادہ کا دن ہے۔

کرسمس سال کا وہ حصہ ہے جب مہمان نوازی، مسرت
ن مادہ پرستی اور خود غرضی کی جگہ لے لیتی ہے اور اس
ں پاتی ہے۔ جب فرشتوں کے پیغامات بار بار پورے
یں بار بار گونجتے ہیں اور جو لوگ فرشتوں اور آسمانی
پر یقین نہیں رکھتے وہ بھی ان دنوں ان پیغامات اور
ن آفاقی قوتوں سے متاثر نظر آتے ہیں۔

کرسمس کی بیشتر رسومات کی جڑیں بت پرستی
کے دور میں پیوستہ ہیں جو چوتھی صدی عیسوی تک ہی ایک
قدیم شکل اختیار کر چکی تھیں۔ زمانہ قدیم کے عیسائی اپنے گھروں
کو سدا بہار سے مزین کر کے آتشدانوں میں آگ روشن کرتے
تھے تاکہ سورج کو اپنی راہ میں استحکام حاصل ہو سکے۔ موم بتیاں
اور سبز گلدستے تحفے کے طور پر پیش کئے جاتے تھے اور گلی کوچے
مشعل بردار مردوں اور خواتین کے شور و غل سے گونجنے لگتے تھے۔
اس تہوار پر طبقاتی تفریق کو عارضی طور پر بھلا دیا جاتا
تھا اور معاشرہ ضابطہ اور اخلاق کے اصولوں میں آزادی کے
زریں عہد کی یاد میں قدرے نرمی آجاتی تھی۔ اس عہد زریں
کی یاد میں جو عہد پارینہ بن چکا ہے مالک اور نوکر اپنے مقامات
بنا لیتے تھے۔ نوکر اپنے مالک کا لباس پہن لیتے تھے اور ان کی
خدمت مالکان انجام دیتے تھے۔ امیر اور غریب، پابند اور
آزاد دعوتوں، کھیل کود اور رقص و سرود کی محفلوں میں برابری
کے درجے کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔

**کرسمس کی موم بتیاں، شمعیں** کرسمس کا تیوہار
سردیوں کی شروعات اور نئے برس کے آغاز کو ایک خصوصی رنگ
و نور عطا کرتا ہے۔ اس کی آمد کے قبل کے ہفتے مذہبی اور معاشرتی
دونوں ہی اعتبار سے اس کی تیاری کے ہوتے ہیں اور دنیا کے
کچھ حصوں میں کرسمس اور ایپھنا مائی کے درمیان کے بارہ دن
اب بھی ناگزیر طور پر تقریبات ہی کے ہوتے ہیں اگرچہ ماضی کی
طرح مذکورہ دن پوری تعطیلات کے نہیں ہوتے۔ بہت سی

انجیل کے مطابق ثابت ہیں۔ مذکورہ رسمیں ان روایات کے
عہد سے چلی آ رہی ہیں۔

جرمنی میں تقریباً ہر خاندان کا اپنا ایک ولادت کا
منظر ہوتا ہے جو چھوٹی چھوٹی تصویروں اور چار شمعوں پر
مشتمل ہے جن میں سے ہر ایک ۴ اتواروں کے لئے ایک
روشن کی جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ ایک بہت پرانی
روایت کے تحت کھڑکیوں میں شمعیں رکھ دیتے ہیں۔ یہ رسم در
اصل اس خیال کی محرک ہے کہ مقدس بچہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
رات کے اندھیرے میں اس گھر کو روشن دیکھ کر ادھر
آ نکلے۔ عہد وسطیٰ میں کوئی اجنبی تک کو کسی کے گھر داخل
ہونے سے منع نہیں کیا جاتا تھا مبادا یہ اجنبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مہمان کی شکل میں نہ ہوں۔

## سانتا کلاز

کرسمس فادر ولادت کے پہلے ہفتے تحفے دینے کے لئے گھر گھر میں جاتا ہے۔ ہالینڈ اور چند یورپی ممالک میں کرسمس فادر کا انتظار خود اسی کے دعوت نامے میں ۶ دسمبر کو کیا جاتا ہے۔

تحفے لانے والا مذکورہ شخص جو بعد میں "کرسمس فادر" یا سانتا کلاز کہلوایا جانے لگا وہ جسے ایک پادری یا تین بادشاہوں میں بھی جانا جاتا ہے تمام آدمی کے لئے ایک پُراسرار شخصیت ہے اس کا گھر بہت دور شاید جنت یا قطب شمالی یا کسی ملک میں ہے جہاں وہ گھوڑے یا رینڈیر کے کھینچنے والی اور برف پر چلنے والی سلیج گاڑی میں آتا ہے۔ وہ رات کی تاریکی میں چپکے سے بھی آ سکتا ہے اور گھر کی چمنی...

بھری ایک گاڑی ہوتی ہے اور وہ ہر گھروں میں جا کر تحفے اور چمنیوں کے ذریعے رات میں انجانے تحفے ڈال جاتا ہے۔

اس طرح فادر کرسمس "مقبول رسموں کے مطابق" ایک پادری سے ایک پُراسرار لافانی شخصیت جسے آج سانتا کلاز کے نام سے بھی جانا جاتا ہے بن گیا۔

## کرسمس کا درخت

سدا بہار کو گھر میں لانے کی رسم بھی عیسائیوں کی وہ رسم ہے جس کی جڑیں رومن عہد میں پیوستہ ہیں۔ سدا بہار گھر میں لا کر اس کی شاخوں کو آپس میں تقسیم کرنا روم میں موسم سرما کی تقریبات کا ایک حصہ تھا۔ سدا بہار کو خوش قسمتی کی ایک علامت سمجھا جاتا تھا۔ کرسمس کے درخت کی روایت بعد میں جرمنی کی دین ہے۔ برطانیہ میں پرنس البرٹ نے ۱۸۴۱ء میں اس کا رواج شروع کیا۔ تاہم برطانیہ میں اس رسم کے وجود کے محدود حد تک اس سے کافی قبل بھی شواہد ملے ہیں۔ کرسمس کے درخت کی بنیاد جرمنی میں ایک انگریز مبلغ سینٹ بونی فیس کے عہد یعنی آٹھویں صدی میں پائی جاتی ہے۔ حکایات کے مطابق سینٹ بونی فیس نے کرسمس کی شام کو "اوک" کا ایک مقدس درخت کاٹ دیا جس کے نیچے انسانی قربانیاں دی جاتی تھیں اس کے فوراً بعد ایک معجزہ رونما ہوا جیسے ہی اوک کا مذکورہ درخت زمین پر گرا اس کی جگہ سرد قسم کا ایک ننھا سا "فر" کا درخت نظر آیا۔ یہی "فر" کا درخت اس نے عقیدے کی علامت بن گیا جو شاید کہ یہی پیشوا اپنے ہمراہ جرمنی سے لایا تھا۔

اب یقین کیا جاتا ہے کہ جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے اس رات جنگل کے تمام درختوں پر پھل اور پھول لگ گئے

تھے۔ اگرچہ موسم سرما کے درمیان کا حصہ تھا۔

جرمنی میں عام عقیدہ یہ ہے کہ مارٹن لوتھر وہ پہلا شخص تھا جس نے کرسمس کا درخت آراستہ کیا تھا۔ کرسمس کی ایک شام جب مطلع صاف تھا اور آسمان پر ہزاروں تارے جگمگا رہے تھے وہ تھر خدا کی خوبصورت تخلیقات سے ایسا بے خود ہوا کہ وہ سرو کے ایک قسم کے درخت جسے "فر" کہا جاتا ہے اٹھا کر گھر لے آیا بعد ازاں اس درخت کی شاخوں پر شمعیں روشن کیں تاکہ بچے اس آسمان کو یاد رکھیں کہ جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا کی حفاظت کے لئے آئے تھے یہ طریقہ مقبول ہوا اور ۱۹۰۴ تک آتے آتے کرسمس کا درخت عیسائی گھرانوں میں کرسمس کے دنوں میں ایک مقبول عام چیز بن کر رہ گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرسمس کے درختوں کا وجود ۱۶ ویں صدی عیسوی میں تھا ۱۶۰۵ء کی ایک نامعلوم تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت شہری اپنے اپنے برآمدوں میں سرو کی ایک قسم "فر" کے چھوٹے چھوٹے درخت رکھتے تھے اور انھیں کاغذی گلابوں سیبوں اور مٹھائیوں سے آراستہ کر لیا کرتے تھے۔ پہلا درخت برطانیہ میں ۱۸۲۱ء میں بچوں کی ایک دعوت میں نظر آیا جس کا اہتمام ملک کے دربار کے ایک رکن نے کیا تھا۔

## کرسمس کے کارڈ

کرسمس کی تقریبات سے وابستہ متعدد رسوم کی طرح کرسمس کارڈ کا ارتقا بھی ایک امر متنازعہ ہے۔ فرینک جالی موفر نے اپنی تالیف "کرسمس کی رسوم" میں بجا طور پر کہا ہے کہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں قائم کئے گئے وکٹوریہ و ایلبرٹ میوزیم کے پہلے ڈائرکٹر ہنری کول نے جو بعد میں سر ہنری کہلائے پہلا کرسمس کارڈ وضع کیا تھا ۱۸۴۲ء میں انھوں نے میوزیم کی ڈائری میں تحریر کیا "مسٹر ہوسلے آئے اور کرسمس کارڈ کے لئے ایک ڈیزائن تیار کیا۔ ۱۸۴۶ء میں ہوسلے کے تیار کردہ ڈیزائن کی لیتھو گراف کاپیاں تیار کی گئیں اس کارڈ میں ایک خوشیوں سے معمور خاندان دکھایا گیا تھا اور کنارے کنارے ناہموار جالی بنی تھی۔ دونوں حاشیوں پر دو چھوٹے فریموں میں کرسمس سے وابستہ کار خیر بھوکے اور ننگے افراد کو کھانا اور کپڑا فراہم کرنے کی خدمات کی نمائش بھی کی گئی تھی۔

کرسمس کارڈ تیار کرنے کے سلسلے میں جن دیگر افراد کا نام لیا جاتا ہے وہ ہیں ڈبلیو سی۔ ڈی ڈوب سن۔ ولیم مین واگلے اور پورنٹر ایڈورڈ بریڈلے۔

السٹرن لندن نیوز نے پہلی مرتبہ دسمبر ۱۸۶۳ء میں کرسمس کے کارڈ وغیرہ کا اشتہار دیا۔ پنچ نے ۱۸۶۳ء اور دی ٹائمز نے ۱۸۶۱ء میں کرسمس کے کارڈ وغیرہ کا ذکر کیا۔ ۱۸۷۰ء کے اوائل کے کرسمس کے کارڈ کرسمس کارڈوں جیسے کم اور عاشقانہ خطوط کی طرح زیادہ ہوا کرتے تھے کرسمس کی ڈاک کی اصل گھما گھمی اس وقت نظر آئی جب ۱۸۷۰ء میں آدھی پینی کی قیمت کا کارڈ پر لگایا جانے والا خصوصی ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔ ۱۸۸۰ء میں محکمہ ڈاک کو کارڈ بھیجنے کی رسم کی روز افزوں مقبولیت کے پیش نظر ایک تنبیہ جاری کرنی پڑی کہ کرسمس کے کارڈوں کو جلد از جلد حوالہ ڈاک کیا جائے۔ بڑی تعداد میں کرسمس کارڈ بھیجنے کی رسم نے عوام الناس کو بھی ایک زمانے میں اس کا مخالف بنا دیا تھا، ۱۸۷۷ء میں ٹائمز میں ایک خط شائع ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ کرسمس کارڈ بھیجنا ایک معاشرتی برائی ہے کیونکہ کرسمس کے کارڈوں کی وجہ سے ضروری خط و کتابت بھی التوا میں پڑ جاتی ہے۔

**کرسمس کے کیرول گیت** ایک روایاتی عکس

کیرول میں کہا گیا ہے کہ کرسمس کی رات میں تمام عیسائی کرسمس کے گانے گاتے رہتے ہیں اور اس خبر کو سننے کے لئے شب بیداری کرتے رہتے ہیں جو فرشتہ ان تک لاتا ہے کیرول نغمے جو ۱۴ ویں صدی سے شروع ہوئے کبھی کبھی پر مسرت اور کبھی کبھی لطیف اور خوبصورت ہوا کرتے تھے۔ لفظ کیرول کے حقیقی معنیٰ ایک دائرہ بند رقص کے ہیں جس کے دوران ایک گیت بھی گایا جائے اور اس موروثی رقص کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا گیا اور یہ آج تک چلا آ رہا ہے۔

کرسمس کے مذکورہ نغموں کا وجود بہت پہلے سے ہے تاہم یہ نغمے لاطینی اشعار تھے جن کا موضوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے انسانی پہلو کے بجائے قطعی مذہبی ہوتا تھا۔ کیرول کبھی بھی گیت نہیں تھے جیسا کہ کبھی کبھی انھیں گیت سمجھا جاتا ہے ان کی شروعات عظیم مذہبی احیاء کے ساتھ ہوئی جس کی قیادت اس میں سینٹ فرانس کر رہے تھے اور آئندہ کی تین صدیوں تک انسانیت کی نجات کا پُر مسرت اور خوبصورت اظہار بن کر رہ گئی آج کی طرح اس وقت کا ان کا نمایاں آہنگ مسرت تھا اور یہ مسرت کیرول کے درمیان وقفے وقفے سے ابھرتی تھیں۔ یہی مسرت آج بھی پرانے سے پرانے کیرول کو اتنا ہی جدید بناتی ہے جتنا جدید انھیں بہت عرصہ پہلے گائے جانے پر محسوس کیا جاتا ہوگا۔

**کرسمس کا کیک** کرسمس کا کیک جانے گئے ملکوں سے ۱۹ ویں صدی میں بنائے گئے۔ ان کرسمس کیک کو ۱۸۷۰ء میں وکٹوریہ عہد میں مزین کرنے کی رسم نکلی اس کے بعد سے ہر ملک میں کیک کو کرسمس کے موقع پر تیار کی جانے والی تمام میں سب سے زیادہ قابل فخر شئے بنانے کے لئے ہر ملک کی سے کیک تیار کرنے کی مہارت کا استعمال اپنے طور پر کیا جا

کرسمس کی روایتی دعوتوں سے ایک گونگا کیک وابستہ تھا۔ یہ کیک غیر شادی شدہ دوشیزائیں یہ جاننے کے بناتی تھیں کہ ان کا ہونے والا شوہر کون ہوگا۔ اس روایت مطابق شمالی ہیمپشن شائر میں آج بھی باقی ہے۔ ایک خالی کے برابر نمک، آٹا اور جو لے کر ایک لڑکی انتہائی خاموشی کے ساتھ بغیر کسی دوسرے فرد کے تعاون کے ایک کیک تیار کرتی ہے اور کیک تیار کر کے اسے تندور یا چولہے میں رکھ دیتی اور گھر کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ اگر وہ خوش قسمت ہے اس کا ہونے والا شوہر آئے گا۔ اور کیک کو تندور سے نکالے گا۔

**کرب** کرسمس کے ہمراہ کرب یعنی عید میلاد مسیح وابستہ کرنے کا خیال سینٹ فرانس آسیسی کو ۱۳ ویں میں آیا

## کوکن کے سپوت جلد دوم (زیر طبع) کا ایک ورق

# ایڈوکیٹ عبدالعظیم کھتکھٹے

از۔ انجم عباسی

ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بنیادی طور پر کم بولتے ہیں۔ ضرورت سے بھی کم بولتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں ایڈوکیٹ عبدالعظیم کھتکھٹے کا شمار ہوتا ہے۔ جامع مسجد بمبئی کے ناظر کی حیثیت سے کئی بار ان کا نام سامنے آیا تھا مگر ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اچانک اردو ایجوکیشن سوسائٹی گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ کے لینڈ لیز کا معاملہ درپیش آیا تو محترم بزرگ جناب عبداللہ فقیہ صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نے ٹرسٹ کے معاملات میں قانونی صلاح و مشورہ لینے کے لئے مجھے ان کے پاس بھیجا۔ فقیہ صاحب نے ان کا غائبانہ تعارف بھی کرایا تھا۔ میں مذکورہ بالا سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے ان سے ملا۔ اپنی الجھن پیش کیں۔ ایڈوکیٹ کھتکھٹے صاحب نے میری باتیں غور سے سنیں اور بہت ہی مختصر انداز میں قانونی چارہ جوئی کے راستے بتائے پہلی ملاقات میں ان کے متعلق میرا تاثر یہ رہا کہ وہ اپنے الفاظ کو بے دریغ خرچ کرنا نہیں چاہتے اس لئے گفتگو میں بخل سے کام لے رہے ہیں۔ مگر جب متواتر ملاقاتیں ہوتی رہیں تو پتہ چلا کہ وہ دراصل بنیادی طور پر بولتے ہی کم ہیں؟ البتہ کام میں منہمک رہنا ان کا اپنا شعار ہے۔ ان کی اس کم گوئی پر کبھی کبھی مجھے ان کی وکالت پر شک بھی ہوتا ہے کیونکہ وکلاء تو اپنے موکلوں کو شیشے میں اتارنے کے لئے اتنی باتیں کرتے ہیں کہ مخاطب جزبز ہو جاتا ہے۔ مگر کھتکھٹے صاحب کے نام کے آگے لگی وکالت کی ڈگری کو دیکھکر مجھے یقین کرنا پڑتا کہ وہ سچ مچ وکیل ہیں۔



ایڈوکیٹ عظیم کھتکھٹے ۲۱ر جولائی ۱۹۳۱ء کو بمبئی میں پیدا ہوئے اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول بمبئی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی سینٹ زیویرس کالج بمبئی سے بی اے آنرز کیا۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ لا کالج میں داخلہ لیا جہاں سے انہوں نے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ ان کی اقتصادی حالت بہتر تھی اس لئے طالب علمی کا زمانہ سکون سے گذرا البتہ وکالت کی ڈگری پرائیوٹ سروس کرتے ہوئے حاصل کی اپنے طالب علمی کے دور میں ہائی اسکول اور کالج کی غیر نصابی تحریکات میں انہوں نے

حصہ لیا۔ اردو لٹریری سوسائٹی، کالج یونین اور دیگر سماجی اور
کلچرل تحریکات میں بھی حصّہ لیتے رہے۔ انھیں قانون سے رغبت
تھی اور قانونی پیچیدگیوں کو سلجھا کر قوم کی خدمت کی جا سکتی
ہے۔ اس لئے انھوں نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور جلد ہی بمبئی
کے معروف وکیلوں میں شمار کئے جانے لگے۔ خصوصًا چیریٹی کمشنر
اور ٹرسٹ کے معاملات میں انھیں کافی مہارت حاصل ہے
وہ کئی اداروں سے وابستہ ہیں وہ آٹھ سال
جامع مسجد بمبئی کے ناظر اور جامع مسجد بمبئی کے ٹرسٹی رہ
چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف پبلک چیریٹیبل ٹرسٹوں اور
سماجی اداروں سے وابستہ ہیں وہ انجمن اسلام بمبئی کی
جنرل کونسل کے سرگرم رکن ہیں کوکن انٹرنیشنل کے بھی وہ
ممبر ہیں۔

کھتکھٹے صاحب سخت جفاکشی کے عادی ہیں وہ پدرم
سلطان بود کے سخت مخالف ہیں۔ بمبئی کی کوکنی برادری
میں اپنی کارگزاریوں کی بنا پر جتنے خاندان ممتاز سمجھے جاتے
ہیں ان میں کھتکھٹے خاندان کو کافی وقعت حاصل ہے
جناب عظیم کھتکھٹے صاحب کے دادا مولوی محمد یوسف
کھتکھٹے ایک عظیم انسان تھے جن کا علمی اثاثہ آج بھی بمبئی
یونیورسٹی میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ ان کے چچا جناب شیخ
محمد کھتکھٹے کوکنی قوم کے پہلے سولیسیٹر ان کے دوسرے
چچا جناب رشید کھتکھٹے ڈاکٹر تھے ان کے دادا کے دو
بھائی تھے جن میں سے ایک جناب عبدالقادر کھتکھٹے تھے
جنھیں جامع مسجد بمبئی کے ناظر کی حیثیت سے کافی نیک
نامی ملی دوسرے جناب محمد ابراہیم کھتکھٹے تھے جو ڈاکٹر

تھے غرض ان بلند قامت ہستیوں کے سائے میں
چڑھنے والی شخصیت بھی عظمت و بزرگی کے اسرار
طرح واقف ہے وہ دن بھر سخت جدوجہد میں
ہیں وہ جاگیردارانہ نظام کی شکست و ریخت کا بھرپو
رکھتے ہیں اور "پدرم سلطان بود" کا ورد کرنے والوں ک
دیکھ چکے ہیں اس لئے پیہم مصروف کار رہنا ان کا منصب
ہے ان کو متواتر کام کرتے دیکھ کر اکثر مجھے عدم کا شعر
آتا ہے۔

کلفت نہ ہو تو عیش کا سب فلسفہ غلط
کلفت سہو، ہنسو سحر و شام خوش رہو

مختلف اداروں سے وابستگی اور ادارو
تعلق سے بیش آور وہ تجربات سے وہ اس نتیجے پر پہنچے
کوکن کے اکثر اداروں میں ایسے لوگ شامل ہیں جو ایک د
کی ٹانگ کھینچتے رہتے ہیں۔ نتیجتاً یا تو وہ ادارے پنپتے
روبہ انحطاط ہو جاتے ہیں اس لئے وہ ضروری سمجھتے ہی
لوگوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور ان کے تخریبی کاموں
کنی ہوتی رہے۔

ایڈوکیٹ عظیم کھتکھٹے جامع مسجد بمبئی کے ناظ
چکے ہیں جامع مسجد بمبئی کے ٹرسٹی تھے یہاں
بات وضاحت طلب ہے۔ رویت ہلال کمیٹی بمبئی کے فیص
روایتاً جامع مسجد بمبئی کے زیر اہتمام ہوتے ہیں مگر ان فیص
سے جامع مسجد بمبئی کے ٹرسٹیوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا
کے تمام مساجد کے ائمہ اور علماء حضرات کو مدعو کر کے سب
اتفاق سے رویت ہلال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ائم

باقی ص ۳۲ پر

## ناچیز قیصری

...ے حکم پر ترے رکھی ہے بند زباں ہم نے
چھپا کر راز کو لایا ہے زیرِ آسماں ہم نے

...پائے فرشتے بھی نہ جس بارِ امانت کو
بشر ہو کر اٹھایا ہے وہی بارِ گراں ہم نے

...ناتے ہی ترے ایکتائی کے نغمے زمانے کو
کیا ہر ذرّہ کو وحدت کا تیری ترجماں ہم نے

...ا کے مناروں سے بتوں کے آستانوں سے
بلند کی ہے کبھی فاراں کی چوٹی سے اذاں ہم نے

...ب باطل میں در آئے ہو اللہ احد کہہ کر
اڑا دی دامنِ ظلم و ستم کی دھجیاں ہم نے

...ا پر شمس بنکر اور کہیں منصور اور سرمد
دیا پاسِ وفا کا ہر قدم پر امتحاں ہم نے

...تھے معرکہ آرا جہادِ حق و باطل میں
لکھی ہے اپنے خوں سے نسخ حق کی داستاں ہم نے

...ا پایا زخم کوئی پیٹھ پر ہم وہ مجاہد ہیں
جو کھائی ہے تو سینے پر ہی کھائی ہے سناں ہم نے

...سلف کے کارنامے اب بھی ہیں ناچیز ذہنوں میں
دلوں پر سارے عالم کے حکومت کی یہاں ہم نے

## خاور خان سرحدی

غم کی پرچھائیوں میں دبی رہ گئی
آتے آتے لبوں پر ہنسی رہ گئی

شاخ پر کھلتے کھلتے کلی رہ گئی
درد بن کر میری زندگی رہ گئی

چاند اوجھل ہوا کیا نظر سے میری
بس کے آنکھوں میں بس چاندنی رہ گئی

میری پلکوں پر موتی سجے دیکھ کر
دل کی دہلیز پر وہ کھڑی رہ گئی

اس کے آنے کی آہٹ ذرا بھی ہوئی
چشمِ خاور بجھی کی بجھی رہ گئی

## نور علی محمد بغدادی

مہر و مہ و انجم کو بجھا کیوں نہیں دیتے
مجھ کو میرے جینے کی سزا کیوں نہیں دیتے

گلگوں ہے قبا خون سے تو کیوں اب ہو پشیماں
ہاتھوں میں ترے دستِ حنا کیوں نہیں دیتے

وہ دھوپ کی شدت ہے نہ دیوار نہ سایہ
سائے کو وہ زلفوں کی ردا کیوں نہیں دیتے

اب خاک تو ڈالو کہ لحد چشم براہ ہے
کچھ میری وفاؤں کا صلہ کیوں نہیں دیتے

مرتا ہوں تو کہتے ہو یہ مرنے کے دن نہ تھے
جیتا ہوں تو جینے کی دعا کیوں نہیں دیتے

جلنے سے بہت بھاری ہے نور سلگنا
جن پتوں پہ تکیہ تھا، ہوا کیوں نہیں دیتے

# کینسر کے مختلف زاویے

( از ڈاکٹر محمد نعیم انصاری (سہارنپور)

کینسر کے لغظی معنی کیکڑے کے ہیں، جو ایک سمندری جانور ہے اور عام طور پر سمندر کے کناروں پر ریت اور پتھروں کے بیچ دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے جسم کی نشو و نما قدرت نے کچھ اس طرح بنائی ہے کہ یہ جانور جس وقت جس طرف بڑھتا ہے، بغیر مڑے اور گھومے ہوئے آرام سے چل سکتا ہے اور شاید اسی چیز سے مشابہت رکھتا ہے کینسر کا مرض جس طرف چاہے آرام سے اسی طرف اعضا میں بڑھ سکتا ہے اور جسم کے مختلف حصوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

آج جبکہ ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو رہے ہیں یہ کینسر طبی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے، حالانکہ سائنس نے اس مرض کے بہت سے پہلو بھی اجاگر کئے ہیں اور مسلسل ساری دنیا میں مختلف طور پر تحقیق ہو رہی ہے، مگر پھر بھی یہ مرض بہت ہی پر اسرار، پیچیدہ اور مہلک مرض مانا جاتا ہے

## سرطان کیا ہے؟

سرطان لاحق ہونے کی شکل میں انسانی جسم کے بعض خلیے بڑھنے لگتے ہیں، ان سرطان زدہ خلیوں کے اضافہ کا دوسرے خلیوں سے کوئی تعلق نہیں رہتا ہے اور یہ اضافہ قطعی بے مقصد اور غیر متعلقہ ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کینسر چالیس سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے لیکن کوئی قید نہیں ہے کہ گردہ کا ایک کینسر، ولس ٹیوٹر صرف ایک سے سات سال کی عمر میں ہی ہوتا ہے اور اکثر چار سال سے کم عمر میں ہی ہوتا ہے اس میں زیادہ تر ایک یا کبھی کبھی دونوں ہی گردوں میں یہ مرض ہوتا ہے، پھیپھڑے، جگر اور ہڈیوں کو بھی متاثر کرتا ہے، اسی طرح افریقہ کے ان حصوں میں جہاں کم از کم بارش ۲۰ انچ اور کم از کم درجہ حرارت ۶۰ ڈگری فارن ہائٹ رہتا ہے، رہنے والوں میں ایک قسم کا کینسر ہوتا ہے جس کو برکٹس ٹیومر کہتے ہیں، یہ تین سے ۹ سال کی عمر میں ہوتا ہے۔ ڈیڑھ سال سے کم عمر میں اور بالغ ہونے کے بعد یہ نہیں ہوتا ہے۔ اس میں جبڑے کی ہڈیاں آنکھ اور گردے متاثر ہوتے ہیں، دانت گر جاتے ہیں، یہ بہت تیزی سے بڑھتا ہے اور اس کا سبب ایک خاص قسم کے وائرس کو سمجھا جاتا ہے، فوری علاج سے کافی حد تک آرام ممکن ہے اس لئے کینسر کے بارے میں ذرا سا شک ہونے پر مریض کو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے اس کی کچھ علامات اس طرح ہیں :-

۱- جب کوئی غدود یا رسولی اچانک تیزی سے سائز میں بڑھنے لگے۔

۲- اس کے اوپر جلد میں موٹی موٹی خون کی نسیں نظر آنے لگیں۔

۳- یہ رسولی آس پاس کی جگہ کو متاثر کرنے کے بعد

رہونا شروع ہوجاتا ہے۔

۴۔ سینہ، سر یا کسی اور جگہ کے ایکسرے میں پھیپھڑے یا
ں میں کینسر کے اثرات کے دھبے نظر آجائیں۔

۵۔ گردن کے سامنے کے حصہ میں گلھڑے کے ساتھ اگر
ن کی آواز بھاری ہونے لگے۔

۶۔ چہرہ اور کان کے نیچے پائی روٹیڈ گلینڈ میں اگر کوئی
ت غدود محسوس ہو اور ساتھ ساتھ چہرے پر لقوے کے آثار
ں ہوجائیں۔

## سرطان کا قدیمی جائزہ

عام خیال ہے کہ کینسر کا مرض دورِ جدید کی
ہے اور زمانہ قدیم میں یہ نہیں ہوتا تھا، اسی لئے قدیم طب میں
کا کوئی علاج نہیں ملتا لیکن یہ قطعی غلط ہے کہ قدیم طب میں
مہلک مرض کے آثار و مشاہدات کا ذکر پایا جاتا ہے بالخصوص
ایک نامور حکمائے اسلام کی کتب ہائے امراض و معالجات میں
مرض کا بیان موجود ہے۔ یہ بات دیگر ہے کہ ماضی میں یہ مرض
ت کم ہوتا تھا ممکن ہے کہ اس کی وجہ سادہ اور غیر ملوث طرز
شرت رہی ہو، اس کے برعکس آج کے اس دور میں یہ مرض کافی
ادمیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے آج کینسر دنیا کے اہم ترین مسائل
سے ایک ہے۔ ہالینڈ کی یونیورسٹی کے سائنس دانوں کا خیال
ہ سرطان کا علاج مصر کے فرعونوں کے عہد میں کیا جاتا تھا، اور
ہزار سال قبل مصر کے حکمراں فرعون کو دماغ کا کینسر ہوگیا تھا،
کا آپریشن کیا گیا تھا۔ سائنسدانوں نے قاہرہ میں فرعون کی
ر محفوظ شدہ لاشوں (ممیوں) کے معائنہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔

## سرطان اور معاشرہ

مغربی دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں سرطان کی
تی (بہ نسبت پرانی اور پس ماندہ اقوام کے) اس بات کی گواہی
دیتے ہیں کہ سرطان کا تہذیب کی ترقی کے ساتھ کافی تعلق ہے۔
تہذیب جدید نے جہاں ہم کو بہت سی زندگی کی آسائشیں
سہولتیں اور ایجادات دی ہیں ساتھ ہی ساتھ اس نے انسان
کی معاشرت اور صحت کے لئے مسائل بھی پیدا کر دیئے ہیں جیسے
فیکٹریوں کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی، مصنوعی غذاؤں کا بکثرت
استعمال، تمباکو نوشی کو بطور فیشن اپنایا، اور کہیں کہیں نشہ آور منشیات
کا استعمال بھی حد سے زیادہ ہوگیا ہے۔ یہاں یہ بات نہایت
غور طلب ہے کہ کینسر کے اسباب میں مصنوعی غذائیں، رنگوں کا
بہ کثرت استعمال اور منشیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

غذاؤں (اناج، سبزی، پھل وغیرہ) کی شکل و صورت تیاری
کا طریقہ، تیکنیک اس حد تک تبدیل ہوگئی ہے کہ اب ہر شئے
حقیقی اثر و تاثیر کے لحاظ سے قطعی مختلف اور مصنوعی بنتی
جارہی ہے، ستم ظریفی یہ کہ متمدن و ترقی یافتہ معاشرہ نے ان کو
بہتر اور مفید قبول کر لیا ہے۔ رنگ ہمارے نزدیک ایک
بے ضرر سی چیز ہے، ٹافی، گولیاں، بسکٹ، کیک، پیسٹری،
عام مشروب، آئس کریم، مٹھائیوں وغیرہ میں عام رنگ اور بعض میں
کیمیائی رنگ استعمال ہوتے ہیں، یقیناً ان کا محدود اور کبھی کبھی
استعمال مضر نہیں ہے لیکن موجودہ دور میں انسان کثرت سے
مصنوعی اور رنگین غذاؤں کا استعمال ہو رہا ہے جسے صحت کے لئے
مضر ہی کہا جاسکتا ہے۔

نقصان پہونچانے والی چیزوں میں سرِ فہرست جو نام آتا
ہے وہ تمباکو نوشی ہے۔ اس کا استعمال مختلف طریقوں سے کیا
جاتا ہے مثلاً پان میں چونے کے ساتھ ملا کر نسوار کی شکل میں، بیڑی،
سگریٹ، سگار، پائپ، حقہ وغیرہ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ جو شخص تمباکو
جس شکل میں استعمال کر رہا ہے اور اس کا عادی ہوچکا ہے وہ اسی
طریقہ کو باقی کی قسموں سے بہتر اور غیر مہلک سمجھتا ہے۔

# مدارسِ اسلامیہ کے مدرسین توجہ دیں

## جاوید ندیم

میں نے ہندوستان کے تقریباً دسو مدارسِ اسلامی کا جائزہ لیا اور بہت سارے طالبعلموں سے گفتگو کی نیز کثیر تعداد میں معتمد مدرسین سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مگر چند گنے چنے مدرس اور کچھ طلباء اور دو ایک مدرسہ کو چھوڑ کر سبھی مدرسین و طلباء میں یہ کمزوری نظر آئی کہ وہ عربی ادب جانتے ہی نہیں۔

میں نے بار بار یہ چاہا کہ چند باتیں سطح قرطاس پر چھپاں کروں مگر یہ سوچ کر ترک کر دیا کہ چھوٹا منہ بڑی بات ہوگی اور اب تک انتظار کرتا رہا مگر کسی نے اس کمزوری پر قلم کو حرکت نہ دیا بالآخر میں نے ہی یہ جرأت کیا۔

بہت افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ سرزمین ہند میں جہاں ہزاروں کی تعداد میں مدارسِ اسلامیہ موجود ہیں اور ہر مدرسہ میں قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم دیجاتی ہے باوجود اس کے طلباء کا ذہن وسیع کیوں نہیں وہ جو زبان بول لیتے ہیں یعنی اردو تو وہ اردو میں قرآن و احادیث سمجھ اور سمجھا لیتے ہیں پھر بھی ہر کسی سے تو یہ توقع بھی نہیں کی جاسکتی۔ میں کہتا ہوں کہ تعلیم اور تبلیغ کا یہ دائرہ محدود کیوں ہے؟ زمانہ زبان کیوں نہیں جانتے؟ تاکہ ہر زبان میں تبلیغ ہو اور بالخصوص عربی زبان جو ایک اہم زبان ہے جو زبان کے پروردگار کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حتیٰ کہ حضور کی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر انسان کی زبان قبر میں عربی ہوگی نکیرین عربی سوال کریں گے اور جواب بھی تو عربی مطلوب ہوگا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر جگہ قرآن عربی ہی زبان میں و دیگر سماوی کتابیں عبرانی و سریانی زبان میں اور ہمیں ہمارے نبی کے ذریعہ جو اللہ کا کلام ملا وہ عربی اور ہر جگہ خواہ افریقہ ہو یا لندن عربی ہی میں اذاں ہوتی ہے مگر انتہائی افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مدرسین میں یہ کمزوری کیوں ہے نیز طلباء عربی ادب پر، بول چال پر کیوں دھیان نہیں دیتے ایک انگریزی کا طالب علم جو کسی یونیورسٹی سے انگریزی پڑھ لیتا ہے تو بہت اچھی طرح انگلش بول لیتا ہے بلکہ بعض کو تو زبان کے اعتبار سے ہم نے ایسا پایا کہ وہ ہندوستانی نہیں انگلستانی ہے مگر ایک مدرسہ اسلامیہ کے طالبعلم بات چیت سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ عربی ہے۔ اللہ اللہ کتنی کمزوریاں ہیں! ایک وکیل انگلش پڑھ کر انگلش میں لکچر دیتا ہے اور کورٹ میں جج کے سامنے دوسرے وکیل سے بحث کرتا ہے مگر ایک مولوی قرآن و احادیث پڑھ کر دو گھنٹہ عربی میں تقریر نہیں کر پاتے تو ان جیسوں سے کیا امید کی جاسکتی ہے کہ وہ بیرونِ ہند خاص کر عرب ممالک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور ان کی پیاری پیاری باتیں خدا کا فرمان اور اس کے احکام جیسی امانت قوم تک پہنچا سکیں گے اسلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عربی قدیم اور حالیہ بولی جانے والی عربی پر دھیان دیں، دھیان دلائیں اور طلباء کو عربی سیکھنے کے لئے مدارسِ اسلامیہ کے درسی نظام میں عربی ادب کی شمولیت کو لازم سمجھ لیں۔

# عیسوی کلنڈر

ترجمہ ——— ابراہیم بغدادی

جس طرح اسلامی مہینوں کا تعلق مذہبی، تاریخی
ور تہذیبی بنیاد پر رکھا گیا ہے اسی مطابق دیگر اقوام عالم
ے سال اور مہینوں کا سلسلہ بھی انھیں بنیادوں پر رکھا گیا ہے
ان کی لافانی علمی اور تحقیقی کارناموں کی دلیل ہے مگر
دنیا کی سب سے کثیر تعداد عیسائی قوم اس عظیم
عزازی ورثہ سے آج تک محروم ہے۔

عیسوی کلنڈر کا موجد کوئی عیسائی محقق نہیں تھا
بلہ اس کا سہرا دنیا کی مایۂ ناز قوم رومن کے سر ہے جنھوں نے
لنڈر کی بنیاد رکھ کر عظیم کارنامہ انجام دیا تھا۔ ان مہینوں کے
ام نام آج بھی رومن دور کی یاد دلاتے ہیں جن کا سلسلہ ان کے
یوی۔ دیوتاؤں اور تہذیب و تمدن کی غمازی کرتا ہے
لبتہ بعد ازاں اس کی تعلیم و تدریس کو انگریزی دورِ اقتدار
ں جو فروغ حاصل ہوا اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

ابتدائی دور میں رومن سال صرف دس مہینوں پر
شتمل تھا اور سالِ نو کا آغاز مارچ سے ہوتا تھا۔ حالیہ جنوری
ور فروری یہ سال کے آخری مہینے شمار ہوتے تھے جنھیں کچھ ہی
سالوں بعد ترمیمی شکل دے کر بالترتیب جنوری، فروری اور
ر پھر نیز سالِ اوائل کے مہینے شمار ہونے لگے جن میں
ربعد جولائی اور اگست ان دو مہینوں کا اضافہ ہو کر بارہ مہینوں
سال قرار پایا۔ لہٰذا اس رومن کلنڈر کا مختصر خلاصہ درج
ل ملاحظہ کیجیے۔

(۱) جیمس (JAMES) یہ رومن مذہبی دیوتا کے نام سے
موسوم ہے جسے جنت کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا جس کے جسم
پر دو طرفہ ہم شکل چہرے تھے جس کی بدولت وہ بآسانی آگے پیچھے
دیکھ سکتا تھا اور اس کے بائیں ہاتھ کے سہارے کندھے پر رکھی
ہوئی ایک بڑی سی کنجی ہوتی تھی جسے عقیدت مند جنت کی کنجی
سمجھتے تھے اور اسے جنت کا محافظ بھی تصور کیا جاتا تھا۔ لہٰذا
جیمس کے نام جنوری ماہ کا وجود عمل میں آیا تھا۔

(۲) فروری (PHAROHA) قوم کی اصلاحی تنظیم سے
منسوب ہے۔ اور یہ ماضی میں دسویں مہینے کا اختتام پذیر مہینہ
شمار ہوتا تھا۔ اس وقت بھی اس ماہ کے ۲۸ دن ہوا کرتے تھے

(۳) مارچ :- یہ دورِ ماضی میں سالِ نو کا پہلا مہینہ تھا جو رومن
جنگجو دیوتا "مارس" (MARS) کے نام سے منسوب ہے

(۴) اپریل :- یہ موسمِ بہار کی آمد کی نشاندہی کرتا ہے
اور کائنات میں چھپے ہوئے راز کو آشکار کرتا ہے۔ دھرتی
اپنی کوکھ میں سمائے ہوئے نباتات کو جنم دے کر ان میں پھول
اور پتوں سے آبیاری کرتا ہے جسے "روما آپارو ڈیٹ"
(ROMA OPHRODITE) کے مفہوم سے تعبیر کیا جاتا ہے
لہٰذا اپریل مہینہ اسی مناسبت کا حامل ہے۔

(۵) براعظم یورپ میں مئی ماہ کافی اہمیت کا حامل ہے اسے
موسمِ بہار کا پرشباب مہینہ کہا جاتا ہے۔ اسی ماہ میں روح پرور
"اٹلس" (ATLAS) دیوتا کائنات کا بوجھ اٹھائے اپنے ارد
گرد چکر کاٹتا رہتا ہے۔ علاوہ رومن تاریخ میں اٹلس دیوتا سے
متعلق روایت مشہور ہے کہ اس کی سات لڑکیاں تھیں جن میں ایک
"میا" (MAIA) نام کی حسین و جمیل لڑکی تھی جو مرکیوس (MARCUS)





ماہنامہ نقش کوکن

دیوتا کی ماں بھی جانی تھی لہٰذا مئی ماہ کو اسی نام سے وابستگی حاصل ہے۔

(۶) جون یہ "جینو" (JUNO) دیوتا جیوپیٹر (JUPITER) کی زوجہ ہے جسے جنت کی ملکہ اور محافظ سمجھے تھے لہٰذا جون مہینہ یہ جینو نام سے مناسبت رکھتا ہے۔

(۷) آگے چل کر "جیولس سیزر" (JULIUS CAESAR) کا جنم ہوتا ہے جس کی شخصیت رومن تاریخ میں بھی ممتاز درجہ رکھتی ہے جس نے اپنے دورِ حکومت میں بارہ مہینوں کا سال مقرر کیا۔ متذکرہ کلنڈر کی رو سے دس مہینوں کا یہ پانچواں مہینہ شمار ہوتا تھا مگر جولیس سیزر نے اپنے نام کی مناسبت سے جولائی ماہ کی بنیاد ڈال کر اسے ساتویں مہینہ کا درجہ دیا چنانچہ اسی ماہ جولیس سیزر کی تاریخ پیدائش بھی وابستہ ہے۔

(۸) "جولیس سیزر" کے قتل کے بعد اس کا جانشین بھتیجہ اکٹوین سیزر" (OCTAVIAN CAESAR) نے قاتل "برٹس" (BARUTUS) کی سرکوبی کر کے تخت نشین ہوا اور اگسٹس (AUGUSTUS) یعنی عظیم۔ یہ القاب اپنے چچا کی طرح ہمیشہ امر و بلند مرتبہ حاصل کرنے کی خاطر اپنے نام کی مناسبت سے اگست ماہ کی بنیاد ڈالی۔ اسی اگسٹس کے دور میں ملک کے مشرقی علاقہ بیتھلم (BATHLEMM) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مبارک ہوتا ہے مگر چونکہ اسے یہ علم نہیں تھا کہ آگے چل کر یہی نومولود بچہ عیسائی مذہب کا داعی کہلائے گا۔ چنانچہ اس نے کبھی اس طرف توجہ مبذول نہ کی۔

حالانکہ ابتدائی دور سے جولائی ماہ کے ۳۱ دن اور اگست ماہ کی بنیاد ۳۰ دنوں پر رکھی گئی تھی۔ لیکن بڑھتے ہوئے وقت کے ساتھ "اگسٹس" کو اپنے نام پر رکھے گئے مہینوں کے ایک دن کی کمی بڑی طرح محسوس ہونے لگی اور اس تضحیک سے بچنے کے لیے اس میں ایک دن کا اضافہ کیا جو تا حال جاری ہے۔

جولائی اور اگست مہینوں کی ایجاد سے پہلے سات، آٹھ، نو اور دس ان چار مہینوں کے نام بھی لاطینی زبان سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر مذکورہ دو مہینوں کا وسطی سال میں اضافہ ہونے کے بعد ستمبر، اکتوبر، نومبر اور دسمبر یہ سال کے آخری مہینے شمار ہونے لگے جن کے اصل نام سے دنیا آج تک متعارف ہے۔

کئی برسوں کی تگ و دو کے باوجود بھی رومن دورِ حکومت میں متذکرہ کلنڈر کسی مخصوص نام سے متعارف نہیں ہوا تھا بلکہ تقریباً ۴۶ سال قبل مسیح "جولیس سیزر" کے ہاتھوں اس کی ترمیمی اصلاحات کے بعد یہ "جولیس کلنڈر" کے نام سے منسوب ہوا جس نے سال کے بارہ مہینوں میں تقسیم دے تین سو پینسٹھ اور ¼ ۳۶۵ دنوں کا سال مقرر کیا اور ہر چوتھے سال کو "لیپ ایئر" (LEAP YEAR) کا رواج جاری کیا۔

حالانکہ شمسی اعداد و شمار کے مطابق سورج کے اردگرد کرۂ ارضی کا سفر ٹھیک ¼ ۳۶۵ دن اور سوا گیارہ منٹ ¼ ۱۱ پر پورا ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت ماہرین کی منٹ والے ہندسہ پر سے توجہ ہٹنے کے سبب سولہویں صدی تک مہینوں، موسم اور تہواروں وغیرہ میں کوئی میل جول باقی نہ رہا جس کو معمول پر لانے کے لیے ۱۵۸۲ء میں تیرہویں "پاپ گریگری" (GRIGORY POPE) کے ہاتھوں اصلاحی کام انجام پایا جنھوں نے سال کے ہندسوں کو ضرب لگنے والے سال کو "لیپ ایئر" قرار دے کر صدی کے اختتام کو چار کے بجائے چار سو سے ضرب دینے کا طریقہ رائج کیا۔